

واللہ اعلم بالصواب  
دلائل کی تخریج و غلہ جات اور کچھ نکات کیساتھ

# کفایہ مفتی

مع عنوانات

مفتی اعظم پاکستان  
محمد کفایت اللہ رحمانی

دارالافتاء  
لاہور

دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی کے زیر نگرانی  
دلائل کی تخریج و حوالہ جات اور کمپیوٹر کتابت کیساتھ

# کفایت المفتی

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی  
محمد کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ

جلد اول

کتاب الایمان والکفر  
کتاب العقائد

دارالافتاء  
اردو بازار کراچی 8  
فون: 021-2213768

## کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

اس جدید تحریر میں ترتیب و عنوانات اور کمپیوٹر کمپوزنگ کے جملہ حقوق  
 باقاعدہ معاہدہ کے تحت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی دارالاشاعت کراچی  
 طباعت : جولائی ۲۰۰۱ء، ٹکلیل پریس کراچی۔  
 ضخامت : 3780 صفحات در ۹ جلد مکمل

..... ملنے کے پتے ..... ﴿﴾

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی  
 ادارہ اسلامیات ۱۹۰-۱۱ نارنگی لاہور  
 مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور  
 مکتبہ امدادی بی بی ہسپتال روڈ ملتان  
 مکتبہ رحمانیہ ۱۸-۱۱ اردو بازار لاہور

بیت القرآن اردو بازار کراچی  
 بیت العلوم 28 ناٹھ روڈ لاہور  
 نقشبہ ریکڈ پو۔ چنیوٹ بازار فیصل آباد  
 کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار اوپنڈی  
 یونیورسٹی بکس ایچ بی خیبر بازار پشاور

## عرض ناشر

مفتی اعظم ہند حضرت مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ ہندو پاکستان کا کوئی دارالافتاء آپ کے فتاویٰ جو ۹ جلد میں ”کفایت المفتی“ کے نام سے طبع ہوئے ہیں سے مستغنی نہیں۔ آپ کے فتاویٰ دینی و علمی حلقوں میں سند کا درجہ رکھتے۔ اب تک یہ مشہور فتاویٰ قدیم لیتھو کے انداز سے طبع ہو رہے تھے اور اس میں حواشی درج نہ ہونے کی وجہ سے اس سے فائدہ اٹھانا مفتیان کرام و علماء کے لیے ایک مسئلہ بنا ہوا تھا اور وقت کے ساتھ ساتھ اس سے استفادہ کم سے کم ہوتا چلا جا رہا تھا۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی کے ذمہ داران کو جنہوں نے اس علمی ضرورت کو پورا کرنے کا ارادہ فرمایا اور اپنے دارالافتاء کے ذریعہ اس ”کفایت المفتی“ ۹ جلد کی مکمل تخریج کر کے ہر فتویٰ پر دلائل اور حوالے درج کر دیئے اور ہر مسئلہ پر عنوان قائم کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دارالاشاعت کراچی سے دینی موضوعات پر جمعہ و تحقیقی کتب شائع ہوئی ہیں جن میں فقہی کتب کا بھی ماشاء اللہ قابل قدر ذخیرہ ہے۔ اتفاق سے احقر اس کتاب کی کمپوزنگ شروع کرانے سے قبل مختلف علماء سے مشورہ کر رہا تھا کہ اس میں افادیت کے نقطہ نظر سے کیا کیا کام کرایا جائے کہ ایک روز ”مولانا زبیر اشرف بن حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہم“ نے دوران مشورہ بتلایا کہ جو کام آپ شروع کرنے کا خیال کر رہے ہیں وہ تو دارالافتاء جامعہ فاروقیہ میں ہوا ہے آپ تحقیق کر لیں کہیں محنت ذہل نہ ہو جائے۔

تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ کام ہو چکا ہے۔ احقر نے جامعہ کے ذمہ دار حضرات سے رابطہ کر کے مختلف تجاویز پیش کیں اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے ان حضرات کو ان سے مشورہ کے بعد ”نہیں الجامعہ استاذ الاساتذہ حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم“ کی اجازت سے یہ معاہدہ تحریری طے پا گیا اور اس طرح کفایت المفتی مکمل کو نئے کام کے ساتھ وجود میں لانے کے مجاز پائے۔

اس کام میں تصحیح کے مرحلہ میں نہایت مشکلات پیش آئیں لیکن علماء اور محسنین خود مختص تھے ان کی محنت سے یہ کام تمام مراحل سے گزر کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ امید ہے حضرات مفتیان کرام، علماء و طلباء اس سے استفادہ کے وقت اپنی دعاؤں میں ان تمام حضرات کو یاد رکھیں گے کہ جنہوں نے اس کام میں کسی درجہ بھی حصہ لیا ہے۔

ہم نے ہر ممکن کوشش کی ہے تصحیح، کمپوزنگ، کاغذ طبعات و جلد بندی کا معیار اچھا ہو۔ امید ہے کہ آپ پسند فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین



## ہمارے ادارے سے شائع شدہ فقہی ذخیرہ

فتاویٰ رحیمیہ، جسے مولانا زبیر جہانگیر نے تیار کیا	حضرت مفتی محمد شفیع	فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ۲ حصے
فتاویٰ دارالعلوم دیوبند کمال ۱۲ حصے ۱۰ جلد	حضرت مولانا محمد ابراہیم علی قاسمی	بہشتی زیور بدل مکمل
ترتیب البیان علیہ فتاویٰ صاحب	مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ	فتاویٰ عالمگیری اردو ۱ جلد مع پیش لفظ
مفتی فضیل الرحمن دجلال عثمانی	مولانا مفتی محمد تقی عثمانی	ہمارے عالمی مسائل
مفتی عبدالغفور صاحب	مولانا مفتی محمد شفیع	اسلام کا نظام اراضی
مفتی عبدالغفور صاحب	مولانا مفتی محمد شفیع	مسائل معارف القرآن
حضرت قادری محمد عظیم صاحب	مولانا مفتی محمد شفیع	انسانی اعضاء کی پیوند کاری
حیلہ ناجزہ یعنی عورتوں کا حق تنسیخ نکاح	مولانا مفتی محمد شفیع	پراڈیٹنٹ فنڈ پر زکوٰۃ اور سود کا مسئلہ
کفایت المفتی جدید مدلل مکمل	مولانا مفتی محمد شفیع	ہمسہ زندگی
حضور کے سوالات اور صحابہ کے جوابات	مولانا مفتی محمد شفیع	رفیق سفر یعنی سفر کے آداب و احکام
صحابہ کے سوالات اور آنحضرت کے جوابات	مولانا محمد حنیف گنگوہی	معدن الحقائق شرح کنز الدقائق
	مولانا محمد حنیف گنگوہی	الصبح النوری شرح قدوری

### عین الہدایہ جدید اردو

جس میں متن ہدایہ ترجمہ و تشریح سلیس زبان میں عنوانات و پیرا گراف کے ساتھ جدید انداز میں،  
خوبصورت کمپیوٹر کمپوزنگ۔ طلبہ و اساتذہ کے لیے بہترین تشریح زیر طبع

طالب دعا

خلیل اشرف عثمانی

## فہرست عنوانات

### پہلا باب دارالاسلام اور دارالحرب

۳۲	دارالحرب میں بیٹک کی ملازمت.....
۴	کیا ہندوستان دارالحرب ہے؟.....
۳۳	دارالحرب کے کافروں سے سول لینا.....
۳۵	دارالحرب میں قائمہ مدد کبھی سے مدد کرانا.....
۴	دارالحرب میں جمعہ وعیدین اور سود کا حکم.....
۳۶	ہندوستان دارالحرب ہے یا دارالاسلام رائج قول کی تحقیق.....
۴	غارت سود لینا اور اس کو غرباء میں تقسیم کرنا.....
۴	دارالحرب سے ہجرت اور مسلمانوں کا آپس میں سودی کاروبار.....
۳۷	ہندوستان دارالحرب ہے.....
۴	دارالحرب کی تعریف اور ہندوستان میں مسلمانوں کی ذمہ داریاں.....
۳۸	دارالحرب میں سود لینا اور دارالحرب کے شرائط.....
۵	ہندوستان میں سود لینے کا حکم.....

### دوسرا باب اسباب نجات

۳۹	نجات کے لئے ایمان شرط ہے.....
۴۲	مصور اکرم رضی اللہ عنہ اور قرآن پاک پر ایمان لانا نجات کے لئے شرط ہے.....
۴۳	کافر جنت کی خوشبو بھی نہیں پاتے.....
۴۴	کافر، زانی، سود وغیرہ کے معصوم بنے اور بالغ مجنون جنتی ہیں.....

### تیسرا باب موجبات کفر

۴۵	قرآن مجید کا انکار کرنے اور اپنے آپ کو کافر کہنے والا کافر ہے.....
۴	رسولوں کو عہدہ کرنے والے کے جنازہ کا حکم.....

## عنوان

صفحہ

- ۳۶ ..... شرعی قانون وراثت کا انکار کفر ہے۔
- ۱ ..... رسالت و قربان مجید کے منکر کو جتنی سمجھنے والے کی امامت درست نہیں
- ۳۷ ..... غیر اللہ کی پوجا کرنا کفر ہے۔
- ۱ ..... اللہ تعالیٰ کے نام کی توہین کفر ہے۔
- ۱ ..... میت کو توڑنا ایمان کی علامت ہے۔
- ۳۸ ..... پیر کو خدا اپنے والے کو متوازن، نانا اور اس سے میت کو غسل دلوانا۔
- ۱ ..... ”ہم خدا اور رسول ﷺ کا حکم نہیں مانتے“ یہ الفاظ کہنے والے کا حکم۔
- ۳۹ ..... ”ہم شریعت کے پیلوں میں رہیں“ یہ پابندی کے الفاظ کہنا۔
- ۵۰ ..... ”یا اللہ تو نے برا حکم کیا“ کہنا۔
- ۱ ..... ”خدا ایسی جیسی“ کلمہ کفر ہے۔
- ۵۱ ..... شرعی فتویٰ کے منکر کا حکم۔
- ۵۲ ..... رسالت کا منکر ہمیشہ جہنمی ہے۔
- ۵۳ ..... کیا مندرجہ ذیل جملوں کا معنی اے کرتے ہیں: مسلمان ہے؟
- ۵۴ ..... چند مسائل کی تحقیق۔
- ۵۵ ..... ”مومن کا کفر سے بچہ ہے“ نہ کا حکم۔
- ۱ ..... نبی ﷺ کی توہین کرنے والا کفر ہے۔
- ۱ ..... ”میں نہیں مانوں گا چاہے رسول اللہ ﷺ مجھے کہیں“
- ۵۶ ..... عالم دین کی توہین کرنا۔

## چوتھا باب

## مسئلہ ارتداد

- ۵۷ ..... مرتد دین اسلام میں واپس آسکتا ہے۔
- ۱ ..... مرتد کے اسلام میں داخل ہونے کا طریقہ۔
- ۱ ..... کیا مازمت حاصل کرنے کے لئے اپنے کو بتدو ظاہر کرنے والے کو مسلمان ماننا چاہئے؟
- ۱ ..... نبی پر دین تبدیل کرنے کا بہتان کرنا۔
- ۵۸ ..... کتوالی ہاتھ میں بندھ کر مرنے والے کو منع کرنا۔
- ۶۰ ..... نبی علیہ السلام کو معاذ اللہ برا کہنا، شریعت کی توہین کرنے اور اپنے آپ کو سکھ کھلانے کا حکم۔

صفحہ	عنوان
۶۰	بغیر عذر کے گواہی کو مسترد کرنا۔
۶۱	مرتد کے قبول اسلام کے بعد اس سے تعلقات ختم کرنا درست نہیں۔
	خیند کی حالت میں الفاظ کفر یہ کہنا اور جانے کی حالت میں درود شریف میں لفظ محمد ﷺ کے
۶۲	جانے لفظ یہ کہنا۔
۶۹	اسلام قبول کرنے سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔
۷	کسی دنیوی غرض کے لئے کلمہ کفر کہنا۔
	<b>پانچواں باب</b>
	<b>اہل کتاب</b>
۷۰	کیا موجودہ زمانے کے یہودی و نصاریٰ اہل کتاب ہیں۔
۷	یہودی و نصاریٰ کا فتنہ اور ان سے بچانے کا حکم۔
۷	یہودی و نصاریٰ کے ذلیل اور لعنتی ہونے کا مطلب۔
۷۱	قرآن کریم کی ایک آیت کا مطلب۔
۷	کیا موجودہ عیسائی و یہودی اہل کتاب ہیں؟
۷	موجودہ انجیل اور تور پر اعتراض کا حکم۔
	<b>چھٹا باب</b>
	<b>متفرق مسائل</b>
۷۳	ذبحی بوٹوں کو مسلمان کرنا۔
۷	کتاب ”تھیٹر تھ پر کاش“ کو ممنوع قرار دینے کے لئے کوشش کرنا باعث ثواب ہے۔
۷	مسلمان ہونے کے بعد ہندوؤں سے تعلقات رکھنا۔
۷۴	باپ کے خوف سے زبان سے اقرار نہ کرنا۔
۷	سیاسی اختلاف کی وجہ سے کسی کو کافر کہنا۔
	<b>کتاب العقائد</b>
	<b>پہلا باب: اللہ تعالیٰ</b>
۷۵	اللہ تعالیٰ کے لئے جمع کا صیغہ استعمال کرنا۔
۷	حدیث ”اتحرک ذرۃ البیان اللہ“ پر اعتراض کا جواب۔
۷۶	کیا اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے؟

صفحہ	عنوان
۷۷	خواب میں اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہوتا ہے.....
۷۸	خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا دعویٰ کرنے والے کو بتوں کی پوجا کرنے والوں سے بدتر کہنے کا مطلب.....
۷۸	اللہ تعالیٰ کو عالم الغیب نہ سمجھنے والے کا ایمان کا حکم.....
۷۹	اللہ تعالیٰ کی طرف بھول کی نسبت کرنا.....
۸۰	اللہ تعالیٰ کی صفت خلق (پیدا کرنے کی طاقت) ہمیشہ سے ہے.....
۸۱	اللہ تعالیٰ قدرت کے بغیر وجود بخش کام نہیں کرتے.....
۸۲	کیا اللہ تعالیٰ مسجود ہونے میں مخلوق کا محتاج ہے؟.....
۸۳	نقطہ "اللہ" اسم ذات ہے.....
۸۴	مذکورہ اعتقادات کا حکم.....
	<b>دوسرا باب</b> <b>انبیاء علیہم السلام</b>
۸۵	کیا انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں؟.....
۸۶	نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر جہ میں.....
۸۷	آدم علیہ السلام کی طرف سناہ کی نسبت کرنا غلط ہے.....
۸۸	اس عالم کی امامت جو پادری سے میل جول رکھے اور نبی علیہ السلام و صحابہ کی توہین پر خاموش رہے.....
۸۹	زندہ کا نبی علیہ السلام کی توہین کے بعد معافی طلب کرنا.....
۹۰	حضور ﷺ کی پیدائش عام انسانوں کی طرح ہوئی.....
۹۱	کیا حضور ﷺ کی تمام دعائیں قبول ہوئی تھیں؟.....
۹۲	کیا حضور ﷺ نے دنیاوی کاموں میں امت کو اختیار دیا ہے؟.....
۹۳	حضور ﷺ کی وفات طبعی ہوئی.....
۹۴	نبی علیہ السلام کے سایہ کی تحقیق.....
۹۵	جیسی نبی علیہ السلام کے وفادار زمین پر آنے کو نہ ماننے والے گمراہ ہیں.....
۹۶	حضور ﷺ عالم الغیب نہیں تھے.....
۹۷	کیا حضور ﷺ قبر میں زندہ ہیں؟.....
۹۸	زیارۃ القبور اور ایصالِ ثواب مستحب ہے.....
۹۹	اولیاء اللہ کی کرامتیں راقم ہیں.....

صفحہ	عنوان
۸۹	نبی علیہ السلام کی توہین کفر ہے.....
۹۰	کرشن، جی کابی اور ویدائی کتاب کا آسمانی کتاب ہونا بے دلیل ہے.....
۹۰	نبی پر شیطان قابض نہیں پاسکتا.....
۹۰	غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک ہے.....
۹۰	نبی علیہ السلام کا پیشاب و پاخانہ پاک تھا.....
۹۱	کیا حضور ﷺ کے سر میں جو میں پڑتی تھیں.....
۹۱	کیا نبی علیہ السلام کا نور اللہ کے نور سے نکلا ہے؟.....
۹۱	نذکورہ اشعار کا حکم.....
۹۲	نامناسب اشعار کے لئے قرآن کریم سے دلیل دینے والا جاہل ہے کافر نہیں.....
۹۳	نبی علیہ السلام کو "بیارے نبی" کہنا لوثی نہیں ہے.....
۹۳	گاری کا نام معاذ اللہ "نبی ﷺ" رکھنا.....
۹۳	نبی علیہ السلام کو بھر سمجھنا عین اسلامی تعلیم ہے.....
۹۳	حضور ﷺ عالم الغیب نہیں تھے.....
۹۳	کیا حضور ﷺ اپنی رائے سے شریعت میں کمی بیشی کر سکتے تھے؟.....
۹۳	غیر اسلامی حکومت میں حضور ﷺ کو برا بھلا کہنے والے غیر مسلم کو معاف کرنا.....
۹۳	غیر اسلامی حکومت میں حضور ﷺ کے جناح کو معاف کرنا.....
۹۳	غیر اسلامی حکومت میں حضور کو برا بھلا کہنے والے کے قاتل کو اگر قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے.....
۹۵	مندرجہ ذیل عقیدہ قرآن و سنت کے خلاف ہے.....
۹۶	لفظ "محمد" پر پاؤں رکھنا بے ادبی ہے.....
۹۶	درویش شریف میں کس فضیلت کی وجہ سے حضور ﷺ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے؟.....
۹۶	کیا درویش شریف میں حضور علیہ السلام کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تشبیہ سلسلہ نبوت جاری رہنے میں ہے؟.....
۹۶	"اگر حضور ﷺ پوری امت کے حالات نہیں دیکھ رہے تو ہم ایسے اندھے نبی سے پناہ مانگتے ہیں" کلمہ توہین ہے.....
۹۶	"حضور ﷺ اچھے سے ہر عمل کو دیکھتے ہیں۔ اس عقیدہ کا حکم ہے.....

صفحہ	عنوان
۹۷	حضور ﷺ کے صریح ہونے کا ثبوت اور دلیل سے ثابت کرنا۔
۹۸	حضور ﷺ کو عالم الغیب کہنا امت کے ایمانی عقیدہ کے خلاف ہے۔
۹۹	حضور ﷺ کے غالب الغیب ہونے کے بارے میں امام اعظم رحمۃ اللہ کا قول۔
۱۰۰	کیا حدیث قرآن کی طرح ہے؟
۱۰۱	کیا حضور ﷺ کا ہر فعل مذہب ہے؟
۱۰۲	مذہب بنائے اس کا حق ہے؟
۱۰۳	حضور ﷺ کی روح کو ہر جگہ حاضر ناظر ہونے والا الہیت والجماعت سے خارج ہے۔
۱۰۴	ترشہ جی کو نبی اور گیتنامی کتاب و آسمانی کتاب کہنا بے ثبوت ہے۔
۱۰۵	حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے نور کا کھڑا ہونے کا صریح نظریہ دینا اور اس کا حکم۔
۱۰۶	"حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بیکار ثابت کر دیا ہے" ہونے والے کا حکم۔
۱۰۷	"ہم جس کا کھائیں گے اس کا گائیں گے" کہنے والے کا حکم۔
۱۰۸	کیا حضور ﷺ نبی محمد تھے؟
۱۰۹	کیا اللہ بھوتہ بننے پر قادر ہے؟
۱۱۰	کیا حضور ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں؟
۱۱۱	حضور ﷺ کو مائیں انسانوں کی طرف نہ سمجھنا۔
۱۱۲	معرانہ کا جو توں سمیت اور غیر پردہ کے ہونا غلط ہے یہ نہیں۔
۱۱۳	آیت "ماکان لنبی الا یہ" کشاں نزول۔
۱۱۴	کیا حضور ﷺ کے تمام آباء و اجداد مسلمان تھے؟
۱۱۵	نبی علیہ السلام، طلب اموت، خوش پاک اور شیطان بر جہ موجود نہیں ہیں۔
۱۱۶	کیا حضور ﷺ کو مثل چیز اسی کہنا شہادہ درست ہے؟
۱۱۷	حضور ﷺ کو مثل چیز اسی نہ کہہ تو ہیں نہیں ہے۔
۱۱۸	اگر لفظ چیز اسی تو ہمیں الفاظ سے تو سب سے توبہ کرنے کا طریقہ۔
۱۱۹	حضور ﷺ کو مثل چیز اسی کہنے والے کی امامت کا حکم۔
۱۲۰	حضور ﷺ کو مثل چیز اسی کہنے والے کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟
۱۲۱	کیا ہندوستان میں آئے وہ ہندوؤں کے تمام پیشوا اللہ تعالیٰ کے طرف سے بھیجے گئے تھے؟
۱۲۲	کیا خواب میں شیطان نبی علیہ السلام کے علاوہ دوسرے انبیاء کی صورت میں آسکتا ہے؟

صفحہ	عنوان
۱۰۹	کسی دلی کے بد میں یہ کہ نہ "بیغبراس پر رشک کرتے ہیں" درست نہیں.....
۱۲۰	واقعہ معراج کی طرف منسوب غلط تصدیق پڑھنا گناہ ہے.....
۶	"میں آسمان پر عیسیٰ علیہ السلام کی عیادت کے لئے گیا تھا" کہنے کا حکم.....
۱۱۱	کسی بزرگ کو "دونوں جنوں کا سورج" کہنے کا حکم.....
۶	اولیائے کرام کے تمام الامانات صحیح نہیں ہوتے.....
۶	کیا حضور ﷺ کا سایہ تھا؟.....
۱۱۲	دلی سے حضور ﷺ کو مدد نہ ملنا.....
۱۱۳	حضور ﷺ کا نام مبارک سن کر انگوٹھے چومنا عبادت نہیں.....
۶	حضور ﷺ کے بال مبارک پور اولیائے کرام کی چادر کی زیارت کرتا.....
۶	حضور علیہ السلام کو حاضر ناظر نہ بننے والے کی امامت درست ہے.....
۶	معراج میں شیخ عبدالقادر جیلانی کا حضور علیہ السلام کو کندھ لایئے والا قصہ من گھڑت ہے.....
۱۱۴	حضور علیہ السلام کے بال وراز غیر دیا کرتے تھے.....
	<b>تیسرا باب</b> <b>ملائکہ علیہم السلام</b>
۱۱۵	شب بارات میں روزی تقسیم کرنے والے فرشتے کا نام اور اس کی کیفیت.....
۶	کیا ملائکہ اور عقول مجرود ایک ہی چیز ہیں.....
	<b>چوتھا باب</b> <b>مہجرات و کرمات</b>
۱۱۶	نبی علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا عبادت نہیں.....
۶	کیا حضور ﷺ کا سایہ زمین پر پڑتا تھا؟.....
۶	چاند و دو ٹکڑے کرنا حضور ﷺ کا معجزہ ہے.....
	قرآن مجید میں حضرت ﷺ کے مردوں کو زندہ کرنے کی ٹٹی کیوں کی گئی؟ جب کہ آپ کے.....
۶	بتوں نے مردوں کو زندہ کیا.....
۶	کیا کرامت کا منکر کافر ہے؟.....
۱۱۷	کیا نبی علیہ السلام کے قدم کی وجہ سے حجر کا نرم ہونا اور اس پر ندرے نہ نش آنا معجزہ ہے؟.....
۶	"عرش کے اوپر ہمارا آفتاب صیب الرحمن پکارا گیا" کہنے والے کا حکم.....



صفحہ	عنوان
۱۱۸	خوشحال عظیم کی طرف منسوب نہ کورد کرامات درست نہیں
۱۱۹	مندرجہ ذیل معجزات ثابت ہیں یا نہیں؟
۹	کیا نبی مہرقت معجزہ دکھانے پر قادر ہوتا ہے؟
	<b>پانچواں باب</b>
	<b>قرآن مجید اور دیگر کتب کا سلاویہ</b>
۱۲۳	سیرت المتقدس، نبی علیہ السلام اور قرآن کریم میں سے افضل کون ہے؟
۹	مذہبہ ۱۰۰۰ میں پسلی آسانی کتابوں پر مثل کرنا جائز ہے یا نہیں؟
۹	پسلی کتابوں کو معائنہ نہ ماننے والے غلطی پر ہیں
۱۲۵	قرآن مجید فضیل ہے یا حضور علیہ السلام؟
۹	قرآن کریم کے قریب اس سے باندہ نجد پر نہ دیکھنے والی ہے
۱۱	جس چارپائی سے نیچے قرآن ہوسے پر نہ دیکھنا سخت بے دلی ہے
۹	اب کا یہ معنی ہے؟
۱۱	قرآن کریم سے بلند جہد پر ٹپٹنے کے والی خیال نہ کرنے والے کا حکم
۱۲۶	قرآن مجید کے یہ سیدہ اور لڑکی کو جانتے حکم
۹	درہنوں میں رہنے والے قرآن شریف کی طرف پیڑھ کرنے کا حکم
۹	غیر ذی کے قریب قرآن کریم کو باندہ آنے سے پرہیز کرنا ہے
۱۲۷	قرآن مجید کے یہ سیدہ اور قرآن کا حکم
۱۲۸	قرآنی آیات والے اور ورق کوردی میں استعمل کرنا جائز نہیں
۹	ہند میں قرآن کریم کی عبادت و تکریم وغیرہ سے مقدمہ ہر صاحب جائے
۹	قرآن مجید کا صرف ترجمہ شائع کرنا
۱۲۹	قرآن حدیث کے مقابلے میں مولوی کی بات کو ترجیح دینے والے کا حکم
۹	قرآن کریم کی تجارت سے حاصل شدہ فائدہ کا حکم
۹	قرآن کریم کو اجزاء کی صورت میں شائع کرنا
۹	قرآن کریم کو مختلف رنگوں سے مزین کرنا
۱۳۰	بلا تعد سپارہ ہاتھ سے گر جانے پر چر نہیں
۹	ہندی رسم الخط میں قرآن شائع کرنا

صفحہ	عنوان
۱۳۱	غیر مسلم سے قرآن مجید کی جلد، زبانہ.....
۱۳۱	قرآن مجید کے سید و لورق کا حکم.....
۱۳۲	قرآن کریم کے مابود مزید جو سپرے تات جاتے ہیں ان کو ناپاک چیز کے ساتھ تشبیہ دیتا.....
۱۳۲	قرآن مجید کو خالق کہنا.....
۱۳۲	قرآنی کیت والے اخبارات کو روئی میں استوں کرنا ناجائز ہے.....
۱۳۲	قرآن مجید کی تلاوت کے دوران کسی کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا.....
۱۳۳	قرآن مجید کو بے وضو چھونا جائز نہیں.....
۱۳۳	قرآن مجید کا ترجمہ کرنا ناجائز ہے.....
۱۳۳	قرآن مجید کے ترجمے کو بغیر وضو ہاتھ لگانا.....
۱۳۳	قرآن مجید کا ترجمہ غیر مسلم کے ہاتھ فروخت کرنا.....
۱۳۳	قرآن مجید کو بغیر عربی رسم الخط میں لکھنا.....
۱۳۳	کاغذ پر لکھی ہوئی آیت کو بغیر وضو چھونا.....
۱۳۳	قرآن مجید کی چھ ہوئی پرانی بدول کا حکم.....
۱۳۳	قرآن شریف کی تلاوت پر اجرت لینا جائز نہیں.....
۱۳۳	تلاوت پر اجرت لینے والے کی اہمیت کا حکم.....
۱۳۳	اہمیت کی اجرت لینا ناجائز ہے.....
۱۳۳	قرآنی آیت "لا یصلہ الا المظہرون" کا مطلب.....
۱۳۳	موجودہ انجیل کے مضامین تبدیل شدہ ہیں.....
	<b>چٹل باب</b>
	<b>خلیفہ، امام، امیر</b>
۱۳۵	حدیث شریف میں مذکور مبارک خفاء کا معنی کون ہیں؟.....
۱۳۵	حضرت علیؓ کو خفاء میں انجیل اور صدیق کی خلافت کے بارے میں حضور ﷺ نے.....
۱۳۵	بہار ارشاد نہیں فرمایا "بہنے والے کی اہمیت کا حکم.....
۱۳۵	اہم اور روئی میں فرق.....
۱۳۵	پوسٹر "عالمی اہل حدیث و احناف کا متفقہ فیہد" میں سوال و جواب کی تصدیق.....
۱۳۵	اشیاء "امان عام ہر اے رفع اتمام" میں درج عقد تدوالے کا حکم.....

صفحہ	عنوان
۱۳۹	آیت "اولی الامر منکم" کو ہندوستان کے موجودہ حکمرانوں پر متحمل کرنے والے کی امامت ناجائز ہے.....
۱۴۰	حرام کو حلال سمجھنے اور خلاف شرع افعال والے کی بیعت کرنا ناجائز ہے.....
"	بیعت و امارت کے معتقد پر طعن کرنا اور ایک امیر کی موجودگی میں دوسرے کی بیعت کروانا.....
"	بارہ خلفاء و اولی روایت درست ہے.....
"	یزید بن معاویہ کو کافر یا ملعون کہنے والے کا حکم.....
۱۴۱	صوبہ میں ایک امیر کی موجودگی میں دوسرے امیر کا ناجائز ہے.....
"	صوبہ میں ایک امیر کی موجودگی میں دوسرے شخص کا اہل بیت کا دعویٰ باطل ہے.....
"	صوبے کے امیر کی اجازت کے بغیر اس کے کسی ضلع میں امیر کا انتخاب درست نہیں.....
"	امیر صوبہ کے عطا کردہ لقب کے علاوہ دوسرے لقب اختیار کرنا.....
۱۴۲	مختلف پارٹیوں کو یکجہ ہونے اور ایک امیر منتخب کرنے کی تجویز کو عملی جامہ پہننے کی کوشش کرنا.....
"	مختلف پارٹیاں ایک امیر منتخب کریں تو وہ شرعی امیر ہوگا.....
"	کن امور میں شرعی امیر کی اطاعت ضروری ہے؟.....
۱۴۳	شریعت کے مطابق فیصلہ نہ کرنے والے امیر کو معزول کرنے کا حکم.....
"	عقل اور خواہش یا شریعت کے مطابق فیصلہ نہ کرنے پر آخرت میں سزا و جزاء.....
"	اسلام میں سائنسی ایجادات کا استعمال مطلقاً ممنوع نہیں.....
	ساتواں باب
	نقد بیروتیہ
۱۴۵	وسیلہ اور نقد پر کلام کرنے والے کا حکم.....
"	انسان اپنے افعال میں خود مختار ہے نہ کہ مجبور محض.....
	آٹھواں باب اختلاف فی مسائل، فصل اول مسئلہ عید میلاد
۱۴۷	بیروت کی صحیح حدیث اور بیروت منہ کے حکم.....
"	عید میلاد النبی ﷺ منہ قرآن وحدیث اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تعلیمات کے خلاف ہے.....
۱۴۹	عید میلاد النبی ﷺ منہ بدعت ہے.....
"	عید میلاد النبی ﷺ کے دن جلوس، جلسہ اور عوام میں شیرینی تقسیم کرنا.....
"	منہ میلاد النبی کو سچانے اور معطر کرنے کا حکم.....
۱۵۰	کارہیز دارالہدایہ منہ و منہ و منہ کے لئے جاس منعقد کرنا خیر و برکت کا باعث ہے؟.....

صفحہ	عنوان
۱۵۰	مروجہ میدوں ابتدائے کتب ہوئی "یا اس کا شہادت قرآن وحدیث سے ہے؟"
۶	میدوں میں قیام کے ثبوت کے لئے پیش کردہ حدیث سے استدلال درست نہیں۔
۶	آیت "وہا صل پہ لغیر اللہ" میں ذکر کے وقت کا اعتبار ہے یا ذکر سے پہلے کا؟
۱۵۱	واعظ کے ارشاد پر حاضرین کلچر آواز سے درود پڑھنا۔
۶	"درود شریف نبی عید اسلام خود بخود سنتے ہیں اور پڑھنے والے کو پچھتے ہیں" کے کاتم
۱۱	حضور مرتبہ یا خوشپاک کے نام کی نیڑے دینار نیڑے دیناروں کے لئے اسے کاتم
۱۵۲	میدوں شریف کب اور کس نے ایجاد کی؟
۱۵۳	موجودہ دور میں عید میدوں انجمن کی حیثیت مذہبی نہیں۔
	<b>فصل دوم جلسہ ہجرت</b>
۶	عید میدوں انجمن کی مناسبت کی نیت نے جلسہ گرانہ عت ہے قرآن وحدیث سے اس کا شہادت نہیں
۶	"انہ ممدی کے زمانے میں امام ممدی ایک طرف اور سارے علماء ایک طرف ہوں گے" یہ قول غلط ہے
۱۵۴	قرآن وحدیث میں عید میدوں انجمن کا شہادت نہیں ہے
۶	صحیحہ و متابعین وغیرہ کے دور میں عید میدوں انجمن نہیں منائی گئی
۶	یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو منظم کرنے کا کوئی طریقہ بتایا ہے؟
۶	ہجرت نمازیں، نماز عیدین اور حج بلاشبہ مسلمانوں کو منظم کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں
	شیخ ز اسلام سے توجہ ہٹا کر دوسری باتیں اسلام میں پیدا کرنا عت ہے اور ایسے
۶	امور پر روپیہ خرچ کرنا امراف ہے۔
۶	مسلمانوں کو منظم کرنے کا کوئی طریقہ معتبر ہے جو قرآن وسنت سے عت ہو
۱۵۶	جلسہ ہجرت انجمن کی صدارت کا فرو مشرک کے حوالے کرنا
	<b>فصل سوم مسئلہ قیام</b>
۱۵۷	صحیحہ و متابعین کے دور میں نہ میدوں نہ میدوں کا قیام۔
۶	قیام کی ابتداء اور اس کا کاتم
۱۵۸	میدوں دو قیام عت ہے اور بدعت ہے والوں کو وہابی کہنا درست نہیں
۱۵۹	میدوں شریف میں قیام ثلاث نہیں۔
۶	میدوں ہزار ہا نواب اصل اور دوسروں کو لہذا انہوں پر مجبور کرنا گناہ ہے
۱۶۰	مجلس میدوں ہزار ہا نواب اور دوسروں کو لہذا انہوں پر مجبور کرنا گناہ ہے

صفحہ	عنوان
۱۶۰	میلاد شریف میں قیام اور اس کو حرام نہ ہونے والے کی اہمیت کا حکم۔
۱۶۲	میلاد شریف میں قیام اور نبی علیہ السلام کا نام سن کر اٹھوٹے چومنے کا حکم
۱۶۳	"میلاد شریف میں حضور ﷺ کو یا آپ کی روح آتی ہے" یہ عقیدہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے
	فصل چہارم: مسئلہ علم غیب
۱۶۳	محفل میلاد منعقد کرنا بدعت ہے
۱۶۴	حضور ﷺ محفل میلاد میں تشریف نہیں لاتے
۱۶۵	مسئلہ علم غیب
۱۶۶	ایسا ثواب کے لئے دن مقرر کرنا درست نہیں
۱۶۷	شک و بدعت کی تعریف
۱۶۸	محبت کی وجہ سے یا رسول اللہ کہنا اور "اسلام علیہ السلام" کہنا اس کی دلیل ملتا
۱۶۹	محفل میلاد میں قیام کرنا
۱۷۰	یا رسول اللہ یا غوث کہنا اور ان سے دعا کرنا
۱۷۱	یار نبی میں شریف پکانے اور احسان کا حکم
۱۷۲	نماز میں حضور ﷺ کا تصور آنا
۱۷۳	محفل میلاد میں صلاۃ سلام اس ذیل سے پڑھنا کہ حضور علیہ السلام کی روح مبارک
۱۷۴	تشریف آتی ہے شرفا جا کر ہے
۱۷۵	مسئلہ علم غیب
۱۷۶	حدیث "اتقوا فتنۃ ابنہ منکم" کا صحیح ترجمہ
۱۷۷	حضور ﷺ کو حاضر نامہ سمجھ کر آپ سے دعا طلب کرنے والا مشرک ہے
۱۷۸	حضور ﷺ کے بارے میں ذاتی عمر غیب کا عقیدہ رکھنا درست نہیں
۱۷۹	فقیر یا رسول اللہ کہنا اور مسئلہ علم غیب
۱۸۰	جانے پر فاقہ پر غصہ نہ ہو
۱۸۱	حیثیہ امت و دن کی کتاب میں مذکور ہے کہ کافر اپنے والد کا حکم
۱۸۲	مسئلہ علم غیب
۱۸۳	اللہ ان محمد اور سال اللہ پر اٹھوٹے چومنے سے منع فرماتا ہے
۱۸۴	اللہ ان محمد اور سال اللہ پر اٹھوٹے چومنے سے منع فرماتا ہے
۱۸۵	اللہ ان محمد اور سال اللہ پر اٹھوٹے چومنے سے منع فرماتا ہے

صفحہ	عنوان
۱۸۳	اولیاء اللہ سے مدد مانگنا جائز نہیں
۱۸۵	مصیبت کے وقت حضرت جنید رحمہ اللہ کو پکارنے پر نجات کا قصہ من گھڑت ہے
۱۸۶	حضور ﷺ کے بارے میں کلی علم غیب کا اعتقاد رکھنا کفر ہے
۱۸۶	حضور ﷺ کو عالم الغیب نہ جاننے والے سے وعظ نہ کروانے کی قید لگانا جائز ہے
۱۸۶	کسی صحابی کی جوتی کی وجہ سے بادشاہی سر کے درد کا صحیح ہونے کا قصہ من گھڑت ہے
۱۸۶	پورا اس جوتی کو مشکل کشا کنز شریک ہے
۱۸۶	حضور علیہ السلام کے عالم الغیب ہونے کے لئے معراج کے قصہ کو دلیل بتانا
۱۸۶	من گھڑت قصیدیں کرنے والے واعظ کے وعظ میں شرکت سے بچنا چاہئے
۱۸۶	علماء کو برا بھلا کہنے والے کا وعظ نہ سنانا چاہئے
۱۹۶	حقیقی مددگار اللہ تعالیٰ کو جاننے والے غیر اللہ سے مدد مانگنے کو جائز نہ کہ حکم
۱۹۶	برا اور است لولہ اللہ کی ارواح سے مدد مانگنا درست نہیں
۱۹۶	"اغثی یا رسول اللہ" کہنا
۱۹۶	یا شیخ عبد القادر شینا تہ کہنا اور اولیاء اللہ سے مدد مانگنا جائز نہیں
۱۹۶	غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز نہیں
۱۹۶	ہر وقت یا رسول اللہ کہنا اور اس سے منع کرنے والے کو کافر کہنا
۱۹۸	مندرجہ ذیل عقائد قرآن و سنت کے خلاف ہیں
۱۹۸	نبی علیہ السلام کو عالم الغیب اور حاضر ناظر سمجھنا
۱۹۸	یا رسول اللہ پکارنے پر حضور علیہ السلام کا مدد کرنا
۱۹۸	محبوب سبحانی اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو مانا دینے میں اور مشکلات حل کرتے ہیں
۱۹۸	ولہ اللہ اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا ہر ہے
۱۹۸	مندرجہ بالا عقائد کو اہلسنت والجماعت کی طرف منسوب کرنا درست نہیں
۱۹۸	مندرجہ بالا عقائد کے نہ ماننے والے کو غیر مقلد، وہابی، مجذبی اور کافر کہنا
۱۹۸	فصل پنجم مجلس شہادت
۲۰۱	محرم کے پچیسے دنوں میں جو کس کرنا اور ان میں شرکت ناجائز ہے
۲۰۱	فصل ششم مسئلہ سماع موتی
۲۰۱	مردوں کے سننے کے بارے میں محققین میں اختلاف
۲۰۲	فصل ہفتم وہابی کی تحقیق
۲۰۲	وہابی فرقہ کی ابتدا کب سے ہوئی اور اس کا موجود کون تھا؟ ہندوستان میں یہ فرقہ کب رونما ہوا؟

صفحہ	عنوان
۲۰۲	عمائے دینیہ کو وہابی کہنا.....
۲	میلاد شریف میں قیام سے منع کرنے والے کو کافر کہنا صحیح نہیں.....
۲	موجودہ اعراس و ورگاہوں سے منع کرنے والا کافر نہیں ہوتا.....
۲	موجودہ و دورے و ہجرات (سنت کی تبلیغ کرنے والوں) کو مسجد سے روکنا جائز نہیں.....
۲	علمائے دینیہ کو کافر کہنے والا ظالم ہے.....
۲	ایسی مساجد میں جانا جائز نہیں جہاں علمائے اہل حق کو کافر کہ جاتا ہو.....
۲۰۶	علمائے دینیہ سب کے سب پر ہیزار کلمہ درستی ہیں.....
۲۰۸	عالم کی توہین کرنا گناہ ہے.....
۲	”نماز میں حضور ﷺ کا خیاں آنا گدھے کا خیاں آنے سے برا ہے“ کہنے والے کا حکم.....
۲	وچند ہی اور غیر مقلد کو کافر کہنے والے کی امامت کا حکم.....
۲	ذہول کے ساتھ قون سننا ناجائز ہے.....
۲	عمائے دینیہ کو وہابی اور کافر کہنا درست نہیں.....
۲	تقویہ الایمان، صراط مستقیم وغیرہ قابل عمل کتب ہیں.....
۲۰۹	حضور ﷺ کو عالم الغیب اور اللہ تعالیٰ کی شان کے سامنے چاند سے زیادہ ذلیل کہنا درست نہیں.....
۲	وہابی، روضہ خانی، غیر مقلد، قادیانی اور فتنی وغیرہ کلمہ گو ہیں یہ نہیں.....
۱۱۰	وہابیوں کے پیچھے نماز پڑھنا.....
۲	حنفیوں کے ہاں حدیث سے بنا بتر فتنہ ہے یہ بات درست نہیں.....
۲	عمائے دینیہ کو وہابی، مقلد اور غیر مقلد کہنا.....
۲	سیرت کیمیٰ اور اس کے بانی کو برا بھلا کہنا.....
۲	شرک و بدعت کی تردید، رسومات قبیحہ سے روکنے اور علمائے دینیہ کو
۲۱۳	حق بجانب سمجھنے والے کی امامت درست ہے.....
۲۱۴	قبر پر لڑائی کو درست نہ سمجھنے والا اہلسنت والجماعت میں سے ہے.....
۲	”تبہشتی زیور“ معتبر کتب ہے.....
	فصل ہشتم احترام لولیاء
۲۱۵	معین الدین جمیری کی تعریف پر سون اللہ وغیرہ کہنا.....

صفحہ	عنوان
	فصل نہم: نذر و نیاز اور فاتحہ
۲۱۶	پیران پیر کے نام پر بحر لُوح کرنے اور اس کے کھانے کا حکم۔
۲۱۷	کی بزرگ کی قبر پر چادر یا چتر چھاننا حرام ہے۔
۲۱۷	گیارہویں میں غریب و مساکین کے علاوہ اور کسی کو کھلانے کا حکم۔
۲۱۷	حضور ﷺ کا کھانے پر فاتحہ پڑھنا کی روایت سے ثابت نہیں۔
۲۱۷	تب فقہ میں گیارہویں کا ذکر نہیں لہذا غیر اللہ کے نام کا بحر احرام ہے۔
۲۱۷	مراپوری دوتے پر کسی مزار پر صاحب مزار کی نیاز کھانے کا حکم
۲۱۷	شہداء و اولیاء کی ارواح کو بہت دانا سمجھنا ان کے وسیلے سے مرادیں ملنا۔
۲۱۷	یامروجد میں شریک نہ ہونے والا اور نماز چھوڑنے والا اور بدوچہ کے گناہ گار ہیں؟
۲۱۷	نماز عیدین کے بعد معافیت اور فرض نمازوں کے بعد مصافحہ کرنا مکروہ ہے
۲۱۸	مروچہ گیارہویں بدعت ہے۔
۲۱۹	اولیاء اللہ کے مزار کے سامنے حدود وغیرہ ذکر فاتحہ پڑھنا ثابت نہیں
۲۱۹	گیارہویں، فاتحہ اور حفاظت کی خاطر اپنے کو گنگے کا زور پہنا نا درست نہیں
۲۱۹	اولیاء اللہ سے محبت، و خائف کا پڑھنا اور اللہ کے نام کا صدقہ دینا بدعت افعال ہیں
۲۱۹	ایصال ثواب کا صحیح طریقہ۔
۲۲۱	غوث پاک کا مقام "حو" تک پہنچنے کا قصہ اور غلط "حو" سے گیارہویں، فاتحہ وغیرہ کا ثبات خلاف شرع ہے
۲۲۱	ایصال ثواب کے لئے دن مقرر کرنا درست نہیں، اپنی مقرر کرنے سے کھانا حرام نہیں ہوتا۔
۲۲۱	سوم، چہلم وغیرہ کے جواز کے لئے علماء کے فعل کو دلیل بنانا۔
۲۲۳	شبِ برات اور گیارہویں کی نیابت اصل ہے۔
۲۲۳	مزار پر باتھوانا کر فاتحہ پڑھنا
۲۲۳	تیج، چہلم، پیرہویں وغیرہ کے دن مقرر کرنا بدعت ہے، لیکن اس سے کھانا حرام نہیں ہوتا
۲۲۳	دوسروں کو گناہ سے منع کرنا اور جو گناہ کرنا "لہما من اناس باہر الیہ" کے خلاف ہے۔
۳۲۳	ایصال ثواب کیلئے دن اور وہ خائف متعین کرنا ثابت ہے۔
۳۲۳	میں دین قیام کو واجب اور اس سے چھوڑنے والے کو فاسق اور وہابی مٹے والا گناہ گار ہے۔
۳۲۳	شبِ برات کی انصافیت اور آسمان سے ندا والی حدیث ثابت ہے یا نہیں۔
۳۲۶	کھانے پر فاتحہ پڑھ کر دریا میں ڈالنا یا تڑپے اور اس کو بھید سمجھنا غلط ہے



صفحہ	عنوان
۲۲۶	شبِ رات کے موقع پر نیاز، فاتحہ وغیرہ سنت نہیں.....
۲۲۷	میل و میلہ: درود کے وقت قیام شرعاً درست نہیں.....
۲۲۸	قرآن کریم و روایت وغیرہ پڑھنا کر کھانا کھانا جائز نہیں.....
۲۲۹	بری اور عرس شریف پر کھانا تقسیم کرنا بدعت ہے.....
۲۳۰	چشمہ اور کھانے وغیرہ پر فاتحہ و نانا اصل ہے.....
۲۳۱	قبروں پر غلاف چڑھانا، میلہ کرنا اور اصل قبور سے مرادیں مانگنا جائز نہیں.....
۲۳۱	فصل دہم: مسئلہ سجدہ تعظیمی
۲۳۱	سجدہ تعظیمی کا حکم.....
۲۳۱	بورگ کے ہاتھوں کو بوسہ دینا اور جسکے کراس کے گھٹنے کو ہاتھ لگانے کا حکم.....
۲۳۱	علی حش، رسول حش وغیرہ نام رکھنے اور پید رسول اللہ کہنے کا حکم.....
۲۳۱	قبر کے سامنے سجدہ تعظیمی اور سجدہ عبادت کا حکم.....
۲۳۲	مرشدیہ والدین کو سجدہ تعظیمی کرنا جائز نہیں.....
۲۳۲	نوائے باب: بدعات اور اقسام شرک
۲۳۲	بدعتوں کا کھانا اور ان کے پیچھے غمزہ پڑنے کا حکم.....
۲۳۲	تقریب کی جو مس متعقد کرنے والے ایمان اور امت کا حکم.....
۲۳۲	مولود شریف منانا اور اس میں قیام کرنا بدعت نہیں.....
۲۳۳	دس محرم کو کچھ پکانا، شربت پانا، یا پڑا پسنا اور سرمہ لگانا اصل ہے.....
۲۳۳	محرم کے پہلے دس دنوں میں کھانا پھرنا وغیرہ تقسیم کرنا اور سمیل لگانا بدعت ہے.....
۲۳۴	بدعت کی کتنی قسمیں ہیں؟.....
۲۳۴	آستانہ سرور عالم کے نام سے عمارت بنا کر اس کا احترام کرنا بدعت ہے.....
۲۳۴	صفر کے آخری بدھ کی رسم و رواج اور فاتحہ کا حکم.....
۲۳۴	محرم کے مخصوص ایام میں حلیم پکا کر تقسیم کرنا بدعت ہے.....
۲۳۴	تقریب: کر سکی تقسیم کرنا، تقریب سے مت مرادیں مانگنا اور سینہ کو نوا وغیرہ سب امور حرام ہیں.....
۲۳۴	حضرت امیر معاویہ پر غصب خرافت کا لازم لگانا اور یہ کہنا کہ یزید کو ولی عہد بنایا تھا درست نہیں.....
۲۳۸	”یا شیخ عبدالقادر جیلانی شہنازہ“ کا حلیہ پڑھنا جائز ہے.....
۲۳۸	قبروں پر پھولوں کے ہار کھانا جائز ہے.....
۲۳۸	قبر پر چادر چڑھانا یا قبر کے پاس شیریں وغیرہ تقسیم کرنا بدعت ہے.....

صفحہ	عنوان
۲۳۹	تقریب کو بھلا کئے کا حکم
۴	جعلی اور مصعوی قبر بنانا گناہ ہے
۲۴۰	بدھ دینچ الاول کو دکائیں بند کرنے کا حکم
۴	تقریب داری کی رسم ناجائز ہے
۲۴۱	رجب کے مہینے میں نبی صاحب کلدش تانا شرعی حکم نہیں بلکہ بدعت ہے
	وہم صدیق اکبر منائے کی خواہش پر کہنا کہ اس فقرے سے میرے دل کو بے حد تکلیف ہوئی
۴	اور وہم صدیق شریعت کی نظر میں
۲۴۲	خواب میں کسی بزرگ کا کہنا کہ میری قبر پر پختہ شہداء کا اور قبر پر گنبد وغیرہ مانے کا شرعی حکم
۲۴۳	پانچ محرم الحرام کو شان اسلامہ کھانے کی غرض سے جلوس کی شکل میں قریب داری کرنا
	اللہ تعالیٰ کی ذات کو حضور ﷺ کے ساتھ شکل و صورت میں تشبیہ دینا اور
۲۴۴	یہ کہنا کہ احمد اور احمد میں فرق صرف میم کا ہے
۴	حضور ﷺ اور لولیا نے کرام کو حاضر ناظر کرنا
۴	سرود سننا حرام ہے اس کو حلال سمجھنا کفر ہے
۲۴۵	حضور ﷺ کے لئے اللہ تعالیٰ کی صفات ثابت کرنا شرک ہے
۲۴۶	آیت "انما اطعم کون نفس الایہ" کے نزول سے بعد مشرک کے ساتھ کھانا کھانے کا حکم
۲۴۷	نماز میں حضور ﷺ کا خیال آئے تو گائے، بھینس، گدھے وغیرہ کا خیال آنے سے بدتر کہنا
	"اللہ تعالیٰ کی ذات کو زمان و مکان سے پاک جانا اور ہر طرف سے دیدار الہی کو
۴	حق جانبدار عت ہے کہنے والے کا حکم
	تشہد میں "اسلام علیک ایھا التبی" اس خیال پر ہونا کہ حضور ﷺ
۴	خود سلام سننے میں شرکیہ عقیدہ ہے
۲۴۸	کن باتوں سے شرک لازم آتا ہے؟ اور ان سے بچنے کا طریقہ
۴	نماز میں کسی بزرگ یا حضور ﷺ کا خیال آنے کا حکم
۲۴۹	جس مسجد میں شرکیہ افعال ہوتے ہوں اس میں نماز پڑھنے کا حکم
۲۵۰	محرم میں شیر کشتہ تانا شرعی ناجائز ہے
۴	ہت کی عبادت کرنا کفر ہے
۴	غیر اللہ کی نذر کرنا اور منت نہ ناسخ حرام ہے

صفحہ	عنوان
۲۵۰	بہن کو مراءیں پوری کرینا اور نہی تعظیم کو حلال سمجھ کر کفر ہے۔
۶	ہت کے منہ میں ڈال جانے والا گوشت حرام ہے۔
۶	”مٹی شیر میں مولا اللہ حضور بیٹے کی رو ہے“ کہنے والے کا حکم
۶	شریبہ رسم کو منالور منانے کی کوشش کرنا ثواب کا کام ہے
۶	بہن کی حمایت کرنا اور ان کو قائم رکھنے کی کوشش کرنا حرام ہے
۲۵۱	حضرت حسین کی شہادت سے پہلے دس محرم کے دن ہونے والی رسومات
۶	دس محرم کو حلوہ، کچھڑہ پکانے اور فاتحہ دوانے کا حکم
۶	نو محرم کو سبز پیرت پہننا، فاتحہ دوانا اور تازیوں پر مندیاں چڑھانا جائز ہے
۶	تاج رنگ کی محفل میں قلابازیں وغیرہ کھانا رکھی کوچوں میں نود کرنا جائز نہیں
۶	کیا فیس اور دیر شعراء کے مرثیوں کا مضمون صحیح ہے؟
۶	دس محرم کی روزے کا حکم
۶	غریب آدمی لیل بیت کے ساتھ محبت کا اظہار کس طرح کرے؟
۶	”تازیوں اور مندی وغیرہ سے شوکت اسلام ظہر ہوتی ہے“ یہ خیال غلط ہے
۶	رجب کو کونڈے اور شہر برت کو حلوہ وغیرہ پکانا بدعت ہے
۲۵۲	تقریباً کر جلوس نکالنا اور اس سے مرادیں مانگنا حرام ہے
۲۵۳	مقررہ تاریخ کو کسی بزرگ کا مزید منالور فاتحہ خوانی کرنا جائز ہے
۲۵۵	ایصال ثواب کا شرعی طریقہ کیا ہے؟
۶	ایصال ثواب کے لئے دن مقرر کرنا ثواب اصل ہے
۶	کسی فرد کو ایصال ثواب کے لئے خاص کرنے کا حکم
۶	کیا صحابہ، تابعین اور آئمہ اربعہ کے زمانے میں حلوے کی رسم تھی؟
۶	فقہاء کے کام میں شب برات کے حلوے کا ذکر نہیں ہے
۶	اگر کوئی مستحب کام فرض یا واجب سمجھا جائے لگے تو اس کو پھوڑ دینا ضروری ہے
۲۵۷	سنتوں کے بعد فاتحہ خوانی اور روزہ کی باقاعدہ پابندی کرنا بدعت ہے
۶	اولیاء کے نام کا جھنڈا لگانا بدعت ہے
۶	اولیاء و شہداء کی زیارت کرنا اور ان سے مرادیں مانگنے کا حکم
۲۵۸	پیش گوئی پر پختہ اعتقاد رکھنے کا حکم دسواں باب اکامات عالم

صفحہ	عنوان
۲۵۸	قرآن وحدیث کی روش زمین وآسمان سائنس میں یا متحرک؟
۲۵۹	بارش بادلوں سے برکتی ہے یا آسمان سے؟
۲۶۰	جنت کی پیدائش انسان سے پہلے ہوئی یا بعد میں
۲۶۰	یہیہ درست ہے کہ زمینیں سات ہیں اور فن کو نیل نے سینوں پر اٹھایا ہوا ہے؟
۲۶۱	یہ زمینوں کی ہے؟
۲۶۱	چاند میں روشنی آنے کو مغرب کے وقت کے لئے دیکھنا
۲۶۱	کتاب "ہزار مسئلہ" قابل اعتدائیں ہے
۲۶۱	گائے کے سینک پر زمین کا ہونا درست ہے یا نہیں؟
	<b>گیارہواں باب</b>
	<b>ذات پات، نسل، قبیلہ</b>
	حضرت صدیق اکبر، عمر فاروق، عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی اولاد کا صدیقی، فاروقی اور عثمانی
۲۶۱	ممدار درست ہے۔
۲۶۱	صدیقی اور فاروقی ممدار کے نام کا اپنے کو قریشی ممدار درست ہے۔
۲۶۲	چاروں خلیفوں کی اولادیں نصر بن منذر کی اولاد میں سے ہیں۔
۲۶۲	بندوڑ کی کہ مسلمان ہونے پر اسے مسلم ہر اوری میں نہ سمجھنا درست نہیں
۲۶۲	پہلے تین خلیفوں کی اولاد کو سید ممدار درست ہے یا نہیں؟
۲۶۲	نندو وغیرہ صاف کرنے کا پیشہ اختیار کرنے والے کو حق سمجھنا درست نہیں۔
۲۶۲	حدیث "قد موارقہ اللہ یث" ثابت ہے۔
۲۶۲	کیلانو قاطعہ کے علاوہ قیدہ ہوا شام سید ہیں؟
۲۶۲	جن لوگوں کے لئے صدقہ پناہ حرام ہے ان کو سید پکارنا ضروری نہیں۔
۲۶۵	دوسرے مسلمان کو نہیں سمجھنے اور مسلمانوں میں فتنہ برپا کرنے والے کا حکم
۲۶۵	سید ہونے کی وجہ سے اپنے کو دوسرے اور دوسروں کو ذلیل سمجھنا
۲۶۶	شیخ، سید، مغل اور پٹھان کو اعلیٰ اور دوسری قوموں کو ذلیل سمجھنا درست نہیں۔
۲۶۶	اعلیٰ ذات والے غیر مسلم کو گھنیا پیشہ والے مسلمان پر ترجیح دینا۔
۲۶۶	اعلیٰ ذات والے قوم والے غیر مسلم کا جو ٹھا استعمال کرنا
۲۶۶	غیر مسلموں کا جو ٹھا استعمال کرنا درست ہے بشرطیکہ ان کے منہ سے کوئی نجاست نہ ہو

صفحہ	عنوان
۲۶۸	نیسہ برتن میں غیر مسلم کے ساتھ کھانا کھانے کا حکم.....
۶	غیر مسلم سے مسجد میں بھارتوں لونا.....
۲۶۹	کیا اصلی قوم کو چھوڑ کر لفظ "فقیر" سے نسبت بیان کرنا سلف صالحین میں رواج تھا؟.....
۶	لفظ "فقیر" سے مشہور ہونے والے مسلمانوں کو حقوق سے محروم کرنا درست نہیں.....
۶	اپنے صلی قبیلہ کی طرف نسبت کرنا درست ہے.....
۲۷۰	مسلمان کو ایسے لفظ سے مخاطب کرنا جس نے اس کی خدشات ظاہر ہو درست نہیں.....
۲۷۱	سادات کے سلسلہ کی ابتداء سال سے ہوئی؟ اور سید کس لائے جانے کی وجہ کیا ہے؟.....
۲۷۲	صحابہ کو انصار کا لقب ملنے کی وجہ اور کیا صحابہ میں پیغمبر کی طرف نسبت کرنے کا رواج تھا؟.....
۲۷۳	میر اسی قوم آدم عبیدہ اسلام کی لوہا دیں سے ہے.....
۶	حضرت ابراہیم عبیدہ سلام کو ہنگام میں پھیلے جانے کے وقت کسی کا زنا کرنا مہلت نہیں.....
۶	پہلے کا پیشہ اختیار کرنے کی وجہ سے اپنے کو انصاری کہلوانا.....
۲۷۴	نومسّم بھنگیوں کے ساتھ کھانا اور ان کا جماعت میں شامل ہونے کا حکم.....
۶	قریش اور انصار میں سے فوقیت کس کو حاصل ہے؟.....
۲۷۵	مرکز پر بھارت دینے والے نومسّموں کو مسجد سے روکنے اور ان کے ساتھ کھانے کا حکم.....
۶	مرکزوں پر بھارت دینے والی کو اسلامی راہروں سے خارج نہیں کر سکتا.....
۲۷۶	کسی مسلمان کا ہضغ غیر مسلموں کو اعلیٰ اور ہضغ کو دنیٰ قرار دے کر اعلیٰ والوں کے ساتھ کھانے پینے کا حکم.....
۲۷۸	علی مسلم اقوام کا دنیٰ مسّم اقوام سے تعلق رکھنا خلاف شریعت نہیں.....
۶	کسی مسلمان کے لئے علم دین حاصل کرنے کی ممانعت نہیں.....
۶	گھنیا مسلم اقوام کا دینی و دنیوی ترقی کرنا شرعاً جائز ہے.....
۶	والی اور بزرگ وغیرہ گھنیا قوم میں بھی ہو سکتے ہیں.....
۶	یہ غلط ہے کہ گھنیا اقوام کو مراتب ولایت حاصل نہیں ہوتے.....
۶	کیا کتاب "غایات العصب" اور اس کے ضمیمہ کے مضامین صحیح ہیں؟.....
	بارہوا سباب
	معاصی اور توبہ
۲۸۰	حقوق العیال معاف کروائے بغیر توبہ قبول نہیں ہوتی.....
۶	مجبوری کی وجہ سے کچی توبہ کرنے والے کی رحمت جائز ہے.....

صفحہ	عنوان
۲۸۰	حقوق اللہ سے توبہ کے بعد ان کی تفسیر و صیت کرنا ضروری ہے
۲۸۱	بیسہ گناہ کرنے والے کو کافر نہیں قرار دینا گناہ گار ہے
۲۸۲	برابر گناہ کر کے برابر توبہ کرنا اچھا نہیں
۲	صرف گناہ کے ارادہ سے گناہ نہیں لکھا جاتا
۲	گناہ سے بچی توبہ کرنے سے گناہ معاف ہو جاتا ہے
۲۸۳	منطرقی طور پر معذور شخص بھی گناہ کرنے کی وجہ سے گناہ گار ہو سکتے ہیں
۲	گمراہ شخص کی توبہ قبول ہے
۲	لڑائی کی وجہ سے مولیٰ کا مخالفین پر کفر کا فتویٰ لگانا
۲۸۴	کتنی عمر تک بچے معصوم ہوتے ہیں؟
۲	زانیہ کا زنا سے کمایا ہوا مال توبہ سے حلال نہیں ہوتا
۲۸۵	نبالغی کی حالت میں کئے ہوئے گناہوں پر پکڑ نہیں ہے
۲۸۶	گناہ سے توبہ کرنے کے بعد پھر وہی گناہ کرنا بہت برا ہے
۲	بغیر ظاہری اسباب کے آئندہ کی تلافی میں کسی چیز کا وعدہ پورا نہ کرنا جھوٹ نہیں ہے
۲	بغیر گناہوں کی عبادت کرنا توبہ کرنے والے گناہ گار سے بھر ہے
	<b>تیسرے باب</b>
	<b>مختلف فرقے</b>
۲۸۷	فصل اول: فرقہ شیعہ
۲	شیعوں کا مذہب اور ان کے ساتھ کھانا پینا، شہرہ کرنا اور تعلقات رکھنا
۲	شیعہ، اسماعیلیہ کاسنیوں کی مسجد میں نماز پڑھنے کا حکم
۲	کیا شیعہ، اسماعیلیہ مینیوں کی مسجد میں قرآن مجید سن سکتے ہیں اور اپنے طرز پر نماز پڑھ سکتے ہیں؟
۲	مسجد میں شیعہ، اسماعیلیہ کو زور و کوب کرنا
۲۸۸	مسجد میں خنثی ملذہب امام کے پیچھے شیعوں کا نماز پڑھنا اور تاہود و منہ سنے کا حکم
۲۸۹	شیعہ کاسنی لڑکی سے نکاح منع نہیں ہوتا
۲	شیعہ کاسنی لڑکی سے نکاح منع نہیں ہوتا
۲۹۰	رافضیت اختیار کر کے حضرت عمرؓ کو گالی دینے والا مرتد ہے
۲	مرتد کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے؟

صفحہ	عنوان
۲۹۰	برادری کے مرتبہ کے ساتھ تعقبات منقطع کرنا ضروری ہے۔
۴	کیا مرتبہ کو برادری سے خارج کرنا ضروری ہے؟
۴	رافضی کے ساتھ سنیوں کا کلام منعقد نہیں ہوتا۔
۴	شیعوں کے ساتھ سنی مسلمانوں کا کلام جائز نہیں۔
۲۹۲	کیا شیعوں پر سید کا طلاق کرنا درست ہے؟
۲۹۳	کیا شیعہ مسلمان ہیں؟
۴	کیا اذان میں محمد بن ابی بکرؓ کے نام کا ذکر کرنا خلاف ہے؟
۴	مسلمانوں پر غمی عن المعمر کرنا فرض ہے۔
۲۹۵	سیدنا امیر معاویہؓ اور علیؓ کے حقانیہ کو گالیاں دینے والا رافضی دور گمراہ ہے۔
۲۹۶	مذکورہ شعر کتنا درست نہیں۔
	ایک مقدمہ ”یزید اور عبدالرحمن بن ملجم وغیرہ مسلمانوں کے پیشوا ہیں“ میں
۴	مفتی صاحب کا گوالی دینا غلط ہے۔
۴	مقدمہ جو نیور میں شہادت کی نقل کی طلب۔
۴	شیعہ بنی مہیہ کون تھے؟
۴	رشید احمد گنگوہیؒ کے مذکورہ فتویٰ ”قوع کذب باری کے معنی درست ہو گئے“ کا کیا مطلب ہے؟
۲۹۷	کیا کربلا کی لڑائی جہاد تھی؟
۲۹۸	یادگار حسینی میں شرکت حرام ہے۔
۴	یادگار حسینی کی تکذیب کرنا ثواب کا کام ہے۔
۴	اہلسنت والجماعت کے جلسہ یادگار حسینی میں شرکت کا شرعی حکم۔
۴	جلسہ یادگار حسینی کے خلاف کوشش و سعی کرنا ثواب کا کام ہے۔
۴	حسینؑ کو قتل کرنے والوں اور یزید کو گالیاں دینا جائز نہیں۔
۲۹۹	تقریب کا لفظ ماتم کرنا جائز ہے۔
۴	شیعہ کا کفن دفن مسلمانوں پر ضروری ہے یا نہیں۔
	فصل دوم مفرقہ و ہریرہ
۳۰۰	زمانہ کو الہ ہٹا درست نہیں۔
۳۰۱	مولانا شبلی کے عقائد کیا تھے؟

صفحہ	عنوان
	<b>فصل سوم: فرقہ خاکساراں</b>
۲۰۲	مذکورہ عقائد کا حامل دائرہ اسلام سے خارج ہے.....
۲۰۳	مذکورہ عقائد کے حامیوں کی حمایت کرنیوالے دایرہ اسلام سے خارج ہے.....
۲۰۴	مرتد کا کاج باطل اور مکر کی لواحتی ضروری ہے.....
۲۰۵	تحریک خاکساراں میں شامل ہونے والے غلطی پر ہیں.....
۲۰۶	فوق پریشانی کے لئے تحریک خاکساراں میں شامل ہونا عقل کے خلاف ہے.....
۲۰۷	اپنے ساتھ ملے رکھنے کا شرعی حکم.....
۲۰۸	"سلب کا اجتہاد کافی نہیں ہے" کہنے والے کا حکم.....
۲۰۹	ملکی نوجوانوں سے تحریک خاکساراں میں شمولیت سے ارتداد نہیں آتا.....
۲۱۰	تحریک خاکساراں میں شامل ہونے والے کا ایمان خطرے میں ہے.....
۲۱۱	تحریک خاکساراں کے متعلق حضرت مفتی اعظم کی رائے.....
۲۱۲	تحریک خاکساراں کے عقائد مسلمانوں کے لئے خطرات ہیں.....
۲۱۳	تحریک خاکساراں پر مختصر تبصرہ.....
۲۱۴	تحریک خاکساراں غیر اسلامی تحریک ہے اس میں شامل ہونا جائز نہیں.....
۲۱۵	تحریک خاکساراں میں شامل ہونے والے کو اس سے علیحدگی اختیار کرنا ضروری ہے.....
۲۱۶	تحریک میں شمولیت پر اصرار کرنے والے غلطی پر ہیں.....
۲۱۷	تحریک خاکساراں کے جلسے جلوسوں میں شرکت ناجائز ہے اور اس سے منع کرنا ثواب ہے.....
۲۱۸	تحریک خاکساراں کی مدد اور تعریف کرنا ناجائز ہے.....
۲۱۹	تحریک خاکساراں میں شامل ہونا جائز نہیں.....
۲۲۰	کتاب "مذکرہ" کے مضامین کفر و افساد پر مبنی ہیں.....
۲۲۱	تحریک خاکساراں کے لئے والے کی اہمیت درست نہیں.....
۲۲۲	اسلامی حدود میں رہتے ہوئے جہنم کی ترغیب سیکنا ضروری ہے.....
۲۲۳	علامہ مشرقی کے عقائد سے برادری کا اعلان کرنے والے خاکساراں مسلمان ہیں یا نہیں؟.....
۲۲۴	ایسے لوگوں کو کافر کہنے والے کا حکم.....
۲۲۵	تحریک خاکساراں کا کلامی علامہ مشرقی کا کفر ہے.....
۲۲۶	مرتد کے حکم پر جانیں قربان کرنے والے شہید ہیں یا نہیں؟.....



صفحہ	عنوان
۳۱۵	تزیین سدرت مقتولین و شہید سمجھنے والے کا حکم.....
۳۱۷	حلالہ مشرقی اور اس کے مددگاروں کی مذہبی اہمیت اور حرام ہے.....
۵	حلالہ مشرقی کے مذہبی عقائد کی حمایت کرنے والے اخبار کو اسلامی ترجمان سمجھنا غلط ہے.....
۶	حلالہ مشرقی اور اس کے رضاکاروں کے ساتھ اتحاد عمل کرنے کا حکم.....
۳۱۸	حلالہ مشرقی کا فرور اس کی اتہا کر کے دے کر گمراہ ہیں.....
	<b>فصل چہارم: فرقہ قادیانی</b>
۳۱۹	حضرت مسیح علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں.....
۹	قرآنی آیت ”من بعدی“ امر احمد کا مصداق بلاتر و حضور صلی علیہ وسلم ہیں.....
۹	حضور صلی علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا ایسا بدو اور گمراہ ہے.....
۳۲۰	مرزا غلام احمد قادیانی کے مذکورہ اقوال کی تصدیق کرنے والے کافر ہیں اور ان سے رشتہ کرنا جائز نہیں.....
۶	میں سیدی میں سے کسی ایک کامر زان غلام احمد قادیانی کے اقوال کی تصدیق کرنے سے مکان فاسد ہو جائے گا.....
۳۲۲	مرزائیوں کے فحشہ کا حکم.....
۵	مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے کافر ہیں.....
۳۲۳	قادیانی یا انکو اچھا سمجھنے والوں کے ساتھ میل جول، رشتہ وغیرہ کرنا جائز نہیں.....
۸	قادیانیوں کے عقائد جاننے کے باوجود ان کو مسلمان سمجھنے والے اسلام سے خارج ہیں.....
۳۲۳	ایک فتویٰ کی تصدیق.....
۳۲۵	علمائے ربانین مرزا غلام احمد کو کافر سمجھتے ہیں.....
۸	مرزا غلام احمد کی تصدیق کرنے والے کافر ہیں.....
۶	قادیانیوں سے ہر قسم قطع تعلق ضروری ہے.....
۶	قادیانیوں کے ہاں کھانا کھانے والے کی سزا.....
۸	کیا نسلی مرزائی بل کتاب کے حکم میں ہیں؟.....
۶	غلام احمد قادیانی کی تصدیق کرنے والے اور اپنے آپ کو ہندوؤں کا لادتا ماننے والا گمراہ ہے.....
۳۲۶	تبلیغ کے لئے قادیانیوں کو چند دینہ جائز نہیں.....
۳۲۷	قادیانی کا کلمہ پڑھ کر مرنے والے کے جنازہ میں شرکت کا حکم.....
۳۲۷	اسلامی انجمن میں قادیانیوں کو نمبر ماننا جائز نہیں.....
۸	جس انجمن میں قادیانی ممبر ہوں اس میں شرکت ناجائز ہے.....

صفحہ	عنوان
۳۲۸	کیا قادیانی مرتد ہیں؟
"	فصل پنجم: فرقہ مودودی
"	کیا جماعت اسلامی والے گمراہ ہیں؟
"	جماعت اسلامی رکن ہمنانچائز ہے
۳۲۹	فصل ششم: فرقہ ممدویہ
"	فرقہ ممدویہ کا نیکہ حرام ہے
"	فصل ہفتم: فرقہ حراں (سندھ)
"	کسی انسان کو خدا سمجھنے اور بت اللہ کے علاوہ دوسری جگہ حج کرنے والے اور
"	قبر کو سجدہ کرنے والے طہ اور ذمہ ہیں
"	نہ کو رہا، انہما کرنے والے لوگوں سے رشتہ کرنا جائز نہیں
"	کیا پہلے سے منع شدہ نکاح کو قائم رکھا جائے؟
۳۳۰	کسی پیر کو امام المرسل سمجھنا اور بت اللہ کے علاوہ کسی جگہ حج کرنا کفر ہے
"	کفر و خوف کفر میں فرق
"	چودھواں باب
"	تقلید و اجتہاد
۳۳۱	غیر مقلدین کی امامت، ان کا وعظ سننا اور ان سے تعلقات کا حکم
۳۳۲	تقلید والوں کو مشرک کہنے والے کی امامت درست نہیں
"	غیر مقلدین کے ساتھ کھانا کھانا جائز ہے
۳۳۳	ملی حدیث مسلمانوں اور اہلسنت والجماعت میں سے ہیں ان کے ساتھ نکاح کرنا درست ہے
"	غیر مقلدین کو کافر کہنے والے کا حکم
"	اہلحدیث عورت کے غسل دینے کی وجہ سے میت کی نماز جنازہ نہ پڑھنا
"	جنازے میں اہلحدیث کے شامل نہ ہونے کی وجہ سے میت کو جنتی کہنا
"	کیا اہلحدیث حضرات کا پیسہ مسجد میں خرچ کیا جاسکتا ہے؟
۳۳۴	مام کے پیچھے قرأت اور سینے پر ہاتھ باندھنے کا حکم
"	کیا حضور ﷺ نے پوری عمر نفل بدین کیا؟
"	تراویح کی رکعت کی صحیح تعداد کیا ہے؟

صفحہ	عنوان
۳۳۳	اہل حدیث کا دعویٰ کہ ان کا گروہ ہی جنتی ہے باطل ہے.....
۳۳۵	غیر مقلد امام کی وجہ سے جماعت کے وقت آئے نماز پڑھنے کا حکم.....
۹	حنفی کے لئے غیر مقلد کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم.....
۹	غیر مقلدین کو کافر کہنے والا گنہگار ہے.....
۹	غیر مقلدین کے ساتھ مصافحہ کرنا جائز ہے.....
۹	غیر مقلدین کے ساتھ ٹکڑا کرنا جائز ہے.....
۹	کیا ائمہ اربعہ کی تقلید کرنا قرآن وحدیث سے ثابت ہے؟.....
۹	یہ درست نہیں کہ تقلید کی وجہ سے بعض احادیث پر عمل نہیں ہوتا.....
۱۰	رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد پیدا ہونے والے ائمہ کی پیروی کیوں؟.....
۹	کیا ائمہ نے اپنی پیروی کا حکم دیا ہے؟.....
۹	ائمہ اربعہ کس کی تقلید کرتے تھے؟.....
۹	ائمہ کی بات قرآن وحدیث کے مطابق ہوتی ہے.....
۹	ائمہ کے درمیان بعض مسائل میں اختلاف کیوں ہے؟.....
۳۳۷	چاروں اماموں کا مذہب سنت نبوی ﷺ کے موافق ہے.....
۹	مجتہد کی تعریف اور مجتہد کیا ہر زمانے میں ہو سکتا ہے؟.....
۹	کیا امام اعظم نے شریعت کے.....
۳۳۸	مسائل اپنی طرف سے بنائے ہیں؟.....
۹	حنفی مذہب چھوڑ کر شافعی مذہب اختیار کرنا.....
	<b>پندرہواں باب</b>
	<b>مفسر قات</b>
۳۴۰	حضرت حسینؑ کی شدت کو لوگوں کے گمراہوں کا کفارہ کہنا باطل اور بے ہودہ خیال ہے.....
۳۴۱	سی خاص چشمے میں شفا کی نیت سے نہانے کو شرک کہنا.....
۹	کیا ہر شہر اور بستی میں قطب کا ہونا ضروری ہے؟.....
۳۴۲	انتیس کے چاند کی صرف خبر سن رافضی کرنا جائز نہیں.....
۹	شریعت کی رو سے بے فعل پیری رسم کا ازالہ اپنی استطاعت کے مطابق ضروری ہے.....
۹	لوگوں کو صرف ایک جماعت کے ساتھ رشتہ کھانچ قائم کرنے کا پابند بنانا شریعت کے خلاف ہے.....

صفحہ	عنوان
۳۴۳	یہ شریعت کے احکام تمام مسلمانوں پر یکساں ضروری ہیں؟
"	یہ لفظ "غفران" پناہ" غیر خدا پر ہوا لاجائز ہے؟
"	شدائے کربلا کے مباحثہ آمیز حالات بیان کرنا جائز نہیں۔
"	یزید کو کافر کہنے اور اس پر لعنت کرنے کا حکم۔
"	نامہ شبلی کی نثر یہ عقائد کے تحقیق۔
۳۴۵	نامہ شبلی کی نثر یہ عقائد سے فوج پسند بہمت کا جواب۔
"	یہ نامہ شبلی نے اپنے بعض نثریہ متنازعہ توہین تھی؟
۳۴۶	یہاں ذیل عبارت سنئے وہ کافی ہے؟
"	جب پر جا قبر والے سے دعا کی درخواست کرنا جائز نہیں۔
"	سیرتوں کی رسم بدعت۔
"	مسلمین کا کیا عقیدہ ہے؟
۳۴۷	خواجہ ابی اللہ کے مزار پر نکلے ہوئے قدم شریف کی سند کیا ہے؟
"	گیارہویں شریف کی کیا حقیقت ہے؟
"	مزارات پر پھول، چادر چڑھانا اور چراغ جلا کر لانا جائز ہے۔
۳۴۸	محمدی اندین جیلانی کا تصدیق کرنے والے کی امامت کا حکم۔
"	یہ مذکورہ ایک سو تیس مسائل پر اہل حق و رکنے والا سناہ گار ہے؟
۳۴۹	کیا اولیاء اللہ اپنی قبور میں زندہ ہیں؟
"	مشرکینہ افعال کرنے والے سے کس طرح برتاؤ کیا جائے؟
"	زنا کار عورت سے علی احسان زنا کرنے والے کے ساتھ تعلقات ختم کر دینے چاہئیں۔
۳۵۰	قرآن کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنا غیر ترجمہ کے پڑھنے سے بہتر ہے۔
"	اولیاء اور بزرگان دین کی قبروں کی زیارت کرنے اور ان سے مدد مانگنے کا حکم۔
"	معران کی رات نبی علیہ السلام صبح تک گئے؟
۳۵۱	صحابہ کے لئے توہین آمیز الفاظ سننے والے کی سزا۔
"	کیا فاسق و فاجر مسلمان کے لئے لفظ "مروم" استعمال کر سکتے ہیں؟
"	غیر مسلم کے ساتھ ایک برتن میں کھانا کھانے کا حکم۔
۳۵۲	یہ مسلمان کے لئے اللہ، رسول، قرآن وغیرہ کے منکر کے ساتھ کھانا جائز ہے؟

صفحہ	عنوان
۳۵۲	کن عقائد کی وجہ سے علامہ مشرقی کو کافر کہا گیا؟
۳۵۳	نذکورہ چند علماء و بزرگانِ دین کی اقتداء و درست تھی یا نہیں
۳۵۵	بے نمازی کے باقی نیک اعمال قابل قبول ہیں
۳۵۵	کرشن جی کے پیغم کے پرچار کو باعشر کت کتنے والے کا حکم
۳۵۶	کیا جبر اسود عام پتھروں کی طرف ایک متحر ہے؟
۳۵۹	نبی علیہ السلام کی طرف منسوب آثار کی عزت و تکریم کرنے کا حکم
۳۵۹	امت کا متحر گروہوں میں تقسیم ہونے والی حدیث کی تحقیق
۳۶۰	حضور ﷺ اور صحابہ کی مکمل پیروی کرنے والا فرقہ کون سا ہے؟
۳۶۱	شیخ عبدالقدور جیلانیؒ کو ”قدوۃ الاولین، ام الہدٰی یقین اور حاکم علی القدر و القضاء“ کہنا ناجائز ہے
۳۶۱	صرف گناہ کے ارادے سے گناہ نہیں لکھا جاتا
۳۶۲	نیک کے ارادے سے نیکی لکھی جاتی ہے
۳۶۲	کیا درج ذیل شعر حضور ﷺ کی شان میں بے لوثی ہے؟
۳۶۳	افعال میں عقل و دل کے تابع ہے
۳۶۳	کیا مندرجہ ذیل عقائد اہلسنت و الجماعت کے عقائد ہیں؟
۳۶۶	حضرات علمائے دین و دہ کو گمراہ مبالغہ ہے
۳۶۶	درج ذیل اشعار کے خلاف کوشش کرنا ثواب کا کام ہے
۳۶۷	حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی و دیگر علماء مقدس اور بزرگ ہیں ان کی تصنیفات معتبر ہیں
۳۶۸	من گھڑت و صحبت ناموں پر یقین کرنا جہات اور گناہ ہے
۳۶۹	کسی دینی کتاب میں قیامت کی یقین کا ذکر موجود نہیں ہے
۳۷۰	شریعت کی رو سے درج ذیل اشعار کا حکم
۳۷۱	بخیر و میل کھلے کسی پر نہ کی تہمت لگانا اور قرآن کی بے ادبی کرنا

## ابتدائیہ

ارشیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ، صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان  
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله على نعمه الظاهرة والباطنة قديماً وحديثاً والصلاة والسلام على نبيه  
ورسوله محمد وآله وصحبه الذين ساروا في نصرة دينه سبراً حثيثاً وعلى اتباعهم  
الذين ورثوا العلم، والعلماء ورثة الانبياء اكرم بهم وارثا ومورثا

اما بعد:

جس طرح قرآن مجید خدا کی آخری کتاب اور پیغمبر اسلام سلسلہ نبوت کی آخری کڑی ہے اسی طرح اسلام کا  
پیش کیا ہوا نظام حیات سب سے آخری ابدی اور مکمل دستور ہے، یہ نہ صرف اسلام کا دعویٰ ہے بلکہ ایک طویل تاریخ  
ہے جو اس کی تصدیق کرتی آرہی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ دنیا میں جو بھی انسان کے خود ساختہ نظام ہیں، ان  
میں قوانین کی تدوین میں موجود اسباب وقتی مسائل اور ذرائع کی رعایت کی جاتی ہے مسائل اور اسباب کی  
خصوصیت یہ ہے کہ ان میں ہمیشہ تبدیلی اور تغیر پیش آتا رہتا ہے اس لئے ان قوانین کا بھی حال یہ ہوتا ہے کہ ایک  
زمانہ گزرنے کے بعد دوسرے زمانے میں وہ فرسودہ اور بے کار ہو جاتے ہیں۔ اس کے برخلاف اسلامی قانون میں  
انسان اور اس کی فطرت کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

انسانی فطرت ہمیشہ یکساں رہتی ہے مثلاً: مسرت و غم، آرام و تکلیف، غصہ و رحم، دوستی و دشمنی اور مختلف  
واقعات پر متنی و مثبت رد عمل کھانے پینے اور معاشرت کی بنیادی ضرورتیں اور اس میں خوب سے خوب تر کی تلاش کا  
 جذبہ، یہ چیزیں ہیں جو ابتدائے آفرینش سے انسان میں ہیں۔ اور جب تک انسان رہے گا اس کی یہ خصوصیات بھی  
 قائم رہیں گی۔ اب فطری بات ہے کہ جس دستور حیات میں مرکزی حیثیت انہی امور کو دی جائے گی وہ خود بھی ابدی  
 اور لافانی ہوگا۔

انسان کی زندگی کا کوئی بھی پہلو ایسا نہیں جس میں اسلام نے اس کی راہنمائی نہ کی ہو، پھر اسلام کے پاس  
فقہ و قانون کا جو ذخیرہ موجود ہے وہ قانونی و قیدی تنجی اور ژرف نگاہی، مصالح کی رعایت اور انسانی فطرت سے ہم  
 آہنگی کا شاہکار ہے اور دنیا کے کسی جدید سے جدید قانون کو بھی اس کے مقابلے میں پیش کرنا مشکل ہے۔

فقہائے اسلام نے اپنی بالغ نظری اور بلند نگاہی سے انسانی زندگی کے جزئیات کا اس قدر احاطہ کیا ہے کہ  
بجا طور پر آج کی اس نئی دنیا میں بھی ایسے کم ہی مسائل ملیں گے جن کے لئے فقہ کے اس قدیم ذخیرہ میں کوئی نظیر  
موجود نہ ہو۔ بالخصوص فقہائے احناف کے یہاں چونکہ فقہ تقدیری کا حصہ زیادہ ہے اس لئے ان کی کتب فقہ میں  
جامعیت اور وسعت اور بھی زیادہ ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں ماضی قریب کے زمانہ میں جو فتاویٰ مدون کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی اپنی

خصوصیت اور شان ہے۔ ”ہر گلے رارنگ دیوئے دیگر است“ کے پیش نظر ہر ایک کا اپنا ایک مقام ہے، لیکن حضرات علماء دیوبند کثر اللہ سوادہم کے فتاویٰ اور تحقیقات کو جو مقام اہل علم و تحقیق کے ہاں حاصل ہے اس کا انکار کوئی صاحب علم و عقل نہیں کر سکتا، آج وہ کوئی لائبریری یا دارالافتاء ہے جو فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، امداد الفتاویٰ، فتاویٰ محمودیہ، فتاویٰ خلیلیہ، اور کفایت مفتی وغیرہ سے خالی ہو یا جہاں ان مذکورۃ الصدراکتوں کو چھوڑ کر کوئی مفتی نئی دے سکتا ہو۔

ان ہی کتب فتاویٰ میں سے ایک ”کفایت مفتی“ ہے جو حضرت اقدس فقہیہ ہند ابو حنیفہ ثانی مفتی محمد کفایت اللہ کے نام سے منسوب ہے اس کتاب میں مندرجہ فتاویٰ جات کی سند کے لئے حضرت مفتی صاحب موصوف کا نام ہی کافی ہے۔ آپ کے تحریر کردہ فتاویٰ کی عبارات کی جامعیت اور مامیت سے وہی شخص واقف ہوگا۔ جس نے ایک طویل زمانہ فقہ و فتاویٰ کی کتب کے لٹکانے میں صرف کیا ہو اور علم فقہ سے غیر معمولی مناجت بھی رکھتا ہو، بقول حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کہ مفتی کفایت اللہ صاحب کی تحریروں کا ایک ایک لفظ موزوں اور مناسب ہوتا ہے اور قید استرازی کے طور پر ذکر کیا جاتا ہے، اس لئے مجھے ان کی کسی تحریر میں کسر و بیہوش کی گنجائش معلوم نہیں ہوتی

اللہ تعالیٰ نے حضرت مفتی صاحب کو جن خوبیوں سے نوازا ہے ان کا اعتراف وہی شخص کر سکتا ہے جس نے آپ کو دیکھا ہو یا آپ کے علوم کا مطالعہ کیا ہو، تاہم ”کفایت مفتی“ میں مندرجہ فتاویٰ حضرت مفتی صاحب کی مستقل تصنیف اور تحقیقات نہیں، بلکہ سالکین اور مستفتی حضرات کے سوالات کے جوابات ہیں، اس لئے ان میں قدرے اختصار سے کام لیا گیا ہے مصادر اور ماخذ کا ذکر نہیں کیا گیا ہے اہل علم و دانش کے مزید افادہ کے لئے ”دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی“ کے شعبہ تخصص فی الفقہ الاسلامی کے اساتذہ اور تفسیرین نے بڑی جانفشانی کیساتھ اس کی تخریج کی ہے اور ہر مسئلے کا عنوان قائم کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کو پڑھنے والوں کے لئے نافع، مقبول اور کام کرنے والوں کے لئے ذخیرہ آخرت بنا۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ وسلم علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین

## حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ

مختصر سوانح، علمی مآثر و سیاسی کارناموں پر طائرانہ نظر

### خاندانی پس منظر

تقریباً تین صدی پہلے جزیرۃ العرب کے جنوبی ساحلی خط میں بسنے والے اہل یمن بغرض تجارت یادبانی کشتیوں کے ذریعے ہندوستان آتے، بحرین سے موتی خرید کر یہاں لاتے اور تجارتی سامان و مسالہ جات لے کر عرب علاقوں میں فروخت کرتے، ایسی ہی یادبانی کشتی کو ساحل مراد سے پچتر تند طوفانی موجوں نے آگھیرا، چند ٹائیوں بعد یہ سفینہ طوفان کی تاب نہ لا کر ٹکست وریخت اور اہل سفینہ دریا برد ہو کر آخرت کو سدھار گئے، کوئی ذی نفس زندہ نہ بچا سوائے اس کسن بچے کے جو تختہ پر بہتا ہوا ساحل پہنچا بھوپال کا کوئی باشندہ اس کو ساحل سے اپنے ساتھ لے آیا یہ کسن بچہ جس کا نام شیخ جمال تھا اور جو اس بد نصیب قافلہ کے سردار کا بیٹا تھا، اسی شخص کے زیر تربیت اور اسی کے سایہ شفقت میں پرورش پا تا رہا اس خدا ترس انسان نے اپنے خاندان کی دو شیزہ سے شادی کر دے شیخ جمال کو اپنی فرزندگی میں لے لیا، یہی شیخ جمال مفتی صاحب قدس سرہ کے مورث اعلیٰ ہیں۔

کچھ عرصہ بعد یہ خاندان بھوپال سے نقل مکانی کر کے شاجہان پور میں آباد ہو گیا اور یہیں بودو باش اختیار کی یہاں کے محلہ ”سب زئی“ میں حضرت مفتی صاحب ۱۲۹۲ھ میں پیدا ہوئے اور اسی محلہ کو آپ کا نشاۃ طہولیت ہونے کا اعزاز ابھی حاصل ہے۔ آپ کے والد بڑے متقی، پرہیزگار، صالح اور صاحب نسبت بزرگ تھے، کثیر العیال تھے، تنگ کی معاش کے باوجود بڑی عالی ہمتی و جفا کشی سے نامساعد حالات سے نبرد آزما رہے، اپنے فرزند و جگر گوشہ کے بارے میں بڑے بلند الفاظ میں اظہار فرماتے کہ میں اس کو عالم دین بنانا چاہتا ہوں۔

### تعلیم

پانچ برس کی عمر میں حافظ برکت اللہ صاحب کے مکتب میں تعلیم کا آغاز ہوا قرآن مجید اسی مکتب میں ختم کر کے اردو و فارسی کی ابتدائی تعلیم حافظ نسیم اللہ کے مکتب واقع محلہ ”درک زئی“ میں حاصل کی، مکتبوں سے فراغت و سیرابی کے بعد محلہ خلیل شرقی میں مولوی اعزاز حسن خان کے مدرسہ اعزازیہ میں داخلہ لیا، فارسی ادب کی کتاب ”سکندر نامہ“ اور عربی کی ابتدائی کتب ایک ماہر فن استاد حافظ بدھن خان کے زیر سایہ شروع کیں اسی مدرسے کے ایک اور استاد محترم مولانا عبیدالحق خان افغانی جو مولانا لطف اللہ علی گڑھی جیسے شہرہ آفاق عالم کے شاگرد تھے، کے حضور زانوئے تلمذ طے کئے۔

مولانا عبید اللہ کی نگاہ جو ہر شناس سے آپ کے وہی کمالات و فطری صلاحیتیں چھپی نہ دیکھیں، جلد ہی آپ کو اندازہ ہو گیا کہ یہ لڑکا آگے چل کر بڑا نام پیدا کرے گا۔ بتائیں آپ کے والد کو مشورہ دیا کہ صاحبزادہ کو اعلیٰ تعلیم



کے لئے دیوبند بھیج دیں والدین کو اپنی غربت و تنگ دامن اور صاحبزادہ کی خرد سالی کی وجہ سے تردد ہوا اور وہ اس مشورہ پر رضامند نہ ہوئے مفتی صاحب اس وقت اپنی عمر کی پندرہ بہاریں دیکھ چکے تھے۔ بالآخر فیصلہ یہ ہوا کہ مدرسہ شاہی مراد آباد میں سلسلہ تعلیم جاری رہے، چنانچہ آپ وہاں داخل ہوئے اور حضرت مولانا عبدالحی میرٹھی مرحوم (تلمیذ رشید حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی) اور مولانا محمد حسن وغیرہ سے کب فیض کیا یہاں دو سال تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۳۱۲ھ میں آپ دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے، اس زمانہ میں دارالعلوم کے ہتم مولانا محمد منیر صاحب اور صدر مدرس شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب تھے۔ دیوبند میں درج ذیل اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ شیخ الہند مولانا محمود حسن، مولانا ظلیل احمد سہارنپوری، مولانا حکیم محمد حسن (مولانا محمود حسن کے چھوٹے بھائی)، مولانا منفع علی مرحوم وغیرہ قیام دیوبند کے زمانہ میں شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی ان کے بھائی مولانا سید احمد فیض آبادی، مولانا عبدالحق شاہجہانپوری وغیرہ۔ حضرت مفتی صاحب کے خصوصی رفقاء میں رہے، اسی طرح دورہ حدیث کے سال مولانا محمد انور شاہ کشمیری، مولانا محمد شفیع دیوبندی (شیخ الحدیث مدرسہ عبدالحق دہلی)، مولانا ضیاء الحق اور مولانا امین الدین وغیرہ آپ کے شریک درس رہے۔

### فراغت و تدریس

آپ تقریباً ۲۳ برس کی عمر میں ۱۳۱۵ھ میں دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہو کر وطن مالوف واپس آ گئے۔ وہاں آپ کے استاذ و مربی اول مولانا عبیدالحق خان صاحب مدرسہ اعزازیہ میں مبتدیین کے غلبہ سے دلبرداشتہ ہو کر ۱۳۱۴ھ میں مدرسہ عین العلم کی بنیاد ڈال چکے تھے، جب آپ شاہجہانپور پہنچے تو انہوں نے آپ کو اپنے مدرسہ میں درس مقرر کیا حضرت مفتی صاحب مدرسہ عین العلم کے تمام انتظامی امور بحسن و خوبی انجام دیتے رہے۔ اگرچہ مدرسہ کی مالی حالت روز بروز خراب ہوتی رہی اور اساتذہ کی تنخواہ میں بجائے ترقی، تنزل آتا گیا، لیکن آپ دب کے مال و متاع سے تمام تر استغناء کے ساتھ اپنے استاذ مولانا عبیدالحق خان صاحب کی وفات بتاریخ رمضان المبارک ۱۳۲۱ھ تک تقریباً پانچ سال پورے انہماک و اخلاص کے ساتھ مسند تدریس پر رونق افروز رہے مدرسہ عین العلم میں آپ سے مستفید ہونے والوں میں مولانا حافظ اعجاز علی (استاذ ادب و فقہ دارالعلوم دیوبند) اور مفتی مہدی حسن (مفتی دارالعلوم دیوبند) سرفہرست ہیں۔

اسی زمانہ میں آپ کے رفیق خاص مولانا امین الدین نے دہلی میں مدرسہ امینینہ کے نام سے ایک درسگاہ قائم کی جس کے صدر مدرس مولانا انور شاہ کشمیری مقرر ہوئے تھے لیکن کچھ خانگی وجوہات اور والد محترم کے اصرار پر آپ کو وطن واپس جانا پڑا۔ ان کے جانے کے بعد مولانا امین الدین کے ایماء پر حضرت مفتی صاحب مدرسہ امینینہ دہلی تشریف لا کر مسند تدریس پر متمکن ہوئے۔ رمضان المبارک ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۹۴۰ء میں مولانا امین الدین انتقال ہوا۔ انہی دنوں حضرت شیخ الہند مالٹا سے رہا ہو کر ہندوستان تشریف لے آئے تھے انہوں نے اپنی موجودگی میں ۹ شوال ۱۳۲۸ھ میں ایک بڑے جلسے کے حضور آپ کو مدرسہ کا مہتمم بتایا۔

اسی طرح مدرسہ عالیہ فتح پور کے اہتمام کی ذمہ داری بھی آپ کو تفویض کی گئی، جس کے بعد مدرسہ نے حیرت انگیز ترقی کی اور اس کا تعلیمی معیار اس قدر بلند ہوا کہ مولوی فاضل کے امتحان میں اس مدرسہ کے طلبہ ہر سال اول درجہ پر کامیاب ہوتے اور پنجاب یونیورسٹی سے تمغہ حاصل کرتے۔

### خانگی زندگی

آپ کی پہلی شادی مدرسہ عین العلم کی تدریس کے دوران ہوئی، اس زوجہ سے ایک لڑکا و ایک لڑکی تولید ہوئے، لیکن بچپن ہی میں فوت ہو گئے، کچھ عرصہ بعد رفیقہ حیات بھی داغ مفارقت دے گئی۔ بعد ازاں دوسرا عقد آپ نے جناب شرف الدین کی صاحبزادی سے کیا، ان سے سات اولادیں ہوئیں (جن میں دو لڑکے و دو لڑکیاں بقیہ حیات رہیں)۔

دہلی میں مدرسہ امینیہ کی تدریس کے ساتھ آپ انجمن ہدایت الاسلام کے دفتر میں بطور محاسب کام کرتے رہے، لیکن کچھ عرصہ بعد آپ نے محض اس وجہ سے ملازمت کو خیر باد کہا کہ بعض غلط و ناجائز حسابات آپ کو لکھتے پڑتے تھے جس کی آپ کی دینی سمیت روادار نہ تھی۔ بعد ازیں ۱۳۲۲ھ میں حافظ زاہد حسن امر وہوی کی شرکت میں کتابوں کی تجارت شروع کی، لیکن یہ شرکت بھی زیادہ دن نہ چلی۔ پھر مولوی عبدالغنی دہلوی کے ساتھ شرکت کی، جس کے نتیجہ میں کتب خانہ جمیعہ قائم ہوا۔ یہ کتب خانہ آپ کی وفات اور اس کے بعد تک قائم رہا۔

### دینی خدمات

حضرت مفتی صاحبؒ نے اپنی حیات مستعار اسلام اور اہل اسلام کے لئے وقف کر لی تھی، تشنگان علوم شرعیہ کی سیرابی اور اسلام و مسلمانوں کی خدمت کے لئے آپ نے اپنا عیش و آرام تہہ و تاب دیا، اور اسی کو اپنا مطمح نظر اور ہدف زندگی قرار دیا۔ اسی کے ساتھ آپ نے اپنے فقہی خداداد ذوق کے ذریعے اسلام کی جو خدمت انجام دی وہ راقی دنیا تک یاد رہے گی مدرسہ عین العلم کی تدریس کے دوران ہی آپ نے فتویٰ نویسی کا شغل جاری فرما دیا تھا۔ سب سے پہلا فتویٰ جو بہت مدلل و مبسوط تھا اس کو شاہجہانپور کے تمام علماء اور خاص کر آپ کے استاذ مولانا عبیدالحق صاحب نے بہت سراہا۔ دہلی منتقل ہونے کے بعد دہلی کی تمام عدالتوں میں آپ کے فتویٰ کو معتبر سمجھا جانے لگا، اور آپ کی صاف و واضح تحریر سے عدالتوں کو کافی آسانی ہو گئی۔

خود فرماتے تھے کہ حصول تعلیم کے زمانہ میں، میں نے اگرچہ بہت کم محنت کی، مگر افتاء کے معاملہ میں بڑی احتیاط و حزم سے کام لیا کرتا تھا۔

### فرق باطلہ کا تعاقب

حضرت مفتی صاحب اسلام بالخصوص دیوبندی مکتبہ فکر کے عظیم ترجمان تھے، اسلامی عقائد کا دفاع اور مسلمانوں کو فرق باطلہ کے مکر و خداع سے بچانا نہ صرف آپ کا نصب العین بلکہ مقصد حیات تھا۔ تحریک خلافت کے

خاتمہ کے بعد ۱۹۲۲ء میں جب سوامی شرمدھانند نے شدمہی کی تحریک شروع کی اور ہزاروں مسلمانوں کو مرتد بنایا تو آپ نے بحیثیت صدر جمعیت علماء ہند اس کی روک تھام کے لئے کوششیں شروع کیں، تبلیغی وفد بھیجے گئے اور جلے جلوس کے ذریعے رائے عامہ کو منظم و یار کیا گیا، آپ نے اس پر اکتفا نہیں کیا بلکہ خود بھی ایک وفد لے کر بمقام ابھینر پہنچے اور وہاں کے مسلمانوں کو مرتد ہونے سے بچایا۔

### رد عیسائیت

شدمہی تحریک کی طرح آپ نے دوسری باطل تحریکوں اور فتنوں کی سرکوبی میں بھی کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھا، عیسائی مشنریاں جو حکومت کی سرپرستی میں پورے ملک خاص کر مسلمانوں کو مرتد بنانا چاہتی تھیں، حضرت مفتی صاحب نے ان کا مقابلہ کر کے نہ صرف پسپائی پر مجبور کیا بلکہ انہیں ملک بدر ہونا پڑا، درمیان العلم میں آپ درس و تدریس کے ساتھ عیسائیوں سے مناظرہ کرنے سے بھی نہ چوکتے تھے، مولانا اعجاز علی اس زمانے نے ایک مناظرہ کا حال اس طرح بیان فرماتے ہیں:

”میں حضرت مفتی صاحب سے شاہجہانپور میں سکندر نامہ پڑھتا تھا کہ معلوم ہوا کہ بڑی منڈی میں عیسائیوں نے اسام اور اعلیٰ اسلام کے خلاف بغوات بکنا شروع کر دیا ہے، حضرت مفتی اعظمؒ اپنے ایک شاگرد کو لے کر جمع میں جا گئے اور ان بد زبانوں پر اعتراضات شروع کر دیے، اول تو وہ یہ سمجھے کہ کوئی ناواقف بول رہا ہے۔ مگر اعتراضات کی اہمیت نے بتایا کہ معترض کوئی معمولی آدمی نہیں تو مناظرہ سے انکار کر کے گانا شروع کر دیا۔ حضرتؒ نے تقریباً دس قدم کے فاصلہ پر کھڑے ہو کر ان اعتراضات کا جواب دیا اور ان کے مسلمات ہی سے ان پر اعتراضات شروع کر دیئے۔ ہفتہ تک یہ سلسلہ چلتا رہا پھر ختم ہو گیا اور اس طرح ختم ہوا کہ عیسائیوں کی تقریر میں بجز میرے (کہ میں یادداشت مرتب کرنے کی غرض سے جایا کرتا تھا) سوا کوئی ایک شخص بھی ان کے پاس نہ جایا کرتا تھا“

انگریزی سامراج نے برصغیر میں اپنی حکومت کی زندگی بڑھانے اور عیسائیت کی نشر و اشاعت کے لئے ان تحریکوں ہی کا سہارا نہیں لیا بلکہ بعض ایسے قانونی اقدامات بھی کئے جو اس کی پالیسی میں مددگار ثابت ہو سکتے تھے۔ ساردا ایکٹ ۱۹۲۹ء مخلوط شادیوں کا ایکٹ ایسے قانون مثال میں پیش کئے جاسکتے ہیں، حضرت مفتی اعظمؒ نے اس قانون کی مخالفت اور مسلمانوں کے دین و ایمان کے تحفظ کے لئے ۱۹۲۹ء میں ”مجلس تحفظ ناموس شریعت“ کے نام سے ایک تنظیم قائم کی اور عام ایجنیشن اور قانون شکنی کا اعلان کیا، خود بھی اس قانون شکنی میں شریک ہوئے۔ ”ساردا بل“ پر آپ کی معرکہ آرا، تنقید کو اہل علم حلقوں میں زبردست پذیرائی حاصل ہوئی اور آپ کی یہ تحریک پورے طور کامیاب ہوئی۔

### رد قادیانیت

آپ قادیانیوں کا تعاقب کر کے ان کے حقیقی چہرہ کو دنیا کے سامنے پیش کرنے اور ان کے بے بنیاد مذہب

کی حقیقت اور پس پردہ کارفرما عناصر کے مقاصد کو مسلمانوں پر واضح کرنے میں بھی پیش پیش رہے۔ چنانچہ شاہجہانپور میں ایک تاجر حاجی عبدالقدیر، حافظ سید علی اور حافظ مختار احمد کے ذریعے فقہ قادیانیت نے ہاتھ پیر پھیلانے شروع کئے تو مولوی محمد اکرام اللہ خان مرحوم نے ان کے رد میں مضامین لکھے، حضرت مفتی صاحب نے اس کو ناکافی سمجھ کر خود ایک رسالہ ”البرہان“ جاری کیا جس کے مدیر آپ خود تھے۔ اس کا پہلا شمارہ شعبان ۱۳۳۱ھ میں شائع ہوا اور غالباً اس وقت تک جاری رہا جب تک کہ آپ نے دہلی میں اقامت طے نہ فرمائی۔ اس رسالے میں قادیانیوں کے عقائد باطلہ کی زبردست تردید ہوتی تھی۔

### فتویٰ نویسی

پہلے بتایا جا چکا کہ مفتی صاحب نے شاہجہان پور کے زمانے سے ہی فتویٰ نویسی کا کام شروع فرمایا تھا اور یہ سلسلہ دہلی میں بھی جاری رہا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تقریباً پچاس سال کے عرصے میں آپ نے لاکھوں فتاویٰ کے جوابات دیئے اس طرح آپ کے فتاویٰ کا عظیم الشان ذخیرہ، جزیات فقہ اسلامی کا لازوال خزانہ اور فقہ اسلامی میں بیش بہا اضافہ ہے۔

فتویٰ نویسی کیلئے آپ ہر وقت مصروف رہتے، عام طور پر تدریس سے فارغ ہونے کے بعد دوپہر کے کھانے سے پہلے ضروری مسائل کے جوابات تحریر فرمایا کرتے، لیکن اگر کوئی وقت مقررہ سے پہلے بھی آتا تو اسی وقت اپنا کام چھوڑ کر پہلے جواب تحریر فرما کر مسائل کو رخصت فرماتے، ایسا بھی ہوا کہ آپ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ کوئی مسئلہ دریافت کرنے آیا تو آپ کھانا چھوڑ کر فتویٰ نویسی میں مشغول ہو گئے، کوئی اگر بازار میں مسئلہ آپ کے پاس آتا تو وہیں کسی کو نے میں بیٹھ کر جواب تحریر فرماتے، آپ کے جوابات پر تمام علماء اور آپ کے اساتذہ کو کامل اعتماد تھا، چنانچہ جب انگریزوں سے ترک مولات کے زمانے میں لوگوں نے حضرت شیخ الہندؒ سے فتویٰ طلب کیا تو آپ نے اس مسئلہ میں فتویٰ دینے کے لئے جن تین حضرات کے نام تجویز کئے ان میں حضرت مفتی صاحب کا نام گرامی سرفہرست تھا، حضرت مفتی صاحب کے فتاویٰ کی یہ خصوصیت تھی کہ نہایت مختصر مگر مدلل اور عبارت واضح ہوتی کہ ہر ایک اس کو سمجھ سکے، اسی وجہ سے آپ کے فتاویٰ علماء، عوام اور عدالتوں میں یکساں مشہور اور مقبول تھے۔

### تصانیف

حضرت مفتی صاحب کے اوقات بہت مصروف رہتے، تدریسی اور سیاسی سرگرمیاں، فتویٰ نویسی کا کام، مختلف اداروں کی سرپرستی کی وجہ سے ہر وقت مشاغل میں گھرے رہتے، مابین ہمہ تصنیف و تالیف کے لئے وقت نکالنا بہت مشکل تھا، لیکن اس کے باوجود آپ نے اس میدان کو بھی خالی نہ چھوڑا۔ آپ کی مشہور و معروف تالیف ”تعلیم الاسلام“ ہے جو آپ نے بچوں کے لئے سوال و جواب کی شکل میں تحریر فرمائی مگر حقیقت یہ ہے کہ بڑے بھی اس سے بے نیاز نہیں رہ سکتے۔

یہ کتاب نہایت ضروری اسلامی عقائد اور اعمال پر مشتمل اور پاک و ہند کے اسلامی مدارس میں داخل نصاب

ہے۔ اس کے کئی زبانوں میں ترجمے بھی ہو چکے ہیں۔ اور آج تک لاکھوں کی تعداد میں اس کے نسخے مفید عام و خاص ہو رہے ہیں۔

آپ کے جمع شدہ فتاویٰ بھی دنیا کے تصنیف و تالیف کے آسمان کا روشن ستارہ ہیں اس کے علاوہ آپ نے اپنے استاد حضرت شیخ الہند کے حالات پر مشتمل ایک رسالہ تحریر فرمایا:

دوسرا رسالہ ”مسلمانوں کے مذہبی و قومی اغراض کی حفاظت کے عنوان سے ۱۹۱۷ء میں شائع ہوا اس طرح مختلف مجلات میں خصوصاً ماہنامہ ”البرہان“ میں شائع شدہ آپ کے مضامین و مقالات اور خطبات و مکتوبات کا بہت بڑا ذخیرہ بھی موجود ہے۔

### سیاسی خدمات

چمنستان قائم و رشید سے حضرت مفتی صاحب صرف درس و تدریس اور علوم دینیہ کے چند پھول لے کر نہیں نکلے تھے، بلکہ آپ بہت بہترین مدرس اور بے مثال مفتی ہونے کے علاوہ بحر سیاست کے تجربہ کار شنار اور اس کے طوفانوں اور طغیانوں سے نہرو آزار ہونے کا تجربہ کامل رکھتے تھے۔

حضرت شیخ الہند کا وہ تاریخی جملہ آج بھی مسلم ہے:

”جب آپ کے کسی شاگرد نے ہر سیاسی مسئلہ کے بارے میں مفتی صاحب سے مشورہ کرنے کی وجہ پوچھی تو

آپ نے فرمایا، بیشک تم لوگ سیاست داں ہو لیکن مولوی کفایت اللہ کا دماغ سیاست ساز ہے۔“

حضرت شیخ الہند کی گرفتاری کے بعد ہندوستان کی سیاست کا رخ بدلنا شروع ہوا۔

جب کانگریس اور مسلم لیگ کا سمجھوتہ ”بیناق لکھنؤ“ کے نام سے شائع ہوا تو جماعت علماء میں سے سب سے پہلے حضرت مفتی صاحب کی نگاہ دور اندیش نے اس کی خامیوں اور مضمرات کا اندازہ لگایا اور مسلمانوں کو اس سے آگاہ کیا جس کے بعد ہندوستان کے مسلمانوں نے اس سمجھوتہ کو ناقابل قبول گردانا علماء یہ خطرہ محسوس کر رہے تھے کہ اگر قومی و ملی نقطہ نظر سے مسلمانوں کو صحیح رہنمائی نہ کی گئی تو آئندہ چل کر اس سے مزید غلطیاں سرزد ہونے کا قومی امکان ہے چنانچہ ۱۹۱۹ء میں جمعیت علماء ہند کا قیام عمل میں آیا اور تمام ہندوستان کے علماء نے متفقہ طور پر آپ کو صدر منتخب کیا۔

جمعیت کا سب سے پہلا دفتر مدرسہ امینیہ دہلی میں آپ کے کمرہ میں قائم ہوا کوئی محراب اور خادم نہیں تھا، بلکہ آپ خود اور مولانا احمد سعید صاحب (ناظم اعلیٰ جمعیت علماء ہند) اپنے ہاتھوں سے تمام کام کیا کرتے تھے۔ آپ کے بلند اخلاق اور پاکیزہ کردار اور مضبوط و محکم عزم و ارادہ کا نتیجہ تھا کہ مختلف ان خیال علماء جو ہمیشہ جزدی مسائل میں الجھے رہتے تھے ایک جگہ جمع ہو کر مستقبل کے بارے میں سوچنے لگے۔

جمعیت علماء کو آپ نے اپنے ہاتھوں سے پرورش کی اور اپنی محنت و جانفشانی سے پروان چڑھایا۔

تقریباً ۲۰ برس آپ جمعیت علماء کے صدر رہے مگر تواضع و انکساری کا عالم یہ تھا کہ اس طویل عرصہ میں کبھی

سالانہ کانفرنس کی صدارت نہیں فرمائی۔

قومی کاموں میں حتی الامکان اپنی جیب سے خرچ کرتے تھے۔

جمعیت علماء کے اجلاس پشاور ۱۹۲۸ء میں آپ کے صاحبزادے آپ کے ساتھ تھے استقبالیہ کمیٹی کے بے حد اصرار کے باوجود آپ نے صاحبزادے کا سفر خرچ لینے سے یہ فرما کر انکار کیا کہ یہ صدر کا بچہ ضرور ہے مگر جمعیت کا رکن نہیں ہے اس کا سفر خرچ لینے کا مجھے کوئی حق نہیں۔

۱۹۳۰ء کی تحریک سول نافرمانی میں آپ کو بے انتہا باغیانہ اور خطرناک تقریریں کرنے کے جرم میں ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۰ء مطابق ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۹ھ کو اپنے دولت خانہ واقع کوچہ چیلان سے رات چار بجے گرفتار کیا گیا۔ چھ ماہ قید با مشقت کی سزا سنائی گئی اور اگلے کلاس دی گئی۔

کچھ دن دہلی جیل میں رہے اس کے بعد گجرات جیل میں منتقل کر دیا گیا جہاں ڈاکٹر احمد انصاری، مولانا احمد سعید دہلوی، مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی وغیرہ آپ کے ساتھ رہے۔

دوسری گول میز کانفرنس (۱۹۳۱ء) کی ناکامی کے بعد دوبارہ سول نافرمانی شروع ہو گئی اس موقع پر جمعیت علماء ہند نے سول نافرمانی کی تحریک کا سب سے پہلا ڈکٹینر مفتی صاحب کو مقرر کیا۔ اور دفعہ ۱۱۴ کی خلاف ورزی کے لئے ۱۱ مارچ ۱۹۳۲ء بروز جمعہ جمعیت علماء کی طرف سے جلسہ و جلوس کا اعلان کیا گیا۔

مفتی صاحب جب اسٹیج پر کھڑے ہو کر اپنا طوفانی بیان پڑھنا چاہتے تھے تو پولیس نے بے تحاشہ لٹھی چارج شروع کر دیا اور نیچے عوام کو بری طرح زد و کوب کیا جب عوام منتشر ہو گئے تو آپ کو گرفتار کر کے ذیل بھیج دیا گیا جیل میں عدالت قائم کی گئی اور آپ کو اٹھارہ ماہ قید با مشقت کی سزا دی گئی پھر آپ کو نینو سنٹرل جیل ملتان میں رکھا گیا۔ وہاں مولانا احمد سعید دہلوی، مولانا حبیب الرحمن، مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری، ڈاکٹر انصاری وغیرہ ساتھ تھے جیل اور قید و بند کی صعوبتیں بھی آپ کے راستہ میں رکاوٹ نہ بن سکی چنانچہ آپ نے جیل ہی میں ایک طرف سے تعلیم و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا چنانچہ مولانا احمد سعید دہلوی لکھتے ہیں کہ فتح الہاری شرح بخاری کا آخری پارہ میں نے حضرت مفتی صاحب سے گجرات جیل میں سراجی اور دیوان حماسہ ملتان جیل میں پڑھا اور دوسری طرف جیل میں موجود ہندوستان کے چند حضرات سے سیاسی گفتگو اور آئندہ کار و گرام طے فرمایا۔

مولانا احمد سعید مزید لکھتے ہیں کہ قیدیوں کے پھٹے ہوئے کپڑے عام طور پر مفتی صاحب سیا کرتے تھے اور قیدیوں سے کام لینے کو جائز نہیں سمجھتے تھے، فرمایا کرتے تھے کہ یہ لوگ بھی ہماری طرح کے قیدی ہیں ان سے ہم خدمت کس طرح لے سکتے ہیں۔

مؤتمر جاز

جب سلطان ابن سعود نے حجاز مقدس میں شریف مدہ کی حکومت ختم کر دی تو دنیا اسلام کا ایک نمائندہ اجتماع منعقد کرنے کی تجویز پیش ہوئی اسی کے مطابق ایک مؤتمر عالم اسلامی مورخہ ۲۶ ذی القعدہ ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۹۲۶ء کو

شریف عدنان کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں عام اسلامی مسئلہ کے منتخب وفد شریک ہوئے جمعیت علماء ہند کی طرف سے جو وفد بھیجا گیا اس کے صدر حضرت مفتی صاحب تھے اس عظیم الشان بین الاقوامی کانفرنس میں ہند، مصر، فلسطین، جاوا، ہیروت، شام، سوڈان، نجد، حجاز، روس، ترکمانستان، افغانستان اور دیگر ممالک کے وفد نے شرکت کی، مؤتمر عالم اسلامی کی سبکدوشی میں چھ افراد کو شامل کیا گیا جن میں حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب بھی شامل تھے۔ حضرت مفتی صاحب نے مؤتمر اسلامی میں مرکزی کردار کے ساتھ کام کیا آپ نے حجاز کے علماء اور خود سلطان ابن سعود، سر زمین حجاز کے انتظامی امور کے متعلق کئی اصلاحی تجاویز منظور کرائیں آپ نے حجاز میں تمام مذہب فقہیہ اور وفد کے آزادی خیال و عمل کا مطالبہ کیا اور حجاز میں برہہ فروشی کے غیر شرعی رواج کے انسداد کی تجاویز پیش کیں ان کے علاوہ بعض دیگر اصلاحی، تہذیبی پیش کیوں اور اپنی خداداد قوت استدلال سے منظور کرائیں۔

### مصر کی مؤتمر فلسطین

جب برطانیہ نے فلسطین کو تقسیم کیا اور ایک حصہ میں یہودیوں کی حکومت قائم کر دی تو فلسطین کے عربوں میں سخت بے چینی اور اضطراب پیدا ہو گیا اس لئے انہوں نے برطانیہ کے خلاف سخت تحریک چلائی جسے حکومت برطانیہ نے تشدد آمیز انداز میں ختم کرنے کی کوشش کی حضرت مفتی صاحب نے جمعیت علماء ہند کے زیر نگرانی مجلس تحفظ فلسطین قائم کی اور فلسطین کے مظلوموں کے لئے چندہ جمع کیا تقسیم فلسطین کے خلاف ۲۶ اگست ۱۹۳۸ء کو یوم فلسطین منایا گیا اس کے بعد قاہرہ میں عالم اسلام کی نمائندہ ایک کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز پیش ہوئی اور مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو قاہرہ میں: نائب علی علویہ پاشا کی صدارت میں یہ مؤتمر فلسطین منعقد ہوئی جس میں عالم اسلام کے اقریباً ساڑھے تین ہزار نمائندے شریک ہوئے۔ جمعیت علماء ہند کی طرف سے جو وفد بھیجا گیا اس کے صدر حضرت مفتی صاحب تھے قاہرہ پہنچنے پر حضرت مفتی صاحب کا بہت شاندار اور مثالی استقبال کیا گیا مفتی اکبر زندہ باد ہندی وفد زندہ باد کے نعرے شگاف نعروں کے ساتھ ایک عظیم الشان جلوس کی شکل میں آپ کو قیام گاہ تک لے جایا گیا۔ ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو شام کے پانچ بجے مؤتمر شروع ہوئی اسے بڑے اجلاس میں یہ شرف آپ کے حصے میں آیا کہ صدر کے دائیں جانب کی کرسی آپ کے لئے مخصوص کی گئی سبکدوشی میں آپ کا نام سب سے پہلے رکھا گیا لیکن حضرت مفتی صاحب کی بیماری جو دوران سفر شروع ہوئی مصر پہنچ کر شدت اختیار کر گئی اور آپ شدید بیماری میں مبتلا رہے اس لئے خود مؤتمر میں شریک نہ ہو سکے اس لئے مولانا عبدالحق مدنی نے مؤتمر میں آپ کا بیان پڑھا اور آپ کی نمائندگی کی۔

جاوہر جمال سے لوح خاک تک، حضرت مفتی صاحب نے اپنی زندگی خدمت دین اور مذہب و وطن کی آزادی کے لئے وقف فرمائی تھی تاکہ اہل اسلام اس خطرہ میں سے نکل سکیں اور اطمینان کے ساتھ تمام احکام شرعیہ کے مطابق زندگی بسر کر سکیں، لیکن یہ مجاہدین ملت اور شہیدان وطن کا خواب تھا جو آزادی کے بعد بھی پورا نہ ہوا اپنی

زندگی میں انہوں نے حصول مقصود کے لئے بڑی بڑی کھٹن منزلیں طے میں بڑی بڑی آفتیں جھیلیں، لیکن اس دنیائے کون و فساد سے کوچ کرنے سے پہلے خود اپنی آنکھوں سے اپنی آرزوؤں کا خون ہوتے ہوئے بھی دیکھ گئے یہ جگر کا سوردہ اپنے ساتھ لے گئے زندگی میں اس کو پتہ ہوئے کسی نے نہ دیکھا آپ تقریباً دس برس سے گوشہ نشین اور ہر قسم کی سیاسی سرگرمی سے دستبردار ہو گئے تھے والدہ باد کے ہند اخبار "امرت پتریکا" نے جب رحمۃ للعالمین کی شان میں گستاخی کی اور اس کے خلاف احتجاج کے طور پر ۱۳ اگست ۱۹۵۲ء کو جامع مبد شاہ جہانی کے سامنے جمعیت علماء کے اہتمام سے بہت بڑا عظیم الشان جلسہ ہوا اس کی صدارت آپ نے ہی فرمائی یہ دس برس گوشہ نشینی کے بعد پہلی اور آخری صدارت تھی اسی وقت سے آپ کی صحت گرنے لگی آپ ہر وقت اداس اور طول رہنے لگے ایک دن آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ ہم کو اپنی زندگی میں کیا کیا دیکھنا تھا کسی کو کیا خبر تھی کہ ملت اسلامیہ کے اس بوڑھے سپاہ سالار کے دل پر کیا گزر رہی ہے آجی صدی دینی و سیاسی جدوجہد میں گزار کر بوڑھا شہسوار زمانہ کی ناسازگاری سے تھک چکا تھا اب اسکو نیند و آرام کی ضرورت تھی۔

### وفات

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت کا ایک جھونکا آیا اور ۳۱ ربیع الثانی ۱۳۷۲ھ مطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۵۲ء رات کو ساڑھے دس بجے اور نئے عیسوی سال کی آمد سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے اس بیکر اخلاص و وفا کو ابدی نیند آگئی۔

خدا رمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

تلم جنوری ۱۹۵۲ء ستر کروڑ مسلمانوں کے مذہبی پیشوا کی خبر وفات جو نبی شہر میں پھیلی ہر طرف سناٹا چھا گیا شہر کے تمام مسلم علاقوں میں کاروبار بند ہو گئے نماز فجر کے بعد ہی مفتی صاحب کے مکان کے باہر لوگوں کا ہجوم ہو گیا سات بجے زیارت کے لئے چہرہ مبارک سے کفن ہٹا دیا گیا اور لوگ تقریباً پانچ گھنٹے تک مسلسل قطار لگا کر زیارت کرتے گئے یہ طے کیا گیا کہ شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی نماز جنازہ پڑھائیں گے مگر وہ وقت پر دھلی نہ پہنچ سکے اس لئے حضرت مولانا احمد سعید صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں ایک لاکھ آدمی شریک ہوئے اس کے بعد جنازہ "مہرولی" لکایا گیا اس وقت شیخ الاسلام مولانا مدنی، مولانا قاری محمد طیب، حضرت مولانا اعجاز علی اور حضرت مولانا امیر اہم صاحب بلیاوی بھی پہنچ گئے اور آخری دیدار کے لئے تشریف لائے اس کے بعد مولانا احمد سعید اور مولوی حفیظ الرحمن و احف نے (حضرت مولانا کے بڑے صاحبزادے) قبر میں اتر کر میت کو کندہ میں رکھا تقریباً مغرب کے وقت ہزاروں انسان اپنی اس جلیل القدر اور گراں مایہ دولت کو سپرد خاک کر کے واپس ہوئے۔

ہو گیا گل آہ دلی کا چراغ

۱۳۷۲ھ

کے جملہ سے نکلتی ہے تاریخ وفات اور یہی مادہ تاریخ لوگ مزار پر مرقوم ہے۔



## مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين حمد الشاكرين، والصلاة والسلام على سيدنا محمد و  
على آله وصحبه وتابعيهم باحسان الى يوم الدين.

ابالبعث:

## فتویٰ کی لغوی تعریف

لفظ ”فتویٰ“ فاء کے فتنہ کیساتھ بھی منقول ہے اور فاء کے ضم کے ساتھ بھی لیکن صحیح فاء کے فتنہ کے ساتھ ہے جس کے معنی ہیں: کسی بھی سوال کا جواب دینا، چاہے وہ کوئی شرعی سوال ہو یا غیر شرعی۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔

”يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَايَا تَعْبُرُونَ“ (سورہ یوسف ۱۲)

ترجمہ ”اے دربارہ البغیر کہو مجھ سے میرے خواب کی اگر ہوتی خواب کی تفسیر بتانے والے۔

”يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي مَبِيعَ بَقَرَاتِ بَسْمَانَ“ (سورہ یوسف ۱۲)

”اے یوسف! اے بچے! حکم دے ہم کو اس خواب میں سات گائیں موٹی۔

”قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ“ (سورہ یوسف ۱۲)

”فیصل ہوا وہ کام جس کی تحقیق تم چاہتے تھے۔

”يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي أَمْرِي“ (سورہ النمل ۲۷)

اے دربارہ المشورہ! مجھ کو میرے کام میں۔

مذکورہ بالا آیتوں میں لفظ فتویٰ مطلق جواب حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے کوئی شرعی حکم دریافت کرنے کے لئے نہیں۔

لیکن بعد میں لفظ ”فتویٰ“ شرعی حکم معلوم کرنے کے لئے خاص کیا گیا یعنی شرعی مسئلہ پوچھنے کو فتویٰ کہا گیا اور قرآن کریم میں بھی اسی معنی کے لئے استعمال کیا گیا، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

”وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ“ (سورہ النساء ۴)

اور تجھ سے رخصت مانتے ہیں عورتوں کے نکاح کی کہہ دو اللہ تم کو اجازت دیتا ہے۔

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ (سورہ النساء ۴)

حکم پوچھتے ہیں تجھ سے سو کہہ دو اللہ حکم بتاتا ہے تم کو کھالہ کا۔

احادیث مبارکہ میں بھی لفظ ”فتویٰ“ شرعی حکم معلوم کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے، جیسا کہ حدیث

شریف میں ہے

”اجروکم علی الفتیاء اجروکم علی النار“

(اخرجه الدارمی فی سننہ : ۱۵۷/۱)

”الائم ما حاک فی صلوٰۃ وان افتاک الناس وافتوک“

اصطلاحی تعریف:

الاخبار بحکم اللہ تعالیٰ عن مسئلۃ دینیۃ بمقتضی الادلۃ الشرعیۃ لمن سائل عنه  
فی امرنازل علی جہۃ العموم والشمول لاعلی وجہ الانزام۔ (المصباح ص ۱۶)

## فتویٰ کا تاریخی پس منظر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں فتویٰ

رسالت کے زمانہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود مفتی القلین تھے اور منصب افتاء پر فائز تھے، وحی کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتویٰ دیا کرتے تھے، اور آپ کے فتاویٰ جو امع الکلم تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ فتاویٰ (یعنی احادیث) اسلام کا دوسرا ماخذ ہیں، ہر مسلمان کے لئے ان پر عمل کرنا ضروری ہے اور سرسرموکی کو انحراف کرنے کی گنجائش نہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ (الحشر ۵۹:۷)

ترجمہ: رسول تم کو جو کچھ دے دیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز سے تم کو روک دیں تم رک جایا کرو۔

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ

ترجمہ: پھر اگر کسی امر میں باہم اختلاف کرنے لگو تو اس امر کو اللہ اور رسول کے حوالہ کر دیا کرو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد زریں میں کوئی دوسرا فتویٰ دینے والا نہیں تھا، ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی صحابی کو دوسرا رازدراعاتوں کے لئے کبھی کبھی مفتی بنا کر بھیج دیتے تو وہ منصب قضا و افتاء پر فائز ہوتے اور لوگوں کی صحیح رہنمائی فرماتے جیسے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کی طرف قاضی بنا کر روانہ فرمایا اور آپ ﷺ نے ان کو قرآن، حدیث اور قیاس و اجتہاد کے ذریعے سے فتویٰ دینے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فتاویٰ کے ذریعے سے مسلمانوں کی ہر چیز میں یعنی عبادات میں معاملات، اخلاقیات و آداب، معاشرت سب چیزوں میں صحیح رہنمائی فرمائی، ہر بات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فتاویٰ و ارشادات موجود ہیں اور مسلمانوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔

صحابہ کرام کے دور میں فتویٰ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دارفانی سے رخصت ہونے کے بعد فتویٰ کے کام اور ذمہ داری کو صحابہ کرام نے سنبھالا اور احسن طریقے سے انجام دیا، حضرات صحابہ کرام میں سے جو فتویٰ دیا کرتے تھے ان کی تعداد

ایک سو تیس سے کچھ زائد تھی، جن میں مرد بھی شامل ہیں اور عورتیں بھی۔

البتہ زیادہ فتویٰ دینے والے سات تھے جن کے نام یہ ہیں:

حضرت عمر بن الخطاب، حضرت علی بن ابی طالب، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عائشہ، حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

ان کے علاوہ صحابہ کرام جو ان سے لم فتویٰ دیا کرتے تھے ان کی تعداد بھی بہت ہے ان میں سے چند کے نام درج ذیل ہے:

حضرت ابوبکر صدیق، حضرت ام سلمہ، حضرت انس بن مالک، حضرت ابوسعید خدری، حضرت عثمان بن عفان، حضرت ابو ہریرہ، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سلمان فارسی، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت معاذ بن جبل، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت عمران بن حصین، حضرت ابوبکرہ، حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

### تابعین کے دور میں فتویٰ

تعلیم و تربیت اور فتویٰ کی کاسلسلہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے بعد کہیں جا کر رکا نہیں، بلکہ اس ذمہ داری کو حضرات صحابہ کرام کے شاگردوں نے احسن طریقے سے سنبھالا اور دل و جان سے اس کی حفاظت کر کے آنے والی نسل تک کما حقہ پہنچایا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور مبارک میں بفضل خداوندی بہت فتوحات حاصل ہوئیں، اس وجہ سے حضرات تابعین مختلف بلاد اسلامیہ میں دین تین کی خدمت سرانجام دے رہے تھے۔

اکثر بلاد اسلامیہ میں ایسے لوگ مقرر تھے جو لوگوں کی رہنمائی کرتے، مدینہ منورہ میں حضرت سعید بن المسیب، ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف، حضرت عروہ بن الزبیر، حضرت عبید اللہ، حضرت قاسم بن محمد، حضرت سلیمان بن یسار اور حضرت خارجہ بن زید، انہی کو فقہاء و سجدہ بھی کہا جاتا ہے۔

بعض حضرات نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن کی جگہ ابوبکر بن الحارث بن ہشام کا ذکر کیا ہے ان کے اسماء کو کسی شاعر نے شعر میں جمع کیا ہے:

”الا کل من لا یقتدی بانمۃ، فقصنہ ضیزی عن الحق خارجہ

فخذہم عبید اللہ عروہ قاسم، سعید ابوبکر سلیمان خارجہ“

مکہ مکرمہ میں عطاء بن ابی رباح، علی بن ابی طلحہ اور عبدالملک بن جریج یہ کام کیا کرتے تھے۔

کوفہ میں ابراہیم ثقفی، ابن ابی سلیمان عامر بن شراحیل، شعبی، علقمہ، سعید اور مرہ ہمدانی، بصرہ میں حضرت حسن بصری، یمن میں طاووس بن کیسان اور شام میں حضرت کھول، ابواوریس الخولانی، شراحیل بن اسطہ عبداللہ بن ابی

زکریا الخزاز، قبیصہ بن ابی ذؤیب الخزاز، عبد بن امیہ، سلیمان بن الحلیب الحارثی، حارث بن عمیر التریبیدی، خالد بن معدان، عبد الرحمن بن غنم الاشعری، جبیر بن نفیر، عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر، عمر بن عبد العزیز اور جاء بن حیوة اس کام میں مصروف تھے۔

ان کے اکثر فتاویٰ جات، مواعظ، سنن، اور مسندات وغیرہ میں موجود ہیں۔

### امام ابو حنیفہ

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ بھی تابعین میں سے ہیں، آپ کی پیدائش کے وقت بہت صحابہ کرام کو فہم میں موجود تھے، اور وہ حضرات صحابہ کرام یہ ہیں حضرت ابن نفیل، حضرت واصلہ، حضرت عبد اللہ بن عامر، حضرت ابن ابی اوفی، حضرت عتبہ، حضرت مقداد، حضرت ابن بسر، حضرت سہل بن سعد، حضرت انس، حضرت عبد الرحمن ابن یزید، حضرت محمود بن لبید، حضرت محمود بن الربیع، حضرت ابو امامہ، حضرت ابو الطفیل، حضرت عمرو بن حریث، حضرت عمرو بن سلمہ، حضرت ابن عباس، حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہم و عنائہم جمعین۔

(رد المحتار، مقدمہ، ج ۱ ص ۱۳۹، ۱۵۰، طبع جدید بیروت)

آٹھ صحابہ کرام سے آپ نے روایت نقل کی ہے اور وہ یہ ہیں

حضرت انس، حضرت جابر، حضرت ابی اوفی، حضرت عامر، حضرت ابن انس، حضرت واصلہ، حضرت ابن جبر، حضرت عائشہ بنت عبد ربی اللہ تعالیٰ عنہا و عنہا جمعین۔

علامہ شمس الدین محمد ابوالنصر بن عرب شاہ الانصاری لکھتی نے اپنی کتاب ”جواب العقائد و رد القلائد“ میں ان صحابہ کرام کے نام کو شعر میں بیان فرمایا ہے جن سے امام صاحب نے روایت کی ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

معتقدا مذهب عظیم الشان،	ابی حنیفہ الفتی النعمان
التابعی سابق الأئمة،	بالعلم والدین سراج الامۃ
جمعان اصحاب النبی ادرکا	اثروہم قد اقفی و مسلکا
طریقہ واضعۃ المنہاج،	سالمۃ من الضلال الداجی
وقد روی عن انس و جابر،	وابن ابی اوفی کذا عن عامر
اعنی ابی الطفیل ذا ابن وائلۃ،	وابن ایس الفتی و وائلۃ
عن ابن جز قدروی الامام،	بت عجرد ہی التمام
رضی اللہ الکریم دانما،	عنہم و عن کل الصحاب العظما

(الدر المختار، مقدمہ ص ۱۵۰، ۱۵۱)

کچھ اور بھی صحابہ ہیں جن سے امام صاحب کی روایت منقول ہے اور وہ درج ذیل ہیں

حضرت سہل بن سعد، حضرت سائب بن یزید بن سعید، حضرت عبد اللہ بن بسر، حضرت محمود بن الربیع رضی

اللہ تعالیٰ عنہم۔

علامہ شامی فرماتے ہیں:

”وزاد (ای ابن الحجر الہیثمی) علی من ذکر هنا ممن روی عنهم الامام فقال: منهم سهل بن سعد ووفاته: سنة ۸۸ وقليل بعد ها، ومنهم السائب بن يزيد بن سعيد، ووفاته سنة احدى او اثنتين او اربع و تسعين، ومنهم عبد اللہ بن بسر ووفاته سنة ۹۶، ومنهم محمود بن الربیع ووفاته ۹۹“ (رد المحتار، مقدمہ، ج ۱، ص ۱۵۲)

### استنباط مسائل میں امام ابوحنیفہؒ کا طریقہ

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ استنباط مسائل میں حد درجہ احتیاط فرماتے تھے آپ زمانے کے علماء کرام کی ایک بڑی جماعت جمع کرتے اور اس جماعت میں ہر فن کے ماہر شریک ہوتے تھے جو اپنے علم و فن میں کامل دسترس رکھنے کے ساتھ خدا ترسی و فرض شناسی اور دیگر اوصاف حمیدہ کے ساتھ متصف تھے خود امام صاحب اس جماعت کے صدر کی حیثیت رکھتے، کوئی مشکل مسئلہ پیش آجاتا تو سب ملکر بحث و مباحثہ اور غور و خوض کرتے تھے، جب سب علماء کسی مسئلے پر متفق ہو جاتے تو امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف کو فرماتے کہ اس کو فلاں باب میں داخل کرو۔

”روی الامام ابو حنيفة الشيرازي عن شقيق البلخي انه كان يقول: كان الامام ابو حنيفة من اروع الناس واعبد الناس، اكرم الناس، اكثرهم احتياطاً في الدين، وابعدهم عن القول بالرأى في دين الله عز وجل، وكان لا يضيع مسألة في العلم حتى يجمع اصحابه عليها ويعقد عليها مجلساً فاذا اتفق اصحابه كلهم على موافقتها للشريعة قال لأبي يوسف أو غيره ضعها في الباب الفلاني اه كذا في الميزان للامام الشيرازي قدس سره

و نقل ط عن مسند الخوارزمي: ان الامام: اجتمع معه الف من اصحابه، أجلهم و افضلهم اربعون قد بلغوا احداً لاجتهاد فقربهم و أدانهم و قال لهم: اني النجمت هذا الفقه و اسرجته لكم فأعينوني، فان الناس قد جعلوني جسراً على الناس فان المنتهى لغيري و اللعب على ظهري فكان اذا وقعت واقعة شاورهم و ناظرهم و حاورهم و سألتهم، فيسمع ما عندهم من الاخبار و الآثار و يقول ما عنده و ناظرهم شهراً او اكثر حتى يستقر آخر الاقوال فيثبت أبو يوسف، حتى أثبت الأصول على هذا المنهاج شوري، لأنه تفرد بذلك كغيره من الائمة. اه“ (رد المحتار، مقدمہ، ج ۱، ص ۱۵۲) اور احیاء التراث بیت

### امام صاحب کے شاگرد

اللہ تبارک و تعالیٰ نے امام صاحب کو ایسے شاگرد عطا فرمائے تھے جنہوں نے شاگردی کا حق ادا کر دیا اور امام صاحب کے علوم کو دنیا کے چاروں اطراف پہنچایا ان اطراف میں امام صاحب کے علاوہ کسی دوسرے امام کے

مسک سے لوگ واقف نہیں تھے۔

## ”حسبک من مناقبہ اشہار مذہبہ“

قوله اشتہار مذہبہ ای فی عامة بلاد الاسلام، بل فی کثیر من الاقالیم والبلاد

لا یعرف الا مذہبہ کبلاد الروم والہند والسند وماور النہر و سمرقند

(رد المحتار ج ۱/۱۴۰ دار احیاء التراث العربی)

علامہ شامیؒ کی تحقیق کے مطابق ان شاگردوں کی تعداد چار ہزار ہے۔

”وروی انه نقل مذہبہ نحو من اربعة آلاف نفر“ (موالہ بالا)

## فقہ حنفی بطور قانون

خلفائے عباسیہ کے دور سے لے کر گزشتہ صدی کے شروع ہونے تک اکثر اسلامی ممالک میں فقہ حنفی قانونی

نظم میں نافذ و رائج رہی ہے۔ علامہ شامیؒ فرماتے ہیں:

فالدولة العباسية وان كان مذہبہم مذہب جدم ، فاکثر قضائہا و مشایخ اسلامہا

حنفية يظہر ذلک لمن تصفح کتب التواریخ و کان مدة ملکهم خمسة سنة تقريباً

واما السلجو قیون و بعدہم الخوارزمیون فکلہم حنفیون وقضاة ممالکهم غالباً

واما ملوک زماننا سلاطین آل عثمان ایداللہ دولتهم ما کر الجدیدان فمن تاریخ

تسمانة الی یومنا هذا لا یولون القضاء و سائرنا صہم الا للحنفية

(رد المحتار ج ۱/۱۴۱ دار احیاء التراث العربی)

اور آج اس برقعن دور میں الحمد للہ ثم الحمد للہ امارات اسلامی افغانستان میں بھی مذہب حنفی پر قانونی صورت

میں عمل ہو رہا ہے۔

## سلطنت مغلیہ کے بعد فتویٰ

سلطنت مغلیہ کے زوال اور انگریزی حکومت کے تسلط کے بعد فتویٰ کا کام مدارس دینیہ کی طرف منتقل ہو گیا

اور اب بھی یہ کام دینی مدارس ہی میں ہوتا ہے اس لئے کہ دینی مدارس ہی دین اور تعلیمات نبویہ کے آماجگاہ ہیں۔

جنگ آزادی کے بعد اسلام کے تحفظ اور فتویٰ کے کام کو حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے جانشین علماء

نے سنبھالا، ان میں اکابر علماء دیوبند حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی، حضرت مولانا غلیل احمد سہارنپوری، حضرت حکیم

الامت مولانا اشرف علی تھانوی، حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ، حضرت مولانا مفتی

محمد شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ، خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں جن کے فتاویٰ مطبوعہ شکل میں موجود ہیں۔

## فتویٰ کی اہمیت

افتاء کا منصب ایک عظیم الشان منصب ہے اس کی فضیلت و اہمیت ہر شخص پر روز روشن کی طرح عیاں ہے اور فقہاء کرام اور مفتیان عظام کی وہ جماعت جنہوں نے اپنے آپ کو استنباط احکام اور استخراج مسائل کے لئے مختص کر دیا اور حلال و حرام کو معلوم کرنے کے لئے قواعد و ضوابط مرتب کئے وہ تاریک رات میں ستاروں کے مانند ہیں اور یہی لوگ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی وارث ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

”العلماء ورثة الانبياء وان الانبياء لم يورثوا ديننا را ولا درهما واسما وورثوا العلم فمن اخذ به فقد اخذ بحظ وافر“

(ابن ماجہ فی سننہ، ابواب فی فضل العلم، ج ۱، ص ۱۶۶)

قرآن کریم میں ”اولو الامر“ کی اطاعت اور فرمانبرداری کو واجب اور ضروری قرار دیا گیا ایک تفسیر کے مطابق ”اولو الامر“ سے مراد حضرات علماء اور فقہاء ہیں۔

علامہ ابوبکر الجصاص فرماتے ہیں:

”اختلف في تأويل اولى الأمر مرفوع عن جابر بن عبد الله وابن عباس رواية

والحسن وعطاء ومجاهد انهم اولو الفقه والعلم“ (۱) کا ماثر قرآن باب فی طاعت اولی الامر ج ۲ ص ۲۱۰

اس طرح بعض آیتوں میں علماء کی اتباع اور امور شرعیہ کے معلوم کرنے میں ان کی طرف مراجعت کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

”فَاسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ“ الآية

ترجمہ: اہل ذکر سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے۔

دوسری جگہ میں ہے:

وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ الآية

ترجمہ: پیروی کر اس شخص کے راستے کی جس نے میری طرف رجوع کیا ہے۔

لہذا ہر شخص پر ضروری ہے کہ جب مسئلہ کے متعلق دینی رہنمائی مطلوب ہو تو حکم خداوندی معلوم کرنے کے لئے مفتیان کرام سے مراجعت کر لے جیسا کہ حضرات صحابہ کرام اپنے دینی مسائل میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مراجعت کیا کرتے تھے۔

امام بیضاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

وفي الآية دلالة على وجوب المراجعة الى العلماء فيما لا يعلم.

فتویٰ کے کام کی عظمت و اہمیت اس سے بھی واضح ہے یہ سنت الہی ہے اللہ تعالیٰ نے فتویٰ کی نسبت اپنی طرف بھی کی ہے چنانچہ ”کلالہ“ کے متعلق امت کے استفتاء کے جواب میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں:

”يَسْتَفْتُونَكَ، قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ“ الآية

اور عورتوں کے متعلق سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں۔

”يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ“ الآية

یہ کام امام ائمہ، محبوب رب العالمین، خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی زندگی بھر کیا اور پیشتر فتاویٰ صادر فرمائے، کتب احادیث آپ ﷺ کے فتاویٰ سے بھری پڑی ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

”وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ“ الآية

ترجمہ: اور آپ ﷺ کو تم پر نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کے سامنے اس تعلیم کی تشریح و توضیح کرتے جاؤ جو ان کے لئے اتاری گئی ہے اور تاکہ لوگ (خود بھی) غور و فکر کریں۔

اسی اہمیت و عظمت کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ امت کا ایک طبقہ قرآن و سنت اور تفقہ فی الدین میں مہارت حاصل کر کے امت کے باقی طبقات کی راہنمائی کے فرائض انجام دے اور آیت قرآن کریم:

”قُلُوا لَا نَعْرِمُ كُلَّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لَيَسْتَفْتَهُوا فِي الدِّينِ“ الآية کا تقاضا بھی ہے۔

### مفتی کا مقام

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مقام مفتی پر طویل اور مفصل بحث فرمائی ہے اور اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مفتی امت میں افتاء تعلیم اور تبلیغ کے اعتبار سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم مقام ہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

”المفتی قائم في الأمة مقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم، والدلیل علی ذلك امور:

احدها: النقل الشرعی فی الحديث: أن العلماء ورثة الأنبياء وبعث النبی صلی اللہ

عليه وسلم نذیراً. بقوله تعالى: ”فلولا نفر من كل فرقة“

والثاني: أنه نائب في تبليغ الأحكام.

والثالث: ان المفتی شارع من وجه لأن ما يبلغه من الشريعة اما منقول عن صاحبها

واما مستنبط من المنقول، فالاول يكون فيه مبلغا، والثاني يكون فيه شارعا من

وجه، فهو من هذا الوجه واجب اتباعه والعمل علی وفق ما قاله، وهذه هي الخلافة

علی التحقيق، وقد جاء فی الحديث: ان من قرأ القرآن فقد استند رجوت النبوة بين

جنبيه.

وعلى الجملة فالمفتی مخبر عن الله تعالیٰ كالنبي وناخذ امره في الأمة بمنشور

الخلافة كالنبي والذاشموا ”اولی الامر“ وقرنت طاعتهم طاعة الله وطاعة الرسول

فی قوله تعالیٰ: يا ايها الذين امنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولی الامر منكم“

(المائدة: ۳۹، ۴۵)



## مفتی کے شرائط

مفتی کے لئے حضرات علماء کرام نے چند شرائط بیان کئے ہیں، مفتی میں ان کا پایا جانا ضروری ہے، وہ شرائط درج ذیل ہیں:

۱۔ مکلف ہو یعنی عاقل ہو یا بالغ ہو۔

۲۔ ثقہ ہو۔

۳۔ گناہ اور منکرات سے پوری طرح اجتناب کرنے والا ہو۔

۴۔ بد اخلاق اور بے مروت نہ ہو۔

۵۔ فقیہ الشیخ ہو۔

۶۔ مسائل میں غور و فکر کی صلاحیت رکھتا ہو۔

۷۔ بیدار مغز ہو۔

۸۔ مفتی اور پرہیزگار ہو۔

۹۔ دیانت داری میں مشہور معروف ہو۔

۱۰۔ مسائل غیر منصوصہ میں استنباط و تخریج پر قادر ہو۔

علامہ نووی المجموع شرح المہذب میں فرماتے ہیں۔

شرط المفتی كونه مكلفاً، مسلماً، ثقةً ما مونا متنزّها عن اسباب الفسق و خوارم المروءة، فقيه النفس سليم الذهن، و صين الفكر، صحيح التصرف و الاستنباط، متيقظاً۔۔۔ (باب آداب الفتوى و المفتى و المستفتى، ج: ۱/۳۱)

فصل: قالوا و ينبغي ان يكون المفتى ظاهراً الورع مشهوراً. بالديانة الظاهرة و الصيانة الباهرة. (باب آداب الفتوى و المفتى و المستفتى، ج: ۱/۳۱)

اسی طرح مفتی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس نے کسی ماہر مفتی کے زیر نگرانی کام کیا ہو اور قواعد فقہ، زمانہ کے عرف اور اس کے احوال سے واقف ہو اور اپنے امام کے مذہب پر پورا عبور رکھتا ہو اور اس کی ظاہری ہیئت بھی شرع کے موافق ہو۔

## مفتی کا فریضہ:

مفتی چونکہ احکام خداوندی کا ترجمان اور اللہ تعالیٰ و مخلوق کے درمیان واسطہ ہے اس لئے اس پر لازم ہے کہ فتویٰ دیتے وقت پوری بصیرت سے کام لے اور اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے سوچ سمجھ کر جواب دیدے مسئلہ اگر معلوم نہ ہو تو شخص انکل سے جواب دے کر اپنی آخرت خراب نہ کرے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”جو شخص کسی چیز کا علم رکھتا ہو اسے چاہئے کہ وہ اسے بیان کرے اور جسے علم نہ ہو اسے کہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کیونکہ یہ بھی علم ہے کہ جو بات نہ جانتا ہو اس کے متعلق کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا ہے: کہ آپ فرمادیں کہ میں تم سے اجرت کا خواہاں نہیں اور نہ تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔

”ياايها الناس من علم شيئا فليقل به ومن لم يعلم فليقل الله اعلم فان من العلم ان تقول لما لا تعلم الله اعلم . قال الله تعالى لنبية: قل ما اسئلكم عليه من اجر وما انا من المتكلمين ، متفق عليه  
(مشکوٰۃ کتاب العلم)

اسی طرح مفتی کو چاہئے کہ جواب دیتے وقت خوف خدا اور خوف آخرت کو سامنے رکھتے ہوئے پوری تحقیق کے ساتھ جواب دے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مفتی جب کسی سوال کا جواب دینا چاہے تو اسے چاہئے کہ جواب سے قبل اپنے آپ کو جنت اور دوزخ پر پیش کرے اور یہ سوچ لے کہ آخرت میں اس کی نجات کیسے ہوگی؟ پھر جواب تحریر کرے۔

”وكان مالک يقول: من أحب أن يجيب من مسئلة فليعرض نفسه قبل أن يجيب على الجنة والنار ، وكيف يكون خلاصه في الآخرة ثم يجيب“

(المواظبات للشافعي ج ۲/۲۸۶)

فتویٰ دینے میں احتیاط

فتویٰ نویسی کا کام عظیم الشان اور باعث اجر و ثواب ہونے کے ساتھ ساتھ نازک بھی ہے، اس لئے کہ مفتی اللہ تعالیٰ اور بندوں کے درمیان واسطہ ہے، اگر مسئلہ درست بتایا تو اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو کر اجر و ثواب کا مستحق ہوگا اور اگر خدا نخواستہ مسئلہ غلط بتایا تو مستفتی کے عمل کا وبال بھی اسی پر ہوگا، اسی بناء پر فتویٰ دینے میں احتیاط بہت ضروری ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص بغیر حجت اور دلیل کے فتویٰ دے گا اس پر عمل کرنے والے کا گناہ بھی اسی مفتی پر ہوگا“

”عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ”من افشى بفتيا من غير ثبت فانما اثمه على من افناه“

أخرجه الدارمي في باب الفتيا وما فيها من الشدة ج : ۸۳ / ۱ ، رقم : ۱۶۱ والحاكم في كتاب العلم ، ج : ۱۲۶ / ۱ .

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ علم کو (آخری زمانے میں) اس طرح نہیں اٹھالے گا کہ لوگوں (کے دل و دماغ) سے اسے نکال لے بلکہ علم

اس طرح اٹھالے گا کہ علماء کو (اس دنیا سے) اٹھالے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے ان سے مسئلے پوچھنے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے لہذا وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

”عن عبد اللہ بن عمر و بن العاص قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعاً ینتزعہ من الناس ولكن یقبضہ بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالماً اتخذ الناس رؤساً جھالاً فسنلوا فافسوا بغیر علم فضلوا واضلوا“

(آخر جہ البحاری فی کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم، ومسلم ج: ۲/ ۳۳۰)  
حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا جو شخص ہر پوچھی گئی بات کا جواب دیدے تو وہ پاگل ہے

”ان من افتی الناس فی کل مایسنلوه عہ لمجنون (اعلام الموقعین، ج ۱/ ۱۲)  
حافظ ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ نے ابو الفرج کے حوالے سے مرفوع اثر نقل کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص بغیر علم کے فتویٰ دیدے تو اس پر زمین آسمان کے فرشتے اذیت بھیجتے ہیں۔

”من افتی الناس بغیر علم ملأنته ملائکة السماء و ملائکة الأرض“

(۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳)

امام شعبی، حسن بصری اور ابو حصین تابعی رحمہم اللہ سے منقول ہے وہ لوگوں سے کہا کرتے تھے کہ تم لوگ بعض مرتبہ ایسے مسئلہ کے بارے میں فتویٰ دیتے ہو کہ اگر اس جیسا مسئلہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش آتا تو وہ اس کا جواب معلوم کرنے کے لئے تمام اہل بدر کو جمع فرماتے اور اکیلے اپنی رائے پر اعتماد نہ فرماتے۔

”وعن الشعبي و الحسن اسی حصین بفتح الحاء) التابعین قالوا: ان أحدکم لیفتی فی المسئلة و لو وردت علی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لجمع لہا اہل بدر“

(الترغیب و الترہیب، باب ما یفتی بہ، ص ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷)

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے کہ اگر علم ضائع ہونے کا خوف اور اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے گرفت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ہرگز فتویٰ نہ دیتا کہ وہ عافیت میں ہوں اور بوجھ مجھ پر ہو۔

”وقال ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ: لولا الفرق من اللہ تعالیٰ ان یضیع العلم ما فتیت

(حوالہ بالا)

یکون لہم المہنأ و علی الوزر“

حضرت سفیان بن عیینہ اور حضرت یحییٰ بن رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لوگوں میں فتویٰ دینے پر سب سے زیادہ جسارت وہ شخص کرتا ہے جو سب سے کم علم رکھتا ہو۔

”وعن صفیان بن عیینة و مسحون: أجسر الناس على الفتيا أقلهم علماً (حوالہ بالا)

خلاصہ کلام یہ کہ منصب افتاء کی نزاکت کا خیال رکھتے ہوئے اس راہ میں پھونک پھونک کر قدم اٹھانا چاہئے۔

”لا ادری“

تحقیق اور تتبع و تلاش کے بعد اگر مسئلہ کا حکم معلوم نہ ہو یا حکم معلوم ہو لیکن اس پر تشفی اور شرح صدر نہیں تو مفتی پر اس کا جواب دینا ضروری نہیں بلکہ مفتی صاف کہہ دے کہ مجھے اس کا جواب معلوم نہیں۔

اور اس طرح کہنے سے اس کی شان و عزت و مرتبہ میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی بلکہ اس سے اور شان بلند ہوگی اس لئے کہ یہ قلمی طہارت، دینی قوت اور تقویٰ کی واضح دلیل ہے۔

یہ اصطلاح خود سردار کائنات جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت جبرئیل علیہ السلام و دیگر بزرگوں سے مروی ہے تو ماوشکا کون ہیں جو اس سے اعراض و اجتناب کر کے اپنی طرف سے غلط سلط جواب دینے کی کوشش کریں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کوئی جگہ بری ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے یہی سوال کیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بھی ”لا ادری“ کہہ کر جواب دیا۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے پوچھا، اللہ تبارک و تعالیٰ سے جواب میں فرمایا کہ باز رہی جگہیں ہیں۔

مثل البی صلی اللہ علیہ وسلم: ائی البلاد شر؟

فقال: لا ادری، فسأل جبریل، فقال: لا ادری، فسأل ربه عز وجل، فقال شر البلاد

أسواقها (رواہ الامام احمد ج: ۳ / ۸۱ والحاکم فی المستدرک ج: ۶ / ۲۰ بمسند حسن)

اسی طرح حدیث جبرئیل میں قیامت کے متعلق سوال کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب

”ماالمسئول عنها بأعلم من السائل“ بھی اسی قبیل سے ہے۔

علامہ نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکیمانہ جواب سے یہ نکتہ مستنبط کیا ہے کہ اگر کسی عالم سے کوئی ایسا سوال کیا جائے جس کے جواب سے وہ ناواقف ہو تو اسے ”لا أعلم“ کہنا چاہئے اور یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ ”لا أعلم“ کہنے سے وقعت ختم ہو جائے گی بلکہ حقیقت یہ درج منزلت کا باعث ہے۔

قوله: لیس اللہ علیہ وسلم ماالمسئول عنها بأعلم من السائل، فیہ ینبغی للعالم

والمفتی وغیرہما اذا سئل عما لا یعلم ان یقول: لا أعلم وأن ذالک لا ینقصہ بل

یستدل به علی تقواه ووفور علمه. (الشیخ المسلم مع شرحہ لاوی، کتاب الایمان ج: ۱ / ۲۸ قدیمی کتب خانہ)

حضرت ابن عباسؓ اور محمد بن مجاہدؓ فرماتے ہیں جب کسی عالم و مفتی کو مسئلہ معلوم نہیں تھا اس نے

”لاادری“ نہیں کہا بلکہ اٹکل سے جواب دیا۔ تو اس پر نفس و شیطان کی ایسی ضرب لگی ہے کہ گویا اسے قتل کر ہی دیا۔

”وعن ابن عباس و محمد بن عجلان. اذا اخطأ العالم ”لاادری“ اصبیت مقاتله.

(مسائل تفسیری ص ۲۶۸)

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے:

”جنة العالم لا ادري اذا اغفله اصبیت مقاتله“

ایک دفعہ امام مالک رحمہ اللہ سے اڑتالیس مسئلے پوچھے گئے، ان سے تیس کے بارے میں آپ نے ”لاادری“ فرمایا اور ایک روایت ہے کہ آپ سے ایک مرتبہ چالیس مسئلے پوچھے گئے آپ نے صرف پانچ کا جواب دیا۔ بقیہ کے بارے میں فرمایا ”لاادری“

”وعن الهیثم بن جمیل: شهدت مالکاً سئل عن ثمان وأربعين مسألة فقال في اثنتين وثلاثين منها ”لاادری“

وعن مالک أيضاً أنه ربما كان يسئل عن خمسين مسألة فلا يجیب فی واحدة منها و كان يقول: من أجاب فی مسألة فینبغی قبل الجواب أن يعرض نفسه علی الجنة والنار و کیف خلاصه ثم یجیب.

(المجموع شرح المذهب)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کے شاگرد حضرت اثرم کہتے ہیں کہ امام احمد صاحب کثرت کے ساتھ ”لاادری“ فرمایا کرتے تھے۔

”وعن الاثرم: سمعت احمد بن حنبل یكثر ان یقول ”لاادری“

## مفتی کفایت اللہ صاحب اور فتویٰ نویسی

اس سے پہلے جو کچھ تاریخ فتویٰ اور اس کی اہمیت وغیرہ کے بارے میں لکھا گیا، مقدمہ العلم کی حیثیت رکھتا ہے اب مقدمہ الکتاب کے طور پر حضرت مفتی صاحب کا فتویٰ نویسی، کفایت المفتی اور اس پر کام کی نوعیت کے بارے میں کچھ ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ جب دارالعلوم دیوبند سے شعبان ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۸ء میں دورہ ہدایت سے فارغ ہو کر اپنے وطن شاہ جہاں پور تشریف لائے اور اپنے اولین استاد حضرت مولانا عبید الحق خان قدس سرہ کے سایہ عاطفت میں مدرسہ عین العلم میں درس و تدریس اور افتاء کی خدمت انجام دیتے رہے پھر مولانا موصوف کی وفات کے بعد شوال ۱۳۳۱ھ بمطابق دسمبر ۱۹۰۳ء میں صدر مدرس اور مفتی کے عہدے پر مدتی میں تشریف لائے اور پھر عمر مبارک کے آخری لحظات تک صبر و توکل کے ساتھ انہیں مشغول میں مصروف و منہمک رہے۔ یعنی پچپن (۵۵) برس آپ نے تمام علوم و فنون کی تعلیم و تدریس کے ساتھ ساتھ افتاء کی خدمت بھی انجام

دی۔

اس نصف صدی سے زائد کے زمانے میں آپ کے فتاویٰ غیر منقسم ہندوستان کے علاوہ جاوہ، سائرا، برما، ملایا، چین، بخاری، سرقد، بلخ، بدخشان، قفق، تاشقند، ترکستان، افغانستان، ایران، عرب، افریقہ، امریکہ، انگلستان غرضیکہ جہاں مسلمانوں کا وجود تھا وہاں تک پہنچے۔

آپ نے فتویٰ لکھنے کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں فرمایا، مدرسے میں، گھر میں، چلتے پھرتے، دن کو، رات کو، سفر میں، حضر میں یعنی ہر وقت، ہر حال اور ہر مقام میں آپ نے فتویٰ لکھا، حتیٰ کہ بیماری کی حالت میں بھی فتویٰ لکھنے سے انکار نہیں فرمایا:

سرورزہ الجمعۃ اخبار میں مستقل ایک کالم ”حوادث واحکام“ کے عنوان سے آپ کے فتاویٰ کے لئے مختص تھا، اس میں آپ کے فتاویٰ شائع ہوا کرتے تھے۔

مفتی صاحب فتویٰ نویسی میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے، بروقت جواب دینا آپ کی عادت ثانیہ بن چکی تھی، فتاویٰ میں اصابت رائے آپ کا طرہ امتیاز تھا، یہی وجہ تھی کہ آپ کے اساتذہ بالخصوص شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی رحمہ اللہ تعالیٰ سے کوئی شخص فتویٰ طلب کرتا تو آپ اسے مفتی صاحب کی خدمت میں بھیج دیا کرتے تھے، جس وقت حضرت شیخ الہند کی خدمت میں انگریزوں سے ترک موالات کا استفتاء پیش کیا گیا تو غایت انکساری کے ساتھ فرمایا کہ مجھے انگریزوں سے غیر معمولی بغض و نفرت ہے ان کے بارے میں فتویٰ دینے میں مجھے اپنے نفس پر اعتماد نہیں کہ وہ حدود کی رعایت رکھ سکے اور اپنے مخصوص تلامذہ میں سے فتویٰ لکھنے کے لئے جن تین حضرات کا نام لیا ان میں اولین نام حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تھا، آپ کی یہ خصوصیت تھی کہ آپ کا فتویٰ ہمیشہ مختصر اور جامع ہوتا تھا ذیل میں اس کے چند نمونے پیش کئے جا رہے ہیں۔

تعزیہ اور ماتم

سوال: تعزیہ کو نہ ہب سے کیا تعلق ہے؟ ماتم کی حقیقت کیا ہے؟

جواب: اہل سنت والجماعت کے نزدیک تعزیہ بنانا ناجائز ہے۔ اور ماتم کرنا بھی خلاف شریعت ہے، کیونکہ خدا اور رسول نے اس کی تعین نہیں دی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔ (کتاب العقائد)

سینما بینی

سوال: عام طور پر مسلمان سینما بینی کو معمولی گناہ سمجھتے ہیں، آیا یہ مکروہ ہے یا حرام؟

جواب: سینما دیکھنا حرام ہے، اس میں غیر محرم عورتوں کی نیم برہنہ تصاویر کا مظاہرہ اور بولتا ہوا ان کا گانا ہوتا ہے نیز اخلاقیات میں خلاف شریعت بہت سے افعال و اعمال کی تمثیل ہوتی ہے جو اخلاق اسلامی پر بے حد مضرت ڈالتی ہے، اس لئے مجموعہ منہیات بن جاتا ہے، پھر اسراف سب پر مستزاد ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

## کچھ کفایت المفتی کے بارے میں

حضرت مفتی صاحب جو فتاویٰ تحریر فرماتے تھے ان کے نقول کو محفوظ کرنے کا مقبول انتظام نہیں کیا گیا نہ ہی ان کو لکھنے کے لئے مستقل کوئی محرر تھا جس جو طالب علم فن افتاء سیکھنے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے اکثر ان سے فتاویٰ نقل کرا لے جاتے تھے پھر روزانہ ذاک میں جو فتاویٰ روانہ کئے جاتے تھے سب کے سب رجسٹر پر نہیں چڑھائے جاتے تھے صرف اہم اور مفصل فتوے رجسٹر میں درج کئے جاتے تھے۔ ان رجسٹروں اور نقول فتویٰ کے بارے میں کفایت المفتی کے مرتب حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند حضرت مولانا حفیظ الرحمن واصف تحریر فرماتے ہیں

”آپ نے ۱۳۶۶ھ بمطابق ۱۸۸۹ء سے فتویٰ لکھنا شروع کیا اور ۱۳۲۱ھ بمطابق ۱۹۰۳ء میں دہلی تشریف لائے، لیکن مدرسہ امینیہ میں نقول فتاویٰ کا سب سے پہلا رجسٹر ربیع الاول ۱۳۵۲ھ بمطابق جون ۱۹۳۳ء سے شروع ہوتا ہے، یعنی چھتیس برس فتویٰ لکھنے کے بعد مدرسے میں آپ کے صن حیات میں صرف پانچ سو درجہ نقول فتاویٰ تیار ہوئے، چار رجسٹر بھرے ہوئے ہیں، چوتھے رجسٹر میں آخری فتویٰ مورخہ ۲۷ ذی قعدہ ۱۳۶۳ھ بمطابق اکتوبر ۱۹۴۳ء کا ہے، اس کے بعد آپ کی وفات تک آٹھ برس کے زمانے میں پانچویں رجسٹر پر صرف پچیس (۲۵) فتوے درج ہوئے، ان رجسٹروں میں حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ نائب مفتی حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب اور دیگر تائیین و تلامذہ کے فتاویٰ بھی مخلوط ہیں، کل فتاویٰ کی تعداد تقریباً دو ہزار آٹھ سو چودہ (۲۸۱۴) ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نو جلدوں پر مشتمل مفتی صاحب کے فتاویٰ کا ذخیرہ کہاں سے آگیا اور کیونکر مہیا ہوا تو اس بارے میں مولانا حفیظ الرحمن واصف صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

”نصرہ کی تھا کہ موجودہ ذخیرہ کے علاوہ مزید ذخیرہ جمع کیا جائے۔ چنانچہ بار بار اعلان کیا گیا اشتہار طبع کرایا گیا جو اب تک بھی مدرسے کی روزانہ ذاک میں رکھ کر مستقل طور پر بھیجا جا رہا ہے، جب باہر سفر میں جانے کا اتفاق ہوا تو نوکوں کو توبہ والی لگی اور اس طرح بھی کچھ فتوے دستیاب ہوئے کچھ نقول فتاویٰ کی کتبیں گھر میں محفوظ تھیں، کچھ فتاویٰ مطبوعہ کتب میں تھے، غرضیکہ جو کچھ بھی جہاں سے ملا مجموعہ میں شامل کیا گیا اور اس مجموعہ فتاویٰ کا نام کفایت المفتی رکھا گیا“

آگے لکھتے ہیں:

”جو فتاویٰ جمع کئے گئے ہیں وہ تین قسم کے ہیں:

اول وہ فتاویٰ جو نقول فتاویٰ کے رجسٹروں میں سے لئے گئے ہیں ایسے فتاویٰ کی پہچان یہ ہے کہ لفظ ”المستفتی“ پر نمبر ہے اور مستفتی کا نام مختصر ہے اور تاریخ روایتی بھی درج ہے، بعض جگہ سوال نقل نہیں کیا گیا ہے بلکہ لفظ ”جواب دیگر“ کے اوپر مستفتی کا نمبر ڈال دیا گیا ہے۔

دوسرے وہ فتاویٰ جو سورہ روزہ ”الجمعیۃ“ سے لئے گئے ہیں ان میں لفظ سوال کے نیچے حوالہ لکھا گیا ہے۔

تیسرے وہ فتاویٰ جو گھر میں موجود تھے یا باہر سے حاصل کئے گئے یا مطبوعہ کتابوں میں سے لئے گئے۔  
لفظ جواب کے شروع میں جو نمبر لکھا گیا ہے وہ مجموعہ میں شامل شدہ فتاویٰ کی کل تعداد ظاہر کرنے کے لئے  
سیریل نمبر ہے۔

## کفایت المفتی پر کام کرنے کی نوعیت

خارج رہے کہ فتاویٰ کی کتابوں میں کفایت المفتی چونکہ تفصیلی کتاب تھی قدیم مسائل کے ساتھ اس میں  
بہت سے مسائل کا حل بھی تھا، لیکن جوابات باحوالہ نہ ہونے کے وجہ سے اس کی طرف زیادہ التفات نہیں کیا جاتا  
اسی طرح فہرست و عنوانات نہ ہونے کی وجہ سے ہر ایک کے لئے اس بحرِ خار سے استفادہ ممکن نہیں تھا۔ اس  
نے جامعہ فاروقیہ کے ”مجلیہ المشرعین“ نے مناسب سمجھا کہ اس پر کام کیا جائے اور پھر طبع کر لیا جائے تاکہ عوام  
انہیں سب کے لئے یکساں طور پر مفید ہو۔

”مجلیہ المشرعین“ کی طرف سے جو امور کفایت المفتی پر کام کرنے کے لئے منتخب ہوئے ان کا مختصر خاکہ  
درج ذیل ہے:

### تخریج

کفایت المفتی میں اکثر و بیشتر فتاویٰ بغیر تخریج کے ہیں یعنی بے حوالہ ہیں، اگر کہیں حوالہ ہے تو وہ بھی  
المعہ دوم کے درجے میں ہے، اس لئے ان کی تخریج کی گئی اور ہر فتویٰ کا حوالہ لکھا گیا اور جو حوالہ جات پہلے سے  
وجود تھے ان کی دوبارہ مراجعت کر کے نئے ایڈیشنوں کے مطابق کتاب کا صفحہ، جلد، باب اور مطبع لکھا گیا۔

تخریج میں ایچ، ایم، سعید سے طبع شدہ فتاویٰ شامیہ، مکتبہ ماجدیہ و مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ سے طبع شدہ فتاویٰ  
المنلیہ یہ قدیمی کتب خانہ اور ایچ، ایم، سعید سے چھپے ہوئے صحاح ستہ کے نسخوں سے استفادہ کیا گیا اور حاشیہ  
میں مطبوعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، ان کے علاوہ دوسری کتابوں سے حوالہ لکھنے میں ہر ایک کے ساتھ مطبع لکھنے کا  
اہتمام کیا گیا ہے۔

### عنوانات:

کفایت المفتی میں ہر مسئلہ کا الگ عنوان نہیں تھا، بلکہ کتاب، باب اور فصل کے تحت متعلقہ مسائل درج کئے  
گئے تھے، اب ہر مسئلہ کا الگ عنوان قائم کیا گیا تاکہ مطلوبہ مسئلہ کا ملنا آسان ہو جائے اور اس سے استفادہ جلد ممکن  
ہو۔

بعض مقامات میں ایک سوال کے تحت مختلف سوالات ہیں ان میں سے ہر ایک کے لئے الگ الگ  
عنوانات قائم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔



## تفصیلی فہرست

فہرست میں صرف کتاب، باب اور فصل کا تذکرہ تھا، عنوانات نہ ہونے کی وجہ سے ہر مسئلہ کا ذکر نہیں تھا اب چونکہ ہر مسئلہ کا عنوان ہے اس لئے فہرست میں ہر مسئلہ کا عنوان لکھا گیا تو تفصیلی فہرست مرتب ہو گئی۔

## غیر مفتی یہ فتاویٰ کی نشاندہی

بعض مسائل کا وارود اور عرف پر ہوتا ہے، عرف اور زمانہ تبدیل ہونے کی وجہ سے حکم تبدیل ہو جاتا ہے، اس لئے کفایت المفتی میں وہ فتاویٰ جو مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے زمانے میں مفتی بہ تھے اب وہ غیر مفتی بہ ہیں یا کسی مسئلہ کا ہندوستان میں الگ حکم ہے اور پاکستان میں الگ، تو ان مسائل کی وضاحت اور نشاندہی کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس محنت کو قبول فرمائے اور محنت کرنے والوں کے لئے اسے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین ثم آمین

فللہ الحمد اولاً و آخراً، و ظاہراً و باطناً، و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ و بارک و سلم. و الحمد للہ رب العالمین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## حمد و نعت

الحضرت مفتی اعظم مولانا محمد کفایت اللہ رحمۃ اللہ

يَا خَالِقَ الْأَرْوَاحِ وَالْأَنْدَانِ  
اے وہ کہ تو نے ارواح و اجسام کو پیدا کیا  
يَا مُؤَدِّعَ الْأَلْوَانِ فِي الرَّيْحَانِ  
پھولوں کو مختلف رنگ عطا کیے  
يَا مُرْسِلَ النَّسْرِ الْمَوَاقِحِ رَحْمَةً  
ہواؤں کو حاملِ رحمت بنا کر بھیجا  
يَا سَاقِيَ الرُّوْصِ الْبَهِيِّ نَضَارَةً  
تروتازہ گلستانوں کو رعنائی سے سیراب کیا  
يَا خَاشِعَ الْأَجْسَادِ مِنْ بَعْدِ الْبَلَى  
بوسیدہ اجسام کو از سر نو اٹھانے والا تو ہے  
حَمْدُكَ الْكَافِي لِقَابِ رَبِّي نَالِغًا  
اے اللہ میرے پروردگار تیری ستائش کی  
حَمْدُكَ اكْمَأَنَّا أَنْتَ اصْطَفَيْتَ لِنَفْسِكَ  
ستائش ہے تیرے لیے جیسی کہ تو نے اپنے لئے  
أَنْتَ الْمَرْقُوبُ عَلَى الْعِبَادِ مُقْبِلُهُمْ  
تو اپنے بندوں سے باخبر اور ان کا مقرر ہے  
شَهِدْتَ بَنُو جَدِّهِ إِلَّا لَهُ سَمَانَةٌ  
گواہ ہیں خدا کی یکتائی پر آسمان  
وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ الْمُبِيرُ بَصُورُهَا  
اور سورج اور اسی کی روشنی سے چمکنے والا چاند

يَا مُنْبِتَ الْأَرْوَاحِ فِي الْبُسْتَانِ  
اے وہ کہ تو نے جن میں پھولوں کو اُگایا  
وَمُزَيِّنَ الْأَفْلاكِ بِالشُّهُبَانِ  
آسمانوں کو ستاروں سے سجایا  
يَا مُنْزِلَ الْأَمْطَارِ بِالْهَظْلَانِ  
موسلا دھار بارشیں نازل کیں  
يَا مُخْرِجَ الْأَثْمَارِ وَالْقِنُونِ  
پھل اور کھجور کے خوشے پیدا کیے  
يَا نَافِخَ الْأَرْوَاحِ فِي الْجُثْمَانِ  
مجھے میں روح پھونکنے والا تو ہے  
أَفْصَى الْمَدَى مِنْ قُوَّةِ الْإِنْسَانِ  
کوشش کرتا ہوں۔ قوت انہی کے آخری حد و تک  
أَسْنَى الْمَحَامِدِ مُحْكَمَ الْأَرْكَانِ  
پسند کی ہے۔ تمام ستائشوں سے بالاتر پائدار  
أَنْتَ الْعَلِيمُ بَعْنُ يُطِيعُ وَجَانِي  
تو حانتِ شعاروں اور خط کاروں کو جاننے والا ہے  
وَبُشْرُوجُهَا كَالْجَدْيِ وَالْمِيزَانِ  
اور اس کے بروج مثلاً جدی و میزان  
وَنُجُومُهَا وَالْأَرْضُ ذَاتُ حَسَانِ  
اور تمام ستارے اور زمین جو مرکبِ حسن و جمال ہے

وَبَرَّهَا ذَهَابُهَا وَجِبَالُهَا وَسَحَابُهَا  
 اور گھٹیاں اور پہاڑ اور سمندر  
 شَهِدَتْ بِهِ ذَرَّاتُ زَمْطٍ عَالِجٍ  
 گواہ ہیں اس کی یکائی پر یکتاؤں کے ذرات  
 أَوْزَانُهَا وَعُصُوفُهَا وَفَنَائِهَا  
 بگوں کے پتے، شخیں اور پھل  
 ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلَى الَّذِي قَدْ جَاءَنَا  
 اس کے بعد درود و سلام ہے اس پر جو ہمارے لئے  
 بَيْنَاءٌ صَافِيَةٌ لِقِيَّ لَوْ نُهَا  
 صاف ستھری شریعت جو تحریف  
 إِلَهًا سَمِيَ الْأَبْطَحَى مُحَمَّدٍ  
 محمد ہاشمی علی (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے دشمنوں  
 الْحَامِدِ الْمَحْمُودِ أَحْمَدِ الَّذِي  
 خدا کا حقیقی شاگرد اور خود کا پس ستائش ہمارا احمد  
 ثُمَّ الَّذِينَ اخْتَارَهُمْ مَوْلَاهُمْ  
 پھر سلام ہے ان پر جن کو ان کے پروردگار نے  
 حَاذُوا الْفَضْلَ ثُمَّ قَارُوا بِالْمُنَى  
 جو اپنے ندر فضائل کو جمع کر کے مقاصد میں کامیاب اور

وَجَمَعَ مَا فِيهَا مِنَ الْجِبَانِ  
 اور سمندر کی تمام مچھلیاں  
 وَبَنَاتُهَا وَالرُّؤُوسُ ذَوَاتُ الْفَنَانِ  
 اور ان کی بوئیں اور گھٹنے باغات  
 أَرْهَارُهَا وَشَمَائِمُ الرِّيحَانِ  
 پھول اور پھولوں کی خوشبوئیں  
 بِشَرِيعَةٍ غَرَاءَ ذَاتِ أَمَانٍ  
 ایک روشن اور پُر امن شریعت لے کر آیا  
 عَنْ وَضْعَةِ التَّخْرِيفِ وَالنَّقْصَانِ  
 ورنہ کی بیشی کے عیب سے پاک ہے  
 مَنْ حَوَّلَ الْأَعْدَاءَ كَالْإِخْوَانِ  
 کے دل پھیر کر ان کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا  
 نَجَّى الْوَرَى مِنْ حُفْرَةِ الْبَيْرَانِ  
 جس نے مخلوق کو جہنم کے گڑھے سے نجات دلوائی  
 لِيَحْمُنَ الْأَخْبَارَ وَالْقُرْآنَ  
 حدیث اور قرآن کی امانت برداری کے لیے پختہ  
 وَسَقُوا شَرَابَ الْفَضْلِ وَالرِّضْوَانِ  
 خدا کی مہربانی و خوشنودی کی شراب سے سرشار ہوئے

## دیباچہ

جہاں جہاں نظر آئیں حمیں لبو کے چراغ  
مسافرانِ محبت! ہمیں دُعا دینا

## ہوالموفق

سُبْحَنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا

بڑے طویل انتظار کے بعد ”کفایت المفتی“ کی پہلی جلد بدینہ ناظرین کی جاری ہے۔ افسوس ہے کہ اس اہم کام کے انجام پذیر ہونے میں بہت تاخیر ہوئی لیکن بخیر، اے کُلُّ اُمِّرٍ مَوْهُوٌّ بِاَوْقَاتِهَا۔ اس کے لیے یہی وقت مقدر تھا۔

حضرت العلامة مفتی اعظم مولانا کفایت اللہ نور اللہ مرحومہ کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں۔ آپ کے علم و فضل اور تفقہ فی الدین کی امتیازی خصوصیت سے کون واقف نہیں۔ مہدِ انیاض نے آپ کو شروع سے ہی افتاء کا ذوق اور تفقہ فی الدین کا ملکہ فاضلہ عطا فرمایا تھا۔

آپ دارالعلوم دیوبند سے شعبان ۱۳۱۵ھ مطابق دسمبر ۱۸۹۷ء میں فارغ التحصیل ہو کر اپنے وطن لوف شاہ جہان پور تشریف لے گئے اور جاتے ہی اپنے اولین استاد حضرت مولانا غنیہ الحق خان قدس سرہ کے سایہ عطف میں ”مدرسہ عین العلم“ سے وابستہ ہو گئے۔ درس و تدریس اور افتاء کی خدمت انجام دینی شروع کر دی۔ اور پھر مولانا موصوف کی وفات کے بعد شوال ۱۳۲۱ھ مطابق دسمبر ۱۹۰۳ء میں شیخ الحدیث (صدر مدرس) اور مفتی کے عہدے پر ہی دہلی تشریف لائے۔ عمر مبارک کے آخری لمحات تک صبر و توکل کے ساتھ انہیں مشاغل میں منہمک رہے۔ یعنی پچپن برس آپ نے تمام علوم و فنون کی تعلیم و تدریس کے ساتھ ساتھ خدمتِ افتاء انجام دی۔ اس نصف صدی سے زائد کے زمانے میں آپ کے فتاویٰ غیر منقسم ہندوستان کے علاوہ جاوا، سرائے، برما، ملایا، چین، بخارا، سمرقند، بلخ، بدخشان، ختن، تاشقند، ترکستان، افغانستان، ایران، عرب، افریقہ اور انگلنڈ غرضیکہ جہاں بھی مسلمانوں کا وجود ہے، وہاں تک پہنچے۔ اندازہ نہیں کیا جاسکتا کہ اس طویل مدت میں آپ نے کتنے فتوے تحریر فرمائے۔ فتویٰ لکھنے کے لیے آپ نے کبھی کوئی وقت مقرر نہیں فرمایا۔ مدرسے میں، گھر میں، چلتے پھرتے، دن

کو، رات کو، سفر میں، حضر میں غرضیکہ ہر وقت میں، ہر حال میں، ہر مقام میں آپ نے فتویٰ لکھا، حتیٰ کہ بیماری کی حالت میں بھی فتویٰ لکھنے سے انکار نہ فرمایا۔ اُرکم سے کم ایک فتویٰ روزانہ کا اوسط لگایا جائے، تب بھی بیس ہزار فتوے ہوتے ہیں۔

درس و تدریس کے علاوہ مدرسہ امینیہ اور مدرسہ عالیہ فتحپوری کے انتظام و اہتمام کی ذمہ داریاں اور پھر سیاسی و قلمی خدمات، جلیلہ، جنگ آزادی میں شرکت و رہنمائی اور قید و بند کے مصائب۔ یہ سب مجاہدات بھی پورے انہماک سے جاری رہے اور خدمتِ افتاء بھی قائم رہی۔ مرضِ وفات میں بھی عیادت کے لیے حاضر ہونے والے حضرات کو مسائل بتانے اور سمجھانے کا مشغلہ جاری رہا۔ یہاں تک کہ وقت موعود آپہنچا اور مورخہ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۷۲ھ (۳۱ دسمبر ۱۹۵۲ء) کو کولمبونیہ گیارہ روزوں اور دسٹن الہی کا خادم آغوشِ رحمت میں جاسویا۔ بَرَآ اللہُ مُصْطَفٰیہُ و نَوَازِہُ ضَرْحُہُ۔ آپ کا مزار مبارک مہرولی میں ظفر محل کے پھانک کے نزدیک درگاہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے پار واقع ہے۔

تقسیم ہند کے جدا حق نے حضرت موصوفؒ کی سوانح عمری لکھنے کا ارادہ کیا تھا۔ کافی عرصے تک اس کے لیے مواد اور یادداشتیں جمع کرتا رہا۔ ارادہ یہ تھا کہ سوانح عمری مرتب کرنے کے بعد فتاویٰ کی جمعیت کو یہ کام بھی شروع کیا جائے گا۔ ان دونوں کاموں کے لیے سہ روزہ اخبار الجمعیۃ دہلی کے مکمل فائل کی بھی سخت ضرورت تھی۔ جمعیۃ علمائے ہند کے یوم تاسیس سے ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۹۳۹ء تک تقریباً بیس سال آپ اس کے صدر بھی رہے۔ سہ روزہ الجمعیۃ اُسی عہد مسعود کی یادگار ہے۔ علاوہ اس کے کہ آپ کی سیاسی و قلمی خدمات کے تذکرے میں اُس سے کافی مدد ملتی ہے۔ ایک مستقل کالم فتویٰ کے لیے بھی مخصوص تھا۔ ”حوادث و احکام“ کے عنوان سے آپ کے فتاویٰ اخبار مذکور میں شائع ہوتے تھے۔ اس کا مکمل فائل نہ تو اخبار کے دفتر میں موجود تھا، نہ جمعیۃ علمائے ہند کے دفتر میں۔ نہ کسی لائبریری میں۔ بہر حال اللہ کا نام لے کر اخبار کے پرچے جمع کرنے شروع کیے۔ اور کچھ نہ پوچھئے کہ کیسی مشکلوں سے پانچ چھ برس لگا تا دیوانہ وار جستجو میں لگے رہے اور رقم کثیر صرف کرنے کے بعد فائل جمع ہوا۔

سوانح کی تسوید پہلے سے جاری تھی اور ابھی وہ ابتدائی منزلوں میں تھی کہ حضرت کی وفات کا سانحہ جاں گداز پیش آیا اور دل و دماغ کی دنیازیریز برہو گئی۔ آپ کی وفات کے بعد مدرسہ امینیہ دہلی کی مجلس منتظفہ نے احقر کی عزت افزائی فرمائی۔ نائب مہتمم کا عہدہ تجویز فرما کر انتظامی خدمت تفویض فرمائی۔ اگرچہ ضابطے میں عہدہ

نائب مہتمم کا تھا مگر عملی طور پر ابیہام و انتظام کی پوری ذمہ داری احقر نے ادا کی تھی۔ پھر تقریباً دو سال نائب مہتمم رہنے کے بعد باضابطہ مہتمم کا عہدہ تولیف فرمایا گیا۔ جڑتے ہوئے حالات کی وجہ سے انتظامی مصروفیات میں بے انتہا زیادتی ہو چکی تھی اور سوانح نگاری کا کام پیسے ہی ملتی ہو چکا تھا۔

جیسے کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے احقر کا ارادہ تھا کہ فتاویٰ کی جمع و تبویب کا کام سوانح کی تکمیل کے بعد شروع کیا جائے گا۔ لیکن اب حالات بدل چکے تھے۔ بڑے غور و فکر کے بعد دل نے یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ سوانح بالکل نامکمل حالت میں ہے اگر اس کو جاری رکھا جائے تو طویل مدت درکار ہوگی اور اس سے زیادہ اہم کام یعنی تبویب و جمع فتاویٰ میں بہت زیادہ تاخیر ہو جائے گی۔ لہذا اب پہلے یہی شروع ہونا چاہیے۔ چونکہ یہ کام خالص علمی کام تھا۔ رفقاء و اقران سے استدعا کی کہ اس اہم کام کو شروع کریں یا احقر کے ساتھ تعاون فرمائیں، مگر افسوس کہ ان کے کچھ اور ہی عزائم تھے۔ کسی نے ہامی نہ بھری۔ اپنی کم علمی و بے بضاعتی کی وجہ سے سخت تردد تھا اور بہت پست ہوئی جاری تھی۔ جب یاس اپنے نقطہ کمال پر پہنچی تو موقف حقیقی کے فضل و کرم نے سہارا دیا۔ اس کی کار سازی پر بھروسہ کر کے فتاویٰ کو جمع کرنے اور مبوب کرنے کا عزم مضمم کر لیا اور یہ سوچ گیا کہ تبویب صحیح ہو یا غلط کم از کم اسنا تو ہوگا کہ فتاویٰ کا ذخیرہ یکجا ہو کر سامنے آجائے گا۔ اس طرح تائید فیہی نے شر میں خیر کی صورت پیدا کر دی۔ و لا

خیر فی من لیس یعرف خاصہ

اب سوال یہ پیدا ہوا کہ فتاویٰ کا ذخیرہ کہاں سے حاصل کیا جائے اور کیونکر مہیا کیا جائے؟ مدرسہ امینیہ میں جو کچھ تھا وہ ناکافی تھا۔ افسوس کہ نقول فتاویٰ کو محفوظ رکھنے کا معقول انتظام کبھی نہیں کیا گیا۔ آپ نے ۱۳۱۶ھ ۱۸۹۸ء سے فتویٰ لکھنا شروع کیا اور ۱۳۲۱ھ ۱۹۰۳ء میں دہلی تشریف لائے۔ لیکن مدرسہ امینیہ میں نقول فتاویٰ کا سب سے پہلا رجسٹر رجب الاول ۱۳۵۲ھ مطابق جون ۱۹۳۳ء سے شروع ہوتا ہے۔ یعنی چھتیس برس فتویٰ لکھنے کے بعد نقول فتاویٰ کا انتظام ہوا۔ مگر یہ انتظام بھی ناکافی اور ناقص تھا۔ مدرسے میں آپ کے صحن حیات میں صرف پانچ عدد رجسٹر نقول فتاویٰ تیار ہوئے۔ چار رجسٹر بھرے ہوئے ہیں چوتھے رجسٹر میں آخری فتویٰ مورخہ ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ (اکتوبر ۱۹۴۴ء) کا ہے اس کے بعد آپ کی وفات تک آٹھ برس کے زمانے میں پانچویں رجسٹر پر صرف ۲۵ فتوے درج ہوئے ان رجسٹروں میں حضرت مفتی اعظم کے فتاویٰ کے علاوہ نائب مفتی حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب اور دیگر تائیدین و ملائذہ کے فتاویٰ بھی مخلوط ہیں کل فتاویٰ کی تعداد تقریباً ۲۸۱۴ ہے۔

واضح ہو کہ آپ دارالافتاء مدرسہ امینیہ کے بھی اور دارالافتاء جمعیت علمائے ہند کے بھی صدر مفتی تھے

جب فتاویٰ کی آمد اور آپ کے مشغل میں زیادتی ہو گئی تو دونوں جگہ نامجب مفتی رکھے گئے جو آپ کی نگرانی میں کام کرتے تھے۔

اندر اچ فتاویٰ کے لیے کوئی مستقل خزانہ نہیں رکھا گیا آپ کی خدمت میں جو تلامذہ فن افتاء سیکھنے کے لیے حاضر ہوتے تھے اکثر نقل فتاویٰ کی خدمت وہی انجام دیتے تھے۔ یا دیگر طلبہ سے یا محرر مدد سے نقل کرایا جاتے تھے۔ روزانہ کی ڈاک میں جو فتاویٰ روانہ ہوتے تھے وہ سب کے سب رجسٹر نہیں چڑھائے جاتے تھے۔ صرف اہم اور مفصل فتوے رجسٹر ہوتے تھے۔ بعض اہم فتاویٰ آپ اپنے قلم مبارک سے بھی نقل فرماتے تھے آپ کے قلم مبارک کی کچھ نقول رجسٹر پر بھی موجود ہیں اور علیحدہ کاندوں پر بھی ہیں جو گھر کے کائنات میں دستیاب ہوئیں۔

ضروری تھا کہ موجودہ ذخیرے کے علاوہ مزید ذخیرہ جمع کیا جائے۔ چنانچہ بار بار اعلان کیا گیا۔ اشتہار طبع کرایا گیا جواب تک بھی مدرسے کی روزانہ ڈاک میں رکھ کر مستقل طور پر بھیجا جا رہا ہے۔ جب ہر سفر میں جانے کا اتفاق ہوا تو لوگوں کو توجہ دلائی گئی اور اس طرح بھی کچھ فتوے دستیاب ہوئے۔ کچھ نقول فتاویٰ کی کتابیں گھر میں محفوظ تھیں۔ کچھ فتاویٰ مطبوعہ کتب میں تھے۔ غرضیکہ جو کچھ بھی جہاں سے ملا مجموعہ میں شامل کیا گیا۔ اور اس مجموعہ فتاویٰ کا نام کفایت المفتی رکھا گیا۔

حضرت کی وفات کے بعد سے یہ کام اب تک جاری ہے۔ اور قارئین کرام متحیر ہوں گے کہ سولہ برس میں بھی کفایت المفتی منظر عام پر نہ آ سکا۔ اس کا ایک جواب تو محض اظہارِ رندامت اور اظہارِ افسوس ہے۔ لیکن کچھ نہ کچھ عذر پیش کرنا ہی پڑتا ہے۔ وَالْعَلَمُ عِنْدَ کَرَامِ النَّاسِ مُقْبُولٌ۔

لغزشیں و اصف کی جو مشہور دوراں ہو گئیں	خوش نصیبی سے وہی فرصت کا سماں ہو گئیں
ایک دو گھنٹیاں ملی تھیں کام کی س عمر میں	ناگہاں دیکھا کہ غفلت میں گزریاں ہو گئیں
میں گیا اے ہم نشین 'اخابا' و محنت کا صلہ	یسی سیسی حسرتیں نذرِ حریفان ہو گئیں
ہو گئیں پانہاں اپنا ہندہ فکر و عمل	دل کی ساری قوتیں مصروف طوفان ہو گئیں
جلوہ افگن تھیں یہاں کیا کیا مبارک بستیاں	دیکھتے ہی دیکھتے نظروں سے پنہاں ہو گئیں
اب کہاں و اصف ملیں گی وہ گندیشہ صحتیں	اب وہ ہاتھیں سر بسر خواب پریشاں ہو گئیں

حقیقت یہ ہے کہ حضرت والد ماجد کی وفات کے بعد احقر کی ناتواں ہستی پر اس قدر پے در پے آفات

و مصائب کا نزول ہوا کہ زندگی کا نظام بالکل درہم برہم ہو گیا۔ اور خاص کر مدرسے کے ساتھ انتہائی تعلق بڑا ہی کٹھن اور حوصلہ شکن ثابت ہوا۔ یہ بڑے مرد آزما پیٹے کو پی تو لیا۔ لیکن اس کے عواقب و نتائج نے دن کا چین اور راتوں کی نیند حرام کر دی اور زندگی اجیرن بنا دی۔ حالات ایسے پیدا کیے گئے اور حادثات ایسے پیش آئے کہ دل کی ساری قوتیں اور دماغ کی ساری صلاحیتیں مدرسے کو سنبھالنے اور حالات کا مقابلہ کرنے میں صرف ہوتی رہیں۔ اور جسم و روح کی تازگی و توانائی غم و اندوہ اور الم و اضطراب کی نذر ہوتی رہی۔ وقت یہ تماشا دیکھتا رہا اور فاتحانہ مسکراہٹ کے ساتھ گزرتا رہا۔ اِنَّمَا اَشْكُو بَيْنِي وَ خُزْنِي اِلٰی اللّٰہ ۝

لیکن ان تمام حوادث و مواضع اور تیرہ بختیوں کے باوجود نہایت دل میں ایک چراغ جل رہا تھا۔ یعنی کفایت المفتی کا فکر ہر وقت تازہ تھا۔ اور یہی وہ فکر تھا جس نے شدید ترین صعوبتیں جھیل لینے اور کڑوے سے کڑوے گھونٹ پی جانے اور ہر قسم کی توہین و تحقیر برداشت کر لینے پر مجبور کر دیا۔

یہ دنیا سازگار آئے نہ آئے لیکن اسے واصف بہر صورت ہمیں ہیٹا یہاں یوں بھی ہے در یوں بھی

تجویب تو احقر نے حضرت کی وفات کے بعد شروع کر دی تھی۔ اور تجویب کے مطابق مسودہ کا کام بھی بہت کچھ نمٹ چکا تھا۔ پانچ سال کام کرنے کے بعد متوی کرنا پڑا۔ بہت عرصے تک ملتوی رہا۔ ایک اور صاحب کے بھی سپرد کیا گیا مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ شروع ہوا پھر ملتوی ہوا۔ پھر شروع ہوا پھر ملتوی ہوا۔ بار بار ایسا ہوتا رہا۔ غرض کہ آٹھ سال تک تسلسل قائم نہیں رہ سکا۔

رفیق کہ خارا ز پاکشم حمل نہاں شد از نظر یک لحظہ غفل بودم و صد سالہ را ہم دور شد

آخر میں اب سے چار سال قبل پھر احقر نے بتوفیق ایزدی ہمت کر کے کام شروع کیا۔ اور کارساز حقیقی کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ پہلی جلد قارئین کے پیش نظر ہے۔ اس کے بعد انشاء اللہ بہت جلد دوسری جلد شائع ہوگی۔ پوری کتاب نو جلدوں میں شائع ہوگی، اور جو فتویٰ اس اثناء میں دستیاب ہوں گے ان کو بھی شامل کر لیا جائے گا۔ اور جو طباعت کے بعد موصول ہوں گے ان کو آئندہ ایڈیشن میں شامل کرنے کے لیے محفوظ رکھا جائے گا۔

فتویٰ کو مہیا کرنے اور جمع کرنے کے علاوہ تسوید کے وقت کی دشواریاں اور مشکلات پیش آئیں رجسٹرڈ پر جن لوگوں نے فتویٰ درج کیے تھے ان میں سے اکثر نہایت بد خد تھے۔ ان کے لکھے کو پڑھنے میں سخت محنت کرنی پڑی۔ بعض مرتبہ تو ایسا ہوا ہے کہ ایک ہی فتوے کو پڑھنے اور سمجھنے میں کئی کئی گھنٹے لگ گئے۔ عربی عبارتوں میں ناقلین نے اکثر غلطیاں کی ہیں۔ ان عبارتوں کو اصل کتابوں سے درست کیا گیا۔ حضرت مفتی اعظمؒ نے جہاں



حوالہ میں صرف کتب کا نام تحریر فرما دیا ہے صفحہ و باب وغیرہ نہیں لکھا ان حوالوں کو اصل کتاب سے نکالنے میں بھی بہت وقت صرف ہوا۔ بہر حال کہیں عربی عبارت میں کچھ شک ہوا یا بد خطی کی وجہ سے صاف پڑھی نہیں گئی تھی الامکان اس کو اصل کتاب میں تلاش کر کے درست کر دیا گیا ہے۔ اور حوالہ کا صفحہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔

فتاویٰ و درج کرنے میں بہت احتیاط برتی گئی ہے۔ جو فتویٰ باہر سے حاصل ہوئے ان میں سے صرف انہیں فتاویٰ کو شامل مجموعہ کیا گیا ہے جو خاص حضرت مفتی اعظمؒ کے قلم مبارک کے تحریر کیے ہوئے تھے۔ اگر کسی نے نقل بھیجی تو اس کو مجموعہ میں شامل نہیں کیا گیا۔ حضرت مفتی اعظمؒ کا انداز نگارش اور ان کے ہاتھ کی تحریر کو احقر خوب اچھی طرح پہچانتا ہے۔ تالیف کے وقت اگر کسی تحریر کے متعلق پورا یقین حاصل نہیں ہوا اس کو الگ کر دیا گیا۔ جن سوالات کی عبارتیں بہت حویل تھیں ان کو حتی الامکان مختصر کر دیا گیا ہے۔ لیکن صرف اسی قدر کہ سائل کا مقصود فوت نہ ہونے پائے۔ اگر کسی فتوے میں مختلف قسم کے چند سوالات و جوابات تھے تو ان کو الگ الگ متعلقہ ابواب میں درج کر دیا گیا ہے۔ اس طرح ایک فتوے کے کئی فتوے بن کر شمار میں آئے ہیں۔

جو فتاویٰ عربی یا فارسی زبان میں ہیں ان کا ترجمہ بھی کر دیا گیا ہے۔ تبویب کے لیے عنوانات قائم کرنے میں اس امر کا خیال رکھا گیا ہے کہ عام فہم ہوں۔ جزیات کو زیادہ سے زیادہ عنوانات پر تقسیم کیا گیا ہے تاکہ مسائل کو تلاش کرنے میں سہولت ہو۔

اس مجموعے میں سب سے قدیم فتویٰ جو دستیاب ہو سکا وہ ۱۳۱۹ھ کا ہے جب کہ آپ مدرسین اعظم شاجہ پور میں مدرس تھے۔ اس پر آپ کے اولین استاد مولانا عبیدالحق خان اور دیگر علمائے شاجہ پور کے دستخط اور مہریں ثبت ہیں۔ یہ فتویٰ سنت فجر کے متعلق ہے۔ جو انشاء اللہ تیسری جلد میں آئے گا۔

جو فتاویٰ جمع کیے گئے ہیں وہ تین قسم کے ہیں۔ اول وہ فتاویٰ جو فتول فتاویٰ کے رجسٹروں میں سے لیے گئے ہیں، ایسے فتاویٰ کی پہچان یہ ہے کہ لفظ المستفتی پر نمبر بھی ہے اور مستفتی کا نام و مختصر پتہ اور تاریخ روایت بھی درج ہے۔ بعض جگہ سوال نقل نہیں کیا گیا ہے بلکہ لفظ ”جواب دیگر“ کے اوپر مستفتی کا نمبر ڈال دیا گیا ہے۔

دوسرے وہ فتاویٰ جو ”روزہ“ ”اجمعیہ“ سے لیے گئے ہیں۔ ان میں لفظ سوال سے نیچے حوالہ لکھا گیا

ہے۔

تیسرے وہ فتاویٰ جو گھر میں موجود تھے یا باہر سے حاصل کئے گئے یا مطبوعہ کتابوں میں سے لیے گئے لفظ جواب کے شروع میں جو نمبر لکھا گیا ہے وہ مجموعہ میں شامل فتاویٰ کی کل تعداد ظاہر کرنے کے لئے سیریل نمبر ہے۔

یہ جداول جو آپ کے پیش نظر ہے اس میں کل فتاویٰ چار سو انیس ہیں۔  
تفصیل اقسام یہ ہے

رجسٹروں سے ۲۸۴ مجموعہ سے ۶۶ متفرق ۶۹ کل ۳۱۹

ادب و عنوانات کے لیے علیحدہ علیحدہ مسودہ کاغذ کی کتابیں بنائی گئی تھیں۔ ہر ایک مسئلے کو اسی باب و عنوان کے تحت درج کیا گیا جس سے اُس کا تعلق تھا۔ اس طرح مسودہ تیار ہوا جو فل اسکیب سائز کے تین ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے تیار ہونے کے بعد اس کی تصحیح اور مقابلہ بالمعنا نظر کیا گیا۔

احقر نے مسودہ کو لفظ لفظ پڑھا اور مقابلہ نے اصل کو دیکھا۔ تصحیح اور مقابلہ میں احقر کی رفیقہ حیات نے باحس و جود شرکت اور پورا تعاون کیا۔ اور کبھی کبھی فرزند سعید برخوردار موسوی انیس الرحمن فی ضل دیوبند شریک کار رہے۔ اور تصحیح و مقابلہ کا کام تقریباً ایک سال میں مکمل ہوا۔

غرض کہ اب پھر دوبارہ تقریباً چار سال تک مسلسل محنت شاقہ اور عرق ریزی کے بعد مسودہ پورا ہوا۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَنۡہٗ وَ کَرَمِہٖ وَ الشُّکْرُ لَہٗ اَوَّلًا وَ اٰخِرًا۔

بہر اوصاف کا اس میں کچھ نہیں ہے وہ کوئی اور ہی خلوت نشیں ہے  
وہ اپنا کام لے لے جس سے چاہے کہ می باید سید راہم گیا ہے  
بائیں کم مانگی اس کا کرم ہے یہاں کیا ہے بزرگوں کا مجرم ہے  
تری توفیق سے فائز ہے بندہ خدایا شکر سے عاجز ہے بندہ

اب حضرات اہل علم اور ریاب کمال کی خدمت میں گزارش ہے کہ اگر کہیں ترجمہ میں کوئی لغزش ہوگئی ہو تو احقر نظر سے گزرے۔ نیز تبویب میں اگر کوئی مسئلہ غلط جگہ درج ہو گیا ہو یا فریبگ اصطلاحات میں کوئی غلطی ہو تو احقر کی کم علمی اور قصور پر محمول فرمائیں اور احقر کو آگاہ فرمائیں  
اور نکتہ چینوں سے میں کچھ عرض کرنا نہیں چاہتا۔

بہمنوں کی حرف گیری سے نہ ہو و اوصاف مآول نقد دل باز ر روائی میں پرکھ جائے گا

آخر میں قرین کرام سے گزارش ہے کہ حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی جلیل القدر خدمات کے پیش نظر اپنے مخصوص وقت کی دعاؤں میں ان کی ذمت برائی کو یاد رکھیں اور ایصالِ ثواب فرمائیں۔

اور اگرچہ اس موقع پر اپنا نام لیتا ہے، لیکن ہے مگر حضرت سلیمان علیہ السلام کے تذکرے کے ساتھ ایک

مور ہے، یہ کا تذکرہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی عظمت میں کسی قسم کے نقص کا موجب نہیں۔ احقر بے انتہا محتاج ہے آپ حضرات کی دعاؤں کا کہ بالکل بے بضاعت اور فقیر ہے۔

رہے دنیا سے بھی محروم اور عجبی سے بھی غافل  
یہ عمر چند روز درایگاں یوں بھی ہے اور یوں بھی  
البتہ فحوائے لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ آیت شمع شوق و تناسیہ خانہ دل میں روشن ہے اور انشاء  
اللہ روشن رہے گی۔

وَأَخِرُ دَعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ۔

احقر حفیظ الرحمن واصف ابن حضرت علامہ مفتی اعظم مورانا کفایت اللہ

مدرسہ امینیہ اسلامیہ کشمیری دروازہ دہلی

مورخہ ۲۴ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ

(مئی ۱۹۶۹ء)

## تاریخ تکمیل مسودہ

اب وہ کہ تیرا دامن ہے یکسوں کا ماویٰ  
تیرے کرم سے میری مشکل ہوئی ہے آسان  
عبرت فواہیں بیحد اس ناتواں کے حالات  
ہمت بھی ہے شکستہ منزل بھی بے نشان ہے  
لیکن یہ ہے کرشمہ تائید ایزدی کا  
سولہ برس سے عظیم اپنا سفر ہے جاری  
بارے بفضل باری منت کی کاوشوں سے  
تخریجِ وحیہ بھی تھجج و ترجمہ بھی  
ہے ایک یادگار مفتی کفایت اللہ  
۸۵ ۱۳۳ ۱۳۸۹

اے وہ کہ تیری رحمت ہر درد کا ہلدا  
سب ہو گئے مرتب بکھرے ہوئے فتاویٰ  
غفلت کا معصیت کا آنکھوں پہ ہے غشاوہ  
چاروں طرف سے غم نے دل پر کیا ہے دھاوا  
رحمت نے ہر قدم پر دل کو دیا بڑھاوا  
کھولا نہیں ہے دم بھر اس راہ میں کجاوہ  
تیار ہو گیا یہ مجموعہ فتاویٰ  
کافی ہوئی ہے محنت توہیب کے علاوہ  
کیا خوب سال جبری ہے تاریخ الفتاویٰ  
۱۳ ۸۹

کیا ۱۳۳۱ سکے کا واصل جز تحفہ ندامت

ہائیں حیات ہرزہ یا میں کلام یا وہ

## ہیلا باب دار الاسلام اور دار الحرب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام على رسوله محمد وآله واصحابه اجمعين۔ المحدث۔

### دار الحرب میں بینک کی ملازمت

(سوال) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ بینک کی وہ ملازمت جس میں سود کا حساب کتاب و عملدرآمد وصول باقی کرتا پڑتا ہے، یہ ملازمت اہل اسلام کے لئے شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ تو جروا۔

المستفتی۔ احقر اہل عباد محمد و صف قنوی کلی و باران اجیری گیت دہلی۔ موری ۷۷ ار مضان المبارک

۱۳۴۲ھ ۲۲ اپریل ۱۹۲۴ء

(جواب ۱) سرکاری بینک کی ملازمت اس حیثیت سے کہ اس میں سودی کاروبار ہوتا ہے ناجائز نہیں ہے کیونکہ بحالت موجودہ گورنمنٹ برطانیہ محارب ہے اور ہندوستان دار الحرب ہے (۱) اور اس میں گورنمنٹ سے سود لینا ناجائز نہیں ہے۔ (۲) لیکن سرکاری بینکوں میں قصداً روپیہ جمع کرنا اور اس کے ذریعے سے ایک قسم کی امداد پہنچانی درست نہیں (۳)۔ فقط۔

### ہندوستان دار الحرب ہے یا دار الامن؟

(اخبار سہ روزہ اشاعت دہلی موری ۷۷ رجب ۱۳۴۳ھ مطابق ۲۲ جنوری ۱۹۲۶ء)

(سوال) واقعات حاضرہ سے دریائے انظر اب اس ہستی ناپائیدار میں جس قدر زور و شور سے لڑیں مار رہا ہے اس کا خاکہ زمین و آسمان میں پر کشید کر کے مٹتی ہوں کہ ازل و اشقیقت مفصل و مشرع دایا کل سے جواب مرحمت

۱۔ ہندوستان کے دار الحرب ہونے سے ہونے میں اختلاف ہے، ایک جماعت کی رائے یہ ہے جو حضرت مفتی صاحب نے تحریر فرمائی ہے، ان حضرات کا متنبہ مندرجہ عبارت ہے (لا تصیر دار الاسلام دار الحرب الا بامور ثلاثة الحج) وفي الشامي "وقال لا شرط واحد لا غير، وهو طهار حكم الكفر (رد المحتار مع التنوير و شرحه ۱۷۴، ۱۷۵) (الجامع لمصنف) جبکہ دوسرے حضرات کی رائے اس کے خلاف ہے (تفصیل کے لئے (امداد السن ۳، ۳۶۵)

۲۔ "لاربا بین المسلم والحربی فی دار الحرب (نصب الربا ۴/۴) دار العا مون الطبعة الاولى۔ ذکر عن مکحول عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: لا ربا بین المسلمین و بین اهل دار الحرب فی دار الحرب (اعلاء السنن ۳۳۳، ۳۳۴) (مناہج العلماء) بعض علماء نے اس پر فتویٰ دیا ہے کہ یہ سب اور ائمہ محدث کے نزدیک دار الحرب میں بھی سودی ناجائز نہیں۔ کیونکہ دار العا مونی (۳/۱۵۵) دار الاحکام، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸،

فرما کر مضطرب قلوب کو موقع تھکد عن فرمائیں۔ رہائی :

شرک کے جو رو ظلم سے مسلم غضب میں ہے، بیتاب اہل ہند ہیں خدشہ حب میں ہے  
گھر ہے امن کا ہند کہ دار الحرب ہے ہند، اے علمو! بتلو دکھا کیا کتب میں ہے  
پریشان خاطر شاہ صمدی، جنوی از سبستی

(جواب ۲) بہتر یہ تھا کہ سوال کو نثر کے ایک مختصر فقرے میں کہ ”ہندوستان دار الحرب ہے یا دارالامن؟“  
کردیا جاتا۔ مگر خیر جواب عرض کیا جاتا ہے۔ ہندوستان کے دار الحرب ہونے نہ ہونے میں علماء کا امتیاز ہے،  
اور میرے نزدیک نہ دار الحرب ہے نہ دارالامن۔ بعض احکام میں مثلاً جواز تعدد و عیدین وغیرہ میں  
دارالامن ہے (۲) اور بعض احکام مثلاً محارب و رنست سے سود لینے میں دار الحرب ہے۔ اگرچہ اختلاف دعائی  
وجہ سے احتیاط اسی میں ہے کہ مسلمان سود لینے کا ارادہ کر کے رنست کے بچوں میں روپیہ جمع کرنے کی عادت  
نہ اٹھیں، تاہم جمع شدہ روپے کا سود و رنست کے پاس چھوڑیں بھی نہیں۔ (۳) محمد کفایت اللہ غفرلہ

دار الحرب کے کفار سے سود لینے کا فتویٰ۔

(سوال) دارالامن اور دار الحرب کی کیا تعریف ہے؟ دار الحرب میں اہل کتاب کفار وغیرہ سے سود لینا ناجائز ہے  
نہیں؟ زید اور بحر اخذ دیوانہ غیر المسلمین میں باہم مختلف ہیں۔ زید کہتا ہے کہ ہندوستان میں جملہ شعہ  
کفر بلا خوف محکم حل ہے۔ ان سے لے جاتے ہیں۔ دوسرے اجرائے حدود و قصاص و قتل مرتد کی طاقت نہیں۔  
تیسرے ساروا لیکٹ اور فرینج میں ناجائز قیود کے ذریعہ گورنمنٹ نے مداخلت فی الدین شروع کر دی ہے۔  
تحریک کشمیر وغیرہ میں محض امداد کے تحت الحاق و تسبیح کلمہ ائمہ کے جرم میں سینکڑوں علمائے راجستھان سیر ہوتے،  
لہذا ہندوستان دار الحرب ہے، اس میں اہل کتاب وغیرہ کفار سے اخذ روایا ناجائز ہے۔ عمر و کہتا ہے کہ ہم قانون دیتے  
ہیں، نماز، جمعہ، جمعہ، عیدین اور کرتے ہیں۔ لہذا یہ دارالامن ہے اور اخذ روایا ناجائز ہے۔ زید جواب میں کہتا  
ہے کہ ان اعمال صافہ میں اس وقت تک آزادی ہے جب تک کہ یہ امور تعزیرات ہند کے کسی قانون سے نہ  
تکرائیں۔ اگر وعدہ ۱۳۴۷ وغیرہ آرڈیننس کے ذریعہ حکومت ان کاموں کو روکنے چاہے تو مسلمان ہند میں اتنی  
سیاسی قوت نہیں جس کے ہنر و سہ پروہ مقابلہ کر سکیں۔ جیسے کہ ساروا لیکٹ کے معاملے میں اور حرار کی تحریک  
میں اور معاملہ فرینج میں مسلمان باوجود انتہائی کوشش کے کامیاب نہ ہو سکے۔

المستفتی نمبر ۲۰۳۔ شیر احمد صاحب خدیب مسجد جامع پیر درہ۔ ۲۰ محرم ۱۳۵۳ھ ۵ مئی ۱۹۳۴ء۔

نوٹ۔۔ فتاویٰ سے استفادہ کرتے وقت تاریخوں کے تقدم و تاخر کا حوالہ دیکھنا ضروری ہے۔ واصل

۱۔ دیکھئے، اہل السن ۴۰، ۱۳۶۵، اربعہ تقرآن کراچی

۲۔ امامی، ذیل ولایہ کفار، فیجوز المسلمین اقامۃ الجمع والاعیاد، (الشماعہ: ۴/ ۷۵) سعید

۳۔ وقد انعقت ۱۰۰ علی ن الخروح من الخلاف مستحب قطعاً، اعلی السن: ۱۶/ ۳۶۶

۴۔ اس رقم کا نام ہے، پانچہ زبانیہ پر متون ہے، جو کہ درست نہیں۔ مواضع تارخ من جت و حرمت میں احتیاج اولی ہے۔

(جواب ۳) ہندوستان کے دارالحرب ہونے میں تو زید کا بیان صحیح ہے۔ (۱) لیکن سو دینیے کا فتویٰ علیٰ الاطلاق دینے مسلمانوں کے لئے خطرناک ہے کہ سو کی حرمت کی اہمیت ان کے ذہن سے نکل جائے گی۔ (۲)  
محمد کفایت اللہ کا لہ

دارالحرب میں قائم کفار کی کمپنی سے ہمہ کرانا

(سوال) زید ایک ہندوستانی مسلمان ہے۔ اس کی خوانش ہے کہ اپنے اہل و عیال کی آئندہ بہبودی کے لئے اپنی جان کا ذمہ کر لے۔ جس ذمہ کمپنی میں وہ ذمہ کرنا چاہتا ہے وہ انگلستان میں ہے کمپنی کے حصہ دار اس کے دیگر بیکر وغیرہ بھی انگریز ہیں۔ ہندوستان میں کاروبار کے لئے کمپنی کی ایک شاخ ہے۔ شرعی حکم ہے؟

المستفتی نمبر ۶۷۱ محمد حسین علی، اے بی ٹی ملگ، فراشتہ دہلی۔ ۱۱ شعبان ۱۳۵۴ھ ۹ نومبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۴) ہندوستان کے دارالحرب ہونے کی بنا پر زید کو جائز ہے کہ وہ انگلستان کی کمپنی میں زندگی کا

ذمہ کر لے۔ (۲) محمد کفایت اللہ کا لہ

دارالحرب میں جمعہ عیدین اور سو دینیے کا حکم

(سوال) ہمارے پٹھان لوگ آپس میں جھگڑتے ہیں کہ یہ ملک دارالحرب ہے یا نہیں۔ کیونکہ اگر دارالحرب ہو تو بیاج یا ربو جو کہ پٹھان لوگ لیتے ہیں آواز ہو اور اگر دارالاطلام ہو تو بد ہے۔ نیز جمعہ کی نماز اس ملک میں جائز ہے یا نہیں۔ اگر جمعہ کی نماز جائز ہے تو احتیاطی چار رکعات وہ بھی جائز ہیں یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۷۱۵ اے ال محمد خاں پٹھان (بمبئی) ۲۵ شوال ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۱ جنوری ۱۹۳۶ء

(جواب ۵) اگر دارالحرب بھی ہو جب بھی غیر مسلمانوں سے ریو لینا (ان کی رضہ مندی سے) جائز ہے۔ (۱) مسلمانوں سے یا جبراً غیر مسلمانوں سے لین رو نہیں (۵) جمعہ کی نماز جائز ہے (۶) ظہر احتیاطی پڑھنا نہیں چاہئے۔ (۷)

محمد کفایت اللہ

۱۔ رحى البلاد التي ليس بمسلمين عليها ولاية، وسلطان، ولا تقام فيها أكثر شعائر الاسلام

(جاء في: فتاوى دار الفکر، ۸، ۳۹) مقبول (حتیٰ یہ) یہ آباد ہے، دوسری رائے اس کے خلاف ہے

۲۔ قد اتفقت الامم على اعلان السن ۳۹۵/۱۴ على ان الخروج من الخلاف مستحب قطعاً (اعلاء السنن ۱۴/۳۶۶)

۳۔ ہندو سوادھو قدر مرآب ہے، ارا حرب میں ان متوفی فاسد و کہ جاز ہے قول کو بیادنا کر یہ فتویٰ یا گیا ہے، دوسرے حضرات اس کو

دارالحرب میں بھی ناجائز کہتے ہیں (دیکھئے امداد الفتاویٰ ۳/۱۶)

۴۔ لان ماله ثمه مباح فيحل بوضاه مطلقاً (درمختار: ۴/۱۷۵)

۵۔ احترب بالحربی عن المسلم الاصلی، والذمی، وکنا عن المسلم لحربی اذا هاجر اليها الح (النشامیہ: ۵/۱۸۶ (س)

۶۔ واما فی بلاد دعبها ولاہ کفار فيجوز للمسلمين اقامة الجمع والاعیاد. (النشامیہ: ۵/۱۷۵ (سعيد)

۷۔ فی الحرب قد اُفتيت مراراً بعدم صلوه الاربع بعدها بية أخر ظهر " (درمع الرد: ۲/۱۳۷ (سعيد)

ہندوستان کا دارالحرب ہونا قوی اور راج ہے

(سوال) حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے لحاظ سے ہندوستان دارالحرب ہے یا دارالسلام؟  
نیز تحقیق کی رائے کے لحاظ سے بھی؟ اور فتویٰ کس پر ہے؟

المستفتی نمبر ۷۰۔ عمرالحق (کاٹھیواڑ) ۱۴ ذی قعدہ ۱۳۵۳ھ ۸ فروری ۱۹۳۶ء

(جواب ۶) اب ہندوستان کے دارحرب ہونے کی رائے قوی اور راج ہے اور سی پر فتویٰ ہے۔ (۱۰) محمد کفایت اللہ

(دارالحرب میں غار سے سود لینا اور اس کو فقراء اور مسکین پر خرچ کرنا (سوال)

(۱) ہندوستان دارالحرب ہے یا نہیں؟

(۲) مرد دارالحرب ہے تو کافروں سے مسلمان سود لے سکتا ہے یا نہیں؟

(۳) (الف) جس مسلمان کی رقم ذخاں میں رکھی ہوئی ہے وہ ۱۳۵۱ اپنی رقم سود ڈاک خانہ سے لے سکتا ہے یا نہیں؟ (ب) اگر لے سکتا ہے تو اس سود کو اپنی ذات پر یا کسی اسلامی دار پر یا غیر مستطیع طلبہ پر خرچ کر سکتا ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۰۱۳ حبیب احمد (کتھن ضلع کرناٹ) ۲ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ ۲۳ جون ۱۹۳۶ء

(جواب ۷) (۱) ہندوستان تول راج دارالحرب ہے۔ (۲)

(۲) ہاں حزبی کافروں سے دارالحرب میں مسلمان کو سود لینا مباح ہے۔ (۳) مگر چونکہ ہندوستان کے دارالحرب ہونے میں اختلاف ہے، اس لئے مسلمانوں کو باخوری سے چھنا حوط ہے۔ (۴)

(۳) ڈاک خانہ سے ضرور سود کی رقم لے لے اور مسکین و یتامی پر خرچ کر دے یا طلبہ کو دے دے۔ (۵)

محمد کفایت اللہ کان اللہ

ہندوستان سے ہجرت کرنا ضروری ہے نہ اس میں

مسلمانوں کا آپس میں سودی لین وین جائز ہے

(سوال) کیا ہندوستان اور بلوچستان دارالحرب ہے یا دارالسلام۔ اور کیا دارالحرب سے مسلمانوں کو ان

دارالسلام ہجرت کرنا واجب و لازمی ہے یا نہیں۔ اور کیا ریوا یعنی سودی کا روہار کرنا دارالحرب میں بعض

مسلمانوں کا بعض مسلمانوں سے جائز ہے یا نہیں؟

۱۔ "وقالا: بشرط واحد لا غیر وهو اظہار حکم الکفر وهو قیاس" (الشامیہ ۱۷۴/۴ سعید) "بعض علماء دین سے قول کو ترجیح دی ہے۔" (یعنی اعلاء السنن ۱۳ ۳۶۵)

۲۔ "وقالا: بشرط واحد لا غیر وهو اظہار حکم الکفر وهو قیاس" (الشامیہ ۱۷۴/۴ سعید) "بعض علماء دین سے قول کو ترجیح دی ہے۔" (یعنی اعلاء السنن ۱۳ ۳۶۵)

۳۔ "لان مالہ لمہ مباح فیحل برعہ مطلقاً" ("الردع اللہ" ۵/ ۱۸۶ سعید) یہ ایک قول ہے دوسرا قول مہم جوہر کا ہے۔ (یعنی امداد الفتاویٰ ۳/ ۵۵، امداد الاحکام ۶۴۷/۱)

۴۔ "یعنی اعلاء السنن ۱۳ ۳۶۵ ۳۶۶"

۵۔ یہ کم میانی مشنریوں کو دی جاتی تھی اور اس کو نفی کی تبلیغ کے لئے استعمال کرتے تھے اس لئے یہ فتویٰ پایا جاتا ہے۔



المستفتی نمبر ۱۶ مولوی عطاء اللہ صاحب کو منہ (ہندوستان) ۱۹ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ ۸ گست ۱۹۳۶ء (جواب ۸) ہاں ہندوستان اور بلوچستان جو حکومت انگریزی کے تحت حکومت میں دارالحرب ہیں اور (۱) اور دارالحرب میں عقود یہ حرئی کافروں کے ساتھ جائز ہیں۔ (۲) مگر ہجرت اس لئے فرض نہیں کہ لا نیکی فرض ممکن ہے (۳) لیکن مسلمانوں کو عقود یہ کی اجازت دو وجہ سے دین مشکل ہے۔ اول یہ کہ دارالحرب ہونے میں محض عہد کا اختلاف ہے، اس لئے شبہ رہا کہ تحقق ہو سکتا ہے۔ (۴) دوسری یہ کہ دارالحرب میں بھی مسلمانوں کو آپس میں سود لینا دینا قبول رائج جائز نہیں ہے۔ (۵) اور روای کی مرد وچ صورتوں میں مسلمانوں کی شرکت اکثری طور پر لازمی ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دلی۔

ہندوستان دارالحرب ہے

(سوال) ہندوستان واقعی اس وقت دارالحرب ہے یا اگر ہے تو کیوں؟ اگر نہیں تو کیسے؟

المستفتی - نمبر ۱۹۱ محمد دانیال صاحب (۱۱ ہور) ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ ۱۶ ستمبر ۱۹۳۶ء (جواب ۹) ہندوستان دارالحرب ہے۔ (۱۰) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دلی

دارالحرب کی تعریف اور ہندوستان کے مسلمانوں کی ذمہ داریاں

(سوال) (۱) دارالحرب سے کیا مطلب ہے (۲) آیا اس وقت ہندوستان دارالحرب ہے یا نہیں اگر نہیں تو کیوں (۳) اگر ہے تو مسلمانوں پر کیا فرض ہے۔

المستفتی محمد رفیع صاحب (آلہ آباد) ۲۴ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ ۱۳ جولائی ۱۹۳۹ء (جواب ۱۰) (۱) دارالحرب وہ ملک ہے جس میں کفار کی خود مختار حکومت ہو جو اپنی مرضی کے موافق احکام جاری کرنے پر قادر ہو۔ (۲) ہندوستان یقیناً دارالحرب ہے۔

(۳) مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ حسب استطاعت ہمارے شریعہ قائم کرنے اور اسلامی حکومت کے اجراء میں آزادی حاصل کرنے کی کوشش کریں اور مسلسل جدوجہد جاری رکھیں۔ (۸) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دلی

طیہ نقل مطابق قل ہے۔ یہ اخیان ہے کہ یہاں اصل میں لفظ اسلامی حکومت کے بجائے "اسلامی حد" ہوگا۔ واضح ستی من۔

۱۔ وقال ابو یوسف ومحمد : بشرط واحد لا غیر ، وهو اظهار احکام اهل الکفر وهو القیاس " (ہندیہ ۲۳۲ ۲۰ م جدیدہ ) (اعلاء السبس ۱۴ ۳۶۵ ادارہ القرآن)

۲۔ لان مالہ ثلثہ مباح فیحل برصاء مطلقاً " (الشیامیہ ۱۸۶ / ۵ سعد) ، ذہبکھنے ، اعداد الفتاوی ۱۵۵ / ۲

۳۔ والثانی ، قادر لکھ یمکنہ اظهار دیہ واداء ، وجبتہ ومستحبہ " (تکملہ فتح العلم ۳۷۳ / ۳)

۴۔ دیکھئے اطباء ، کن خواہ سبتہ

۵۔ "فان مدلولہ جواز الترابیہ مسلم اصلی مع مظہ ، اومع الدعی ہد وهو غیر صحیح " (الشیامیہ ۱۸۶ : ۵ سعید)

۶۔ دیکھئے شہرہ

۷۔ فی البلاد ، ہی بس للمسلمین علیہا ولایۃ ، ولایقم فیہا اکثر شعائر الاسلام ، حتیٰ لفقہ الاسلامی وادلہ (۳۹، ۸) مکتبہ حقانیہ

۸۔ اما فی البلاد علیہا ولاہ کفار ویحب علیہم طلب " و آل مسلم " (الشیامیہ ۱۷۵ : ۴)

دار الحرب ہونے کی شرائط اور دار الحرب میں سودی لین دین  
(سوال) (۱) ہندوستان دار الحرب ہے یا نہیں؟

(۲) دار الحرب میں کفار سے یا کریان یا کون کو دینا جائز ہے یا نہیں؟

(۳) دار الحرب ہونے کی کون کون سی شرط ہے؟

المستفتی - نمبر ۲۶۳۴ محمد ولی شمس الدین صاحب (حجرات) ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۵۹ھ ۷ جولائی ۱۹۴۰ء

(جواب ۱۶) (۱) ہندوستان دار الحرب ہے مگر دار الحرب کے تمام احکام یہاں جاری نہیں ہیں۔

(۲) ہندوستان میں مسلمانوں کو سود لینا دینا جو شہ کے چند نر نہیں۔ یعنی ہندوستان کے دار الحرب ہونے میں علماء کے اختلاف کی وجہ سے شہ پیدا ہو گیا ہے۔ (۲)

(۳) جو ملک ایک بار دار الحرب بن گیا، وہ ہمہ وقت دار الحرب کے دار الحرب بننے میں امام اعظم رحمۃ اللہ کے نزدیک تین شرطیں ہیں۔ اولیٰ یہ کہ اس میں حکومت سابقہ کی کوئی شہ نہ ہو۔ دومی یہ کہ اس میں ایک ایسا ایسی جگہ نہ ہو جس سے یہ کہ اس کا دار الحرب اسلام سے اقصا باقی نہ رہے۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

ہندوستان میں سود کا جواز

(سوال) ہندوستان کے دار الحرب ہونے میں اب تو کوئی شک نہیں معلوم ہوتا۔ تو یہ اب سود لینا جائز ہو گا۔ اور اس کا استعمال جائز ہو گا؟

المستفتی - نمبر ۲۸۱۳ سیماں مدنی حافظ فی بدوولی ضلع سورت۔ ۸ اریح ۱۳۵۰ھ

(۲۸ دسمبر ۱۹۵۰ء)

(جواب ۱۶) ہندوستان اگرچہ پہلی حالت میں نہیں رہا، مگر دار الحرب نہیں بنا۔ بسکہ یہاں کی حکومت قانوناً مشرک حکومت ہے۔ اس میں مسلمان ممبر بھی شامل نہیں۔ اس لئے سود کا جواز سمجھ میں نہیں آتا۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

۱۔ یہ کہ دار الحرب کی ترتیب میں یہ قیہ موجود ہے کہ  
”لا تقام فیہا اکثر شعائر الاسلام“ اگرچہ ہندوستان میں اس میں  
۲۔ دیکھئے (اماء السنن ۳/۳۶۵)

۳۔ لا تصور دار الاسلام در حرب۔ لا یصور ثلاثہ اجدھا باجراء احکام اهل الشرک علی سبیل الاستہار وان لا یحکم فیہا  
بحکمہ لا سلام و التانی۔ لا تكون مصد دار الحرب ولا یحتل بیہما بلد من بلاد الاسلام الا ان لا یفی فیہ مومن  
ولا ذمی أما بامانہ الاول (ہدیہ ۲/۳۳۴) حاجدہ کوئٹہ

۴۔ ”لو احرب احکام المسلمین و احکام اهل الشرک لا تكون دار الحرب“ (طحاوی علی الدر ۲/۴۶۰) طبع  
دار المعرفہ بیروت

## دوسرا باب اسباب نجات

نیکی کار کا فرو مشرک کی نجات نہ ہوگی۔

ایک شخص خاندانی مسلمان ہے اور خود بھی نہایت پابند صومہ و صلوٰۃ ہے۔ تجھ گزر رہے ذکر و شخص کا بھی مددی ہے۔ وضع ظاہری بھی شریعت اسلام کے مطابق رکھتا ہے۔ لیکن زندگی اس کی مکرو فریب، کذب و افتراء، ایذاء رسائی و قطع رحم میں بسر ہوتی ہے۔ دوسرا شخص قوم کا برہمن پشیتی کا فرو مشرک ہے، اس کے گتے میں بول کی نیکی پڑی

رہتی ہے، رات دن پوچھاٹ کرتا رہتا ہے، عمر اسی کے ساتھ اس کی زندگی لبتا ہے، جس کی خدمت، یتیمی کی پرورش، عیہ اولیٰ کی ہمدردی میں بسر ہوتی ہے اور اس کی ذات یکسر امن و سکون ہے۔ براہ کرم مذہب اسلام کے نقطہ نظر سے بتائیے کہ ان دونوں میں کون نجاتی ہے اور کون ناری؟ یادو نوں ناری؟ انا، آپ چاہیں تو استناداً قرآن، حدیث و اقوال اکابر کا حوالہ دے دیں، ورنہ اس کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ مجھے صرف جناب نرائے بحیثیت ایک عالم دین ہونے کے درکار ہے۔ میں چند روز تک جناب کے فتویٰ کا انتظار کروں گا۔

المستفتی نیازتچھری ایڈیٹر سالہ نگار لکھنؤ۔

(جواب ۱۳) اسلامی اصول کے موافق نجات کے لئے ایمان لازم ہے۔ مشرک کے لئے نجات نہیں ہے۔ قرآن مجید میں ہے:-

ان الله لا يعفو ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء (سواء) (۱)

یعنی اللہ اس کو نہیں بخشنے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے، اور اس کے علاوہ جسے چاہے گا بخش دے گا۔ یعنی مشرک کی مغفرت کے ساتھ مشیت ایزدی متعلق ہی نہ ہوگی۔ خازن میں ہے۔

ومعنى الآية ان الله لا يغفر لمشرك مات على شركه ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء، یعنی ويغفر ما دون الشرك لمن يشاء من اصحاب الذنوب والاثام۔ (خازن ص ۲۵۳ مصر ج ۱)

آیت کریمہ کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ مشرک کو جو مشرک ہونے کی حالت میں مر جائے نہیں بخشے گا اور شرک کے علاوہ دوسرے گناہوں پر انہماک و اول میں سے جسے چاہے گا بخش دے گا (خازن صفحہ ۲۵۳ جلد ۱) اور حدیث میں ہے: ثم امر بلالا فنادى فى الناس انه لا يدخل الجنة الا نفس مسلمة۔ (بخاری جلد اول ص ۴۳۱) ۲

یعنی پھر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا تو انہوں نے لوگوں میں پکار کر یہ دیا کہ جنت میں صرف غلام مسلمہ داخل ہوں گے۔

ہاں جو مسلمان کہ بیان و اسلام کے ساتھ گناہوں کا مرتکب بھی ہو گا اگر توبہ کرے نہ مرے تو اس کو گناہوں کے سبب سے جہنم کا عذاب دیا جائے گا۔ یعنی وہ عذاب دیئے جانے کا مستحق ہے اگر حق تعالیٰ چاہے تو اس کو بغیر عذاب دیئے عیش و نرے اور چاہے عذاب دے کر بلا آخر نجات دے۔ (۱) کا کفر اور مشرک کے پاس نجات کی اساسی شرط اور رضائے حق تعالیٰ کی کلید جتنی ایمان نہیں۔ اس لئے وہ نجات جس کو رضائے مومن کے حصول یا وصول الی اللہ سے تعبیر کیا جاسکتا ہے نہیں پاسکتا۔ نہ نجات کا مستحق قرار دیا جاسکتا ہے۔ (۲)

نسانی روح کی منزل مقصود رضائے مومن یا بغاظ و بغور وصول الی اللہ ہے۔ اس منزل مقصود تک سفر کے لئے جس قوت کی ضرورت ہے وہ ایمان کی قوت (اسٹیم) ہے۔ اعمال حسہ اس قوت کے معین ہو سکتے ہیں، لیکن اصل قوت کا کام نہیں دے سکتے۔ مثلاً ایک مقام پر دو ٹرینیں کھڑی ہیں۔ ایک ٹرین کے ڈبے نہایت نفیس صاف شفاف، اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ ڈبوں میں ہر قسم کے سامان کے سامان فو اکہ الوان طعام سب موجود ہیں۔ اس میں بیٹھنے والے نہایت راحت و آرام پاتے ہیں۔ کھانا کھاتے اور مٹھائیوں اور میوؤں سے لذت حاصل کرتے ہیں۔ دوسری ٹرین کے ڈبے نہایت میلے کچیلے، خراب خستہ، ٹوٹے پھوٹے۔ نہ کسی قسم کی راحت کا سامان نہ کھانے پینے کا آرام۔ اس کے پرزے بھی پرانے گھسے ہوئے۔ گرد و نول میں فرق یہ ہے کہ پہلی ٹرین میں اسٹیم کا انجن نہیں ہے۔ اور دوسری میں اسٹیم والا انجن لگا ہوا ہے۔

ظاہر ہے کہ دوسری خراب خستہ ٹرین باوجود اپنی تمام قباحتوں اور خرابیوں کے واصل الی اللہ و (باقی) ہوگی۔ اور پہلی نفیس اور صاف شفاف ٹرین باوجود اپنی تمام خوبیوں بلکہ راحت پائشیوں اور فائدہ رسانیوں کے غیر واصل الی اللہ و (غیر ناجی) ہوگی، اس میں شک نہیں کہ اگر اس ٹرین میں اسٹیم کا انجن لگا دیا جائے تو اس کی سیر الی اللہ و اعلیٰ و کمال ہوگی۔ لیکن جب تک اصل قوت جتنی اسٹیم کا انجن نہ ہو اس کی تمام خوبیاں فائدہ رسانیوں زراپائشیوں، ڈبوں کی صفائی پرزوں کی خوشی و مضبوطی سب بے کار ہے۔ یہی مطلب اس آیت کریمہ کا ہے۔

ان الذین کفروا وما توا وہم کفار فلن یصل من احدہم ملء الارض ذہباً  
ولو افندی بہ (آل عمران) ۲۱

یعنی جو لوگ کافر ہوئے اور کفر کی حالت میں مر گئے تو ان میں سے کسی کی طرف سے زمین بھر سونا بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔ اگرچہ اس نے یہ سونا فدیہ خسران (یعنی فدیہ عدم نجات) کے طور پر پیش کیا ہو۔  
مراد یہ ہے کہ چونکہ اس نے وصول الی اللہ کی اصل قوت محرکہ و موصلاً حاصل نہیں کی (یعنی ایمان) تو اگرچہ دنیا میں اس نے زمین بھر سونا بھی خرچ کیا ہو مگر یہ اس کے لئے ایمان (یعنی اصلی قوت موصلاً) کے قیام مقام نہ ہوگا۔

۱ "و یغفر لمن یشاء" و یعذب من یشاء و کان اللہ عفوراً رحیماً (المتح) (۱۴)

۲ "کان اللہ لا یغفر لمن یشرب بہ" و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء" (النساء) (۱۶۶)

سور (آل عمران) (۹۰)

جس طرح کہ مثال مذکور میں پہلی ٹرین کی خوبصورتی، صفائی، مضبوطی، فائدہ و راحت رسائی و وصول اسی مقصد و  
کے لئے کام نہ آئی کیونکہ ان میں سے کوئی چیز بھی قوت موصولہ کا کام نہیں دے سکتی اور جب تک قوت موصولہ نہ  
ہو، ہر ایک کا وجود بے کار ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات مہمیت، خالقیت، ربوبیت، رزاقیت  
وغیرہ پر ایمان رکھتے ہیں ان کے لئے تو اس امر کو سمجھ لینا کچھ مشکل ہی نہیں کہ اسلام نے نجات کے لئے ایمان  
باللہ کو کیوں لازم قرار دیا ہے۔

بادشہ سے بغاوت ایسا جرم ہے اس کے ہوتے ہوئے مجرم کی تمام صفات حسنہ اس کے بچانے کے  
لئے کافی نہیں ہوتیں بالخصوص جب کہ بادشہ نے یہ احسان بھی کر دیا ہو کہ باغی کا جرم بغاوت معاف نہیں کروں گا  
باقی جرائم کو چاہوں گا تو معاف کر دوں گا۔

یہ شبہ کہ جس شخص کی زندگی بنائے جنس کی خدمت یا عیسیٰ کی پرورش، یا اژدہ کی ہمدردی میں بسر  
ہوئی ہے اس کا تکیہ نہ ہوتا اس امر کو مقتضی ہے کہ یہ اعمال حسنہ بے کار اور ضائع ہو جائیں اور یہ بات غیر معقول  
ہے، اس امر پر مبنی ہے کہ اعمال حسنہ کو نجات کے لئے موجب بالذات مانا جائے اور یہ غلط ہے۔ کیونکہ نجات  
یعنی وصول الی اللہ کا تصور، غیر اللہ تعالیٰ کے اعتراف اور ایمان باللہ کے نہیں ہو سکتا اور کافر جب کہ مت پرست  
عابد صنم ہے مومن باللہ اور مصدق بالصفات موحد قرار نہیں دیا جاسکتا۔ تو اس کے افعال حسنہ بہ نیت تقرب الی  
اللہ (یعنی سیر الی اللہ) ہو ہی نہیں سکتے اور ان کو حقیقۃً افعال حسنہ کہنا ہی صحیح نہیں ہے، اس لئے یہ لازم ہی نہیں آیا  
کہ افعال حسنہ بے کار ہو جائیں۔

دوم یہ کہ ایسا شخص جو نیک کام کرتا ہے اس کی منزل مقصود حصول نیک نامی ہوتی ہے اور یہ مقصد  
اسے حاصل ہو جاتا ہے۔ من سمع منعم اللہ بہ۔ (۱) پس اس کے اعمال کا بطلان و ضیاع لازم نہیں آیا۔  
تیسرے یہ کہ بلو جو و کفر اور شرک کے اس کے اعمال صالحہ میں اگر کوئی سے ادنیٰ شائبہ بھی اعتراف و  
ایمان باللہ کا ہو گا اور کسی درجہ میں بھی وہ حصول رضائی مولیٰ تعالیٰ کا قصد رکھتا ہو گا تو حضرت حق تعالیٰ اس کے  
انہیں اعمال صالحہ کو اس کے لئے وسیلہ ایمان باللہ بنادے گا۔ اور اس کے لئے سیر الی اللہ کی اصلی قوت (شیم) میا  
و میسر فرمادے گا۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے ارشاد اسلمت علی ما سلف (۲) لک من حیر سے مفہوم ہوتا  
ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور انور ﷺ سے دریافت کیا تھا کہ اسلام لانے سے پہلے میں  
نے جو اعمال صالحہ (مثلاً صدقہ، خاتم آزاؤ کر حاصلہ رحمی وغیرہ) کئے ہیں کیا مجھے ان کا بھی کچھ ثواب ملے گا؟ حضور  
ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ انہیں اعمال کے صلے اور نتیجے میں تو تم کو ایمان و اسلام کی توفیق نصیب ہوئی۔ (۳)

۱۔ مسلم شریف ۳/۴۱۲

۲۔ مرتبہ بالا ۳/۴۱۲

۳۔ یہ حدیث حضرت عمر کی نہیں بلکہ حضرت عکیم بن حزام کی ہے۔ مسلم شریف میں ہے عن حکیم بن حرام انہ قال قال رسول اللہ  
ﷺ آئی رسول اللہ ارایت امراً انتحت بها فی الجاہلیۃ من الصدقة أو عناق أو ضلع رحمہا أحر فقال رسول اللہ ﷺ  
اسلمت علی ما سلفت من حیر (مسلم ۷/۷۹) قدیمی

۔ منہ سے تشریح کے بعد آپ کے سوال کا مختص جواب یہ ہے کہ مومن عاصی آخر کار ضرور مانتی مینی واصل الہی ہے۔ اس کے ایمان کا مقتضی یہ ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اس کو اطاعت و تقیاد کے صے میں آخر کار ضرور مندی کا تمہ عطا فرمائے۔ اگرچہ وصول الہی اللہ کے سفر میں اس کو اپنی خرابی محض کی ضروری (جرائم معاصی) کی وجہ سے سخت ہی دیر لگے اور کتنی ہی تکلیف و مصائب برداشت کرنی پڑیں۔ مگر چونکہ قوت موصد ایمان کی مستحکم (موجود ہے) اس لئے ایک نہ ایک دن ضرور منزل تک پہنچ کر رہے گا۔ (۱)

اور کافر ٹیلو کار ناتی نہیں۔ یعنی واصل الہی اللہ و کافر ضاء اللہ نہیں ہو سکتا۔ ہاں دین میں اس کے اعمال صالحہ کا بدلہ مینی نیک نامی منقبت مقبویت شہادت یا دولت و ثروت مل جائے لیکن مالہم فی الاخرة من خلاق (۲) آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ۔ دہلی۔ ۱۵ دسمبر ۱۹۲۹ء

مکتوب حضرت مفتی اعظم نظام آباد قادیانہ پیر سالہ نگار مکتوب۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۳۱ء  
جناب عالی و امجد ہمارے سلام مستنون!

آپ کا خط اور نومبر و دسمبر کے شمار کے شمار کے پرچے اور اخبار حقیقت کا کٹنگ مولانا عارف صاحب نے معرفت پہنچا۔ میں نے آپ کی تحریر پر جو اخبار "حقیقت" میں چھپی ہوئی ہے اعتماد کرتے ہوئے مسلمانوں کو تعرض نہ کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ مگر سب پرچے تفصیلی طور پر میں نہیں دیکھ سکا۔ اجمالی طور پر بعض مقامات دیکھے۔ میں آپ سے یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت حق جل شانہ انبیائے کرام علی نبیہم السلام۔ صحابہ و اولیائے امت رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ دین اسلام و الہیات و اسلامیات کا احترام و تقدیس ہم مسلمان کا مذہبی و اخلاقی فریضہ ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسلمان ہوئے اور مسلمان رہتے کا پر زور اہان فرماتے ہیں اور مجھے امید ہے کہ اس ایمان کی ذمہ داری کو بھی آپ اچھی طرح محسوس فرماتے ہوں گے۔ اسلام اور مسلمان قوم آپ کا اصلی سرمایہ اور ذخیرہ شرف ہے اور یہی ہونا اور رہنا چاہئے۔ مجھے معلوم نہیں کہ مسلمان میں سے مشورے کو قبول کریں گے یا نہیں، لیکن یہ یقینی ہے کہ آپ کا آئندہ طرز عمل مسلمانوں کے آئندہ طرز عمل کا مددگار ہو گا۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ۔ دہلی۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۳۱ء ۵ شعبان ۱۳۵۰ھ

و اہل کتاب جن کو آپ پہنچنے کی دعوت پہنچ جائے پھر  
بھی آپ پر ایمان نہ لائے ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

(السوال) اہل کتاب سے جو شخص آج کل موصد ہو، ایچھے کام کرتا ہو، ہرے کاموں سے روکتا ہو۔

پیشتر کے پیغمبروں کو مانتا ہو۔ ہر پیغمبر حضرت محمد ﷺ کو نہ مانتا ہو اور ہمارے قرآن وحدیث پر عمل نہ کرتا ہو، ایسا شخص اپنے گناہوں کی رہا نہیں دے گا۔ جنت تک نہ سکتا ہے یا نہیں؟

۱۔ "قال رسول الله صلى الله عليه وسلم . اذا دخل اهل الجنة الجنة . و اهل النار يقول الله تعالى . من كان في قلبه مثقال حبة من حردل من ايمان فاحرقه و فحقه جونا فذا محشو . و عادوا حماً فليلقون في نهر الحيرة فيقول كما نزلت الجنة في حصيل السيل الم تروا اليها تحرق صلفاء ملتومة " (مشکوٰۃ المصابيح ۴۹۰) قرآن محل  
۲۔ البقرة ۱۰۲

المستفتی نمبر ۶۵ مولوی عبد الرحیم کاپڑور۔ ۲۳ جمادی الاخریٰ ۱۳۵۲ھ۔ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۳ء  
(جواب ۶۴) جو شخص کہ حضرت نبی آخر الزماں محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان نہ لائے اور حضور ﷺ کی تصدیق نہ  
کرتے حالانکہ اس کو حضور ﷺ کی دعوت پہنچ چکی ہو، آخرت میں اس کی نجات نہیں ہوگی۔  
قرآن مجید میں ہے:

ومن اظلم ممن ذکر بآیة ربہ ثم اعرض عنها، انا من المجرمین منتقمون۔ (۱)  
دوسری جگہ ہے:

ومن اعرض عن ذکری فان له معیشتہ حسکا وحشرہ یوم القیامۃ اعمی، الی قوله تعالیٰ .  
وکذلک نجزی من اسرف ولم یؤمن بآیة ربہ ولعذاب الاخرة اشد لبقی۔ (۲)  
ایک اور جگہ فرمایا:

ومن یکفر بہ فاولئک ہم الخسرون۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

ایمان کے بغیر اعمال صالحہ جنت تک نہیں پہنچا سکتے۔

(سوال) ایک شخص ہندو ہے اور سنی بہت ہے۔ مردم آزاؤں سے چاہا ہوا ہے۔ اس کو کو بہشت کی پہنچے گی یا  
نہیں جو بڑے بہشت مسلمانوں کو پانچ سو کوڑے پہنچے گی، اس ہندو کو بھی پہنچے گی یا کہ نہیں؟  
المستفتی نمبر ۱۳۳۶۔ چودھری خیر الدین صاحب راجپوت (ضلع انبالہ) ۷ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ  
(جواب ۶۵) کافر کے لئے جنت یا جنت کی پہنچنے کی کوئی سبیل نہیں۔ ایمان کے بغیر اعمال صالحہ (سنتوں)  
وہ لرات وغیرہ بھی جنت تک نہیں پہنچا سکتی۔ (۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ دہلی۔

۱۔ اسجادہ ۲۳

۲۔ طہ ۱۳۳

۳۔ بقرہ ۱۳۱

۴۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، والذي نفس محمد بيده لا يسمع بي احد من  
جنۃ الامة يهودى ولا نصرانى ثم يمتدح ولم يوفى بالذى ارسلت به الاكابر من اصحاب النار، مشکوٰۃ المصابيح ۲ (قرآن  
علی مولوی مسافر شاہ)

کفار و فساق کے معصوم بچے نیز حالت جنون میں بالغ ہو کر مرنے والا شخص جنتی ہے۔

(۱) مشرک و کافر کے معصوم بچے جو فوت ہوتے ہیں کیا یہ سب بلا حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے یا نہیں؟ اور کیا یہی بچے جنت میں ہمارے خدمت گار ہوں گے؟

(۲) زانی کے مجہول نسب و نیز سود خوار کے معصوم بچوں کا کیا حشر ہوگا؟

(۳) ایک مشرک جو پیدائشی مجنون و مختل دماغ ہو اور ایسی ہی حالت میں بالغ ہو کر مر گیا ہو تو ایسی حالت میں اس کا کیا حشر ہوگا؟ (المستفتی نمبر ۲۰۸۵۔ شیخ عبداللہ مولانا بخش پٹنوی و س (بمبئی) ۸) ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ مطابق یکم دسمبر ۱۹۳۷ء)

(جواب ۱۶) (۱) ہاں قول راجح یہی ہے کہ مشرکین و کفار کے معصوم بچے جنت میں جائیں گے۔ (۲) سود خوار کے معصوم بچے اور ولد الزنا بھی جو قبل بلوغ مر جائیں دوسرے بالغ بچوں کی طرح جنتی ہوں گے۔ (۳)

(۳) جو شخص جنون کی حالت میں بالغ ہو کر مر گیا وہ بھی جنتی ہے (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہی۔

۱۔ ان، الاصح، اہم من، هل الجنة، "مرقاۃ المفاتیح" ۱/۱۶۶ مکبہ امدادیہ ملتان

۲۔ عن محمد بنی، علم ان الله لا یعد احد بغير ذنب الح (البحر، الریق ۲/۲۰۵ بیروت)

۳۔ "ان الله لا یظلم مفعال ذرة" (النساء ۴۰) اس کو اللہ تعالیٰ جہنم میں نہیں بھیجے گا کوئی قصور نہیں۔



## تیسرا باب

## موجبات کفر

دین کو ماننے سے انکار کرنا یا اس کی کسی بات کا مذاق اڑانا کفر ہے

(السوال) ایک مقام پر یہ تقریب شادی منجملہ دیگر اہل اسلام کے چند علماء بھی جمع تھے۔ جب دہسن کے مکان پر میوہی صاحبان تشریف لے گئے اور راگ دہا سے منع فرمانے لگے تو مالک مکان نے کہا کہ ہم ہر راگ دہا بجائے جو انہیں گئے۔ علماء نے کہا کہ قرآن وحدیث میں راگ دہا کی سخت ممانعت آئی ہے، یہ فصل ہرگز نہ کرو۔ اس کے جواب میں ان مسلمانوں نے یہ کہا کہ ہم قرآن وحدیث کو نہیں مانتے ہم راگ دہا ضرور بجوائیں گے۔ بعد ازیں وہی شخص، دوسرے گاؤں شادی کرنے گیا اور باجہ عمر اوسے کر دہسن کے مکان پر پہنچ کر باجہ جو انکا شروع کر دیا۔ دہسن کے ولد نے کہا کہ باجہ مت جوؤ، یہ رسم گھڑائی ہے تو اس کے جواب میں کہنے لگا کہ ہم کافر ہیں، ہم کافر ہیں، ہم کافر ہیں، تمیں بلا سارہ جو کوئی ہم سے رشتہ داری و میل رکھے گا وہ بھی کافر ہے، لہذا شریعت میں ایسے اشخاص کے واسطے کیا حکم ہے؟

(جواب ۱۷) کسی شخص کا یہ کہنا کہ ہم قرآن وحدیث کو بالکل نہیں مانتے کسی ایسی بات کا زبان سے نکالنا جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول و کتب کی حرمت ہوتی ہو، صریح کفر ہے۔ ایسے الفاظ کے استعمال کرنے سے مسلمان مرتد ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگوں سے اہل اسلام جیسے ہر تاؤ رکھنا درست نہیں۔ فتاویٰ ہدایہ میں ہے: اذا وصف الله بما لا يليق به اوسحر اسما من اسمائه او بامر من او امره او انكر وعدا او وعدا كافر ولو قال من خدا يكفر، انتهى۔ واللہ اعلم۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ

## رضی بالکفر کفر ہے۔

(سوال) ایک مسلمان عورت کسی کافر کے ساتھ کفر کے رسم و رواج کے موافق نکاح کر کے رہی اور اس کافر کے ساتھ اس کے مت خانے میں جا جا کر مذہبی رسوم پوجا پاٹ ادا کرتی رہی، ایسی عورت کے مرنے پر نماز جنازہ پڑھنا اور اسے مقابر مسلمین میں دفن کرنا جائز ہے یا نہیں۔ چوتھا سوال۔

(جواب ۱۸) مت خانے میں جانا اور مت پرستی کے رسوم ادا کرنا تو کو حیدہ کرنا کفر ہے اور چونکہ یہ کام سنہ خوشی اور رضامندی سے کیے گئے ہیں اور رضا بالکفر بھی کفر ہے (۲)، اس لئے وہ عورت کافرہ ہے۔ لہذا اس کے جنازہ پر نماز پڑھنا اور مقبرہ مسلمین میں دفن کرنا جائز نہیں۔ وکما لو سجد الصنم او وضع مصحفا فی قاذورة فانه يكفر وان كان مصدقا لان ذلك فی حکم التکذیب کما افاده فی شرح العقائد (۳) الخ (رد المحتار)

۱۔ برارۃ علی ہفتی ہندیہ ۳۲۳۷ مکتبہ ماجدیہ

۲۔ قال: هو يهودي، نصراني، لانه رضا، بالكفر وهو كفر وعليه الفتوى (جامع الفصول ۲/ ۳۰۱ اسلامی کتب خانہ)  
۳۔ ”کما فرضا ان احدا صدق بجميع ما جاء به النبي صلى الله عليه وسلم و اقربہ وعمل مع ذلك ضد الرضا بالاختيار اوسجد الصنم بالاختيار يجعله كافر، لما ان النبي صلى الله عليه وسلم جعل ذلك علامة التکذیب وانكار.“ (شرح العقائد ۱۹۵ ایچ ایم معبد)

اور چونکہ یہ مردہ ہے اس لئے اسے غسل دینا بھی جائز نہیں۔ وغسل المسلم ویکفن ویدفن قریبہ کحالہ الکافر الاصلی اما المرتد فیلقی فی حفرة کالکلب انتھی (در مختار ولا یغسل ویکفن ولا یدفن الی من انتقل الی دیہم بحر عن الفتح (ردالمحتار) ۱۰)

اسلامی قانون وراثت کے کسی خبر کا انکار کرنا یا غیر شرعی قانون کو اس پر ترجیح دینے کا حکم۔ (السوال) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس جماعت کے بارے میں جو سمجھ عرصے سے مسلمان ہوئے ہیں اور تمام احکام شریعت کو وہ تسلیم کرتے ہیں مگر قانون وراثت شرعی کو یا کھل نہیں مانتے اور اپنے آبائے قدیم بنو کے قانون کو سراسر اپنا قانون بناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اپنے آبائے قدیم بنو کے اس قانون وراثت نہیں چھوڑ سکتے۔ اور عدالت میں یہ دیا ہے کہ ہم مسلمان ہیں مگر شریعت محمد کے قانون وراثت کو ہم نہیں تسلیم کرتے بلکہ ہندو یعنی قانون وراثت اہل ہند کو اپنا قانون تسلیم کرتے ہیں۔ اس لیے شریف کا حکم عام ہو سکتا ہے یا نہیں؟ "ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکفرون۔"

(حواہ ۱۹) قانون وراثت کا آخری حصہ نص قرآنی سے علت ہے، اس علت شدہ حصے کے کسی جز کو تسلیم کرنا کسی دوسرے قانون کو اس پر ترجیح دینا قطعاً کفر ہے۔ پس جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ شریعت محمدی کے قانون وراثت کو ہم تسلیم نہیں کرتے وہ کافر ہیں۔ اور جب وہ کافر ہیں تو توقف شرعیہ کی توفیت کا اٹھیں کوئی استغناء نہیں۔ فی البزازیۃ انکرایہ من القرآن اوسخر بایۃ منہ بکفر انتھی (۲) وفی اعلام بقواطع الاسلا ویکفر من کذب بشی مما صرح بہ القرآن من حکم او خیرا وجملة التوراة والانجیل وکتب الذ المنزلۃ او کفربھا اولعنھا اوسھا واستخفھا انتھی (۳) وفی الفصول العمدیۃ اذا انکرایہ من القرآن اوسخر بایۃ منہ کفرا الخ (۴)

ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں جو نبوت رسالت اور قرآن کے منکر کی نجات کا عقیدہ رکھتا ہو۔

(السوال) زید توحید و رسالت اور جمیع ضروریات دین و تسلیم کرتے ہوئے اور اس پر عمل کرتے ہوں یہ عقیدہ بھی رکھتا ہے کہ جو شخص صرف توحید کا قائل ہو اور رسالت اور قرآن کو نہ مانتا ہو وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا بلکہ آخر میں اس کی بھی مغفرت ہو جائے گی۔ زید کا امام بنانا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی۔ نمبر ۹۲ محمد براہیم خان ضلع غازی پور ۹ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۲۰) جو شخص آنحضرت ﷺ کی رسالت و نبوت کو نہ مانے اور قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کی کتاب تسلیم نہ کرے وہ بدعت پر امت محمدیہ میں صاحبِ اِزکی السلام و التحیہ کے نزدیک ناجی نہیں ہوگا (۱) ایسے شخص کو جو اس نبی نجات کا عقیدہ رکھتا ہو، امام بنانا جائز نہیں ہے۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان لہ۔

غیر اللہ کو پوجنا کفر ہے ایسے افعال کا مرتکب شخص امامت کا قابل نہیں۔

(السوال) زید نے (جو مسلمان ہے) اپنے لڑکے کی شادی میں رسم بنوداں مٹا دی کی پوجا بچے کے ساتھ کی۔ جب اہل اسلام کی طرف سے متنبہ کر گیا تو اس نے تین لاکھین سلام کے خلاف عدالت میں استغاثہ پیش کر کے مقدمہ چلایا اور خود بھی عدالت میں حلفا میاں دیا اور بکر سے بھی جو پیشیام ہے خفیہ بیان دھمایا کہ مسلمان لوگوں میں ضرورت کے وقت مٹا پوتی جاتی ہے اور میں نے مٹا پوتی ہے۔ ایسے آدمیوں سے تعقیق رکھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی۔ نمبر ۳۱۷ محبوب خان ولد مصطفیٰ خاں (۲۰) ۳ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ ۷ جون سن ۱۹۳۴ء (جواب ۲۱) زید کا فعل مٹا پوتی پوجا کرنا اور بکر کا بیان کہ مسلمانوں میں ضرورت کے وقت مٹا پوتی جاتی ہے اسلام کے خلاف ہے و شرعیت میں بہت پرستی و رات کے سوا کسی دوسرے کی عبادت اور پوجا کرنے کی کسی حالت میں اجازت نہیں۔ بکر امامت کے قابل نہیں رہا۔ (۳) دونوں سے توبہ کرانی چاہئے اور دونوں کے اکاج از سر نو پڑھانے جائیں (۴) اگر وہ توبہ نہ کریں اور تجدید اکاج نہ کریں تو مسلمانان سے قطع تعقیق کر لیں۔ (۵)

اللہ کے نام کی توہین کفر ہے

(سوال) خدا کے نام کی بیعت و عزتی کرنے وے کا کیا حکم ہے؟

المستفتی۔ نمبر ۳۱۴ فقیر محمد (ضلع ہزارہ) ۲ جمادی الثانیہ ۱۳۵۳ھ ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۴ء (جواب ۲۲) خدا کے نام کی بیعت اور توہین کرنی کفر ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان لہ۔

اسلامی احکامات کے ماتحت گرائنا واجب ہے اور اس کو نہانے والا مستحق ملامت و تعزیر ہے۔

(سوال) ضلع مظفر گڑھ، غائب قصبہ جان گڑھ کے قریب ایک مشہور بزرگ جناب میران حیات رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ شریف کے احاطہ کے اندر ۵۰-۶۰ فٹ کے فاصلہ پر مزار مبارک کے عین سامنے ایک مجسمہ

۱۔ یکفر الذمکرکۃ من القرآن (البحر الرائق: ۵ / ۱۳۱ بیروت)

۲۔ "وان الذکر بعض ما علم من الدین ضرورة کفر بها فلا یصح اقتداء به اصلاً" (الشامیہ: ۱ / ۵۶۶، ۵۶۷)

۳۔ کما یومجد لہم (۲۲۲ / ۴ سعید)

۴۔ ویبطل منہ النکاح، (تنویر مع الرد و شرحہ: ۲۵۹ / ۴ سعید)

۵۔ ما من جنی علیہ، عسی ربه فجاءت ال رخصة فی عقوبته بالهجرات کالثلاثة المتحلمین وقل احمد: لا یرأ من الهجرة الا بعودہ الی الحالة الی کان علیہا اولاً (عمدة القاری: ۲۲ / ۱۳۷ بیروت)

۶۔ اوسخرا اسما من اسمائہ تعالیٰ یکفر" (بزرگ علی ہامش ہندیہ: ۶ / ۳۲۳ ماجدیہ)

لو غنی کا بنار کھا تھا۔ اس بات کی کرامت بیان کرتے تھے۔ بدستگار، تیل پھیل، نذر نیا، چومنا اور مٹی قسم سے چڑھا دے چڑھانا جائز سمجھتے تھے۔ وہ بت میاں میلو کے نام سے بہت متبرک مشہور ہو گیا تھا۔ ایک غیرت مند مسلمان عالم نے وہاں جا کر دیکھا کہ بہت لوگ گمراہ ہو رہے تھے۔ اللہ اکبر کا نعرہ دے کر اس نے اس کو ہتھکڑیاں پہنائیں۔ اس کی یہ بات ہٹنی جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی۔ نمبر ۴۳۹ محمد حبیب اللہ (خان گدھ) ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ ۲۴ اپریل ۱۹۳۵ء (جواب ۲۲) یہ بتانا اور اس کی پوجا کرنا، نذر نیا چڑھانا شریعت اسلامیہ کے احکام کی صورت خلاف درزی اور شرک و بت پرستی کی تردید ہے۔ (۱) ایک بزرگ کے مزار کے پاس یہ مشرکانہ افعال کرنا اور اس بزرگ کے نام کے ساتھ اس کو منسوب کرنا اس مزار اور صاحب مزار کی بھی اسلامی عقیدے کے بموجب توہین ہے۔ مسلمی احکام کے ماتحت وہ بت۔

واجب انہم اور اس کو بتانے والے مستحق دمت و تعزیر تھے۔ اگر اسلامی حکومت ہوتی تو وہاں والے کو انعام اور نمانے والے کو سزا دی جاتی۔ (۲) محمد کفایت اللہ کا اللہ۔ الجواب صحیح۔ حبیب الرحمن سعید غفری عنہ

پیر کو خدا سمجھنا کفر ہے۔

(السوال) جو شخص کہتا ہے کہ خدا کیا ہے میرا تو میرا خدا ہے مجھ کو میرے بتایا ہے، خدا نے کیا بتایا ہے اور میں اپنے پیر کے قسم سے مردے کو زندہ کر سکتا ہوں۔ در میں نماز خدا کی نہیں پڑھتا ہوں۔ اور خدا کے ذکر کے بجائے اپنے پیر کا ذکر کرتا ہے یا وارث، یا وارث کرتا ہے غسل میت کے فرض واجب نہیں جانتا ہے۔ اور اپنے آپ کو لوگوں میں ولی ظاہر کرتا ہے۔ ایسے آدمی کو مسجد میں جا رہا ہے یا مقرر کرنا یا اس سے میت کو غسل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی۔ نمبر ۴۶۲ محمد حسین صاحب (سارمٹی) ۱۵ محرم ۱۳۵۴ھ ۲۰ اپریل ۱۹۳۵ء (جواب ۲۲) یہ کلمات موجب کفر ہیں، اس کو ان کلمات سے توبہ کرنی چاہیے۔ ورنہ مسلمانوں کو لازم ہے کہ اس کو طعنے دیں۔ اگر میت کے غسل کا طریقہ سے معلوم نہیں تو اس سے میت کو غسل نہ دیا جائے۔ (۱) فقط۔ محمد کفایت اللہ کا اللہ۔

ہم خدا اور رسول کا حکم نہیں مانتے کہنے والے کا حکم۔

(السوال) قاضی صاحب نے اپنے گاؤں کے مسلمانوں کو زلزلہ کے موقع پر مجتمع کر کے استغفار و توبہ کی

۱۔ قال ابن کثیر: نحت قوله تعالى واعدوا لله ولا تشركوا به شيئا يا مرقانك وتعالى لصادته وحده ولا يشرك به شيئا معجوقاته تفسير ابن کثیر ۴۳۳ ص ۱۱۱

۲۔ من راي منكم متكررا لم يخ (مسلم) ۱۱۱ (تذکرہ شہ خاند)

۳۔ ۱۵۱ وصف الله تعالى ميلا لابلق يكثر اذا كان الجزاء فبنا (برایۃ علی ہامش حدیث ۶۶۳) ۳۔ اسے باطل غسل دلائی نہیں چاہئے۔ یہ تعداد اس کے غسل دینے سے مسلمانوں کے ذمہ سے واجب ساک نہیں، تاہم اور ان کو توبہ ملتا ہے۔ دیکھئے (۱۱۱) ۲ (۱۹۹۴ء عید)

ترغیب دی اور خدا اور رسول ﷺ کے احکام کی تعمیل کرنے پر متوجہ کیا۔ بعض سود خوار مسلمانوں نے قاضی صاحب کی باتوں پر عمل کرنے اور توبہ کرنے سے انکار کیا۔ جسکو یہاں تک کہ دیا کہ ہم خدا اور رسول ﷺ کا حکم نہیں مانتے۔ قاضی صاحب نے بہت کچھ سمجھایا، مگر وہ شریک نہیں ہوئے۔ لہذا ان لوگوں کو وہاں کے مسلمانوں نے جماعت سے خارج کر دیا۔ جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۵۱۸ قاضی محمد خالق (ضلع گلگور) ۶ ربیع الثانی سن ۱۳۵۴ھ ۸ جولائی ۱۹۳۵ء (جواب ۲۵) دعاء واستغفار کے اجتماع میں شریک ہونا فرض و واجب نہیں تھا۔ صرف جائز تھا۔ اس لئے شرکت سے انکار کرنے والوں پر کوئی شرعی مواخذہ نہیں تھا۔ مگر نہ شریک ہونے والوں کے یہ الفاظ کہ ”ہم خدا اور رسول ﷺ کا حکم نہیں مانتے۔“ اگر اس سے مراد یہ تھی کہ خدا اور رسول ﷺ کے احکام جو خدا اور رسول ﷺ کے احکام ہیں انہیں ہم نہیں مانتے، تو یہ لوگ کافر ہو گئے۔ ان کو تجدید ایمان و تجدید نکاح لازم ہے۔ (۱) اور اگر یہ مطلب ہو کہ قاضی صاحب جو ہمیں خدا اور رسول ﷺ کی طرف سے یہ احکام بتاتے ہیں کہ ایک جگہ جمع ہو، توبہ کرو۔ تو ہم ان احکام کو خدا اور رسول ﷺ کا حکم نہیں مانتے اور اس لئے اس کی تعمیل نہیں کرتے۔ تو اس صورت میں ان کی تکفیر میں احتیاط کی جائے۔ (۲) مگر زجر توبہ کرنے تک ان سے تعلقات ترک کر دیئے جائیں۔ (۳) محمد کفایت اللہ کا ان اللہ۔

ہم شریعت محمدی کے پابند نہیں کہنے سے کفر کا قوی خطرہ ہے۔

(السوال) زید عدالت میں یہ کہہ کر کہ جو کوں کا ایمان سے بچ کوں کا کتا ہے، میں یا ہم شریعت محمدی ﷺ کے پابند نہیں ہیں۔ رسم و رواج کے پابند ہیں۔ زید کی ان الفاظ کے بقائے ہوش و حواس ادا کرنے سے کفر لازم آتا ہے کہ نہیں۔ ایسے شخص کے لئے تجدید اسلام کی ضرورت ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۶۲۴ ملک محمد امین صاحب (جائیدھر) ۱۳ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ۲۲ جولائی ۱۹۳۵ء (جواب ۲۶) ”ہم شریعت محمدی ﷺ کے پابند نہیں ہیں۔“ یہ جملہ بہت سخت گناہ کا موجب ہے، اس کا مفہوم شریعت محمدی کی تعمیل کا ترک اور رواج کی پابندی کا التزام ہے جو فسق تو یقیناً ہے اور کفر کا قوی خطرہ ہے، مگر چونکہ اس سے اعتقاد حقانیت شریعت کا انکار صاف طور سے ثابت نہیں ہوتا، اس لئے تکفیر میں احتیاط کی جاتی ہے۔ (۱) لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ میں رواج کو شریعت سے بہر سمجھتا ہوں، تو اس کی تکفیر میں تامل نہیں (۲) اور پہلی صورت میں بھی تجدید اسلام و تجدید نکاح احتیاطاً لازم ہے۔ (۱) فقط محمد کفایت اللہ کا ان اللہ۔

۱۔ ”ما یكون کفراً اطلاقاً یبطل العمل والنکاح.“ (الشامیہ : ۴ / ۲۴۶) (سید)

۲۔ ”وقد سئل فی الحیرۃ عن قال له الحاکم: ارض بالشروع لا قبل .. فاجاب بانہ لا یجوز للعالم ان یدور بتکفیر اهل الاسلام.“ (الشامیہ : ۴ / ۳۲۰) (سید)

۳۔ اما من جسی علیہ وعسی ربه فانت الرخصة فی عفوہ بالهجرات کالثلاثه المتحلفین علیہا اولاً . (عمدة القاری . ۲ / ۱۳۷ بیروت)

۴۔ ”اداکان فی المسئلة وحده توجب الکفر ووجه یجمع فعلی المفتی ان یسئل الی ذلک الوحده . (ہندیہ : ۲ / ۲۸۳) (ماجدیہ)

۵۔ ”قال: لخصمه آنچه حکم شریعت است بر آن روم ، فقال خصمه : من سیاست کار کیم بشرع ی ، کفر .“ (بازاری علی هامش ہندیہ : ۶ / ۳۳۸) (ماجدیہ) ۶۔ ”یعنی الشامیہ : ۳ / ۲۳۳ سید

یا اللہ تو نے بڑا ظلم کیا انتہائی صدمے کی حالت میں کہنے۔

(السوال) زید نے فرط غم اور انتہائی صدمہ کی حالت میں مثل کسی کی موت یا کسی چیز کے فوت پر مایا نقد تو نے بڑا ظلم کیا۔ زید کی دماغی حالت متعدد اولیادوں کے فوت ہونے، بالعموم کی عذالت اور تہراری، اپنوں اور غیروں کی بدسلوکی و ایذا رسانی و کثرت صدمات سے اچھی نہ تھی۔ بعض اوقات بے اختیار اوقات تو اس وقت کی حالت پر غور کرنے سے یہ خیال ہوتا ہے کہ دماغ صحیح ہی نہ تھا۔ لیکن بعض اوقات یہ خیال ہوتا ہے کہ بے اختیار محض تو نہ تھا کہ ان کلمات کا حسن و بیخ نہ سمجھتا ہو اور اکل و شرب و حوائج و ضروریات سے بے خبر ہو۔

ہاں سالہا سال کے متواتر صدمات و مہم و غم و اذکار و ترددات اور ناقابل برداشت پریشانیوں اور اس پر سے کسی صدمہ عظیم کا بدیہہ دماغ پر پڑ جانے سے ایک مغلوبیت کی حالت تھی۔ بہر حال زید کی حالت ایک عجیب شش و پنج اور جھیس جھیس کی حالت ہے کہ وہ پورے طور سے یہ بھی فیصلہ نہیں کر سکتا کہ دماغی حالت درست بھی تھی یا نہیں۔ اور بحالت موجودہ بھی دماغی امراض و عوارض میں مبتلا رہتا ہے اور دوا علاج کرتا رہتا ہے۔ لہذا ایسی حالت میں زید پر لازم آتا ہے یا نہیں اور اس کا نکاح درست ہے یا نہیں۔ حالت اوائل غم میں ایک بار اور تجدید نکاح کی تھی یہ تو ہے کہ کوئی معاملہ طلاق وغیرہ کا نہ تھا نہ کوئی ایسا لفظ زبان سے نکلا تھا اور الفاظ کفر یہ نہ کی، ناپا شہ پر تھا یا احتیاطاً تھا اور کوئی واقعہ یا نہیں۔ پس ایسی حالت میں زید کا نکاح درست ہے یا نہیں۔ اور تجدید نکاح کرے یا نہیں؟

المستفتی۔ نمبر ۱۶۹۲ مولوی محمد یوسف صاحب شرع سلطان پور (اودھ) ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۶۵ھ

۲۴ اگست ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۷) اگر اس کی دماغی حالت درست نہ ہو۔ معنوی مغلوب العقل کی حالت ہو تو کفر عائد نہیں (احتیاطاً) یہی ہے کہ توبہ کرے اور تجدید نکاح کرے۔ اگر پہلے تجدید نکاح اسی بنا پر یعنی شبہ کفر کی بناء پر ہو چکی ہو تاہم اب پھر تجدید جائز ہے اور احوط ہے۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ نہ دہلی۔

اسلام، اہل اسلام، اور خدائے پاک کے متعلق مغفلات بچنے والے شخص کا حکم۔

(السوال) (۱) جہانیا منڈی ضلع ملتان میں سر بازار بھرے مجمع میں چوہدری ولد ار خان ولد صوبے دار بندے خاں نمبر دار جہانیا نے مذہب اسلام کے متعلق کہا "اسلام تیل سے گیا۔"

(۲) مسلمانوں کے متعلق کہا "سب مسلمان اپنی مائیں چدوا کے میرے ساتھ حقہ پیویں گے۔ اور

جب پھر اس سے کہا کہ کیا تم خود باللہ خدا بن بیٹھے ہو تو اس نے کہا "خدا کی ایسی تمیمی۔" مذہب اسلام سب مسلمانوں اور خدا کے متعلق اس قسم کے مغفلات کہنے والا کیا از روئے شریعت مسلمان ہے اگر وہ مسلمان نہیں رہا

تو اس کے ساتھ میل جول رکھنا کیا حکم رکھتا ہے۔

المستفتی۔ نمبر ۲۰۵۴ غلام محمد لودھی (ملتان) ۱۵ رمضان ۱۴۳۶ھ ۲۰ نومبر ۱۹۱۳ء  
(جواب ۲۸) یہ الفاظ یقیناً موجب استخفاف و توہین ہیں اور کہنے والا اس کا مرتکب کبیرہ ہے اور آخری فقرہ (خدا کی ایسی تیمی) صراحتاً موجب کفر ہے (۱) جب تک یہ شخص توبہ نہ کرے اس سے مقابلہ کر لیا جائے۔ (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

”میں ایسے شرعی فتوے کو نہیں مانتا“ کہنے والا کا حکم؟

(السوال) ایک فتویٰ قرآن مجید اور حدیث رسول اللہ ﷺ کے مطابق علماء دین نے دیا جس کو ایک مسلمان کہتا ہے کہ میں ایسے شرعی فتوے کو نہیں مانتا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ شخص اسلام میں رہا یا نہیں اگر اسلام پر حکومت ہو تو یہ شخص واجب القتل ہے یا نہیں؟ اور اگر کفار کی حکومت ہے پھر ایسے شخص کے واسطے کیا حکم ہے؟

المستفتی۔ نمبر ۲۳۵۹ انوار احمد صاحب دہلی ۷ جمادی الاول ۱۴۳۵ھ ۶ جولائی ۱۹۳۸ء  
(جواب) لامفتی مظہر اللہ صاحب۔ اگر فتویٰ صحیح ہے اور یہ شخص اسی اعتبار سے کہ وہ شرعی حکم ہے اس کے ماننے سے انکار کرتا ہے تو بے شک یہ کفر ہے (۳) اور اگر کسی تاویل کی گنجائش نہ ہو تو یہ بھی صحیح ہے کہ ایسا شخص واجب القتل ہے (۴) جس کا حکم ہندوستان میں یہ ہے کہ کسی مسلمان کو اس سے کسی قسم کا تعلق رکھنا بھی جائز نہیں۔ لیکن چونکہ یہ حکم انتہاء درجہ کی تحقیق کے بعد لگایا جاسکتا ہے۔ اس لئے جب تک علماء کے سامنے اس شخص کو پورا اس واقعہ کی نوعیت کو پوری طرح سے پیش کر کے حکم حاصل نہ کیا جائے مسلمانوں کو اس سے قطعاً جائز نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ محمد مظہر اللہ غفرلہ امام مسجد جامع قحدری دہلی۔

(جواب ۲۹) (از حضرت مفتی اعظم) کسی فتوے کے ماننے سے انکار کرنا دو طرح پر ہے۔ اول یہ کہ منکر اس فتویٰ کو شرعی صحیح فتویٰ جانتے ہوئے ماننے سے انکار کر دے تو یہ تو حقیقۃً شریعت کا انکار ہے اور یہ کفر ہے۔ (۵)  
دوم یہ کہ منکر اس فتوے کو صحیح شرعی فتویٰ نہ سمجھے اور اس بناء پر ماننے سے انکار کر دے تو یہ شریعت کا انکار نہیں ہو بلکہ اس شخص فتوے کا انکار ہوا۔ پھر اگر وہ فتویٰ کسی فرض قطعی یا ضروریات دین میں سے کسی ضروری چیز کے متعلق تھا تو اس کا انکار مستلزم انکار شریعت ہو جائے گا اور یہ بھی مبغض جہنم ہوگا۔ اور اگر وہ فتویٰ کسی قطعی اور ضروری چیز کے متعلق نہ تھا بلکہ کسی مجتہد فقہی امر کے متعلق تھا تو اس کا انکار کفر نہیں۔ (۶) محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی۔

۱۔ ”اذا وصف الله بمال يلق بكم“ (بازیمہ علی ہامش ہندیہ : ۶ / ۳۲۳ ما جلدیہ)

۲۔ ”وان جسی علیہ وعصی وہ“ قال احمد میر اس الهجرة الى بوءه الى الحالة التي كان عليها. (عمدة القارى . ۲۲  
۱۳۷ بیروت)

۳۔ ولو نظر الى الفتوى وقال : ”بارامہ فتویٰ آوردی“ بکفر ان ارادہ الاستحفاف بالشريعة“ (ہندیہ : ۲ / ۲۷۲)

۴۔ ”من بدل دینہ فافلوه“ (مشکوۃ : ۳۰۷ ، محمد سعید ابنہ سنن)

۵۔ حندیہ خوار سائن

۶۔ ”والا صل ان من اعتقد الحرام حلالاً“ وان كان دلیله قطعیاً کفر والا فلا“ (الشامیہ . ۴ / ۲۲۳ سعید)۔ یہ بھی کفر تک پہنچاتا ہے۔

جو شخص توحید کا قائل مگر رسالت کا منکر وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا؟

(السوال ۱) ایک شخص توحید کا قائل ہے اور خدا تعالیٰ کو وحدہ لا شریک سمجھتا ہے۔ نیز اعمال صالحہ کرتا ہے اور افعال شنیعہ سے بچتا ہے، مگر رسالت کا منکر ہے۔ چنی آنحضرت محمد ﷺ کی رسالت پر ایمان نہیں رکھتا ہے کیا از روئے شرع شریف یہ شخص بدی جنسی ہے؟

(۲) زید مسلمان ہے، توحید و رسالت کا قائل ہے۔ مذکور بالا شخص کے متعلق یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ رسالت کا منکر کافر ہے اور اس انکار کی وجہ سے ایک عرصہ تک جہنم میں سزا بھگتنے کے بعد آخر کار جنت میں ضرور داخل ہو گا اور اپنے اس خیال کی تصدیق میں یہ آیت کریمہ پیش کرتا ہے۔ ان اللہ لا یعفران یسئو کہ وہ ویعفر مادون ذلک لم یشاء۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسا خیال رکھنے سے زید کے ایمان میں کوئی خرابی واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

المستفتی۔ نمبر ۲۳۹۱ منظور احمد خان۔ ندوہ۔ ۸۔ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ ۷ جولائی ۱۹۳۸ء  
(جواب ۳۰) جو شخص آنحضرت ﷺ کی نبوت کا منکر ہے وہ اگرچہ توحید کا قائل ہو، خلود فی النار سے نہیں پٹ گا۔ (۱) آیت کریمہ میں لفظ شرک سے مراد کفر ہے یعنی جو کفر کرے گا وہ جہنم میں جائے گا کیونکہ بہت سی آیات قرآنیہ کفار کے لئے خلود و دواہ فی النار۔ پر صراحت و دلیل ہیں مثلاً والذین کفروا و کذبوا بایماننا اولئک اصحاب النار هم فیہا خالدون۔ اسی لا یخرجون منها ولا یموتون فیہا (خازن)۔ (۲) دوسری جگہ لرشاد فرمایا۔ وما ہم بخارجین من النار (۳) کہ کافر دوزخ سے نکالے نہ جائیں گے اور آیت کریمہ۔ ویعفر مادون ذلک لمن یشاء (۴) میں کفر کی مغفرت مرد نہیں ہے کیونکہ کفر کی جزا تو خلود فی النار قرآن مجید کی بہت سی آیات میں بتصریح وارد ہے۔

پس جو شخص توحید کا قائل ہے اور رسالت کا منکر ہے وہ یقیناً کافر ہے اور آیت منقولہ ہمارا کے بموجب اس کی سزا خلود ہے۔ والمواد بالشوک فی هذه الآية الکفر لان من جحد نبوة محمد صلی اللہ علیہ وسلم مثلاً کان کافراً و لو لم يجعل مع الله الهاً آخر و المغفرة متخية عنه بلا خلاف (فتح الباری انصاری جزا اول صفحہ ۳۵) اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص آنحضرت ﷺ کی نبوت کا انکار کر دے وہ کافر ہے اگرچہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو اور اس کی مغفرت نہ ہونا متفق علیہ ہے۔

موجودین کا دوزخ میں ہمیشہ نہ رہنا اور آخر انکار کا جانا اگرچہ بعض روایات میں حضرت عمر اور حضرت ابن مسعود کی طرف نسبت کیا گیا ہے مگر اہل سنت و الجماعت کے نزدیک یہ مذہب صحیح نہیں ہے۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری پارہ ۲ مطبوعہ انصاری صفحہ ۱۸ میں اس کو مذہب ردی مردود علی قائلہ فرمایا ہے۔ اور کفار کے

۱۔ عن ابی ہریرۃ و الذی نفس محمد یدہ لا یسمع ہی احد من هذه الامۃ من یهودی ولا نصرانی لم یموت ولم یوم بالبدی  
'وسلت به الاکان من اصحاب النار' (مشکوۃ: ۱۲)

۲۔ خازن: ۱: ۳۳ مصر

۳۔ البقرة: ۱۷۷

۴۔ النساء: ۳۸

فتح الباری ۱: ۷۹ مصر



خلود فی النار کو بل ستر کا اجتماعی مذہب بتلایا ہے (۱) اور کفار میں وہ موحد بن بھی شامل ہیں جو انکار نبوت کی وجہ سے بل وجود عقیدہ توحید کے کافر ہوئے ہیں۔ (۲) فقط محمد کفایت اللہ کا انڈیا دہلی۔

مسلمان کے لئے موجب کفر اقوال و افعال سے چھنا ضروری ہے۔

(السوال) ایک شخص ہے جس کو مشرف باسلام ہوئے عرصہ تقریباً بیس برس کا گذر چکا ہے اور اس کی زندگی کا نصب العین یہ ہے جو اس نے اپنی زبان سے بیان کیا ہے کہ :-

(۱) میرے یہاں گھر میں جملہ رسومات ہندوئی ہوتی ہیں (۲) اور میں روزہ نماز کا پابند ہوں۔ (۳) اور میں اپنی برادری میں چمداؤں کو سمجھتا ہوں (۴) اور میں مسلمانوں کو اپنی برادری میں نہیں سمجھتا ہوں (۵) اور میں دونوں طرف ہوں۔ (۶) جو لڑکا کہ میرے مشرف باسلام ہو جانے کے بعد پیدا ہوا ہے اس بچے کی ختنہ نہیں کراؤں گا اس لئے کہ ختنہ کرانے سے مسلمان تھوڑا ہی ہوتے ہیں (۷) اور شخص مذکور نے اپنی بیسی کو جو مشرف باسلام ہو جانے کے بعد پیدا ہوئی۔ اس بیسی کی منگنی جانب یعنی چمدا کے ساتھ کر دی اور اسی جانب کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

المستفتی - نمبر ۲۷۲۲ عبد الرشید خاں (آگرہ) ۲۹ جولائی الاول ۱۳۶۱ھ ۱۴ جون ۱۹۴۲ء

(جواب) نمبر اکا اگر یہ مطلب ہے کہ میرے گھر میں جملہ رسومات ہندوانہ ہوتی ہیں اور میری رضامندی سے ہوتی ہیں ان کو منع نہیں کرتا بلکہ پسند کرتا ہوں تو ظاہر ہے کہ یہ بات ایک سچے مسلمان سے نہیں ہو سکتی (۲) نمبر ۳ اگر مطلب یہ ہے کہ میں جانب چینی چمداؤں کو اپنا بھائی سمجھتا ہوں اور ان کے ساتھ برادرہ تعاقبات رکھتا ہوں یا رکھنا پسند کرتا ہوں تو یہ بھی سچے مسلمان سے نہیں ہو سکتا (۴) اور نمبر ۵ کہ میں دونوں طرف ہوں، اس کا مطلب کیا ہے یعنی مذہب کے لحاظ سے دونوں طرف ہوں، اگر یہ مطلب ہو تو یہ شخص مسلمان نہ کہ مستحق نہیں ہے۔ (۵) اور نمبر ۶ یعنی جو لڑکا کہ میرے مسلمان ہونے کے بعد پیدا ہوا ہے اس کی ختنہ نہیں کراؤں گا۔ یہ بات بہت شبہ میں ڈالتی ہے

کیونکہ اگرچہ ختنہ کرائی حد ذاتہ فرض نہیں ہے، لیکن مسلمانوں کا خاص شعار ہے۔ (۶) اور نمبر ۷ یعنی اپنی مسلمان لڑکی نہ یاہ جانب سے کروں گا۔ اگر چاہے مسلمان ہے تو خیر مضائقہ نہیں، لیکن اگر وہ غیر مسلم ہے تو

۱- "السابع یرول عذابها ویخرج اہلها مہاجاء، ذلک من بعض الصحابة وهو منہج ردی مردود علی قائلہ" (مرجع بالا ۱/ ۲۶۳ مصر)

۲- "لان الکفار اصناف حسمہ یکر بعثة الرسل کالفلاسفة، (الشامیہ ۴/ ۲۲۶ سعید)

۳- "ویکفرای شی اصبح، وکذامن حسن رسوم الکفرۃ،" (البحر الرائق: ۵/ ۱۳۴ بیروت)

۴- "لا یتخذ المؤمنون الکافرین اولیاء من دون المؤمنین،" (نہی نازک و تعالیٰ عبادہ المؤمنین ان یؤاؤلوا الکافرین، وان یحذروہم اولیاء،" (تفسیر اس کثیر ۱۰/ ۳۵۷ سہیل اکیڈمی لاہور)

۵- "من اعتقد ان الایمان والکفر وحد کفر،" (جامع المسودین ۲۰/ ۱۲۹۶ اسلامی کتب خانہ کراچی)

۶- والاصل ان المحتان سنة کما جاء فی الخبر وهو من شعائر الاسلام وخصائصہ فلما جمیع اهل بلدة علی ترکہ حاربهم الامام، فلا یترک الا لغیر، (امداد تارادرد ۶/ ۷۵۱ سعید)

مسلمان لڑکا کا بھاج غیر مسلم سے حرام ہے۔ (۱) بہر حال یہ اقوال اس شخص کے مسلمان ہونے میں شبہ پیدا کرتے ہیں۔ (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدی

کتب فقہ سے بعض منتخب مسائل کی صحت کے بارے میں استفسار۔

(السوال) میں درمختار، قادیانی عالمگیری، بہار شریعت وغیرہ کتابوں میں سے کچھ مسائل مسجد میں میان کر دیا کرتا ہوں۔ مندرجہ ذیل چند مسائل جو میں نے بیان کئے انھیں لوگ کہتے ہیں کہ یہ مسائل غلط ہیں (۱) محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسجد اللہ کا گھر ہے یہاں اللہ و رسول ﷺ کا ذکر کرنا جائز ہے کوئی ممانعت نہیں اور کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ (۲)

(۲) اگر کوئی شخص اللہ و رسول ﷺ کے فرمان کے خلاف مسجد میں ذکر کرے اسے روکنا جائز ہے۔ (۳)

(۳) اگر کوئی یوں کہے کہ ہم تمہارے مسئلے وغیرہ نہیں سنتے، یہ کفر ہے۔ (۴)

(۴) شرعی مسائل کا مذاق اڑانا یا ہنسنا کفر ہے۔ (۵)

(۵) علمائے دین کا فتویٰ نہ ماننا کفر ہے۔ (۶)

(۶) مسئلہ کی ایک بات مسلمان بھائی کو سننا ناکھ درم دینے سے بہتر ہے۔ (۷)

(۷) کوئی شخص کہے کہ شرع سے یہ حکم ہے اور سننے والا کہے کہ ہم شرع درج نہیں مانتے یہ

کفر ہے۔ (۸)

(۸) کسی نے سائنات مت کرو، خدا جہنم میں ڈالے گا، وہ کہے ہم جہنم سے نہیں ڈرتے یہ کفر ہے۔ (۹)

(۹) کواڑھی منڈے مذاق کرتے ہیں کلا صوف تعلمون۔ یہ مذاق کرنا کفر ہے۔ (۱۰)

۱۔ "ولا تکفروا المشرکین حتی یؤمروا" (البقرة: ۲۲۱)

۲۔ اذا کان فی المسئلة وجوه توجب الکفر و وجہ يمنع فعلی المفنی ان یقبل الی ذلک الوجه (ہندیہ: ۲ / ۲۸۳ ماحدیہ)

۳۔ "انما هی الذکر اللہ والصلوۃ وقراءۃ القرآن" (مسلم: ۱ / ۱۳۸ قدیمی کتب خانہ)

۴۔ من رای مکرم مکرا فلیغیرہ یدہ، فان لم یستطع فلسانہ، فان لم یستطع فقلبہ وذلك اضعف الایمان، (مشکوۃ۔

۴۳۶)

۵۔ گر بہر راہات کے لئے تو کفر ہے۔

۶۔ "هكذا، اعزاء، باحکام الشرع کفر" (ہندیہ: ۲ / ۲۸۱ ماحدیہ)

۷۔ نہ سننے کی دو صورتیں (۱) اس مسئلہ شرعی سے کچھ اس خیال سے کہ علماء نے غلط فتویٰ دیے اس صورت میں کفر کا حکم نہیں لگایا جائے

(ب) اور دوسری صورت یہ ہے کہ مسئلہ سمجھ کر اٹھائے۔ تو اگر مسئلہ قطعی دلائل سے ثابت ہے تو کافر ہو جائے گا ورنہ نہیں۔

ورد الصوصی بان ینکروا حکام النبی دلت علیہا الصوص القطعیۃ من الکتاب والسۃ کحشر الاجساد، یکفر، لکومہ

تکذیباً صریحاً للہ ورسولہ (شرح العقائد: ۲۴۵ ایچ ایم سعید)

۸۔ "قول معروف ومغیرہ حیر من صدقۃ" (البقرة: ۲۶۳)

۹۔ "قال: "این چہ شرع است یکفر، لامہ ود حکم الشرع." (نزارہ علی ہامش ہندیہ: ۶ / ۳۳۷ ماحدیہ)

۱۰۔ اوقال: لا اخاف القیامہ یکفر ہندیہ: ۲ / ۲۷۴ ماحدیہ

۱۱۔ "ویکفر المزاح بالقرآن" البحر الرائق: ۵ / ۱۳۱ بیروت

- (۱۰) شراب پینے وقت یا نہ کرتے وقت یا جو اکیلے وقت لسم اللہ کہنا کفر ہے۔ (۱)  
 (۱۱) کوئی حضور ﷺ کی توہین کرے، آپ ﷺ کا لباس، ناخن وغیرہ خراب بتلا دے یا عیب لگا دے یہ کفر ہے۔ ان مسائل کے متعلق فتویٰ صادر فرمائیں۔ (۲)

المستفتی نظر الدین امیر الدین (املیزہ ضلع مشرقی خاندیس)  
 (جواب ۳۲) یہ گیارہ مسئلے جو سوال میں لکھے ہیں صحیح ہیں۔ ان کو سننا اور مسلمانوں کو سننا ثواب کا کام ہے (۳)  
 محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

مسلمان بہر حال کافروں سے بہتر ہے۔

(سوال) متعلقۃ الفضلیت مؤمن  
 (جواب ۳۳) کافر، مسلمان سے کسی حال میں اچھا نہیں ہو سکتا۔ مسلمان بہر حال کافروں سے بہتر ہے۔ (۴)  
 محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

پنجائیت کے الفاظ ”کس سرے نے شرع بنائی ہے“  
 حکم شرعی بیان کرنے میں تحقیق طلب ہے۔

(اخبار الجمعیۃ دہلی مورخہ ۲ نومبر ۱۹۲۶ء)

(سوال) ایک شیخ نے پنجائیت میں یہ الفاظ بے کہ کس سرے نے ایک شرع بنائی۔ اس کا کیا حکم ہے۔  
 (جواب ۳۴) جس شخص نے مذکورہ الفاظ کہے ہیں اس کا پورا واقعہ معلوم ہونا چاہئے کہ کس بات پر اور کس موقع پر اس نے یہ کہا ہے تاکہ معصوم ہو کہ آیا اس کے یہ الفاظ شریعت اور شارع کی توہین قرار دیئے جاسکتے ہیں یا نہیں؟ (۵)  
 محمد کفایت اللہ غفرلہ

اگر رسول اللہ بھی اس معاملے میں مجھے کہیں گے  
 تو میں ہرگز نہیں مانوں گا“ کے قائل کا حکم۔

(اخبار الجمعیۃ دہلی مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۲۷ء)

(سوال) ایک شخص کو بین دین کے بارے میں سمجھا رہے تھے کہ جس کا تم نے دینا ہے اس کے ساتھ فیصلہ کر لو، تو اس شخص نے ایک نہیں بیکہ کئی بار یہ الفاظ کہے کہ ”اگر رسول اللہ بھی اس معاملے کے بارے میں مجھے کہیں گے تو میں ہرگز نہیں مانوں گا“ (غزوہ مند) اور عایدہ انیس نمازیوں کو ہر وقت بدزبانی سے یاد کرتا رہتا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مذکورہ الفاظ کہتے وقت اس سے نہ دیا گیا تھا کہ یہ کلمات کفر ہیں مگر پھر بھی باز نہ آیا۔

۱۔ وکذا لو قال عند الشرب الحمراء والزنا : بسم الله . شرح العقائد : ۲۴۷

۲۔ ”لوعاب بیابشی کفر“۔ جامع الفصولین : ۲ / ۱۳۰ اسلامی کتب خانہ

۳۔ ان الله و ملائکته ، و اهل السموت ، و الارض حتى الجنة فی حجرها و حی الحوت یصلون علی معلم الناس الحیر“۔ مشکوٰۃ : ۳۳ / ۱۳۳

۴۔ ”لو بعد مؤمن خیر من مشرک ولو اعجبکم ، لما له و حماله“ تفسیر حلالین : ۳۳

۵۔ ”واعلم انه لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامه علی محمل حسن“۔ (تذریع بشر : ۳ / ۲۲۹ سعید)

(جواب ۳۵) اگر یہ الفاظ سننے سے اس کی نیت یہ تھی کہ ”میرا معاملہ سچا ہے اور میں حق پر ہوں، اگر باغرض رسول اللہ ﷺ بھی اس معاملے میں میرے لو پر صلہ کرنے کا دباؤ ڈالیں جب بھی نہیں کروں گا۔“ تو یہ کلمات کفر نہ ہوں گے۔ (۱) مگر بہر صورت ان کلمات کا ظاہر مفہوم مُر ا ہے اور اطاعت رسول اللہ ﷺ سے انکار مفہوم ہوتا ہے۔ اس لئے باوجود حکم کفر نہ کرنے کے احوط یہی ہے کہ شخص مذکور کو توبہ کا حکم دیا جائے اور جب تک وہ توبہ نہ کرے اس سے تعلقات اسلامیہ ترک کر دیئے جائیں۔ (۲) محمد کفایت اللہ غفرلہ

عالم دین کی توہین کفر ہے۔

(تراخند الحمیری دہلی مورخ ۹ ستمبر ۱۹۳۱ء)

(السوال) کسی عالم کی توہین وہ ہے حرمی کرنے کے بارے میں شرع شریف کا کیا حکم ہے؟

(جواب ۳۶) کسی عالم دین کی حیثیت عالم دین ہونے کے توہین کرنا موجب کفر ہے۔ اگر توہین اس جہت سے نہ ہو بلکہ کسی لور دنیاوی معاملہ کی وجہ سے ہو تو موجب کفر نہیں ہے۔ (۳)

۱۔ ۵۱ کان فی المسئلة وجوه توجب الکفر و وجه یمنه فعلى المفتی ان یحیل الى ذلك الوجه (حدیدہ ۲۰ ۲۸۳ء جدیدہ)  
 ۲۔ قال کعب بن مالک : حين تحلف عن النبى ﷺ ونهى النبى ﷺ المسلمين عن كلامنا و ذکر خمسین ليلة . (بخاری شریف ۲۰ ۸۹۷ء قدیمی کتب نہ)  
 ۳۔ الا استخفاف بالعلماء لکونه علماء استخفاف بالعلم والعلم صفة الله تعالى منجبه فضلاً على حیل عبادہ لیدلوا حلقه على شریعه نیاة عن رساله فاستخفاف بهذا یعلم انه الى من يعود ۳۳ (بخاری علی حاشیہ ۲۰ ۳۳۲)

## چوتھایا مسئلہ ارتداد

مرتد کے لئے توبہ کی شرائط

(سوال ۱) مرتد فطری دین اسلام میں واپس آسکتا ہے یا نہیں؟

(۲) اگر واپس آسکتا ہے تو اس کے کیا شرائط ہیں؟

(۳) اگر کوئی شخص اپنی مازمت کے تعلق سے ظاہر الہنا ہندو ہو جانا ظاہر کرے مگر دل یا زبان سے ہندو ہو جانے کا اقرار نہ کیا ہو (جیسا کہ سی آئی ڈی پولیس کے ملازمان اکثر حسب ضرورت اپنے کو ہندو عیسائی وغیرہ ہونا دکھاتے ہیں، اس صورت میں کوئی ثبوت یعنی شہادتوں وغیرہ کا بھی اس کے خلاف رسومی یا عبادت بطور ہندو یا ادا کرنے کا بھی نہ ہو تو اس شخص کو مسلمان ماننا چاہئے یا نہیں؟

المستفتی - نمبر ۷۰ اسید ناظم حسین (ریاست الور) ۱۰ رمضان ۱۳۵۲ھ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۳ء (جواب ۳۷) (۱) اگر کوئی شخص مرتد ہو جائے تو وہ بھی توبہ کر کے اسلام میں واپس آسکتا ہے۔ (۱)

(۲) اس کی صورت یہ ہے کہ وہ اسلام کا کلمہ پڑھے اور سوائے اسلام کے باقی دینوں سے اپنی ہزاری کا اعلان کرے۔ (۲)

(۳) جب تک یہ نہ بتایا جائے کہ اس کو کس فعل کی بناء پر ہندو سمجھا گیا، اس کے متعلق کوئی حکم نہیں دیا جاسکتا اور بہر صورت ہندو ہو جانے کے بعد بھی توبہ اور تجدید اسلام کر کے وہ شخص مسلمان ہو سکتا ہے۔ (۳)

محمد کفایت اللہ کلن اللہ۔

کسی شخص پر دین تبدیل کرنے کا بہتان لگانا سخت گناہ ہے۔

(سوال ۱) مسیحی محمد امیر ولد سمندر (قوم درو وال) ساکن موضع کفری ضلع سرگودھا کا ہوں، میرے متعلق نہ معلوم کس وجہ سے لوگوں نے یہ بات مشہور کر دی کہ خدا نخواستہ میں کمرشان ہو گیا ہوں حالانکہ اس چیز کی کوئی اصلیت نہیں۔ واقعہ صرف اتنا ہے کہ میرے چچا کے لڑکے مسیحی اللہ دے جو کسی وجہ سے کمرشان ہو گیا تھا وہ جب خدا کی توفیق سے مشرف باسلام ہو گیا اور ارتداد سے واپس آگیا تو میں اور وہ دونوں پاس اٹھتے بیٹھتے تھے، اور جس زمانے میں وہ مرتد رہا، اس زمانے میں اس کے ساتھ میرا کچھ سروکار نہ تھا۔ اب میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر یہ اقرار کرتا ہوں کہ میں نے نہ کبھی دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا ارادہ کیا اور نہ خارج از اسلام ہوا ہوں اور نہ آئندہ ہونے کا ارادہ۔ پس ایسی صورت میں جب کہ میرا قطعاً کوئی ارادہ ظاہری یا باطنی طور پر اسلام سے خارج ہونے کا نہ تھا اور نہ ہے، لوگوں کا مجھ پر یہ اتہام لگانا کہ تم کمرشان ہو گئے ہو کہاں تک صحیح اور قابل تسلیم ہے میرے اس اقرار کے بعد بھی اگر کوئی شخص نہ مانے اور مجھ کو کمرشان ہی

کستار ہے تو اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

المستطبی - نمبر ۵۷۶ محمد امیر (ضلع سرگودھا) ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ ۱۳ اگست ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۸) جب کہ مسکمی محمد امیر کرستان ہونے سے ملنے انکار کرتا ہے اور اسلام پر قائم رہنے کا اقرار کرتا ہے اور اسلام کے سوا دوسرے دینوں سے ہزاری ظاہر کرتا ہے اور جو لوگ اس پر کرستان ہونے کا الزام لگاتے ہیں ان کے پاس اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ تو محمد امیر کے ساتھ اسلامی برادری کے تحقیقات رکھنا جائز ہے اور بلا وجہ اور بغیر ثبوت کسی مسلمان پر تبدیلی مذہب کی تصمت نہیں لگانی چاہئے کہ یہ سخت گناہ ہے۔ (۱)

لفظ محمد کفایت اللہ کال اللہ۔

مذہبی معاملات میں ہندوؤں کا تعاون کرنا درست نہیں۔

(سوال (۱) ایک عورت کافرہ (ہندو) مسلمان ہو گئی۔ ایک مسلمان لوہار کے ساتھ نکل گئی، بغیر نکاح کے اس کے ساتھ رہی۔ تقریباً ۲۵ سال اس کے ہمراہ مسلمان رہی۔ کسی وجہ سے ہاراش ہو کر بکھ ورنہ پھر اس کو ہندو بنالیا گیا اور پھر واپس اپنے سابقہ خاوند ہندو کے گھر آ گئی۔ ہندو ترکھان برادری انکشی ہو گئی اور اس عورت کو اس بدلے میں کہ وہ مسلمان ہو گئی تھی بہت برا بھلا کہا گیا اور اس کے خاوند ہندو کو اس کی پاداش میں کفرہ یہ مقرر کیا کہ اول تو دونوں میاں بیوی سمیت ایک زائد ہندو کے گنگا نشان کر کے آویں اور پھر کسی رفادہ عام کی جگہ پر ایک کنواں لگوائیں اور ۲۵ روپے نقد خیرات کریں۔ جب یہ شرطیں پوری ہو جائیں پھر برادری کو آخراٹے، اس وقت اگر برادری کی منشاء ہوئی تو اصلی ہندو خاوند کی بیوی بنائی جاوے گی۔

(۲) یہ کنواں صرف مسلمان ہونے کی سزا ہے۔ ایسے کنویں کا پانی پینا جائز ہے یا نہیں؟

(۳) اگر جائز نہیں تو ایسا کنواں لگانے کے لئے کسی مسلمان کا جگہ دینا جائز ہے یا نہیں اور جگہ بھی مفت دینا۔

(۴) اس کنویں کے لگانے میں مسلمانوں کو مدد کرنی جائز ہے یا نہیں؟

(۵) اگر جائز نہیں تو جگہ دینے والے اور مدد کرنے والے مسلمانوں کے لئے کیا حکم ہے یعنی جو مدد کر چکے ہیں۔

(۶) ان لوگوں کے لئے جن کو معاف بھی کیا گیا ہو کہ یہ اسلام کے لئے بد نما داغ ہے پھر بھی مدد کریں تو ان کے لئے کیا حکم ہے؟

(۷) اور اگر منع کرنے سے کوئی مسلمان باصرہ اس کی مدد کرے تو اس کے لئے کیا حکم ہے۔

(۸) اور اگر جگہ دینے والے شخص کو معاف کیا جائے اور وہ کہے کہ کچھ بھی ہو میں ضرور جگہ دوں گا۔

(۹) اس مسلمان لوہار کو جو اس عورت کو بغیر نکاح لئے پھر تاربا کیا حکم ہے؟

(۱۰) اگر یہ مسلمان لوہار بھی کوئی کنواں یا نکال گلوئے اس کا پانی پینا جائز ہے یا نہیں؟

(۱۱) اس کی مدد کرنا کیسا ہے؟

(۱۲) اگر یہ مسلمان لوہار اس ہندو کے کنویں کے مقابلہ میں کوئی نکالیا کنواں لگوائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(۱۳) اس مسلمان لوہار کے ساتھ میل جول کرنا کیسا ہے اور ہندو ترکھان کے ساتھ میل ملاقات کرنی کیسی ہے؟

المستفتی۔ نمبر ۶۳۳ ایوسف علی خاں لائل پور۔ ۱۶ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ۲۵ جولائی ۱۹۳۷ء (جواب) (از مولوی محمد مسلم صاحب لائلپور)۔ (۱) باللہ التوفیق۔ چونکہ ہندو برہمنوں کے تقاضہ پر مسلمان ہونے کی سازشیں کتوں وغیرہ تجویز کیا گیا ہے اس لئے اسلامی توہین ہونے کی وجہ سے کسی مسلمان کو اس میں شریک نہ ہونا چاہئے۔ قیامت میں وہ بھی اس موقع میں جائز نہیں۔ مفت اند لو کہ تو وہ بھی توہین میں شریک ہونا ہے جو کسی طرح بھی شرعاً جائز نہیں ہو سکتا۔

(۲) زمین دینے پر اصرار کرنے والا مسلمان گندھڑ ہے۔ اسے اس بات سے باز آجانا چاہئے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ اس کو اس کام سے روکنے کی کوشش کریں۔ اسلام کی توہین کر کے مسلمان رہنے والے کی مسلمانوں کو ضرورت نہیں۔

(۳) لوہار کو تو یہ کرنی چاہئے۔ اگر وہ کتوں کو اسے توہین دے اس سے پانی پینا جائز ہے۔

الجواب صحیح۔ احقر محمد یونس عفا اللہ عنہ۔ خطیب جامع مسجد لائل پور۔ ۷ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ۔

(جواب ۳۹) (از حضرت مفتی اعظم) عورت کا اسلام لانا اور پھر مرتد ہو جانا اور اسلام کی حالت میں بے نکاح زنا کاری میں مبتلا رہنا مسلمانوں کے لئے کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ اسلام تو بہر حال مقبول ہوتا۔ لیکن اب تو وہ مرتد ہو گئی۔ اور اس کی غیر مسلم برہمنوں نے اس کے خاوند پر جو تعزیر لگائی وہ عورت کے مسلمان ہونے کی وجہ سے نہیں۔ اگر یہ وجہ ہوتی تو اس کے مرتد ہونے سے پہلے ہی لگائی جاتی۔ اب مرتد ہونے کے بعد اس کو پھر ہندو برہمنوں میں شامل کرنے کی یہ شرط ہے کہ وہ کوئی رفاہ عام کا کام کرے تو ہندو برہمنوں میں شامل ہو سکے گی اور اس کا خاوند اس کو رکھ سکے گا تو اس میں اسلام کی توہین نہیں ہے، بلکہ ایک ہندو مرتد عورت کو اپنے ساتھ ملانے کی شرط ہے، اس سے مسلمانوں کو کیا واسطہ۔ البتہ مسلمانوں کے لئے ان کے اس فعل میں کسی قسم کی شرکت اور مدد کرنی مناسب نہیں ہے۔ (۱) بہتر صورت یہ ہے کہ مسلمان جس نے زمین دی ہے وہ ہندوؤں کی لاگت خود یا مسلمانوں کی مدد سے لوار کرے اور کتوں کو رفاہ عام کے لئے وقف کر دے۔ ایک بدکار عورت مرتد کی خاطر ایک اچھے خاصے مسلمان کو اتنا تنگ کرے کہ وہ مرتد ہونے پر آمادہ ہو جائے خطرناک فعل ہے۔ وہ عورت تو مسلمان بھی نہیں رہی۔ اور ایک مسلمان خدا خواستہ اور مرتد ہو گیا تو یہ مسلمانوں کے لئے خوشی کی بات نہ ہوگی۔

فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

آنحضرت ﷺ کی شان میں اعلانیہ گستاخی ناقابل برداشت ہے۔

(سوال) علماء دین اس شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں :-

(۱) جس نے جوئی میں غصہ کرائی تکلیف ہونے پر رسول اللہ ﷺ کو متواتر ایک ہاتھ کا لیا دیتا رہا (نحوذ باللہ من ذلک)

(۲) رمضان المبارک میں دوستوں کو ہمراہ لے کر ملا یہ کھاتا پیتا رہا، ایک شخص کے نوکے پر جواب دیا کہ ہم کیا مفلس ہیں جو بھوکے مر رہے۔

(۳) اس کے اس بات کے جواب میں کہ تم نے ماہ صیام کی توہین کی ہے توبہ کرو۔ اس شخص نے آنحضرت ﷺ کو فحش گالیاں کئی مسلمانوں کے سامنے دیں۔

(۴) ان مسلمانوں کے شور و غل کرنے پر کہ تم توبہ کرو۔ یہ توہین ہم برداشت نہیں کرتے اس نے اور اس کے تین چار ساتھیوں نے جواب دیا کہ تم نے آؤ شریعت کو ہم نہ چھوڑ کر رکھ دو گے (نحوذ باللہ منہ)

(۵) یہ تلامذہ تین دن ہوتا رہا، وہ نہ تابع ہوئے نہ نام نہ ہوئے بلکہ اور زیادہ کفر کرتے رہے۔

(۶) پھر اپنے آپ کو سکھ مشہور کرنے لگا، کہ میں اسلام ترک کر کے سکھ ہو گیا ہوں، سکھوں کا شعر اختیار کیا، کیا شریعت کی اس طرح توہین کرنے والا اور رسول اکرم (نداء الی وائی) ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی اور سب و شتم کرنے والا اور مصر علی الارتماو مستحق عفو ہے۔ ایسے مردود پر مقدمہ چلانا چاہئے یا نہیں؟ کیا مسلمانوں کو گورنمنٹ وقت سے عبرت اک سزا کے لئے قانون پاس کرنا چاہئے یا نہیں؟۔ سکھ لوگ اس کی مدد کرتے ہیں۔ کیا ایسے شخص کی توبہ قبول ہوتی ہے، وہ توبہ کی طرف خود بھی نہیں آتا، جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس کو دھماکا کر جمانا کر کے معاف کر دینا چاہئے اور تحریری معافی نامہ لے لینا چاہئے۔ مقدمہ وغیرہ کی حاجت نہیں۔ ان کا کیا حکم ہے؟

المستفتی - نمبر ۲۱۵۵ مولوی محمد لائیل پوری دیوبندی رائے کوٹ (لدھیانہ) ۲۶ شوال

۱۳۵۶ھ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۰) آنحضرت ﷺ کی شان اقدس میں یہ انتہائی گستاخی اور توہین مسلمانوں کے ضبط و تحمل سے باہر ہے ان کو انتہائی چارہ جوئی اور عداوتی کارروائی کرنی لازم ہے اور جب کہ وہ خود ندامت ظاہر نہیں کرنا تو توبہ پر آمادہ نہیں تو توبہ قبول ہونے نہ ہونے کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی۔

گو اہوں کی گواہی کب بے اثر ہوگی؟

(سوال) جناب کے حافظہ اور مجموعہ فتاویٰ میں یہ سوال جواب ہو گا کہ زید نے کہا کہ ”میں نے زمین و آسمان پیدا کیا۔“ وغیرہ ذلک۔ پھر آٹھ ماہ کے بعد شہادت ہوتی ہے اور زید کے دعوائے خدائی کا تذکرہ جس پر تجرید ایمان اور نکاح کا سوال پیدا ہوا جس کی پوری تفصیل آپ کے پاس جا چکی ہے اور جناب نے یہ جواب مرحمت فرمایا تھا کہ ”زید کا قول معتبر ہو گا، ان لوگوں کا قول جو آٹھ دس مہینے کے بعد اس کا اصرار کرتے ہیں حج قابل



الثقات ہے۔

لہذا گزارش ہے کہ جناب تھوڑی سی وقت کی قربانی دے کر شاہدین کی شہادت کے ناقابل الثقات ہونے کی جو بنیاد ہے اور دلیل شرعی مع عبارات کتب مرحمت فرمادیں تاکہ مترددین و منکرین کے سامنے مسئلہ اپنی پوری روشنی میں آجائے اور ہر ایک کے لئے بلامریب و شک باعث طمانیت ہو۔

(جواب ۴۱) زید کا قول معتبر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا قول مع حلف کے معتبر ہوگا۔ اور شہود کی شہادت معتبر نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ شہادت دیانت اور حبیبہ یعنی للہیت پر مبنی ہے اور ایسی شہادت بلاوجہ معقول تاخیر کرنے سے نامقبول ہو جاتی ہے۔ ومعنی آخر شاهد الحسبہ شہادتہ بلا عذر فسق فرد (در مختار)۔ (۱) اس کے علاوہ یہ شہادت ردۃ پر ہے۔ اور اس میں جب مشہود علیہ انکار کر دے اور شہادتین کا اقرار کر لے تو شہادت بے اثر ہو جاتی ہے۔ شہدوا علیٰ مسلم بالردۃ وهو منکر لا یعرض له (در مختار) (۲)۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ له۔ و علی

ارتداد سے توبہ کرنے والے سے نفرت اور تعلقات ختم کرنا جائز نہیں

(النسوال) میں مسماۃ جنت خاتون دختران ذات تیلی ساکن قصبہ راہوں شیعہ جانبدار کی خانہ جنگی عرصہ پانچ چھ سال سے خانہ خود سے رہی اور میری بے کسی اور بے بسی کی داستان قوم کے کسی آدمی نے نہیں سنی۔ میں نے مجبوراً جناب مولوی کفایت اللہ صاحب صدر جمعیت علماء ہند سے اپنی ساری داستان عرض کر کے فتویٰ طلب کیا۔ ان کے حکم فرمانے پر خلع کیلئے میں نے دو سو روپے پیش کئے کہ مجھے اس تنگ زندگی سے رہا کر لیا جائے پھر بھی قوم نے کوئی توجہ نہیں دی میں نے تنگ آکر مذہب عیسائیت اختیار کیا۔ مسلمان حاکم نے نکاح فسخ قرار دیا۔ صبح ہونے پر میں نے پھر پوری ندامت سے توبہ کر کے اسلام قبول اور فتویٰ طلب کیا اور جمعیت علماء ہند سے مندرجہ ذیل جواب آیا۔

”جب کہ مسماۃ جنت خاتون اپنے اس گناہ عظیم یعنی ارتداد سے توبہ ہو کر توبہ کر چکی ہیں اور دوبارہ اسلام میں داخل ہو چکی ہے تو مسلمانوں کا اس سے اور اس کے والدین سے نفرت کرنا یا طعنہ زنی کرنا نامناسب ہے۔ مسلمانوں کو اس لعن طعن سے اجتناب کرنا چاہئے۔“

اس کے بعد مورخہ..... کو قوم تیلیان نے تقریباً تو ۹۰ گاؤں کے لوگوں کو جمع کر کے میرے والدین سے مطلقہ کلی طے کر دیا۔ اب گزارش ہے کہ کیا میری توبہ قبول نہیں؟ کیا میں مقولہ ہذا کا مصداق نہیں ہوں۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب له۔ کیا میں اور میرا خاندان پھر داخل عیسائیت ہو جاؤں، جب کہ مجھے اسلام سے علیحدہ کیا جاتا ہے۔ میں تعلیم یافتہ ہوں، اگر مجھے اسلام نے سہارا دیا تو غیر مذہب میرے خیر مقدم کے لئے تیار ہیں۔

المستفتی - نمبر ۱۹۷۷ء جنت خاتون (صلی جاندر) ۲۷ شعبان ۱۳۵۶ھ ۲ نومبر ۱۹۳۷ء (جواب ۳۲) لڑتو ایست بڑا گناہ اور جرم عظیم ہے۔ (۱) مگر جب کہ مرتدہ نے صدق دل سے توبہ کر لی ہے اور داخل اسلام ہو گئی ہے تو اب مسلمان اس کو اپنے میں شامل کریں۔ (۲) پھر اس کے والدین کا اس میں کیا قصور ہے کہ ان سے مقاطعہ کر لیا گیا۔ (۳) پنجائیت کو اپنا فیصلہ بدلنا چاہئے اور ان سب کو اسلام کے دامن کے نیچے پناہ دینی چاہئے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

بے اختیاری کی حالت میں کفریہ الفاظ کہنے کا حکم

(سوال) متعلقہ حکم لڑتو مقاطعہ الفاظ کفریہ خواب (سوال دستیاب نہیں ہو)

(جواب ۴۳) سوال میں صاحب واقعہ کے دو واقعہ مذکور ہیں، ایک حالت خواب کا دوسرا حالت بیداری کا۔ حالت خواب کے واقعہ کا تو اصول شرعیہ کے موافق حکم صاف ہے کہ حسب ارشاد رفع القلم عن ثلاثة الخ (۴) تاہم مرفوع القلم ہے، حالت نوم کا کوئی فعل اور کلام شرعاً معتبر نہیں بلکہ حالت نوم کا کلام کلام بطور کے مثلاً لہ اسی حکم میں ہے۔ وفي التحریر و تبطل عبادته من الا سلام والردة والطلاق ولم توصف بخبر ولا انشاء و صدق و کذب کالبحان الطيور راه و مثله في التلويح فهذا صريح في ان کلام النائم لا يسمى کلاماً لغة ولا شرعاً بمنزلة المہمل (رد المحتار) (۵) پھر اس خواب کے واقعہ کی حکایت ایک ایسے واقعہ کی حکایت ہے کہ وہ کفر نہیں تھا اگرچہ الفاظ کفریہ ہیں۔ لیکن الفاظ کفریہ کی محض نقل کافر نہیں بناتی۔

اگر کوئی کہے کہ نصاریٰ کہتے ہیں کہ خدا تین ہیں تو اس لئے والے پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ الفاظ کفریہ کی نقل تو قرآن مجید میں بھی موجود ہے۔ قال الله تعالى وقالت اليهود عزير ابن الله وقالت النصارى المسيح ابن الله. (۶) یہ الفاظ کہ ”عزیر علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں اور مسیح علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں۔“ یقیناً کفر کے کلمات ہیں، اور مسلمان انہیں رات دن تلاوت قرآن مجید اور نماز میں پڑھتے ہیں اور یہود و نصاریٰ کے یہ کلمات نقل کرتے ہیں تو جب کہ ان کلمات کا نقل کرنا وجودیہ کہ منقول عنہم نے ان کا حکم بحالت اختیار کیا تھا اور ان پر انہیں کلمات کے حکم کی وجہ سے کفر کا حکم کیا گیا۔ کما قال الله تعالى . لقد کفر

۱۔ جیسے ایمان سب سے بڑی نیکی ہے اس کا ترک یعنی لڑتو ایست سے بڑا جرم ہوگا، قرآن مجید میں ہے ان الذين امنوا ثم كفروا لم امنوا،

ثم كفروا، ثم اذادوا کفرا لم یکن الله لیفرلهم، ولا یهدیهم سیلاً والنساء : (۱۳۷)

۲۔ الا الذين تابوا واصلحوا وبنوا لاولئك التوب علیهم وانا التواب الرحیم . (البقرة : ۱۶۰)

”انما المؤمنون اخوة ای الجميع، اخوة فی الدین“ (تفسیر ابن کثیر : ۳/ ۲۱۱ سیکل اکیڈمی رابو)

۳۔ ”ولا تزد وازرة وذر احرى“ (اسراء : ۱۵) اور حدیث شریف میں ہے ”لا یحل لمسلم ان یتبع اخاه فوق ثلث ايام“ (طبری

شریف : ۸۹۶/۲۔ قدیمی کتب خانہ)

۴۔ (بوہادور : ۲/ ۴۵۶ مکتب امدادیہ مکتب)

۵۔ الشامیہ : ۳/ ۲۴۵ (سید)

۶۔ (التوبہ : ۳۰)

الذین قالوا اتخذنا الله ولداً، قالین کے لئے موجب کفر نہ ہوا تو حالت خواب کے وہ کلمات کہ نہ ان کا قائل کافر ہوا نہ نوم کی حالت میں ان کلمات کو کلمات کفر مہا جاسکتا ہے۔ نقل کرنے سے کفر کا حکم بدرجہ اولیٰ نہیں دیا جاسکتا۔

رہا دوسرا واقعہ جو حالت بیداری کا ہے، اس کے متعلق صاحب واقعہ کا بیان یہ ہے کہ وہ اپنی حالت خواب کی غلطی سے نام اور پریشان ہو کر چاہتا ہے کہ درود شریف پڑھ کر اس کا مدارک کرے، اور درود شریف پڑھتا ہے لیکن اس میں بھی جائے اختصرت مطلق کے نام مہرک کے زید کا نام اس کی زبان سے نکلتا ہے۔ اسے اس غلطی کا احساس تھا، مگر کہتا ہے کہ زبان پر قلم نہ تھا، بے اختیار تھا، مجبور تھا۔ اس واقعہ کے متعلق دو باتیں متفق طلب ہیں۔

اول یہ کہ آیا حالت بیداری میں ایسی بے اختیاری اور مجبوری کہ زبان قلم میں نہ رہے بغیر اس کے کہ نشہ ہو، جنون ہو، اکراہ ہو، عتہ ہو ممکن اور متصور ہے یا نہیں؟ کیونکہ ان چیزوں میں سے کسی کا موجود ہونا سوال میں ذکر نہیں کیا گیا۔ تو ظاہر یہی ہے کہ ان اسباب میں سے کوئی سبب بے اختیاری پیدا کرنے والا نہ تھا۔ دوسرے یہ کہ اگر بے اختیاری اور مجبوری ممکن اور متصور ہو تو صاحب واقعہ کی تصدیق بھی کی جائے گی یا نہیں؟ امر اول کا جواب یہ ہے کہ بے اختیاری کے بہت سے اسباب ہیں۔ صرف سکرو جنون و اکراہ و عتہ میں منحصر نہیں۔ کتب اصول فقہ و فقہ میں ان اسباب کے ذکر پر اقتصار کرنا تحدید و حصر پر مبنی نہیں، بحدہ اکثری اسباب کے طور پر انہیں ذکر کیا گیا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ متعدد کتب فقہیہ میں اس کی تصریح موجود ہے کہ خواہ کسی وجہ سے عقل مغلوب ہو جائے وہ مغلوبیت موجب رفع قلم ہو جاتی ہے۔ الا فی بعض المواقف فیكون الزجر مقصوداً۔ (۲)

فقہی عالمگیری میں ہے: من اصابه برسام او اطعم شيئا فذهب عقله فهدى فارتد لم يكن ذلك ارتدادا او كذالو كان معتوها او موسوسا او مغلوبا على عقله بوجه من الوجوه فهو على هذا كذا في السراج الوهاج (حندیہ مطبوعہ مصر (۳) صفحہ ۸۲ ج ۲)۔ اس عبارت میں لفظ موسوس اور لفظ بوجہ من الوجوه قابل غور ہے۔ لیکن واقعہ مسئلہ عننا میں نہ تو زوال شعور و زوال عقل کی تصریح ہے اور نہ میں واقعات مذکورہ کی بناء پر زوال شعور کا ہونا صحیح سمجھتا ہوں کیونکہ صاحب واقعہ حالت تکلم اپنی غلطی کا لاراک ہونا بیان کرتا ہے اور عذر میں صرف بے اختیاری مجبوری، زبان کا قلم میں نہ ہونا ذکر کرتا ہے۔ اس لئے میں صرف اسی بات کو ٹھیک سمجھتا ہوں وہاں جو شعور و لاراک کے کلمہ کفر یہ کہتا ہے، مگر بے اختیاری سے مجبوری سے اور میں تکلم کی حالت میں بھی اسے غلطی اور خلاف عقیدہ سمجھتا ہے اور احد الفراغ من التكلم بھی اس پر نام ہوتا ہے، پریشان ہوتا ہے، روتا ہے۔ اسباب معلومہ (شرک، جنون، اکراہ و عتہ) کے علاوہ کبر، سنی، مرض، مصیبت، غلبہ

۱۔ فقد کفر الذین قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم (امائد: ۷۱) قالوا اتخذ الله ولداً سبحانه (یونس: ۶۸)

۲۔ جیساکہ فقہ کی حالت میں غلطی و بیداری (اشاعت: ۳۳۹۳ء)

۳۔ حندیہ ۲۵۲، جدید

خوشی غلبہ حزن فرط محبت وغیرہ بھی زوال عقل یا زوال اختیار کے سبب بن سکتے ہیں۔ اور جہاں زوال عقل یا زوال اختیار ہو وہاں حکم روادہ صحت نہیں ہو سکتا۔

(۱) در مختار میں ہے : وما ظهر منه من کلمات کفریۃ یغضو فی حقہ ویعامل معاملۃ موتی المسلمین حملاً علی انہ فی حال زوال عقلہ انتہی (۱)۔ یعنی قریب موت و نزاع روح اگر مختصر سے کچھ کلمات کفریہ ظاہر ہوں تو انہیں معاف سمجھا جائے اور اس کے ساتھ اموات مسلمین کا معاملہ کیا جائے اور ظہور کلمات کفریہ کو زوال عقل و اختیار پر محمول کیا جائے۔

اس عبارت سے صرف یہ غرض ہے کہ اسباب مذکورہ معلومہ میں سے یہاں کوئی سبب نہیں پھر بھی ایک اور چیز یعنی شدت مرض یا کلفت نزع روح کو زوال عقل کے لئے معتبر کیا گیا اور میت کے ساتھ مرد کا معاملہ کرنا جائز نہیں رکھا گیا۔ اگرچہ نزع کی سخت تکلیف کی وجہ سے ایسے وقت زوال عقل متصور ہے لیکن یقینی نہیں ہے۔ صرف تحسیناً للظن بالمسلم احتمال زوال عقل کو قائم مقام زوال عقل کر لیا گیا ہے۔

(۲) صحیح مسلم کی روایت میں آنحضرت ﷺ سے مروی ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے گنہگار بندے کے توبہ کرنے پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کہ ایک مسافر کا جنگل میں سامان سے لدہا ہوا لوٹ گم ہو جائے اور وہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر نامید ہونے کے بعد مرنے پر تیار ہو کر بیٹھ جائے اور اسی حالت میں اس کی آنکھ لگ جائے تو تھوڑی دیر کے بعد آنکھ کھلے تو دیکھئے کہ اس کا لوٹ مع سامان اس کے پاس کھڑا ہے۔ اسی روایت میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اس شخص کی زبان سے غایت خوشی میں بے ساختہ یہ لفظ نکل جاتے ہیں۔ انت عیدی وانا ربک۔ یعنی خدا تعالیٰ کی جناب میں یوں بول اٹھا کہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا خدا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں عطا من شدة الفرح۔ یعنی شدت خوشی کی وجہ سے اس سے خطایہ لفظ نکل گئے۔ (۲)

اس حدیث سے صراحتاً صحت ہو گیا کہ شدت فرح بھی زوال اختیار کا سبب ہو جاتی ہے۔ اور چونکہ آنحضرت ﷺ نے اس کے بعد یہ نہیں فرمایا کہ الفاظ کفریہ کا یہ تکلم جو خطا ہوا تھا جب کفر اور حزیل ایمان تھا، اس لئے آپ کے سکوت سے معلوم ہو گیا کہ الفاظ کفر کا تلفظ جو خطا کے طور پر ہو ثبت روادہ نہیں۔

(۳) صحیح حدیبیہ کے قصے میں جو صحیح بخاری وغیرہ میں مروی ہے ذکر کیا گیا ہے کہ جب صلح مکہ ہو گئی آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم فرمایا کہ سر منڈاؤ اور قربانیاں ذبح کرو تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم لاچار فرط حزن و غم کہ اپنی قمنہا آرزو کے خلاف خانہ کعبہ تک نہ جاسکے۔ اسے بے خود ہوئے کہ باوجود حضرت ﷺ کے مکر و سسر کر فرمانے کے کسی نے فرمان عالی کی تعمیل نہ کی۔ آپ ﷺ غمگین ہو کر خیمے میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے پریشانی کا سبب دریافت کیا اور

راویین معشرہ ۲۰: ۱۹۲ (مسند)

۲۔ "اس بن مالک و هو عمہ قال : قال رسول اللہ ﷺ اللہ اشد فرحاً بنوۃ عبدہ حین یوب الیہ من احدکم کان علی راحلہ یروح فلا فلاف من علیہا طعامہ، وشرابہ فیس مہا، فاتی شجرۃ فاضطجع فی ظلہا قد اس من راحلہ، فینا ہو کذلک الذہوب قائمۃ عندہ فاخذ بخطا مہا، ثم قال من شدة الفرح . فظلمت امت عیدی وانا ربک عطا من (شدة الفرح) (مسلم: ۳۵۵/۲)

عرض کیا کہ آپ باہر تشریف لے جا کر اپنا سر منڈاویں اور کسی سے چھ نہ فرمائیں۔ آپ باہر تشریف لائے اور حاق کو بلا کر اپنا سر منڈا لیا۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دیکھا تو ان کے ہوش و حواس چاہوئے اور ایک دم ایک دوسرے کا سر مونڈنے لگے۔ (۱) اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ فرط حزن بھی موجب زوال اختیار ہو جاتا ہے، کیونکہ قصد و اختیار سے آنحضرت ﷺ کے حکم کی تعمیل نہ کرنے کا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جانب وہم بھی نہیں ہو سکتا۔

(۴) امتحان تقریری کے وقت جن طلبہ کی طبیعت زیادہ مرعوب ہو جاتی ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کی زبان سے باوجود اور کب و شعور کے بے قصد غلط اغاظ نکل جاتے ہیں، حالانکہ صحیح جواب ان کے ذہن میں ہوتا ہے۔ مگر فرط مرعوبی کے وجہ سے زبان قلاہ میں نہیں ہوتی۔

(۵) رسول خدا ﷺ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن میں عدل کی پوری رعایت کر کے فرماتے :-

اللہم هذه قسمتی لیما املك فلا تأخذنی لیما تملك ولا املك (۲)

”یعنی اے خداوند میں نے اختیار کی امور میں تویر لہر کی تقسیم کر دی، اب اگر فرط محبت عاشق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وجہ سے میدان قلب بے اختیاری طور پر عاشق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف زیادہ ہو جائے تو اس میں مؤاخذہ نہ فرمانا کیونکہ وہ میرا اختیار نہیں۔“

اس سے معلوم ہوا کہ اگر فرط محبت کی وجہ سے بے اختیار طور پر کوئی امر صادر ہو جائے وہ قابل مؤاخذہ نہیں رہا طر اے ممنوع جو فرط محبت سے پیدا ہوتا ہے وہ اختیار کی حد تک ممنوع ہے وہ بھی غیر اختیاری حد تک پہنچ جائے تو یقیناً مرفوع القلم ہو گا۔ نیز حدیث لا تطرونی الخ (۳) میں اطراء کی نئی ضرورت ہے لیکن یہ ضرور نہیں کہ اطراء کا سبب فرط محبت ہی ہو بلکہ جہالت، تعصب، غلط فہمی وغیرہ اسباب بھی موجب اطراء ہو سکتے ہیں۔ پس نئی عن الاطراء مستلزم نہیں عن غلبۃ المحبت نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح غلبہ محبت منحصر فی الاطراء الاضطواری نہیں۔ اس لئے نئی عن الاطراء کو مستلزم نئی عن غلبۃ المحبت قرار نہیں دیا جاسکتا۔ حدیث مذکور اس امر پر صاف دلالت کرتی ہے کہ غلبہ محبت مساوات غیر اختیاری طور پر محبوب کی طرف میدان پیدا کر دیتا ہے۔ اور یہ میدان قابل مؤاخذہ نہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ غیر اختیاری ہے، اور اس کو غیر اختیاری کس چیز نے بنایا؟ غلبہ محبت نے۔

نظاری شریف کی وہ حدیث دیکھئے جس میں امام سابقہ میں سے ایک شخص کا یہ حال مذکور ہے کہ اس نے اپنے پیٹوں سے موت کے وقت سہا تھا کہ مجھے جلا کر میری خاک تیز ہوا میں اڑاؤ دیتا۔ فہو اللہ لنن قد واللہ علی

۱۔ قال رسول اللہ ﷺ لا صحابہ : قروا فانحروا وائم احقوا، قال : ہواللہ ما قام منہم وحل حتی قال ذلک ثلاث مرات، فلما لم یبق منہم احد، دخل علی ام سلمہ قد ذکر لہا ما قالی من الناس فقالت ام سیمۃ یا نبی اللہ ! احب ذلک؟ اخرج لم لا نکلم منہم احدا حتی تغرب ذلک، تدعو حالک، فخرج فلم یکنلم منہم حتی فعل ذلک، فحربنہ ودعا حالک (نظاری شریف ۲ ص ۹۰)

۲۔ ترمذی شریف ۱ ص ۱۲۱ ح ۱۰۰۰

۳۔ عن ابن عباس سمع عمر یقول علی المنبر سمعت النبی ﷺ یقول : لا تطرونی کما اطرت النصارى عیسی ابن مریم فانما اما عدہ ولكن قولوا عبد اللہ ورسولہ۔ (نظاری شریف ۱ ص ۹۰) قدیمی کتب خانہ

الخ (۱) ان الفاظ کے (اس تقدیر پر کہ قدر کو قدرت سے مشتق مانا جائے) الفاظ کفر یہ ہونے میں شبہ نہیں لیکن اس کا جو لبوب غشیطۃ اے کفر سے چاکر مغفرت خداوندی ٹھہر لیتا ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خوف خداوندی نے اس کی زبان سے بے ساختہ یہ الفاظ نکلوا دیئے اور بے اعتدالی کی وجہ سے وہ مؤاخذہ سے بچ گیا۔

بہر حال وجہ مذکورہ سے صاف محض ہو گیا کہ اسباب معلومہ (سکر، جنون، آکراہ کے علاوہ بھی بہت سے اسباب ہیں جن سے شعور و لوہر اک پار لوہو اختیار زائل ہو جاتا ہے پس واقعہ مسئلہ عنائیں سکر جنون آکراہ عد نہیں ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ محض ان اسباب کے عدم کی وجہ سے لازم کر دیا جائے کہ اس نے الفاظ مذکورہ ضرور ارلوے اور اختیار سے کہے ہیں۔

اس کے بعد دوسرا امر متنبہ طلب یہ تھا کہ اگر بے اختیار اور مجبوری ممکن ہو تو صاحب واقعہ کی تصدیق بھی کی جائیگی یا نہیں۔ اس کے متعلق گزارش ہے کہ اس سے پہلے کہ اس کی تصدیق یا عدم تصدیق کی بحث کی جائے۔ اول یہ بتادینا ضروری ہے کہ صاحب واقعہ اپنی بے اختیار کی قسم کی ظاہر کرتا ہے اور اس کا سبب کیا ہو سکتا ہے؟ سو واضح ہو کہ صاحب واقعہ کا قول یہ ہے ”لیکن حالت یہ لڑی میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے، اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے باری خیال بندہ دیکھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھا تو لیکن پھر بھی یہ کتا ہوں اللھم صل علی سیدنا و مولانا و نبینا زید۔ حالانکہ اسید لڑ ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں، زبان اپنے قابو میں نہیں۔ اس کام سے صاف واضح ہے کہ اسے اپنی خواب کی حالت میں غلطی کرنے کا افسوس اور پریشانی پیداری میں لاحق تھی اور اسی غلطی کا تدارک کرنے کے لئے اس نے درود شریف پڑھنا چاہا اس کا قصد تھا کہ صحیح طور پر وہ آنحضرت ﷺ پر درود پڑھ کر اپنی مٹائی غلطی کا تدارک کرے لیکن اب بھی اس سے بے اختیار کی طور پر وہی غلطی سرزد ہوتی ہے۔ اور اس کی زبان، اس کے ارادے اور اعتقاد کے ساتھ موافقت نہیں کرتی، اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ غلطی اس سے خطا سرزد ہوئی یعنی وہ اپنی اس غلطی کو خطا سرزد ہونا بیان کرتا ہے۔ کیونکہ خطا کے معنی یہی ہیں کہ انسان کا قصد اور کچھ ہو اور جو ارج سے فعل اس کے قصد کے خلاف صادر ہو جائے۔ (۲) مثلاً کوئی ارادہ کرے کہ اللہ واحد کوں۔ اس ارادے سے زبان کو حرکت دے لیکن زبان سے بے اختیار اللہ عابدہ نکل جائے۔ خطا کے یہ معنی عبادت ذیل سے مراد نہ سمجھتے ہوتے ہیں۔ العاطی من یجری علی لسانہ من غیر قصد کلمۃ مکان کلمۃ (تو کوئی قاضی خاں) خاطی اذا جری علی لسانہ کلمۃ الکفر خطاً بان کان یريد ان یتکلم

١. "هو مائيس للالسان فيه قصد" (الترجمات للجزر جاني: ٧٢ مطبوعه دار المنار مصر)  
 ٢. "هو مائيس في لسانه فيه قصد" (الترجمات للجزر جاني: ٧٢ مطبوعه دار المنار مصر)  
 ٣. "هو مائيس في لسانه فيه قصد" (الترجمات للجزر جاني: ٧٢ مطبوعه دار المنار مصر)  
 ٤. "هو مائيس في لسانه فيه قصد" (الترجمات للجزر جاني: ٧٢ مطبوعه دار المنار مصر)  
 ٥. "هو مائيس في لسانه فيه قصد" (الترجمات للجزر جاني: ٧٢ مطبوعه دار المنار مصر)  
 ٦. "هو مائيس في لسانه فيه قصد" (الترجمات للجزر جاني: ٧٢ مطبوعه دار المنار مصر)  
 ٧. "هو مائيس في لسانه فيه قصد" (الترجمات للجزر جاني: ٧٢ مطبوعه دار المنار مصر)  
 ٨. "هو مائيس في لسانه فيه قصد" (الترجمات للجزر جاني: ٧٢ مطبوعه دار المنار مصر)  
 ٩. "هو مائيس في لسانه فيه قصد" (الترجمات للجزر جاني: ٧٢ مطبوعه دار المنار مصر)  
 ١٠. "هو مائيس في لسانه فيه قصد" (الترجمات للجزر جاني: ٧٢ مطبوعه دار المنار مصر)

ہمالمس یکفر فجری علی لسانہ کلمۃ الکفر خطاً (قاضی خاں) (۱) ادا اراد ان یکلم بکلمۃ مباحۃ  
فجری علی لسانہ کلمۃ الکفر خطاً بلا قصد (بزازیہ) (۲)

ان عبارتوں سے صاف معلوم ہو گیا کہ خطا کے معنی یہی ہیں کہ بلا قصد شعور و ولور اکہ کی حالت میں  
جو کلمہ زبان سے نکل جائے وہ خطا ہے۔ تو صاف ظاہر ہے کہ صاحب واقعہ کا ان الفاظ کفریہ کے ساتھ تکلم کرنا  
خطا ہے۔ کیونکہ اس کا قصد اس کے خلاف الفاظ مباحہ کہنے کا تھا اور بلا قصد اس کی زبان سے یہ الفاظ نکل گئے۔ اور  
جب ان الفاظ کا خلاف صادر ہوا ہے۔ ہو گیا تو لب یہ دیکھنا چاہئے کہ اگر الفاظ کفر خطا کسی کی زبان سے نکل جائے  
تو ان کا حکم کیا ہے؟ اس کے لئے کتب فقہ میں مختلف عبارتیں ملتی ہیں۔

اول یہ کہ الفاظ کفریہ کا خفا زبان سے نکل جانا موجب کفر نہیں۔ رجل قال عبدالعزیز عبدالصالح  
عبدالغفار عبدالرحمن بالمحاق الکاف فی امر الاسم قالوا ان قصد ذلك یکفرو ان جری علی لسانہ  
من غیر قصد ان کان جابلاً لا یکفرو علی من سمع ذلك منه ان یعلمه الصواب (قاضی خاں) (۳)  
المصطفیٰ اذا جری علی لسانہ کلمۃ الکفر خطاً بان کان یريد ان یکلم بما لیس بکفر فجری علی  
لسانہ کلمۃ الکفر خطاً لم یکن ذلك کفراً عبداً لکل کذا فی العالمگیریہ تفلأ من المباحۃ (۴)

(۲) دوسرے یہ کہ الفاظ کفریہ کا خطا تکلم اگرچہ دہرہ بالا اتفاق موجب کفر نہیں مگر قصد تصدیق نہ کی جاتی  
کی۔ اما اذا اراد ان یکلم بکلمۃ مباحۃ فجری علی لسانہ کلمۃ الکفر خطاً و العباد باللہ لا  
یکفرو لکن القاضی لا یصدقہ علی ذلك (بزازیہ) بدلیل ماصر حواہ من انه اذا اراد ان یکلم  
بکلمۃ مباحۃ فجری علی لسانہ کلمۃ الکفر خطاً بلا قصد لا یصدقہ القاضی وان کان لا  
یکفرو لہما بینہ و بین اللہ تعالیٰ فاعمل ذلك اہ (رد المحتار) (۵) اگر کہا جائے ممکن ہے کہ قاضی خاں  
کی دونوں عبارتیں صرف حکم دیانت بتاتی ہوں۔ کیونکہ بزازیہ اور رد المحتار کی عبارتوں میں بھی حکم دیانت یہی  
بتایا گیا ہے کہ کافر نہیں ہو گا لیکن اس کے بعد حکم قضاء بتایا کہ قاضی تصدیق نہ کرے اور حکم قضاء کی قاضی  
خاں کی عبارتوں میں نفی نہیں۔ بلکہ وہ حکم قضا سے سکت ہیں۔ اس کے متعلق گزارش ہے کہ ہاں بہ شک  
یہ احتمال ہے۔ لیکن اول تو مفتی کا منصب صرف یہ ہے کہ وہ حکم دیانت بتائے اس لئے صورت مسئلہ میں  
مفتی کو یہی فتویٰ دینا لازم ہے کہ قائل مرتد نہیں ہوا۔ دوم یہ بھی دیکھنا ہے کہ جب کہ شرائط صحت ردۃ میں  
طوع و اختیار بھی داخل ہے اور سب اختیاری میں ردۃ معتبر نہیں ہوتی تو یہ حکم اعتبار صرف مفتی کے اعتبار سے  
ہو تا ہے یا قاضی بھی غیر اختیاری ردۃ کو معتبر نہیں سمجھتا اس کا جواب یہ ہے کہ بے اختیاری کے اسباب اگر  
ظاہر ہوں تو اس میں مفتی اور قاضی دونوں بے اختیاری کو تسلیم کرتے اور ردۃ کو غیر معتبر قرار دیتے ہیں۔

۱۔ قاضی خاں علی حاشیہ صفحہ ۵۷۷/۳

۲۔ بزازیہ علی حاشیہ صفحہ ۳۲۱/۶

۳۔ قاضی خاں علی حاشیہ صفحہ ۵۷۷/۳

۴۔ صفحہ ۵۷۷/۴

۵۔ الشیخہ ۲۷۸/۳

جیسے کہ جنوں معروف یا سکر ثابت عند القاضی یا طفولیت میں بدہ غیر۔

پس صورت مسئلہ میں اگر اس کی حالت بے خودی و بے اختیار کی کو اور لوگوں نے بھی محسوس کیا ہو جب تو ظاہر ہے کہ قاضی کو بھی اس کا اعتبار کرنا پڑے گا ورنہ زیادہ سے زیادہ قاضی کو صاحب واقعہ سے اس کی اس حالت بے خودی و بے اختیاری کے متعلق قسم لینے کا حق ہو گا۔

(۳) سو یہ کہ اگر قاضی کے سامنے یہ واقعہ اس طرح جاتا کہ اس شخص نے فلاں الفاظ کفریہ کا تکلم کیا ہے اور پھر یہ شخص قاضی کے سامنے عذر بے اختیاری پیش کرتا، ضرور تھا کہ قاضی اس سے بے اختیار کی کا ثبوت مانگتا اور صرف اس کے سامنے سے حکم رد کو اس پر سے مرتفع نہ کرتا۔ لیکن یہاں یہ واقعہ نہیں ہے بلکہ قاضی کے سامنے اس کا قائل کا بیان جائے گا تو اس طرح جائے گا کہ میں نے حالت بے خودی و بے اختیاری کہ زبان قابو میں نہ تھی یہ الفاظ کہے ہیں اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں یہ الفاظ بائیں حیثیت کہ بے خودی اور بے اختیار کی سے سرزد ہوئے ہوں موجب کفر نہیں ہیں۔

(۴) چہاں یہ کہ ردة حقوق امتہ خلاصہ میں سے ہے اور اگرچہ بعد ثبوت ردة بعض عباد کے حقوق منقطع ہو جاتے ہیں، لیکن نفس ثبوت و اثبات ردة میں دخل ہمیں بلکہ بعد ثبوت ردة مترتب ہوتے ہیں۔ جیسا کہ بزازہ میں اس کی تصریح ہے۔ (۱) پس کسی مشکم کے دعویٰ خطا کرتے سے کوئی حق عبد زائل نہیں ہوتا۔ اور اس لئے قاضی کو اس کی تصدیق کر لینا ہی راجح ہے جیسا کہ حدیث الخطاء من شدۃ الفرح اور (۲) حدیث واللہ لنن قدر اللہ علی (۳) اور مختصر کے کلمات کفریہ کا اعتبار نہ کرنے سے ثابت ہوتا ہے۔ (۴) اس کے بعد یہ بات باقی رہی کہ آیا صاحب واقعہ کی اس قول میں کہ ان الفاظ کا صدور بے اختیار کی سے ہوا تصدیق کی جائے گی یا نہیں؟ اس کا جواب ضمایماً تو آپ کا کہنا زیادہ وضاحت کی غرض سے عرض کیا جاتا ہے کہ اگر اسی کام میں متعدد وجوہ کفر کے ہوں اور ایک وجہ اسلام کی ہو تو مفتی اسی یک وجہ کو اختیار کرے جس سے حکم کفر عائد نہ ہو۔ کیونکہ جت اسلام راجح ہے (۵) اور مسلمان کے ساتھ حسن ظن لازم۔ (۶) یہ دوسری بات ہے کہ اگر مفتی کی تاویل فی الواقع صحیح نہ ہوگی تو اس کا فتویٰ قائل کو حقیقی کفر سے نہیں بچا سکے گا۔ (۷)

صورت مسئلہ میں جب کہ قائل خود اپنا کلمہ کفر سے ذرتا، پریشان ہونا اور پھر تدارک کے خیال سے درود شریف پڑھنا اور اس میں بے اختیاری سے ٹھٹھکی کرنا اور پھر اس پر انفسوس کرنا اور روٹنا بیان کرتا ہے تو اس بدگمانی کی کوئی وجہ نہیں کہ اس نے یہ الفاظ کفریہ اپنے ارادے اور اختیار سے کہے یہ خیال کہ جب اسے معلوم تھا

۱۔ وبخلاف الامر تداہ لا نہ معنی لاحی لعیہ من الآدمیین (بزازہ علی حاشی حندیہ ج ۱: ۳۲۲)

۲۔ مسلم شریف ۳۳۵ قریبی

۳۔ بخاری شریف ۱۱۷۷ قریبی کتاب خات

۴۔ وما ظہر ہمہ من کمات کثیرہ بعض فی حقہ وبعامل معہ مولی المسلمین۔ (فتاویٰ روح الدرر ۲/ ۱۹۲) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰) (۱۰۰۱) (۱۰۰۲) (۱۰۰۳) (۱۰۰۴) (۱۰۰۵) (۱۰۰۶) (۱۰۰۷) (۱۰۰۸) (۱۰۰۹) (۱۰۱۰) (۱۰۱۱) (۱۰۱۲) (۱۰۱۳) (۱۰۱۴) (۱۰۱۵) (۱۰۱۶) (۱۰۱۷) (۱۰۱۸) (۱۰۱۹) (۱۰۲۰) (۱۰۲۱) (۱۰۲۲) (۱۰۲۳) (۱۰۲۴) (۱۰۲۵) (۱۰۲۶) (۱۰۲۷) (۱۰۲۸) (۱۰۲۹) (۱۰۳۰) (۱۰۳۱) (۱۰۳۲) (۱۰۳۳) (۱۰۳۴) (۱۰۳۵) (۱۰۳۶) (۱۰۳۷) (۱۰۳۸) (۱۰۳۹) (۱۰۴۰) (۱۰۴۱) (۱۰۴۲) (۱۰۴۳) (۱۰۴۴) (۱۰۴۵) (۱۰۴۶) (۱۰۴۷) (۱۰۴۸) (۱۰۴۹) (۱۰۵۰) (۱۰۵۱) (۱۰۵۲) (۱۰۵۳) (۱۰۵۴) (۱۰۵۵) (۱۰۵۶) (۱۰۵۷) (۱۰۵۸) (۱۰۵۹) (۱۰۶۰) (۱۰۶۱) (۱۰۶۲) (۱۰۶۳) (۱۰۶۴) (۱۰۶۵) (۱۰۶۶) (۱۰۶۷) (۱۰۶۸) (۱۰۶۹) (۱۰۷۰) (۱۰۷۱) (۱۰۷۲) (۱۰۷۳) (۱۰۷۴) (۱۰۷۵) (۱۰۷۶) (۱۰۷۷) (۱۰۷۸) (۱۰۷۹) (۱۰۸۰) (۱۰۸۱) (۱۰۸۲) (۱۰۸۳) (۱۰۸۴) (۱۰۸۵) (۱۰۸۶) (۱۰۸۷) (۱۰۸۸) (۱۰۸۹) (۱۰۹۰) (۱۰۹۱) (۱۰۹۲) (۱۰۹۳) (۱۰۹۴) (۱۰۹۵) (۱۰۹۶) (۱۰۹۷) (۱۰۹۸) (۱۰۹۹) (۱۱۰۰) (۱۱۰۱) (۱۱۰۲) (۱۱۰۳) (۱۱۰۴) (۱۱۰۵) (۱۱۰۶) (۱۱۰۷) (۱۱۰۸) (۱۱۰۹) (۱۱۱۰) (۱۱۱۱) (۱۱۱۲) (۱۱۱۳) (۱۱۱۴) (۱۱۱۵) (۱۱۱۶) (۱۱۱۷) (۱۱۱۸) (۱۱۱۹) (۱۱۲۰) (۱۱۲۱) (۱۱۲۲) (۱۱۲۳) (۱۱۲۴) (۱۱۲۵) (۱۱۲۶) (۱۱۲۷) (۱۱۲۸) (۱۱۲۹) (۱۱۳۰) (۱۱۳۱) (۱۱۳۲) (۱۱۳۳) (۱۱۳۴) (۱۱۳۵) (۱۱۳۶) (۱۱۳۷) (۱۱۳۸) (۱۱۳۹) (۱۱۴۰) (۱۱۴۱) (۱۱۴۲) (۱۱۴۳) (۱۱۴۴) (۱۱۴۵) (۱۱۴۶) (۱۱۴۷) (۱۱۴۸) (۱۱۴۹) (۱۱۵۰) (۱۱۵۱) (۱۱۵۲) (۱۱۵۳) (۱۱۵۴) (۱۱۵۵) (۱۱۵۶) (۱۱۵۷) (۱۱۵۸) (۱۱۵۹) (۱۱۶۰) (۱۱۶۱) (۱۱۶۲) (۱۱۶۳) (۱۱۶۴) (۱۱۶۵) (۱۱۶۶) (۱۱۶۷) (۱۱۶۸) (۱۱۶۹) (۱۱۷۰) (۱۱۷۱) (۱۱۷۲) (۱۱۷۳) (۱۱۷۴) (۱۱۷۵) (۱۱۷۶) (۱۱۷۷) (۱۱۷۸) (۱۱۷۹) (۱۱۸۰) (۱۱۸۱) (۱۱۸۲) (۱۱۸۳) (۱۱۸۴) (۱۱۸۵) (۱۱۸۶) (۱۱۸۷) (۱۱۸۸) (۱۱۸۹) (۱۱۹۰) (۱۱۹۱) (۱۱۹۲) (۱۱۹۳) (۱۱۹۴) (۱۱۹۵) (۱۱۹۶) (۱۱۹۷) (۱۱۹۸) (۱۱۹۹) (۱۲۰۰) (۱۲۰۱) (۱۲۰۲) (۱۲۰۳) (۱۲۰۴) (۱۲۰۵) (۱۲۰۶) (۱۲۰۷) (۱۲۰۸) (۱۲۰۹) (۱۲۱۰) (۱۲۱۱) (۱۲۱۲) (۱۲۱۳) (۱۲۱۴) (۱۲۱۵) (۱۲۱۶) (۱۲۱۷) (۱۲۱۸) (۱۲۱۹) (۱۲۲۰) (۱۲۲۱) (۱۲۲۲) (۱۲۲۳) (۱۲۲۴) (۱۲۲۵) (۱۲۲۶) (۱۲۲۷) (۱۲۲۸) (۱۲۲۹) (۱۲۳۰) (۱۲۳۱) (۱۲۳۲) (۱۲۳۳) (۱۲۳۴) (۱۲۳۵) (۱۲۳۶) (۱۲۳۷) (۱۲۳۸) (۱۲۳۹) (۱۲۴۰) (۱۲۴۱) (۱۲۴۲) (۱۲۴۳) (۱۲۴۴) (۱۲۴۵) (۱۲۴۶) (۱۲۴۷) (۱۲۴۸) (۱۲۴۹) (۱۲۵۰) (۱۲۵۱) (۱۲۵۲) (۱۲۵۳) (۱۲۵۴) (۱۲۵۵) (۱۲۵۶) (۱۲۵۷) (۱۲۵۸) (۱۲۵۹) (۱۲۶۰) (۱۲۶۱) (۱۲۶۲) (۱۲۶۳) (۱۲۶۴) (۱۲۶۵) (۱۲۶۶) (۱۲۶۷) (۱۲۶۸) (۱۲۶۹) (۱۲۷۰) (۱۲۷۱) (۱۲۷۲) (۱۲۷۳) (۱۲۷۴) (۱۲۷۵) (۱۲۷۶) (۱۲۷۷) (۱۲۷۸) (۱۲۷۹) (۱۲۸۰) (۱۲۸۱) (۱۲۸۲) (۱۲۸۳) (۱۲۸۴) (۱۲۸۵) (۱۲۸۶) (۱۲۸۷) (۱۲۸۸) (۱۲۸۹) (۱۲۹۰) (۱۲۹۱) (۱۲۹۲) (۱۲۹۳) (۱۲۹۴) (۱۲۹۵) (۱۲۹۶) (۱۲۹۷) (۱۲۹۸) (۱۲۹۹) (۱۳۰۰) (۱۳۰۱) (۱۳۰۲) (۱۳۰۳) (۱۳۰۴) (۱۳۰۵) (۱۳۰۶) (۱۳۰۷) (۱۳۰۸) (۱۳۰۹) (۱۳۱۰) (۱۳۱۱) (۱۳۱۲) (۱۳۱۳) (۱۳۱۴) (۱۳۱۵) (۱۳۱۶) (۱۳۱۷) (۱۳۱۸) (۱۳۱۹) (۱۳۲۰) (۱۳۲۱) (۱۳۲۲) (۱۳۲۳) (۱۳



کہ میری زبان قابہ میں نہیں تو سبوت کرنا چاہتا لیکن اس نے سکوت نہ کیا اور کلمہ کفر زبان سے نکالا تو دیا قصداً کلمہ کفر کے ساتھ اٹھم کیا صحیح نہیں۔ کیونکہ اس نے قصد اور دو شریف صحیح پڑھنے کا کیا تھا مگر تلفظ کے وقت زبان سے دوسرے غلط نکلے پھر قصد کیا کہ صحیح پڑھوں بقصد اصلاح والتدارک سے افضل نہیں ہو سکتا۔ پس ممکن ہے وراقرب الی القیاس یہی ہے کہ اس کے دل پر کوئی ایسی حالت جاری ہوئی جس کی وجہ سے اس کے جو روح کے افعال مختل ہو گئے۔ خود اس کے بیان میں موجود ہے کہ مید لڑی کے بعد بھی بدن میں بے حس اور اثرات طاقی بد ستور تھا۔ اس لئے مفتی کے ذمہ صورت و وقعہ میں لازم ہے کہ اس طرح فتویٰ دے کہ جب صاحب واقعہ نے اپنے حقیر اور لڑوہ سے الملاحظہ فرمادہ نہیں ہے میں تو جواباً قائل مرتد نہیں ہوں اور چونکہ ان الفاظ کا اس کی زبان سے صدور خطا ہوا ہے اور اس صورت میں اتفاقاً کفر عائد نہیں ہوتا۔ جیسا کہ قاضی خاں کی عبارت سے معلوم ہو چکا اس لئے اس کو تجدید کا حیا تجدید ایمان کا حکم بھی نہیں لایا جائے گا۔ احتیاطاً تجدید کر لینا بحث سے خارج ہے۔ اس کی منکوحہ قطعاً اس کے نکاح میں ہے اور اسے ہرگز دوسرا نکاح جائز نہیں۔ (۱) اگر اس کی یہ حالت بے خودی و بے اختیاری معروف ہو جب تو حکم قضاء و دیانت میں کوئی فرق ہی نہیں۔ اگر یہ حالت معروف نہ ہو تاہم جو مذکور جواباً قضاء بھی بلا قسم زیادہ سے زیادہ قسم کے ساتھ تصدیق کی جائے گی۔

کتبہ محمد کفایت اللہ عفانہ مولانا مدرسہ امینیہ دہلی۔ مورخہ ۳۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۲۶ھ

اسلام قبول کرنے سے سابقہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(از اخبار سہ روزہ جمعہ ۲۹ ذی الحجۃ ۱۳۲۶ء دہلی مورخہ ۲۲ جون ۱۹۴۷ء)

(سوال) بعد اسلام قبول کر لینے کے شرک مرتد کا کیا حکم ہے۔ اس کی مشرکت و مرتدیت کیا ہو جاتی ہے؟  
(جواب ۴) الاسلام یهدم ما کان قبلہ (۱) یعنی اسلام قبول کرنے سے پہلے کے تمام گناہ اسلام لانے سے معاف ہو جاتے ہیں۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ۔

کسی دنیوی غرض سے کفر اختیار کرنا

(از اخبار سہ روزہ جمعہ ۲۹ ذی الحجۃ ۱۳۲۶ء دہلی مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۴۷ء)

(سوال) ایک شخص کی ضرورت کی وجہ سے مذہب اسلام ترک کرتا ہے لیکن حقیقت میں اس نے اسلام کو ترک نہیں کیا ہے۔ صرف پنی غرض کو حاصل کرنے کے لئے اس نے ایسا کیا ہے۔ ارکان اسلام پر عامل ہے۔  
(جواب ۴۵) ترک اسلام اور اجرائے کلمہ کفر یا کوئی عمل کفر کرنا حاکمات ضہار میں جب کہ جان کا خطرہ ہو جائز ہو جاتا ہے (۱) اس کے ماوراء کسی حالت میں جائز نہیں۔ پس اگر شخص مذکور نے کسی خاطر ری حالت میں ایسا کیا ہے اور قلب میں ایمان و ایقان بد ستور ہے تو وہ خدا کے نزدیک مسلمان ہے۔ واللہ اعلم۔ (۴) محمد کفایت اللہ غفرلہ۔

۱۔ النور الخامس الحرمۃ لحق لعبر کمسکوۃ العبرو معجنتہ (تجید انتہی شرک کفر) تاریخ ۲۰ / ۱۰ طبع مکتبہ ادبیہ بیروت

(۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

## پانچواں باب اہل کتاب

کیا موجود زمانے کے یہود و نصاریٰ اہل کتاب ہیں؟  
یہود و نصاریٰ کا پیچہ اور ان سے نکاح کا حکم؟

(سوال) (۱) موجود زمانہ کے یہود اور نصاریٰ اہل کتاب ہیں یا نہیں؟

(۲) یہود اور نصاریٰ کے ذبح کو مسلمان کھا سکتا ہے یا نہیں؟

(۳) یہود اور نصاریٰ کی عورتوں سے بغیر اسلام پیش کئے اور بغیر اسلام کی قبولیت ان سے نکاح جائز ہے یا نہیں۔

المستفتی۔ نمبر ۱۶۶ مولوی سید ابوالوہاب صاحب (جائزہ ص ۱۳۳ جب ۱۳۵۶ھ ۱۹۳۷ء ۱۹ جبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۶۶) (۱) موجود زمانہ کے یہود و نصاریٰ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیغمبر اور تورہ یا انجیل کو آسمانی کتاب مانتے ہوں، اہل کتاب ہیں، اگرچہ ملیت کے قائل ہوں۔ (۱)

ہاں جو دوسرے عقیدہ رکھتے ہوں یعنی نبوت و رسالت کے ہی قائل نہ ہوں اور نہ آسمانی کتاب پر ایمان رکھتے ہوں وہ اہل کتاب نہیں۔ (۲)

(۲) یہود و نصاریٰ جو دین موسوی یا دین عیسوی کے حقدار ہوں، ان کا ذبح حلال ہے۔ (۳)

(۳) یہود و نصاریٰ جو دین موسوی یا دین عیسوی کے قائل ہوں ایسی یہودیہ یا نصرانیہ سے مسلمان شادی کر سکتا ہے۔ عرض اسلام کرنا جو نکاح کے لئے لازم نہیں۔ (۴) محمد کفایت اللہ غفرلہ

یہود و نصاریٰ کے ذلیل اور لعنتی ہونے کا مطلب۔

(سوال) قرآن کریم کی تصریحات مثلاً غیر المصنوب علیہم اور ضربت علیہم الدنۃ الخ وغیرہ آیات و احادیث اور مفسرین و علمائے سلف و خلف کی تصریحات سے یہ صحت ہوتا ہے کہ یہودی و نصرانی بھی ذلیل و ملعون رہیں گے۔ مگر عرب کے موجودہ حالت و شواہد سے ظاہر اس کے خلاف معاملہ نظر آتا ہے۔ چونکہ کلام الہی اپنی جگہ کامل و مکمل ہے، اس کی تفسیر و احکام کی سچائی و سچائی پر ہمارا ایمان ہے، اس لئے لازمی طور پر یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم اس کا مطلب سمجھنے میں غلط کر رہے ہیں۔ یا اس کی کوئی دوسری توجیہ ہو سکتی ہے؟

المستفتی۔ نمبر ۲۸۱۵ مولوی محمد عبدالعزیز۔ نوشہرہ ضلع پشاور

۱۔ وصح نکاح کتیبہ وان کرہ لنزیہا (مومنۃ بنتی) مرسل (مقرۃ بکتاب) منزل وان اعطوا المسیح الہا۔ (الدرر المنیر ۳: ۳۵۵ ق ۱)

۲۔ "الکتبۃ عند الخلفۃ من یوم بنی یقر بکتاب" (القاسمی النجفی ۱۶: ۱۶۰ ص ۱۶۰)

۳۔ "وطعم اللہن اوقوا الکتاب حل لکم"۔ "روی عن ابن عباس، ولی الفرجاء والحسن، ومعاذہ وابراہیم، والسدی اللہ ذہابہم، لان ذہابہم من طعامہم"۔ (ابن کثیر ۱: ۲۴۲ ص ۲۴۲)

۴۔ "والمحصنات من اللہن اوقوا الکتاب من لہلکم" (المائدہ: ۵)

(جواب ۴۷) یہودی کی ذلت سے مروان کی باطنی اور عقیدے کی ذلت ہے۔ اسی پر غضب خداوندی کے وہ مستحق ہیں۔ ظاہر ہے کہ دنیوی غرمت و مسکنت موجب غضب خداوندی نہیں ہو سکتی۔ درتہ دنیوی حیثیت سے تو وہ حضور ﷺ کے زمانہ میں بھی بڑے تاجر، بڑے مالدار اور اپنی اپنی بھٹیوں میں صاحب امر تھے۔ پھر ان کے مغضوب علیم اور ذلیل ہونے میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کوئی شبہ نہیں ہوا۔ کیونکہ ان کی باطنی ذلت تمام اہل عقل اور اہل حق کے نزدیک مسلم تھی۔) محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

قرآن کریم کی آیت ”ولتجدنہم اقربہم مودۃ للذین آمنوا الذین قالوا : انا نصاریٰ“ کا کیا مطلب ہے ؟

لتجدن اشد الناس عداوة للذین آمنوا اليهود والذین اشرکوا . ولتجدن اقربہم مودۃ للذین آمنوا الذین قالوا انا نصاری الخ ۔ اس آیت کریمہ کا کیا مطلب ہے ؟

المستفتی۔ نمبر ۲۵۳۳ محمد ضیاء الحق محکم مدرسہ امینیہ دہلی مورخہ ۲۸ جمادی الثانی

۱۳۵۸ھ ۲۱ اگست ۱۹۳۹ء

(جواب ۴۸) آیت مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ یہودی اور مشرکین کو تم مسلمانوں کا سخت دشمن پاؤ گے۔ اور نصاریٰ مسلمانوں کے ساتھ محبت میں قریب تر ہوں گے مگر وہ نصاریٰ مروان ہیں جو اپنے مذہب پر قائم اور دنیا کی محبت اور جاہ و مال کی رغبت سے بے نیاز ہیں۔ (۲) موجودہ نصاریٰ تو ہم کے نصاریٰ ہیں۔ یہ تو درحقیقت نصرانیت کے قائل بھی نہیں ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آج یہ نام کے نصاریٰ مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی۔

موجودہ توریت یا انجیل کی کسی آیت پر بغیر تصدیق کے اعتراض کرنا۔

(تواضع جمعیت۔ مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۳۵ء)

(سوال ۱) کیا موجودہ عیسائی و یہودی اہل کتاب کلمائے جانے کے مستحق ہیں ؟

(۲) کیا موجودہ انجیل یا توریت کی کسی آیت پر ہم کو بغیر تصدیق اعتراض کرنے کا حق حاصل ہے ؟

(جواب ۴۹) (۱) وہ یہودی جو توریت کو مانتے ہوں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہوں، اور وہ عیسائی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کو مانتے ہوں اہل کتاب کلمائے جانے کے مستحق ہیں۔ (۲)

(۲) چونکہ موجودہ توریت اور انجیل تحریف شدہ ہیں اس لئے ان کے احکام پر وفاق نہیں اگر ان میں کوئی ایسی

۱۔ اما المغضب فهو اراذله ازال العقاب المستحق بهم ، ولصهم ، وراثته منهم ، (تفسیر مجمع البیان ۲/ ۳۰۰ سیرت)

۲۔ اما النصاری فانہم فی اکثر الامر معرجون عن الدنيا مقلون علی العبادۃ و ترک طلب الربا سۃ و الفکر و الترفع (تفسیر الکبیر للرازی ۱۲/ ۶۶ دار الفکر علیہ تہران)

۳۔ واعلم من اعتقد دیناً سماویاً ولہ کتاب منزل فهو من اهل الکتاب (رواللمحیر ۳/ ۳۵ سعید)

بات ہو جو اصول دین کے خلاف ہو تو اس پر ہمیں اعتراض کرنے کا حق ہے مثلاً کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے یا یوسف نجات کے بیٹے تھے۔ اور اگر فروعی مسئلے میں کوئی مسئلہ اسلامی احکام کے خلاف ہو تو ہمیں اس کی تصدیق کرنی چاہئے نہ تکذیب۔<sup>(۱)</sup> محمد کفایت اللہ کان اللہ له، دہلی۔

.....  
 - عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال رسول اللہ ﷺ لا تصدقوا اہل الکتاب ولا تکلّموہم ، وقولوا اما باللہ واما  
 انزل الہ (بخاری شریف ۲ ۱۰۹۴۷ الحدیث ۱۰۹۴۷)

## چھٹا باب متفرق مسائل

جنگلی لوگوں کو مسلمان کرنا۔

(سوال) پہاڑ میں ایک قوم ہے جس کو س ملک میں گارو کہتے ہیں، جنگلی ہیں، ان کی نہ کوئی ذات ہے نہ انسانیت ہے، اگر وہ مسلمان ہونے کی خواہش ظاہر کرتے ہیں تو ان کو مسلمان کر سکتے ہیں یا نہیں، خوراک ان سب کی حلال و حرام سب ہے، حتیٰ کہ کتا تک کھاتے ہیں۔ اس ملک کے عالم لوگ کراہت کرتے ہیں۔ ان کے بارے میں کیا حکم ہے مسلمان کر سکتے ہیں یا نہیں؟

المستفتی۔ نمبر ۲۱۸۴ جناب قسمت اللہ صاحب ۱۳ ازی قعدہ ۱۳۵۶ھ ۱۶ جنوری ۱۹۳۸ء (جواب ۵۰) ان کو ضرور مسلمان کر دینا چاہئے۔ ان کو اسلامی تعلیم دے کر انسان، مانا اور حرام اشیاء ترک کرنا چاہئے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ دہلی۔

جس کتاب سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہوں اس کو ممنوع قرار دینے کے لئے کوشش کرنا باعث اجر و ثواب ہے۔

(سوال) کتاب ”ستیا تھ پرکاش“ کا چودھواں باب ملاحظہ فرمائیں کیا یہ اسلام پر بدترین حملہ ہے یا نہیں؟ اور کیا اس سے مسلمانوں کی دل آزاری ہوتی ہے یا نہیں؟ اگر کوئی مسلمان اس کتاب کی مخالفت کرے اور مرزا پائے تو وہ مستحقِ اجر و ثواب ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۷۸۳۔ ۲۔ مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۴۴ء

(جواب ۵۹) ”ستیا تھ پرکاش“ میں دوسرے مذاہب کے خلاف جو تنقید کی گئی ہے وہ علمی حدود سے قطعاً باہر ہے۔ وہ تو بڑا لری بھکڑ بازی، بہتان تراشی، تمسخر طرازی، تمسخر و استہزاء، تبدیل و تحریف کا معجون مرکب ہے۔ وہ دل آزار اور اشتعال انگیز ہونے میں محتاج کسی دلیل و ثبوت کی نہیں ہے۔ اس کو ممنوعۃ الشاعت قرار دینے کے لئے جس قدر جدوجہد کی جائے حق بجانب ہے۔ جو مسلمان اور دوسرے مذاہب والے اس میں سعی کریں گے وہ انسانیت، تہذیب و شرافت کی خدمت کریں گے۔ اور مذہبی حیثیت سے مسلمان انبیاء علیہم السلام کی توقیر و تکریم کی حفاظت کا اجر و ثواب پائیں گے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ دہلی۔

فاسق و قاجر شخص کے مسجد میں آنے کو ناپسند کرنا کیسا ہے؟

(السوال) ایک ہندو شرعی طریق پر سلام لانے کے بعد پھر بھی ہندوؤں سے تعلقات اور میل جول رکھتا ہے اور انہیں کے ہمسایہ میں رہتا ہے۔ اور ایک عورت کے ساتھ زنا میں مبتلا ہے۔ بعض مسلمان اس کا

مجدد میں آنا پسند نہیں کرتے۔

المستفتی۔ نمبر ۲۰۳۴ مئی سید الطاف حسین (ضلع کنور) ۱۲ رمضان ۱۴۱۵ھ ۷ نومبر ۱۹۹۳ء  
(جواب ۵۲) اس کو نماز کی ترغیب دینا اور مسجد میں بلانا جائز ہے۔ (۱) اور ترک زنا کی نصیحت بھی کرنا چاہئے۔ (۲)  
محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

سیاسی اختلاف کی وجہ سے کسی کو کافر کہنا مسلمان کہلانے کیلئے زبان سے اقرار ضروری ہے۔

(از اخبار المجموعہ دہلی مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۹۳ء)

(سوال ۱) سیاسی اختلاف کی بناء پر کسی شخص کو کافر کہنا جاسکتا ہے؟۔ مثلاً زید ممانا گاندھی کے خیال کا کوئی  
ہے۔ بحر کہتا ہے کہ چونکہ مسلمانوں کی اکثریت گاندھی کے خلاف ہے اور تو بنے ایک کافر کی تقلید کی ہے اس  
لئے تیرا احقر کافر کے ساتھ ہوگا۔ کیا شرعاً ایسا کہنا جائز ہے؟

(۲) دو لڑکے لال ہنود کے میرے شاگرد ہیں جو ہنوز بلوغ کو نہیں پہنچے ہیں۔ ان کے عقائد بالکل اسلامی ہیں۔  
وحدانیت کے قائل ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ حشر نشر کے قائل ہیں۔ مگر باپ کے خوف  
سے اسلام کا اظہار نہیں کر سکتے۔ کیا وہ اپنا نام ہندوؤں جیسا قائم رکھ کر بھی مسلمان ہو سکتے ہیں۔ ان کے درپردہ  
مسلمان ہونے میں شک نہیں، لیکن کیا ان کو مسلمان کہا جاسکتا ہے؟

(جواب ۵۳) (۱) سیاسی اختلاف کی بناء پر کسی کو کافر کہنا دینا ہیہودی غلطی ہے۔ اور گاندھی کے ساتھ اگر کوئی  
سیاسی پروگرام میں متفق ہو اور اپنا مذہب ہر طرح محفوظ رکھے۔ عقائد میں کسی طرح نقصان نہ آنے دے تو اس  
میں کوئی شرعی مواخذہ نہیں ہے۔ جو شخص محض سیاسی اختلاف کی وجہ سے کسی کو کافر بتانے لگے اور مسلمان کو  
کے کہ تیرا احقر گاندھی کے ساتھ ہوگا۔ اس کو ایمان کی سلامتی کی فکر کرنی چاہئے کہ مسلمانوں کو کافر کہنا ہیہود  
مختبر کی بات ہے۔ (۳)

(۲) جو شخص اسلامی عقائد قبول کرے، یعنی دل سے ان کو حق سمجھے اور زبان سے حقانیت کا اقرار کرے وہ شرعاً  
مسلمان ہے۔ اگر دل سے حق سمجھنے کے باوجود کسی کے خوف سے زبان سے اعلان و اظہار نہ کرے تو وہ احکام  
شرعیہ کی رو سے مسلمان نہیں کہلانے کا اور اسلام کے احکام و نیاں اس پر جاری نہ ہوں گے کیونکہ اجرائے  
احکام کے لئے سوائے اقرار اسانی کے ہمارے لئے اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ (۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

۱۔ آدمی مسلمان ہے بلکہ مسلمان کو نماز کی ترغیب دینا اور مسجد کی طرف بلانا صرف جائز ہی نہیں بلکہ مستحسن اور کار خیر ہے۔  
۲۔ من ادای منکم فیکرا فلیغیرہ یدیدہ فان لم یستطع فلیسائتہ ، فان لم یستطع فلیقلہ ذلک اضعف الایمان۔ (تخلوۃ ۳۳۶ و ۳۳۷)  
عن سونوی سائر غائۃ کراچی)  
۳۔ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ ﷺ لایما رجل قال لایعہ : کافر۔ ان معہ رجع ہائم ذلک  
القول رجعت علیہ نفیستہ ومعصیۃ تکفیرہ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ۷/۳۷۳ داریہ)  
۴۔ هو تصدیق محمد ﷺ هل هو فقط او مع الاقرار قولان والاقرار شرط لا حواء الاحکام النبیویۃ (الشرعیہ ۴/۳۲۱)  
(معد)

## کتاب العقائد

پہلا باب

اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کے لئے جمع کا صیغہ استعمال کرنا

(سوال) زید اللہ کو تقسیم کی وجہ سے تمہا آپ کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ جیسے یا اللہ تم نے سچ کہا آپ کا فرمان چاہے۔ اس طرح کتنا کیا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس سے شرک لازم آتا ہے؟

المستفتی۔ نمبر ۶۸۸ سکرٹری انجمن حفظ الاسلام (خلع ہمدردی) ۷۲ رمضان ۱۴۵۲ھ م ۲۳

دسمبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۵۴) شرک لازم آنا گناہ ہوتا تو درست فہم۔ کیونکہ جمع کا صیغہ بطور تقسیم کے استعمال کرنا جائز ہے، خود قرآن مجید میں بہت سے مواقع میں موجود ہے۔ جیسے وَاللّٰہُ لِحَاطِطُوْنَ (۱) اور وَلَقَدْ نَادٰنَا نُوْحٌ فَلْنَعْمِ الْمَجِیْیُوْنَ (۲) لیکن لارود کے محاورہ کے لحاظ سے واحد کا صیغہ استعمال کرنا نالوثی اور بھڑ ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔

جملہ "لَا تَتَّخِذْ ذُرَّةً اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ" پر اعتراض کا جواب .

(سوال) حدیث شریف میں ہے لا تحرك ذرۃ لابلا ان اللہ۔ خدا کے حکم کے سوا ذرہ نہیں ہل سکتا۔ تو جمعہ سے خطا ہوتی ہے۔ مثلاً شراب، بڑی دغا، جوا وغیرہ کیلئے اس کا خلاصہ جواب فرمائیے گا۔

المستفتی۔ نمبر ۱۰۷۴ اعلیٰ محمد علی صاحب (اسمہ قبلہ) جمادی الاول ۱۳۵۵ھ م ۷ جولائی ۱۳۳۶

(جواب ۵۵) ذرۃ کے معنی اس عبارت میں لروے کے ہیں۔ رضامندی اور اجازت کے فہم ہیں اور مطلب یہ ہے کہ عالم میں کوئی ذرہ اللہ تعالیٰ کسی ذرے کو حرکت دینا چاہے، تو ذرہ حرکت کر سکے گا، لورہ دینا چاہے تو ذرے کیلئے حرکت کرنا ناممکن ہے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قوت خالقیت اور لروے کی طاقت سے جو چیزیں وجود میں آتی ہیں ان کے ساتھ وضا اور اجازت بھی شامل ہوتی ہے۔ بلکہ افعال و اعمال انسانی سب خدا کے لروے اور قوت خالقیت سے وجود میں آتے ہیں۔ اچھے اعمال کے ساتھ اس کی رضامندی بھی شامل ہوتی ہے۔ لورہ اعمال سے وہ بدراض اور غضب ناک ہوتا ہے۔ لورہ ثواب و عذاب کا تعلق رضامندی اور بدراضی سے ہے نہ لروے اور خالقیت کے تعلقات سے۔ (۲) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی۔

۱۔ (الجز: ۱)

۲۔ (منکات: ۷۵)

۳۔ قال اللہ تعالیٰ: وَلَا یَرْضٰ لِعِبَادِہِ الْکُفْرَ، یعنی ان الارادة والمنفعة، والظفر یعلق بالککل، والرضاء والمحبۃ والھجر لا یعلق بالاحسن دون التبع، (شرح: ۵۵۶: ۱۵۶۱) (مسمیہ)

کی خدا جھوٹ بول سکتا ہے؟

(سوال) آیا خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے یا نہیں۔ وہ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے۔۔

ان الله على كل شئ قدير یعنی اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اگر خدا جھوٹ نہیں بول سکتا ہے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے ایک چیز یعنی جھوٹ پر قدرت حاصل نہیں ہے (نعوذ باللہ)۔ زید کہتا ہے کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے۔ کیا زید پر کفر کا فتویٰ صادر ہو سکتا ہے یا نہیں؟ (المستفتی نمبر ۷۶۷۱۳۔ رمضان علی صاحب بیہقی نمبر ۸-۲۶۱۷۱ الحجۃ ۱۳۵۵ھ ۱۰ مئی ۱۹۳۷ء (جواب ۵۶) حق تعالیٰ و تقدس نے نہ کبھی جھوٹ بولا ہے نہ بولے گا۔ اور خدا تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ وہ جھوٹ کے ساتھ متصف ہو، (۱) لیکن ہندے جو جھوٹ بولتے ہیں، اس جھوٹ کا خالق وہ ہے کیونکہ ہندے کے تمام اعمال و افعال حق تعالیٰ کے مخلوق ہیں۔ اس لحاظ سے کذب بھی خدا تعالیٰ کا مخلوق ہے۔ اور ہر مخلوق مقدر ہے، اس لئے کذب بھی مقدر ہے اور اس میں کوئی شبہ اور اہل سنت والجماعت کے درمیان کوئی اختلاف نہیں اور جھوٹ کو پیدا کرنا اور اس پر قادر ہونا حق تعالیٰ کی تشریف و تقدیس میں کوئی نقصان نہیں پیدا کرتا۔ یہ کام تو کذب عباد کے متعلق تھا اور یہ اصول کہ اللہ تعالیٰ کذب عباد کا خالق اور اس پر قادر ہے۔ بلاشبہ و شبہ صحیح اور اہل سنت و الجماعت کے نزدیک متفق حلیہ ہے۔ (۲)

دوسری بات یہ ہے کہ جنت و دوزخ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں شامل ہیں اور جنت کو ذریعہ ثواب اور دوزخ کو آلہ عذاب قرار دینا بھی حق تعالیٰ ہی کا کام ہے وہ اس پر قادر ہے کہ وہ اپنی مخلوق سے جو چاہے کام لے اور جو معاملہ چاہے کرے، نیوں کو دوزخ میں بھیجے اور بدوں کو جنت میں داخل کر دے تو کسی کو اعتراض کا حق نہیں۔ لا یسئل عما یفعل (۳) صرف اس کی شان ہے۔ اور خف فی الوعد و عدمہ کہم ہے۔ اس لئے اگر خف فی الوعد کو کسی نے کذب سے تعبیر کر کے مقدر نہ دیا تو کوئی جرم نہیں۔ لیکن یہ متفق علیہ ہے کہ خف فی الوعد معنی آثار و خف فی الوعد ایسی صورت سے کہ نقص و عیب کا موجب ہو حضرت حق سے باوجود مقدر ہونے کے صادر ہونا محال ہے مگر یہ استحالة ذاتی نہیں ہے بلکہ حضرت حق کے صدق و وعدہ کے لازم ہونے کی بناء پر استحالة بالغیر ہے۔ (۴)

یہ تعبیر کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے مذکور بالا تفصیل کی بناء پر فی حد ذاتہ صحیح ہے۔ مگر عام مسلمانوں و حیرت اور تشویش اور فتنہ میں ڈالنے والی ہے اس لئے اس کو عموم کے سامنے ذکر کرنا نہیں چاہئے۔ فقط (۵)

۱۔ ان الله تعالى منزہ عن ان یتصف بصفۃ الکذب، ولیست فی کلامہ شائبۃ الکذب ابدأ کما قال اللہ تعالیٰ "ومن صدق من الله قیلاً" (امید علی البیہقی ۵۳ دارالاشاعت)

۲۔ دیکھئے (مسند علی البیہقی ۵۵۰-۶۰ مکتبہ دارالاشاعت)

۳۔ (ازنیاء ۲۳۰)

۴۔ ان امثال ہذا الاشیاء مقصور قطعہ لکھ غیر حائز الوقوع عند ہل السب و الجماعۃ من الاشاعر (امید علی البیہقی ۵۹)

۵۔ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال۔ حدثنا الامام بما یعرفون، انجبون ان یکذب اللہ ورسولہ (کنز العمال: ۱۰) حدیث مذکور ۲۹۵۰۵ (میرت)



خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کے بارے میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بیان اور ابو منصور ماتریدی کے قول کے درمیان تطبیق۔

(السوال) وہ قولوں میں سے (باجود یہ کہ دونوں قول فقہ کی معتبر کتابوں میں موجود ہیں) کون سا قول صحیح ہے۔

قول اول (۱) فتاویٰ شامی جلد اول ص ۴۸ میں ہے۔ کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خدا کو خانوے مرتبہ خواب میں دیکھا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر سویں ۱۰۰ مرتبہ خدا کو خواب میں دیکھوں تو اللہ رب العزت سے وہ عمل پوچھوں گا کہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اس کے عذاب سے نجات حاصل ہو۔ پھر مجھ کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہو۔ الخ۔ مطلب یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں ۱۰۰ مرتبہ دیکھا۔ چنانچہ در مختار میں بھی مرقوم ہے کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کو سو ۱۰۰ مرتبہ خواب میں دیکھا۔

(۲) قول فتاویٰ قاضی خاں جلد ۴ فصل فضل التبیح والتطہیر میں لکھا ہے کہ :-

ولو قال الرجل رأیت اللہ تعالیٰ فی المنام قال الشیخ رئیس اهل السنة ابو منصور العاتریدی رحمۃ اللہ علیہ رأیت هذا الرجل شرا من عابدا لوثن.

اگر کوئی آدمی بے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا ہے تو اس شخص کے حق میں شہار رئیس بل سنت و اجماعت ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ شخص عیوں کی پوجا کرنے والوں سے بدتر ہے۔ المستفتی نمبر ۲۶۶۶-۲۳ رمضان ۱۳۵۵ھ م ۷ نومبر ۱۹۳۸ء

(جواب ۵۷) اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھنا انسان کا غیر اختیاری امر ہے۔ سیکڑوں آدمی یہ خواب دیکھتے ہیں کہ انہوں نے خدائے تعالیٰ کو دیکھا اور اس خواب کو بیان کرنا شریعت نے ناجائز اور ممنوع قرار نہیں دیا۔ سید المرسلین ﷺ نے فرمایا۔ رأیت ربی فی احسن صورة الخ رواه الدارمی والترمذی کذا فی مشکوٰۃ۔

وفی المرقاة الظاہران هذا الحدیث مستند الی رؤیا راھا صلی اللہ علیہ وسلم۔ (۱)

پس حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو خانوے مرتبہ یا سوم مرتبہ خواب میں دیکھا ہے، (۲) شرعی قواعد کے بموجب محل اعتراض نہیں بلکہ درست اور صحیح ہے۔

فتاویٰ قاضی خاں نے شیخ ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ کا جو قول نقل کیا ہے اس کو مام علی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ کتاب الرزیا میں نقل کر کے بتایا ہے کہ کسی شخص کا اپنے خواب کو بیان کرنا بموجب کفر نہیں ہو سکتا (۳) پس شیخ ابو منصور رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے معنی یہ ہیں کہ اگر کوئی ذات خداوندی کو خواب میں دیکھ لیا

۱۔ (سنن ابی داؤد ص ۲۰۰) اتحدی کتب خاندان ترمذی میں یہ حدیث نہیں ملی۔ (مرقاۃ المفاتیح ص ۱۰۹۲) منبہ اداریہ ملتان

۲۔ ان الامام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رأیت رب العزۃ فی المنام تسع وتسعين مرة قال لرایتہ سبحانہ وتعالیٰ (الشامیہ ص ۹۱) سعید

۳۔ لا نکثر من الناس یروہ سبحانہ تعالیٰ فی المنام فلا یبغی ان یبغی بمجر ذلک لہ انہ رای اللہ تعالیٰ بکفرہ کما قالہ بعض علمائنا (مرقاۃ ص ۲۹۹) منبہ اداریہ ملتان

کرے یعنی یہ دعویٰ کرے کہ میں نے جس کو خواب میں دیکھا ہے وہی حقیقتاً ذات احدیت ہے تو وہ عابد و حق سے زیادہ ہے، کیونکہ خواب میں دیکھیں ہوئی چیز خیالی صورت ہوتی ہے نہ کہ اصل ذات حقیقت۔ پس لام ابو ضیف رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی صحیح ہے اور لام ابو منصور ماریہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی اس معنی کے اعتبار سے صحیح ہے اور دونوں میں تضاد نہیں۔ واللہ سبحانہ اعلم و علما تموا حکم۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی۔

”خدا عالم الغیب نہیں ہے“ کا عقیدہ رکھنے والے کا حکم۔

(سوال) اگر کسی شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ خدا عالم الغیب نہیں آیا ایسے شخص کا اسلام باقی رہتا ہے یا نہیں اس کا اس کی حیاتی سے نکاح باقی رہتا ہے یا نہیں۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا کیا ہے؟

المستفتی نمبر ۲۵۸۵ مولوی محمد یوسف فقیر دہلوی سربراہ الاولیٰ ۱۳۵۹ھ ۱۳۵۹ھ ۱۳۵۹ھ ۱۳۵۹ھ

(جواب ۵۸) یہ لفظ مبہم ہے۔ اس قائل سے اس کا مطلب دریافت کرنا لازم ہے، اس کے بعد کوئی حکم دیا جاسکتا ہے۔ یہ تعبیر تو اس کی نصوص کے خلاف ہے۔ قرآن مجید میں حق تعالیٰ کی صفت عالم الغیب و البصیرہ اور علام الغیوب فرمایا گیا ہے، لہذا یہ قول تو کمر اسی اور جماعت ہے مگر قائل کی تکفیر اس کے بیان سے پہلے نہیں کی جاسکتی۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی۔

اللہ تعالیٰ کی طرف مجاز البہول کی نسبت کرنا ہی سخت ہے اور گستاخی ہے۔

(اخبار المجمع دہلی مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۲۸ء)

(سوال) ایک شخص نے ”اخبار ترجمان سرحد“ مورخہ ۳۱ جنوری سن ۱۹۲۸ء میں ایک نظم شائع کی ہے جس کا ایک شعر یہ ہے:-

سرائے دہر میں وہ ہستی فضول ہوں میں ☆ کہ گیا صانع قدرت کی ایک بھول ہوں میں

مصرع ہنسی میں صانع قدرت کی طرف جو بھول کی نسبت کی گئی ہے آیا یہ جائز ہے؟

(جواب ۵۹) دوسرے مصرع میں صانع قدرت کی طرف بھول کو منسوب کرنا ہے شک خلاف لوہ اور سخت جرات اور گستاخی ہے۔ اگرچہ لفظ گویا نے اس نسبت کو اپنے اصل مضموم سے ہٹا کر دیا ہے جس کی وجہ سے قائل تکفیر سے بچ سکتا ہے، مگر پھر بھی ایسا عنوان اور تعبیر جائز نہیں ہو سکتا اسے قہہ کرنی چاہئے اور آئندہ ایسی بے احتیاطی اور بے لوثی سے احتراز کرنا چاہئے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی۔

- (۱) اللہ تعالیٰ کو اس وقت سے خالق کہتے ہیں جب کہ اس نے کچھ پیدا کیا۔
- (۲) اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے مگر جھوٹ بولتا نہیں“ کے قائل کا حکم۔
- (۳) اللہ تعالیٰ مسبود ہونے میں مخلوق کا محتاج نہیں۔

(۴) لفظ ”اللہ“ اسم ذات ہے صحیح

(۵) جو اعتقاد لو پر درج ہیں یہ صحیح ہیں یا غلط؟

(السوال ۱) زید کا یہ اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ میں خلق کرنے کی قوت و قدرت ہمیشہ سے موجود ہے لیکن اس کو خالق اس وقت سے کہتے ہیں جب کہ اس نے کچھ پیدا کیا۔ جب تک کچھ پیدا نہیں کیا تھا، اس وقت اس کو خالق نہیں کہہ سکتے۔

(السوال ۲) زید کا یہ اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے لیکن بعض باتیں ایسی ہیں کہ جن کو وہ نہیں کرتا۔ مثلاً یہ کہ وہ جھوٹ نہیں بناتا، مگر یہ بات اس کی قدرت سے خارج نہیں۔ یہ صحیح ہے کہ اس کی بناء پر ایسا نہ ہو سکتا لیکن حقیقت یہی ہے۔

(السوال ۳) زید کا یہ اعتقاد ہے کہ اللہ اگر مخلوق کو پیدا نہ کرتا تو کوئی قسم کی ہو یعنی اس کی ذات کے سوا کچھ بھی نہ ہو تا تو سجدہ کرنے والے میں وہ محتاج رہتا۔ غیر دوسری ذات کے پیدا کئے اس کو سجدہ کون کرتا۔

(السوال ۴) زید کہتا ہے کہ اللہ اسم ذات ہے۔ اسم صفت نہیں ہے۔

(السوال ۵) جو اعتقاد لو پر درج ہیں یہ صحیح ہے یا غلط؟

(جواب ۶) (۱) یہ صحیح ہے کہ حضرت حق جل شانہ میں قدرت خلق از انشاء موجود تھی اور ہے اور ہے ہی اور وہ ہمیشہ سے اس قدرت خلق کی بناء پر خالق ہے۔ ہاں اس صفت کا تعلق مخلوقات کے ساتھ اسی وقت ہو جب مخلوق پیدا ہوئی۔ پس صفت خلق قدیم ہے اور تعلق صفت باخلق حادث ہے۔ ان تعلقات کے حدوث سے نفس صفت کی قدرت پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور خالق کا اطلاق اس معنی سے کہ صفت خلق اس میں موجود تھی قبل تعلق کے بھی ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے اس میں کچھ خرابی نہیں ہے۔<sup>(۱)</sup>

(۲) ہزاروں چیزیں ایسی ہیں کہ خدا ان پر قادر ہے مگر کرتا نہیں ہے۔ مثلاً وہ قادر ہے کہ ہر شخص کے سامنے ہر وقت سونے کا پہاڑ پیدا کر دے، چاندی کے درخت اُگادے (وغیرہ) مگر کرتا نہیں اور جھوٹ بولنے کا وقوع محال ہے نہ کبھی جھوٹ بولا ہے نہ بولے گا، نہ جھوٹ بولنا شان الوہیت کے لائق ہے۔<sup>(۲)</sup> امکان کذب کا مشہور مسئلہ در حقیقت غلط فی الواقع ہے جو علمائے متبحرین ہی سمجھ سکتے ہیں۔

(۳) سجدہ کرنے والے کو اگر خدا پیدا نہ کرتا تو سجدہ کا وقوع نہ ہوتا، مگر خدا کی الوہیت میں اس کی وجہ سے کوئی کمی یا نقصان نہیں آسکتا تھا۔<sup>(۳)</sup> پس یہ کہنا کہ خدا اپنے لئے سجدہ کرانے میں مخلوق کا محتاج تھا، ایک غلط تعبیر ہے جس سے فہم لوگ دھوکے میں پڑ سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی ذات تمام احتیاجات سے پاک اور منزہ ہے۔<sup>(۴)</sup>

(۴) یہ صحیح ہے کہ اللہ اسم ذات ہے اسم صفت نہیں ہے۔

(۵) ان خیالات کے اصول صحیح ہیں، تعبیرات میں احتیاط کی جائے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

۱۔ ان اللہ تعالیٰ موصوف بانہ الرب قبل ان یوجد مربوب۔ وموصوف بانہ خالق قبل ان یوجد المخلوق (شرح العقیۃ الطحاوی: ۸۰، منتخب الاسلامی امیر الکتب)

۲۔ ان اللہ منزہ من ان ینصف بصفۃ الکذب، ولیست فی کلامہ شائبۃ الکذب أبداً کما قال اللہ تعالیٰ: ”ومن اصدق من اللہ فیما یقول“ (البقرہ علی البقرہ: ۵۳، دارالاشاعت)

۳۔ عن ابی ذر عن النبی ﷺ: یا عبادي! لو ان اولکم و آخرکم، واسکم وجنکم علی الحجر قلب رجل واحد مکم ماتقص ذلک من ملکی شیبا (مسلم شریف: ۲۰، ۳۱۹، قدیمی کتب خانہ) ۴۔ اللہ الصمد، (الاعلام: ۲)





اصل المعنی علیہ اشیاء الکبر واحد و محض الخ۔ اغرض جس میں تکبر کا موجد البیس، حسد کا قاتل، اور جرم کی نسبت حضرت آدم علیہ السلام کی طرف کی۔ پس واعظ اس قول میں صادق ہے یا کاذب نیز تمکو تا بمن الظلمین کا ظاہر معنی ارادہ کرنا سبب بنتی ہے یا نہیں؟<sup>۱</sup> ایسے واعظ کو مرتد کہنا درست ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۸۱: ۲۸ کثر عزیز الرحمن (صلی اللہ علیہ وسلم) ۲۷ محرم ۱۳۵۳ھ ۱۲ مئی ۱۹۳۴ء (جواب ۶۳) واعظ نے جو عبارت نقل کی اور جو معنی اس کے بیان کئے وہ قابل تاویل میں اس لئے واعظ پر ارتداد کا حکم کرنا درست نہیں ہے۔ (۱) ہاں ان کو اس قسم کی عبارت عوام کے ساتھ بیان نہیں کرنی چاہئے جس سے عوام کے عقیدے خراب ہونے کا اندیشہ ہو۔ اور انبیاء علیہم السلام کی طرف معصیت کی نسبت کرنے کا احترام ہو سکے۔ (۲) آیت کریمہ میں ظالمین کا لفظ اپنے معنی میں ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم باوجود یاد ہونے کے بقصد نافرمانی اس درخت کے قریب جاؤ گے (یعنی اس میں سے کھاؤ گے) تو تم ظالم ہو جاؤ گے۔ اور یہ بالکل صحیح ہے۔ لیکن حضرت آدم علیہ السلام نے شجرہ ممنوعہ کو قصد انہیں کھایا بلکہ ممانعت کو بھول گئے اور بلا قصد بھول کر ان سے فصل ممنوع سرزد ہوا۔ قرآن مجید میں ہے: ولقد عهدنا لآدم من قبل فنسى ولم نجد له عنها (۳) اس لئے حضرت آدم علیہ السلام ظالم نہیں ہوئے۔ موقوف تھا بقصد نافرمانی اور وہ پائی نہیں گئی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

آنحضرت ﷺ کی شان میں بے ادبی کرنے والا یا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بہتان لگانے والا کافر ہے، ایسے گستاخ سے اظہار ناراضگی نہ کرنے والا بھی کافر ہے۔

(سوال) ایک مولوی بنام زید اور چند مسلمان ناخواندہ امی اس کے ہمراہ ایک پادری مذہب عیسوی کے ہاں نشست و برخاست ایک وقت معین پر رکھتے ہیں اور خود نوش اکل و شرب میں پادری صاحب کے ہمراہ ہوتے ہیں۔ یعنی پان، چائے وغیرہ خاص پادری صاحب کے ہاں کا، ناہوا کھاتے ہیں۔ اور گفتگو میں یہاں تک فحش و فحاشی ہے کہ وہ حضرت سرور کائنات ﷺ کی شان میں بے ادبی کرتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں انگ و بہتان لگاتا ہے اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا و زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں لفظ گستاخانہ کہتا ہے۔ دوسرے مسلمان اس مولوی کو کہتے ہیں کہ پادری کے یہاں اکل و شرب نہ کرنا چاہئے تو جواب یہ دیتا ہے کہ چھ حرج نہیں۔ اس سے ہمارے ایمان میں کچھ فرق نہیں آتا۔ اگر فرق آتا تو ہمیں قرآن وحدیث سے ثبوت دو۔ لہذا در وقت طلب یہ امر ہے کہ اس مولوی کے ایمان میں کچھ خلل آیا یا نہیں اور اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۶۴) جناب رسالت پناہ و وحی فداء ﷺ یا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں

۱۔ اذا كان في المسئلة وحده نوحب لكفرو وجه يسمعه، فعلى المفتي ان يميل الى ذلك الوجه (حندیہ ۲۶۳ء)۔

۲۔ لكن الاولى ان لا يفرق بالعربية صيانة لبيهم. (الدرع الرد ۱/ ۱۹) ۵۴۹ سعید

گستاخی کرنے والا (۱) یا کسی گستاخی کرنے والے سے ناراض نہ ہونے والا کافر ہے (۲) فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین متفق ہیں کہ نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے۔ وکل مسلم ارتد فتویٰ مقبولة الا الکافر بسب نبي من الانبياء فانه يقتل حداً ولا تقبل توبته مطلقاً ولو سب الله تعالى فقلت لا نه حق الله تعالى والا ول حق عبد لا يزول بالتوبة وكذا لو بغضه بالقلب. فتح و اشباه وفي فتاوى المصنف ويجب الحاق الاستهزاء والا مستخفاف به لتعلق حقه ايضاً. انتهى مختصراً (در مختار ص ۳۱۹ ج ۳) ۱۲

پس جو شخص ایسی آدمی کے فعل پر خواہ وہ عیسائی ہو یا اور کوئی ہوا ظہار ناراضی نہ کرے یا تم از مہم دل سے سمجھ کر اس جگہ سے اٹھ نہ جائے، بے شک وہ بھی کافر ہے۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز درست نہیں۔ (۳)

رہا صرف کھانا پینا تو وہ عیسائی کے مکان کا خطر یہ کہ کسی ٹاپاک یا حرام چیز کی آمیزش کا مان غالب نہ ہو درست ہے۔

ہندو کا نبی علیہ السلام کی توہین کرنے کے بعد معافی طلب کرنا۔

(سوال) ایک بھگلی ہندو راؤ پیر درآر تعلقہ امرکاری وکیل نے ایک ایسے موقع پر جہاں کثرت سے اشخاص جمع تھے مسلمانوں سے آپس کی گفتگو میں ایک دل آزار جملہ شان رسوں کریم ﷺ میں استعمال کیا، یعنی یوں کہا کہ (نعمو باند) محمد ﷺ نے اپنی والدہ سے شادی کر لی تھی۔ جس پر مقامی مسلمانوں نے مقدمہ دہرایا اور اس کے خلاف سرے بر مایں جذبات نفرت بھڑک اٹھے۔ بالآخر وکیل مذکور حسب ذیل تحریری معافی نامہ دینا چاہتا ہے جس کا عدالت میں باقاعدہ ریکارڈ ہے۔ خبروں میں اس کو شائع کرانے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ ساتھ ہی اس کی قوم کے معزز اور با اثر حضرات یہاں تک کہتے ہیں کہ اگر اس معافی نامہ پر اکتفا نہ ہو تو ہم پبلک میں آ کر اپنی تمام قوم کی طرف سے معافی مانگنے پر تیار ہیں۔ تو کیا شخص مذکور کا معافی نامہ جو مندرجہ ذیل ہے شرعاً و معصیۃً قابل قبول و جائز ہے یا نہیں؟ جب کہ عدالت میں خطرہ ہے کہ باوجود رز صرف ہونے کے کامیابی نہ بھی ہو۔ علاوہ ازیں یہ بھی خسرہ ہے کہ دو قوموں میں منافرت کی بنیاد قائم ہو۔ ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے کہ اس قسم کا معافی نامہ منظور نہ ہو تو جیسا منظور کیا جائے دے دو معافی نامہ حسب ذیل ہے۔

”میں اپنے ان دل آزاری الفاظ کو جو پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ شان قدس میں استعمال کئے ہیں واپس لیتا ہوں اور ان پر اظہار افسوس و ندامت کرتے ہوئے معافی کا طالب ہوں۔ اور آئندہ کے لئے وعدہ کرتا ہوں کہ اس قسم کے الفاظ ہرگز استعمال نہیں کروں گا۔ نیز ان دل آزار الفاظ سے تمام مسلمانوں، بالخصوص مسلمان شویہ کو جو صدمہ پہنچا ہے اس کے متعلق بھی دلی رنج و افسوس کو ظاہر کرتے ہوئے مسلمانان شویہ

۱۔ ولا شك في تكفير من فذف السيدة عائشة رضي الله تعالى عنها (۱ شامی: ۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹)

۲۔ ان الرضا بكفر الغبراء ما يكون كفراً (مجمع الفتاوى ج ۵ / ۳۳۰) (میر دت)

۳۔ رد المحتار ۳ / ۳۳۱

۴۔ اذا منكر معلوماً من لمين بالضرورة فلم ينكر، ولم ينكره ورمى به واستحسره مكان كافر. (مرقاۃ المفاتيح ۹ / ۳۲۸)

کو پورا اطمینان دیتا ہوں کہ آپ لوگوں کے ساتھ میرا رشتہ پہلے سے یہ ہے کہ میں نے اور غصہ نہ رہے گا۔ اور میں اپنی طرف سے اجازت میں اپنی معافی مانگنے کو شائع کرادوں گا۔

اگر شرعاً و مصلحتاً قبل قبول وجہ نہ ہو تو ایک شخص جو چاہتا ہے کہ اسے شخص سے لے معافی ہے نہیں کیونکہ یہ حق عام بھی ہے اور جو حق عام ہوتا ہے وہ حقوق اللہ میں سے ہوتا ہے اور حقوق اللہ سے معافی نہیں کی جاتی۔ نیز یہ کہ اگر شرعاً و مصلحتاً معاف نہیں ہو سکتا ہے۔ نیز یہ کہ معاف کرنے اور نہ ادا کرنے مسلمان و غیر مسلم کے لیے ہر حال میں عام ہے۔ قبل اعتقاد یا نہیں؟ اور طریقہ یہ ہے کہ باوجود اس کا حق و روادار ہوں نہیں کرتے۔ میں بھی کہتا ہوں کہ یہاں جب کہ باوجود اسلام نہیں تو حاکم وقت سے چاہیے کہ وہ اسے معاف کرے۔ نیز اسے ہم کو صرف مقدمہ نہ دے۔ ان کی خوشی جو چاہے نہ اویں۔

یہ کام میں کیا مستزہم نہیں کہ اس مسئلے کو نہ اسلامی مسئلہ تسلیم کرتے ہیں اور قرآنیت نہ معافی نامہ نہ قبول نہ کرے۔ نیز مسلم حکومت سے پاس مقدمہ کو ضروری سمجھنا۔ یہ نہیں ہے۔ مداخلت کو جائز قرار دینا ہے یا نہیں؟

(جواب ۶۵) مختصراً یہ کہ متعلق کوئی ہے اولی مسلمان برداشت نہیں کر سکتے۔ سوال میں جو الفاظ دیئے گئے ہیں وہ تاریخی حیثیت سے بالکل غلط اور افتراء ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ وکیل کو کوئی دھوکہ اور غلطی لگی ہو لیکن مقدمہ کے بعد اور یہ بیان ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ اس قسم کے واقعات میں کسی محبت و حسن سے جہت نہ لینا۔ میں کوئی حرکت ہو جائے تو وہ خارج از عدت ہے۔ شرعی قانون سے جہت نہ لینا۔ اس وقت میں شرعی قانون تو نافذ نہیں اور موجودہ حکومت کا قانون وہ شرعی نہیں رہا جو شرعی رہا ہے۔ نیز شرعی سزا کو جاری کرانے کی سعی مسلمانوں کی طرف سے غلط شریعت پر امر کرنے کی غرض سے تو یہ امر اس وقت سے واجب ہے (کہ اس قسم کی بدعت ہر آئندہ کے لئے سد باب ہو جائے۔ حدود دینیہ میں تبدیلی کسی طرف سے ممکن نہیں۔ اور کسی تبدیل شدہ حد شرعی کی وقعت دینیہ نہ شرعی کی۔) کا اس پر پوری غور نہیں۔ پس موجودہ قانونی مواخذہ اور قانونی راکو سیاست یا قریب وقت دی جاسکتی ہے۔ ورنہ مسلمانوں میں مذکور کے اخبار افسوس و ندامت اور آئندہ ایسے کلمات کے استعمال سے انتساب کے حقیقی و سہ کوئی مقدمہ کو آگے بڑھانے سے زیادہ مفید سمجھیں تو انہیں مقدمے سے دست کش ہو جائے میں آمین نہ ہو گا۔ اس صورت میں ضروری ہے کہ امور ذیل کا نظر رکھا جائے۔

(۱) معافی نامہ کے الفاظ یہ ہوں کہ:-

"میں احترام کرتا ہوں کہ میں نے پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف جو واقعہ منسوب کیا تھا کہ انہوں نے (خود بخود) اپنی والدہ سے شادی کر لی تھی یہ واقعہ سراسر غلط اور جھوٹ ہے اور میں نے اس



نسبت کرنے میں سخت غلطی کا ارتکاب کیا تھا۔ میں اپنی اس غلطی پر افسوس کرتا ہوں اور سخت نادم ہوں۔ میں پچھتے وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ بخیریت و خوشحالی میں کوئی بے ادبی کا کلمہ استعمال نہ کروں گا۔ مجھے اس کا بھی رنج ہے کہ میری اس غلطی سے تمام مسلمانوں و عموماً اور مسلمانانِ شیعہ کو خصوصاً صدمہ پہنچا۔ میں ان کو اطمینان دلاتا ہوں کہ آئندہ وہ مجھے اپنا ایک دوست اور شخصِ خاص پا میں گے لو اس قسم کی شکایت کا ہرگز کوئی موقعہ پیدا نہ ہوگا۔“

(۲) یہ بیان عداوت میں دشمن مسلمان مقدمہ یہاں کے لوگ اس کو کہیں مذکور کی طرف سے اخبارات میں شائع کر دیا جائے۔ ورنہ اعلیٰ صاحبِ اہواب۔ محمد خلیفۃ اللہ خلیفۃ اللہ دہلی ۵ رجب ۱۳۵۵ھ ۱۶ نومبر ۱۹۳۱ء  
الجواب صحیح۔ حبیب الرحمن سلطان صاحب مفتی مدرّسہ امینیہ دہلی۔

(۱) آنحضرت ﷺ از روئے تحقیق نور میں یا شر؟

(۲) کیا آپ ﷺ کی بعض مائیں قبول نہیں کی گئیں؟

(۳) آپ عیسیٰ کا دنیاوی امور میں امت کو اختیار دینے کا مطلب .

(سوال ۱) زید کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بابا سے پیدا ہوئے۔ عمر دیکھتا ہے کہ اللہ کے نور سے پیدا ہوئے۔

(۲) زید مرتے ہے کہ رسول خدا ﷺ درود قبول بھی ہوتی تھی اور محض دعا نہیں ہوتی تھی۔

(۳) رسول اللہ ﷺ نے دنیاوی کاموں میں امت کو اختیار دیا ہے۔

(۴) کیا آپ علیؑ طبعی موت سے وفات پا گئے؟

(۵) رسول اللہ ﷺ اپنی طبعی موت سے وفات پا گئے۔ عمر واکار کرتا ہے۔

المستغنى فيه ١٥٠٠ موى محمدية سف صاحب دكـ ٢٠٠ موى ١٠ موى ١٢٥٢ موى ١١ موى ١٥

(جواب ۶۶ (۱) سید نور اللہ دہلوی سے یہ کہو۔۔۔ آپ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فرزند اور بہر مطاع سے پڑتے۔ حضرت مزہب و مباح رضی اللہ عنہما سے سیکھتے تھے۔ عربی و رقیب تھے۔ انھوں نے

(۲) آپؐ نے ان کے قبول نہیں کرنے پر غصہ فرمایا تھا کہ میری آپس میں جنگ و جدوجہد اور قبول و غصہ کے بارے میں یہ باتیں نہ کہیں۔

[illegible]

٣- عن ثوبان قال: رسول الله صلى الله عليه وسلم: **ابني سألني ربي لآتي إن لآتيكها بسنة عامة، وإن لا يسقط عدوك حتى يكون بعضهم يهلك بعضها، وليس بعضهم بعضا.** (مسلم ٢/ ٣٩٠، ترمذي ٢٠٦٦)

(۳) جو امور کہ خاص و بنوی حیثیت رکھتے ہیں اور شریعت سے کسی طرح کھراے نہیں ان میں امت کو اختیار ہے کہ جو چاہے اپنے لئے پسند کرے۔ (۱)

(۴) حضور ﷺ نے اپنی عمر پوری کر کے وفات پائی ورنہ آپ وفات گو موت سے تعبیر کرنا صحیح ہے۔ قرآن مجید میں ہے افان مات او قتل لور انک میت وانهم میتون۔ (۲)

اللہ کے نور سے پیدا ہونے کا یہ مطلب تو کسی کے نزدیک بھی صحیح نہیں کہ آپ کی بھریت مع اپنے موازنہ جسمانی و غیرہ کے نور سے پیدا ہوئی تھی۔ اور نہ آپ کی حیات کا یہ مطلب ہے کہ آپ پر موت طبعی وارہ نہیں ہوئی ہے اور جیسے آپ ﷺ زندہ تھے اسی طرح اب بھی زندہ ہیں۔ کہ یہ بات صریح الجہان ہے۔ واللہ اعلم (۳)

محمد کفایت اللہ کان اللہ و بلی  
الجواب صحیح۔ حبیب امر سمین نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی۔ خدا بخش عفی عنہ مدرسہ امینیہ دہلی سندر دین۔ عفی عنہ مدرسہ امینیہ دہلی۔ عبدالغفور عفی عنہ مدرسہ امینیہ دہلی۔ انظار حسین عفی عنہ مدرسہ امینیہ دہلی۔

### حضور اکرم ﷺ کے سایہ کی تحقیق

(سوال) حضور اکرم ﷺ کا سایہ دن کی روشنی میں اور رات کی چاندنی میں ہوتا تھا یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۶۱۔ مولانا کریم بخش، ایم، اے۔ پروفیسر عربی گورنمنٹ کالج لاہور۔ ۲۱ جمادی

الآخری ۱۳۵۲ھ ۴ اکتوبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۶۷) اگرچہ بیت سے ارباب سیر نے حضور ﷺ کے معجزات اور خصائص میں اس کا ذکر کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا سایہ دھوپ اور چاندنی میں زمین پر نہ پڑتا تھا۔ مگر ان سب اقوال کا مد اور دلائل پر ہے۔ ایک ذکوان کی روایت ہے جو حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے نوادر الاصول کی طرف منسوب کی جاتی ہے جیسا کہ شیخ عبدالحق نور اللہ مرقدہ نے مدارج النبوة میں اور جمال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص کبریٰ میں اور مامی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے شرح شفاء میں اس حدیث کو حوالہ نوادر ذکر کیا ہے۔ مدارج کی عبارت یہ ہے۔ ونبو مر ان حضرت ﷺ را سایہ نہ در قباب و نہ در قمر (رواہ الحکیم الترمذی عن ذکوان فی نوادر الاصول) (۴) اور خصائص کبریٰ کی عبارت یہ ہے۔ اخروج الحکیم الترمذی عن ذکوان ان رسول اللہ ﷺ لم یکن یری له ظل فی شمس ولا قمر (دشرح شفاء علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت یہ ہے۔ و هذا معنی

ار عن انس رضى الله تعالى عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم مرفوع بلقحون فقال لولم تفعلوا، لصح، قال فخرج شيئا فمرهم فقال ما ليحكم قالوا، قلت كذا وكذا، قال انتم اعلم بما ردياكم (مسلم ۲/ ۲۶۴)

وفي شرحه "قال العصا، قوله صلى الله عليه وسلم من رأى، أى فى امر الدنيا و معاشها لا على الفسريع، فاما مقال به باحتجاده صلى الله عليه وسلم رواه شرع فيجب العمل به (مسلم مع شرح له لوى: ۲/ ۲۶۴)

۲۔ (الترمذی ۳۰)  
۳۔ آپ ﷺ کی موت کا وقت واقعی اور قطعی ہے لیکن موت، موت میں فرق ہے، جیسا کہ آیت میں موت کے الفاظ کا تکرار خود اس پر دلالت کر رہا ہے۔

۴۔ مدارج النبوة ۱/ ۲۶۴ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ الخصائص الکبریٰ ۱/ ۶۸ حیدر آباد دکن





(۶) لایہۃ اللہ سے کرامت ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی مذاق اپنے کسی خاص بندے سے کوئی ایسا کام کرا دیتا ہے یا اس سے بات کہے کوئی ایسی بات ظاہر کر دیتا ہے جو عادت کے خلاف ہوتی ہے اس میں اس شخص کے اپنے اختیار و دخل نہیں ہوتا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمام مشہور کرامتیں درست اور صحیح ہیں جو لوگوں نے ٹھہرا کر لایہۃ اللہ طرف منسوب کر رکھی ہیں۔ (۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

### کیا ہندوستان میں پیغمبر آئے ہیں؟

(سوال) زیدؑ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کرشن جی کا ایک ہی درجہ ہے۔ کرشن جی بھی نبی اور دید بھی الہامی کتاب ہے ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبر گذرے مگر کام الہی میں چند رسولوں کے نام ہیں۔ بقیہ کرشن جی وغیرہ تھے۔ رسول اکرم ﷺ کے کسی قول کے مطابق زید کا خیال ہے کہ کرشن جی ہندوستان میں نہیں ہوئے ہیں۔ عامعہ کے نزدیک تمام پیغمبر جو زیابط شام میں ہوئے مگر نہیں، ہر جگہ پیغمبر ہوئے ہیں۔ اس میں ہندوستان بھی ہے یہاں بھی ہوئے۔ ہر قوم میں پیغمبر ہوئے (یا ہندوستان میں بھی؟) آیت قرآنی کے موافق جن خدا نے ہر قوم میں نبی بھیجا، اس کا یہ مطلب ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو براکتا ہے۔

بجراکتا ہے کہ وہ الہامی کتاب نہیں، صرف چار کتابیں جو مشہور ہیں وہی کتاب الہی ہیں کرشن جی نبی نہیں تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام و کرشن جی ہر دو نہیں ہو سکتے۔ ہندوستان میں کسی نبی کے آنے کا پتہ شریعت یا کسی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا علمائے متقدمین سے نہیں ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آمان پر ہیں۔ براہ کرم مطلع فرمائیے کہ زید کے قول صحیح ہیں یا بحر کے؟

المستفتی نمبر ۳۱۳ عبدالحکیم بکھنوی (بھیری لکھنم پور) ۳ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ ۷ جون

۱۹۳۳ء

(جواب ۷۰) یہ قول غلط ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کرشن جی کا ایک درجہ ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت اور بزرگی قرآن مجید اور احادیث سے ثابت ہے۔ (۲) کرشن جی کی نبوت اور بزرگی کا کوئی پختہ ثبوت موجود نہیں، پھر دونوں برابر کس طرح ہو سکتے ہیں۔ کرشن جی کو نبی کہنا بے دلیل اور بے ثبوت ہے۔ وید کا الہامی کتاب ہونا بے ثبوت ہے۔ ہاں نبی اور رسول بہت ہوئے ہیں اور سب کے نام قرآن مجید یا حدیثوں میں نہیں آئے صرف تھوڑے سے پیغمبروں اور رسولوں کے نام آئے ہیں (۳) مگر جس شخص کو نبی کہا جائے اس کی نبوت کا ثبوت بھی تو درکار ہے اور کرشن جی کی نبوت کا کوئی ثبوت موجود نہیں اس لئے ان کو نبی کہنا غلط ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر کرشن جی کی تعلیم صحیح تھی اور ان کے افعال انبیاء علیہم السلام کے افعال کی طرح جادہ نبوت کے موافق تھے تو ممکن ہے کہ وہ نبی ہوں لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ نبی تھے۔ ایسا کوئی قول

(۱) وکرامات الانبیاء حق وکرامتہ ظہور امر حارق للعادۃ من قلبہ من قلبہ غیر مقارن للدعوی السوہ (شرح معنی)

۱۲۱ (۱) عبد اللہ انانی الکتاب و جعلی سیا، و جعلی مبارکائیں ما کب (مریم ۳۱)

۳۔ ولقد ارسلنا رسلنا من قبلہم من قصصنا علیک ومہم من لم نقص علیک (الن من ۸)

آنحضرت ﷺ کا ہماری نظر میں نہیں جس سے کرشن جی کی نبوت ثابت ہو سکتی ہو۔ یہ ممکن ہے کہ کوئی نبی ہندوستان میں مبعوث ہوئے ہوں لیکن ان کے نام اور حالات معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ہم اپنی طرف سے کسی خاص شخص کو نبی نہیں بتا سکتے۔ ہاں ہر قوم میں ہادی کا آنا آیت سے ثابت ہے۔<sup>(۱)</sup> لیکن اس کا بھی یہ مطلب نہیں کہ ہر قوم کے کسی خاص شخص کو ہم نبی سمجھتے لگیں۔ دیکھو نمبر ۶۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو براہمنوں نے ماننے والے کا ایمان سلامت نہیں رہ سکتا، کیونکہ کسی نبی کی توہین موجب کفر ہے

محمد کفایت اللہ کا ان اللہ

انبیاء اور اولیاء پر شیطان کا تسلط، واستیلاء ہو سکتا ہے یا نہیں؟ استمداد بغیر اللہ کا حکم۔  
(السوال) نبی اور رسول پر ارواحِ بیضہ کا تسلط ہو سکتا ہے یا نہیں۔ نیز اگر کسی غیر ائمہ سے مدد طلب کی جائے تو وہ امداد دے سکتے ہیں یا نہیں۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ سے مدد مانگنے سے مل جاتی ہے۔

المستفتی نمبر ۳۸۹ سراج الدین دہلی۔ ۱۸ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ ۳۰ اگست ۱۹۳۴ء  
(جواب ۷۹) انبیاء کرام اور اولیاء پر شیطان کا تسلط اور استیلاء نہیں ہو سکتا۔ ان عبادی لیس لک علیہم  
سلطان (۶) لیکن اس تسلط سے یہ مطلب ہے کہ شیاطین ان کا راہ حق سے منحرف کرنے پر قیہ نہیں پاسکتے۔ (۲)  
ہاں سحر کے بعض اقسام کا اثر وہ بھی جسمانی اذیت کی حد تک نبی یا ولی پر ہونا ممکن ہے جیسے کہ  
زہر یا دوسری موذیت جسمانی کا اثر ہونا ممکن نہیں ہے۔ (۴)

غیر اللہ کو کسی کی مدد کرنے کی قدرت نہیں اس لئے غیر اللہ سے استدوا بھی ناجائز ہے۔ اذا سألنا فاسئل الله واذا استعنت فاستعن بالله۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔ (۵) محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

(۱) رسول اللہ ﷺ کا بول بھالہ کیا تھا؟  
(۲) حضور ﷺ کے سر مبارک میں جو عین پڑتی تھیں یا نہیں ابو داؤد کی روایت "تغلی راسہ" کا کیا مطلب ہے؟

(السوال) (۱) حضور ﷺ کا پیشاب پانا نہ پاک تھا یا نجس؟  
 (۲) حضور ﷺ کے سر مہرک میں جو کچھ پڑتی تھیں یا نہیں؟ اگر نہیں پڑتی تھیں تو اس حدیث کا کیا مطلب ہے جو ابو داؤد میں اس طرح ہے نقلی راسہ اور اس کے حاشیے کا کیا مطلب ہے جو اس طرح ہے ای ففتش القمل من راسہ و تخرج و تقتله . بیضا تو جروا۔

١ وان من امة الا حلال فيها نذير (فاطر ٢٤) اخذتهم فكيف كان عقاب (الرعد ٣٢)

المستفتی نمبر ۵۸۷ شیر محمد خان (دہلی) ۲ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ مکرم ستمبر ۱۹۳۵ء  
(جواب ۷۲) شوافع میں بعض علمائے محققین نے آنحضرت ﷺ کے بول و براز کی طہارت کا حکم لیا ہے، اور  
علمائے حنفیہ نے اس کو نقل کر کے اس کے ساتھ اپنی موافقت بیان کی ہے۔ (۱) اور بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے  
و صحابیات کے اس واقعہ سے کہ انہوں نے حضور ﷺ کا پیشاب داناسگی میں پی لیا تھا تمہر حضور ﷺ نے خبر پا کر  
ان کو عادی اور انکھ نہیں فرمایا، طہارت پر استدلال کیا ہے۔ (۲)

اکثر علمائے میرے تفریق کی ہے کہ حضور ﷺ کے سر مبارک میں جوں نہیں پڑتی تھی، لہذا اس میں  
کوئی تعجب اور انکار کی وجہ بھی نہیں۔ حضرت ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث اس کے خلاف پر دلالت بھی  
نہیں کرتی۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ گو حضور ﷺ کے سر میں جوں پیدا نہیں ہوتی تھی مگر دوسروں کے بدن یا  
پہرے کی جوں ریگ کر چڑھ جاتی ہو لہذا وہ حضرت ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاتھ لگ جاتی تھی اور وہ پتھر  
مردافتی تھی۔ اس کے علاوہ حدیث کے الفاظ صرف تظلی واسہ ہیں جس کے معنی صرف جوں کو تلاش کرنے  
کے ہیں اور محشی کا قول و تخریج و نقلہ محتاج دلیس ہے۔ (۳) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہلی۔

(۱) کیا آنحضرت ﷺ خدا کے نور میں سے ہیں؟

(۲) اشعاعاً مگر نہ کاترک ضروری ہے۔

(سوال) (۱) کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اللہ نور سے نکلے۔ یعنی حضور ﷺ کا نور خدا تعالیٰ  
کے نور سے نکلا ہے، یا خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کا مد سے حضرت ﷺ کا نور پیدا کیا ہے  
(۲) مندرجہ ذیل شعر پر حنفی مسجد میں لگا ہوا درست ہے یا نہیں؟

خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں پانچوں تن محمد است و علی فاطمہ حسین و حسن  
جس توں بیچ تن نال پیار تاہین لود دے کلمے دا اعتبار تاہین

المستفتی نمبر ۶۱۳ شیخ ظہور الدین (ہوشیارپور) ۷ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ ۱۶ ستمبر ۱۹۳۵ء  
(جواب ۷۳) آنحضرت ﷺ کے نور کو اللہ تعالیٰ کے نور کا حصہ یا جزو سمجھنا درست نہیں کیونکہ حضور انور ﷺ  
کے لئے قرآنی اور حدیثی تعلیم یہ ہے نشہد ان محمد اعدہ و رسولہ یعنی ہم اس کی ولی و پیغمبر ہیں کہ محمد  
ﷺ، اللہ کے بندے اور پیغمبر ہیں۔ حضور ﷺ اور حضور کا نور مخلوق ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا نور غیر مخلوق ہے۔ اور  
مخلوق غیر مخلوق کا جزو یا حصہ نہیں ہو سکتا۔

(۲) یہ شعر اور عبارت اسامی تعلیم کے لحاظ سے غلط ہے۔ مسجد میں لگانے کے قابل نہیں ہے۔ کفایت اللہ

۱۔ صحیح بعض ائمۃ الشافعیۃ طہارۃ بولہ ﷺ و سایر فضائلہ، وہ قال: ابو حنیفۃ (الشامیہ ۱/۳۱۸ سعید)

۲۔ شرب مالک بن سنان دمہ یوم احد، و مصابہ و تصویفہ ﷺ اباء و لم یامر واحد منهم غسل قدمہ، ولا بہاء عی  
عودہ، شرح الشفاء ۱/۱۶۱، ۱۶۳ مصرعی ام ایمن قالت قام النبی ﷺ من اللیل الی فخارۃ فبال فیہا قمت من اللیل  
و نا عطشانہ فشربت ما فیہا خصائص الکبریٰ ۷/۱ دار الکتب

۳۔ و مراد عمدہ وجود قیامت و انکہ در بعض حدیث واقع شد مراد بدان حقیقت نسبت مراد صلیو ۱/۳۶





نہ اس کے لئے کہ اس نے غیر مکتوبہ شعر بتائے اور اجازت دیتا تو یقیناً آپ ﷺ کے شعر اعلیٰ درجے سے فصیح و بلیغاً کے شعر ہوں گے۔ (۱) کفر فیجوبہ ہوئے۔ بہر حال شخص مذکور کا یہ جواب غلط اور نامناسب تو ہے مگر اس کو توہین پر محمول نہ کرنا چاہئے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

کیا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیارے نبی کہنا بے ادبی ہے؟

(السوال) نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیارے نبی کہنا ادب ہے یا بے ادبی؟

المستفتی نمبر ۶۳۱۔ عبد الستار (بلاری) ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ ۲۸ ستمبر ۱۹۳۵ء

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔

(جواب ۷۵) بے ادبی نہیں کہا جاسکتا۔

گاڑی کا نام نبی رکھنا معاذ اللہ

(السوال) ایک شخص نے اپنی موٹر کا نام نبی ﷺ کر کے رکھا ہوا ہے۔ یہ جائز ہے یا ناجائز؟

المستفتی نمبر ۷۶۶ کے، جی، مولوی محمد عبدالسلام (ضلع جنوبی اڑکھٹ) ۲۳ ذی قعدہ ۱۳۵۴ھ ۱۸ فروری

(جواب ۷۶) موٹر کا نام نبی ﷺ رکھا ہے تو یہ فقط نبی ﷺ کی توہین کے مرادف ہے۔ اور اس میں نہ صرف

مسلمانوں کی بلکہ تمام فرقوں کی جو نبی کے قائل اور سلسلہ نبوت پر ایمان رکھتے ہیں، دل آزار اور اس کو اس فعل

سے روکنا ضروری ہے۔ (۲) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

کیا آنحضرت ﷺ کو بکھر سمجھنا یا کہنا کفر ہے؟

(السوال) کیا حضور علیہ السلام کو حیثیت بکھر ہونے کے بکھر سمجھنا یا کہنا کفر ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۱۸۸ عبد العزیز صاحب (ضلع یا لکوٹ) ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ ۱۶ ستمبر

(جواب ۷۷) آنحضرت ﷺ بکھر تھے آپ ﷺ کو بکھر ہی سمجھنا اور بکھر کہنا اسلام کی تحیم ہے (۳) ہاں بکھر ہونے

کے ساتھ اللہ کے پیغمبر اور رسول اور نبی اور حبیب تھے۔ (۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی۔

۱۔ اذا كان في المسئلة وجه توح الكفر ووجه يمع فعلى المعنى ان يبيل الى ذلك لوحة (الحدید) ۲۰ ۲۸۳ ماچہ یہ کوئٹہ

۲۔ واعلم انه اذا كان المكسر حراماً وحب الزجر عنه (مرقاۃ المفاری) ۹ ۳۲۹ ملہ ابراہیم لبنان

۳۔ قل: انما انا بشر مثلكم يوحى الى ... (آسمانہ: ۶)

۴۔ عن ابن عباس ... انا حبیب اللہ ولا فخر. (ترمذی: ۲/۳۰۲ ص ۱۰۰) (مسموع)

حضور ﷺ کا علم غیب ذاتی ہے یا عطائی؟

(سوال ۱) کیا حضور مایہ السلام کو ذاتی علم غیب حاصل تھا یا کہ جتنا علم ان کو دیا گیا تھا وہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے عطا ہی تھا۔

(۲) حضور مایہ السلام اپنی ذاتی رائے سے شریعت میں کمی کر سکتے تھے۔ یا آیت ان اتبع الا ما یوحی الی کے ماتحت وحی کی اتباع کرتے تھے؟ عبدالعزیز مبین والا (ضلع سیالکوٹ)

(جواب ۷۸) (۱) حضور ﷺ عالم الغیب نہیں تھے، (۲) ہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت سے غیوب کا علم آپ ﷺ کو عطا ہوا تھا۔ (۲)

(۲) حضور ﷺ اپنی ذاتی رائے سے کام لینی میں کمی بیشی نہیں کر سکتے تھے۔ (۳) ہاں، اجتہادی مسائل میں اجتہاد سے کوئی حکم بنا سکتے تھے، (۴) مگر جن امور میں کہ قرآن مجید کی آیت نازل ہو اور کوئی حکم بتا دیا جاوے اس میں اجتہاد نہیں کیا جاتا۔ بلکہ وحی کی متابعت ضروری ہے۔ محمد کفایت اللہ کا اللہ دہلی

گستاخ رسول ﷺ کو قتل کرنے والے کا حکم۔

(سوال ۱) ایک غیر مسلم شخص نے رسول اللہ ﷺ کی شان پاک میں بہت بہودہ اور ناپاک الفاظ استعمال کئے ہیں۔ پولیس نے اس کو حراست میں لے کر چالان کر دیا ہے۔ اب وہ شخص اپنے اس گناہ سے شرم سار ہو کر معافی مانگتا ہے اور مسلمان نہیں ہونا چاہتا، حالت کنز ہی میں رہنا چاہتا ہے تو کیا اس حالت میں اس کو بروئے شریعت معافی ہو سکتی ہے یا نہیں، اگر معافی نہیں ہو سکتی تو کیا اس کی سزا ہے۔ کیا وہ شخص واجب القتل ہے؟

(۲) اس سے پہلے ایک فتویٰ صادر ہوا ہے، وہ نکلتے ہیں کہ ہر ایسے شخص کے لئے سزائے موت کے سوا اور کوئی سزا نہیں بشرطیکہ کہ حکومت اسلام کی ہو، اگر اسلام کی حکومت نہیں ہے تو وہ شخص اگر معافی مانگتا ہے تو اس کو معافی دی جا سکتی ہے۔ لہذا آپ بھی اس مسئلہ پر رائے دے کر مطمئن فرمائیں۔

(۳) اس سے پہلے اس قسم کے کئی ایک معاملے رونما ہوئے ہیں جن کے نتیجے باآپ کو معلوم ہوں گے کہ تمام وہ اشخاص جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں بے حرمتی کی تھی، مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوئے مثلاً علم الدین، عبدالرشید وغیرہ جنہوں نے ان کو قتل کر کے خود تختہ دہر پر چڑھ کر بروئے قانون سرکاری جان وے دی اور ان کو شہید کہا جاتا ہے۔ تو کیا ان کا یہ قتل کرنا شریعت کے خلاف سے جائز تھا یا ناجائز۔

کیونکہ شریعت میں ایسے شخص کا قتل کرنا واجب ہے، بشرطیکہ کہ حکومت اسلام کی ہو، یہاں پر حکومت ہے

۱۔ قل: لا اقول لكم: عدى خزان الله ولا اعلم العيب. (انعام: ۵۰)

۲۔ وما كان الله ليطعنكم على العيب فاعرفوا قلوب المخلصين والمنافقين ولكن الله يجزي من رسله من يشاء (ج۱: ۱۶۱)۔ (یوسف: ۱۵)

۳۔ قل: ما يكون لي ان ابدله من تلقاء نفسي. ان اتبع الا ما يوحى الی۔ (یوسف: ۱۵)

۴۔ قال العلماء: فاما ما قال ما فيها ده: فله شرعا ليجب العمل به (شرح مسلم لکھنؤ: ۲: ۲۶۵) قدیمی تہذیب

انگریز کی۔ تو کیا اس صورت میں علم الدین، عبدالرشید شہید ہوئے ہیں یا نہیں؟ کیا ایسا شخص جو رسول اللہ ﷺ کی عزت پر ان کی بے حرمتی کرنے والے کو قتل کرے اور حکومت اسلام کی نہ ہو، اس شخص کو قتل کے عوض میں پھانسی دی جائے تو ایسے شخص کو شہید کہا جاسکتا ہے۔ یا نہیں اگر وہ شہید نہیں ہے تو وہ کس شہد و قتلہ میں ہے۔

المستفتی نمبر ۱۲۰ مولوی عزیز احمد صاحب (شہر راولپنڈی) ۱۱ رجب ۱۳۵۵ھ ۲۸ ستمبر ۱۹۳۶ء  
(جواب ۷۹) چونکہ ہندوستان میں اسلامی حکومت نہیں۔ اس لئے اگر غیر مسلم معافی مانگے تو اس کو معافی دے دینا جائز ہے۔ کسی مسلمان کو قتل کر دینے کا حق نہیں ہے۔ اگر کوئی محبت رسول میں سرشار اور خود ہو کر قتل کر دے تو مجہد و قاتل قرار دیا جاسکتا ہے۔ اور اس صورت میں اس کو شہید کہنا بجا نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

کیا آپ ﷺ کے مختار کل ہونے کا عقیدہ درست ہے؟

(سوال) بہار شریعت حصہ اول صفحہ ۲۲ میں مولوی حلیم یو العلامہ امجد علی رضوی مدرس دارالعلوم معینیہ عثمانیہ اجیری نے درج کیا ہے۔

(عقیدہ) حضور اقدس ﷺ... اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں، تمام جہان حضور ﷺ کے تحت تصرف کر دیا گیا جو چاہیں کریں۔ جسے جو چاہیں دیں جس سے جو چاہیں واپس لیں۔ تمام جہان میں ان کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں، تمام جہان ان کا محکوم ہے اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کا محکوم نہیں۔ تمام آدمیوں کے مالک ہیں۔ جو انہیں اپنا مالک نہ جانے حالات سنت سے محروم رہے۔ تمام زمین ان کی ملک ہے، تمام جنت ان کی جاگیر ہے۔ ملکوت السموات والارض حضور ﷺ کے زیر فرمان جنت و نار کی کنجیاں دست اقدس میں دیدی گئیں رزق و خیر اور ہر قسم کی عطا میں حضور ﷺ کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں۔ دنیا و آخرت حضور ﷺ کی عطا کا ایک حصہ ہے۔ احکام تشریعیہ حضور ﷺ کے قبضہ میں کر دیئے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرمادیں اور جس کے لئے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرمادیں۔ مسلمانوں کو مسطور ہوا تحریر پر عقیدہ رکھنا کیسا ہے۔ فقط

المستفتی نمبر ۱۲۳۰۔ شیخ عبدالرزاق ولد عبدالعزیز صاحب (دہلی) ۲۶ رجب ۱۳۵۵ھ  
(جواب ۸۰) یہ عقیدہ سراسر قرآن وحدیث اور شریعت مقدسہ کی تعمیم کے خلاف ہے۔ اور ضلالت و گمراہی کی تعمیم ہے۔ حضور الوری ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ (۱) سید المرسلین خاتم النبیین ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے افضل اور اعلم ہیں۔ (۲) لیکن فرائض کو معاف کر دینا، حلال کو حرام کر دینا، حرام کو حلال کر دینا، جنت و دوزخ کی کنجیاں آپ کے ہاتھ میں ہونا، یہ کوئی بات قرآن و سنت سے جہت نہیں۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی۔

(۱) ماکان محمد ابداً من رجالکم ولكن رسول الله وخاتم النبیین. (الاحزاب : ۴۰) مسحان الذی اسرى بعدہ لیلاً من المسجد الحرام. (بنی اسرائیل : ۱)  
(۲) رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: فصلت علی الانبیاء بست: اعطيت جوامع الكلم، واحلت لی العنان، وجعلت لی الارض مسجداً وطهوراً، وارسلت الی الخلق كافة، ورحم بی البیون. (مسند احمد ۱۰ / ۱۶۴ بیروت)  
انسید ولد آدم یوم القیامة (شرح عقیدۃ الطحاوی، ۱۰۶، المکتب الاسلامی)  
(۳) یا ایہا النبی لم تحرم ما احل الله..... (التحریم : ۱)

ایسے کاغذ پر پاؤں رکھنا جس پر قابل احترام لفظ لکھا ہو درست نہیں۔

(سوال) ایک مسلمان شخص نے جو تلو کا رخ نہ کھولا ہو ہے۔ اور یہ کتاب پڑھنے کے واسطے یہ کتاب ہاتھ میں لے کر پڑھتا ہے۔ اس کتاب پر تلو پڑھنے کے بعد حق کے نشان کے اندر اس شخص کا نام جس کا نام یا کیا ہے؟ کیا یہ جائز ہے، اکثر ناموں میں محمد، اسحاق، محمد اقبال، محمد صدیق وغیرہ بھی ہوتے ہیں، چونکہ یہ سلسلہ تلو پڑھنے کا جاری ہے اس وجہ سے سب تلو پڑھنے کے بعد دوسرے تلو پڑھنے کے لیے یہ نام پاک ﷺ لکھے ہوئے کاغذ پر رکھا جاتا ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ طریقہ مذکور بالا سے نام پاک ﷺ کی توبہ اولیٰ نہیں ہوتی یا ہوتی ہے؟

المستفتی نمبر ۱۲۵۰ عمرانی صاحب سودا رہائشی انٹرنیٹ، دہلی ۱۲ رمضان ۱۴۲۵ھ ۲۰۰۴ء نمبر ۱۹۳۱ء (جواب ۸۱) اگرچہ اس میں قصد تلو پڑھنے کا ہو تا ہے۔ مگر اس کاغذ پر پاؤں رکھنے سے جس میں غلطی ہو، عبد اللہ، اہل بیت وغیرہ (۱۴۰۰ء میں) یا غلط محمد یا اور کوئی قابل احترام لفظ لکھا ہو، بے لوثی کی صورت ضرور ہے اس لیے اس کی بہتر صورت یہ ہے کہ نام اور پتہ کار جڑھٹتہ ہو در تلو کی کتاب جدا ہو۔ ہر تلو پر صرف وہ نام ڈالا جائے جو نام کے رجسٹر پر اس قدم والے کا نمبر ہو۔ اس میں پھر کوئی بے لوثی یا بے لوثی کا شبہ نہیں رہتا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ دہلی

درویش شریف میں ”کما صلیت علی ابراہیم“ کہہ کر دعا مانگنے کی وجہ۔

(سوال) وہ کیا فضیلت ہے جس کے لئے ہم وگ درویش شریف میں رسول اللہ ﷺ کے لئے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام کی طرح برکت تازہ فرمانے کے لئے دعا کرتے ہیں۔

المستفتی نمبر ۱۳۶۷ محمد احمد صاحب (دہلی) ۱۵ ذی الحجہ ۱۴۲۵ھ ۲۷ فروری ۱۹۳۲ء

(جواب ۸۲) وہ خاص منصب نبوت کا ایک اعلیٰ کمال اور اس پر مرتب ہونے والے افضال الہیہ ہیں، جن کی تفصیل حق تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ ہر تلو پڑھنے کے لئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام فیض تھے اور حضور ﷺ حبیب ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور انبیاء تھے اور حضور ﷺ ان انبیاء و امراء مسلمین ہیں۔ (۲) محمد غایت اللہ

کیا درویش شریف میں ”کما صلیت علی ابراہیم“ کہنے سے حضرت

ابراہیم علیہ السلام کی حضور ﷺ پر فضیلت ثابت ہوتی ہے؟

(سوال) ایک شخص کہتا ہے، درویش شریف میں ”کما صلیت علی ابراہیم“ کہنے سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیادہ فضیلت ثابت ہوتی، حالانکہ سب کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کی فضیلت زیادہ ہونی چاہئے، ویسا قائل کا یہ مطلب ہے کہ رحمت سے مراد نبوت ہے کہ جس طرح سلسلہ نبوت حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جاری رہا

ہے، اسی طرح ہمارے نبی کا سلسلہ نبوت جاری ہے جتنی کتب ہے کہ اس سے فہم نبوت کا رد ہو رہا ہے۔

المستفتی نمبر ۱۳۶۹ محمد احمد صاحب دہلی ۵ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ ۲۷ فروری ۱۹۳۷ء

(جواب ۸۳) درود شریف میں صلوٰۃ و رحمت سے مراد حق تعالیٰ کے وہ احسانات اور مہربانیاں ہیں جو ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئی تھیں اور آنحضرت ﷺ پر جو رحمتیں نازل ہوئیں وہ درابیم علیہ السلام پر نازل شدہ رحمتوں سے کم نہیں ہیں۔ کما صیت سے یہ مطلب نہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر کوئی زیادہ رحمتیں نازل ہوئی تھیں بلکہ مقصد صرف یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بھی تو نہ رحمتیں نازل فرمائی تھیں اور محمد ﷺ پر بھی نازل فرما۔ (۱) سلسلہ نبوت باقی رہنا اس لئے مراد نہیں کہ حضور ﷺ نے خود لا نبی بعدی انا خاتم النبیین (۲) فرما کر فیصلہ کر دیا کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت کا سلسلہ باقی نہیں رہا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لا دہلی

کیا آپ ﷺ ہمارے ہر حال کو دیکھ رہے ہیں؟

”ہم اندھے نبی سے پناہ مانگتے ہیں“ کہنے والے کا حکم۔

نبی کریم ﷺ ہر جگہ حاضر ناظر ہے کیونکہ شیطان ہر جگہ حاضر ناظر ہے کلمہ کفر ہے؟

(سوال ۱) ایک واعظ صاحب وعظ میں فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم ﷺ ہمارے حال کو دیکھ رہے ہیں کیا تم اندھے نبی کی امت ہو۔ ایسے اندھے نبی سے پناہ مانگتے ہیں جو ہمارے حال کو نہیں دیکھتا۔

(۲) نبی کریم ﷺ ہر شے کو دیکھ رہے ہیں، حتیٰ کہ لوگوں کے زنا کو بھی دیکھ رہے ہیں۔

(۳) مدعی کتا ہے کہ نبی کریم ﷺ حاضر و ناظر ہیں۔ مخاطب کتا ہے کس دلیل سے، مدعی کتا ہے کہ

کیا شیطان ہر جگہ حاضر و ناظر ہے یا نہ۔ کیا کلمت مذکورہ سے سرکار دو عالم ﷺ کی توہین ہے اگر ہے تو قاتل کا سینا حکم ہے؟

المستفتی نمبر ۱۵۹۲ مولانا محمد عبدالحق صاحب صدر مدرس

شہر ملتان مدرسہ (نہایت) ۳ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ۱۲ جولائی ۱۹۳۷ء

(جواب ۸۴) اس شخص کا یہ مقولہ ”کہ نبی کریم ﷺ ہمارے حال کو دیکھ رہے ہیں ورنہ ہم ایسے اندھے نبی سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں جو ہمارے حال کو نہیں دیکھتا۔“ کیا تم اندھے نبی کی امت ہو۔ ”انہی کلامہ بمضمونہ۔ شریعت اور حقیقت کے خلاف ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر نبی کریم ﷺ امت کے حالات دیکھ نہ رہے ہوں تو معاذ اللہ وہ اندھے ہیں۔ اور قاتل ایسے نبی سے خدا کی پناہ مانگتا ہے۔ اور شریعت کے دل کل قاطع اس پر قائم ہیں کہ آنحضرت ﷺ امت کے حالات نہیں دیکھ رہے ہیں کہ یہ تو صرف خدا کی صفت ہے (۳) تو حضور ﷺ کے نبی ہونے کی اصلی حالت یہی ہے اور اس میں قاتل حضور ﷺ کو معاذ اللہ حال اور مستعاذ منہ قرار دیتا ہے اور یہ

۱۔ التنبیہ فی اصل الصلوٰۃ لا فی القدر  
ہو الفضل منہ (الشیخ ۱/۵۱۳) (معد)  
۲۔ ترمذی ۲۱۳۵ (۱۳۵۵) (معد)

وفائدۃ التنبیہ تاکید الطلب ای کما صلیت علی ابراہیم فصل علی محمد الدی

قول اور عقیدہ حضور ﷺ کی توین اور تکذیب کو مستلزم ہے۔ (۱) اور یہ جملہ کہ زنا کو بھی دلیہ رہے ہیں، بے شبہ توہین ہے۔

یہ سنا کہ شیطان ہر جگہ حاضر و ناظر ہے جہالت ہے۔ شیطان جتنی البیس نہ ہر جگہ (ایک آن میں) حاضر ہوتا ہے نہ ناظر۔ پس اس قائل پر توپ اور تجدید نکاح کرنی لازم ہے۔ (۲) واللہ اعلم محمد کفایت اللہ غفرلہ،

آنحضرت ﷺ کے متعلق عالم الغیب اور حاضر ناظر ہونے کا عقیدہ

رکھنا قرآن وحدیث اور تمام امت کے اجتماعی عقیدے کے خلاف ہے۔

(السوال) زید کہتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ عالم الغیب ہیں۔ اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔ جو شخص حضور ﷺ کو عالم الغیب اور ہر جگہ حاضر و ناظر نہ سمجھے وہ شخص کافر ہے، خارج از اسلام ہے، ان سے اسلام ملے درست نہیں، ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے، حتیٰ کہ ان سے بالکل قطع تعلق کر لیا جائے۔ زید کا یہ عقیدہ از روئے قرآن وحدیث درست ہے یا کہ نہیں، نیز امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا اس مسئلہ میں کیا عقیدہ ہے؟

المستفتی عبدالرحمن۔ نصیر آبادی۔

(جواب ۸۵) امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور تمام ائمہ کرام رحمۃ اللہ علیہ بلکہ جمیع امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا اجماعی اور متفق حبیہ عقیدہ ہے کہ علم غیب حق تعالیٰ جس شانہ کی مخصوص صفت ہے اور قرآن پاک کی آیات صریح طور پر ثابت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوالور کوئی عالم الغیب نہیں (۱)، آنحضرت ﷺ کا علم خدا کے بعد تمام مخلوق سے زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے بہت سی غیب کی باتوں کو بھی حضور ﷺ کو بتلادیا تھا، مگر اس کے باوجود حضور ﷺ عالم الغیب نہیں تھے۔ (۲) پس زید کا یہ عقیدہ قرآن پاک اور حدیث شریف اور تمام امت کے اجماعی عقیدے کے خلاف ہے۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ۔

(۱) کیا حدیث قرآن کی طرح ہے؟

(۲) کیا حضور ﷺ کا ہر فعل مذہب ہے؟

(۳) مذہب بنانا کس کا حق ہے؟

(السوال) (۱) حدیث مثل قرآن ہے یا نہیں؟

(۲) بغیر ﷺ کا فعل مذہب ہے یا نہیں؟

(۳) مذہب قائم کرنا از روئے تعمیم و تخییر کا حق یا کسی دوسرے کا؟

المستفتی نمبر ۱۸۲۷ محمد امین صاحب جوبلی اعظم خاں دہلی۔ ۲۳ رجب ۱۳۵۵ م۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۷ء

۱. ویکٹر۔ اوعیب بیاضی۔ (الحر الرائق: ۵ / ۱۳۰ بیروت)

۲. مایکون کلرا اتفاقا یطل العمل والنکاح وما فیہ خلاف یومر بالا مستفاد والتوبة وتجلید النکاح (الثانیہ ۳۰۲۳۰) (نید)

(۳) لا الہ الاہو عالم العیب والشہادہ هو الرحمن الرحیم (الحشر ۲۶)

(۴) حدیث شریف میں ہے کہ آپ ﷺ حضرت صدیق اکبر فرمایا "فیم یا حلیفۃ فانتا بخیر القوم" (مسلم ۷ / ۱۰۷۷) (۱)

(جواب ۸۶) (۱) آنحضرت ﷺ کے اقوال متعلقہ دین ان لوگوں کے لئے جو خود حضور ﷺ کی زبان سے سنتے تھے یا جن کو تواتر سے پچیس قرآنی احکام کے موافق واجب التعمیل ہیں، لیکن جو احادیث کہ نقل غیر متواتر سے منقول ہو کر آئیں ان کا رد یہ وجہ طریق نقل کے اذون ہونے کے آیات قرآنی سے کم ہے تاہم احادیث صحیحہ ثلثہ پر عمل لازم ہے۔<sup>(۱)</sup>

(۲) حضور ﷺ کے افعال دینیہ مذہب ہیں۔ یعنی اعمال دینیہ واجب الانباع میں کسی فعل کے متعلق تخصیص کی دلیل قائم ہو تو وہ حضور ﷺ کے ساتھ مخصوص سمجھا جائے گا۔<sup>(۲)</sup>

(۳) مذہب قائم کرنا یعنی تشریع کہ یہ اللہ تعالیٰ کا اصلاہ اور یشیرہ کا سلاہ حق ہے اور کسی کو تشریع حق نہیں، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقوال و افعال واجتہادات مجتہدین کے قیاسات واستنباطات کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی طرف ہی مستند ہوتے ہیں۔<sup>(۳)</sup> واللہ اعلم محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی۔

”حضور ﷺ کی روح مبارک ہر جگہ حاضر ناظر ہے“ کا عقیدہ اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔

(سوال) ایک فقہ کی کتاب میں لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روح پاک ہر جگہ کائنات میں تشریف فرما ہے یا یہ عقیدہ درست ہے، اگر درست نہیں ہے تو اس طور کا عقیدہ رکھنے والا السحت واجماعہ میں گناہ ہے گا کہ نہیں، اس عقیدے میں شرک کا گناہ لازم آتا ہے کہ نہیں۔

المستفتی نمبر ۱۸۲۸ مشی آراء خاندور (سلیبہ رائج) ۲۴ رجب ۱۴۵۵ھ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء  
(جواب ۸۷) یہ عقیدہ اسلامی تعلیم اور شرعی اصول کے خلاف ہے، اس عقیدے کا معتقد خاطی اور گنہگار ہے۔<sup>(۴)</sup> محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی۔

کرشن جی کو نبی اور گیتنامی کتاب کو آسانی کتاب کہنا غلط ہے۔

(سوال) ہمارے یہاں چند آدمی نئی روشنی اور انگریزی تہذیب کے کہتے ہیں کہ ہندو کے لوہار کرشن کیا تعجب ہے کہ نبی ہو اور اس کی تصنیف کردہ کتاب بیگناہ منزل من اللہ ہے اور استشہاد کہتے ہیں کہ قولہ تعالیٰ کے مضمون (میں کسی کو بھی عذاب نہیں بھیجتا جب تک کہ ان پر کسی نبی کو مبعوث کر کے حجت قائم نہ کر دوں) سو بگاڑے اور ہندوستان میں کوئی نبی تو آیا نہیں تو یقین ہے کہ کرشن ہی نبی تھا، نیز کہتے ہیں کہ ”اسودالہند نبی“

۱۔ کالواتر کفیل القرآن انہ یوجب علم الیقین کالعلم علما ضرورتاً، او یکون اتصالہ شہۃ کالمشہور انہ یوجب علم طمانینہ، او یکون اتصالہ شہۃ صورۃ و معا کثیر الواحد واللہ یوجب العلم دون العلم بالیقین بالکتاب (تورالانوار: ۷۶: ۷۷: ۷۸: ۷۹: ۸۰: ۸۱: ۸۲: ۸۳: ۸۴: ۸۵: ۸۶: ۸۷: ۸۸: ۸۹: ۹۰: ۹۱: ۹۲: ۹۳: ۹۴: ۹۵: ۹۶: ۹۷: ۹۸: ۹۹: ۱۰۰: ۱۰۱: ۱۰۲: ۱۰۳: ۱۰۴: ۱۰۵: ۱۰۶: ۱۰۷: ۱۰۸: ۱۰۹: ۱۱۰: ۱۱۱: ۱۱۲: ۱۱۳: ۱۱۴: ۱۱۵: ۱۱۶: ۱۱۷: ۱۱۸: ۱۱۹: ۱۲۰: ۱۲۱: ۱۲۲: ۱۲۳: ۱۲۴: ۱۲۵: ۱۲۶: ۱۲۷: ۱۲۸: ۱۲۹: ۱۳۰: ۱۳۱: ۱۳۲: ۱۳۳: ۱۳۴: ۱۳۵: ۱۳۶: ۱۳۷: ۱۳۸: ۱۳۹: ۱۴۰: ۱۴۱: ۱۴۲: ۱۴۳: ۱۴۴: ۱۴۵: ۱۴۶: ۱۴۷: ۱۴۸: ۱۴۹: ۱۵۰: ۱۵۱: ۱۵۲: ۱۵۳: ۱۵۴: ۱۵۵: ۱۵۶: ۱۵۷: ۱۵۸: ۱۵۹: ۱۶۰: ۱۶۱: ۱۶۲: ۱۶۳: ۱۶۴: ۱۶۵: ۱۶۶: ۱۶۷: ۱۶۸: ۱۶۹: ۱۷۰: ۱۷۱: ۱۷۲: ۱۷۳: ۱۷۴: ۱۷۵: ۱۷۶: ۱۷۷: ۱۷۸: ۱۷۹: ۱۸۰: ۱۸۱: ۱۸۲: ۱۸۳: ۱۸۴: ۱۸۵: ۱۸۶: ۱۸۷: ۱۸۸: ۱۸۹: ۱۹۰: ۱۹۱: ۱۹۲: ۱۹۳: ۱۹۴: ۱۹۵: ۱۹۶: ۱۹۷: ۱۹۸: ۱۹۹: ۲۰۰: ۲۰۱: ۲۰۲: ۲۰۳: ۲۰۴: ۲۰۵: ۲۰۶: ۲۰۷: ۲۰۸: ۲۰۹: ۲۱۰: ۲۱۱: ۲۱۲: ۲۱۳: ۲۱۴: ۲۱۵: ۲۱۶: ۲۱۷: ۲۱۸: ۲۱۹: ۲۲۰: ۲۲۱: ۲۲۲: ۲۲۳: ۲۲۴: ۲۲۵: ۲۲۶: ۲۲۷: ۲۲۸: ۲۲۹: ۲۳۰: ۲۳۱: ۲۳۲: ۲۳۳: ۲۳۴: ۲۳۵: ۲۳۶: ۲۳۷: ۲۳۸: ۲۳۹: ۲۴۰: ۲۴۱: ۲۴۲: ۲۴۳: ۲۴۴: ۲۴۵: ۲۴۶: ۲۴۷: ۲۴۸: ۲۴۹: ۲۵۰: ۲۵۱: ۲۵۲: ۲۵۳: ۲۵۴: ۲۵۵: ۲۵۶: ۲۵۷: ۲۵۸: ۲۵۹: ۲۶۰: ۲۶۱: ۲۶۲: ۲۶۳: ۲۶۴: ۲۶۵: ۲۶۶: ۲۶۷: ۲۶۸: ۲۶۹: ۲۷۰: ۲۷۱: ۲۷۲: ۲۷۳: ۲۷۴: ۲۷۵: ۲۷۶: ۲۷۷: ۲۷۸: ۲۷۹: ۲۸۰: ۲۸۱: ۲۸۲: ۲۸۳: ۲۸۴: ۲۸۵: ۲۸۶: ۲۸۷: ۲۸۸: ۲۸۹: ۲۹۰: ۲۹۱: ۲۹۲: ۲۹۳: ۲۹۴: ۲۹۵: ۲۹۶: ۲۹۷: ۲۹۸: ۲۹۹: ۳۰۰: ۳۰۱: ۳۰۲: ۳۰۳: ۳۰۴: ۳۰۵: ۳۰۶: ۳۰۷: ۳۰۸: ۳۰۹: ۳۱۰: ۳۱۱: ۳۱۲: ۳۱۳: ۳۱۴: ۳۱۵: ۳۱۶: ۳۱۷: ۳۱۸: ۳۱۹: ۳۲۰: ۳۲۱: ۳۲۲: ۳۲۳: ۳۲۴: ۳۲۵: ۳۲۶: ۳۲۷: ۳۲۸: ۳۲۹: ۳۳۰: ۳۳۱: ۳۳۲: ۳۳۳: ۳۳۴: ۳۳۵: ۳۳۶: ۳۳۷: ۳۳۸: ۳۳۹: ۳۴۰: ۳۴۱: ۳۴۲: ۳۴۳: ۳۴۴: ۳۴۵: ۳۴۶: ۳۴۷: ۳۴۸: ۳۴۹: ۳۵۰: ۳۵۱: ۳۵۲: ۳۵۳: ۳۵۴: ۳۵۵: ۳۵۶: ۳۵۷: ۳۵۸: ۳۵۹: ۳۶۰: ۳۶۱: ۳۶۲: ۳۶۳: ۳۶۴: ۳۶۵: ۳۶۶: ۳۶۷: ۳۶۸: ۳۶۹: ۳۷۰: ۳۷۱: ۳۷۲: ۳۷۳: ۳۷۴: ۳۷۵: ۳۷۶: ۳۷۷: ۳۷۸: ۳۷۹: ۳۸۰: ۳۸۱: ۳۸۲: ۳۸۳: ۳۸۴: ۳۸۵: ۳۸۶: ۳۸۷: ۳۸۸: ۳۸۹: ۳۹۰: ۳۹۱: ۳۹۲: ۳۹۳: ۳۹۴: ۳۹۵: ۳۹۶: ۳۹۷: ۳۹۸: ۳۹۹: ۴۰۰: ۴۰۱: ۴۰۲: ۴۰۳: ۴۰۴: ۴۰۵: ۴۰۶: ۴۰۷: ۴۰۸: ۴۰۹: ۴۱۰: ۴۱۱: ۴۱۲: ۴۱۳: ۴۱۴: ۴۱۵: ۴۱۶: ۴۱۷: ۴۱۸: ۴۱۹: ۴۲۰: ۴۲۱: ۴۲۲: ۴۲۳: ۴۲۴: ۴۲۵: ۴۲۶: ۴۲۷: ۴۲۸: ۴۲۹: ۴۳۰: ۴۳۱: ۴۳۲: ۴۳۳: ۴۳۴: ۴۳۵: ۴۳۶: ۴۳۷: ۴۳۸: ۴۳۹: ۴۴۰: ۴۴۱: ۴۴۲: ۴۴۳: ۴۴۴: ۴۴۵: ۴۴۶: ۴۴۷: ۴۴۸: ۴۴۹: ۴۵۰: ۴۵۱: ۴۵۲: ۴۵۳: ۴۵۴: ۴۵۵: ۴۵۶: ۴۵۷: ۴۵۸: ۴۵۹: ۴۶۰: ۴۶۱: ۴۶۲: ۴۶۳: ۴۶۴: ۴۶۵: ۴۶۶: ۴۶۷: ۴۶۸: ۴۶۹: ۴۷۰: ۴۷۱: ۴۷۲: ۴۷۳: ۴۷۴: ۴۷۵: ۴۷۶: ۴۷۷: ۴۷۸: ۴۷۹: ۴۸۰: ۴۸۱: ۴۸۲: ۴۸۳: ۴۸۴: ۴۸۵: ۴۸۶: ۴۸۷: ۴۸۸: ۴۸۹: ۴۹۰: ۴۹۱: ۴۹۲: ۴۹۳: ۴۹۴: ۴۹۵: ۴۹۶: ۴۹۷: ۴۹۸: ۴۹۹: ۵۰۰: ۵۰۱: ۵۰۲: ۵۰۳: ۵۰۴: ۵۰۵: ۵۰۶: ۵۰۷: ۵۰۸: ۵۰۹: ۵۱۰: ۵۱۱: ۵۱۲: ۵۱۳: ۵۱۴: ۵۱۵: ۵۱۶: ۵۱۷: ۵۱۸: ۵۱۹: ۵۲۰: ۵۲۱: ۵۲۲: ۵۲۳: ۵۲۴: ۵۲۵: ۵۲۶: ۵۲۷: ۵۲۸: ۵۲۹: ۵۳۰: ۵۳۱: ۵۳۲: ۵۳۳: ۵۳۴: ۵۳۵: ۵۳۶: ۵۳۷: ۵۳۸: ۵۳۹: ۵۴۰: ۵۴۱: ۵۴۲: ۵۴۳: ۵۴۴: ۵۴۵: ۵۴۶: ۵۴۷: ۵۴۸: ۵۴۹: ۵۵۰: ۵۵۱: ۵۵۲: ۵۵۳: ۵۵۴: ۵۵۵: ۵۵۶: ۵۵۷: ۵۵۸: ۵۵۹: ۵۶۰: ۵۶۱: ۵۶۲: ۵۶۳: ۵۶۴: ۵۶۵: ۵۶۶: ۵۶۷: ۵۶۸: ۵۶۹: ۵۷۰: ۵۷۱: ۵۷۲: ۵۷۳: ۵۷۴: ۵۷۵: ۵۷۶: ۵۷۷: ۵۷۸: ۵۷۹: ۵۸۰: ۵۸۱: ۵۸۲: ۵۸۳: ۵۸۴: ۵۸۵: ۵۸۶: ۵۸۷: ۵۸۸: ۵۸۹: ۵۹۰: ۵۹۱: ۵۹۲: ۵۹۳: ۵۹۴: ۵۹۵: ۵۹۶: ۵۹۷: ۵۹۸: ۵۹۹: ۶۰۰: ۶۰۱: ۶۰۲: ۶۰۳: ۶۰۴: ۶۰۵: ۶۰۶: ۶۰۷: ۶۰۸: ۶۰۹: ۶۱۰: ۶۱۱: ۶۱۲: ۶۱۳: ۶۱۴: ۶۱۵: ۶۱۶: ۶۱۷: ۶۱۸: ۶۱۹: ۶۲۰: ۶۲۱: ۶۲۲: ۶۲۳: ۶۲۴: ۶۲۵: ۶۲۶: ۶۲۷: ۶۲۸: ۶۲۹: ۶۳۰: ۶۳۱: ۶۳۲: ۶۳۳: ۶۳۴: ۶۳۵: ۶۳۶: ۶۳۷: ۶۳۸: ۶۳۹: ۶۴۰: ۶۴۱: ۶۴۲: ۶۴۳: ۶۴۴: ۶۴۵: ۶۴۶: ۶۴۷: ۶۴۸: ۶۴۹: ۶۵۰: ۶۵۱: ۶۵۲: ۶۵۳: ۶۵۴: ۶۵۵: ۶۵۶: ۶۵۷: ۶۵۸: ۶۵۹: ۶۶۰: ۶۶۱: ۶۶۲: ۶۶۳: ۶۶۴: ۶۶۵: ۶۶۶: ۶۶۷: ۶۶۸: ۶۶۹: ۶۷۰: ۶۷۱: ۶۷۲: ۶۷۳: ۶۷۴: ۶۷۵: ۶۷۶: ۶۷۷: ۶۷۸: ۶۷۹: ۶۸۰: ۶۸۱: ۶۸۲: ۶۸۳: ۶۸۴: ۶۸۵: ۶۸۶: ۶۸۷: ۶۸۸: ۶۸۹: ۶۹۰: ۶۹۱: ۶۹۲: ۶۹۳: ۶۹۴: ۶۹۵: ۶۹۶: ۶۹۷: ۶۹۸: ۶۹۹: ۷۰۰: ۷۰۱: ۷۰۲: ۷۰۳: ۷۰۴: ۷۰۵: ۷۰۶: ۷۰۷: ۷۰۸: ۷۰۹: ۷۱۰: ۷۱۱: ۷۱۲: ۷۱۳: ۷۱۴: ۷۱۵: ۷۱۶: ۷۱۷: ۷۱۸: ۷۱۹: ۷۲۰: ۷۲۱: ۷۲۲: ۷۲۳: ۷۲۴: ۷۲۵: ۷۲۶: ۷۲۷: ۷۲۸: ۷۲۹: ۷۳۰: ۷۳۱: ۷۳۲: ۷۳۳: ۷۳۴: ۷۳۵: ۷۳۶: ۷۳۷: ۷۳۸: ۷۳۹: ۷۴۰: ۷۴۱: ۷۴۲: ۷۴۳: ۷۴۴: ۷۴۵: ۷۴۶: ۷۴۷: ۷۴۸: ۷۴۹: ۷۵۰: ۷۵۱: ۷۵۲: ۷۵۳: ۷۵۴: ۷۵۵: ۷۵۶: ۷۵۷: ۷۵۸: ۷۵۹: ۷۶۰: ۷۶۱: ۷۶۲: ۷۶۳: ۷۶۴: ۷۶۵: ۷۶۶: ۷۶۷: ۷۶۸: ۷۶۹: ۷۷۰: ۷۷۱: ۷۷۲: ۷۷۳: ۷۷۴: ۷۷۵: ۷۷۶: ۷۷۷: ۷۷۸: ۷۷۹: ۷۸۰: ۷۸۱: ۷۸۲: ۷۸۳: ۷۸۴: ۷۸۵: ۷۸۶: ۷۸۷: ۷۸۸: ۷۸۹: ۷۹۰: ۷۹۱: ۷۹۲: ۷۹۳: ۷۹۴: ۷۹۵: ۷۹۶: ۷۹۷: ۷۹۸: ۷۹۹: ۸۰۰: ۸۰۱: ۸۰۲: ۸۰۳: ۸۰۴: ۸۰۵: ۸۰۶: ۸۰۷: ۸۰۸: ۸۰۹: ۸۱۰: ۸۱۱: ۸۱۲: ۸۱۳: ۸۱۴: ۸۱۵: ۸۱۶: ۸۱۷: ۸۱۸: ۸۱۹: ۸۲۰: ۸۲۱: ۸۲۲: ۸۲۳: ۸۲۴: ۸۲۵: ۸۲۶: ۸۲۷: ۸۲۸: ۸۲۹: ۸۳۰: ۸۳۱: ۸۳۲: ۸۳۳: ۸۳۴: ۸۳۵: ۸۳۶: ۸۳۷: ۸۳۸: ۸۳۹: ۸۴۰: ۸۴۱: ۸۴۲: ۸۴۳: ۸۴۴: ۸۴۵: ۸۴۶: ۸۴۷: ۸۴۸: ۸۴۹: ۸۵۰: ۸۵۱: ۸۵۲: ۸۵۳: ۸۵۴: ۸۵۵: ۸۵۶: ۸۵۷: ۸۵۸: ۸۵۹: ۸۶۰: ۸۶۱: ۸۶۲: ۸۶۳: ۸۶۴: ۸۶۵: ۸۶۶: ۸۶۷: ۸۶۸: ۸۶۹: ۸۷۰: ۸۷۱: ۸۷۲: ۸۷۳: ۸۷۴: ۸۷۵: ۸۷۶: ۸۷۷: ۸۷۸: ۸۷۹: ۸۸۰: ۸۸۱: ۸۸۲: ۸۸۳: ۸۸۴: ۸۸۵: ۸۸۶: ۸۸۷: ۸۸۸: ۸۸۹: ۸۹۰: ۸۹۱: ۸۹۲: ۸۹۳: ۸۹۴: ۸۹۵: ۸۹۶: ۸۹۷: ۸۹۸: ۸۹۹: ۹۰۰: ۹۰۱: ۹۰۲: ۹۰۳: ۹۰۴: ۹۰۵: ۹۰۶: ۹۰۷: ۹۰۸: ۹۰۹: ۹۱۰: ۹۱۱: ۹۱۲: ۹۱۳: ۹۱۴: ۹۱۵: ۹۱۶: ۹۱۷: ۹۱۸: ۹۱۹: ۹۲۰: ۹۲۱: ۹۲۲: ۹۲۳: ۹۲۴: ۹۲۵: ۹۲۶: ۹۲۷: ۹۲۸: ۹۲۹: ۹۳۰: ۹۳۱: ۹۳۲: ۹۳۳: ۹۳۴: ۹۳۵: ۹۳۶: ۹۳۷: ۹۳۸: ۹۳۹: ۹۴۰: ۹۴۱: ۹۴۲: ۹۴۳: ۹۴۴: ۹۴۵: ۹۴۶: ۹۴۷: ۹۴۸: ۹۴۹: ۹۵۰: ۹۵۱: ۹۵۲: ۹۵۳: ۹۵۴: ۹۵۵: ۹۵۶: ۹۵۷: ۹۵۸: ۹۵۹: ۹۶۰: ۹۶۱: ۹۶۲: ۹۶۳: ۹۶۴: ۹۶۵: ۹۶۶: ۹۶۷: ۹۶۸: ۹۶۹: ۹۷۰: ۹۷۱: ۹۷۲: ۹۷۳: ۹۷۴: ۹۷۵: ۹۷۶: ۹۷۷: ۹۷۸: ۹۷۹: ۹۸۰: ۹۸۱: ۹۸۲: ۹۸۳: ۹۸۴: ۹۸۵: ۹۸۶: ۹۸۷: ۹۸۸: ۹۸۹: ۹۹۰: ۹۹۱: ۹۹۲: ۹۹۳: ۹۹۴: ۹۹۵: ۹۹۶: ۹۹۷: ۹۹۸: ۹۹۹: ۱۰۰۰: ۱۰۰۱: ۱۰۰۲: ۱۰۰۳: ۱۰۰۴: ۱۰۰۵: ۱۰۰۶: ۱۰۰۷: ۱۰۰۸: ۱۰۰۹: ۱۰۱۰: ۱۰۱۱: ۱۰۱۲: ۱۰۱۳: ۱۰۱۴: ۱۰۱۵: ۱۰۱۶: ۱۰۱۷: ۱۰۱۸: ۱۰۱۹: ۱۰۲۰: ۱۰۲۱: ۱۰۲۲: ۱۰۲۳: ۱۰۲۴: ۱۰۲۵: ۱۰۲۶: ۱۰۲۷: ۱۰۲۸: ۱۰۲۹: ۱۰۳۰: ۱۰۳۱: ۱۰۳۲: ۱۰۳۳: ۱۰۳۴: ۱۰۳۵: ۱۰۳۶: ۱۰۳۷: ۱۰۳۸: ۱۰۳۹: ۱۰۴۰: ۱۰۴۱: ۱۰۴۲: ۱۰۴۳: ۱۰۴۴: ۱۰۴۵: ۱۰۴۶: ۱۰۴۷: ۱۰۴۸: ۱۰۴۹: ۱۰۵۰: ۱۰۵۱: ۱۰۵۲: ۱۰۵۳: ۱۰۵۴: ۱۰۵۵: ۱۰۵۶: ۱۰۵۷: ۱۰۵۸: ۱۰۵۹: ۱۰۶۰: ۱۰۶۱: ۱۰۶۲: ۱۰۶۳: ۱۰۶۴: ۱۰۶۵: ۱۰۶۶: ۱۰۶۷: ۱۰۶۸: ۱۰۶۹: ۱۰۷۰: ۱۰۷۱: ۱۰۷۲: ۱۰۷۳: ۱۰۷۴: ۱۰۷۵: ۱۰۷۶: ۱۰۷۷: ۱۰۷۸: ۱۰۷۹: ۱۰۸۰: ۱۰۸۱: ۱۰۸۲: ۱۰۸۳: ۱۰۸۴: ۱۰۸۵: ۱۰۸۶: ۱۰۸۷: ۱۰۸۸: ۱۰۸۹: ۱۰۹۰: ۱۰۹۱: ۱۰۹۲: ۱۰۹۳: ۱۰۹۴: ۱۰۹۵: ۱۰۹۶: ۱۰۹۷: ۱۰۹۸: ۱۰۹۹: ۱۱۰۰: ۱۱۰۱: ۱۱۰۲: ۱۱۰۳: ۱۱۰۴: ۱۱۰۵: ۱۱۰۶: ۱۱۰۷: ۱۱۰۸: ۱۱۰۹: ۱۱۱۰: ۱۱۱۱: ۱۱۱۲: ۱۱۱۳: ۱۱۱۴: ۱۱۱۵: ۱۱۱۶: ۱۱۱۷: ۱۱۱۸: ۱۱۱۹: ۱۱۲۰: ۱۱۲۱: ۱۱۲۲: ۱۱۲۳: ۱۱۲۴: ۱۱۲۵: ۱۱۲۶: ۱۱۲۷: ۱۱۲۸: ۱۱۲۹: ۱۱۳۰: ۱۱۳۱: ۱۱۳۲: ۱۱۳۳: ۱۱۳۴: ۱۱۳۵: ۱۱۳۶: ۱۱۳۷: ۱۱۳۸: ۱۱۳۹: ۱۱۴۰: ۱۱۴۱: ۱۱۴۲: ۱۱۴۳: ۱۱۴۴: ۱۱۴۵: ۱۱۴۶: ۱۱۴۷: ۱۱۴۸: ۱۱۴۹: ۱۱۵۰: ۱۱۵۱: ۱۱۵۲: ۱۱۵۳: ۱۱۵۴: ۱۱۵۵: ۱۱۵۶: ۱۱۵۷: ۱۱۵۸: ۱۱۵۹: ۱۱۶۰: ۱۱۶۱: ۱۱۶۲: ۱۱۶۳: ۱۱۶۴: ۱۱۶۵: ۱۱۶۶: ۱۱۶۷: ۱۱۶۸: ۱۱۶۹: ۱۱۷۰: ۱۱۷۱: ۱۱۷۲: ۱۱۷۳: ۱۱۷۴: ۱۱۷۵: ۱۱۷۶: ۱۱۷۷: ۱۱۷۸: ۱۱۷۹: ۱۱۸۰: ۱۱۸۱: ۱۱۸۲: ۱۱۸۳: ۱۱۸۴: ۱۱۸۵: ۱۱۸۶: ۱۱۸۷: ۱۱۸۸: ۱۱۸۹: ۱۱۹۰: ۱۱۹۱: ۱۱۹۲: ۱۱۹۳: ۱۱۹۴: ۱۱۹۵: ۱۱۹۶: ۱۱۹۷: ۱۱۹۸: ۱۱۹۹: ۱۲۰۰: ۱۲۰۱: ۱۲۰۲: ۱۲۰۳: ۱۲۰۴: ۱۲۰۵: ۱۲۰۶: ۱۲۰۷: ۱۲۰۸: ۱۲۰۹: ۱۲۱۰: ۱۲۱۱: ۱۲۱۲: ۱۲۱۳: ۱۲۱۴: ۱۲۱۵: ۱۲۱۶: ۱۲۱۷: ۱۲۱۸: ۱۲۱۹: ۱۲۲۰: ۱۲۲۱: ۱۲۲۲: ۱۲۲۳: ۱۲۲۴: ۱۲۲۵: ۱۲۲۶: ۱۲۲۷: ۱۲۲۸: ۱۲۲۹: ۱۲۳۰: ۱۲۳۱: ۱۲۳۲: ۱۲۳۳: ۱۲۳۴: ۱۲۳۵: ۱۲۳۶: ۱۲۳۷: ۱۲۳۸: ۱۲۳۹: ۱۲۴۰: ۱۲۴۱: ۱۲۴۲: ۱۲۴۳: ۱۲۴۴: ۱۲۴۵: ۱۲۴۶: ۱۲۴۷: ۱۲۴۸: ۱۲۴۹: ۱۲۵۰: ۱۲۵۱: ۱۲۵۲: ۱۲۵۳: ۱۲۵۴: ۱۲۵۵: ۱۲۵۶: ۱۲۵۷: ۱۲۵۸: ۱۲۵۹: ۱۲۶۰: ۱۲۶۱: ۱۲۶۲: ۱۲۶۳: ۱۲۶۴: ۱۲۶۵: ۱۲۶۶: ۱۲۶۷: ۱۲۶۸: ۱۲۶۹: ۱۲۷۰: ۱۲۷۱: ۱۲۷۲: ۱۲۷۳: ۱۲۷۴: ۱۲۷۵: ۱۲۷۶: ۱۲۷۷: ۱۲۷۸: ۱۲۷۹: ۱۲۸۰: ۱۲۸۱: ۱۲۸۲: ۱۲۸۳: ۱۲۸۴: ۱۲۸۵: ۱۲۸۶: ۱۲۸۷: ۱۲۸۸: ۱۲۸۹: ۱۲۹۰: ۱۲۹۱: ۱۲۹۲: ۱۲۹۳: ۱۲۹۴: ۱۲۹۵: ۱۲۹۶: ۱۲۹۷: ۱۲۹۸: ۱۲۹۹: ۱۳۰۰: ۱۳۰۱: ۱۳۰۲: ۱۳۰۳: ۱۳۰۴: ۱۳۰۵: ۱۳۰۶: ۱۳۰۷: ۱۳۰۸: ۱۳۰۹: ۱۳۱۰: ۱۳۱۱: ۱۳۱۲: ۱۳۱۳: ۱۳۱۴: ۱۳۱۵: ۱۳۱۶: ۱۳۱۷: ۱۳۱۸: ۱۳۱۹: ۱۳۲۰: ۱۳۲۱: ۱۳۲۲: ۱۳۲۳: ۱۳۲۴: ۱۳۲۵: ۱۳۲۶: ۱۳۲۷: ۱۳۲۸: ۱۳۲۹: ۱۳۳۰: ۱۳۳۱: ۱۳۳۲: ۱۳۳۳: ۱۳۳۴: ۱۳۳۵: ۱۳۳۶: ۱۳۳۷: ۱۳۳۸: ۱۳۳۹: ۱۳۴۰: ۱۳۴۱: ۱۳۴۲: ۱۳۴۳: ۱۳۴۴: ۱۳۴۵: ۱۳۴۶: ۱۳۴۷: ۱۳۴۸: ۱۳۴۹: ۱۳۵۰: ۱۳۵۱: ۱۳۵۲: ۱۳۵۳: ۱۳۵۴: ۱۳۵۵: ۱۳۵۶: ۱۳۵۷: ۱۳۵۸: ۱۳۵۹: ۱۳۶۰: ۱۳۶۱: ۱۳۶۲: ۱۳۶۳: ۱۳۶۴: ۱۳۶۵: ۱۳۶۶: ۱۳۶۷: ۱۳۶۸: ۱۳۶۹: ۱۳۷۰: ۱۳۷۱: ۱۳۷۲: ۱۳۷۳: ۱۳

ایک حدیث ہے اس کے مصداق وہی کرشن کو مانتے ہیں۔ جناب عالی جواب میں ان اول کو رد فرمائیں۔

المستفتی نمبر ۲۰۲۱ محمد مقبول الرحمن (سلسلہ ۱۱ رمضان ۱۴۵۶ھ ۱۶ نومبر ۱۹۳۵ء۔

(جواب ۸۸) یہ کہنا کہ کرشن جی نبی تھے، بے دلیل اور بے ثبوت بات ہے، قرآن مجید کی جن آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر قریم میں اور ہر قوم میں کوئی نبی یا نذیر آیا ہے (۱) وہ اس کو مستلزم نہیں کہ کرشن جی کو نبی نہ دیا جائے اور اگر کرشن جی کی سیرت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سیرت سے ملتی جلتی ہو اور ان کی تعلیم آسمانی تعلیم کے خلاف نہ ہو تو یہ کہنا جائز ہو گا کہ ان کے نبی ہونے کا امکان ہے، لیکن یہ کہنا کہ وہ یقیناً نبی تھے۔ بغیر ثبوت کے قابل قبول نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ علی۔

(۱) حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے نور کا جزو یا کلزائیں۔

(۲) جو لوگ حضور ﷺ کو ہر جگہ حاضر ناظر مانتے ہیں اسلامی تعلیمات سے ناواقف ہیں۔

(سوال) زید کا یہ اعتقاد ہے کہ نبی ﷺ خدا کے نور میں سے پیدا ہوئے ہیں اور خدا نے اپنے نور سے جدا کر کے دنیا میں بھیجا اور زندہ ہیں، ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا کیا ہے۔

ہمارے شہر کے تمام احناف رحمۃ اللہ علیہم کا یہی عقیدہ ہے جو آئمہ مساجد میں قرآن و حدیث سے بالکل ناواقف ہیں بلکہ قرآن صحیح نہیں پڑھ سکتے، جو یہاں کے برائے نام چند اہل حدیث ہیں وہ ان کے پیچھے نمازیں پڑھ لیتے ہیں۔ اگر آئمہ مساجد میں سے کسی امام کو قرآن کی تعلیم سے متنبہ کیا جائے تو آگے سے دست و گریبان ہوتے ہیں اور قرآن کی آیات کا انکار کرنے لگتے ہیں۔ سر باز رکھتے ہیں کہ ہمارا یہی عقیدہ ہے۔ آپ ہمیں ہزار حدیثیں اور آیتیں پڑھ کر سنائیں، ہم اپنے عقیدہ سے باز نہیں آئیں گے، ہائے قومی کے پیچھے نماز پڑھتی جائز ہے یا نہیں اور ایسے عقیدہ والے آدمی کس درجہ کے کفار ہیں۔ اگر ان کا اسی پر خاتمہ ہو جائے تو وہ کس جماعت میں شمار ہوں گے؟

المستفتی نمبر ۲۳۵۲۔ حافظ عبد الباقی صاحب ا. ہور ۳، جمادی اول ۱۳۵۷ھ ۳ جولائی ۱۹۳۸ء

(جواب ۸۹) آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ حضور ﷺ کا نور بھی خدا تعالیٰ کا پیدا کیا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے نور کا جزو یا کلزائیں ہے اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ خالق اور مخلوق میں جزئیت کا علاقہ ہو۔ (۲) اور جو لوگ آنحضرت ﷺ کو ہر جگہ حاضر ناظر مانتے ہیں وہ اسلامی تعلیم سے ناواقف ہیں، ان کو کتب اللہ اور احادیث سے صحیح عقیدہ کی تعلیم دینا چاہئے۔ تاکہ وہ اس غلط عقیدہ سے توبہ کریں۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ علی۔

۱۔ ولکل قوم ہاد۔ (الرعد ۷) لو ان من امۃ الا حلالہا للہ (فاطر ۲۳)

۲۔ عن ابن عباس۔ ان محمد امیۃ ورسولہ (مسلمہ ۱/ ۳۶ قدیمی)

ہو اللہ تعالیٰ ولا تمضض ولا متجرۃ ای دی اعضاء و اجزاء (شرح المائدہ ۱۹۸۔ فتح المبین)

۳۔ وما کنتم لذبہم الذبھم انھم۔ وما کنتم یا محمد عند قوم مریم الذبھم انھم (التیسرے الطریقہ ۳۸۔ ۸۵ اور روت لبنان)



(۱) قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بے کار ثلث کیا ہے، کے قائل کا حکم کیا ہے؟

(۲) ہم جس کا کھائیں گے اس کا گائیں گے کہنا۔

(۳) رسول خدا ﷺ نبی مختار تھے۔

(۴) خدا چاہے تو ”جھوٹ بول سکتا ہے مگر یوں نہیں“ کہنے والے کا حکم۔

(۵) کیا آپ ﷺ قبر اطھر میں زندہ ہے؟

(سوال) (۱) زید کہتا ہے، میرا دعویٰ ہے کہ قرآن کے اندر کئی جگہ سے میں ثلث کر سکتا ہوں کہ رسول اللہ

ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بے کار ثلث کر دیا ہے۔ کیا یہ منہ پر زید مسلمان ہی رہتا ہے شریعت کا اس کے بارہ میں

کیا حکم ہے؟

(۲) ایک عالم صاحب نے وعظ میں خدا کے رسول کی تعریف فرمائی اور احکام پر روشنی ڈالتے ہوئے

فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی شان میں اکثر لوگ بے ادب ہیں، لیکن ہم جس کا کھائیں گے اس کا گائیں گے۔ شرع

شریف کا ان کے لئے کیا حکم ہے؟

(۳) رسول خدا ﷺ نبی مختار تھے یا نہیں؟

(۴) زید کہتا ہے، خدا اگر چاہے تو جھوٹ بول سکتا ہے۔ اگرچہ وہ سنا نہیں۔

(۵) رسول اللہ ﷺ حیات میں یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۰۳۸۸۔ فی۔ تی۔ م۔ ز۔ سلطان یک۔ ۶ جمادی الاول ۱۴۳۵ھ۔ ۱۴ اگست ۱۹۳۸ء

(جواب ۹۰) (۱) قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو رسول، نبی، شاہد، شہید، نذیر، داعی الی اللہ،

نور، سر اج، ضمیر، رؤف، رحیم، ہادی اور بہت سے اعقاب جلیلہ اور لوصاف فاخرہ کے ساتھ مقرب فرمایا ہے اور

خاہر ہے کہ حضور انور ارواح فدائے ﷺ نے حق نبوت و رسالت اور فرمایا اور با حسن وجہ وافر فرمایا۔ تمام دنیا کو ایمان و

توحید کی دعوت دی اطاعت نڈاروں کو رضائے الہی کی بشارت اور نافرمانوں کو انداز و عید عذاب پہنچان۔ دنیا کو نور

سلام سے منور فرمادیا۔ غرض کہ ایک ہادی اور رہبر نے فرائض اس درجہ علی پرانے کہ کوئی دوسرا حضور کا شیل

نہ پیدا ہوا نہ ہوگا، پس زید کے اس قول کا کہ قرآن پاک میں حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بے کار ثلث کیا ہے کیا

مطلب ہے؟ اگر حضور ﷺ کے ان وصف و کمالات اور تمیغی کارناموں کا انکار مقصود ہے تو یہ صریح کفر ہے

کہ اس سے قرآن کی تکذیب۔ زم آتی ہے۔ (۱) مزید یہ کہ یہ جملہ حضور ﷺ کی شان اقدس میں ستائی اور توہین

کو بھی مستزہم ہے اور یہ بھی موجب کفر ہے اور زید کا چہ مطلب اور ہے تو اسے ظاہر کرے۔ (۲)

(۲) اعظم صاحب کے اس فقرہ کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔

(۳) مختار کے معنی چندیدہ، چننا ہوا۔ اس معنی سے حضور ﷺ کو بھی مختار نہن صحیح ہے اور اگر مختار کے

معنی لئے جائیں ”بااختیار“ یعنی کہ پیدا کرنے، موت دینے، لول و عطا کرنے، مصیبت لانے یا دفع کرنے کے

اختیارات رکھتے تھے تو اس معنی سے حضور ﷺ کو محقق کہنا صحیح نہیں۔ (۱)

(۴) اس مسئلہ کی یہ تعبیر نہایت موشی ہے۔ اصل اختلافی مسئلہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مشرکین اور کفار کو جنت میں داخل کرنے پر قدرت رکھتا ہے یا نہیں۔ ایک جماعت محققین کا یہ قول ہے کہ داخل کر تو سکتا ہے، قدرت ہے، مگر کرے گا نہیں۔ پس یہ حقیقت ہے، دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ داخل کرنے کی قدرت ہی نہیں۔ (۲)

(۵) جنابیر امت محمدیہ کا یہ قول ہے کہ آنحضرت ﷺ قبر طبر میں حیات مخصوص کے ساتھ حیات ہیں۔ باقی یہ بات کہ اس حیات کی حقیقت کیا ہے، یہ حضرت حق کو ہی معلوم ہے وہ حیات حضور انور پر میت کے اطوار کے منافی نہیں۔ ۳۱ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن پاک میں حضور ﷺ کو خطاب کر کے فرمایا الٰہ میت وانہم میتون۔ (۶) اور دوسری جگہ فرمایا۔ افان مات او قتل (۵) اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کی وفات کے بعد مجمع صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطاب کر کے فرمایا تھا من کان مکم بعد محمد فان محمدا قدماء۔ (۷) محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

آپ ﷺ کو باعتبار حقیقت انسان اور بشر سمجھنا اور باعتبار صفات نور سمجھنا صحیح ہے۔ (سوال) ایک شخص سید المہملین کا کاغذ نام ہے، اسی ہے، مذہب ہے۔ ان کی محبت و اتباع کا دم بھرتا ہے ان کو نور ان آیات و احادیث سے قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین اور داعیا الی اللہ باذنه و سر اجا منیرا نور یریدون لیطفنوا نور اللہ بافواہم واللہ متم نورہ ولو کره الکافرون اور اول ماحلق اللہ نور ی انا من نور اللہ و کل خلایق من نوری سمجھتا ہے اور رسول کی تعریف علم عقائد میں بایں الفاظ جو لکھی ہے۔ ہوا انسان بعث اللہ تعالیٰ الی الخلق لتبلیغ الاحکام مع شریعة جدیدۃ اس کی رو سے نور خلق الانسان علمہ البیان اور علم الانسان مالہ یعم اور اوحی الی عبدہ ما اوحی او قل انما انا بشر مثلکم کی رو سے، ان کو بشر، عبد اور انسان بھی جانتا ہے۔ مگر سب مخلوقات دیویہ و انرویہ سے ان کو یکساں و بے ہمت ہی جانتا ہے اور آپ کی عدم مشیت یا نساء النبی لستن کا حدن من النساء اور مثلی یطعمنی ربی ویسقینی و رلست کھیتکم اور خاتم النبیین وغیرہ سے ثابت کرتا ہے۔ اور قل انما انا بشر مثلکم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ حدیث موقوف بھی پیش کرتا ہے۔ قال ابن عباس

۱. قل لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین (یوسف : ۴۹)
۲. واللہ تعالیٰ لا یغفر ان یشرک بہ ما جماع المسلمین لکھم استلغوا فی انہ ہل یحور عقلا ام لا مذہب بعضهم و ہم الا شاعرہ الی انہ یحور عقلا۔ (شرح العقائد : ۱۸۷، بیچ ایم سعید)
۳. ونحن نومن ونصدق بانہ صلی اللہ علیہ وسلم حی یرق فی قبرہ و ان جسدہ الشریف لا تاكلہ الارض والاحیاء علی هذا القول البین : ۱۶۵ بحوالہ آنھوں کی نظر ک ۱۶۹ مکہ صمدیہ)
۴. (الزمر : ۳۰)
۵. آل عمران : ۱۴۴)
۶. بخاری شریف : ۲ / ۶۴۰ قدیمی کتب خانہ

علم الله تعالى رسوله صلى الله عليه واله وسلم التواضع لئلا يزهى على خلقه فامرہ ان يقرء فيقول انا ادمي مثلکم الا اني خصصت بالوحي اكرمنى الله به وهو قوله يوحى الى اور انما کو کلمہ دہری سمجھتا ہے اور پھر بھی آپ کو بے مثل فی الخلق سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ آپؐ نہ کوہ کا معنی یہ بھی بدل کر نہ کوہ ہو سکتا ہے، تحقیق میں تمہاری طرح کا بھر نہیں ہوں اور ہاں نہیں ہوں تمہارے جیسا بھر جتنی نفی بشریت کی نہیں کرتا، نفی مثبت کرتا ہے اور کہتا ہے انما مرکب ہے ان حرف مضاعف لثقل سے حرف ایجاب سے اور کا نہ تانیہ ہے۔ نحو میر میں ہے۔ حرف ایجاب شش است۔ نعم۔ اجل۔ ای۔ جبر۔ ان۔ اور معنی میں ہے وزعم جماعة من الاصولیین ان ما الکافۃ عن ان نافیہ اور ما کو مشتک قرار دیتا ہے کیونکہ ان کا معنی تحقیق اور نعم کا آیا ہے اور مافیہ مصدر یہ اور موصولہ وغیرہ آتا ہے کیا وہ کافر ہے یا مومن ہے؟ اور جو اس کو س معنی کی بنا پر کافر کہتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟

المستفتی نمبر ۲۴۲۸ چودھری شاہدین صاحب (سیالکوٹ) ۲۲ شوال ۱۳۵۵ھ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۸ء (جواب ۹۱) اپنے آپ و آنحضرت ﷺ کا غلام اور امتی اور فرمانبردار سمجھنا، حضور ﷺ سے محبت رکھنا، حضور ﷺ کا لب اور احترام اور توقیر و تعظیم دائرہ شریعت کے اندر رہ کر جانا اور سنن نبویہ کی متابعت کرنا ایمان و صاحب کی علامات میں (۱) حضور ﷺ کو باعتبار حقیقت نسان اور بشر سمجھنا اور باعتبار صفات نور کہنا صحیح ہے۔ انا من نور الله و الخلاق من نوری کے معنی یہ ہیں انا منور من نور الله و الخلق منور من نوری۔ (۲) جتنی میں نے روحانیت اور مال انسانیت کا نور بر لور است حق تعالیٰ سے (بدریہ وحی و فیض ربانی) حاصل کیا اور تمام مخلوق سے علم و ہدایت اور تزکیہ نفس کا نور مجھ سے حاصل کیا اور اول ما خلق الله نوری سے جہاں حضور انور ﷺ کے نور کی لویت ظاہر ہوتی ہے وہاں یہ بھی تصریحاً ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کا نور مخلوق ہے اور حضور ﷺ کا نور ذات خداوندی سے جدا ہے اس کا جزو نہیں ہے کیونکہ نہ ذات خداوندی اجزاء میں تقسیم ہو سکتی ہے نہ اس کا کوئی جزو مخلوق ہو سکتا ہے۔ (۳) حضور ﷺ کو صفات کے لحاظ سے بے مثل سمنا بھی صحیح ہے کیونکہ تقرب بالمعراج اور خاتم الانبیاء والمرسلین ہونے میں اور بہت سی صفت میں آپ ﷺ کا کوئی شبیل اور نظیر نہیں ہے مگر آیت (۴) انما انا بشر مثلکم کے یہ معنی بیان کرنا کہ (تحقیق میں تمہاری طرح کا بھر نہیں ہوں) (ہاں نہیں ہوں میں تمہارے جیسا بھر) صحیح نہیں۔ یہ معنی اس پر مبنی ہیں کہ انما میں کلمہ ما کے معنی نفی کے لئے جائیں حالانکہ یہ صحیح نہیں انما کو متعین معنی ہونا قرار دیا گیا ہے جتنی نفی اس میں باقی نہیں ٹوٹ چکی ہے اور اگر ماکملہ نفی قرار دیا جائے تو ۱۔ خبر سے پہلے مقدمہ تائید کے طور معنیوں کرنے ہوں گے انما اما الا بشر مثلکم یعنی نہیں میں مگر بشر مثل تمہارے۔ یعنی حقیقت بشریت میں میں بھی تم جیسا ہوں کہ انسان ہوں، مال باپ سے پیدا ہو ہوں، لھاتا

۱۔ قل ذو النون المصري من علامۃ حب الله تعالى متابعۃ حب الله صلى الله عليه وسلم فی اخلاقه و افعاله وامره وسنه (۱۱) مضامین: ۹۰ (مجلد دار الفکر)

۲۔ کتاب الحیاء للعجلونی (۱ ۲۶۵ دار احیاء التراث العربی)

۳۔ متعص ولا متعجزہ ای دی اعاص ولا متوک مہلما فی ذلک من الاحتیاج المالی لک حوب۔ (شرح احسان)

۴۔ ۱۹۸۹ (۱۰۰۰۰۰۰۰)

۵۔ الذکھف ۱۰

ہوں، پیتا ہوں، سوتا ہوں، چلتا ہوں، پھرتا ہوں، بھول اور ذہول سے مبرا نہیں ہوں، (۱) ہاں بہت سے اوصاف میں لست کا حد کم اور ایکم مطلق فرمانا بھی صحیح اور درست ہے۔ قرآن مجید میں انبیاء علیہم السلام کا مخالفین کو جواب اسی طرح نقل فرمایا گیا ہے۔ ان نحن الا بشر مثلکم حتیٰ نہیں ہم مگر بشر مثل تمہارے۔ خود سائل نے حضرت لئن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا جو قول نقل کیا ہے اس میں حضرت لئن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی انما انا بشر مثلکم کا مطلب یہ بتایا ہے انما آدمی مثلکم۔ (۲) یعنی انہوں نے بھی ماکونافیہ قرار نہیں دیا۔ انما انا بشر مثلکم جملہ مثبتہ ہے منافیہ نہیں، اس میں خبر یعنی بشر کا مبتدأ یعنی انا کے لئے اثبات مقصود ہے نفی مقصود نہیں ہے۔ پس شخص مذکور کا یہ کہنا کہ مانافیہ ہے اور یہ معنی کرنا کہ میں نہیں مگر تمہارے جیسا، صحیح نہیں۔ قرآن مجید میں کلمہ انما بہت سے مقامات میں آیا ہے جیسے انما اللہ الہ واحد، اگر اس میں ماکونافیہ قرار دیا جائے۔ اور جیسے انما اناس بشر مثلکم (۳) کے معنی شخص مذکور نے کئے ہیں اسی طرز پر اس آیت کے معنی چائیں تو یہ معنی ہوں گے کہ میں اللہ ایک معبود، اور ظاہر ہے کہ یہ معنی فاسد اور غلط اور خلاف شریعت میں اور دوسرے احاد المشرکون نجس (۴) کے معنی ہوں گے بے شک نہیں مشرک نجس۔ انما حرم علیکم المیہ (۵) کے معنی ہوں گے۔ بے شک نہیں حرام کیا تم پر میہ کو اور یہ سب معنی غلط ہیں۔

جب کہ انما کو متضمن معنی ماوا الا کہا جائے تو انما انما بشر مثلکم میں ماکونافیہ قرار دے کر بشر پر الا مقدر ماننا پڑے گا۔ اس کے سو کوئی صورت نہیں۔ اگر مثلکم کی طرف نفی راجع کر کے منہلیت کی نفی مراد لی جائے تو الا کی تقدیر کہیں کی اور نفی سال ٹوٹی بند آیت کا درست اور اخت کے موافق معنی یہ ہیں کہ میں تم جیسا انسان ہی ہوں، جن یا فرشتہ یا اور کسی حقیقت کا فرد نہیں ہوں ہاں مجھے حق تعالیٰ نے اپنی رحمت سے وحی نبوت درسات کے ساتھ نواز اور ختم نبوت اور دیگر فضائل کے ساتھ امتیاز عطا ہے۔ محمد کفایت اللہ کا ان اللہ

کیا آپ ﷺ معراج میں جو توں سمیت عرش پر گئے؟

شب معراج میں اللہ تعالیٰ کا بغیر حجاب کے کلام فرمانا صراحتہ ثالثہ نہیں ہے۔

(السوال) ایک شخص مٹا ہے کہ آنحضرت ﷺ جب شب معراج میں اللہ پاک سے ملاقات کرنے تشریف لے گئے، جب آپ ﷺ اپنے توفیق اللہ پاک نے فرمایا کہ اے میرے حبیب جو توں سمیت آئیے تاکہ میرا عرش حزیں ہو جائے، چنانچہ آپ مع جو توں کے عرش پر گئے اور یہ بھی مٹا ہے کہ آپ ﷺ اور اللہ پاک کے مابین

۱۔ قل انما انما بشر مثلکم اذکر کما نذکرون والسی کما تسمون (سلم ۱ ۲۱۳ قدیمی)

۲۔ بحاری شریف ۱ ۲۶۳ قدیمی تب نہ

۳۔ ابراہیم ۱۰

۴۔ النساء ۱۷۱

۵۔ التوبہ ۲۸

۶۔ القدرہ ۱۷۳۰



یہ ثابت نہیں کہ حضور ﷺ کے تمام اجداد آبرام مسلمان تھے، ان میں کوئی مشرک نہ تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا مشرک ہونا تو یقینی ہے۔ پس یہ قاعدہ نہیں ہے کہ نبی علیہ السلام کے اجداد میں مشرک نہیں ہوتا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ ولی۔

یہ عقیدہ غلط ہے کہ آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرح ہر جگہ حاضر ناظر ہیں۔

(سوال) جس طرح اللہ پاک ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اسی طرح حضور بھی ہر جگہ موجود ہیں، شیطان ہر وقت ہر جگہ موجود۔ ملک الموت ہر جگہ موجود۔ غوث پاک ابوباء اللہ فرماتے ہیں کہ دنیا کی کوئی شے ہم سے پوشیدہ نہیں، پھر حضور ﷺ تو ان سے ہزاروں لاکھوں درجہ ارفع و اعلیٰ ہیں، ہر وقت ہر ساعت چودہ طبق میں ہر آن موجود ہیں، کوئی شے پوشیدہ نہیں ہے۔ المستفتی نمبر ۲۶۷۵ پیر زاوہ عبد الرحیم ولی محمد صاحب مارواڑ ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۶۰ھ ۸ جولائی ۱۹۳۱ء۔

(جواب ۹۴) یہ عقیدہ غلط ہے کہ آنحضرت ﷺ حق تعالیٰ کی طرح ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں (۱) اور یہ خیال بھی باطل ہے کہ شیطان (یعنی ابلیس) ہر جگہ موجود ہے یا ملک الموت ایک وقت میں ہر جگہ موجود ہوتے ہیں۔ شیاطین بہت سے ہیں (۲) اور ملک الموت کے ماتحت بھی بے شمار فرشتے کام کر رہے ہیں۔ شیاطین کے کام کو لوگ ابلیس کی طرف منسوب کر دیتے ہیں یا فرشتوں کے عمل کو خود عزرائیل کا عمل سمجھ لیتے ہیں اور اس غلطی میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ ایک وقت میں ہزاروں مرنے والوں ارواح کو تنہا عزرائیل علیہ السلام نے قبض کیا۔ ۳۔ آنحضرت ﷺ نے خود ایک لڑکی کو جس نے یہ مصرعہ پڑھا تھا و فیسا نبی یعلم ما فی عدا۔ یعنی ہمارے اندر ایک نبی ہے جو کل کی بات جانتا ہے۔ اس سے منع فرمایا اور روک دیا تھا۔ (۴) ہر جگہ (علم و قدرت کے لحاظ سے) موجود ہونا اور ہر بات کو بغیر غیر کی مدد کے جانتا خاص اللہ تعالیٰ کی صفت۔ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ منقول جو سوال میں نقل کیا ہے اسد صحیح ثابت نہیں۔ (۵) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ ولی۔

حضور ﷺ کو خدا کا چہرہ اسی کہنا کیسا ہے؟

(سوال) زید نے ترجمہ کام پاک کرتے ہوئے کہا کہ حضور ﷺ بلاغ حکم خداوندی میں مثل چہرہ اسی حکومت کے ہیں۔ جس طرح اس کو حکومت کی طرف سے بلاغ حکم کا ارشاد ہوتا ہے اسی طرح (خود باللہ) حضور ﷺ اپنے خدا کے حکم کے چہرہ اسی ہیں۔

۱۔ وما کنت لنبیہ اذ یحتمسون ال عمران ۳۳

۲۔ عن جابر قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابلیس یضع عرشہ علی العار ثم یبعث سراپاء یفتنون الناس (مسلم ۳۷۶۲)

۳۔ والمراد من الملائکہ ملک الموت و اعوانہ والا عوان هم المزاولون لاخراج الروح (رواۃ العالی ۵۰ ۴۵۵۵)

۴۔ بحاری شریف ۲: ۷۴۳ قدیمی کتب خانہ  
۵۔ لا الہ الا هو عالم الغیب و الشهادة (اشعر ۲۲)

(الف) کیا ایسی مثالیں شرعاً لوہا درست ہیں؟

(ب) لفظ چڑا سی میں توہین یا تحقیر شان نبوی ﷺ عیاں ہے یا نہیں؟

(ج) اگر لفظ چڑا سی فی المعنی تو بیینی لفظ ہے تو زیہ کو کس طرح تائب ہونا چاہئے؟

(د) ایسے عقیدہ والے قابل امامت و فتویٰ ہے؟

(ه) ایسا قبیح غلط استعمال کرنے والے کے حق میں شرع مقدس کیا حکم دیتی ہے۔

المستفتی نمبر ۲۶۹۸ قلام حسن صاحب۔ ۸ محرم ۱۳۶۱ھ ۲۶ جنوری ۱۹۴۲ء

(جواب) (از مولوی سید گل حسن صاحب)۔ چونکہ زید نے آنحضرت ﷺ کو بلاغ حکم خداوندی میں (مطابق تحریر سوال) مثل چڑا سی کے بتلایا ہے، نہ شان نبوی ﷺ کو مثل شان چڑا سی کے، لہذا اس مثال سے کوئی قباح یا لہانت سرور دو عالم ﷺ کی عیاں نہیں ہوتی اور نہ مثال سے زید نے سرکار مدینہ و ماوا و طباء غریباں محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی عزت و حرمت میں (نعوذ باللہ) کوئی کمی یا تحقیر شان کی ہے، اس لئے زید مستحق ملامت شرعاً نہیں ہو سکتا۔

(الف) جس مثال سے لہانت عیاں نہ ہوتی ہو۔ ایسی مثال شرعاً درست ہے اور لوہ بھی شرع اسلام میں داخل ہے۔ شرع اسلام لوہ کا سبق دینے والی ہے، جتنا لوہ بغیر کسی تکلف کے شرع اسلام میں پایا جاتا ہے، اس سے زیادہ لوہ کسی مذہب میں نہیں پایا جاتا، عوام کے نزدیک جواب و تہذیب ہے وہ شرع اسلام کے خلاف ہے۔

(ب) کلمہ چڑا سی بلاغ حکم خداوندی کا (موجب تحریر سوال) کوئی توہین یا تحقیر شان نبوی ﷺ نہیں کرتا۔ چڑا سی کا لفظ ازروئے لغت کوئی قبیح لفظ نہیں۔ باقی رہا عرف عام، تو عرف عام میں چڑا سی بمعزل قاصد کے ہوتا ہے، جو ہر وقت اپنے افسر کے قریب ہی رہتا ہے اور جو حکم اسے ملتا ہے فوراً پہنچا دیتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ قرب خداوندی میں رہنے والے ہیں اور جو حکم آپ ﷺ کو بارگاہ ایزدی سے ارشاد ہوتا ہے وہ لفظ بلاغ بلا کسی کی ہشی کے (بلغ ما نزل الیک) اپنی امت کو پہنچانے والے ہیں۔ اور یہی معنی عرف عام میں چڑا سی کا ہے۔

(ج) لفظ چڑا سی فی المعنی تو بیینی لفظ نہیں (مدخلہ ہو غیث اللغات فارسی) جب تو بیینی لفظ نہیں تو پھر تائب ہونا کیسا؟

(د) چونکہ زید کا عقیدہ بلاغ حکم خداوندی میں (مطابق تحریر سوال) کوئی تحقیر شان نہیں کرتا اس لئے وہ قابل امامت و فتویٰ ہے۔

(ه) یہ لفظ ازروئے لغت کوئی قبیح لفظ نہیں، اس لئے اس کے استعمال کرنے والے کے حق میں شرعاً مطرہ کوئی حکم نہیں دیتی۔ نیز یہ مثال تو ایسی مثال نہیں جس سے لہانت یا حدت عیاں ہوتی ہو، اس سے زیادہ توشیح سعدی حبیبہ رحمۃ نے مثال دی ہے کہ رسول خدا ﷺ پشتیان ہیں تو عرف عام میں پشتیان روڈ کو کہتے ہیں، تو کیا آنحضرت ﷺ خود باللہ من ذلک روڈ بن گئے، نہیں ہرگز نہیں، اسی طرح چڑا سی کی مثال کو سمجھیں۔

واللہ اعلم بالصواب دعاء گو سید گل حسن عفی عنہ۔

(جواب ۹۵) بے شک اس میں کوئی توہین اور بے ادبی نہیں ہوئی۔ آنحضرت ﷺ کے لئے تو ہر نماز میں ہر

مسلمان یہ اقرار کرتا ہے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور سول ہیں۔ بندے کا لفظ اگر توہین نہیں تو چہرہ اسی جس کا مضمون پیغام پہنچانے والا قاصد ہے کیسے توہین کا لفظ ہو سکتا ہے۔ (محمد کفایت اللہ کا لفظ اللہ)

کیا ہندوؤں کے تمام پیشوا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث تھے؟

(السوال) چہ می فرمائید حضور پر نور دریں مسئلہ کہ تمام اوتار ان ہر آنکہ در ہندوستان آمدند ہندوؤں و مذاہب ہمہ اوتار ان از جانب خداے عزوجل بودند یا خود نمائی کردہ بودند؟ حضور مفصل تحریر کنند۔

(ترجمہ) کیا فرماتے ہیں حضور پر نور اُس نکتے میں کہ ہندوؤں کے تمام اوتار جو ہندوستان میں آئے، کیا یہ سب خداے عزوجل کی طرف سے مبعوث تھے یا خود نمائی کرتے تھے؟ آپ مفصل تحریر کریں۔

المستفتی نمبر ۷۰۳۲ سید خورشید حسن صاحب (مکتبہ) ۲۹ محرم ۱۳۶۱ھ ۱۶ فروری ۱۹۴۲ء

(جواب ۹۶) اوتار ان و رشیان کہ در ہندوستان آمدند حالات ایشان با سائید معتبرہ بلایان را نرسیدہ و حالاتی کہ در کتب ہنویافتہ می شود قابل اعتماد نیست، ازیں حجت امکان است کہ در ایشان شخصے صحیح العقیدہ و صحیح الایمان، ہم باشند و از جانب حق تعالی مبعوث ہم باشند زیرا کہ قول باری تعالیٰ و لکل قوم ہاد (۲) مقتضی ایں امر است کہ در ہندوستان ہم از حجت حق ہادی و رہنما آمد باشند لیکن ما شخصے معین را ازیں اوتار ان نمی و مرسل و مبعوث نہ انیم و نہ گوئیم و اعتقاد نہ کہ ہم تا وقتیکہ نبوت و امامت نہ شود و حالات او و نوعیت تعلیم او بدلائل یقینیہ بہ ثبوت نہ رسد۔

پس کسانے کہ سری کرشن را نبی می دانند خاطی هستند چہ بر نبوت سری کرشن و لیلے در اولہ شرعیہ موجود نیست و پنجمنی حال دیگر پیشوایان و اوتار ان ہنووہست (۳)

(ترجمہ) جو اوتار اور رشی ہندوستان میں آئے ان کے حالات معتبر ذرائع سے ہم تک نہیں پہنچے ہیں۔ اور جو حالات کہ ہندوؤں کی کتابوں میں ملتے ہیں قابل اعتماد نہیں ہیں اور اس صورت میں اس امر کا امکان ہے کہ ان میں سے کوئی شخص صحیح العقیدہ اور صحیح الایمان بھی ہو، اور حق تعالیٰ کی طرف سے مبعوث بھی ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ”و لکل قوم ہاد“ کا مقتضایہ ہے کہ ہندوستان میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہادی اور رہنما ضرور آیا ہو گا۔ لیکن ہم ان اوتاروں میں سے کسی خاص شخصے کو نہ مبعوث جانتے ہیں نہ کہہ سکتے ہیں، نہ عقائد رکھ سکتے ہیں جب تک کہ اس کی نبوت کا ثبوت ہمیں نہ مل جائے۔ اور اس کے حالات اور تعلیم کی نوعیت قطعی دل نکل سے معلوم نہ ہو جائے۔

پس جو لوگ سری کرشن کو نبی مانتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ کیونکہ سری کرشن کی نبوت پر اولہ شرعیہ میں کوئی دلیل موجود نہیں۔ اور یہی حکم ہندوؤں کے دیگر پیشواؤں اور اوتاروں کے متعلق بھی ہے۔

۱۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان محمداً عبده ورسوله (مسلم ۳۲۱۰ قہ می کتب خاند)

۲۔ لا الہ الا اللہ، لا یقتصر علی عدد و یحتمل محالۃ الواقع ہو عد النبی من غیر الانبیاء و غیر النبی من الانبیاء (ش ۱۳۱۳ ج ۱ الم سعید)



کیا خواب میں شیطان آنحضرت ﷺ کے علاوہ دوسرے نبی کی شکل میں آسکتا ہے؟

(سوال) حدیث شریف میں ہے کہ شیطان خواب میں رسول اللہ ﷺ کی شکل مبارک بن کر اپنے کو نہیں دکھلا سکتا۔ کیا اسی طرح دوسرے انبیاء کی شکل بنا کر خواب میں نہیں آسکتا؟

المستفتی نمبر ۷۳۹۷۲۹ ابراہیم اسماعیل ٹیل۔ علی پور ویلڈیرہ ضلع سورت ۸ ذی الحجہ سن ۱۳۶۱ھ م ۱۹۴۲ء (جواب ۹۷) حضور ﷺ کی صورت پر متمثل نہ ہونا تو صراحۃً احادیث میں وارد ہے۔ (۱) مگر کسی روایت میں دوسرے انبیاء علیہم السلام کی تصریح نہیں ملی۔ ہاں علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح شامک میں یہ نقل کیا ہے کہ: "حض شراح مصباح نے لکھا ہے ومنہ فی ذلک جمیع الانبیاء والملائکہ یعنی اس بارے میں آنحضرت ﷺ کی طرح اور انبیاء اور ملائکہ کی رویت کا بھی یہی حکم ہے واللہ اعلم۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ ولی۔"

خواجہ معین الدین اجمیری کے بارے میں "رُشک پیغمبرِ آل" کا کہنا کیسا ہے؟

(سوال) زید تقریباً پندرہ سال سے خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی سجاوگی پر مامور ہے۔ اس تمام عرصے میں تمام مجالس میں خواہ وہ ہفتہ وار ہوں یا ماہانہ یا سالانہ درگاہ شریف کے مقررہ نعت خواں حضرت خواجہ خواجہ گال رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں نواب خادم حسین کی تصنیف کردہ ایک نظم پڑھا کرتے تھے جس سے صوفیائے کرام اور علمائے طریقت کافی متاثر و محفوظ ہوتے رہے۔ سجادہ صاحب موصوف اکثر ان مجالس میں خود رونق افروز ہوتے تھے۔ ایک مجلس میں سجادہ صاحب موصوف کی طرف سے ان کے صاحبزادے جانشین فرما رہے تھے اور قوال نظم نہ پڑھ رہے تھے۔ جب تیسرا شعر پڑھا گیا تو صاحبزادہ صاحب نے اس کی تکرار سے منع فرمایا۔ نظم کے اشعار یہ ہیں:-

قلہ عاشقان معین الدین	کعبہ عارفان معین الدین
حائے بے کمال معین الدین	رعبر کالماں معین الدین
نائب مصطفیٰ و دین کشور	رُشک پیغمبران معین الدین
بہر تسکین روح اے خادم	از دل و جاں خواں معین الدین

درخواست ہے کہ "رُشک پیغمبران عظیم السلام" کی تشریح اور اس کے جواز و عدم جواز کے متعلق شریعت کا حکم مدلل تحریر فرمائیں۔ المستفتی نمبر ۷۳۹۷۲۹ سید امتیاز علی حال وارڈ دہلی مورخہ ۱۹ جون ۱۹۴۳ء نمبر ۱۳۶۳ھ

(جواب ۹۸) ہاں ”رنگِ خرمیں“ معین الدین ”قابلِ ترک ہے۔ اس میں انبیاء علیہم السلام کی شان میں سوئے لوہ کا پسلو واضح ہے۔ خواجہ اجیری رحمۃ اللہ علیہ بہر حال امتی تھے۔ اور امتی خواہ کتنا ہی اعلیٰ ہو جائے، پیغمبر کی ذات گرامی سے نیچا ہی رہتا ہے۔ اس لئے خواجہ تو خود حضرت صدیق و فاروق و ذوالنورین و حیدر رضی اللہ عنہم کو بھی رنگِ پیغمبر میں نہیں کہہ سکتے۔ انبیاء علیہم السلام نے اگر حضور ﷺ کی امت میں ہونے کی تمنا کی تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ حضور ﷺ کی امت کے کسی ایسے فرد سے کم ہو کہ وہ جو حاکم جو نبوت کی فضیلت سے بہرہ ور نہیں ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد نزول، حضور ﷺ کی امت کے ایک فرد بھی ہوں گے، اس کے باوجود بنی اسرائیل کے پیغمبر ہونے کی فضیلت کی وجہ سے جو انہیں زمانہ پیغمبری میں حاصل ہو چکی ہے صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے افضل ہوں گے۔ (۱) کفایت اللہ کا نالہ دہلی۔

غلط قصیدہ پڑھنا گناہ ہے :

(السوال) شبِ معراج میں ایک شاعر صاحب نے یہ قصیدہ پڑھا کہ نبی صاحب جب معراج کی شب خدا سے ملے تو آپ ﷺ نے خدا سے کہا کہ یا اللہ میری امت کے لئے بخشش و رحمت ہو، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا آج ہی قیامت کھڑی ہے جو تم امت کے لئے بخشش چاہتے ہو۔ ان کا ایسا قصیدہ پڑھنا۔

ہم سامعین کو ناگوار ہوا، اور ہم نے ان سے پوچھا کہ یہ کون سی کتب میں لکھا ہے تو شاعر صاحب خاموش رہے۔ المستفتی نظیر الدین، امیر الدین۔ مشرقی خاندیس۔

(جواب ۹۹) یہ بات کہ ”اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ کیا آج ہی قیامت کھڑی ہے جو تم امت کے لئے بخشش چاہتے ہو۔“ حدیث نہیں۔ (۲) اس قسم کے غلط روایت بیان کرنا نہیں چاہئے۔ گناہ ہے۔ بیان کرنے والے کو توبہ کرنی چاہئے۔ محمد کفایت اللہ کا نالہ دہلی۔

میں آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عیادت کے لئے گیا تھا اس کے سر میں درد تھا اور خار چڑھا ہوا تھا“ کہنے والے کا حکم۔

(السوال) ایک شخص باہر سے آیا۔ کسی نے پوچھا کہ تم کہاں گئے تھے؟ اس نے کہا کہ میں آسمان پر عیسیٰ علیہ السلام کی عیادت کے لئے گیا تھا، اس کے سر میں درد تھا اور خار چڑھا تھا۔ ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

المستفتی نمبر ۲۳۱۷۱۱ جمادی الثانی ۱۴۵۶ھ ۳۱ اگست ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۰۰) یہ شخص مجنون، یا کاذب یا مسخرہ ہے اور آخری صورت میں اس کے کلام سے استراء نپکتا ہے جس میں کفر کا قوی خطرہ ہے۔ (۲) محمد کفایت اللہ کا نالہ دہلی۔

۱۔ والفصل البشر بعد نبينا عليه الصلوة والسلام ابو بكر الصديق، والاحسن ان يقال بعد الانبياء لكنه اراد البعثة الزمانية وليس بعد نبينا، ومع ذلك لا بد من تخصيص عيسى عليه الصلوة والسلام (شرح الحديث ۳۲۳ ج ۱۔ المسموع)  
۲۔ اتفقوا على تحريم رواية الموضوع الا مقرونا ببينه. (نخبة الفكر ۵۹۰ قرآن محل کراچی)  
۳۔ ان کلمات سے ظاہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان کی طرف اٹھائے جانے اور قرب قیامت اس کے نزول کے اجماعی اور منصوص عقیدت کی تکذیب مسخر مقصود، جو کہ کفر ہے، لیکن حضرت مفتی صاحب نے فاضل خاکٹر کا کٹوتی میں دیل۔

(۱) کسی بزرگ کو شمس الکونین کہنے کا حکم؟

(۲) کیا لولیاۃ کرام کے تمام اہامات صحیح اور حجت ہیں؟

(السوال) (۱) زید ایک بزرگ کو "شمس الکونین" کے لقب سے اعتقاداً مخاطب یا مقب کر رہا ہے اور جو شخص اس اعتقاد میں ہو تو وہ اس سے سخت ناراض ہوتا ہے کیونکہ وہ اس کو ہم سمجھتا ہے عہد کہتا ہے کہ آقائے دو جہاں سرور کائنات سرکارِ دو عالم تاجدارِ مدینہ سید الکونین وغیرہ الفاظ متکبرین اسلام کی اصطلاح میں آقائے دو جہاں سید المرسلین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذاتِ باریکات کے لئے مختص ہیں اور کچھ ایسے مختص ہو چکے ہیں کہ علامۃ المسلمین کا ذہن فوراً ایسے الفاظ پر حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس کی طرف متبادر ہو جاتا ہے شمس الکونین بھی اسی قبیل سے معلوم ہوتا ہے ورنہ ملتیں ضرور ہے۔ حضور ﷺ کی ذات کے سوا کسی امتی کے لئے ایسے الفاظ کا استعمال غلط مراتب کا باعث ہے اور دھوکہ میں ڈالتا ہے۔ اور فرق مراتب کی اہمیت ظاہر ہے اس لئے ایسے الفاظ سے کسی امتی کو مخاطب کرنا درست نہیں۔ دونوں میں سے کس کا خیال صحیح ہے؟

(۲) ساکنانِ راہ طریقت کے کیا تمام اہامات صحیح اور حجت ہوتے ہیں؟

المستفتی نمبر ۲۰۲۵۵۵ ذی قعدہ ۱۳۵۸ھ م کیم جنوری ۱۹۳۰ء

(جواب ۱۰۱) (۱) زید کا قول بے شک نامناسب اور حدیث لا تو کووا علی اللہ احداً (او کما قال) (۱) سے خلاف ہے۔ عہد کا قول صحیح ہے۔ کسی بزرگ تنبیع شریعت شیدائے سنت کی بزرگی کا اعتراف تو ناجائز نہیں، مگر حد سے بڑھ جانا اور آخرت کی نجات کا شخص طور پر یقینی حکم لگا دینا درست نہیں آنحضرت ﷺ نے ایسے ہی موقع پر وما یندیک ان اللہ بآمرہ (۲) فرمایا تھا۔

(۲) لولیاۃ کے الہام قطعی نہیں، ان میں غلطی کا احتمال ہوتا ہے اور دوسروں کے حق میں ولی کا کوئی الہام حجت نہیں۔ خود ہم اگر یقین رکھتا ہو کہ اس کا فدا الہام قطعی من اللہ ہے تو وہ خود اس کے موافق عمل کر سکتا ہے مگر اس کے سوا کسی پر زہم نہیں۔ کسی ولی کے کسی خاص الہام پر کسی مسلمان کو ایمان لانا ضروری نہیں ہے۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدلی۔

کیا رسول مقبول ﷺ کا سایہ نہ تھا؟

(السوال) رسول مقبول ﷺ کا سایہ تھا یا نہیں؟ اور بعض جگہ جو آتا ہے کہ سایہ تھا تو اس کا کیا جواب ہے؟

المستفتی غلام احمد عمیر ساکن میانوالی معظم دارالعلوم دیوبند مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۳۰ء

۱۔ بخاری شریف ۸۹۵/۲ قدیمی کتب خانہ

۲۔ بخاری شریف ۱۶۶/۱ قدیمی کتب خانہ

۳۔ الہام الاولیاء حجة فی حق النفسہم ان وافق الشریعة ولم یعد الی غیرہم الا اذا اخذنا بقولہم بطریق الادب۔ (تورالانوار

۱۳۱۵ھ۔ ایم سعید)

(جواب ۱۰۲) کتب سیرۃ میں یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا۔ اور بہت سے علمائے سیرۃ نے اس کو اپنی تصنیقات میں نقل کر دیا ہے۔ اور اس کی دلیل میں حضرت ذکوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب نوادر الاصول سے اور دوسری روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الوفاء سے نقل کی جاتی ہے۔ ذکوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایت کو علامہ علی قاری نے شرح شفاء میں مجروح و ضعیف بتایا ہے۔ (۱) اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کی سند معلوم نہیں۔ نہ کتب الوفاء موجود ہے کہ اس میں سند دیکھی جائے۔ مگر خفاجی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح شفاء میں اس کو ان الفاظ سے نقل کیا ہے۔ وهذا رواہ صاحب الوفاء عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال لم یکن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظل ولم یقم مع شمس الا غلب صونہ ضوئہا ولا مع سراج الا غلب ضوئہ ضوہا (۲) جتنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ”آنحضرت ﷺ کا ظل نہ تھا اور جب حضور ﷺ دھوپ میں کھڑے ہوتے تو آپ ﷺ کی روشنی سورج کی روشنی پر غالب ہوتی۔ اور جب چراغ کے سامنے ہوتے تو حضور ﷺ کی روشنی چراغ کی روشنی پر غالب ہوتی۔“

یہ روایت اس مسئلے پر بطور دلیل کے بیان کی گئی ہے۔ مگر صحت سند سے قطع نظر کر لینے کے بعد بھی اس روایت کے بطور دلیل و حجت کام میں لانے پر شبہات وارد ہوتے ہیں۔ مثلاً کہا جاسکتا ہے کہ ظل کے معنی سایہ کے حدیث میں مراد نہیں بلکہ ظل سے مراد نظیر ہے۔ یعنی نمی لیکن لہ صلی اللہ علیہ وسلم نظیر فی کمالہ اس جملے کی تفسیر ہے جو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔ اور سورج کی یا چراغ کی روشنی پر حضور ﷺ کی روشنی کا غالب ہونا روحانی اور وجدانی غلبہ ہے۔ اور اگر حسی غلبہ مراد ہو تو کلام مبالغہ پر محمول ہے۔ جیسے مہند من سیوف اللہ مسلول۔ میں حضور ﷺ کا سیف ہونا روحانی یا معنوی طور پر مراد ہے نہ حسی طور پر اور حسی طور پر مراد ہو تو کلام مبالغہ پر محمول ہے۔ (تامام)

جو شخص رسول اللہ ﷺ کو زبان سے بندہ کہے اور دل سے نہ کہے اس کا کیا حکم۔

(از اخبار المجمعۃ مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۲۶ء)

(السوال) جو شخص رسول اللہ ﷺ کو زبان سے بندہ کہے اور دل سے نہ کہے وہ کیسا ہے؟

(جواب ۱۰۳) رسول اللہ ﷺ خدا کے بندے اور رسول ﷺ تھے۔ حضور ﷺ کو زبان سے بندہ کہنا اور دل سے بھی خدا کا بندہ سمجھنا ضروری ہے۔ جو شخص حضور ﷺ کو بندہ نہیں سمجھتا تو آخر کیا سمجھتا ہے۔ اور جب زبان سے بندہ کہتا ہے تو دل سے نہ سمجھنے کے کیا معنی ہیں، کی وہ کلمہ شہادت کے اس جملے کو دل سے نہیں مانتا۔ و اشہدان محمداً عبداً عبدہ ورسولہ۔ یعنی گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد ﷺ خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ کیہدہ حضور ﷺ کو عبد کی جگہ معبود قرار دیتا ہے؟ اگر ایسا ہی ہے تو اس کے ایمان کی خیر نہیں۔ (۲) حضور نبی کریم ﷺ بشر بھی

۱۔ وما ذکرہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول عن عبدالرحمن بن قیس هو مطعون عن عبدالملک بن عبداللہ بن الولید وهو مجهول عن ذکوان (شرح شفاء: ۱: ۵۳۰) خاتمہ مراد ہے (تفسیر ابن کثیر: ۲: ۸۱) خلیل اکیڈمی لاہور  
۲۔ من بشرک باللہ ای فیصد معہ غیرہ (تفسیر ابن کثیر: ۲: ۸۱) خلیل اکیڈمی لاہور

تھے، اور خدا کے بندے اور مخلوق بھی۔ قرآن پاک میں آپ کو بندہ اور بشر کہا گیا ہے۔ تمام صحابہ کرام ائمہ عظام اور علماء مجتہدین کا یہی مذہب ہے۔ (۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی۔

حضور اکرم ﷺ کا اسم مبارک سن کر انگلیٹھے چومنا اور آنکھوں سے گنا گنا ثلثت نہیں۔

(از اخبار المجمعۃ مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۲۷ء)

(السوال) آنحضرت ﷺ کا نام مبارک سن کر دونوں انگلیٹھوں کے ناخن چومنا کیسا ہے؟  
(جواب ۱۰۴) حضور انور ﷺ کا اسم مبارک سن کر انگلیٹھوں کو چومنا اور آنکھوں سے گنا گنا کن پختہ اور معتبر دلیل سے ثابت نہیں۔ (۲) محمد کفایت اللہ غفرلہ دہلی۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کے موئے مبارک اور اولیائے کرام کے خرقہ کی زیارت کرنا درست ہے یا نہیں؟

(از اخبار المجمعۃ دہلی مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۳۴ء)

(السوال) سرکارِ دو عالم ﷺ کے موئے مبارک، اور اولیائے کرام کے خرقہ مبارک کی زیارت کرنا درست ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۰۵) موئے مبارک اگر اصل ہوں تو ان کی زیارت موجب برکت ہے۔ اسی طرح خرقہ کا حکم ہے۔ مگر غلو کرنا جائز نہیں ہے۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی۔

کیا محفل میلاد میں آپ ﷺ جو تشریف لاتے ہیں؟  
معراج میں شیخ عبدالقادر جیلانی کا آپ ﷺ کو کندھا دینا بے اصل ہے۔

(از اخبار المجمعۃ دہلی مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۳۴ء)

(السوال) (۱) زید کتا ہے کہ مولود شریف میں آقا نامدار محمد مصطفیٰ ﷺ خود حاضر ہوتے ہیں عمر و کاتبہ کہ حاضر نہیں ہوتے ہیں بعد ہمار اور وہ بدرجہ ما عندہ آپ ﷺ تک پہنچتا ہے۔ زید نے عمرو کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دیا ہے۔

(۲) زید کتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ سدرۃ المنتقی سے درگاہ باری تک حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی

رحمۃ اللہ علیہ کے سہارے پر اپنا قدم مبارک رکھ کر پہنچے ہیں۔

.....  
"فل ایما یا بشر منکم" (انھت ۱۱۰)

شہادہ ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا عبده و رسوله (مسلم ۳۲۱)

۲۔ لم یقول۔ اللهم متنی بالسمع والصبر بعد وصح طبری الا بها میں عی لعین ولم یصح فی المعروف من کل حد الشی۔ (رواخبار ۱: ۳۹۸ سعید)

۳۔ لا تغلوا فی دینکم (تساو ۱۲۱)

(جواب ۱۰۶) عمرو کا قول صحیح ہے۔ (۱) زید کا قول بے دلیل اور شرعی اصول کے لحاظ سے غلط ہے عمرو صحیح العقیدہ ہے اس کے پیچھے نماز جائز ہے بلکہ لوٹی ہے۔ (۲)  
(۲) یہ بات بھی بے دلیل اور شرعی اصول کے خلاف ہے۔ محمد کفایت اللہ کا نکتہ۔

رسول مقبول ﷺ کے فضائل اور لمومبارک کا حکم۔

(السوال) زید مانتا ہے کہ رسول مقبول ﷺ کے بول و براز اور لمو کو بوگ استعمال نہیں کرتے تھے اور دھوئے سے کسی نے استعمال کر لیا ہو تو ہو سکتا ہے کہ اس نے نفع پہنچایا ہو لیکن اس کے پاک اور حلال ہونے کا کوئی حکم نہیں ہے۔

(جواب ۱۰۷) آنحضرت ﷺ کے فضائل طیبہ کی طہارت کے بہت سے عمائے شریعہ و حنفیہ قائل ہیں۔ تحریر مسند قیاس کی حدود سے باہر ہے اور اس میں کاہل کرنا مفید نہیں۔ جو لوگ کہ طہارت فضائل کے قائل نہیں وہ مومات شریعہ سے استدلال کرتے ہیں اور جو قائل ہیں وہ تنخیص کا طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ ولکل وجهة ہو مولىها فاستبقوا الخیرات۔ (۳) محمد کفایت اللہ

۱۔ آن نلہ ملائکہ سیاحی فی الارض ینبوی من امتی لسلام (سنن ۱۲۸۹ اقدیری کتب خانہ)  
کیونکہ آپ ﷺ حاضر غم نہیں۔ کاسر۔

۲۔ والی علم حق بالامامة فی عایۃ البیان بالفقہ واحکام الشریعہ (انوار نق ۱۳۶۷ برت)

۳۔ فقد قال قوم من اهل العلم بطیارة هذین الحدیثین منه صلی اللہ علیہ وسلم وهو قول بعض اصحاب الشافعی مہم القائل به علی الحاسۃ (شرح شفا ۱۶۰ مصر)

## تیسرے باب

## ملائکہ علیہم السلام

شبِ برات میں روزی کن ذرائع سے پہنچائی جاتی ہے؟

اس فرشتے کا کیا نام ہے جو سال بھر کی روزی تقسیم کرتا ہے؟

(السوال) اللہ تعالیٰ نے جو روزی سب بندوں کی لوح محفوظ پر مقرر کی ہے اور شبِ برات پندرہ تارخ کو ایک برس کی روزی لوح محفوظ سے بندوں کو تقسیم کی جاتی ہے تو یہ روزی بذریعہ فرشتوں کے تقسیم کی جاتی ہے یا بذریعہ نبی یا رسول کے پہنچائی جاتی ہے۔ اگر فرشتوں کے ذریعے سے تقسیم ہوتی ہے۔ تو اس فرشتے کا کیا نام ہے جو روزی تقسیم کرتا ہے سال بھر کی۔ المستفتی نمبر ۹۱۳ حافظ محمد علی احمد آباد۔ ۱۲ صفر ۱۳۵۵ھ

(جواب ۱۰۸) ایک روایت کے بموجب ۱۵ شعبان کو سال بھر کے انتظامات فرشتوں کو بتادینے ہوتے ہیں جن میں ہر بندے کی روزی کی مقدار اس کی بکمر سائی کی کیفیت بھی ہوتی ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ سال بھر کی روزی ہر بندے کو اس ایک رات میں دے دی جاتی ہے۔ روزی بکمر سائے اس کے حکم کے افسر حضرت میکائیل علیہ السلام ہیں۔ پھر ان کے ماتحت اتنے فرشتے کام کرتے ہیں کہ جن کی تعداد اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ یہ فرشتے حضرت میکائیل علیہ السلام کی بدائیوں کے بموجب اللہ کی بے شمار مخلوق اور بندوں کی روزی رسانی کا انتظام کرتے ہیں۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

کیا ملائکہ اور عقول مجرودہ ایک چیز ہے؟

(السوال) ملائکہ جو عقول اہل اسلام اجسام نور یہ ہیں۔ اور عقول جو عقول فلائذہ مجردات غیر اجسام ہیں کیا ان دونوں کے مصداق ایک ہے، تو اہل اسلام دونوں کو کیوں نہیں مانتے؟ یا جدا جدا ہے تو حض نے اس تعبیر "اغنی الثانی فی المباحث و صی العقول الجرد و الخ" سے کیوں لکھ دیا ہے؟

(جواب ۱۰۹) ملائکہ اجسام نور یہ ہیں (۲) (در حقیقت مادیہ ہیں مگر ان کا مادہ نار مصفاة مثل نور کے ہے۔ اس لئے ان کو اجسام نور یہ سے تعبیر کر دیا گیا ہے) اور فلائذہ نہ جن عقول مجردہ کے قائل ہیں ان سے جدا گانہ مجردات کے دائرہ میں ہیں۔ نہ تہ کے بیان میں جہاں یہ کہہ دیا ہے وہی العقول المجردہ یہ مساحت ہے در اس کا منشاء یہ ہے کہ اہل اسلام جو قوتیں اور افعال کہ ملائکہ کے لئے ثابت کرتے ہیں فلائذہ اس طرح کے قوی اور افعال عقول مجردہ کے لئے مانتے ہیں اور عقول مجردہ کے مادہ کو کسی ایسی مادی مخلوق کے قائل نہیں جن کو ملائکہ مانتا جاتا ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ فلائذہ کی مانی ہوئی عقول مجردہ اور اسلام کے مانے ہوئے، تہ در حقیقت ایک شے ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ دہلی۔

## چوتھایا معجزات و کرامات

(۱) نبی کریم ﷺ کا مردوں کو زندہ کرنا ثابت نہیں۔

(۲) کیا آپ ﷺ کا سایہ زمین پر پڑتا تھا؟

(۳) چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا آنحضرت ﷺ کا معجزہ ہے؟

(سوال) (۱) آنحضرت ﷺ نے بھی مردوں کو زندہ کیا ہے یا نہیں؟

(۲) مرسوں مقبول روحی زندہ کا سایہ زمین پر پڑتا تھا یا نہیں؟

(۳) چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا آنحضرت ﷺ کا معجزہ ہے؟

(۴) رسول خدا ﷺ نے چاند کو شق کیا ہے یا نہیں؟

(۴) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مردہ زندہ کرنے کو خداوند تعالیٰ نے کلام مجید میں منع فرمایا

ہے، مگر منع فرمایا ہے تو یہاں؟ جب کہ آپ ﷺ کے خاندانوں نے مردہ زندہ کیا تو آپ ﷺ کو کیوں منع کیا گیا۔

(جواب ۱۱۰) کسی صحیح روایت سے نہ کاشیوت نہیں ملتا کہ آپ ﷺ نے مردے کو زندہ کیا ہو۔ نہ اس کے متعلق

کچھ ذکر ہے کہ آپ ﷺ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا۔ (۱) ہاں معجزہ شق القمر ثابت ہے اس میں کچھ تردد نہیں۔ (۲)

ولی کی کرامت کے منکر کا حکم۔

(سوال) جو شخص خدا اور رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہے اور تابع صحابہ کرام و اولیاء عظام کا معتقد ہے مگر صرف

ولی کی کرامت کا منکر ہے۔ آیا یہ شخص کافر ہوتا ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۲۰ سلیمان کشمیری ۱۶ رمضان ۱۳۵۵ھ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۱۱) ولی کی کرامت کا منکر جس جہت سے ہے۔ اگر کسی خاص ولی کی طرف کوئی خاص کرامت منسوب

ہو بلکہ شہرت پائی ہو، اس کا کوئی انکار کر دے اور انکار کی جہت یہ ہو کہ اس کرامت کا ثبوت منکر کے نزدیک قابل

عقیدہ نہ ہو تو اس صورت میں شرعی حقیقت وہ کریمت ثابت اور تحقیق نہ ہو تو منکر حق پر ہے، لیکن اگر کرامت کا

تحقق بھی ہو جب بھی منکر کا انکار عدم علم پر مبنی ہے زیادہ سے زیادہ اس کو خاطی کہہ سکتے ہیں۔ اور اگر کوئی کرامت کا

انکار اس بناء پر کرتا ہے کہ اولیاء اللہ سے کوئی امر خرق العادة ظاہر ہی نہیں ہو سکتا تو یہ شخص اہل سنت و

اجماع کے مذہب کے خلاف ہو گا۔ کیونکہ اہل سنت و اجماعت کے نزدیک کرامات اولیاء اللہ کا ثبوت

.....  
۱۔ دلائل نبوی میں ایک روایت نہ ملے قاری سنات شریف قرار دیت۔

۲۔ اخرج الحکیم الفرمذی عن دکان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن له ظل فی شمس ولا فی قمر (المناہس

لکبری ۱/ ۶۸ دار الکتب العلمیہ)

۳۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال الشق القمر علی عهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم شقیں فقال الی صلی

اللہ علیہ وسلم "اشهدوا" (بخاری شریف ۱/ ۱۳۳ قدسی)



اور تحقق حق ہے مآثرات پر تکفیر نہیں کی جاسکتی۔ (۱) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ۔

آنحضرت ﷺ کے قدم مبارک کا نقش بطور معجزہ پتھر پر نقش ہو جانا کسی روایت سے ثابت نہیں۔

(سوال) آیا رسول اللہ ﷺ کا معجزہ یعنی پائے مبارک حضرت خاتم النبوت ﷺ کے نیچے پتھر کا موم ہو کر قدم پاک کا نقشہ پتھر پر آ جانا کہیں صحاح ستہ یا دوسری حدیث کی کتابوں یا دیگر معتبر یا غیر معتبر کتابوں سے ثابت ہوتا ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۰۳ اشباح الدین (مائدہ) ۷ مفر ۱۳۵۶ھ ۱۸ اپریل ۱۹۳۷ء  
(جواب) (الزئانب مفتی دارالعلوم دیوبند) آج کل جو حضرات لوگ ایک نشان لئے پھرتے ہیں اور اس کو نقش در نشان قدم مبارک آنحضرت ﷺ کہتے ہیں۔ یہ قول ان کا صحیح نہیں ہے۔ یہ نشان مصنوعی اور بناوٹی ہے۔

فتاویٰ اہل اہم۔ مسعود احمد نائب مفتی دارالعلوم دیوبند ۲۹ شعبان ۱۳۵۵ھ  
(جواب) (الزئانب مفتی دارالعلوم دیوبند) مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ (جناب رسول اللہ ﷺ کے معجزات بہت زیادہ اور نہایت عظیم ہیں۔ ان کے سامنے پتھر کا مثل موم بن جانا اور نقش قدم اس پر پڑ جانا کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ یہ تو ادنیٰ بات ہے۔ مگر اس وقت تک میری نظر سے کسی حدیث یا سیرت کتابوں میں سے کسی کتاب میں یہ معجزہ نہیں گذرا۔ وائد اہم حسین احمد غفرلہ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ (مرد دیوبند)

(جواب ۱۱۲) (حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ) اگرچہ پتھر پر نشان قدم مبارک آنحضرت ﷺ کا بطور معجزہ کے نقش ہو جانا صحیح نہیں۔ مگر اس کے بارے میں کہنے کے لئے سند اور روایت کی ضرورت ہے اور ایسی کوئی سند اور روایت نظر میں نہیں آئی۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ۔

عرش کے اوپر ہمارا نقب حبیب الرحمن پکارا گیا کہنے والے کا حکم۔

(سوال) تذکرہ حضرت سائیں توکل شاہ قدس سرہ میں لکھا ہے کہ ایک روز سنی نے عرض کیا کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام اہل ایمان کو ایک لقب عنایت ہوتا ہے، آپ کا بھی تو کوئی لقب اللہ تعالیٰ سے حضور میں ہو گا، فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی حضور میں تو ہمیں ایماہ ولامیت سکتے ہیں اور عرش کے اوپر ہمارا لقب حبیب الرحمن پکارا گیا ہے۔ جیسا کہ مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو عبد الرحمن پکارا گیا ہے، مرزا جان جاناں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حبیب الرحمن پکارا گیا ہے، شمس عرفان، شمس کونین۔ خواجہ قادر بخش رحمۃ اللہ علیہ کو زید مسمتا ہے حضور ﷺ کے لقب میں القیاس آتا ہے۔ المستفتی نمبر ۲۵۵۹ نور مجازہ پوری  
دہلی۔ ۳ ذی الحجہ ۱۳۵۸ھ ۱۵ دسمبر ۱۹۴۰ء

(جواب ۱۱۳) یہ بزرگوار باتیں ہیں ان کے کشف میں جو شرعی طور پر دلیل نہیں ہیں اور اگر یہ بات صحیح بھی ہو تو (۱) القیاس کا شبہ نہیں ہو سکتا، کیونکہ آنحضرت ﷺ کا لقب مبارک حبیب اللہ ہے۔

محمد کذبت اللہ کان اللہ لا وفی۔

غوث الاعظم کی طرف منسوب بعض کرامات کی صحت کے بارے میں ایک استفتاء۔

(سوال) کتب مناقب غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ میں بعض کرامات ایسی ہیں کہ جن سے صفات ربانیہ کا طابق مثلاً بارئ، جنان وغیرہ بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر بھی لازم آتا ہے، کیا ان صفات مذکورہ میں سے خدائی مخلوق کا کوئی فرد آدم تا ندم شریک ہو سکتا ہے، کیا ان صفات کا اطلاق جزوی یا کلی یا حتیٰ یا کسی صورت میں مخلوق خدا پر ہو سکتا ہے؟

مثلاً (۱) بلوریں کے غرق شدہ جہاز کا معیاد واسباب و آدمیوں کے صحیح سالم برآمد ہونا۔ (۲) حضرت عزرائیل علیہ السلام سے روحوں کے تھپتھپے کا چھین لیا جانا۔ (۳) مرعاناقل فرمانے کے بعد زندہ کر دینا، جلا دینا۔ (۴) کرامت غوث الاعظم تبدیل شدن صورت، کذانی پستان سنی ص ۲۲۹ مطبع کریمی ممبئی (۵) آپ کا خاص، آفتاب ہماوی پر سور ہونا کذانی ایضاً ص ۲۳۲ (۶) کرامت ایصال کے پسر ضعیف غرق شدہ و باز زندہ شد ص ۲۳۳۔ (۷) کرامت زندہ شدن شوہر زندہ ص ۲۴۰ (۸) کرامت کے یازدہ دختران شخصے مرد نہ مستند ص ۲۴۲ (۹) کو کامل ایک گائے فریہ کو یک ہی وقت تناول فرمانا۔ کذانی گلدستہ کرامات افلاک سرور۔ (۱۰) اسی میں ہے کہ ایک طبیب نصرانی آپ کا قدورود میجر کر ایمان آیا اور کہا کہ ما هذا الموضع الا موضع عشق الالہی۔ کیا یہ ممکن ہے کہ کفار و عرب شب و روز متواتر جمال نبوی ﷺ کو دیکھیں اور ایمان نہ لائیں اور حبیب نصرانی نہ اور کو بہ طفیل پیشاب ایمان نصیب ہو (معاذ اللہ)

کتاب شہیر الوجد فی احبار المجد میں عبدالواہاب نجدی کو حنبلی المذہب لکھا ہے، آپ کی کیا تحقیق ہے؟ سنتا ہوں کہ بڑے پیر صاحب بھی حنبلی تھے بلکہ کتاب ”غنیۃ الطالبین“ میں بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر اب سے اس طرح کرتے ہیں کہ قال اما ما رحمة الله عليه وامانتنا على مذهبه اصلا و طوعا کما ندب حنبلی کے کسی اصول و فروع کی میزان پر ان کی کرامت کی تصدیق ہوتی ہے۔ کیونکہ ہے کہ عبدالواہاب نجدی اور بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ متحد المذہب یعنی حنبلی ہوں پھر مقدم الذکر کافر مطلق اور مؤخر الذکر مومن مطلق۔

المستفتی نمبر ۲۷۶۲۷ موی سلطان احمد علی گدھی۔ (بالا سور) ۸ جمادی الثانی ۱۳۱۳ھ ۲۳ جون ۱۹۳۲ء (جواب ۱۱۴) یہ تمام کرامتیں جو غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق آپ نے نقل فرمائی ہیں بے اصل اور بے سند و قابل اعتماد ہیں، لوگوں نے ان کے مناقب و فضائل بیان کرنے میں سند و وصحت کا لحاظ نہیں رکھا اور حد سے زیادہ غلو کیا ہے۔ ماہرین شریعت پر یہ مخفی نہیں کہ اس قسم کی کرامتیں بیان کرنے کا مملکت شریہ

ہوا ہے کہ عوام ہوسے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں خدائی قوتوں کے قائل ہو گئے اور ان کو پیغمبروں اور خصوصاً آنحضرت ﷺ سے افضل والی مانتے لگے اور خدائی منصب پر ان کو پہنچا دیا اور اس کی وجہ سے ان کا دین برباد ہو گیا۔ والی اللہ المشتکی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی۔

(۱) ضعیف روایات سے ثابت شدہ بعض معجزات کا حکم۔

(۲) دالی حلیمہ کا آنحضرت ﷺ کو دودھ پلانا ثابت ہے۔

(۳) ”گیارہ مجالس“ نامی کتاب کا پڑھنا کیسا ہے؟

(سوال) مندرجہ ذیل معجزوں کو ہمارے پیش امام بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سب محض ہے۔ حضور ﷺ کی شان میں تو بین کرتے ہیں۔ جس سے مسلمانوں پر بوار بن کر مال ہو رہا ہے۔

معجزہ ۱۔ حضور ﷺ کا جھڑا پیشاب زمین نکل جاتی تھی۔

معجزہ ۲۔ مار حرامیں آپ ﷺ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زانو پر آرام فرما رہے تھے اس میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز عصر قضا ہو گئی۔ آپ ﷺ نے اشارہ کیا، ڈوب ہو اور ج پھر نکل آیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز عصر لو کر لی۔

معجزہ ۳۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت اور ان کے لڑکوں کا مذبح ہو نا اور آپ ﷺ کا خدا سے دعا کرتے زندہ کرنا۔

معجزہ ۴۔ حضور ﷺ کی پیدائش کے وقت کمری کے محل کے کنگوروں کا گرنا۔

معجزہ ۵۔ آپ ﷺ نورانی تھے اور آپ ﷺ کے نور کی روشنی سے سورج پشیمان رہا کرتا تھا۔

معجزہ ۶۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سوئی رات کے وقت مکان میں گر گئی۔ حضور ﷺ تشریف لائے، آپ ﷺ کے دندان مہر کی روشنی سے سوئی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اٹھا لی۔ ان معجزوں کو امام صاحب جھوٹ بتلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دالی حلیمہ نے حضرت ﷺ کو دودھ پلایا تھا، یہ بھی غلط ہے۔

گیارہ مجالس جو کتاب حضرت پیران پیر سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامتوں کے بیان میں لکھی ہوئی ہے، اس کو پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۱۵) جو امور سوال میں مذکور ہیں ان میں سے دالی حلیمہ کا حضور ﷺ کو دودھ پلانا ثابت ہے باقی معجزوں کا پختہ ثبوت موجود نہیں ہے۔ سیرۃ کی کتابوں میں ان معجزات کا ذکر ہے مگر ان کی سندیں صحت کے درجے تک نہیں پہنچیں۔ (گیارہ مجالس جو کتاب ہے وہ بھی بہت سی غیر مستند باتوں پر مشتمل ہے۔ اس سے تمام بیانات قابل یقین نہیں ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی۔

(جواب دئیہ ۱۱۶) یہ کہنا تو نہیں چاہئے کہ یہ معجزات جھوٹے ہیں۔ (۱) مگر یہ کہنا صحیح ہے کہ یہ معجزے جن روایتوں سے ثابت ہوئے ہیں وہ روایتیں ضعیف ہیں۔ اگر کوئی ان معجزات پر یقین نہ کرے اور نہ کہ ان کی روایتیں ضعیف ہیں تو اس پر کوئی الزام نہیں اور جو ان معجزات کو مانے وہ بھی الزام رکھنے کے قابل نہیں۔ محمد خدایت اللہ کا ان اللہ دہلی۔

کیا نبی ہر وقت معجزہ دکھانے پر قادر ہوتا ہے؟

(از اخذ انجیئہ سر روزہ دہلی مورخہ ۱۸ اپریل ۱۳۴۳ء)

(سوال) الحمد للہ میں نے جناب فی کتاب "تہذیب اسلام" کا تیسرا حصہ دیکھا۔ اس میں معجزہ درراستہ تریف صفحہ ۱۵ پر کی گئی ہے۔ پھر معجزوں میں حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے بیان فرمائے۔ رسول اکرم ﷺ کے معجزے بیان کیے ہیں۔ (۱) "کہا کہ اللہ کے جس کی مشا کوئی نہیں مان سکتا۔" یہ معجزہ پر ہر وقت قادر ہونا اور جب چاہتا اس کو دکھانا بھی لازمی ہے یا نہیں؟ جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہر وقت ہر روز اپنے معجزے سے کام لیتے تھے۔ یا رسول پاک ﷺ بھی آیات قرآنی کے ہر وقت نزول پر قادر تھے؟ (۲) "میرا معجزہ ہے فرمایا یہ یہ معجزہ کس کو دکھایا گیا؟ کیا یہ بھی رسول مقبول ﷺ کی قدرت میں تھا؟ (۳) "شق القمر" (۴) بہت سی باتیں فرماتے تھے جو بعد میں ٹھیک ہو جاتی تھیں۔ کیا یہ معجزہ ہے؟ مجھ ملعون والوں کے صحیح ہونے میں شبہ ہے۔ بندہ حکیم احسان الحق از انبالہ۔

(جواب ۱۱۷) "تہذیب اسلام" میں حضور نور ﷺ کے معجزات میں سے پہلے نمبر پر قرآن مجید کو ذکر کیا ہے۔ اس کے متعلق جناب استفسار کا خدشہ جو میں سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ کیا معجزہ دکھانے والے کا ہر وقت معجزے پر قادر ہونا ضروری ہے یا نہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہو تو کیا حضور ﷺ ہر وقت آیات قرآنی نازل کر لینے پر قادر تھے۔"

آپ کا مطلب نا بایہ بہہ کا کہ دوسری تردید کا جواب نفی میں ہے۔ یعنی حضور ﷺ ہر وقت تنزیل قرآن پر قادر نہ تھے اس لئے قرآن پاک کو معجزہ میں داخل کرنے کی صورت یہ ہے کہ تردید دل میں نفی کی شق کو اختیار کیا جائے یعنی کہ جانے کہ معجزہ دکھانے والے کا ہر وقت معجزے پر قادر ہونا ضروری نہیں۔ اور اس میں آپ کو کامل ہے جو آپ کی اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ "جیسا کہ حضرت عیسیٰ ہر وقت ہر روز اپنے معجزے سے کام لیتے تھے۔" یعنی آپ کے خیال میں ضروری ہے کہ معجزہ دکھانے والے ہر وقت معجزہ دکھانے پر قادر ہو۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کو آپ اس لئے معجزہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہر وقت ہر روز اپنے معجزے سے کام لیتے تھے۔

اس کے جواب میں عرض ہے کہ "تہذیب اسلام" حصہ سوم میں معجزے کی جو تعریف کی گئی ہے اگر آپ

اس پر غور فرمائیے تو یہ شبہات پیدا نہ ہوتے۔ ۱۰ اچھ فرمائیے ”علم الاسلام“ حصہ سوم میں معجزے کی تعریف یہ کی گئی ہے۔ ”اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں کے ہاتھ سے کبھی کبھی ایسی عداوت باقیں ظاہر کرویتا ہے جن کے کرنے سے دنیا کے ور لوگ عاجز ہوتے ہیں تاکہ لوگ ایسی باتوں کو دیکھ کر سمجھ لیں کہ یہ خدا کے نیکے ہوئے ہیں۔“ اس تعریف سے یہ باتیں صاف طور پر سمجھ میں آتی ہیں۔

(الف) معجزہ انہیں چیزوں کو کہا جاتا ہے جو عادت جاریہ کے خلاف اور انسانی طاقت سے باہر ہوں۔

(ب) جس نبی یا رسول کے ذریعے سے وہ ظاہر ہوتا ہے وہ نبی یا رسول بھی اپنی طاقت اور قدرت سے ظاہر نہیں کرتا، بلکہ خدا تعالیٰ اس کے ذریعے سے ظاہر کرتا ہے۔

(ج) معجزہ کا ہر وقت اور ہر روز ظاہر ہونا ضروری نہیں۔ اگر کوئی خلاف عادت بات صرف ایک ہی مرتبہ ظاہر ہوئی ہو، جب بھی وہ معجزہ کہلاتے گی جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریائے نیل کا خشک ہو جانا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا گم میں ڈالے جانے کے بعد محفوظ رہنا وغیرہ

جو لوگ یہ سمجھتے تھے کہ پیغمبروں کو معجزے دکھانے پر خود قادر ہونا چاہئے اور جو معجزہ جس وقت طلب کیا جائے دکھایا جائے۔ اور اس غلط خیال کی بناء پر عجیب و غریب معجزات طلب کرتے تھے، ان کے اس غلط خیال کی اصلاح کے لئے رب العزت جل شانہ نے اپنے حبیب پاک ﷺ کی زبان مبارک سے یہ کلمات طیبت مسوا دیئے :-

قل سبحان ربی هل کنت الا بشرا رسولا (۱)

(ترجمہ) اے محمد! ان معجزہ طلب کرنے والوں سے کہہ دو کہ پاک ہے میرا پروردگار، میں تو صرف اس کا پیغام پہنچانے والا انسان ہوں۔

یعنی معجزات ظاہر کرنے کی قدرت کسی ذات پاک کو ہے۔ تمہارا یہ خیال غلط ہے کہ نبی اسی وقت نبی مانا جاسکتا ہو جب کہ وہ ہر طلب لئے ہوئے معجزے کو دکھانے پر قادر ہو۔ اور وہاں سے۔

قرآن کے معجزہ ہونے کی جہت یہ ہے کہ کسی ایک چھوٹی سی سورۃ کے مثل بھی کوئی نہ سنا کر حضور ﷺ نے ایک ایسا کام پیش کیا جو اگر خود حضور ﷺ کا کام ہو تا تو دوسرے انسان بھی، تاکہ لیکن بڑے بڑے فصحاء و بلغاء کے جرز ہنے سے نجات ہو کہ ایسا کام، مانا انسانی طاقت سے باہر ہے اور قرآن پاک پر معجزے کی تعریف مذکور اس طرح بخوبی صادق آئی کہ خدا تعالیٰ نے حضور ﷺ کے ذریعے سے ایک خارق عادت کا نام مخلوق کے سامنے پیش کر دیا جس کے مثل نے سے دوسرے بڑے بڑے فصیح و بلیغ انسان عاجز رہے۔ اور قرآن مجید کا یہ اعجاز ہر وقت ہر زمانہ میں قائم اور علیٰ حالہ موجود رہے اور قیامت تک رہے گا۔ چنانچہ یہ ایسا زندہ معجزہ ہے کہ جس دن سے پیش کیا گیا ہے اس دن سے قیامت تک موجود اور قائم رہے گا۔ (۲)

اگر بالفرض معجزے کے لئے یہ بھی ضروری ہو تاکہ معجزہ دکھائے، ہر وقت اسے ظاہر کر سکے تب

بھی قرآن پاک کے متعلق کوئی شبہ نہیں ہو سکتا تھا، کیونکہ اس کی توہر چھوٹی سے چھوٹی سورہ بھی ہر وقت معجزہ ہے اور جنت العباد اس میں موجود ہے اور تھدی ہر قائم ہے۔

آپ نے یہ کیا کہا کہ ”کیا حضور ﷺ ہر وقت آیات قرآنی کے نزول پر قادر تھے۔“ معجزے کو ہر وقت ظاہر کرنے کے ضروری مان لینے کی صورت میں بھی یہ سوال وارد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایک مرتبہ کا تارہوا کاام پاک وقت نزول سے قیامت تک معجزہ ہے۔ آپ اسی اترے ہوئے کام پاک کو ہر وقت ہر روز تھدی کے ساتھ پیش فرما سکتے تھے۔ اس لحاظ سے گویا صاحب معجزہ ہر وقت معجزہ دکھا سکتے تھے۔

یہ ممکن ہے کہ بعض معجزات ایسے طور پر عنایت فرمائے جائیں کہ صاحب معجزہ ہر وقت انہیں ظاہر کر سکے اور ان سے کام لے سکے۔ لیکن تمام معجزوں کے لئے یہ ضروری نہیں۔ اور اگر ہر وقت ظاہر کر کے کام لیا جائے تاہم وہ معجزے خدا تعالیٰ کے ظاہر فرمانے سے ہی ہر وقت ظاہر ہوں گے۔ صاحب معجزہ جتنی معجزہ ظاہر کرنے والا پیغمبر مستقل طور پر رہا اور اس پر قادر نہیں۔

دور یہ کہاں سے آپ نے معلوم کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہر وقت ہر روز اپنے معجزے سے کام لیتے تھے۔ مجھے تو کوئی سبب نہیں معلوم جس سے ہر وقت ہر روز ان کا اپنے معجزے سے کام لیتا نکلتا ہو تاہم براہ مہربانی اس کتاب کا حوالہ دیجئے جہاں آپ نے یہ مضمون دیکھا ہے۔

(۲) معراج کے متعلق آپ نے یہ شبہ ظاہر فرمایا ہے کہ یہ معجزہ کس کو دکھایا گیا؟ اور کیا یہ بھی رسول مقبول ﷺ کی قدرت میں تھا؟ اس شبہ کا ازالہ بھی اس طرح فرمائیے کہ معراج کا معجزہ جو اس بناء پر ہے کہ ایک انسان کا ایک رات میں تمام عالم صوّت کی سیر کر آنا ایسی بات ہے جس سے تمام انسان عاجز ہیں۔ اگر کسی کو یہ شبہ ہو کہ معراج کا ہونا بھی ثابت ہے یا نہیں؟ تو وہ اس کا ثبوت طلب کر سکتا ہے۔ لیکن جو شخص معراج کے ہونے کو صحیح تسلیم کرتا ہے وہ اس کے معجزہ ہونے میں کسی طرح شبہ نہیں کر سکتا۔ رہا حضور ﷺ کی قدرت میں ہونا تو ہونا اس کے متعلق مفصل بیان اوپر گذر چکا۔

معجزہ ۳۔ شوق لقمہ (۴) بہت سی باتیں فرماتے تھے جو بعد میں ٹھیک ہو جاتی تھیں ”کیا یہ معجزہ ہے؟“ مجھ ملعون کو ان کے صحیح ہونے میں شبہ ہے۔“

ان دونوں نمبروں میں آپ کو معلوم نہیں کیا شبہ ہے۔ آیا آپ معجزہ شوق لقمہ کا واقع ہونا تسلیم نہیں کرتے؟ شبہ اس میں ہے کہ شوق لقمہ ہوا یا نہیں؟ اگر یہ بات ہو تو میں اس کے متعلق آپ کو قرآن پاک کی آیت اقرب الساعۃ والشفق القمرو (۱) اور اس کی تفسیر کی اور کتب احادیث و سیر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اگر جناب چاہیں گے تو میں شوق لقمہ کا کافی ثبوت پیش کر دوں گا۔ اور اگر آپ شوق لقمہ کو مسلمہ کرتے ہیں مگر اس کو معجزہ سے تعبیر کرنے میں تامل ہے تو یہ شبہ معجزہ کی تعریف اور ہماری بیان کی ہوئی تفصیل پر غور کرنے سے دور ہو جائے گا۔ حضور ﷺ کی انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہو جانا اور پھر آپس میں مل جانا ایسی بات ہے کہ تمام دنیا کے لوگ ایسا کرنے سے عاجز ہیں۔ یہ معجزہ نہیں تو کیا ہے؟

اسی طرح حضور ﷺ کا بہت سی آئندہ ہونے والی باتوں کا ان کے وقوع سے پہلے خبر دینا اور پھر ان باتوں کا اسی کے مطابق ظاہر ہونا بھی کھلا ہوا معجزہ ہے۔ (۱) اگر آپ کو اس کے وجود میں شبہ ہو تو میں ان باتوں کی تفصیل بیان کر سکتا ہوں جن کے واقع ہونے سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خبر دی تھی۔ اور ان کے وقوع کا علم کسی تجربہ و تحقیق اور آثار و سہاب سے حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔ بلکہ عقل سلیم یقین کر لیتی ہے کہ ان کے مجر نے مافوق اعادۃ طریقے سے ان کی خبر دی اور وہ صحیح نکلی۔

لیکن اگر آپ اسی باتوں کے وقوع کو تسلیم کرتے ہیں مگر ان کو معجزہ بننے میں تامل ہے تو بیان سابق سے یہ شبہ دور ہو جائے گا۔ مہربانی فرما کر آپ اپنے شبہات کی نوعیت کو ذرا واضح کر کے بیان فرمادیں تو اس کے زوالہ کی مزید کوشش کی جائے گی۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

## پانچواں باب قرآن مجید اور دیگر کتب سماویہ

مسجد اقصیٰ آنحضرت ﷺ اور قرآن شریف میں کون افضل ہے؟

(سوال) مسجد بیت المقدس، آنحضرت ﷺ اور قرآن شریف۔ ان تینوں چیزوں میں سے از روئے عقائد کس کو بزرگ و برتر خیال کرنا چاہئے؟

(جواب ۱۹۸) قرآن سے مراد انوار کا ہم نفسی ہے جو خداوند تعالیٰ کی صفات ہے تو اس کا افضل ہو نا ظاہر ہے اور کرم دین کا قدر پر کچھ ہو یا نہ ہو قرآن مجید ہے تو اس قرآن مجید اور مسجد بیت المقدس کو پہلے امد و مسجد حرام، مسجد نبوی سے آنحضرت ﷺ افضل ہیں۔ یونہی قبر اقدس و اطہر کا وہ حصہ جو حضور الوری ﷺ کے جسم مطہر سے ممتاز ہے دو وجہ اس تحقق کے ان تمام اشیاء سے افضل ہے تو پھر آپ کی ذات مقدس کا افضل ہونا ظاہر ہے۔ و مکة افضل منها (ای المدینة علی الراجح الا ما ضم اعضاءه علیہ الصلوٰۃ والسلام فانہ افضل مطلقا حتی من الکعبۃ والعرش و الكرسي (در مختار ص ۲۷۸ ح ۲) وفي رد المحتار قال فی اللباب و الخلاف فیما عد امو صاع القبور، لمقدس فما ضم اعضاءه الشریفة فهو افضل بقاء الارض بالا جماع قال شارحه و کذا ای الخلاف فی غیر البیت فان الکعبۃ افضل من المدینۃ ما عدا الصریح الا قدس و کذا الصریح افضل من المسجد الحرام و قد نقل القاضي عیاض وغیره الا جماع علی تفضیلہ حتی الکعبۃ و الخلاف فیما عداه الخ النہی (۳-۷۸-۲۰۲)۔ (۱۰)

موجودہ دور میں پہلی آسمانی کتابوں پر عمل کرنا جائز ہے یا نہیں؟  
پہلی کتابوں کی منسوخ نہ ماننے والا غلطی پر ہے۔

(سوال) (۱) آیا اس وقت تک کتاب والو اس میں سے کوئی شخص زور، توریت، انجیل پر عمل کر سکتا ہے یا نہیں؟ اگر عمل کر سکتا ہو تو اس کی دلیل کیا ہے؟

(۲) مندرجہ بالا کتابیں منسوخ ہیں یا نہیں؟ اگر کوئی مسلمان منسوخ نہ مانتا ہو تو وہ صحیح روئے ہے یا نہیں؟

نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۵ موی عبد الرحیم کا پتہ ۲۴ بنوی الخری ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۱۹۹) توریت، زور، انجیل پوری پوری منسوخ نہیں ہوئیں، ان میں سے بعض کام منسوخ ہوئے ہیں۔ لیکن اب چونکہ موجودہ توریت اور انجیل تحریف شدہ ہیں اس لئے ان پر عمل نہیں ہو سکتا۔ حدیث میں آیا ہے

لا یصدقوا اهل الكتاب ولا تکتبواہم (۲)



(۲) جو مسلمان یہ لکھا ہو کہ تو راہِ انجیل کا کوئی حکم منسوخ نہیں ہوا اور جو موجودہ تورات و انجیل و

انجیل اور قابل عمل سمجھتا ہو وہ غلط ہے۔ (۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی۔

قرآن مجید افضل ہے یا آپ ﷺ؟

(سوال) قرآن شریف افضل ہے یا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم؟ المسئلی نمبر ۱۵۸ سید ہمدانی محمد شاہ صاحب سجدہ نشین درگاہ سید قلندر اعلیٰ شہباز رحمۃ اللہ علیہ سیوان ضلع دادو ۲۵ شعبان ۱۳۵۲ھ ۱۴ مئی ۱۹۳۳ء

(جواب ۱۶۰) قرآن مجید سے مراد کام اللہ ہو جو حضرت حق جل شانہ کی صفت ہے تو اس کے افضل ہونے میں شبہ نہیں اور اگر قرآن مجید سے مراد مصحف مکتبی قرآن مجید مطبوع یا مکتوب ہو تو حضرت ﷺ کے افضل ہونے میں کوئی شک نہیں۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی۔

(۱) قرآن مجید سے اونچا ہو کر بیٹھنا یا لیٹنا بے ادبی ہے۔

(۲) جس چارپائی کے نیچے قرآن شریف رکھا ہو اس پر بیٹھنا سخت بے ادبی ہے۔

(۳) ادب کا کیا معنی؟

(۴) جس صورت کو عرف عام میں بے ادبی قرار دیا جاتا ہو وہ بے ادبی ہوگی۔

(سوال) (۱) اگر ایک آدمی زمین پر بیٹھا ہو قرآن پاک سامنے رکھ کر تلاوت کر رہا ہو اور دوسرا آدمی چارپائی پر سامنے بیٹھا ہو یہ بیٹھ تو قرآن پاک کے بے ادبی ہے یا نہیں؟ اور وہ چارپائی پر بیٹھا یا لیٹا ہوا آدمی گناہ گار ہو گا یا نہیں؟

(۲) ایک آدمی چارپائی پر لیٹا یا بیٹھا ہو اور قرآن پاک چارپائی کے نیچے رکھ ہو یہ بے ادبی سمجھا نہیں؟ قرآن وحدیث سے حوالہ عنایت فرمائیں۔

(۳) ادب کے کیا معنی ہوتے ہیں؟

(۴) ایک آدمی مبنوی ہے اور امام مسجد بھی ہے اس کا قول ہے کہ نمبر ایک درنمبر دو میں قرآن پاک کی کوئی بے ادبی نہیں ہے۔ یہ ادب صرف ہندوستان کا لہجہ ہے۔ قرآن پاک کا ادب صرف یہ ہے کہ اس میں جو احکام خداوندی ہیں ان پر عمل کیا جادے۔ ہاں اگر کوئی علم کسی آیت یا حدیث یا فقہ سے غفلت کر دے کہ چارپائی پر آدمی بیٹھا ہو اور نیچے قرآن پاک ہو یہ بے ادبی ہے تو میں مان لوں گا۔ اور یہ بھی قول ہے کہ جو شخص

ارعن حابر عن السی صلی اللہ علیہ وسلم حين اتاه عمر فقال : انا سمع احادیث من یهود تعجب افعری ان لکب بعضہا فقال امتهو کو د انہ کما تہوکت الیہود لو کان موسیٰ حب ما وسعہ إلا قاعی (مشکوٰۃ ۳۰ ایچ ایم سعید) ۲۔ لکب بعضہا، فقال : امتهو کو۔ انہ کما تہوکت الیہود لو کان موسیٰ ہما ما وسعہ الا اتباع (نحوۃ ۱۳۰۰ ایچ ایم سعید)

۳۔ صورت میں یہ مخلوق ہے، ہمارے مخلوق میں آپ ﷺ سب سے افضل ہیں۔ وفي السراجۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم اکرم الخلق وفضلہم (معراج النبی ۸۶ ص ۱۰۶)

قرآن پاک سامنے رکھ کر پڑھا ہو وہ خود قرآن پاک کا ادب کرنے کا اس وقت مکلف ہے کہ کوئی حرکت بے ادبی کی نہ کرے اور جو آدمی چارپائی پر بیٹھایا لیٹ ہے یا بیٹھا ہو اپڑھا رہا ہے وہ قرآن پاک کے ادب کا مکلف نہیں ہے۔ جس طرح قرآن پاک میں آتا ہے کہ بغیر وضو قرآن کو ہاتھ نہ لگاؤ، اسی طرح قرآن یا حدیث سے ثابت کر دو کہ مذکورہ صورت ہے ادبی میں داخل ہے ورنہ یہ ٹھیکہ اہل ادب میں نہیں مانتا۔ یہ تو جروا۔

المستفتی نمبر ۵۵۶ محمود حسن (سہل پور) ۲ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ ۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء۔

(جواب ۱۲۱) اگر ایک ہی مکان میں دو ایک ہی جگہ ایسی صورت ہو تو عرف عام میں اس کو بے ادبی قرار دیا جاتا ہے۔ ہذا اس سے احتراز کرنا چاہئے۔ کتب فقہ میں "تلاش کرنے پر اس صورت کی تصریح تو نہیں لی مگر عرفی بے ادبی کا مدلول عرف عام پر ہے۔ اور اسی پر حکم دیا جاتا ہے۔

(۲) یہ صورت پہلی صورت سے زیادہ قبیح ہے کہ باطل قریب ہی نیچے قرآن مجید ہو اور کوئی شخص

لیٹا بیٹھا ہو۔ (۱)

(۳) ادب سے مراد تکریم ہے یعنی قرآن مجید کیسے تھامنا یا معاملہ کیا جائے جس سے اس کی بزرگی اور عظمت ظاہر ہو اور ایسی کارروائی سے احتراز کیا جائے جس سے اس کی بے قدری یا ہانت ہوتی ہو۔

نمبر (۴) سے آخر تک جو باتیں ہیں یہ اس شخص کا خیال ہے اور عرف اس کے خلاف ہے۔ اگر کسی صورت کو عرف عام میں بے ادبی قرار دیا جاتا ہو تو وہ بے ادبی ہوگی خواہ اس کی تصریح کسی کتاب میں نہ ملے۔ مثلاً: یوسیدہ لوراق قرآن مجید کو دفن کرنے میں فقہاء نے لکھا ہے کہ قرآن مجید کو باغی قبر میں رکھ جائے۔ سیدھے گڑھے میں رکھ کر اس پر مٹی نہ ڈالی جائے کہ اس میں بے ادبی ہے۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ ر، دہلی۔

قرآن مجید کے یوسیدہ اور اراق کو جلانے کا حکم۔

(سوال) اگر یوسیدہ اور قرآن مجید کو اس خیال سے جلا دیا جائے کہ ان کی توہین نہ ہو تو یہ فعل جائز ہے یا ناجائز؟ المستفتی نمبر ۶۳۴ مابوئی نور اللہ (شلعہ کل پور) ۲ جب ۱۳۵۳ھ مکیم اکتوبر ۱۹۳۵ء۔ (جواب ۱۲۲) توہین سے محفوظ رکھنے کی غرض سے جلانا مباح ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصاحف کو جب کہ ان کو باقی رکھنا مناسب نہ تھا، جلا دیا تھا۔ فقہ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ ر، دہلی۔

طاقتوں میں رکھے ہوئے قرآن مجید کی طرف پیٹھ ہو جانے میں گناہ نہیں۔

(سوال) (۱) مسجد کے طاقتوں میں درپچوں میں چاروں طرف قرآن شریف رکھے رہتے ہیں۔ فرش سے

۱۔ ولا تقعدوا علی مکان ارفع من اعلیہ القرآن، حیوۃ المسلمین، جامع الامام، ۵۴ ادارہ اسلامیات لاہور  
۲۔ المصحف اذا صار خفياً یسجد به، لایہ بوش و دھیحیح الی اہالۃ العرب علیہ وفی ذلک نوع من حقیر الا ان جعل فوقہ سقف منحت لا یصل النیب الیہ فیہو حبس (حدیث ۵ ۳۳۳) حدیث کو نہ  
۳۔ بہتر ہے چھپا دیا جائے کہ دفن کر دیا جائے یا مٹی میں بہا دیا جائے۔ بہر حال اگر مٹی میں دفن کر دیا جائے تو حدیثی و عقلی دونوں پر جائز ہے۔  
وہم بماسواہ من القرآن ہی کل صحیفۃ او مصحف الی یحرق (بخاری ۳۶۲۲) حدیثی

ایک اور دو گز کی بندہ کی کے درمیان میں۔ درہنچے تو بالکل ہاتھ ہی بھر اٹھتے ہیں۔ ایک مولوی صاحب و خط فرما رہے تھے کہ موندھے سے اونچے رکھنے چاہئیں پھر پیٹھ ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ اسی تک امام صاحب جو نذر نے آپ کے فرمان تک ملتوی رکھا ہے۔ ادب لازمی ہے کیا کیا جائے، آنے والوں کو سمجھایا جائے یا ریٹ تھمتے کتب خاص بندہ کی پر لگوائے جائیں؟

(۲) نمازی فردا و قہل جماعت یا بعد جماعت نماز پڑھتے رہتے ہیں، قرآن خوں بھی تلاوت کرنے لگتے ہیں، اکثر زور زور سے بھی اور بعض بازار کی دکان میں اس قدر زور زور سے پڑھتے ہیں کہ مسجد کے نمازیوں کا دھیان بٹ جاتا ہے۔ ایسے موقعوں پر کیا کیا جائے؟

المستفتی نمبر ۴۶۱ نور محمد صاحب ہید ماثر جو نذر۔ ضلع کرناٹک ۱۷ یقعدہ ۱۳۵۳ھ ۱۱ فروری

۱۹۳۶ء

(جواب ۱۲۳) ہاں موندھوں سے اونچے ہوں تو بہتر ہے۔ ورنہ طاقوں میں رکھے ہوئے قرآن مجید کی طرف پیٹھ ہو جانے میں گناہ نہیں۔

(۲) جب کوئی نماز پڑھا رہا ہو تو قیامت آنے والے کو آہستہ آہستہ پڑھنا لازم ہے۔ زور زور سے پڑھنا گنہگار ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ، دہلی۔

قرآن مجید کے پوسیدہ اور اراق کا حکم۔

(سوال) پرانے ورق مصحف کے کہ قابل اعتناء نہ رہیں تو آگ (۱) میں جلانے چاہئیں یا پانی (۲) میں دھوئے جائیں پھر پانی کو پاک جگہ میں ڈال جائے یا زمین میں محفوظ جگہ پر دفن کئے جائیں۔ جیسا کہ فقہاء نے لکھا ہے:- المصحف اذا صار بحال لا یقرء فیہ یدفن کالمسلم۔ رد المحتار جلد اول ص ۱۳۰ قولہ یدفن فی ای یجعل فی خرقۃ طاهرة و یدفن فی محل غیر ممتنع لا یوطأ و فی الذخیرۃ و ینبغی ان یلحد لہ و لا یشق لہ لانه یحتاج الی اہلۃ التراب علیہ و فی ذلک نوع تحقیر الا اذا جعل فوقہ سقفا بحیث لا یصل التراب الیہ فہو حسن ایضاً الخ در مختار جلد اول ۱۳۰ قولہ کا لمسلم فانه مکرم و اذا مات و عدم نفسه یدفن و كذلك المصحف فلیس فی اہانة اہالۃ لہ بل ذلک اکرام خوفا من الامتہان۔ در مختار جلد اول ص ۱۳۱۔ بینوا تو جروا

المستفتی نمبر ۵۱۷ مولوی سراج الدین (ضلع ملتان) ۱۸ ذی قعدہ ۱۳۵۳ھ ۱۲ فروری ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۲۴) محفوظ مقام میں دفن کر دینا بھی جائز ہے لیکن جلادینا آج کل زیادہ بہتر ہے کیونکہ ایسا محفوظ مقام دستیاب ہونا مشکل ہے کہ وہاں آدمی یا جانور نہ ٹپکتی سکیں۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مصحف و جلادنا اس کے جواز کی دلیل ہے۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ، دہلی۔

۱۔ وہی محیط بکھرہ دفع الصوت لقراءۃ القرآن عند المشتعلین بالاعمال، مجموعۃ الفتاویٰ علی هامش خلاصۃ الفتاویٰ، (۳، ۳۳۰) ص ۱۰۰۔

۲۔ و امر بما سواہ من القرآن فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق (بخاری: ۴۶۱۰۲)

(جواب ۱۲۵) دیگر یہ سیدہ اور اہل قرآن مجید جب انکشاف کے قابل نہ رہیں تو ان کو دفن کر دینا چاہئے، عریضے مقام پر کہ وہاں آدمیوں یا جانوروں کے قدم نہ چنچیں اور اگر ایسا مقام دستیاب نہ ہو تو پھر احتیاط سے جلا کر رکھ دینا چاہئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصاحب کو اسی غرض سے جلا دیا تھا۔ جلا پھر نہ کرنا چاہئے۔ محمد کفایت اللہ کا نالہ، دہلی۔

قرآنی آیات اور قابل احترام مضامین والے اور اہل کوردی میں استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ (سوال) اخباروں کے اندر جو قرآن پاک کی آیتیں لکھی جوتی ہیں اور ان اخباروں کو پڑھنے کے بعد رومی میں استعمال کرتے ہیں۔ یہ جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۹۵۱ عبد الرزاق صاحب (لوحین) ۳ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ ۲۶ مئی ۱۹۳۶ء (جواب ۱۲۶) اخباروں کے اندر قرآن پاک کی آیتیں یا اور قابل احترام مضامین ہوں تو ان کو رومی میں استعمال کرنا جائز ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کا نالہ، دہلی۔

جلسہ میں قرآن مجید کی تلاوت کو بقیہ امور پر مقدم رکھنا چاہئے۔ (سوال) بھٹوں کو سمجھانے کے لئے جسہ کرنا جائز ہے۔ اس میں قرآن شریف کی تلاوت اور کہانی یا مضمون اور نظم تین چیزیں ہوتی ہیں۔ اس میں ایک ترتیب تو یہ ہے کہ اول پھر قرآن شریف کی تلاوت کر لیں اس کے بعد کہانی اور نظم کا مرتبہ رکھ جائے۔ دوسری ترتیب یہ ہے کہ اول کہانی پھر قرآن شریف پھر نظم ان دونوں صورتوں میں سے بجز صورت کون سی ہے۔ قرآن شریف کی تقدیم افضل ہے یا نظم اور کہانیوں کا مقدم کرنا جو صورت شرفاً افضل ہو بیان فرمائیں۔

المستفتی نمبر ۱۰۸۳ عبد العزیز سلمہ (دہلی) ۱۰ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ ۳۰ جولائی ۱۹۳۶ء (جواب ۱۲۷) قرآن شریف کی تقدیم افضل ہے۔ تاکہ وہ پہلے ہو جائے کی وجہ سے کہانی اور نظم کے ساتھ احتیاط سے محفوظ رہے۔ فقط محمد کفایت اللہ کا نالہ، دہلی۔

اجواب صحیح۔ حبیب ام سلین نائب مفتی مدرسہ امینہ دہلی۔ اجواب صحیح۔ ریاض الدین غنی عنہ مدرسہ وراہ معلوم دہلی۔ اجواب صحیح محمد مظہر امہ مظہر امہ مدرسہ چوہدری دہلی۔

قرآن مجید کا بغیر عربی متن کے محض ترجمہ شائع کرنا کیسا ہے؟  
کیا قرآن شریف کا ایسا ترجمہ جس میں عربی عبارت بالکل نہ ہو  
اور بالکل عربی عبارت نہ ہو شائع کرنا درست ہے۔

المستفتی نمبر ۱۱۹۹ نیاز احمد صاحب (لاہور) ۷ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۶۸) قرآن مجید کی اصل نظم عربی اور اس کی خصوصیت کی حفاظت کے لئے ضروری ہے کہ اس عبارت ترجمہ کے ساتھ ضرور ہے۔ خالص ترجمہ کی اشاعت میں تغیر و تبدل کے امکانات زیادہ ہیں اس لئے اس پر اقدم کرنا مسلمانوں کے لئے قریب صوب نہیں۔ ۱ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی۔

”میں مولوی کے مقابلے میں قرآن وحدیث کو نہیں مانتا نہ سنا چاہتا ہوں“ کہنا کیسا ہے؟ (سوال) ایک شخص کتاب کے میں قرآن وحدیث کو نہیں جانتا نہ میں مولوی کے مقابلے میں کوئی بات قرآن وحدیث کی سنا چاہتا ہوں، خواہ ہمارے مولوی غلط ہی کہیں۔ ایسے آدمی کے دوسرے کیا حکم ہے؟

المستفتی نمبر ۱۴۸۸ محمد اسماعیل صاحب (امرت سر) ۲۳ شوال ۱۳۵۵ھ ۷ مئی ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۶۹) یہ قول کہ میں مولوی کے مقابلے میں قرآن وحدیث کو نہیں جانتا نہ سنا چاہتا ہوں۔ بہت سخت گناہ کی بات ہے اور موجب فق ہے۔ ۲ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی۔

قرآن مجید کی ضعیف و نشر اور تجارت سے نفع حاصل کرنا جائز ہے۔

قرآن کریم کو بغرض تعلیم پارہ پارہ کر کے چھاپنا درست ہے۔

(سوال ۱) قرآن کریم کی طبع و نشر غیر مسمیٰ اقوام کے ہاتھ میں نہیں ہونا چاہئے۔ اگر کوئی مسلم کمپنی کوئی بینک مسلم ایسا کام اپنے ہاتھ میں لے تو لوگوں کو اس نستی کا مشکور ہونا چاہئے۔ لیکن اس نستی کو قرآن کریم کو ایک مال تجارت تصور نہ کرنا چاہئے۔ ہاں اس کے متعلق جس قدر مصارف (خواہ بیش یا قلیل) ہوں ان کو وصول کرنے کا حق حاصل ہے۔ مگر اس سے زیادہ وصول کرنا ہرگز ہرگز نہیں ہے۔ جو روپیہ بہر منافع اس طرح سے حاصل ہو گا وہ جائز ہے۔ میرا یہ خیال صحیح ہے تو پھر ایسے منافع کے حصہ داران بھی جائز روپیہ حاصل نہیں کرتے اور اختیار اسی میں ہے کہ اس منافع سے پرہیز کیا جاوے۔ عوام کو عموماً اور امراء کو خصوصاً۔

(۲) قرآن کریم کو حصہ حصہ کر کے (مثلاً چھ بورہ۔ پندرہ سورہ۔ سیزدہ سورہ) چھپو نا درست ہے یا اس طرح قرآن کریم کا پارہ پارہ ہو جانے کا اندیشہ نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ قرآن کریم کی حفاظت کا مذہب خود اللہ کریم ہے۔

(۳) قرآن کا بہت رنگ وغیرہ کرنا کہ اس کی صورت مزین معلوم ہو، نیز موجودہ زمانہ کے مطابق بھی ہے تو یہ کمال تک درست ہے۔

المستفتی نمبر ۱۳۵۹ محمد برکت علی صاحب سب پنج پشور (جاندھر) ۳ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ ۱۶ مئی

فروری ۱۹۳۷ء

۱۔ ان اعداد القراءۃ بالفارسیۃ او بالحدیث مصحفاً بہا یعنی (اشیاء ۱/۳۸۹)

۲۔ ذہن متنبی صاحب سناختیان اثر کا فتویٰ میں دیکھو۔ مگر یہ کلمات کہنے کی کوئی کافرت ہے۔ وبکفر الذمیرۃ من القرآن

۳۔ سحر مامد۔ (الخرار) ق ۵ ۳۱۲

(جواب ۱۳۰) (۱) مصحف مطبوعہ یقلمی مالک کی ملک میں اور وہ ان کو بیع کر سکتے ہیں، اور ان کی تجارت ممنوع ہونے کی کوئی وجہ نہیں اور قرآن کریم کی صیغ اور نشر اور تجارت سے نفع حاصل کرنا جائز ہے۔ (۲) حصہ حصہ کر کے شائع کرنا مباح ہے اور غرض حلیمہ بنوں کے لئے پادہ پادہ کر کے چھ پنا بھی منیہ ہے اور سلفا اور خلفا معمول پہ ہے۔

(۳) یہ صورت خلاف اولیٰ ہے، لیکن اگر غرض قرآن مجید کی عظمت و احترام ہو تو مباح ہے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ علی

بلا قصد سپارہ ہاتھ سے گر جانے پر پکڑ نہیں۔

(سوال) تین سال کا عرصہ ہوا کہ مسجد میں شب کو زید و بحر کا چھ جھگڑا ہوا۔ دونوں بیٹھے ہوئے تھے در نہ میں گفتگو باہمی کر رہے تھے۔ زید نے سپارہ ہاتھ میں لے کر بحر سے یہ کہا کہ میں نے پہلے بھی قسم کھائی تھی جس پر تم نے اعتبار نہیں کیا۔ پس زید کے ہاتھ سے سپارہ فرش پر گر پڑا۔ بعد اس کے دونوں کچھ عرصہ تک ہم کام نہیں ہوئے۔ جب دو گونے پہنچے، پھر وہ دونوں کو مجبور کیا تو زید نے خود چھوٹے ہونے کے سبب بحر سے معافی مانگ لی اور دونوں راضی ہو گئے۔ لیکن بحر پھر بھی مسجد میں نہیں آیا اور مسجد اور جماعت کو اس نے ترک ہی رکھا۔ بحر سے جب دریافت کیا گیا تو اس نے یہ کہا کہ زید کے ہاتھ سے جو سپارہ گر پڑا ہے اس پر شرعی کسی مولوی صاحب کا حکم ہونا چاہیے، جب میں مسجد میں آؤں گا۔ اور زید مسجد میں تمام نمازیوں کے روز یہ اعلان کر چکا ہے کہ میں نے حیثیت چھوٹے ہونے کے بحر سے راضی نامہ کر لیا اور معافی کا خواستگار ہوا۔ اور جو سپارہ کہ غصے میں میرے ہاتھ سے گرا اس پر اللہ تعالیٰ درگاہ میں توبہ کی۔ اب حضور مہربانی فرما کر دونوں کے بارے میں جو حکم شرعی ہو، جواب دیجیے گا۔ تاکہ حضور کے جواب پر سب متفق ہوں۔ المستفتی نمبر ۱۴۰۰ مولوی بہار خان صاحب۔

اے۔ فی۔ مئی نمبر ۱۳ چھوٹی (جن) ۲۷ محرم ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۰ اپریل ۱۹۳۷ء۔

(جواب ۱۳۱) زید کے ہاتھ سے بلا قصد سپارہ گر گیا تو زید پر کوئی مواخذہ نہیں۔ صرف اس بے احتیاسی اور غفلت کی وجہ سے اس کو بارگاہہ احزاب عزت جل شانہ میں توبہ و استغفار کر لینا کافی ہے بحر کو اس میں مداخلت کا کوئی حق نہیں۔ زید اور بحر کے درمیان کشیدگی کے جو اسباب تھے دور فرغ کر دیئے گئے اور معافی ہو گئی تو بحر کو زید کے ساتھ کام و سلام کرنے اور مسجد و جماعت میں شریک ہونے سے باز نہیں رہنا چاہئے۔ (۳) فقط محمد کفایت اللہ

ہندی رسم الخط میں قرآن کریم شائع کرنا جائز نہیں۔

ہندوؤں میں قرآنی تعلیمات کی نشر و اشاعت اور ان کی ہدایت کے لئے ہندی ترجمہ کے ساتھ آ۔

۱۔ کاغذ اور سیاہی اس سے محفوظ ہے اس سے صحیف کی تجارت جائز ہے۔

۲۔ وحی الخلیۃ المصطفیٰ المصطفیٰ (تجوید مع الہدایہ ۲۰ ۳۸۶ سعید)

۳۔ عن ابی ایوب الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لرجل یشیر احدا فوق ثلث لیل (بخاری)

شریف ۲ ۸۹۷ قمری کتب دین

ہندی رسم الخط میں متن بھی درج کیا جائے تو کیسا ہے؟

المستفتی نمبر ۲۵۶ محمد عبدالحی (کانپور) ۲۰ محرم ۱۳۵۹ھ م ۲۹ فروری ۱۹۳۰ء

(جواب ۱۳۲) چونکہ ہندی رسم الخط میں عربی کے کئی حرف نہیں ہیں اور نہ ان کو ظاہر کرنے کے لئے وہی قفل علامات ہیں اس لئے متن قرآن اور نظم فرقان کو ہندی رسم الخط میں شائع کرنا جو نہیں ہندی ترجمہ ہندی رسم الخط میں شائع کیا جاسکتا ہے، مگر نظم قرآن کو عربی رسم الخط میں ہی لکھا جائے۔ (۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ دہلی۔

غیر مسلم سے قرآن پاک کی جلد عوامانہ

(سوال) جہاں جلد ساز مسلمان نہ ہو وہاں ہندو جلد ساز سے کام مجید مترجم کی جلد عوامانہ جازیا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۲۵۱ شیخ محبت حسین (ضلع ٹرہ) ۱۵ اربع الاول ۱۳۵۹ھ م ۱۶ مئی ۱۹۳۸ء۔

(جواب ۱۳۳) ہندو جلد ساز سے حتی الامکان قرآن مجید کی جلد نہ عوائی جائے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ دہلی

قرآن کریم کے یو سیدہ اور اق کا حکم

(سوال) قرآن مجید کے اور اق منہ کو کس طرح ضائع کیا جائے؟

(از اخبار رسد روزہ المذہبیہ دہلی مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۲۵ء)

(جواب ۱۳۴) نمائے کرام نے قرآن پاک کے اور اق منہ کے لئے یہ ترکیب بتائی ہے کہ نہ کسی رتن میں رکھ کر بھٹی قبر کے مشابہ گڑھا کھود کر ایسے مقام میں دفن کر دیا جائے جہاں آدمی اور جانور نہ پہنچتے ہوں، (۱) مگر ایک جگہ کا آج کل ملنا مشکل ہے، اس لئے اگر جلا کر ان کی راکھ دریا میں ڈال دی جائے تو اس میں زیادہ امن ہے۔ (۲) محمد کفایت اللہ غفرلہ

قرآن پاک کے علاوہ جو دس پارے بتائے جاتے ہیں

ان کو تاپاک چیز کے ساتھ تشبیہ دینا

(از اخبار رسد روزہ المذہبیہ دہلی مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۲۷ء)

(سوال) مقام لود گیر مجلس شب قدر میں ایک واعظ صاحب نے اثنائے وعظ میں یوں فرمایا کہ کام مجید میں تمہیں پاروں کے علاوہ دس پارے اور ہیں جو صوفیایان کرتے ہیں، انہوں نے ان پاروں کو ایسا پوشیدہ رکھا ہے جیس کہ عورت اپنی حیض کی چند یوں کو پوشیدہ رکھتی ہے۔ پس ایسی مجلس متبرک میں واعظ صاحب کا کام پاک کو ایک ایسی مجلس چیز سے تشبیہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

۱۔ اعتداد القراءۃ بالعارضیۃ وازداد یکتب مصحفاً بہا منیع، وان کتب القرآن وتفسیر کل حرف و ترجمتہ حار (درالمنہر ۳۸۹۱ء)

۲۔ المصحف اذا صار خفياً یلحدلہ (حدید: ۵۰۳۲۳ء)

۳۔ نیز یہ ہے کہ جہاں غیر دیہات میں یہودیہ یا جہاں المصحف اذا صار حلقاً وتعلوت القراءۃ مہ لا یعرق بالانار وہی ماحد (حدید: ۳۲۳ء) ولا یس ہان تلقی فی ماء جار (درالمنہر: ۱۰۷۷۱ء)

(جواب ۱۳۵) انرچہ و دنیا صاحب نے غالباً یہ الفاظ بطور تخریج بیان کیے ہیں۔ مطلب یہ ہو گا کہ قرآن مجید نہیں تیس پاروں میں جو موجود ہیں کامل و مکمل ہے۔ اس کے علاوہ دوس پارے نہیں ہیں۔ جو لوگ اور دس پارے بیان کرتے ہیں تو یہ ان کو منظر عام پر نہیں لیتے؟ اور کیوں ان افتراء کو رد چاروں دانش کے پتوں پر طرح چھپاتے ہیں۔ خاصہ یہ کہ جو دس پارے درج کئے جاتے ہیں اور ان کو قرآن کا جزو قرار دیا جاتا ہے وہ تثلیث کذب و افتراء کے نپاک ہی ہوں گے۔ اس لئے مضمون مذکور کی نوعیت اگر یہی ہو تو مضمون فی حقہ قرآن لازم نہیں ہے۔ تاہم اس طرح سے تعبیر کرنا بھی صحیح طریقے پر مبنی نہیں ہے کہ اس سے غلط فہمی ہو سکتی ہے اور ہوئی۔ کہ اس سوال کی نوبت آئی۔ محمد نجفیت اللہ کا نالہ مدلل دہی۔

### مسئلہ خلق قرآن

(از اخیر احمدیہ دہلی مورخہ ۲۰ آئندہ ۱۹۳۴ء)

(سوال) مولوی محمد مسمیٰ صاحب اہل پوری نے ایک مجلس میں ارشاد فرمایا کہ کافہ سیاسی مخلوق ہے اور کافہ مخالف ہے۔ کیا یہ بات درست ہے؟

(جواب ۱۳۶) قرآن مجید، حوام، جس کو قرآن مجید، کام مجید کہتے ہیں وہ مصنف ہے۔ یعنی کاندیاؤں جو چنے پر کھیا ہو یا چھاپا قرآن۔ یہ یقیناً مخلوق ہے، حادث ہے۔ اور کلام پاک جو ہم اپنی زبان سے پڑھتے ہیں اور تہذیب الفاظ سے اس کی عبارت ہمیں ہے، یہ بھی مخلوق اور حادث ہے۔ اس کے لوہے اس کا مدلول جتنی وہ کام ہے جس کو ہم سمجھتے ہیں کہ خدا کا کام ہے تو وہ کام نفسی مخلوق نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی صفت ہے۔ وہی خداوند خلق یا مخلوق نہیں ہے۔ بلکہ خالق، ذاتی صفت ہے۔ (۱۲) محمد نجفیت اللہ کا نالہ مدلل دہی۔

(۱) قرآنی آیت والے اخبارات کو ردی میں استعمال کرنا مناسب نہیں۔

(۲) قرآن کریم پاس موجود ہو کسی کی تعظیم کیلئے کھڑا ہونا۔

(از اخیر احمدیہ دہلی مورخہ یکم اپریل ۱۹۳۶ء)

(سوال) (۱) ائمہ اخبارات و غیرہ میں اللہ عزوجل کے اسماء یا آیات قرآنی یا رسول اللہ ﷺ کا اسم مبارک یا احادیث و غیرہ لکھی رہتی ہیں۔ ایسے اخبار و گزشتہ میں پڑھ دیتے ہیں، پھر وہ ردی کا غند پڑیوں میں لٹاؤں میں اٹایا جاتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

(۲) جب کہ ہر سامنے پلایا قرآن بریہ موجود ہو تو کیا ہم کسی شخص کی تعظیم کے لئے کہہ

ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ اور اگر تعظیم کے لئے قرآن کریم لے ہوئے کھڑے ہو جائیں تو کیسا ہے؟

۱۔ فتراء ایسی باتوں سے منع فرمائیے، جسے عام مذاہمی کا ہر دوجائے، لکن الاولى ان لا یقرء بالغریبہ عند العوام عبانہ لدیہم" (لدرمعارف ۱۰۵۳ء) (۲) وقرآن کلام اللہ تعالیٰ غیر مخلوق و عقب القرآن کلام اللہ تعالیٰ لہذا ذکر المشابیح من انہ یقال القرآن کلام اللہ

تعالیٰ غیر مخلوق و لا یقال القرآن غیر مخلوق لہذا یسأل الی التہم ان المؤلف من الاصوات و الحروف قدیم (۱۱۹) (۱۱۹) (۱۱۹)



(جواب ۱۳۷) (۱) ایت خبایوں کو جو دینا چاہتے ہو وہی میں فروخت کرنا مناسب نہیں۔

(۲) قرآن مجید کے تعظیم کے لئے کھڑے ہونا شرعاً ثابت نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ دہلی۔

استدراک (انجلیہ مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۳۶ء)

سول نمبر ۲۴ کا صحیح جواب یہ ہے کہ اٹائے تاوت قرآن مجید میں کسی شخص کی تعظیم کے لئے کھڑے ہونا نہیں چاہئے (اور اگر تاوت نہیں کر رہا، صرف قرآن مجید پاس رکھا ہے تو کسی آتے والے کی تعظیم کے لئے کھڑے ہونے میں مضائقہ نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ دہلی۔

(۱) قرآن شریف کو بغیر وضو کے چھونا ناجائز ہے۔

(۲) قرآن مجید کا غیر عربی میں ترجمہ جائز ہے۔

(۳) قرآن شریف کے ترجمے کو بغیر وضو کے ہاتھ لگانا۔

(۴) قرآن مجید کا ترجمہ غیر مسلم کے ہاتھ فروخت کرنا۔

(۵) قرآن مجید کا متن غیر عربی رسم الخط میں لکھنا۔

(۶) کاغذ پر لکھی ہوئی آیت کو بغیر وضو کے چھونا۔

(۷) قرآن شریف کے یہ سید و جلدوں کا حکم۔

(۸) (۹) تاوت پر اجرت لینا جائز نہیں اور اجرت لینے والے کی امامت درست نہیں۔

(۱۰) امامت کی اجرت کا حکم۔

(۱۱) ”لَا يَمْسُهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ“ سے کیا مراد ہے؟

(زاخدار سے روزہ ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء پر ۱۳ مئی ۱۹۳۶ء)

(سوال) (۱) قرآن شریف کو بغیر وضو کے چھونا کیسا ہے؟

(۲) قرآن شریف کا ترجمہ کرنا مثلاً انگریزی، سرائیکی، ملیالم وغیرہ میں جائز ہے یا ناجائز؟

(۳) قرآن شریف پر ترجمہ کیا ہو یا تھوڑا بغیر وضو کے ہر فاسق و فاجر مسلمان کے ہاتھوں استعمال کرنا کیسا ہے؟

(۴) قرآن شریف کا ترجمہ غیر مسلم کے ہاتھوں فروخت کرنا کیسا ہے؟

(۵) قرآن شریف کی اسلی عربی عبارت کی غیر عربی رسم الخط میں لکھنا جائز ہے یا نہیں؟

(۶) قرآن شریف کی کوئی آیت کسی کاغذ پر لکھی ہوئی ہو اس کو بغیر وضو کے چھو سکتے ہیں یا نہیں؟

(۷) قرآن شریف کی کچھ نہ کی ایسی جہیں جو بوجہ تشنگی استعمال میں نہ آسکتے ہوں انہیں کیا کرنا

چاہئے؟

یہ تمام سوالات جب کہ ”واللہ اعلم“ کا ترویج کا باب نہ ہو، لیکن ان میں سے کوئی نہ دو دور ان سوالات نہ ہوئے ہیں وہی  
 ”نہ“ لغو یفرون القرآن من المصاحف او یقرء رجل واحد فدخل علیہ من الاجلہ والا شراف . فقد الفاری لاجلہ  
 قالو ن دخل عالمہ او ابودہ او اسادہ الذی عسہ لعلہ . حرکہ . یقوم لاجلہ . وسو ذلک لایحور (حدید ۵ ۳۱۶ ماہدیہ)



## چھٹا باب خلیفہ، امام، امیر

حدیث میں بارہ خلفاء سے کون مراد ہے؟

(سوال) بموجب حدیث مندرجہ ذیل جن کے اسمائے گرامی کی تصریح ہمیں کون سے خلفاء مقصود ہیں۔  
برائے مربانی ان خلفاء کے اسمائے مبارک سے اطوارِ خشک۔ حدیث یہ ہے۔ عن جابر بن سمرة قال  
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يزال الاسلام عزيزا الى اثني عشر خليفة  
كلهم من قريش . وفي رواية لا يزال امر الناس ما ضيا ما اولهم اثنا عشر رجلا كلهم من قريش  
وفي رواية لا يزال الدين قائما حتى تقوم الساعة او يكون عليهم اثنا عشر خليفة كلهم من  
قريش . مشکوة المصابيح جلد چهارم . مناقب قريش .

(جواب ۱۴۰) اس حدیث کے معنی میں تین قول ہیں۔ قول اول کا خلاصہ یہ ہے کہ اثنا عشر خلیفہ سے وہ  
امراء بنی امیہ مراد ہیں جو زمانہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سر پر آئے سلطنت ہوئے۔ وریہ قول ثانی  
مرح نہیں بلکہ صرف استقامت سلطنت کا بتانا مقصود ہے۔ وریہ صورت میں ان کے نام یہ ہیں۔ (۱) یزید بن  
معاویہ (۲) معاویہ بن یزید (۳) عبدالملک۔ (۴) ولید۔ (۵) سلیمان۔ (۶) عمر بن عبدالعزیز۔ (۷) یزید بن  
مبدالملک۔ (۸) ہشام۔ (۹) ولید بن یزید۔ (۱۰) یزید بن ولید بن عبدالملک۔ (۱۱) ہرانیہ بن ولید۔ (۱۲)  
مروان بن محمد۔ چنانچہ بنی امیہ میں یہ بارہ خلفاء ہوئے ان کے بعد سلطنت بنی امیہ سے نکل کر بنی عباس میں  
چلی گئی۔

دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد بارہ خلیفہ ہیں جو امام مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد ہوں گے  
جن میں سے پانچ حضرات حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہوں گے اور پانچ حضرات حسین رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ کی اولاد سے۔ ان سب کے بعد پھر ایک بزرگ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہوں گے اور ان  
کے بعد ان کے صاحبزادے۔ اس طرح بارہ خلیفہ ہوں گے اور سب امام ہر حق ہوں گے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ بارہ خلیفہ ہر حق قیامت تک پورے ہو جائیں گے۔ متصل ہو یا ضروری نہیں۔ یہ  
تینوں قول مجمع البحار میں موجود ہیں۔ (۱) محمد کفایت اللہ کالہ اللہ دہلی۔

حضرت علی سب سے افضل ہیں اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے بارے  
میں ”آپ ﷺ نے کچھ نہیں فرمایا“ کہنے والے کی امامت کا حکم۔

(سوال) زید کہتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ، خدقاء میں افضل ہیں اور حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ کی خلافت انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے متفق ہو کر کر لی اور آنحضرت ﷺ نے حضرت صدیق رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کی خلافت کی بات چھ ارشاد نہیں فرمایا۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۴۱) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل بتانا اور فضیلت کا یہ دین تمام علمائے اہل سنت و اجماعت کے خلاف ہے۔ اہل سنت و اجماعت کا ایمانی عقیدہ یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام امت محمدیہ سے افضل ہیں (۱) صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے متعلق یہ منہ کہ انصار نے مشتق ہو کر انیس خیفہ بنالیا، قائل کی ہو اقیست پر مبنی ہے۔ صدر ثورث و ع سے قریش کے خلاف تھے۔ ان انصاری و خیفہ بنالیا پڑتے تھے۔ بلا آخر یہاں تک کہ ایک خیفہ قریشی ہو تو ایک انصاری (۲) لیکن تمام صحابہ جریں و انصار میں سے یہ کسی نے نہ کہا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل یا خلافت کے زیادہ مستحق اور حقدار ہیں۔ حضرت صدیق و خلافت و تمام صحابہ جریں و انصار نے تسلیم کیا۔ ۱۳ اور یہاں نہ تسلیم کرتے جب کہ خود رسول اکرم ﷺ نے اپنے اہل زمرہ سے حضرت صدیق پر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و اپنا جانشین بنادیا۔ اور نماز پڑھانے میں جو وہ ہدایت مانڈے رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پند اور اشخاص کے اس اصرار کے کہ کسی دوسرے کو امام بنایا جائے، آپ ﷺ نے نہ مانا۔ اور ناولی کے لیے میں فرمایا کہ تم صحابہ و صحابہ علیہ السلام ہو، یعنی مجھ کو ایک امر حق سے بھیجنا پڑتی ہو۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہی امام بنالیا۔ (۴) اور آنحضرت ﷺ نے بطور پیشگوئی پہلے ہی فرمایا تھا کہ بابی اللہ و المؤمنون الا انما کفر یعنی نہ خدا ہی دوسرے کو خیفہ بنونے دے گا نہ مسلمان کسی دوسرے کو خیفہ بنائیں گے۔ (۵) آپ ﷺ کے اس ارشاد سے معلوم ہو گیا کہ آپ ﷺ کو نور وحی سے یہ بات معلوم ہو گئی تھی کہ میرے بعد خود حضرت رب العز و جل جلالہ ہی طرف سے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خیفہ بنائے جائیں گے۔ نیز مسلمان بھی کسی دوسرے کو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہوتے ہوئے پسند نہ کریں گے۔ اسی لئے آپ ﷺ نے صحابہ ان و خلافت کے متعلق کچھ ارشاد فرمائے کی ضرورت نہ سمجھی۔ لیکن آپ ﷺ کا یہ طرز عمل اور یہ ارشادات بھی تہہ تنہہ تھے۔

پس مذہب حق یہی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق ہی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تمام امت محمدیہ سے افضل تھے۔ یہ منہ کہ حضرت ﷺ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے متعلق کچھ نہیں فرمایا صحیح نہیں۔ جیسا کہ آپ کے ارشادات جو شہسوار کے ہیں بشرت خلافت صدیق پر ہوتے ہیں۔ نیز آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے متعلق بھی کچھ تصریح نہیں فرمائی پھر ان کو سوجھ سے مستحق خلافت قرار دے لیا۔ پس حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت کا یہ قائل مبتدع ہے اور اس کی امامت مکر وہ ہے واللہ اعلم و اعلم انما احکم۔ (۱)

۱۔ فضل البشر بعد نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام ابو بکر وصی اللہ تعالیٰ عنہ (شرح العقائد ۲۲۳ ج ۱ ص ۱۰۰)

۲۔ فقال جابر بن السدس لا والله لا یفعل ما امر و منکم امیر (بخاری شریف ۱ ص ۱۰۰ ج ۱ کتاب النبی)

۳۔ لان الصحابة قد اجمعوا یؤیدون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستغفروا لہم عفی جراحہ لہی بکر فاجمعوا علی ذلک و ما یحیی علی علی و اس لانتہاد بعد نولف کان مہ ۱۴ (شرح العقائد ۳۲۶ ج ۱ ص ۱۰۰)

۴۔ بخاری شریف ۵۵۵ ج ۱ ص ۱۰۰

۵۔ مسلم شریف ۲۲ ج ۱ ص ۱۰۰

۶۔ الرافضی ان کان یغفل علی کرمہ اللہ و وجہہ علی ابی بکر وصی اللہ تعالیٰ عنہ لا یكون کافرا الا انه متدع (حمد ۲ ص ۱۰۰) ابو بکر و محمد متدع صاحب المدعہ و ہی الا عقاد خلاف المعروف (الدر المختار ۱ ص ۵۵۹ ج ۱)

امام اور ولی میں فرق ۔

(سوال) امام اور ولی میں کیا فرق ہے ؟

المستفتی نمبر ۳۵۴ انور اسلام (رقمون) ۳ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ ۱۵ فروری ۱۹۳۷ء ۔  
(جواب ۱۳۲) ولی امام بھی ہو سکتا ہے اور امام ولی ہو سکتا ہے ۔ امام تو اس کو کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی کوئی جرحت اس کو اپنا پیشوا اور مقتدا قرار دے (۱) اور ولی اس کو کہتے ہیں ، جو اللہ تعالیٰ کی احانت کرے اور مصیبت سے اپنے اور خدا کو دست بردار رہے ۔ (۲) محمد کفایت اللہ کا ترجمہ دہلی ۔

اشہار علمائے اہل حدیث اور احناف کا متفقہ فتویٰ میں درج فتویٰ کی وضاحت ۔  
(سوال) عرض ہے کہ ایک مطبوعہ پوسٹر قبل از عید اضحیٰ شائع ہوا جس کی سرخی یہ ہے کہ ”علماء اہل حدیث و احناف کا متفقہ فتویٰ“ جو منسلک عریضہ ہذا ہے ۔ اس میں مجھ عاجز اور والد محترم جناب مولانا عبدالوہاب صاحب مرحوم و نیز جماعت غرباء اہل حدیث کے خود ساختہ عقائد از سائل بشکل سوال ۴ تا ۱۴ ظاہر کئے گئے ہیں ۔ ان کے جوابات میں جناب کی طرف سے جواب نمبر ۲۶ درج ہے ۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا سوالات نمبر ۴ تا ۱۴ عین آپ کے پاس سائل نے کر آیا اور جواب جو آپ کی طرف منسوب کیا گیا ہے وہ فی الواقع انہیں سوالات کے جواب میں آں جناب ہی نے تحریر فرمایا ہے ، امید کہ اخلاق کریمانہ کو مد نظر رکھتے ہوئے اصل حقیقت سے آگاہ فرما کر شکریہ کا موقعہ دین گے ۔

دیگر سائل نے سوالات میں جو عقائد ہماری طرف منسوب کئے ہیں ، وہ بالکل غلط اور تعصب پر مبنی ہیں ۔ ہمارے جو عقائد ہیں وہ اشہار عنوان ”اسلام عام ہمارے رفع اتمام“ میں درج ہیں ۔ جس کی ایک کاپی ارسال خدمت ہے ۔ کیا ان عقائد کے سبب سے میں اور میرے والد اور میری جماعت خارج از اسلام ہو سکتے ہیں اور جمیع حقوق اسلامی سے محروم ۔ نیز جو شخص کسی کے متعلق خلاف واقعہ سوالات کر کے مسلمانوں میں تشیبت و تفریق کا باعث ہو اس کے بارے میں اسلام کا کیا حکم ہے ۔ آن جناب بلا کسی رو رعایت کے آزادانہ جواب تحریر فرما کر ممنون فرمادیں ۔ فقط

المستفتی نمبر ۳۷۲ ۱۳۷۲ محمد عید السار خاوم جماعت غرباء اہل حدیث صدر بازار دہلی ۲۲ ذی الحجہ

۱۳۵۵ھ ۶ مارچ ۱۹۳۷ء ۔

(جواب ۱۴۳) پوسٹر بعنوان ”علمائے اہل حدیث و احناف کا متفقہ فتویٰ“ میں نے دیکھا ، مجھے افسوس ہے کہ اس بارے میں جو استثناء میرے پاس آیا تھا اور جو جواب میں نے لکھا تھا ، اس کی نقل نہیں رکھی گئی ۔ جواب نمبر ۲۶ کی عبارت پڑھنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ عبارت میری ہے لیکن مجھے یہ یاد نہیں آتا کہ اس کی

۱۔ و یضربا مما بالمیعة وہی السامیة واما بیعة جماعۃ من العلماء و من اهل الراى والتدبیر (اشامیہ ۳۔ ۲۶۳ عید)  
۲۔ والوی هو العارف بالہدای و صفاتہ حسب ما یمکن المواظ علی الطاعات المجتہب عن المعاصی المعروض عن  
جماعت فی النذات والشہوب (شرفیہ ۱۲۰ ص ۱۲۰ عید)

عہدت بھی یہی تھی یا نہیں۔ میرا حال میرا جواب ان دعویٰ اور خیالات کے متعلق ہے جو سوال میں مذکور تھے۔  
 اشخاص کے متعلق نہیں۔ جن لوگوں کے وہ عقائد و دعویٰ اور خیالات ہوں ان کے ساتھ فتویٰ کا تعلق ہے اور  
 جن کے وہ عقائد و خیالات نہ ہوں ان کے ساتھ میرا جواب متعلق نہیں مثلاً ان کا یہ خیال نہ ہو کہ مولوی  
 عبدالوہاب صاحب یا آپ ایسے واجب اطاعت امام ہیں کہ جو شخص ان کی بیعت میں داخل نہیں تھا آپ کی  
 بیعت میں داخل نہیں، وہ باغی، کافر، جاہلیت کی موت مٹے والا ہے۔ اگر آپ بلا جود دعائے امامت کے بھی  
 دوسرے حل حدیث و احناف کو جو آپ کی یا آپ کے محترم والد صاحب کی بیعت میں داخل نہیں، مسلمان سمجھتے  
 ہوں۔ باغی، کافر، جاہلیت کی موت مٹے والا قرار دیتے ہوں۔ اور مسلمانوں کی زکوٰۃ کو جو آپ کو نہیں دی جاتی  
 بلکہ مصارفِ زکوٰۃ میں لوگ خود لوگ کرتے ہیں، باطل نہ قرار دیتے ہوں۔ دوسرے مسلمانوں یعنی آپ کے  
 مبایعین کے سوا دیگر اہل حدیث اور حنف کی دیویوں وان کی صحیح منکوحات اور بغیر طاق دوسرے لوگوں کے  
 لئے حرام سمجھتے ہوں اور الفاظ کفر یہ شریک سے رقیہ کو ناجائز قرار دیتے ہوں تو میرا یہ جواب آپ کے متعلق  
 نہیں ہے۔ آپ نے اپنے پونہ "اعلان عامہ" میں اپنے جو عقائد بیان فرمائے ہیں ان میں سے  
 پہلے عقیدہ کے متعلق گزارش ہے کہ یہ تو صحیح ہے کہ ہر زمانہ میں مسلمانوں کا ایک امام ہونا چاہئے اور ایسا ہونا  
 چاہئے نہ صرف لوگوں کی صحیح رہنمائی کرے۔ بلکہ مظلوم کا انصاف بھی ظالم سے دوائے کفر و شرک کی شکنجہ بھی  
 کرے۔ حدود و قصاص بھی جاری کرے۔ ہر وقت ضرورت چند بھی جاری کرے۔ اور فتنہ و فساد کا انسداد کرے  
 عدل و انصاف اور امن قائم کرے۔ (۱)

لیکن یہ سوال تو باقی رہ گیا کہ اگر بد قسمتی سے ایسا امام میسر نہ ہو تو آیا مسلمان ایسے امام کے نہ ہونے کی  
 حالت میں مسلمان رہیں گے یا نہیں، بلکہ ان کی موت موت جاہلیت ہو جائے گی۔ اور اگر گریزی حکومت میں ایسے  
 امام کا جو صفات مذکور ہو جائے۔ سے متصف ہو وجود معدوم ہے، تو انگریزی حکومت کے رہنے والے مسلمان یہ نہیں  
 اور ظاہر ہے کہ ایسا شخص جو اپنے محمدؐ بلکہ اپنے گھر کے اندر بھی فتنہ و فساد کو قوت و طاقت سے نہ روک سکے وہ  
 حقیقۃً امامت شرعیہ کا محض و مصداق نہیں۔ اور دوسرے عقیدے میں جس حدیث کا ذکر ہے۔ (۲) وہ صحیح اور  
 شرعی امامت کے موجود ہوتے ہوئے مختلف عن الامت پر تو چسپاں کی جاسکتی ہے۔ لیکن ایسے معذورین کے  
 سے جن کو بد قسمتی سے صحیح شرعی امام میسر نہیں ہو نہ وہ قائم کر سکتے ہیں۔ یہ مزاج و حدیث میں مذکور ہے نہ  
 نہیں ہو سکتی، اس کے علاوہ بیعت سے بیعت خدا اور رسول بھی مراد ہو سکتی ہے خود امام ہو یا نہ ہو۔

نمبر ۳ میں جو حدیث مذکور ہے اس کا مفاد بھی یہ نہیں کہ اگر مرنے والے اپنے مال کی زکوٰۃ خود ادا کر دے تو  
 زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی اور خصوصاً ان حالات میں کہ امام شرعی صحیح موجود نہیں بطلان زکوٰۃ کا حکم اور بھی تعدی  
 ہے۔

۱۔ والمسلمون لا یملکون من امام ینوم بتفیذ احکامهم واقامة حدودهم وسد ثغورهم، تحیز حیو شہم و خذ صدانہم  
 (شرح العقائد ۱۲۲۹ ق ۱ ص ۱۲۹)

۲۔ من خلع یداً من طاعة لقی الله يوم لقیمة لا حجة له ومن مات وليس فی عنقه بیعة مات مية جاهلیة (مسلم) ۲۸

نمبر ۴ میں آپ نے جو ذکر کیا ہے کہ آپ کا عقیدہ وہی ہے جو مولوی محمد صاحب جو ناگدھی و مولوی احمد اللہ صاحب و مولوی شاد اللہ صاحب و مولوی عید اللہ صاحب کا ہے۔ تو میں اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ اس کی تفصیل معلوم نہیں کہ وہ عقیدہ کیا ہے؟ میں اس قدر عرض کر سکتا ہوں کہ اگر اہل کے وقت کلمہ کفر زبان سے کہہ دینے کی جو اجازت ہے اس پر رقیہ کو قیاس نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ اجازت کی صورت وہ ہے جہاں اجراء کلمہ کفر کا یقینی نتیجہ جان کا محفوظ ہو جانا ہو، ورنہ کایہ اثر کہ مرض ملک کو اس شرکیہ رقیہ سے ضرور شہ ہو جائے گی، یقینی ہمسہ ظنی بھی نہیں محض موبہوم ہے اس لئے رقبہ کو اجراء کلمہ کفر پر قیاس کرنا صحیح نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدی۔

خلاف شرع حکم کرنے والے حکمران طاغوت ہیں ان کو  
”اولی الامر“ میں داخل کرنے والے کی امامت ناجائز ہے۔

(سوال) جو شخص آیت شریفہ والوں الامر محکم کو حکام آئین موبودہ پر محمول کرتا ہو اور حکام آئین موبودہ کے حکم کو اس آیت شریفہ سے استدلال کر کے واجب العمل کہتا ہو تو ایسے شخص کا شریعت میں کیا حکم ہے اور اس شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۴۶۲ مولوی محمد شفیق صاحب مدرس لوس بدر سہ اسلامیہ شہر ملتان ۲۳ ربیع الاول

۱۳۵۶ھ ۳ جون ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۹۴) والی الامر منکم سے علماء یا حکام مسلمین مراویں۔ یعنی ایسے حکام جو مسلمان ہوں اور خدا و رسول ﷺ کے حکم کے موافق احکام جاری کریں۔ (۱) ایسے مسلمان حاکم جو خدا و رسول کے احکام کے خلاف حکم جاری کریں۔ من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکفرون میں داخل ہیں اور خدا و رسول کے خلاف حکم جاری کرنے والوں کو قرآن پاک میں طاغوت فرمایا گیا ہے۔ اور طاغوت کی اعانت حرام ہے۔ (۲) پس جو شخص ایسے حکام کو جو اپنی شریعت اور آسمانی قانون کے خلاف حکم کرتے ہیں ”اولی الامر منکم“ میں داخل قرار دے وہ قرآن پاک کی نصوص صریحہ کی مخالفت کرتا ہے۔ انگریزی قانون کے ماتحت خلاف شرع حکم کرنے والے خواہ غیر مسلم ہوں، خواہ نام کے مسلمان طاغوت ہیں۔ اولی الامر میں کسی طرح داخل نہیں ہو سکتے۔ ان کو اولی الامر میں داخل کرنے والا بیعتوں ہے یا جہل یا فاسق۔ اور ایسی حالت میں اس کو مقتدایا ناوا امام مقرر کرنا ناجائز ہے۔ (۳) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لدی۔

۱۔ عن ابن عباس (والی الامر منکم) یعنی اہل لفقہ والدی و کذا قال مجاہد و عطاء، والحسن البصری و ابو العالیہ (والی الامر منکم) یعنی العلماء و الظاہر واللہ اعلم انہا عامۃ فی کل اولی الامر من الامراء والعلماء (تفسیر ابن کثیر ۱/ ۵۱۸ صحیح بیہقی لا۱۰۰)

۲۔ بریدونہ ان یتحاکموا فی الطاعوت وقد مروا ان یحکروا بہ۔ (النساء ۶۰)

۳۔ وان قدموا غیر الاولی فقد اسانوا وکروہ امامۃ حاکم و فاسق (تورالایضاح ۳۱ صمر)

(۱) جس کے افعال خلاف شرع ہو اس کی بیعت جائز نہیں۔

(۲) بیعت امارت پر طعن کرنا اور ایک امیر کی موجودگی میں دوسرے امیر کی بیعت کا حکم۔

(سوال) (۱) زید حنفی للذہب ہے اور حرام کو وہ عقداً حلال سمجھ کر وہوں میں پھیلانے والا وہ غیر د قبرستان میں بھجوائے اور اس کے بغض فعل مخالف شرع محمدی ہوں، کیا اس کی بیعت حلال ہے؟

(۲) بیعت امارت حق ہے یا فتنوں ہے؟ اور اس کے معتقد پر طعن کرنا درست ہے؟ ایک امیر کی موجودگی میں دوسرا امیر بیعت کر سکتا ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۲۰۶ مشتاق احمد قریشی (ذریعہ غازی خاں) ۸ شوال ۱۳۵۶ھ ۱۲ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۴۵) (۱) حرام۔ اس کو وہ حال قرار دیتا ہے وہ کیا ہے۔ مرد و غیرہ قبرستان میں بھجوانا ناجائز ہے۔

جس کے افعال خلاف شرع ہوں اس کی بیعت ناجائز ہے۔ (۱)

(۲) بیعت امارت جائز ہے مگر جب کہ امارت صحیح اصول کے موافق ممکن ہو یک امیر متبع شریعت کی

موجودگی میں اسی حلقے میں دوسرے امیر کی بیعت ناجائز ہے۔ (۲) محمد کفایت اللہ شغلہ۔

بارہ خلیفوں والی روایت صحیح ہے۔

یزید کو ملعون یا کافر کہنے کا حکم۔

(سوال) کیا یہ حدیث صحیح ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بعد میرے بارہ خلیفہ ہوں

گئے۔ اگر یہ حدیث صحیح ہے تو اس کے نام تحریر فرمادیں۔ دوسرے یہ کہ یزید بن معاویہ کافر یا ملعون نہ بنے والا

والترک اسلام سے خارج ہو جاتا ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۴۰۷ عبد الغفار خاں (یہ کوئٹہ) ۵ رجب ۱۳۵۷ھ ۴ دسمبر ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۴۶) بارہ خلیفوں والی روایت صحیح ہیں۔ (۲) مکران کا مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ نے بارہ خلیفوں تک

اسلام کی قوت و شوکت قائم رہنے کی خبر دی ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ بارہ خلیفہ خلفائے راشدین ہوں گے۔

خبر راشدین یا خلافت نبوت کی مدت تو تیس سال تک بیان فرمائی ہے۔ (۳)

یزید بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کافر ملعون نہ بنے والے خاکی ہیں، ان کو کافر ماننا بھی نہیں چاہئے۔ (۴)

محمد کفایت اللہ کان اللہ و بلی۔

۱۔ اسماع صوت الملاہی حرام (اشیہ ۶۵۹۶) (مید)

۲۔ لا یجوز حبس الامامین فی عصر وحدہ (شرح فقہاء بر ۹۹) (مفتاح راہیہ)

۳۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال لیس فاسقا حتی تقوم الساعة او یکون عسکرم اند عشر حلیفہ کہم من قریش (مسلم ۲۰۱۹۸) (مید)

۴۔ الخلافۃ بعدی فی امتی ثلاثون سۃ کبر العمال (ج ۶ حدیث نمبر ۱۳۹۶۰) تراش اسلام آباد

۵۔ حقیقۃ الدعۃ المشہورۃ ہی الطرد دعر الاحمڈہی لا تكون الا کفر ولذا لم تجز علی معین لم یعلم موته علی الکفر بدلیا وان کان فاسقا مشہورا کبر بد علی لسمعه (اشیہ ۳۰۱۶) (مید)



ایک صوبے کے دو امیر نہیں ہو سکتے۔

(۲) صوبے میں ایک امیر کی موجودگی میں دوسرے شخص کا دعویٰ اہل بیت باطل ہے۔

(۳) امیر کی اجازت کے بغیر ضلعی امیر کا انتخاب درست نہیں۔

(۴) امیر صوبہ کے عطاء کردہ لقب کے علاوہ کوئی اور لقب اختیار کرنا۔

(موال) (۱) ایسے صوبے میں جہاں صوبہ کے مسلمانوں کے اجتماع عام میں باتفاق ارباب حل و عقد کے لئے

امیر شریعت کا انتخاب کیا گیا ہو، اس صوبہ میں دوسرے امیر شریعت کا انتخاب کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(۲) اگر کوئی دوسرا شخص اس صوبہ میں امیر شریعت ہونے کا دعویٰ کرے تو اس کی متعلق شریعت

اسلامیہ کا کیا حکم ہے؟

(۳) ایسے صوبے میں جہاں صوبہ کے ارباب حل و عقد کے اتفاق سے پورے صوبہ کے لئے

امیر شریعت منتخب ہو، اس صوبہ کے کسی ضلع میں بغیر متصواب و اجازت امیر شریعت صوبہ کے کسی شخص کا کسی

ذیثیت سے امیر ہونا یا امیر شریعت منتخب کیا جانا شرعاً صحیح ہوگا؟ جب کہ استصواب و اجازت کے حصول کے لئے

کوئی مانع شرعی نہ ہو اور نہ کوئی داعیہ شرعی انتخاب کو موقوف ہو۔

(۴) ایسی صورت میں کہ امیر شریعت صوبہ کی جانب سے نظام اہل شرعیہ کے تحت اضلاع میں

اس طرح مسلمانوں کی تنظیم ہو کہ ہر چھوٹے حلقہ کے لئے ایک سردار، اس حلقہ کے مسلمانوں کے اتفاق سے

مقرر ہو جس کا نام "نقیب" ہو اور چند چھوٹے چھوٹے حلقوں کے مجموعہ کے لئے سردار "رئیس النقباء" اور "صدر

النقباء" کے نام سے مقرر ہو۔ ایسی حالت میں کسی ضلع کے اندر جائے نقیب یا "رئیس النقباء" یا "صدر النقباء"

کیا، امیر شریعت صوبہ کی مقرر کردہ اصطلاح کے خلاف امیر شریعت کے نام سے سردار مقرر کرنا اور اس پر اصرار

کرنا اس اصرار پر مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہو جاتا تفریق جماعت کو مستلزم ہے یا نہیں؟ اور اس طرح کی تقرری

شرعاً درست ہے یا نہیں۔

المستفتی نمبر ۲۷۱۱ عبد اللہ صاحب بہاری۔ ۸ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ ۲۶ مارچ ۱۹۴۲ء۔

(جواب ۱۴۷) (۱) صوبہ میں جب ایک امیر پہلے سے منتخب شدہ موجود ہے تو دوسرا امیر صوبہ بنانا ناجائز ہے۔

کیونکہ ایک صوبہ میں دو امیر نہیں ہو سکتے۔ یہ عمل حدیث صحیح صریح وان لا ننازع الامور اہلہ کے خلاف

ہے۔ (۱)۔

(۲) امیر شریعت صوبہ ہونے کا دعویٰ باطل ہے۔ اس کا دعویٰ نامقبول، اس کی مسامی مردود، اس کی

اطاعت حرام ہوگی۔

(۳) اگر کسی ضلع یا احاطہ کے لئے کوئی امیر متعین کیا جائے تو اس کے لئے امیر صوبہ کی طرف سے

اذن بحدہ نصب و تعیین ہی امیر صوبہ کی طرف سے ہونی چاہئے، امیر صوبہ کی اجازت کے بغیر یہ شخص اطاعت

امیر شریعت سے خارج اور عاصی ہوگا۔

د (بخاری شریف: ۲/۱۰۹۹ قدیمی)

(۴) امیر صوبہ اُتر قنب یا صدر انقباء یا رئیس القباء کے نام سے کسی کو نامزد کرے تو یہی نام اور لقب اختیار کرنا ہو گا اور اگر امیر صوبہ کسی کو "امیر تاجہ قلاں" کا لقب استعمال کرنے کی اجازت دے دے تو یہ لقب استعمال کرنا جائز ہو گا اور اجازت نہ دے تو یہ لقب اختیار کرنا جائز نہ ہو گا۔ محمد کفایت اللہ کا ان اللہ نہ دلی۔

قوم کو ایک مرکز پر جمع کرنے کے لئے امیر شریعت کے تقرر کرنے لئے سعی کرنا۔  
اگر امیر شریعت کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو کیا حکم ہے؟

(سوال) در علاقہ کہ معروف بہ سمران زئی انجمنی مآخذ است از طرف حاکم وقت اختیارات فیصلہ بابہ جرمہ قوم سپرد است۔ اور جرمہ اتفاق و امیر نیست بلکہ سہ فریق اند و ہر یک فریق بلحاظ دوستی خود یا بموجب رشوت و بی خصم اظہار رائے کی کند و دوست خود را غالب می کند اراکین جمعیت العلماء علاقہ مذکور میں تجویز پاس کر دے۔ کہ یہاں سنی و کوشش کرد و بہ ماکان و خانان قوم منت و زاری کر و ہاشم کہ لو شال با اتفاق خود یک مرکز معین کر و امیر منتخب نمایند تاکہ فیصلہ بایں قوم حسب شرع نبوی فیصل خواہ شد۔ لہذا تصدیق افروائے اوقات ہمایوں شد ہم کہ برائے مفتوی حسب سوالہ مذکور مسطور ذیل از سب معتبر خارج ساختہ ارسال فرمایند۔

(۱) سعی و کوشش کردن در امر مذکور الصدر بہتر است یا نہ؟

(۲) اگر خوب و بہتر ہو و مصلحہ کامیاب شد ہم پس کیسکہ با اتفاق جرمہ معین شد امیر شرعی باشد یا نہ؟

(۳) اگر امیر شرعی شود پس اطاعت لو تا نہادہ حد و در کدام امور ہر مالاز مہاشد؟

(۴) اگر بعد از تقرر ہم فیصلہ با حسب شریعت نہ کند پس لو امیر شرعی متصور ہو دینہ و فیصلہ باوریں

صورت (بہ یک مرکز و یک امیر) فیصلہ کردن بہتر باشد یا مثل مفتی یا شخص خاص متعدد پر الگہ لوں باشد۔

(۵) معہ منشور فتویٰ چند احکام ز جریہ و عقلیہ و حق کسبیکہ فیصلہ با بموجب عقل خود فیصل کنند

و اجر و ثواب کیسان یکہ فیصلہ بابہ شریعت نبوی بانجام رسانند تحریر فرمودہ ارسال فرمایند۔

(ترجمہ) بہرہ علاقہ سمران زئی انجمنی مآخذ میں حکومت کی طرف سے مقدمات کے فیصلہ کرنے

کا اختیار قوم کے جرمہ کے سپرد ہے۔ لیکن جرمہ کے اندر اتفاق و اتحاد نہیں ہے اور امیر شریعت بھی نہیں ہے۔ بلکہ تین پارٹیاں ہیں اور ہر پارٹی دوست و تعاقبات یا صاحب معاملہ سے رشوت لینے کی بناء پر اظہار رائے کرتی ہے اور اسی ایک فریق کے حق میں فیصلہ کر دیتی ہے اب اس علاقے کی جمعیت علماء کے اراکین نے مندرجہ ذیل تجویز پاس کی ہے:-

کہ ماکان و خانان قوم سے منت و حاجت کے ساتھ یہ درخواست کی جائے کہ وہ سب آپس میں متحد متفق ہو کر ایک مرکز پر جمع ہو جائیں اور اپنا ایک امیر منتخب کریں تاکہ قوم کے تمام فیصلے شریعت کے مطابق انجام پذیر ہوں۔ لہذا جناب کو زحمت دی جاتی ہے کہ مندرجہ ذیل امور کے جوہات معتبر کتبوں سے عنایت فرمائیں۔

(۱) مذکور بالا تجویز کو عمل جامہ پنانے کی کوشش کرنا درست ہے یا نہیں؟

(۲) اگر اس کو شش میں ہم کامیاب ہو جائیں ایک میر منتخب کر لیں تو وہ امیر شرعی ہو گا یا نہیں۔

(۳) اگر وہ امیر شرعی ہو گا تو ہم پر اس کی اطاعت کس حد تک اور کن امور میں لازم ہوگی؟

(۴) اگر وہ منتخب شدہ امیر بھی شریعت کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو اس کو امیر شرعی سمجھا جائے یا

نہیں اور اس صورت میں ایک مرکز کو امیر فیصلہ کرنا ہو گا یا سابق کی طرح مختلف رائے پر آئندہ اشخاص سے فیصلہ کرنا بہتر ہوگا؟

(۵) جو لوگ محض اپنی رائے اور اپنی عقل سے فیصلہ کریں آخرت میں ان کے لئے کیا سزا ہے اور

جو لوگ خاص شریعت کے مطابق فیصلہ کریں، ان کے لئے کیا اجر و جزا ہے؟

المستفتی نمبر ۱۵۲۷ پر گل بادشاہ شاہ صاحب (پشاور) ۶ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ ۲۲ اپریل ۱۹۴۲ء

(جواب ۱۶۸) ان الحكم الا لله امر ابن لا تعبدوا الا اياه (۱) حضرت حق تعالیٰ کا فرمان ہے کہ حکم

(یعنی فیصلہ) صرف اللہ کا ہے۔ اس نے ہندو کو حکم دیا ہے کہ کسی کی بجز خدا کے عبادت نہ کریں۔ تمام

منازعات کا فیصلہ خدا اور رسول کی شریعت کے موافق کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

خدا اور رسول کے خلاف فیصلہ کرنا طاغوتی اور شیطانی کام ہے جس سے ہر مسلمان کو بچنا لازم ہے۔ (۲)

پس آپ ضرور امیر شریعت کے تقرر کی سعی کریں اور ایسا امیر مقرر کریں جو شریعت کے احکام سے واقف و

متورع اور متدین ہو (۳) اس کی اطاعت فی معروف لازم ہوگی (۴) اگر وہ شریعت کے احکام سے تجاوز کرے تو

اس کو مستندہ معزول کر دیں اور دوسرا امیر اجماع شریعت ہو مقرر کر لیں۔ بہر حال ایک مرکز اور ایک امیر بہتر

ہے، اگر مجبوری ہو اور ایسا امیر میسر نہ ہو یا کسی پر اتفاق نہ ہو سکے تو بدرجہ مجبوری ایک مختصر سی جماعت تین

آدمیوں کی مقرر کریں جو شریعت کے موافق فیصلہ کرے۔ (۵) محمد کفایت اللہ کان ائد لہ۔

بادشاہ اسلام کے خلاف خروج کب جائز ہے؟

(از اخبار الجمعية سہ روزہ دہلی مورخہ نیم مارچ ۱۹۲۹ء)

(سوال) جو فرماں روئے اسلام مسلمانوں کی ترقی کی خاطر اوصوں سائنس یا دیگر اصلاحات پر پ کے

موجود احکام کا نفاذ کرے اور ملک کا پورا طبقہ ان اصلاحات کو قبول کرے تو اس حاکم پر شرعی حکم کیا ہے؟ کیا وہ

اسلام سے خارج ہے یا نہیں؟ اگر خارج ہے تو اس پر شرعی سزا کون سی عائد ہوتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ جو

سرکردہ گروہ یہ علمائے محترم کو کوئی فرد ایسے بادشاہ کے افعال کو مورد لعنت اور اسلام کے خلاف قرار دے اور

۱۔ (ج ۲ صف ۴۰)

۲۔ من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك هم الکافرون۔ (النہد ۴۴)

۳۔ ویسئلون ان یکون من اهل التولایة المطلقہ الکامۃ ای مسلما، حرا، عقلا، بلعا، إلح (شرح المختار ۲۳۳)

۴۔ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السمع والطاعة علی المرء المسلم فیما احب وکرہ مالہ یومر بمعصیة، فاذا امر بالمعصیة فلا سمع وطاعة (بخاری شریف ۲۰ ۱۰۵۷)

۵۔ اما المشورۃ فالکل بمنزلہ امام واحد۔ (شرح المختار ۳۳۳) (ایم معید)

اپنے گروہ کے اثر سے مقدس مقامات اور اسلامی ممالک میں بغاوتیں رونما کرے۔ مثلاً ترکی، تاجک، ایران، مصر، چین وغیرہ تو اس کو شہادتیں سزا دینا چاہئے؟ کیا ایسی بغاوت میں ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کو قتل کرنا یا لوٹنا جائز ہے یا ناجائز؟ گونا گونا گونے تو ایسے باغی اور ایسے عالم کے لئے شرعی حکم ہے؟

(جواب ۱۹۸۹) اسلام نے ہادی ترقی کو منع نہیں کیا۔ سائنس اور کیمسٹری اور علوم عقلیہ کے دوسرے شعبوں سے فائدہ اٹھانے کو نہیں روکا۔ اسلامی ممالک میں جو نئی نئی چیزیں اصلاحات کے نام سے جاری ہو رہی ہیں وہ مختلف مدارج کی ہیں۔ بعض عقائد و خبیات سے تعلق رکھتی ہیں، بعض اعمال و افعال سے۔ پہلی قسم میں ایسی چیزیں بھی ہیں جو الحاد و بریت تک پہنچتی ہیں اور اس سے کم درجہ بھی ہیں پس اجمالی طور پر تمام امور جدیدہ و شامل کر کے نہ سوال کرنا درست ہے اور نہ جواب دینا ہی مناسب ہے۔ بہت سی چیزیں ایسی بھی ہیں کہ ان کا اجراء مسلمانوں کے لئے نہ صرف مفید بلکہ معتمدیات زمانہ کی بناء پر واجب و لازم ہے۔ اس سوال کے جواب میں اسی قدر کہا جاسکتا ہے کہ جس بادشاہ کی نافذ کردہ اصلاحات حدود اللہ سے متجاوز نہ ہوں اس کی اطاعت لازم ہے۔ اور بادشاہ اسلام کے خلاف خروج و بغاوت اس وقت تک جائز نہیں جب تک وہ اسلام کا حقدہ بخوش رہے۔ اور کفر کھلا کفر اختیار نہ کرے، ایسی بغاوتوں میں مسلمانوں کو قتل کرنا، لوٹنا سخت حرام اور موجب وبال و کمال خروبی ہے۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ و ملی۔

## ساتواں باب تقدیر و تدبیر

تقدیر کے منکر کا حکم۔

(سوال) ایک شخص مہم جہوں میں تقدیر اور وسیلہ پڑنے سے لوگوں کو منع کرتا ہے اور کہتا ہے کہ بھائیوں تقدیر کوئی چیز نہیں، تدبیر کرو۔ اور وسیلہ کیا چیز ہے پتی جانوں پر گھیلو۔ (جواب ۱۵۰) جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ تقدیر کچھ نہیں جو کچھ ہے تدبیر ہے وہ سخت غلطی پر ہے اور صریحی نصوص کا انکار کرنے والا ہے۔ بشرط احادیث اس کی شاہد ہیں۔ (۱) ہاں تدبیر بھی محض بے کار نہیں ہے۔ مگر تقدیر کا انکار کرنا اور صرف تدبیر پر اعتماد کرنا بھی غلطی ہے۔ سی طرح صرف تقدیر پر ہاتھ پاؤں باندھ کر بیٹھ جانا بھی منشاء شریعت کے خلاف ہے۔ انسان کو لازم ہے کہ وہ سبب کے موافق ہاتھ پاؤں مارے اور ان سے کام لے اور پھر یہ اعتقاد رکھے کہ میری تدبیر بھی اسی وقت کارآمد و مفید ہوگی کہ تقدیر موافق ہو۔ نہ قسم کا عقیدہ رکھنے والوں سے اجتناب چاہئے۔ اور ان کو اپنے مدد سے میں نہ رکھنا چاہئے تاکہ ان کا برا عقیدہ دوسرے تک متعدی نہ ہو۔ (۲) محمد کفایت اللہ کا ان اللہ دل۔

تقدیر و تدبیر کا صحیح مفہوم۔

(سوال) زید کہتا ہے کہ ذریعہ معاش اختیار کرنا۔ اچھے یا خراب کام کرنا۔ دوزخ یا بہشت ملنا۔ میرا غریب ہونا، منجانب اللہ میری تقدیر میں پہلے ہی سے لکھے ہوئے ہیں۔ عمر و حماتے کہ یہ سب میرے کام ہیں منجانب اللہ نہیں ہیں۔ تقدیر نڈازہ یا فعل کے نتیجے کا نام ہے جو منجانب اللہ اٹل ہے۔ صحیح راستے پر زید ہے یا عمرو؟

المستفتی نمبر ۲۷۵۸ مظہر علی ولد نجف علی۔ محلہ قاضی گلی۔ امر وہہ ضلع مرد آباد ۸ صفر

۱۳۶۲ھ ۱۴ فروری ۱۹۴۳ء

(جواب ۱۵۱) زید کا یہ قول س حد تک تو صحیح ہے کہ تمام کام جو انسانوں سے سرزد ہوتے ہیں تقدیر الہی سے ہوتے ہیں۔ مثنیٰ ازل سے ابد تک کے تمام حوادث و واقعات اپنے اپنے وقت پر ہوتے رہتے ہیں، کوئی ایک ذرہ بھی خدا تعالیٰ کے علم و قدر سے باہر نہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ حق تعالیٰ ہندوں کو اچھے برے کام پر مجبور کر چکا ہے یا کرتا ہے۔ ہندو جو اچھے بدے کام کرتے ہیں یا ذرا کچھ معیشت اختیار کرتے ہیں وہ خدا کی دی ہوئی طاقت و اپنے اختیار سے اس کے علم و قدر کے ماتحت متبادل کرتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے جزایا سزا کے مستحق ہوتے ہیں کہ نیکی پیدا کرنے

ارتکاب میں ان کے قصد و ارادہ کو دخل ہے۔

عمر و کے سِ قَالِہ (میر اپنی فعل ہے مغائب اللہ نہیں) اگر مطلب یہ ہے کہ اللہ — ہم وند زسے میں یہ باتیں نہ تھیں جو بندے نے کیں تو یہ غلط ہے اس سے نحوذ باللہ جس باری تعالیٰ کو ہم آتا ہے۔ اور اگر مطلب یہ ہے کہ خدا نے بندے کو ن باتوں پر مجبور نہیں کیا۔ اگرچہ اس کے علم و قدر کے مطابق سب باتیں ہوتی ہیں تو یہ بات صحیح ہے۔

بہر حال دونوں کی عبارتیں صاف نہیں ہیں۔ صاف عبارت یوں ہونی چاہئے کہ ہم جو ذریعہ معاش اختیار کرتے ہیں یا اچھے برے کام کرتے ہیں یا امیر و غریب ہوتے ہیں یہ سب کچھ اللہ کے علم و اندازے کے موافق ہوتا ہے، باوجود اس کے ہم پتھروں کے مش مجبور اور بے کس نہیں ہیں اور اپنے اچھے برے کاموں کے اچھے برے نتائج کے مستحق اور مددگار اپنے اختیاری اعمال کی بناء پر ہوتے ہیں۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

## آنھواں باب اختلافی مسائل فصل اول مسئلہ عید میلاد

یوم ولادت کی صحیح تاریخ اور میلاد منانے کا حکم۔

(سوال) آج کل عام طور پر ۱۲ ربیع الاول و حوامہ سال خدا ﷺ کا یوم ولادت مناتے ہیں حالانکہ صحیح تاریخ یوم ولادت ۹ ربیع الاول ہے۔ نہ معصوم کسی طرح یوم ولادت ۱۲ ربیع الاول و منایا جاتا ہے۔ اگر باغرض یہ مان بھی لیا جائے کہ یوم ولادت نہیں منایا جاتا بلکہ یوم وفات منایا جاتا ہے تو اس صورت میں بھی ۱۲ ربیع، اوس کی بجائے ۱۳ ربیع الاول ہے۔

المستفتی: نیر احمد عبدالجلیل بنیانی۔ ۱۔ بیت آباد۔ ۸ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ ۱۲ جولائی ۱۹۳۳ء (جواب ۱۹۵۲) حضور سرور عالم ﷺ کی تاریخ ولادت میں پہلے سے منور خیمین و بیل سیر کا اختلاف ہے۔ دو شہاب کا دن ۱۲ ربیع الاول کا مہینہ تو متفق مایہ ہے، مگر تاریخ کی تعیین میں متعدد اقوال ہیں۔ کسی نے دوسری، کسی نے تیسری کسی نے آنھویں، کسی نے نویں، کسی نے بارھویں تاریخ بتائی ہے۔ از روئے حساب جو چنچا گیا تو ۹ تاریخ وال قوس زیادہ قوی علامت ہوا۔ اسی وجہ سے علامہ شبلی نعمانی مرحوم اور مولانا قاضی محمد سلیمان مرحوم نے اسی قوی اور راجح قول و اختیار فرمایا ہے۔ لیکن حوامہ میں بارھویں تاریخ والے قول کی شہرت زیادہ ہوئی تھی، اس بناء پر حوامہ بارھویں ہی کو یوم ولادت سمجھتے ہیں اور سمجھتے رہے ہیں۔ (۱)

رہا عید میں و منانا تو یہ کوئی شرعی چیز نہیں ہے۔ نہ سلف صالحین و صحابہ و تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عید میلاد منائی نہ منانے کی ہدایت کی۔ حدیث شریف کی کتابیں اس عید میلاد کے ذکر سے خالی ہیں۔ ہاں حضور انور ﷺ کی سیرت پاک کے بیان کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ یوم ولادت میں ہی ہو۔ اس کے نئے سال کے تمام دن مستحق ہیں کہ اس شرف و حاصل کریں اور بہتر ہے کہ اس کو مختلف مہینوں و مختلف تاریخوں میں منعقد کیا جائے۔ (۲) محمد کا حقیت اللہ غفرلہ و بلی۔

عید میلاد النبوی منانا اسلام کی تعلیمات کے منافی ہے۔

(سوال) ۱۲ ربیع الاول جو کہ آج سے چھ سال پہلے بارہ وفات کے نام سے مشہور تھا اور ان دنوں یوم انجی۔ عید میں و منی۔ یوم التبلیغ کے نام سے موسوم ہے۔ اس دن جیسے ہوتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کی سیرت پر

سیرت اربعہ: ۱: ۱۷۶ ج ۱ کتب خانہ: ۱۰۰

۲: انہا نشاء الطریقة الشرعیة من غیر ان نکود فی الحقیقة ومہا التزام الکلیات والہیات المعینہ واتحاد یوم ولادة لسی صلی اللہ علیہ وسلم عیدا۔ (الاجتہاد) ۹۰۱ شنبہ ۱۳۵۲ھ (۱۰۰)

تقریریں ہوتی ہیں۔ نیز بڑ بھاری جوس بڑے تزک و احتشام سے ملتا ہے جس میں رکان جلوس نعشیں نہ ہائے تکبیر لگاتے ہیں اور پرچم اسلام ہاتھ میں لے کر تمام شہر میں چلا لگاتے ہیں جس سے دروہاروں کو آنتے ہیں۔ اس جوس میں باجہ، رسول اور نثار سے بھی بجائے جاتے ہیں۔ غرض کہ بڑی رونق اور شان ہوتی ہے۔ دس یہ بیان کی جاتی ہے کہ جب غیر قومیں اپنے اپنے پیشواؤں کے دن مناتی ہیں تو مسلمان اپنے پیشوا بلکہ دنیا کے پیشوائے اعظم کا دن یہاں نہ منائیں۔ لہذا مندرجہ ذیل سوالات کے جواب مطلوب ہیں۔

(۱) کیا قرآن مجید میں حکم دیا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ یا کسی اور نبی کی پیدائش یا وفات کا دن اس طرح منایا جائے۔ یا آنحضرت ﷺ نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ میرے بعد میری پیدائش یا وفات کا دن اس طرح منایا جائے۔ کیا حضرات خلفائے راشدین و دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور ﷺ کی پیدائش یا وفات کا دن منایا ہے؟ جس چیز کا حکم اللہ اور رسول نے نہ دیا ہو اور اسلام کے ایک ایک حکم کو عملاً کر دھانے والی جماعت یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اسے نہ کیا ہو یا اس کو احدیث فی الدین اور بدعت نہ مانا ہے۔

جب کہ حسب روایات معتبرہ و مشہور یہ دن پیدائش کا ہے اور یہی وفات کا تو شرعاً مسلمانوں کو منادیں منائیں۔ کیا اوجہا دن پیدائش کی خوشی اور نصف دن وفات کا غم کریں۔ کیا مجمعوں اور جموں میں جہاں باجہ اور رسول وغیرہ چلا جائے شامل ہو جائے؟ ابدعت کی تعریف کیا ہے؟

المستفتی نمبر ۳۴۰: میٹن اینڈنک زیدنگ کمپنی ہوشیار پور۔ ۸ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ ۲۱ جون ۱۹۳۴ء۔  
(جواب ۱۵۲) آنحضرت ﷺ کی پیدائش کے دن عید منایا وفات کے دن غم اور غم منانا اسلامی تعلیم نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ حکم دیا ہے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ دن منایا اور جلوس نکالنا بجا نہ تھا اور یہی قسم کے اور افعال مثلاً: آٹھ روزہ چھوڑنا، افراتوہ کے ساتھ روشنی کرنا، چراغاں کرنا، آٹھارے نکالنا یہ سب باتیں درست نہیں ہیں۔ ہاں حضور ﷺ کی میر قہار کہ بیان و تبلیغ اور حضور ﷺ کی تعلیم کی اشاعت کے لئے جماع منعقد کرنا اور اس میں مسلمانوں کو فہم مسلمانوں کو دعوت دینا اور حضور ﷺ کے فضائل و کمالات بیان کرنا جائز ہے۔ ابتدائے میں یہ جلتے اسی غرض سے تجویز ہوئے تھے۔ اور سیرت کے بیان کے لئے یہ مقرر کئے گئے تھے اور اسی صورت سے میں نے بھی ان جموں کے موافق رہنے ظاہر کی تھی مگر اس شرط کے ساتھ کہ کسی کوئی تاریخ ہمیشہ کے لئے معین نہ کی جائے بلکہ ہر سال موسم کے لحاظ سے ایک منسوب تاریخ کا ماہانہ کر دیا جائے۔ یا اس کی پہلی تاریخ (تیم مخرم) مقرر کر دی جائے تاکہ عید میاں کا شہ نہ ہو اور یہ نام جو غیر شرعی ہے قائم نہ ہو جائے اور اصل مقصد جو نہایت نیک اور اہم ہے وہ حاصل ہو جائے یعنی آنحضرت ﷺ کو درود و احترامات کے فضائل و کمالات چاروں طرف عام میں پہنچ جائیں اور غیر مسلمانوں کو بھی حضور ﷺ کے کمالات ذاتیہ کا علم ہو جائے اور اسلامی تعلیم کی فضیلت بھی آفتاب نصف النہار کی طرح واضح ہو جائے۔ مگر افسوس کہ لوگوں نے ان جسد ہائے سیرت کو محاسن میں دیکھا اور وہ وہاں تشریف لے کر لیں جو نہ صرف اصل مقصد سے دور ہیں بلکہ ان کا ارادہ ریا نمود و ریشہ و ناموس کی حاصل کرنے کا مناسب و نامائیم جذبات پر ہے۔ اکثر حالات میں ان



محاسن سے فائدہ کے بجائے دینی ضرر کا خوف ہے اور غیر مسلموں کے دل پر بھی اس کا کچھ اچھا اثر نہ ہوگا۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔

عید میلاد النبی کے دن جلسہ، جو س اور شیرینی تقسیم کرنا۔

(سوال) (۱) یوم میلاد النبی منانا بموجب پروگرام سیرت کمپنی کے۔ (۲) جلوس شہر میں نکالنا۔ (۳) میلاد پڑھتے ہوئے راستہ سے چلنا۔ (۴) ایک جگہ جمع ہو کر جلسہ کر کے سیرت نبوی و اسامی و ربانی اسلام کا ذکر تذکرہ کرنا (۵) اور بعدہ شیرینی عوام میں تقسیم کرنا۔ شرع میں ہر ایک عمل کے لئے کیا حکم ہے۔ کیا مذکور ہوا۔ عمل شرک و بدعت ہے شرع میں ایسا یعنی شرک و بدعت کا فتویٰ دینے والے عالم کے لئے جو جامع مسجد کا پیش امام ہے۔ کیا حکم ہے؟

المستفتی نمبر ۱۲۶۴ خواجہ مصلح الدین صاحب (مغربی خاندان) ۲۳ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ ۳ جون ۱۹۳۷ء۔

(جواب ۱۵۴) سوال میں جتنی باتیں مذکور ہیں ان میں سے صرف نمبر ۳ بلا تخصیص تاریخ و یوم جائز ہے باقی افعال کا ترک لازم ہے۔ مذکور ہوا۔ عمل شرک تو نہیں مگر ان کو لازم سمجھنا اور جو س وغیرہ کو شرعی امور قرار دینا بدعت ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔ دہلی۔

محفل میلاد سجانے اور معطر کرنے کا حکم۔

(سوال) محفل میلاد النبی ﷺ کو کاغذی پھوس و فرش و قالین سے سجانا اور سحر و نقاب سے معطر کرنا از روئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۳۱۷ سید عی صاحب (ناٹا نگر) ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ ۴ جون ۱۹۳۸ء۔

(جواب ۱۵۵) مرد و عورت سب میلاد کا منعقد کرنا ہی بطل ہے۔ وعظ کے لئے مجلس منعقد کی جائے درو وعظ کے ثنائے بیان میں آنحضرت ﷺ کے حالات اور فضائل بیان کر دیئے جائیں اسی میں حضور ﷺ کی وادعت شریفہ کے صحیح واقعات بھی بیان آوے، اس قدر جائز اور درست ہے۔ اس قسم کی دینی اور مبارک مجلس کو دنیوی اور محض ترانس سے صاف رکھنا بہتر ہے۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔ دہلی۔



(۳) وما اهل بد لغیر اللہ میں خفیہ کا یہ مسک ہے آیا عند الذبح ہم لوہے یا اس کے برعکس خفیہ کا اسد لہب سے ساتھ بیان کیا جائے۔ اور شیخ سدوک بحر۔ اور سید سار کے مرغ وغیرہ کا حکم بتلایا جائے۔  
حرام ہے یا حلال۔

المستفتی نمبر ۲۵۹۹ مطاوعہ اللہ (تکلیف) ۵ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ ۱۴ مئی ۱۹۴۰ء  
(حواص ۱۵۸) آنحضرت ﷺ کے حالات طیبہ اور فضائل و کمالات آپ کی رسالت و تبلیغ کی خدمت کا بیان ہر وقت جائز بلکہ مستحسن ہے۔ لیکن صرف ذکر وادت شیعہ کے لئے اسی نام سے مجلس میں منعقد کرتا ہوں۔ صدائیں میں نہیں پایا کیا۔ یہ مجالس و فی ساتویں صدی ہجری سے شروع ہوئیں اور ان کے بارے میں علماء کا اسی وقت سے اختلاف چلا آتا ہے کوئی اس کو جائز اور مستحسن قرار دیتا تھا اور کوئی بدعت۔ قول راجح یہ ہے کہ حضور ﷺ کے حالات طیبہ بیان کرنے کے لئے بطور مجلس و عطا کے اجتماع ہو، اس میں حضور ﷺ کے کمالات بیان کیے جائیں، صحیح روایت بیان کی جائیں۔ اور ان اور دیگر بدعت سے مجلس خالی ہو تو جائز ہے۔ (۱۲)  
قیام شروع جو بدعت کے ذریعہ وقت یہ جاتا ہے اصل یہ اور بدعت ہے۔ قومو المسد کہ سے اسد بل صحیح نہیں ہے یہ نہ وہاں تو یہ موجود تھے اور مجلس میں وہ حضور ﷺ کا موجود ہونا طیب ہے کہ فضیلتی ہے۔

شیخ سدوک بحر اور سید سار کا مرغا اور ہر جانور جس کی جان فیہ اللہ کے لئے دینی مقصد ہو وہ حرام ہے۔  
آخر ذبح کے وقت ہم مدہ بند ہر پرہیزگار نہ کرنا چاہئے۔ خفیہ رحمۃ اللہ علیہم کا صحیح مسئلہ یہی ہے۔ (۱۳)  
محمد خاتیت اللہ کا نالہ دہلی۔

واعظ کے کہنے پر حاضرین کا باؤ ازیلند درود شریف پڑھنا۔  
(۲) دور سے آنحضرت ﷺ کا خود درود شریف سننا ثابت نہیں۔  
(۳) میاں کے موقع پر پکائے جانے والے کھانوں کا حکم۔  
(سوال) (۱) جب کوئی صاحب و عطا یا مولود شریف فرماتے ہوں، ان کے ارشاد پر حاضرین باؤ ازیلند درود شریف پڑھیں تو یہ جائز ہے یا نہیں؟  
(۲) ایک صاحب کہتے ہیں کہ جب درود شریف پڑھا جاوے تو آنحضرت ﷺ بذات خود سنتے ہیں اور پڑھنے والے کو پچھتے ہیں۔ کیا یہ صحیح ہے؟  
(۳) چند مسلمان چند جمع کر کے طعام پکھیں اور نیاز آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت شیخ ان بیج غوث پاک مایہ الرحمتی دین چاہیں تو پڑھیں یا نہیں؟ اور وہ طعام صاحب انصاب الی شروت اور ہمسایہ اور خود صاحب چندہ کس کس کو کھانا جائز ہے؟

۱۔ ان کتابیں جو عید مظفر اندین ان اہل بیت جو ایک سر فیہ اللہ کہہ۔ (۳) ابن خاکن ۱۰ ۳۳۵ مصر

۲۔ لاس بالحقوس للوعظ اذا ارادہ وحده اللہ تعالیٰ (چند ۵ ۳۱۹ ج ۱)

۳۔ دبح للعدوہ الا میر وجود کو احد من العصا، وجرہ۔ لا ۱۰ اہل بد لغیر ولود کراہ اللہ تعالیٰ (اشیہ ۶ ۳۰۵ عید)

(جواب ۱۵۹) (۱) برمی مجلس کے لئے واعظ کا یاد دہانہ درود پڑھوانا اور حاضرین کا پڑھنا دونوں ٹاپ نہیں۔ حضور ﷺ کا نام ہائی سن کر سامعین و خود درود شریف پڑھنا چاہئے۔ واعظ سے پانہ ہے۔ اس کے لئے کا انتظار نہ کرنا چاہئے۔

(۲) حضور ﷺ کا بذات خود درود شریف سننا ثابت نہیں۔ امامہ سیاحین کے ذریعے سے درود شریف حضور ﷺ کو پہنچایا جاتا ہے۔

(۳) یہ کہانا اگرچہ نیت صدقہ و ایصال ثواب کھلایا جاتا ہے تو صاحب نصاب اور خود پکانے پکانے والے کو ہمارے دست نہیں۔ نہ فی فقرہ و مسامحین کا حق ہے۔ اور اس میں بھی التزام نہ ہونا چاہئے۔ محمد کفایت امامہ کا لہندہ دہلی۔

میلاد شریف کب کہاں، اور کیوں شروع ہوئی؟

(از اخبار اجمعہ دہلی۔ مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۲۷ء)

(السوال) میلاد شریف لی جیا، کہاں سے ہے؟ اور کب سے شروع ہوئی؟ اور کیوں شروع ہوئی؟

(جواب ۱۶۰) میلاد شریف حضور ﷺ کے زمانہ مبارک کے صدیوں بعد ایجا ہوئی ہے۔ حضور ﷺ کے عہد مسعود اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم و تابعین و محدثین رحمہم اللہ کے زمانہ مبارک میں اس کا وجود نہ تھا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آنحضرت ﷺ کے حالات و واقعات اور فضائل و معجزات کا بیان کرنا مسلمانوں کا کہنے بصیرت افروز اور موجب سعادت و ابرارین ہے مگر اول تو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ واقعات اور روایات صحیح و معتبر بیان لئے جائیں۔ غلط اور موضوع تھیں نہ بیان لئے جائیں۔ دوسرے یہ کہ مجلس خاص اہتمام سے اور میلاد کے نام سے منعقد نہ کرنے کا کوئی ثبوت نہیں۔ اس لئے میٹر ہے کہ یہ اس وعظ سے ہی کام لیا جائے۔ تیسرے یہ کہ منکرات شرعیہ مثلاً اسراف، تفاخر، ریاست اجتناب کی جائے۔ چوتھے کسی خاص وقت تاریخ کو اس کے لئے نہ ہو۔ مخصوص یا مفید زیادت ثواب نہ سمجھ جائے۔ تو نفس ذکر و صاف و فضائل آنحضرت ﷺ افضل مستبات میں سے ہے۔ (۱) واللہ اعلم۔ محمد کنیت امامہ کا لہندہ دہلی۔

۱۔ للہ ملائکہ سیاحین فی الارض یبلغونی من امنی السلام (نہں ۱۹۱۰ء قمری)

۲۔ رحمت اللہ علیہ وسلم فی الربیع الاول وحوالہ من احداث من الملوك هذا العمل القول المعتمد فی عمل المولود بحوالہ ۱۶۲ صغیرہ

میلاد کے نام سے جلسہ کرنا صحیح نہیں۔

(الزخار المجموعہ، دہلی مورخہ ۹ مئی ۱۹۳۷ء)

(السوال) عید میلاد النبی موجود وقت میں مذہبی حیثیت رکھتا ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۶۱) عید میلاد النبی کے نام سے کوئی جلسہ کرنا صحیح نہیں۔ (۱) ہاں سیرت مقدسہ کی تبلیغ و بیان کے لئے جلسہ کرنے میں مضائقہ نہیں۔ اور اس کے لئے کسی خاص تاریخ کی تینہ نہیں اور فضویات و بدعات سے احتراز رکھنا لازم ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ و علی۔

## فصل دوم

### جلسہ سیرۃ

(۱) عید میلاد النبی کے نام سے جلسہ کرنا بدعت ہے۔

(۲) یہ کہنا کہ سارے علماء و وقت امام مہدی کے خلاف ہونگے غلط ہے۔

بارہ ربیع الاول ۱۴ جون ۱۹۳۵ء کو عید میلاد کا جلسہ نہایت شان و شوکت سے منایا گیا۔ صوبہ سرحد نے مشہور علماء و محدثین کو تحفے و اجازت میں شامل ہوئے اور یہ تہنیتی تقریریں سنیں۔ لیکن ٹیکو کا امام مسجد کا نام ملا۔ بلاں ہے اور دوسرا خزاہ نام احمد خاں نے یہ تہنیتی تقریریں سنیں۔ جسے لی سخت مخالفت کرنے لگے اور مسجدوں میں خلاف تقریریں کرنے لگے۔ تقریریں وہ کہتے تھے کہ بارہ وفات کا نام عید میلاد رکھنا بدعت ہے۔ اور اس دن جلسہ کرنا شرک و بدعت ہے۔ کیونکہ یہ جلسہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نہیں کیا ہے۔ نہ قرآن و حدیث میں کسی جگہ درج ہے۔ میں نے غلام احمد خاں پر سوا کیا کہ تمام دنیا کے علمائے کرام نے اس دن جلسہ کرنے کا حکم دیا ہے تو یہ تمام دنیا کے علمائے کرام کی غلطی پر ہیں؟ اس کا جواب انہوں نے یوں دیا کہ جب امام مہدی آخر الزماں ظہور کریں گے تو تمام دنیا کے علمائے کرام ایک طرف ہوں گے اور امام مہدی دوسری طرف ہوں گے، قرآن و حدیث سے ثابت ہوا ہے۔ مجھ کو چونکہ عثمان تھا اس لئے میں نے اس کو کہہ کہ میں دہلی کو نکھوں گا۔

المسئفنی نمبر ۵۱۳ عبدالمنان (ٹیو) ۵ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ ۷ جولائی ۱۹۳۵ء

(جواب ۱۶۲) یہ صحیح ہے کہ عید میلاد کے نام سے اور عید منان کے خیال سے بارہ ربیع الاول کو جلسہ کرنا باطل ہے اور اسے بدعت کہہ دینے میں مضائقہ نہیں اور تمام علماء نے اس نام اور اس خیال سے جلسہ کرنے کا حکم نہیں دیا۔ علمائے کرام نے جلسہ سیرۃ کے نام سے جلسہ کرنے کی اجازت دی ہے جس کا مطلب کوئی عید منانا نہیں ورنہ اس کو میا وے و مروجہ اعمال و رسوم سے تعلق ہے۔ اس کی غرض تو یہ تھی کہ مسلمانوں کے اندر جو ایک نیا طریقہ اور مبتدع ہم مجلس ہو، منعقد کرنے کی روانہ چائی گئی ہے۔ اور اس میں اسراف، نمود و بدعات و خرافات پھیل گئی ہیں اور موبود خواہ جھوٹی اور موضوع روایتیں بیان کرتے ہیں ان کی اس طرح اصلاح ہو جائے کہ سیرۃ نبی کریم ﷺ کے بیان اور حضور ﷺ کے اسوہ حسنہ کی اشاعت و تبلیغ کی غرض سے جس

منعقد کیا جائے جو تمام فضیلت و برہمات و خرافات سے پاک ہو ورس میں سیر و مبارک و مقدسہ کے صحیح صحیح حالت بیان نہ جائیں۔ اور مسلمانوں کو اتباع سنت کی ترغیب دی جائے۔ و شش کر کے یہ مسیوں و عیسیٰ جیسے میں شریک کیا جائے۔ تا وہ بھی پیغمبر اسلام و حنا فدا کے حقیقی اور صحیح اور سچے حیات و مالات سے واقف ہوں اور تبلیغ کی صحیح صورت پر عمل ہو سکے۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے جائے جلسہ سیر کے اس کو مجلس مولودین ترقی کر کے میدانیا دیا اور اس کے ساتھ جنوں اور فحاشی کے بہت سے کاموں کا اضافہ کر لیا و فقہم اللہ تعالیٰ للاہتداء بہدبہ صلی اللہ علیہ وسلم

اصول اشاعت یہ ہے کہ غرض سے منعقد جس جائز یا جس مندوب ہے۔ اور عید میاں کے نام یا اعتقاد سے جس منعقد کرنا اصل ہے۔ باقی یہ قول کہ امام ممدی علیہ السلام کے زمانے میں سارے علماء ایک طرف اور امام ممدی ایک طرف ہوں گے صحیح نہیں ہے۔ اور مجلس میں دو کو شرک بتانا بھی زیادتی ہے۔ فخطا مند کفایت اللہ کا نالہ دہائی۔

### کیا عید میاں والنبی قرآن و سنت سے ثابت ہے؟ (۱) عید میاں والنبی کے متعلق مختلف سوالات

(السوال) گذشتہ کئی سال سے مسلمانوں کے اندر ایک نئی تقریب موسومہ عید میاں والنبی شروع ہوئی ہے اور ہر سال اس تقریب کو رونق دینے کے لئے نئی نئی تہا ویر عمل میں لائی جا رہی ہیں اور ان پر ہر سال مجبوری حیثیت سے کئی۔ کھروپیہ صرف ہو جاتا ہے۔ مجھے اس کے متعلق چند شکوک ہیں :- کیا اس تقریب کو منانے کے لئے کوئی نص قرآنی یا حدیث نبوی ہے؟ اگر ہے تو نقص فرمائیں یا اس کا حوالہ دیجئے فرمائیں۔

(۲) کیا قرون اولیٰ میں یہ تقریب کبھی کسی زمانے میں منائی گئی؟ اگر منائی گئی تو کس طرح؟

(۳) اگر اس تقریب سے مسلمانوں کے اندر تنظیم کا جذبہ پیدا کرنا مقصود ہو تو کیا شریعت علیہ السلام نے ہمیں کوئی طریقہ تنظیم کا اپنی زبان مبارک سے یا اپنے کسی فعل مبارک سے بتایا ہے یا نہیں؟

(۴) کیا ہجرت نمازیں اور نماز عیدین اور حج مسلمانوں کی تنظیم کے لئے کافی نہیں ہیں؟

(۵) کیا منائے پندہ کی طرف سے توجہ بنا کر اسلام کے اندر نئی نئی باتوں کا رائج کرنا بدعت میں داخل نہیں ہے اور جو روپیہ اس تقریب کے منانے پر خرچ کیا جاتا ہے وہ اسراف میں داخل نہیں ہے؟

(۶) گزشتہ شریعت سے بے نیاز ہو کر تنظیم کی خاطر نئی نئی بدعت کرنا جائز ہے تو مرز تقیانی جو جس کا مانع ایک باتوں میں بہت چھکا کام کرتا ہے اور جس نے اپنی جماعت کی عدم اعظم تنظیم کی ہوئی ہے۔ کیوں نہ اتنا مانع کیا جائے؟

المسنفنی نمبر ۸۸۸، حبیب محمد خاں ۴ محرم ۱۳۵۵ھ ۲۶ اپریل ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۶۳) جس وقت یہ تقریب شروع کی گئی تھی تو اس کو اشاعت سیرت مقدسہ کے نام سے شروع کیا

نہا تھا۔ یہ سید حارث سادہ عنوان بہ مسلمان کے لئے جاذب توجہ تھا۔ اس وقت نے کسی مخصوص تاریخ کا ذکر تھا۔ اور نہ کسی خاص مبتدع کی نسبت کا۔ نہ جنوں کا لئے کا تصور تھا۔ باجون اور تماشوں کا تخیل۔ اس سید سے سادہ بہ عنوان کو ہم نے بھی تبلیغ و تذکیر کا ایک طریقہ اور موثر ار یہ سمجھ کر انعقاد مجالس سیرت کی اجازت دی تھی۔ اور یہ سمجھا تھا کہ خدا تعالیٰ کے آخری رسول ائمہ انبیاء سید المرسلین علیہ السلام کی سیرت و مہمہ کے صحیح اور مستند روایات کے ساتھ ذب مخلوق کے سامنے پیش نہ جائے گی۔ تو یہ غیر مسموں کے لئے ایک اچھا ذریعہ تبلیغ و تذکیر ہو گا اور ممکن ہے کہ اس کی وجہ سے نئی محفل میاں اور ان میں وجہ بہ حالت کا مسلمانوں میں بھی اسد ہو جا۔ اور وہ نئے نئی محفل میاں کے تبلیغ یہ ت کے صحیح طریقے پر کار بند ہو جائیں مگر افسوس!

خود خط ۱۰: آنچہ چند اشتم

کا معاملہ ہو گیا۔ مسلمانوں نے بہت جلد جسہ ہائے یہ قوی اسلی غرض و غایت کو نظر انداز کر کے انہیں رومی محفل میں دس مہر عمر بردہ پہنچے تو جائے جلسہ یہ کہ ان جماعت کا نام ہی عید میلا دیا گیا۔ جو یقیناً قرون اوں مشہور لمبا بالخیر کے خلاف ایک نئی ایجاد تھی اور اسلام کی چلی تہ عیدین (عید الفطر و عید النبی) پر ایک جدید حیدر کا اضافہ تھا۔ جو ایک متعلق ملت مسلمان کی اسلامی و قدیت میں ناقابل قبول ہے۔ پھر ان جلسوں کے لئے ایک معین تاریخ ۱۲ ربیع الاول، زم بردی تھی۔ اس کے بعد جلسوں کے لوہر جو سوں کا اضافہ کیا گیا اور منچا لوگوں نے باجون اور اوں عیلول تماشوں و شمل کر کے سے اچھا نہ سمجھوئے لہو حب بنا دیا۔ فاللی اللہ المصمتکی واما للہ واما الیہ و احیون۔

اس تسمیہ کے بعد آپ نے سوالات کے نمبر وار جوابات یہ ہیں:-

(۱) اس تقریب کو نبوت گدائی منانے کے لئے (یعنی عید میلا دیا جشن میلا دے کے نام سے مخصوص تاریخ و اہمیت میں یا کسی اور تاریخ میں منانے کے واسطے) نہ قرآن پاک میں کوئی نص ہے۔ نہ حدیث میں نہ صحابہ کرام یا تابعین رضی اللہ عنہم یا مجتہدین امت خیر الانام کی قوی یا فعلی ہدایت میں نہیں اس کا وجود ہے۔ (۱)

(۲) قرون اوں میں اس تقریب کا وجود نہ تھا۔ ائمہ اس زمانے کے مسلمان آنحضرت علیہ السلام کی ذات اقدس کے ساتھ تعلق اور فداکاری و محبت میں اعلیٰ درجے پر فائز تھے اور دوسری قوموں کو اپنے پیشواؤں کے یہ سواہت پر خوشی کی تقریب میں منانے ہوئے دیکھتے تھے مگر ان کو کبھی اس ایجاد کی طرف توجہ نہ ہوئی۔

(۳) اگر تنظیم مسلمان کا جذبہ پیدہ رہا بھی مقصد نہ تو وہ ان بدعات و مختصرات کے ارتکاب پر موقوف نہیں بلکہ وہ سیدھے سادہ طور پر تبلیغ یہ مقصد سے کہ جلتے سے بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ تنظیم مسلمان ایک صحیح اور شرعی مقصد ہے۔ لیکن کسی صحیح اور شرعی مقصد کے لئے غیر شرعی اور مبتدع صورتیں اختیار نہیں کی جاسکتیں اور کی جائیں تو جائز اور مستحسن نہیں ہو سکتیں۔

(۴) بلاشبہ نمازی پنجگانہ جماعت اور جمعہ کی بخت و ارجحیت اور عیدین کی جماعتیں و رجب کا اجتماع عظیم مسلمانوں کی صحیح تنظیم کے لئے مقرر تھے، مگر افسوس کہ مسلمان ان جماعاتِ مبارکہ کی اصل روح و بھول گئے۔ اور ان تمام چیزوں کو بھی انہوں نے ایک عادی و رسی مور کی حیثیت دے دی مگر چونکہ یہ ثلاث شدہ اور ۴ مور ہیں اعلیٰ شریعہ میں اس لئے ان کو عمل میں لانا ضروری ہے اور یہ بھی لازمی ہے کہ ان کی اصل روح کے ساتھ ان کو لایا جائے۔ اور ان سے ہی تنظیم مت اجتماع امت کا فائدہ حاصل کیا جائے۔ واللہ موافق۔

(۵) اگر کوئی نئی چیز، مور شریعہ کی ہمت کی طرف سے مسلمانوں کی توجہ بنانے کی موجب ہو تو اس کے حرم ہونے میں شبہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر یہ مان لیا جائے کہ وہ ان قرآن، فضائل اور شعائرِ سماویہ سے تعبیر بنانے کی موجب نہیں بلکہ ایک جدید صورتِ تنظیم ہے تو اس کی لاجت کا اس شرط سے عدمِ وجہ جاسکتا ہے کہ اس کی اصل شریعت مقدسہ میں موجود ہو۔ اور اشاعتِ سیرۃ مقدسہ کے لئے سادہ طریق پر جلسہ سیرت کے نام سے اجتماع کیا جائے تو وہ تو تیغ و تہ کیر کی شرعی ثلاث شدہ اصل کے ماتحت آسکتا ہے۔ لیکن غیہ میاں یا جشن میاں کے نام سے اور اس مقصد سے کیا جائے تو اس کی شریعت مقدسہ میں اصل نہیں ہے اور اس پر زائد از حاجتِ مصارف کرنا یقیناً خدا سے افس میں داخل ہو گا۔ (۱)

(۶) آہ یہ سولی بہت زیادہ پیچیدہ اور تفصیل طلب ہے۔ میں سروسٹ اس کے جواب میں صرف ایک شعر پر اکتفا کرتا ہوں اور وہ یہ ہے: چند را سعدی کہ راہ صفا توں رفت جز بے مسطقی نسلی اللہ علیہ وسلم تسلیم آئیرا محمد غایت احمد کان عندہ دلی۔

سیرت النبی کے جلسہ کی صدارت کافر و مشرک کے حوالے کرنا۔  
(سوال) نصیر آباد میں چند افراد نے سیرت النبی ﷺ کے جلسہ کی صدارت کا متواتر تین روز کافر و مشرک کے حوالہ کی۔ آیا اس جماعت کا یہ فعل شریعت اسلام کے موافق ہے یا مخالف۔ تقریر کرنے والے علماء اہل سنت و جماعت تھے۔

المستفتی: ۱۰۲۳ مہر برمن صاحب نصیر آبادی حالِ مقیم میرٹھ ۹ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ ۲۰ م ۳۰

جون ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۶۴) صدر و نساوقات مقررین کی تقریروں پر محاکمہ یا بعض مقررین کے بیانات پر تنقید کرنی ہوتی ہے اس لئے کسی خاص جلسہ کی صدارت کے لئے مقصد جلسہ اور متعلقات مقصد کا ہر شخص ہی موزوں ہوتا ہے۔ نیز مذہبی جماعات میں مذہبی حیثیت سے ممتاز شخصیت کو صدر بنانا مناسب ہے۔ بنا بریں ان لوگوں کا انتخاب ناموزوں اور نامناسب و قبیح ہوا۔ محمد غایت اللہ کان عندہ دلی۔





قاری رحمۃ اللہ علیہ اور طبری رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مشکوٰۃ میں تحریر کیا ہے۔ (۱) پس اگر قیام مستحب بھی ہو تا تو اس کا یہ الزام و اہتمام جو مشہد ہے نہ ضروری ہے۔ (۲) چاہے یہ کہ وہ مستحب بھی نہیں بلکہ یکے بعد دیگرے ہیں۔ محمد بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے۔

میاں اور قیام کو بدعت کہنے والوں کو وہابی کلمہ دار مست نہیں۔

(سوال) ہمارے یہاں مشہد آباد میں میاں و قیام کو ان زمانے میں محض بدعتیوں نے رواج دیا ہے۔ اب ان کو کتاب ذرا بین قاطعہ کے صفحہ ۲۰۴ پر عبارت مذکور ملے گی۔

”اس جزئیے ایک مہینہ بنتا جو مشہد میں بعد نماز عصر و عشاء تک ہے۔ حال محکم ہو وہاں کا پوچھ تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بدعت ہے حرام۔“

لہذا ہم نے سن و سبب یاد کیا یہ روایت بدعت محمد بن قسطلانی نے یہ جواب دیتے ہیں کہ میاں و قیام بدعت محمد بن قسطلانی نے یہ روایت حدیث ہے۔ اور جو قیام وقت بیان پیدا کرے یہ کتاب اس وقت اس بدعت کہتے ہیں تو وہ لوگ یہ جواب دیتے ہیں کہ میاں و قیام کو جو بدعت کے دو وہابی ہے۔ یہ منہان کا مشافقت مذہب خلقی کے درست ہے نہ مذہب شرعی۔

(جواب ۱۶۶) بحوالہ ۱۰۰۰ میں اس طرح کے مفکرات یعنی امور غیر مشروع ہوتے ہیں۔ اور تاہم وہ موضوع روایات بیان کرتے ہیں اور یہ قاطعہ پر مشتمل ہوتی ہیں۔ بدعت ہر کتاب میں حضور رسول کریم علیہ التحیۃ والسلام کا ذکر مبارک اور بیان حال و احوال و معراج و نبوت ہے یہ شخص مندوبات و احسن مستحب ہے۔ لیکن اس کے لئے خاص اہتمام سے مجالس منعقد کرنا قرونِ ثلاثہ مشہور و مہاجرین میں نہیں تھا۔ (۱) احادیث صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ائمہ مجتہدین سے بڑھ کر کون

(۱) قال الطیبری: "وفیه من اصغر علی من مدبوق وجعلہ عرفہ ولم یعلم بالرحصۃ فقد اصاب مہ الشیطان من الاصلاح شکف من اصغر علی مدغۃ الوصوکر" (۲) امر تقاضا ۳۱۰ ص ۱۰۱ (۳) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱

(۲) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱ (۳) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱ (۴) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱ (۵) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱ (۶) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱ (۷) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱ (۸) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱ (۹) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱ (۱۰) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱

(۳) "ومن حیلۃ ما خذوہ من المدح مع اعتقادہ ان ذلک من ذکر العبادات و اظهار المشاعر ما یقعوہ فی سیر ربیع الاول من المولد وقد احسن علی مدح و محمود حبیب من المدح العالکی المدخل ۲ ص ۳۳ خط مصطفیٰ الدینی الحنفی مصر"

(۴) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱ (۵) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱ (۶) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱ (۷) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱ (۸) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱ (۹) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱ (۱۰) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱

(۵) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱ (۶) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱ (۷) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱ (۸) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱ (۹) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱ (۱۰) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱

(۱) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱ (۲) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱ (۳) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱ (۴) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱ (۵) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱ (۶) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱ (۷) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱ (۸) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱ (۹) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱ (۱۰) حوالہ ۱۰۰۰ ص ۱۰۱

حضرت رسالت مآب سے محبت کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ پس باوجود اس محبت اور عشق کے جو ان حضرات اکابر سلف کو حضور رسول کریم ﷺ سے تھی، ان کے زمانے میں مجالس میلاد کا منعقد نہ ہونا اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ یہ مجالس کوئی مستحسن فعل نہیں۔ ورنہ عاشقین رسول ﷺ ضرور اس کو عمل میں لاتے۔ (۱) پھر موضوع روایات بیان کرنا اور اسراف و تفاخر کے ارادہ سے مولود کرنا خود حرام ہے۔ اور ذرورات بعد از وقت قیام کرنا بالکل بے اصل اور بدعت ہے۔ (۲) کیونکہ ذکر کی تعظیم قیام کے ساتھ شریعت میں معبود و ثلثت نہیں۔ اور یہ خیال کہ حضور رسول کریم ﷺ مجلس مید میں تشریف لاتے ہیں ایک جاہلہ خیال اور مفضی الی الشوک ہے۔ (۳) کس تہیت یا حدیث یا قول امیر رحمۃ اللہ علیہم سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مجلس میں وقت نہ کرو۔ وقت قیام کرنا چاہئے۔ یا یہ کہ حضور انور ﷺ تشریف لاتے ہیں۔ الغرض عمائد اہل سنت و الجماعت کا صحیح مذہب یہی ہے اور حضرات امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ ضیہ سے مولود یا قیام پانچ بھی ثابت نہیں۔ جو لوگ نا مسائل کو دہلیوں کے مسئلے سماتے ہیں وہ یا تو خود جن میں یا قصداً عوام کو دھوکہ دیتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دلی۔

مولود و تشریف میں قیام کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(سوال) مولود و تشریف میں قیام کرنا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۵۴۱ اتنی دن (ٹلوے) ۲۶ ربيع الثانی ۱۳۵۴ھ ۱۸ جولائی ۱۹۳۵ء (جواب ۱۶۷) میاؤں کی مجالس میں مروج قیام ایک بے اصل چیز ہے جس کا ثبوت شریعت میں نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص قیام کو شرعی چیز سمجھ کر اور جواب سمجھ کر کرے گا تو وہ ایک غلط چیز کا ارتکاب کرے گا۔ ۵۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ۔

میلاد و تشریف میں قیام پر اصرار کرنا۔

(سوال) میلاد و تشریف میں تعظیم کے لئے کھڑا ہونا اور سب کو مجبور کرنا کمال تک درست ہے۔

المستفتی نمبر ۹۵۱ عبد الرزاق صاحب (امچین) ۴ ربيع الاول ۱۳۵۵ھ ۲۶ مئی ۱۹۳۵ء (جواب ۱۶۸) میاؤں و تشریف میں قیام کرنے کا ثبوت شریعت مقدسہ سے ثابت نہیں۔ یہ ایک رسم ہو گئی

۱۔ علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "واما اهل السنة والجماعة فيقولون في كل فعل وقول لم يثبت عن الصحابة رضي الله تعالى عنهم هو بدعة لانه لو كان حبر المسوفين اياه لانهم لم يتركوا خصلة من خصال الخير الا وقد بادروا اليها". (تأخير لمن يشيخ ۳ ص ۵۶ طبع سن ۱۲۸۱ھ)

۲۔ سب عمل اس وجہ سے ثابت ہیں۔ پر کون شریعتی دلیل قائم نہیں ہے اور بدعت اس وجہ سے کہ حیر العروہ سے بدعت ثابت نہیں دین میں ایجاد کیا گیا ہے۔

۳۔ اگر علمائے قدرت بذات کا عقیدہ ہو تو بالکل شرک ہے ورنہ کذب افتراء علی اللہ و رسول ہے۔

۴۔ تثنی اول رحمہ اللہ یہ قرآن، سنت رسولی، اجماع اور قیاس میں سے کدیل سے ثابت نہیں۔

۵۔ یہ نہ انہی سورہ میں ہے بلکہ ہر جہت میں ہے۔ مثلاً سورہ بقرہ ۱۷۵ "وَمَا يَكْفُرُ بِهِ قَوْمٌ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ دِينٌ قَبْلُ" "من عمل عملاً ليس عليه امرنا فهو رد" ("مسلم باب اقتضائهم انما يخلطون به ما لم يورد محمد ثابت لا مروج ۲ ص ۷۷ طبع قدیمی)

ہے جو پہلے اصل اور پہلے ثبوت ہے۔ اور اس پر لوگوں کو مجبور کرنا یا قیام نہ کرنے والوں کو برائے نہیں سمجھتے۔  
محمد کا یہ اتھ کا کان اللہ۔۔۔  
محفل میلاد میں کھڑے ہو کر سلام پڑھنا۔

(سوال) محفل میلاد میں کھڑے ہو کر سلام پڑھایا جائے تو اس فعل کا کرنا بہتر ہے یا ترک بہتر ہے۔  
المستفتی نمبر ۱۵۲۳ مولانا عبدالحق صاحب صدر مدرس مدرسہ نعمانیہ ملتان ۱۳ ارٹھ الشی ۱۳۵۶ھ ۲۳  
جون ۱۹۳۷ء

(جواب) (از نائب مفتی صاحب) محفل میلاد میں کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنا اولہ رتھ میں سے کسی دین سے  
ثالث نہیں۔ تو اس قیام کو حکم شرعی و ضروری ٹھہرانا بدعت و گمراہی ہے۔ (۲) اس کو ترک کر دینا ضروری  
ہوگا۔ کیونکہ عوام الناس جہت میں اس کو حکم شرعی و ضروری ٹھہراتے ہیں اس فعل کو ترک کرنے والے پر طعن  
طرح کے طعن و اعتراض کرتے ہیں۔ اجابہ و کتبہ۔ حبیب امر سلیمان نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی۔ اجابہ  
مندہ محمد عیسیٰ عفا عنہ مدرسہ امینیہ دہلی۔  
(جواب ۱۶۹) (از حضرت مفتی اعظم) ہر الموفق۔ محفل میلاد میں قیام مروج ہے اصل اور بدعت ہے۔

صلوٰۃ و سلام پڑھنا تو جائز گمراہی کی ہیئت کذا فی اور پھر اس پر اصرار کرنا اور تہدک و مطعون اور مومنانا  
یہ سب ناجائز اور بدعت ہے۔ (۲) بزرگی و تعظیم قیام کے ساتھ کرنی شریعت میں معبود نہیں اور اس کو شرعی حکم  
قرار دینا خدا اور رسول ﷺ کے خلاف تشریع ہے جو حرام ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ۔  
الجواب حق۔ محمد شفیع عفی عنہ مدرسہ عبدالحق دہلی۔

ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا بھی بے اصل ہے۔

(سوال) قیام کرنا خاص ذکر ولادت شریف کے وقت واسطے تعظیم حضرت ﷺ کے مستحسن و مستحب ہے یا

۱ "من اصر علی امر مذکور وجعلہ عروما ولم یعمل بالرجحۃ فقد اصاب مہ الشیطان من الاصلال فکیف یس اصر علی  
بدعة او مکرو" (مرقاۃ: ج ۳ ص ۳۱ ط المکئۃ الحبیۃ کونہ)  
۲ "وان العادیات من حیث ہی عادیۃ لا بدعة فیہا او من حیث یعتقد بہا او نوضع وضع التبعید بدحلہا البدعة" (عالم شائعین  
از اقصاء ج ۲ ص ۹۸ ورائد) نیز ضروری کو نہ دینی چاہی کہ مات قبیلت ہے "وہا بیدۃ عند عوہا ما کفنا ہا عیبہ"  
(اندیہ ۲) وقال ابن مسعود رعی للہ تعالیٰ عہ "لا یحل احدکم للشیطان شیئا من صلاتہ بری ان حقا علیہ ان لا  
یصرف الا اعی یمینہ" فقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبیرا یصرف عن شمالہ (بخاری کتاب الاذان  
باب الاصل والاصراف عن الیمین و الشمال ۱۰ ۱۱۸ ط حدیسی)

۳ "صہا رصع الحدود و الترم الکشیات والہیات المعیہ، والتزام لعبادات المعینۃ فی اوقات معینہ لم یوجد لہا دلالت  
العیین فی الشریعۃ" (عالم شائعین ج ۱۱ اقصاء، فصل فی ترمیز اہل ان ج ۱ ص ۳۹ ورائد الفکر)

۴ "ام لہم شرکاء شرعوا لہم من الدین مالہ یاذن بہ اللہ" (الشوری ۲۱) "ولا تقولوا: لما نصف الستکم ہذا  
حللنا: و ہذا حرام لتعتروا علی للہ لکذب" (النس ۱۱۶) "وقل ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ: "وید حل فی ہذا کل من البدع  
مدعۃ لیس لہ فیہا مستند شرعی او حلل شیئا مما حرم اللہ او حرم شیئا مما احل اللہ بمجرد رایہ وتشیہ" (تفسیر ابن کثیر ج ۲  
ص ۵۹۰ و ۵۹۱) (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۵۹۰ و ۵۹۱)

حرام ہے اور مولود شریف کے قیام کو حرام کہنے والا گنہگار ہوگا یا نہیں اور اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

المستفتی نمبر ۱۵۲۵۔ مولانا عبدالحق صدر مدرس مدرسہ نعمانیہ ملتان ۱۳ رجب الثانی ۱۳۵۶ھ

(جواب) (از مولوی حبیب الرحمن نائب مفتی) مولود مروج بنفسہ ناجائز ہے اور اس میں قیام کرنا اور اس کو حکم شرعی ٹھہرانا بہت ہی بڑی گمراہی ہے۔ کیونکہ مولود مروج میں بجائے تعظیم کے آنحضرت ﷺ کی توہین ہوتی ہے کہ فساق فجار گانے کے لیے میں گاتے ہیں اور حقہ سگریٹ بھی پیتے جاتے ہیں اور آپ کا ذکر و نام مبارک نہایت بے ادبی و بے حرمتی کی ساتھ پڑھتے ہیں۔ اور آنحضرت ﷺ کی محبت کے جھوٹے دعوے کرتے ہیں اور آپ کی سنن کی متابعت و نماز روزہ کے بھی پابند نہیں ہوتے۔ صورتیں شکلیں اہل ہند کی رکھتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی عالم وعظ کے لہجہ میں میلاد کے واقعات کو بیان کرے گا تو یہ مستحسن ہوگا۔ (۱) اور قیام کا ثبوت کسی سند شرعی سے نہیں۔ لہذا یہ بھی بدعات مخترعات سے ہے۔ فقط حبیب الرحمن عفی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

(جواب ۱۷۰) (از حضرت مفتی اعظم) ہوا لوفت۔ آنحضرت ﷺ کے مقدس حالات اور سیرت مبارکہ کا ذکر کرنا نہ صرف جائز بلکہ مستحسن اور افضل الاذکار ہے۔ لیکن محافل میلاد جس نوعیت سے منعقد کی جاتی ہیں، یہ سرتاسر امور غیر مشروعہ پر مشتمل ہوتی ہیں۔ (۲) روایات موضوعہ منکرہ بیان کی جاتی ہیں۔ (۳) بیان کرنے والے اکثر غیر مشرع فساق و فجار ہوتے ہیں، (۴) سراف و یا کاری سمعہ و نمود و مقصد ہوتا ہے۔ (۵) التزام بالا یلزم کی حد سے گزر کر اس کو فرائض و واجبات سے بھی آگے بڑھا دیا جاتا ہے۔ (۶) قیام بوقت ذکر و ولادت کو ایک فریضہ شرعیہ قرار دے لیا ہے اس کے تارک کو لعن و طعن کیا جاتا ہے۔ (۷) الغرض مروجہ مجالس میلاد بدعات و خرافات کا ایک مجموعہ بن کر رہ گیا ہے۔ اس لئے اس ہیئت کذائی کا ترک کرنا واجب ہے۔ (۸) حضور ﷺ کے فضائل و کمالات کے بیان کرنے کے لئے مثل مجالس و عظمت کے ایک بے تکلف مجلس میں وعظ کی طرح بیان کر دینے کو اختیار کیا جائے تو بہتر اور موجب ثواب ہوگا۔ (۹) صحیح واقعات، مستند روایات بیان کی جائیں اور شیرینی

۱۔ "لا یاس بالجلوس للوعظ اذا ارادہ وجہ اللہ تعالیٰ کذا فی الوجیز لکرم دقہ" (الفتاویٰ العالیہ: ۵/۵۳۶۹ ج ۱) کوئٹہ

۲۔ "ما یفعلونہ فی شہر ربیع الاول من المولد۔ قد احوی علی بدع و محرمات جمیع" (ابن الحاج مالکی، المدخل ج ۳ ص ۱۲ مفتی البانی الحلبي مصر)

۳۔ ان کا بیان کرنا اور سننا ائمہ میں داخل ہے۔ "من کذب علی متعمداً فلینبأ مقعده من النار" (بخاری: ۲۱/۱ ج ۱) قادیانی  
۴۔ ان کے ساتھ تاحیہ مبارک و مدح و تحسین کرنی پڑتی ہے، اور بلکہ ان کی تعظیم کرتے ہیں۔ قال الشیخ: "فلا تقعد بعد الذکر مع القوم الظالمین" (الانعام: ۶۸)

۵۔ "ان المیلین کنوا اخوان الشیطین" (بنی اسرائیل: ۲۷)

۶۔ اور غیر ضروری اور ضروری جانتا بدعات مجید سے "اور ہبانیہ ابتدعوا ما کتبنا ہا علیہم" (الحمد: ۴۷) وقال ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ: "لا یجعل احدکم للشیطان شیئا من صلاتہ یروی ان حقاً علیہ ان لا ینصرف الا عن بینہ او لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا ینصرف عن شمالہ" (بخاری: ۱۱۸/۱ ج ۱) قادیانی

۷۔ قیام کو فریضہ شرعیہ قرار دینا بدعت و محصیت ہے اور محصیت پر اصرار کرنا سخت محصیت ہے۔ ظاہر شافعی فرماتے ہیں: "ان العبادات من حیث ہی عادیۃ لا بدعۃ فیہا" و من حیث یصد بہا او توضع وضع الصعد تدخلہا بعدل الاعتصام ج ۳ ص ۹۸ (دار الفکر)

۸۔ کیونکہ بدعات و کمرواات کے لئے سے عبادت بھی محصیت ہو جاتی ہے جیسے کوئی حالت جنابت میں بوقت دوپہر کے نماز پڑھنے لگے سخت گنہگار ہوگا حالانکہ نماز افضل العبادات ہے۔ اسی طرح جس ذکر سیرت مبارکہ نہ صرف جائز بلکہ مستحسن اور افضل الاذکار ہے مگر بدعات و خرافات کے لئے سے مروجہ مجالس میلاد کے ترک ضروری ہو جائے گا واللہ اعلم۔

۹۔ "لنذکر علی المناہر للوعظ والا تعاط منہ الانبیاء و المرسلین" (الدر المنثور ج ۶ ص ۴۲۱ طبع سعید)

وغیرہ تقسیم کرنے کا رواج ترک کر دیا جائے۔ مسلم، غیر مسلم سب کو بلایا جائے اور ایسی طرح بیان کیا جائے کہ غیر مسلموں کے لئے خاصی تبلیغ ہو جائے اور اسلام کی صداقت اور پیغمبر اسلام کی محبت ان کے دلوں میں سما جائے۔ فقط محمد کفایت اللہ کا ان اللہ وہابی۔

(جواب ۱۷۱) نمبر ۵۲۸ دیگر۔ مولود شریف کا مردہ اہتمام ہے اصل ہے اور ذکر وراثت کے وقت قیام کرنا بھی بے اصل ہے۔ محمد کفایت اللہ کا ان اللہ وہابی۔

۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۲۳ جون ۱۹۳۷ء۔

نبی علیہ السلام کا نام سن کر انگوٹھوں کو چومنا بے اصل ہے۔

(سوال) کیا میاں شریف میں وقت ذکر وراثت شریف قیام کرنا اور آنحضرت ﷺ کا نام مبارک سن کر درود شریف پڑھ کر انگوٹھوں کو چوم لینا شرک ہے؟

المستفتی نمبر ۱۵۶۴ جناب سید عبدالمجید صاحب دیوبند ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۲۳ جولائی ۱۹۳۷ء (جواب ۱۷۲) میاں شریف میں ذکر وراثت کے وقت قیام کرنا شرعاً بے اصل ہے۔ کیونکہ ذکر کی تعظیم قیام کے ساتھ شریعت میں معبود نہیں اور نام مبارک سن کر درود شریف پڑھنا صحیح اور مستحب ہے۔ (۱) مگر انگوٹھوں کو چومنا اور آنکھوں سے لگانا بے اصل ہے، (۲) تاہم اس کو شرک نہیں کہا جاسکتا۔ محمد کفایت اللہ کا ان اللہ وہابی۔

مجلس میلاؤ میں حضور علیہ السلام کا تشریف لانا۔

(سوال) (۱) ایک مسلمان کا یہ اعتقاد ہے کہ حضور ﷺ کی پیدائش کے ذکر کے وقت حضور ﷺ مجسم یا روح حضور علیہ السلام کی آتی ہے۔ مجلس میلاؤ میں اس وجہ سے ہم تعظیماً کھڑے ہو جاتے ہیں اور سلام پڑھتے ہیں۔ دریافت طلب یہ ہے کہ قرآن مجید یا حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ مجلس میلاؤ میں تشریف لاتے ہیں یا

.....  
”ونص العلماء علی استحبابی فی مواضع : وعقد ذکر اوسع اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم۔“ (درالمختار : ج ۱ ص ۵۱۸ طبع)

۱۔ تم تک کہ اکثر بزرگ آنحضرت ﷺ کا نام مبارک سن کر انگوٹھے چومنے کو ثواب سمجھتے ہیں، اور وہ موقوف ہے روایت پر، اور روایت اس باب میں کوئی ثبوت نہیں۔ لہذا بے اصل : دل شامی میں ہے : ”وذكر ذلك الجواحي واطال ثم قل . ولم يصح في المعروف من سنن هذا شيعي“ (ج ۱ ص ۳۹۸ طبع) اور فضائل اعمال میں کثرت روایت پر عمل کرنے کی تین شرطیں ہیں : ایک یہ ہے کہ روایت بہت زیادہ کثرت ہو، دوسرے یہ کہ وہ صحیح شریعت کے کسی عام اصول کے تحت داخل ہو۔ تیسرے یہ کہ اس کو سنت نہ سمجھا جائے (درمختار : ج ۱ ص ۱۳۸ طبع)۔ جب کہ انگوٹھے چومنے کے بارے میں جو روایت بیان کی جاتی ہے، وہ فقہی سے اس میں نہ کو رہا، تین شرطوں میں سے ایک بھی نہیں پائی جاتی۔ پھر آج کل لوگ ثواب سمجھنے کے علاوہ تارک برہمات کرتے ہیں، اس لئے اس فعل سے روکا جائے گا۔ یہاں یہ شہید کیا جائے کہ بعض فقہاء نے اپنی کتابوں میں انگوٹھے چومنے کو مستحب لکھا ہے۔ اس بارے میں علامہ عبدالحی کھنوی فرماتے ہیں : ”ان تعقیل راوی کتب فقد مستحب نوشتہ است ، نہ واجب نہ مستحب ، مثل کثرت العباد وخرابہ الروایات وجامع الرموز وفتاویٰ صوفیہ وغیرہ مگر اکثر کتب معتبرہ و متداولہ نشان آں نیستہ آن کتب کہ در اہلنابین مسئلہ نہ کوراست غیر معتبر اند چنانکہ جامع الرموز وفتاویٰ صوفیہ وخرابہ الروایات وغیرہ ازین وجہ کہ درین کتب رطب وایس بلا تصحیح جمیع احادیث تفصیل آن در رسالہ من “ (انظر کتب لکیر لاجل جامع الصغیر “ موجود است۔ واد شیعہ درین باب فتواء اعلیٰ یکنندہ آن تحقیق محمد میں صحیح ہے حدیث کثیرہ مجموعہ الفتاویٰ علی حدیث غلامہ الفتاویٰ : ج ۳ ص ۳۴۵ محمد امجد آبادی لاہور)

نہیں، اگر حضور ﷺ تشریف لاتے ہیں تو مجسم آتے ہیں یا روح پاک آتی ہے۔

المستفتی نمبر ۲۳۵۹ انوار احمد صاحب حویلی اعظم خاں دہلی، جمادی الاول ۱۳۵۷ھ

۶ جولائی ۱۹۳۸ء

(جواب) (از مولانا مظہر اللہ صاحب) نہ یہ محبت ہے کہ ذکر پیدائش کے وقت حضور اکرم ﷺ کی روح اطہر مجلس میں ہمیشہ تشریف لاتی ہے نہ اس غرض سے قیام کیا جاتا ہے لیکن کسی مجلس میں کسی صاحب باطن نے ایسا ملاحظہ کیا ہو تو کچھ بعید بھی نہیں لیکن اس کی وجہ سے ایک عام حکم میں لگایا جاسکتا (۱)

فقط واللہ اعلم۔ محمد مظہر اللہ غفرلہ امام مسجد جامع قچوری دہلی۔

(جواب ۱۷۳) (از حضرت مفتی اعظم) ہو الموفق۔ حضور انور ﷺ کا تشریف لانا تو بالکل بے اصل اور بے حقیقت ہے اور کسی مجلس میں کسی صاحب باطن نے کشفی طور پر مشاہدہ بھی کیا ہو تو اس سے یہ لازم نہیں کہ حضور ﷺ خود مجلس میں تشریف لائے۔ کیونکہ کشف میں ایسی چیزوں کا ایسے مقام پر مشاہدہ ہو جاتا ہے جس کا وہ چیزیں خود نہیں ہوتیں۔ آنحضرت ﷺ نے نماز کسوف میں جنت و دوزخ کو قبلہ کی دیوار میں مشاہدہ فرمایا۔ صحیح بخاری کی صحیح حدیث میں اس کی تصریح ہے ما من شیء کنت لہ اہ الا قدرائتہ فی مقامی ہذا حتی الجنة والنار۔ (۲) اور ایک روایت میں فی عرض هذا الحائط او مثله بھی آیا ہے۔ (۳) اور ظاہر ہے کہ تمام مرئیات اور جنت و نار خود وہاں موجود نہ تھیں بلکہ یہ کشفی مشاہدہ تھا۔ اور قیام تعظیص کا کوئی صحیح معنی نہیں ہے ذکر کی تعظیم قیام کے ساتھ معبود نہیں اور بغرض ہو بھی تو حضور ﷺ کی سیرت مبارکہ کا تمام ذکر مستحق تعظیم ہے، نہ صرف ذکر ولادت و سلام۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہلی۔

۱۔ کیونکہ اگر بغرض محال بھی ایسا اتفاق ہوا بھی ہو غرق عدت ہے اور غرق عدت دائم اور مستمر نہیں ہوتا، علاوہ اس میں یہ امر متعلق کشف کے ہے اور کشف جنت تاہم نہیں کہ اس کی وجہ سے عام حکم لگایا جاسکے۔ ملا علی قاری شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں، "المکاشفۃ والا لہام والامام الی ہی ظہیات لا تسمی علوماً یقیناً" (مرقاۃ ۱: ۶۶۱) (۱)

۲۔ بخاری باب الواب الکسوف، باب صلوة النساء مع الرجال فی الکسوف، ج ۱ ص ۳۳۱ طبع سعید۔

۳۔ بخاری، کتاب مواقیب الصلوة، باب وقت الظہر عند الزوال، ولقطة: "ثم قال عرضت عنی الجنة والنار افا فی عرض هذا الحائط فلم ار کالخبیر او الشر۔" (کذا فی کتاب الاعتصام، باب ما یکرہ من کثرة السؤال الخ: ج ۲ ص ۱۰۸ طبع قدیمی۔

## فصل چہارم مسئلہ علم غیب

- (۱) محفل میلاد کا شرعی حکم۔
- (۲) حضور علیہ السلام کا محفل میلاد میں تشریف لانا۔
- (۳) رسول اکرم ﷺ کو علم غیب تھا یا نہیں؟
- (۴) ایصالِ ثواب کیلئے دن مقرر کرنا کیسا ہے؟
- (۵) شرک و بدعت کسے کہتے ہیں؟
- (السوال) (۱) محفل میلاد شریف کرنا شرعاً جائز ہے یا بدعت ہے؟
- (۲) رسول کریم ﷺ محفل میلاد میں تشریف لاتے ہیں یا نہیں؟ اور اگر ایک ہی وقت میں روئے زمین ہزار جگہ محفل میلاد ہو تو کیا رسول کریم ﷺ ہر جگہ تشریف لاسکتے ہیں یا نہیں یا مجبور ہیں؟
- (۳) آنحضرت ﷺ کو علم غیب تھا یا نہیں؟
- (۴) پورگان دین کی ارواح کو ثواب پہنچانے کیسے فاتحہ یا نذر کا دن مقرر کرنا جائز ہے یا نہیں؟
- (۵) شرک و بدعت کسے کہتے ہیں؟
- المستفتی ماسٹر عالمہ یار خاں مدرسہ سادہ بگوارہ جدید بریلی۔
- (جواب ۱۷۴) آنحضرت ﷺ کے حالات مبارکہ اور فضائل و کمالات طیبہ کلیان کرنا بہت اچھا اور موجب خیر و برکت ہے مگر مجلس میلاد جس صورت سے کہ مروی ہے یہ غیر شرعی ہے کیونکہ اول تو اس نام سے انعقاد مجلس کرنا سلف صالحین کا معمول نہیں تھا۔ (۱) بلکہ وعظ و ذکر کی مجالس میں حضور انور ﷺ کے حالات طیبہ بھی بیان کر دیئے جاتے تھے (۲)
- دوسرے اکثری طور پر ان مجالس میں روایات غیر معتبرہ اور موضوعہ بیان کی جاتی ہیں جن کا بیان کرنا بلکہ سننا بھی گناہ ہے۔ (۳)
- تیسرے کثری حالت میں مجلس منعقد کرنے والے کی نیت ریوشت و ناموری کی ہوتی ہے جو اعمال حسنہ کے ثواب کو بھی ضائع کر دیتی ہے۔ (۴)

۱۔ "ان عمل المولود بدعة لم یقل بہ ولم یعملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والخلفاء والائمة" (کذا فی الشرعة الا لہیة بحوالہ راد سنت: ص ۱۶۴ ط مکتبہ صفیریہ)

۲۔ "التذکیر علی المناد للوعظ والاعتاد سنة الانبیاء والمرسلین" (الدر المختار، ج ۶ ص ۳۲۱ ط سعید)

۳۔ قال فی الشامیہ: "قرآنہ المومن" ای المکدوب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وهو محرم اجتماعاً بل قال بعضهم انه کفر، قال علیہ الصلاة والسلام "من قال علی ماتم اقل فلیتوا مقعده من البر" (ج ۱ ص ۲۸ ط سعید)

۴۔ وقد اخرج مسلم حدیث البخاری والعمالی والحوادث وعقائہم علی فعلہم ذلك لعیر اللہ عن ابی ہریرۃ فی کتاب الامارۃ، بس من ذلک للربیاء والسبعة استحق النار. وقد قال الامام النووی رحمۃ اللہ علیہ فی شرحہ مانعہ: "ولہ ان المومات الواردة فی فضل الجہاد انما هی لمن اراد اللہ تعالیٰ بذلك مخلصاً وكذلك الشاء علی العلماء وعلی الفقیرین فی وجہ الخیرات کلہ محمول علی من فعل ذلك للہ تعالیٰ مخلصاً" (انظر الصحیح لسمیع مع شرحہ الکامل للنووی رحمۃ اللہ علیہ، ج ۲ ص ۱۴۰ ط قدیمی)



چوتھے ان مجالس میں بعض غیر شرعی امور عمل میں لائے جاتے ہیں اور ان کو نہ صرف شرعی سمجھا جاتا ہے بلکہ فرض و واجب کا مرتبہ دے دیا جاتا ہے۔ مثلاً ذکر و اذکار کے وقت قیام کرنا کہ یہ ایک بے اصل اور بے ثبوت چیز ہے (۱) مگر عملاً اس کو ایسا لازم کر لیا گیا ہے کہ اگر کوئی قیام کرے تو اس کو اٹھن طعن سب و دشمن کرتے اور مساوات مرنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ (۲) مذکورہ بالا وجوہ کی بناء پر کہا جاسکتا ہے کہ مجالس مروجہ میلاد کا انعقاد شرعی نہیں ہے۔ (۳)

(۲) یہ خیال اور عقیدہ کہ حضور انور ﷺ مجالس میلاد میں تشریف لاتے ہیں ایک عامیانہ اور بے اصل خیال ہے اور نہ یہ اصول شرعیہ کے لحاظ سے درست ہو سکتا ہے کیونکہ ایک وقت میں ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا حضرت حق تعالیٰ کی صفات خاصہ میں سے ہے۔ (۴)

(۳) علم غیب حضرت حق تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے۔ آنحضرت ﷺ کو حق تعالیٰ نے اس قدر مغنیات کا علم عطا فرمایا تھا کہ ہم اس کا احصاء نہیں کر سکتے۔ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا علم حضرت حق تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ ہے، مگر بلا وجود اس کے حضور ﷺ عالم الغیب نہ تھے۔ کیونکہ علم غیب کے معنی یہ ہیں کہ وہ بغیر واسطہ جواب اور بغیر کسی کے بتائے ہوئے حاصل ہو (۵) اور حضور ﷺ کا تمام علم حضرت حق تعالیٰ کے بتانے سے حاصل ہوا ہے۔ وہ حقیقت علم غیب ہے اور نہ حضور ﷺ کو عالم الغیب کمزور ست۔ (۶)

(۴) ایصالِ ثواب کی شرعی حقیقت یہ ہے کہ انسان کوئی ثواب کا کام (یعنی عبادتِ مالیہ یا بدنیہ) نہ کرے۔ اور خود ثواب پانے کا مستحق نہ ہے۔ پھر حضرت حق تعالیٰ سے دعا کرے کہ یا اللہ یہ ثواب جس کا تیرے فضل و کرم کے وعدہ سے میں مستحق ہوا ہوں میرے فلاں بزرگ یا عزیز یا دوست کو پہنچا دے۔ (۷) ثواب کا کام ثواب کی نیت سے کیا جائے اور انہیں اوصاف کے ساتھ جو شریعت نے ملت کئے ہیں لیا ہوا ہو جب وہ مفید ہوگا۔ ورنہ برابری کی رسم کی پابندی یا ریاء نمودی غرض سے جو کام کیا جائے یا اوصاف شرعیہ کے خلاف ہو تو اس میں خود کرنے والا ہی ثواب کا مستحق نہیں ہو تا دوسرے کو کیا بخشے گا اور کیا پہنچے گا۔ (۸) پس عبادتِ مالیہ یعنی

۱۔ کہ جس پر کوئی شرعی دلیل قائم نہیں ہے۔

۲۔ اور الترمذی مالا یلزم بدعت ہے۔ "وہابیۃ ابتدعوہا ما کتبھا علیہم" (الترمذی: ۲۷۷)

۳۔ لہذا لا حکم ضروری ہے۔

۴۔ "وہابیۃ ابتدعوہا ما کتبھا علیہم" (الترمذی: ۲۷۷) شرک است نہ اس صفت محضات حق جل جلالہ است کے راویان شرک نیست و نیز دراز است و عی ہذا قال عیسا من قال ان ارواح المشائخ حاصرة تعلم یحکموا انتہی ("تجوید الفتاویٰ قاری ج ۸ ص ۸۸، تجوید الفتاویٰ اردو ج ۱ ص ۳۶۲، کلام سعید)

۵۔ "والتحقیق ان الغیب ما غاب عن الحواس والعلم الضروری والعلم الاستدلالی۔" (عالم محمد عبدالعزیز الفرحانی، النہر اس ص ۳۳۳، زاداداریہ بلقان)

۶۔ وقال العلامة الفہارزی وحمة اللہ علیہ: "وقد نطق القرآن بغی علمہ عمر سواہ تعالیٰ فمن ادعی انہ یعلمہ کفر ومن صدق المدعی کفر واما ما علم محاسن او ضرورة او دلیل فلیس بغیب ولا کفر فی دعواہ ولا فی تصدیقہ علی الحزم فی البقی والظن فی الظنی عند المحققین۔" (انہار اس: ص ۳۳۳، زاداداریہ)

۷۔ قال فی البر المختار: "الاصل ان کل من اتى عبادة ماله جعل ثوابها لغیره وان نواھا عند الفعل لنفسه لظاهر الادلة۔" وقال فی الرد: (قولہ عبادة ما) ای سواء کانت صلاة او صوما او صدقة او قراءة او ذکر او طواف او حجا او عمرة۔ وجميع انواع البر کما فی الہدایہ ("رد المحتار" ج ۲ ص ۵۹۵، جامع)

۸۔ "یا ایہا الذلیل انما اطعوا اللہ واطعوا الرسول ولا تطولوا اعمالکم" (محمد: ۳۳) ای اطعوا امر اللہ واطعوا رسولہ ولا تطولوا اعمالکم بما یبطل بہ ہولاء اعمالہم من الکفر والفاق والمحب والریاء (۱) شیخ محمد علی اسلاوی، مفتی نقاشہ: ۳۳، زاداداریہ بلقان، روت)

صدقات کے ذریعہ سے جو ثواب پہنچاتا ہے اس کی صحیح صورت یہ ہے کہ جو کچھ میسر ہو اور جس وقت میسر ہو اس کو خالصاً لوجہ اللہ کی مستحق پر صدقہ کر دو اور اس کا ثواب جسے پہنچانا ہو پہنچا دو۔ اس میں کسی خاص چیز اور خاص وقت کا التزام غیر شرعی ہے۔ (۱) اور عبادات بدنیہ کے ذریعے سے ثواب پہنچانے کی صورت یہ ہے کہ نفل نماز پر جو نفل روزہ رکھو یا قرآن مجید کی تلاوت کرو وغیرہ۔ ان عبادات کا ثواب جسے پہنچانا ہو پہنچا دو اس میں بھی کسی خاص صورت اور ہیئت اور نوعیت کی اپنی طرف سے تخصیص کرنا غیر شرعی ہے۔ (۲)

(۵) خدا تعالیٰ کے لوصاف مخصوصہ میں کسی دوسرے کو شریک کرنا شرک ہے۔ پھر اس کی بہت سی قسمیں ہیں جس کی تفصیل سے نئے بہت وقت درکار ہے اس لئے بہتر ہے کہ کسی مقامی عالم سے مشابہہ دریافت فرمائیں۔ بدعتہ وہ کام ہے جو قرآن ثلاثہ مشہود لہما بالخیر میں نہ ہوا ہو اور نہ اس کی اصل پائی جائے۔ (۳) اور اس کو دین کا کام سمجھ کر کیا جائے یا چھوڑا جائے تو یہ کرنا یا اس کے چھوڑنے کو دین کا کام سمجھ کر چھوڑنا بدعت ہے۔ (۴) اس کی تفصیل بھی کسی مقامی عالم سے دریافت فرمائی جائے۔ و اللہ اعلم۔ محمد کفایت اللہ کا اندلہ۔

### ”یا رسول اللہ“ کہنے کا حکم۔

(المسوال) اگر رسول اللہ ﷺ کو غائبانہ ان الفاظ سے آواز دی جائے یا محمد۔ یا رسول اللہ۔ یا محبوب رب العالمین وغیرہ ملا رد و شریف ہے۔ ان الفاظ کو کبھی یا ہر وقت اس ندا سے کوئی محبت رکھتا ہے تو یہ جائز ہے یا نہیں؟ اور دلیل جو از اسلام عینک بھائی جو اختیارات میں ہے ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۷۵) (یا محمد۔ یا رسول اللہ ﷺ کہنے والا اگر یہ سمجھ کر ندا کرتا ہے کہ حضور ﷺ میری آواز کو ہر وقت اور ہر جگہ سے سنتے ہیں تو یہ ندانا جائز اور یہ خیال غلط ہے۔ (۵) اور اگر اس خیال سے کہ میرے یہ الفاظ حضور ﷺ کو فرشتے پہنچا دیتے ہیں تو رد و سلام کے ساتھ یہ خیال درست ہے۔ (۶) لیکن بغیر رد و سلام کے اس عقیدہ اور خیال کی صحت کے لئے کوئی دلیل شرعی نہیں۔ (۷) اور اگر محض فرط محبت میں بغیر اس عقیدے کے کہتا ہے

۱۔ قال العلامة المشاطی رحمۃ اللہ علیہ فی الاعتصام: ”مہا وضع الحدود والتزام کیفیات والہیات المعینۃ والتزام العادات المعینۃ اوقات معینۃ لم یوجد لها ذلك النص فی الشریعۃ“ (الباب الاول فی تعریف البدع الخ ۱ ۳۹ ط دار الفکر)

۲۔ جوالہ ۱۱

۳۔ ”وکل حدث فی الدین بعد و من الصحابۃ ملاحجۃ شرعیۃ“ (البراس: ص ۱۵ ط اعدادہ ملتان)

۴۔ ”ان البدعۃ من حیث قبل فیہا ایہا طریقۃ فی الدین مخرعۃ الی آخرہ یدخل فی عموم لفظہا البدعۃ التزکیۃ، کما یدخل فیہ البدعۃ غیر التزکیۃ فقد یقع الاجتہاد بنفس التزکیۃ نحریماً للمعروف او غیر نحریم، فان الفعل مثلاً قد یکون حللاً بالشرع بغیرہ الانسان علی نفسه او یقصد ترکہ قصداً الی آن قال۔ وکما یشمل الحد التزکیۃ یشمل ایضاً ضد ذلك“ (الاعتصام: ج ۱ ص ۴۶، ۴۷ ط دار الفکر)

۵۔ ”طلب کہ اگر لفظ ”یا“ نہ اس کی شریک عقیدہ ملنا یا رد و سلام و استغفار و روزیک سے سنتے یا حاضر نہ ہونے کے اعتقاد سے ہو تو یہ چہ شرب کے ناجائز ہے۔ ”ان کل انتہ“ کے ساتھ ندا سے متعہد اس عقیدے کا اظہار ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ شکر کی طرف متعززت ﷺ کی ذات کرائی بھی حاضر نہ ہونے کے، اور آپ ہر جگہ سے سنتے ہیں۔ یہ عقیدہ محض غلو اور باطل ہے لہذا لفظ ”یا“ کے ساتھ ندا بھی ناجائز ہے۔

۶۔ لقولہ علیہ السلام: ”ان للہ ملائکۃ سیاحین فی الارض یلعنونی من امنی السلام۔“ (السنائی، کتاب الصلاۃ، باب التسلیم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۱/ ۱۴۳ ط سعید)

۷۔ کہ آپ ﷺ ”یا رسول اللہ“ کہنے والے کی آواز سنتے ہیں یہ آپ تک پہنچائی جاتی ہے۔

کہ حضور ﷺ سنتے ہیں یا حضور ﷺ کو یہ الفاظ فرشتے پہنچاتے ہیں تو فی نفسہ مباح ہے۔ مگر چونکہ اکثر عوام اس بد عقیدگی میں مبتلا ہیں کہ حضور ﷺ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں اور ہر جگہ سے یا محمد، یا رسول اللہ کہنے والے کی آواز سن پیتے ہیں، اس لئے ایسے مبہم الفاظ کا نہ کہنا اور لوگوں کو ان کے استعمال سے منع کرنا ہی احوط ہے۔ (۱) قرآن پاک کے الفاظ ایہا المزمحل۔ (۲) یا ایہا النبی جہاد الکفار۔ (۳) الایہ۔ یا ایہا النبی جو تشدد میں ہے ان سے حضور ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے پر استدلال کرنا صحیح نہیں۔ یا ایہا المزمحل اور قرآن پاک کے تمام خطبات حالت حیات میں نازل ہوئے اور بعد وفات حکایت پڑھے جاتے ہیں۔ کیونکہ قرآن پاک کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک نقطہ واجب حفاظت ہے۔ اور تشدد کا خطاب سلام کے ساتھ ہے۔ جو فرشتے حضور ﷺ تک پہنچا دیتے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ كَفَيْتَ اللَّهُ غَفْرًا وَبَلَىٰ

(۱) مجلس میلاد کا انعقاد اور اس میں قیام کرنا کیسا ہے؟

(۲) یا رسول اللہ، یا غوث پکارنا کیسا ہے؟

(۳) گیارہویں شریف کی نیاز کرنا اور اس کے کھانے کا حکم۔

(۴) نماز میں حضور علیہ السلام کا تصور آنے کا حکم۔

(السوال) مجلس میلاد شریف و قیام کرنا کیسا ہے؟ یا رسول اللہ، یا غوث پکارنا کیسا ہے؟ ان سے مدد ماننا کیسا ہے؟

ہے؟ گیارہویں شریف کی نیاز کرنا اور اس کا کھانا کیسا ہے؟ نماز میں حضرت محمد ﷺ کا تصور آنا کیسا ہے؟

(جواب ۱۷۶) آنحضرت ﷺ کے حالات و فضائل و توصیف کا ذکر احسن الذکار اور افضل الاثر ہے۔ لیکن

مروجہ مجالس میں بہت سی باتیں شریعت مقدسہ کے خلاف ہوتی ہیں مثلاً روایات ضعیفہ بلکہ موضوعہ کا

بیان کرنا۔ موضوع روایتوں کا بیان کرنا حرام ہے۔ (۱) اور غیر متشرع لوگوں اور مردوں کا مولود پڑھنا، گانا، مکان

کی زینت میں حد سے زیادہ مبالغہ کرنا۔ مولود کی مجلس کو ضروری اور لازم سمجھنا۔ ذکر و نذرانے کے وقت قیام کرنا

شریک نہ ہونے والے یا قیام نہ کرنے والے کو لعن طعن کرنا۔ یہ تمام امور ناجائز ہیں۔ شریعت مقدسہ میں ان کا

کوئی ثبوت نہیں۔

یا رسول اللہ! نماز صلوٰۃ و سلام کے ساتھ ہو تو جائز ہے اور اس میں بھی یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ

درد و دلور سلام کو فرشتے حضور ﷺ تک پہنچا دیتے ہیں۔ (۵) یہ عقیدہ نہ ہو کہ ہر جگہ سے لفظ یا رسول اللہ یا اور کسی

۱۔ کیونکہ جیسے شرک سے بچنا ضروری ہے شریہ شرک سے بچنا بھی ضروری ہے۔ لقولہ علیہ السلام: "فمن اتى الشبهات فقد استمرأ لدينہ و عروصہ۔ و من وقع فی الشبهات وقع فی الحرام۔" (طبری، کتاب الامان باب فغل من استمرأ لدينہ۔ ج ۱ ص ۱۳ طبع دہلی)

۲۔ المرسۃ  
۳۔ التبیان ۳۰

۴۔ قال فی الشامیہ: "وقولہ واما الموضوع ای المکذوب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وهو محرم اجماعا بل قال بعضهم انه کفر۔ قال علیہ الصلوٰۃ و السلام: من قال علی عالم اقل فلیتوا مقعدہ من النار" (ح ۱ ص ۱۲۸ طبع دہلی)

۵۔ لقولہ علیہ السلام: "ان لله ملائکة سیاحین فی الارض یبلغونی من امنی السلام۔" (السنن، کتاب الصلوٰۃ، باب التسلیم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۱/ ۱۴۳ طبع دہلی)

بات کو حضور خود سن لیتے ہیں۔ کیونکہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا خاص اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ (۱) اور یا غوث کہن بہر حال ناجائز ہے۔ کیونکہ غوث نہ خود سن سکتے ہیں اور نہ ان تک ان الفاظ کو پہنچانے کے لئے کسی ذریعہ کا شرعاً ثبوت ہے۔

گمراہوں کی نیاز سے اگر مقصد ایصالِ ثواب ہے تو اس کے لئے گمراہوں میں تاریخ کی تعیین شرعی نہیں۔ (۲) نیز حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تخصیص نہیں۔ تمام اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اور صحابہ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس کے مستحق ہیں۔ (۳) سال کے جن دنوں میں میسر ہو لو کہ جو کچھ میسر ہو صدقہ کر دیا جائے اور اس کا ثواب بزرگانِ دین اور امواتِ مسلمین کو بخش دیا جائے۔ فقراء اس کھانے کو کھا سکتے ہیں۔ امراء اور صاحبِ نصاب نہیں کھا سکتے۔ کیونکہ یہ ایصالِ ثواب کے لئے بطور صدقہ کے ہوتا ہے۔ (۴)

آنحضرت ﷺ کا نماز میں قصدِ تصور کرنا اگر اس خیال سے ہو کہ حضور ﷺ خدا تعالیٰ کے بندے اور رسول تھے تو مضائقہ نہیں، لیکن اگر تعظیم کے طور پر ہو تو درست نہیں۔ جو لوگ منع کرتے ہیں ان کا یہی مطلب ہے کہ خدا کی تعظیم کے موقع پر کسی مخلوق کی تعظیم کا خیال نہ کرنا چاہئے ورنہ مطلقاً تصور سے کون ہی سکتا ہے۔ جب کہ التحیات میں السلام علیک ایہا النبی موجود ہے تو اس کو پڑھتے وقت حضور ﷺ کا ذہن میں آنا لازمی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

مجلس مولود میں صلوٰۃ و سلام کے ساتھ ”یا رسول“ کے الفاظ سے پکارنا۔

(سوال) مولود میں لفظ یا رسول اللہ السلام علیک یا حبیب السلام علیک پکار کر کہنا اس غرض سے کہ سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی روح مبارک محفلِ میلاد میں آتی ہے۔ لہذا برائے تعظیم کھڑے ہو کر لفظ مذکور کو پکار کر کہتے ہیں۔ آیا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۷۷) صلوٰۃ و سلام کے ساتھ ”یا رسول“ و ”یا حبیب“ خدا کے الفاظ سے پکارنا اس خیال سے کہ صلوٰۃ و سلام آنحضرت ﷺ کو فرشتوں کے ذریعہ پہنچایا جاتا ہے۔ اور آپ ﷺ تک ہماری دعا اور خطاب پہنچ جاتا ہے جائز اور درست ہے۔ کیونکہ حاضر و ناظر ہونا صفتِ معبودہ سے ثابت ہے کہ باری تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے اور اس کو انہی قوتِ سامعہ عطا فرمائی ہے کہ وہ تمام مخلوق کے صلوٰۃ و سلام سن کر حضرت نبوی ﷺ میں عرض کر دیتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو آپ دیتے ہیں۔ قال النواب صدیق

۱۔ وہی الواقع ہم جنوں اعتقاد کہ حضرات انبیاء و اولیاء ہر وقت ہر فردِ عالم سے شریک است چہ ایں صفت از جنسیت حق جل جبار است کہ راوراں شریک نیست و نیز روایتیہ است و عن هذا قال علمائنا من قال ان ارواح المشائخ حاصره تعلم بکفر انہی۔ (مجموع الفتاویٰ قاری، ج ۱ ص ۲۸، مجموع الفتاویٰ اردو، ج ۱ ص ۳۹، ص ۴۰)

۲۔ قال فی الاعتصام ”ومنها التزام العبادات المعینہ فی اوقات معینہ ثم یوجد لها ذلک العین۔“ (ج ۱ ص ۳۹، دار الفکر) وقال الامام الکنہدی رحمۃ اللہ علیہ فی مجموعۃ الفتاویٰ۔ ”مقرر کردن روز سوم و غیرہ یا تسبیح و اورا ضروری انکاشن در شریعت محمدیہ نیست“ (مجموع الفتاویٰ ج ۱ ص ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳

حسن خان ابو فالی القوجی فی نزل الابرار فی بیان فوائد الصلوٰۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ومنها قیام ملک علی قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاه اسماع الخلاق ینقلہ ایاہا کما فی حدیث  
بلائق ابن حبان رواہ ووردت احادیث بمعناہ ثانیہ وللہ الحمد ومنها انہا سبب لرد النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم علی المصلی والمسلم علیہ کما ورد بسند حسن بل صححہ النووی فی الاذکار  
وغیرہ۔ انتہی ملقطاً۔

ہاں اس خیال اور اعتقاد سے نہ اکرنا کہ آنحضرت ﷺ کی روح مبارک مجلس مولود میں آتی ہے۔ اس کا  
شریعت مقدسہ میں کوئی ثبوت نہیں اور کئی وجہ سے یہ خیال باطل ہے۔ اول یہ کہ حضرت رسالت پناہ ﷺ قبر  
مبارک میں زندہ ہیں جیسا کہ اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے۔ (۱) تو پھر آپ ﷺ کی روح مبارک کا مجالس  
میلا میں آنابند سے مفارقت کر کے ہوتا ہے یا کسی اور طریقے سے؟ اگر مفارقت کر کے ملنا جائے تو آپ ﷺ  
کا قبر مطہر میں زندہ ہونا باطل ہوتا ہے۔ یا کم از کم اس زندگی میں فرق آناتمت ہوتا ہے۔ تو یہ صوت علاوہ اس  
کے کہ بے ثبوت ہے باعث توہین ہے نہ موجب تعظیم۔ اور اگر مفارقت نہیں ہوتی تو پھر ہر مجلس مولود میں  
آپ ﷺ کی موجودگی بدن و روح کے ساتھ ہوتی ہے یا محض ہلور کشف و علم کے پہلی صورت بدلیٹا باطل ہے۔  
اور دوسری صورت بے ثبوت اور بعض اعتبار سے موجب شرک ہے کہ آن واحد میں جس کی کثیرہ کا علم ہونا اس  
طرح کہ گویا آپ ﷺ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں یہ خاصہ ذات احدیت ہے۔ آنحضرت ﷺ کو ہر جگہ حاضر و ناظر  
سمجھنا شرک ہے۔ (۲)

دہی مجلس میلا تو اس کا حکم یہ ہے کہ نفس ذکر ولادت و معجزات و اقوال و افعال و واقعات آنحضرت  
ﷺ جائز بلکہ محبوب و مستحسن ہے۔ لیکن قیود و مروجہ اور بینات مخصوصہ جو آج کل اکثر مجالس مروجہ میں پائی  
جاتی ہیں بدعت اور بے اصل ہیں۔ (۳) ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا بالکل بے اصل ہے۔ شریعت مقدسہ میں  
اس کی کوئی اصل نہیں، نہ قرآن مجید میں اس کا وجود تھا، نہ کوئی دلیل اس کے جواز پر دل ہے۔ (۴) محمد کفایت  
اللہ غفر لہ دہلی۔

۱۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حیات انبیاء متفق علیہ است پچاس رادوی خلافت نیست حیات جسمانی و نہادی نہ  
حیات معنوی روحانی چنانکہ شداء راست۔ " (اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ، کتاب الصلوٰۃ، باب الجمعة فصل ۲: ج ۱ ص ۶۱۳  
مفتی دہلی)

۲۔ کوئی واقعہ ہم پرچوں اعتقاد کہ حضرات انبیاء و اولیاء ہر وقت حاضر و ناظر اند۔ شرک است۔ چہ ایں مفت از خصائص حق جل جلالہ است  
کے راور اس شرکت نیست۔۔۔۔۔ و نیز دروازیہ است۔ وعن هذا قال علماء نامن قال ان ارواح المشایخ حاضرة تعلم بکفر انتہی۔"  
(مجموعۃ الفتاوی: ج ۱ ص ۲۸، مجموعہ فتاویٰ عبدالحق اردو: ج ۱ ص ۵۳۶ سعید)

۳۔ قال العلامة الشافعی فی الاعتصام: "منہا وضع الحلود و التزام الکلیات والہیات المعیة و التزام العبادات المعیة  
فی اوقات معینہ لم یوجد لہا ذلک البصیر فی الشریعہ" (الباب الاول، فصل فی تعریف البدع الخ، ج ۱ ص ۳۹ و درالترغ  
۴۔ ہذا یہ عمل بھی خاص بدعت ہے۔ کیونکہ بدعت کی تعریف ہے: "کل حدث فی الدین بعد زمن الصحابة بلا حجة شرعیہ"  
(الابھر اس: ص ۵، المائد لویہ)

## مسئلہ علم غیب :

(سوال) حضرت رسول مقبول ﷺ عالم الغیب تھے یا نہیں؟ بصورت عالم الغیب ہونے کے آپ ﷺ کا علم خدا کے علم کے مساوی ہے یا کم؟ بیوا تو جروا

(جواب ۱۷۸) کسی کا یہ دعویٰ کرنا کہ حضرت رسول مقبول ﷺ عالم الغیب تھے اور آپ ﷺ کو تمام مغیبات کا علم تھا محض غلط و افتراء اور اس شخص کی دید و لیریا ہے۔ اس قسم کا عقیدہ نہ تو قرآن سے ثابت ہے نہ حدیث شریف سے اس کا صحیح پتہ چلتا ہے، نہ ائمہ کبار کے اقوال سے کچھ سمجھ میں آتا ہے۔ بلکہ قرآن وحدیث واقوال ائمہ بڑے زور سے اس کی تردید کرتے ہیں۔ چونکہ یہ مسئلہ اصول اعتقاد سے ہے اس لئے نہ صرف مہمان حنفیہ ہی اس کے منکر ہیں بلکہ شوافع، مالکیہ، حنبلیہ سب ہی اس کے خلاف ہیں اور اس کی تردید کرتے ہیں۔ قرآن پاک صاف و صحیح طریقے پر فرماتا ہے۔ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ۔ (الایۃ-۱) وقال اللہ تعالیٰ: قل لا املک لنفسی نفعاً ولا ضراً الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لا مستکثر من الخیر (الایۃ-۲) ان اللہ عنده علم الساعة وینزل الغیب ویعلم ما فی الارحام (الایۃ-۳) و غیر ذلك۔ (۳)

یہ آیات پناہ صریح ثابت کرتی ہیں کہ عالم الغیب ہونا خدا ہی کی صفت ہے اور دنیاوی فیما میں کوئی ایسا فرد مخلوق نہیں جو علم غیب رکھتا ہو اور خود خداوند جل وعدا، شہدائے کرام میں حضرت ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اے ہمارے رسول ہوؤں کو اس سے مطلع کر دو شاید کوئی تمہارے اس مرتبے کو دیدہ کر لوں تمہارے بعض مغیبات کو بتا دینے سے کہیں اس دھوکہ میں نہ پڑ جائے کہ تمہیں بھی علم غیب آتا ہے۔ اس لئے تم ان سے کہہ دو کہ یہ صفت خاص خدا ہی ہے اس میں اس کا کوئی مسابہ و شریک نہیں۔ علیٰ ہذا القیاس متعدد احادیث اس کی شاہد ہیں۔ ملاحظہ ہو مشکوٰۃ کی کتاب الایمان کی پہلی حدیث کا یہ ٹکڑا مال المستول عنہا باعلم من السائل (۳-۲) یعنی قیامت کے باب میں میں فرشتہ مخاطب یعنی جبریل سے زیادہ واقف نہیں ہوں۔

یعنی جس طرح کہ جبریل کو صرف علامات قیامت کا علم ہے اسی طرح مجھ کو ہے۔ پھر آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن میرے بعض اصحاب کو دوزخ کی طرف لے جائیں گے اور آپ قرب میں لے اسی صحابی۔ اسی صحابی۔ اور وہ فرشتے آپ کو جواب دیں گے کہ آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد دنیا میں کیا کیا؟ یعنی مرتد ہو گئے۔ (۵) صاف اس کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ کو علم غیب نہیں پھر آپ کا عام حجتہ

۱. النحل: ۶۵

۲. الاعراف: ۱۸۸

۳. لقمن: ۳۴

۳۔ مشکوٰۃ کتاب الایمان، الفصل الاول: ح ۱ ص ۱۱ ط قرآن محل و الحدیث اخرجه البخاری فی کتاب الایمان، باب سوال جبریل النبی، صلی اللہ علیہ وسلم عن الایمان الخ (۱) ۱۲۴ (۲) کذا فی کتاب التفسیر، سورة لقمان، باب ان اللہ عنده علم الساعة (۱) ۷۰۳ (۳) ومسلم فی صحیحہ فی کتاب الایمان (۱) ۲۴۹ (۴)

۵۔ الحدیث اخرجه البخاری فی کتاب الانبیاء، باب قول اللہ عزوجل واتخذ اللہ ابراهیم خلیلاً الخ و لفظ "فانزل" اصحابی، اصحابی فیقول اہم لم یزالوا مرتدین علی اعقابہم منذ فارقتہم۔ (۱) ۳۷۳ (۲) اخرجه ابنا معاذ فی کتاب الحوض بلفظ "اصحابی" (۳) ۶۷۷ (۴) ۷۹۷ (۵) ۷۹۷ (۶) ۷۹۷ (۷) ۷۹۷ (۸) ۷۹۷ (۹) ۷۹۷ (۱۰) ۷۹۷ (۱۱) ۷۹۷ (۱۲) ۷۹۷ (۱۳) ۷۹۷ (۱۴) ۷۹۷ (۱۵) ۷۹۷ (۱۶) ۷۹۷ (۱۷) ۷۹۷ (۱۸) ۷۹۷ (۱۹) ۷۹۷ (۲۰) ۷۹۷ (۲۱) ۷۹۷ (۲۲) ۷۹۷ (۲۳) ۷۹۷ (۲۴) ۷۹۷ (۲۵) ۷۹۷ (۲۶) ۷۹۷ (۲۷) ۷۹۷ (۲۸) ۷۹۷ (۲۹) ۷۹۷ (۳۰) ۷۹۷ (۳۱) ۷۹۷ (۳۲) ۷۹۷ (۳۳) ۷۹۷ (۳۴) ۷۹۷ (۳۵) ۷۹۷ (۳۶) ۷۹۷ (۳۷) ۷۹۷ (۳۸) ۷۹۷ (۳۹) ۷۹۷ (۴۰) ۷۹۷ (۴۱) ۷۹۷ (۴۲) ۷۹۷ (۴۳) ۷۹۷ (۴۴) ۷۹۷ (۴۵) ۷۹۷ (۴۶) ۷۹۷ (۴۷) ۷۹۷ (۴۸) ۷۹۷ (۴۹) ۷۹۷ (۵۰) ۷۹۷ (۵۱) ۷۹۷ (۵۲) ۷۹۷ (۵۳) ۷۹۷ (۵۴) ۷۹۷ (۵۵) ۷۹۷ (۵۶) ۷۹۷ (۵۷) ۷۹۷ (۵۸) ۷۹۷ (۵۹) ۷۹۷ (۶۰) ۷۹۷ (۶۱) ۷۹۷ (۶۲) ۷۹۷ (۶۳) ۷۹۷ (۶۴) ۷۹۷ (۶۵) ۷۹۷ (۶۶) ۷۹۷ (۶۷) ۷۹۷ (۶۸) ۷۹۷ (۶۹) ۷۹۷ (۷۰) ۷۹۷ (۷۱) ۷۹۷ (۷۲) ۷۹۷ (۷۳) ۷۹۷ (۷۴) ۷۹۷ (۷۵) ۷۹۷ (۷۶) ۷۹۷ (۷۷) ۷۹۷ (۷۸) ۷۹۷ (۷۹) ۷۹۷ (۸۰) ۷۹۷ (۸۱) ۷۹۷ (۸۲) ۷۹۷ (۸۳) ۷۹۷ (۸۴) ۷۹۷ (۸۵) ۷۹۷ (۸۶) ۷۹۷ (۸۷) ۷۹۷ (۸۸) ۷۹۷ (۸۹) ۷۹۷ (۹۰) ۷۹۷ (۹۱) ۷۹۷ (۹۲) ۷۹۷ (۹۳) ۷۹۷ (۹۴) ۷۹۷ (۹۵) ۷۹۷ (۹۶) ۷۹۷ (۹۷) ۷۹۷ (۹۸) ۷۹۷ (۹۹) ۷۹۷ (۱۰۰) ۷۹۷ (۱۰۱) ۷۹۷ (۱۰۲) ۷۹۷ (۱۰۳) ۷۹۷ (۱۰۴) ۷۹۷ (۱۰۵) ۷۹۷ (۱۰۶) ۷۹۷ (۱۰۷) ۷۹۷ (۱۰۸) ۷۹۷ (۱۰۹) ۷۹۷ (۱۱۰) ۷۹۷ (۱۱۱) ۷۹۷ (۱۱۲) ۷۹۷ (۱۱۳) ۷۹۷ (۱۱۴) ۷۹۷ (۱۱۵) ۷۹۷ (۱۱۶) ۷۹۷ (۱۱۷) ۷۹۷ (۱۱۸) ۷۹۷ (۱۱۹) ۷۹۷ (۱۲۰) ۷۹۷ (۱۲۱) ۷۹۷ (۱۲۲) ۷۹۷ (۱۲۳) ۷۹۷ (۱۲۴) ۷۹۷ (۱۲۵) ۷۹۷ (۱۲۶) ۷۹۷ (۱۲۷) ۷۹۷ (۱۲۸) ۷۹۷ (۱۲۹) ۷۹۷ (۱۳۰) ۷۹۷ (۱۳۱) ۷۹۷ (۱۳۲) ۷۹۷ (۱۳۳) ۷۹۷ (۱۳۴) ۷۹۷ (۱۳۵) ۷۹۷ (۱۳۶) ۷۹۷ (۱۳۷) ۷۹۷ (۱۳۸) ۷۹۷ (۱۳۹) ۷۹۷ (۱۴۰) ۷۹۷ (۱۴۱) ۷۹۷ (۱۴۲) ۷۹۷ (۱۴۳) ۷۹۷ (۱۴۴) ۷۹۷ (۱۴۵) ۷۹۷ (۱۴۶) ۷۹۷ (۱۴۷) ۷۹۷ (۱۴۸) ۷۹۷ (۱۴۹) ۷۹۷ (۱۵۰) ۷۹۷ (۱۵۱) ۷۹۷ (۱۵۲) ۷۹۷ (۱۵۳) ۷۹۷ (۱۵۴) ۷۹۷ (۱۵۵) ۷۹۷ (۱۵۶) ۷۹۷ (۱۵۷) ۷۹۷ (۱۵۸) ۷۹۷ (۱۵۹) ۷۹۷ (۱۶۰) ۷۹۷ (۱۶۱) ۷۹۷ (۱۶۲) ۷۹۷ (۱۶۳) ۷۹۷ (۱۶۴) ۷۹۷ (۱۶۵) ۷۹۷ (۱۶۶) ۷۹۷ (۱۶۷) ۷۹۷ (۱۶۸) ۷۹۷ (۱۶۹) ۷۹۷ (۱۷۰) ۷۹۷ (۱۷۱) ۷۹۷ (۱۷۲) ۷۹۷ (۱۷۳) ۷۹۷ (۱۷۴) ۷۹۷ (۱۷۵) ۷۹۷ (۱۷۶) ۷۹۷ (۱۷۷) ۷۹۷ (۱۷۸) ۷۹۷ (۱۷۹) ۷۹۷ (۱۸۰) ۷۹۷ (۱۸۱) ۷۹۷ (۱۸۲) ۷۹۷ (۱۸۳) ۷۹۷ (۱۸۴) ۷۹۷ (۱۸۵) ۷۹۷ (۱۸۶) ۷۹۷ (۱۸۷) ۷۹۷ (۱۸۸) ۷۹۷ (۱۸۹) ۷۹۷ (۱۹۰) ۷۹۷ (۱۹۱) ۷۹۷ (۱۹۲) ۷۹۷ (۱۹۳) ۷۹۷ (۱۹۴) ۷۹۷ (۱۹۵) ۷۹۷ (۱۹۶) ۷۹۷ (۱۹۷) ۷۹۷ (۱۹۸) ۷۹۷ (۱۹۹) ۷۹۷ (۲۰۰) ۷۹۷ (۲۰۱) ۷۹۷ (۲۰۲) ۷۹۷ (۲۰۳) ۷۹۷ (۲۰۴) ۷۹۷ (۲۰۵) ۷۹۷ (۲۰۶) ۷۹۷ (۲۰۷) ۷۹۷ (۲۰۸) ۷۹۷ (۲۰۹) ۷۹۷ (۲۱۰) ۷۹۷ (۲۱۱) ۷۹۷ (۲۱۲) ۷۹۷ (۲۱۳) ۷۹۷ (۲۱۴) ۷۹۷ (۲۱۵) ۷۹۷ (۲۱۶) ۷۹۷ (۲۱۷) ۷۹۷ (۲۱۸) ۷۹۷ (۲۱۹) ۷۹۷ (۲۲۰) ۷۹۷ (۲۲۱) ۷۹۷ (۲۲۲) ۷۹۷ (۲۲۳) ۷۹۷ (۲۲۴) ۷۹۷ (۲۲۵) ۷۹۷ (۲۲۶) ۷۹۷ (۲۲۷) ۷۹۷ (۲۲۸) ۷۹۷ (۲۲۹) ۷۹۷ (۲۳۰) ۷۹۷ (۲۳۱) ۷۹۷ (۲۳۲) ۷۹۷ (۲۳۳) ۷۹۷ (۲۳۴) ۷۹۷ (۲۳۵) ۷۹۷ (۲۳۶) ۷۹۷ (۲۳۷) ۷۹۷ (۲۳۸) ۷۹۷ (۲۳۹) ۷۹۷ (۲۴۰) ۷۹۷ (۲۴۱) ۷۹۷ (۲۴۲) ۷۹۷ (۲۴۳) ۷۹۷ (۲۴۴) ۷۹۷ (۲۴۵) ۷۹۷ (۲۴۶) ۷۹۷ (۲۴۷) ۷۹۷ (۲۴۸) ۷۹۷ (۲۴۹) ۷۹۷ (۲۵۰) ۷۹۷ (۲۵۱) ۷۹۷ (۲۵۲) ۷۹۷ (۲۵۳) ۷۹۷ (۲۵۴) ۷۹۷ (۲۵۵) ۷۹۷ (۲۵۶) ۷۹۷ (۲۵۷) ۷۹۷ (۲۵۸) ۷۹۷ (۲۵۹) ۷۹۷ (۲۶۰) ۷۹۷ (۲۶۱) ۷۹۷ (۲۶۲) ۷۹۷ (۲۶۳) ۷۹۷ (۲۶۴) ۷۹۷ (۲۶۵) ۷۹۷ (۲۶۶) ۷۹۷ (۲۶۷) ۷۹۷ (۲۶۸) ۷۹۷ (۲۶۹) ۷۹۷ (۲۷۰) ۷۹۷ (۲۷۱) ۷۹۷ (۲۷۲) ۷۹۷ (۲۷۳) ۷۹۷ (۲۷۴) ۷۹۷ (۲۷۵) ۷۹۷ (۲۷۶) ۷۹۷ (۲۷۷) ۷۹۷ (۲۷۸) ۷۹۷ (۲۷۹) ۷۹۷ (۲۸۰) ۷۹۷ (۲۸۱) ۷۹۷ (۲۸۲) ۷۹۷ (۲۸۳) ۷۹۷ (۲۸۴) ۷۹۷ (۲۸۵) ۷۹۷ (۲۸۶) ۷۹۷ (۲۸۷) ۷۹۷ (۲۸۸) ۷۹۷ (۲۸۹) ۷۹۷ (۲۹۰) ۷۹۷ (۲۹۱) ۷۹۷ (۲۹۲) ۷۹۷ (۲۹۳) ۷۹۷ (۲۹۴) ۷۹۷ (۲۹۵) ۷۹۷ (۲۹۶) ۷۹۷ (۲۹۷) ۷۹۷ (۲۹۸) ۷۹۷ (۲۹۹) ۷۹۷ (۳۰۰) ۷۹۷ (۳۰۱) ۷۹۷ (۳۰۲) ۷۹۷ (۳۰۳) ۷۹۷ (۳۰۴) ۷۹۷ (۳۰۵) ۷۹۷ (۳۰۶) ۷۹۷ (۳۰۷) ۷۹۷ (۳۰۸) ۷۹۷ (۳۰۹) ۷۹۷ (۳۱۰) ۷۹۷ (۳۱۱) ۷۹۷ (۳۱۲) ۷۹۷ (۳۱۳) ۷۹۷ (۳۱۴) ۷۹۷ (۳۱۵) ۷۹۷ (۳۱۶) ۷۹۷ (۳۱۷) ۷۹۷ (۳۱۸) ۷۹۷ (۳۱۹) ۷۹۷ (۳۲۰) ۷۹۷ (۳۲۱) ۷۹۷ (۳۲۲) ۷۹۷ (۳۲۳) ۷۹۷ (۳۲۴) ۷۹۷ (۳۲۵) ۷۹۷ (۳۲۶) ۷۹۷ (۳۲۷) ۷۹۷ (۳۲۸) ۷۹۷ (۳۲۹) ۷۹۷ (۳۳۰) ۷۹۷ (۳۳۱) ۷۹۷ (۳۳۲) ۷۹۷ (۳۳۳) ۷۹۷ (۳۳۴) ۷۹۷ (۳۳۵) ۷۹۷ (۳۳۶) ۷۹۷ (۳۳۷) ۷۹۷ (۳۳۸) ۷۹۷ (۳۳۹) ۷۹۷ (۳۴۰) ۷۹۷ (۳۴۱) ۷۹۷ (۳۴۲) ۷۹۷ (۳۴۳) ۷۹۷ (۳۴۴) ۷۹۷ (۳۴۵) ۷۹۷ (۳۴۶) ۷۹۷ (۳۴۷) ۷۹۷ (۳۴۸) ۷۹۷ (۳۴۹) ۷۹۷ (۳۵۰) ۷۹۷ (۳۵۱) ۷۹۷ (۳۵۲) ۷۹۷ (۳۵۳) ۷۹۷ (۳۵۴) ۷۹۷ (۳۵۵) ۷۹۷ (۳۵۶) ۷۹۷ (۳۵۷) ۷۹۷ (۳۵۸) ۷۹۷ (۳۵۹) ۷۹۷ (۳۶۰) ۷۹۷ (۳۶۱) ۷۹۷ (۳۶۲) ۷۹۷ (۳۶۳) ۷۹۷ (۳۶۴) ۷۹۷ (۳۶۵) ۷۹۷ (۳۶۶) ۷۹۷ (۳۶۷) ۷۹۷ (۳۶۸) ۷۹۷ (۳۶۹) ۷۹۷ (۳۷۰) ۷۹۷ (۳۷۱) ۷۹۷ (۳۷۲) ۷۹۷ (۳۷۳) ۷۹۷ (۳۷۴) ۷۹۷ (۳۷۵) ۷۹۷ (۳۷۶) ۷۹۷ (۳۷۷) ۷۹۷ (۳۷۸) ۷۹۷ (۳۷۹) ۷۹۷ (۳۸۰) ۷۹۷ (۳۸۱) ۷۹۷ (۳۸۲) ۷۹۷ (۳۸۳) ۷۹۷ (۳۸۴) ۷۹۷ (۳۸۵) ۷۹۷ (۳۸۶) ۷۹۷ (۳۸۷) ۷۹۷ (۳۸۸) ۷۹۷ (۳۸۹) ۷۹۷ (۳۹۰) ۷۹۷ (۳۹۱) ۷۹۷ (۳۹۲) ۷۹۷ (۳۹۳) ۷۹۷ (۳۹۴) ۷۹۷ (۳۹۵) ۷۹۷ (۳۹۶) ۷۹۷ (۳۹۷) ۷۹۷ (۳۹۸) ۷۹۷ (۳۹۹) ۷۹۷ (۴۰۰) ۷۹۷ (۴۰۱) ۷۹۷ (۴۰۲) ۷۹۷ (۴۰۳) ۷۹۷ (۴۰۴) ۷۹۷ (۴۰۵) ۷۹۷ (۴۰۶) ۷۹۷ (۴۰۷) ۷۹۷ (۴۰۸) ۷۹۷ (۴۰۹) ۷۹۷ (۴۱۰) ۷۹۷ (۴۱۱) ۷۹۷ (۴۱۲) ۷۹۷ (۴۱۳) ۷۹۷ (۴۱۴) ۷۹۷ (۴۱۵) ۷۹۷ (۴۱۶) ۷۹۷ (۴۱۷) ۷۹۷ (۴۱۸) ۷۹۷ (۴۱۹) ۷۹۷ (۴۲۰) ۷۹۷ (۴۲۱) ۷۹۷ (۴۲۲) ۷۹۷ (۴۲۳) ۷۹۷ (۴۲۴) ۷۹۷ (۴۲۵) ۷۹۷ (۴۲۶) ۷۹۷ (۴۲۷) ۷۹۷ (۴۲۸) ۷۹۷ (۴۲۹) ۷۹۷ (۴۳۰) ۷۹۷ (۴۳۱) ۷۹۷ (۴۳۲) ۷۹۷ (۴۳۳) ۷۹۷ (۴۳۴) ۷۹۷ (۴۳۵) ۷۹۷ (۴۳۶) ۷۹۷ (۴۳۷) ۷۹۷ (۴۳۸) ۷۹۷ (۴۳۹) ۷۹۷ (۴۴۰) ۷۹۷ (۴۴۱) ۷۹۷ (۴۴۲) ۷۹۷ (۴۴۳) ۷۹۷ (۴۴۴) ۷۹۷ (۴۴۵) ۷۹۷ (۴۴۶) ۷۹۷ (۴۴۷) ۷۹۷ (۴۴۸) ۷۹۷ (۴۴۹) ۷۹۷ (۴۵۰) ۷۹۷ (۴۵۱) ۷۹۷ (۴۵۲) ۷۹۷ (۴۵۳) ۷۹۷ (۴۵۴) ۷۹۷ (۴۵۵) ۷۹۷ (۴۵۶) ۷۹۷ (۴۵۷) ۷۹۷ (۴۵۸) ۷۹۷ (۴۵۹) ۷۹۷ (۴۶۰) ۷۹۷ (۴۶۱) ۷۹۷ (۴۶۲) ۷۹۷ (۴۶۳) ۷۹۷ (۴۶۴) ۷۹۷ (۴۶۵) ۷۹۷ (۴۶۶) ۷۹۷ (۴۶۷) ۷۹۷ (۴۶۸) ۷۹۷ (۴۶۹) ۷۹۷ (۴۷۰) ۷۹۷ (۴۷۱) ۷۹۷ (۴۷۲) ۷۹۷ (۴۷۳) ۷۹۷ (۴۷۴) ۷۹۷ (۴۷۵) ۷۹۷ (۴۷۶) ۷۹۷ (۴۷۷) ۷۹۷ (۴۷۸) ۷۹۷ (۴۷۹) ۷۹۷ (۴۸۰) ۷۹۷ (۴۸۱) ۷۹۷ (۴۸۲) ۷۹۷ (۴۸۳) ۷۹۷ (۴۸۴) ۷۹۷ (۴۸۵) ۷۹۷ (۴۸۶) ۷۹۷ (۴۸۷) ۷۹۷ (۴۸۸) ۷۹۷ (۴۸۹) ۷۹۷ (۴۹۰) ۷۹۷ (۴۹۱) ۷۹۷ (۴۹۲) ۷۹۷ (۴۹۳) ۷۹۷ (۴۹۴) ۷۹۷ (۴۹۵) ۷۹۷ (۴۹۶) ۷۹۷ (۴۹۷) ۷۹۷ (۴۹۸) ۷۹۷ (۴۹۹) ۷۹۷ (۵۰۰) ۷۹۷ (۵۰۱) ۷۹۷ (۵۰۲) ۷۹۷ (۵۰۳) ۷۹۷ (۵۰۴) ۷۹۷ (۵۰۵) ۷۹۷ (۵۰۶) ۷۹۷ (۵۰۷) ۷۹۷ (۵۰۸) ۷۹۷ (۵۰۹) ۷۹۷ (۵۱۰) ۷۹۷ (۵۱۱) ۷۹۷ (۵۱۲) ۷۹۷ (۵۱۳) ۷۹۷ (۵۱۴) ۷۹۷ (۵۱۵) ۷۹۷ (۵۱۶) ۷۹۷ (۵۱۷) ۷۹۷ (۵۱۸) ۷۹۷ (۵۱۹) ۷۹۷ (۵۲۰) ۷۹۷ (۵۲۱) ۷۹۷ (۵۲۲) ۷۹۷ (۵۲۳) ۷۹۷ (۵۲۴) ۷۹۷ (۵۲۵) ۷۹۷ (۵۲۶) ۷۹۷ (۵۲۷) ۷۹۷ (۵۲۸) ۷۹۷ (۵۲۹) ۷۹۷ (۵۳۰) ۷۹۷ (۵۳۱) ۷۹۷ (۵۳۲) ۷۹۷ (۵۳۳) ۷۹۷ (۵۳۴) ۷۹۷ (۵۳۵) ۷۹۷ (۵۳۶) ۷۹۷ (۵۳۷) ۷۹۷ (۵۳۸) ۷۹۷ (۵۳۹) ۷۹۷ (۵۴۰) ۷۹۷ (۵۴۱) ۷۹۷ (۵۴۲) ۷۹۷ (۵۴۳) ۷۹۷ (۵۴۴) ۷۹۷ (۵۴۵) ۷۹۷ (۵۴۶) ۷۹۷ (۵۴۷) ۷۹۷ (۵۴۸) ۷۹۷ (۵۴۹) ۷۹۷ (۵۵۰) ۷۹۷ (۵۵۱) ۷۹۷ (۵۵۲) ۷۹۷ (۵۵۳) ۷۹۷ (۵۵۴) ۷۹۷ (۵۵۵) ۷۹۷ (۵۵۶) ۷۹۷ (۵۵۷) ۷۹۷ (۵۵۸) ۷۹۷ (۵۵۹) ۷۹۷ (۵۶۰) ۷۹۷ (۵۶۱) ۷۹۷ (۵۶۲) ۷۹۷ (۵۶۳) ۷۹۷ (۵۶۴) ۷۹۷ (۵۶۵) ۷۹۷ (۵۶۶) ۷۹۷ (۵۶۷) ۷۹۷ (۵۶۸) ۷۹۷ (۵۶۹) ۷۹۷ (۵۷۰) ۷۹۷ (۵۷۱) ۷۹۷ (۵۷۲) ۷۹۷ (۵۷۳) ۷۹۷ (۵۷۴) ۷۹۷ (۵۷۵) ۷۹۷ (۵۷۶) ۷۹۷ (۵۷۷) ۷۹۷ (۵۷۸) ۷۹۷ (۵۷۹) ۷۹۷ (۵۸۰) ۷۹۷ (۵۸۱) ۷۹۷ (۵۸۲) ۷۹۷ (۵۸۳) ۷۹۷ (۵۸۴) ۷۹۷ (۵۸۵) ۷۹۷ (۵۸۶) ۷۹۷ (۵۸۷) ۷۹۷ (۵۸۸) ۷۹۷ (۵۸۹) ۷۹۷ (۵۹۰) ۷۹۷ (۵۹۱) ۷۹۷ (۵۹۲) ۷۹۷ (۵۹۳) ۷۹۷ (۵۹۴) ۷۹۷ (۵۹۵) ۷۹۷ (۵۹۶) ۷۹۷ (۵۹۷) ۷۹۷ (۵۹۸) ۷۹۷ (۵۹۹) ۷۹۷ (۶۰۰) ۷۹۷ (۶۰۱) ۷۹۷ (۶۰۲) ۷۹۷ (۶۰۳) ۷۹۷ (۶۰۴) ۷۹۷ (۶۰۵) ۷۹۷ (۶۰۶) ۷۹۷ (۶۰۷) ۷۹۷ (۶۰۸) ۷۹۷ (۶۰۹) ۷۹۷ (۶۱۰) ۷۹۷ (۶۱۱) ۷۹۷ (۶۱۲) ۷۹۷ (۶۱۳) ۷۹۷ (۶۱۴) ۷۹۷ (۶۱۵) ۷۹۷ (۶۱۶) ۷۹۷ (۶۱۷) ۷۹۷ (۶۱۸) ۷۹۷ (۶۱۹) ۷۹۷ (۶۲۰) ۷۹۷ (۶۲۱) ۷۹۷ (۶۲۲) ۷۹۷ (۶۲۳) ۷۹۷ (۶۲۴) ۷۹۷ (۶۲۵) ۷۹۷ (۶۲۶) ۷۹۷ (۶۲۷) ۷۹۷ (۶۲۸) ۷۹۷ (۶۲۹) ۷۹۷ (۶۳۰) ۷۹۷ (۶۳۱) ۷۹۷ (۶۳۲) ۷۹۷ (۶۳۳) ۷۹۷ (۶۳۴) ۷۹۷ (۶۳۵) ۷۹۷ (۶۳۶) ۷۹۷ (۶۳۷) ۷۹۷ (۶۳۸) ۷۹۷ (۶۳۹) ۷۹۷ (۶۴۰) ۷۹۷ (۶۴۱) ۷۹۷ (۶۴۲) ۷۹۷ (۶۴۳) ۷۹۷ (۶۴۴) ۷۹۷ (۶۴۵) ۷۹۷ (۶۴۶) ۷۹۷ (۶۴۷) ۷۹۷ (۶۴۸) ۷۹۷ (۶۴۹) ۷۹۷ (۶۵۰) ۷۹۷ (۶۵۱) ۷۹۷ (۶۵۲) ۷۹۷ (۶۵۳) ۷۹۷ (۶۵۴) ۷۹۷ (۶۵۵) ۷۹۷ (۶۵۶) ۷۹۷ (۶۵۷) ۷۹۷ (۶۵۸) ۷۹۷ (۶۵۹) ۷۹۷ (۶۶۰) ۷۹۷ (۶۶۱) ۷۹۷ (۶۶۲) ۷۹۷ (۶۶۳) ۷۹۷ (۶۶۴) ۷۹۷ (۶۶۵) ۷۹۷ (۶۶۶) ۷۹۷ (۶۶۷) ۷۹۷ (۶۶۸) ۷۹۷ (۶۶۹) ۷۹۷ (۶۷۰) ۷۹۷ (۶۷۱) ۷۹۷ (۶۷۲) ۷۹۷ (۶۷۳) ۷۹۷ (۶۷۴) ۷۹۷ (۶۷۵) ۷۹۷ (۶۷۶) ۷۹۷ (۶۷۷) ۷۹۷ (۶۷۸) ۷۹۷ (۶۷۹) ۷۹۷ (۶۸۰) ۷۹۷ (۶۸۱) ۷۹۷ (۶۸۲) ۷۹۷ (۶۸۳) ۷۹۷ (۶۸۴) ۷۹۷ (۶۸۵) ۷۹۷ (۶۸۶) ۷۹۷ (۶۸۷) ۷۹۷ (۶۸۸) ۷۹۷ (۶۸۹) ۷۹۷ (۶۹۰) ۷۹۷ (۶۹۱) ۷۹۷ (۶۹۲) ۷۹۷ (۶۹۳) ۷۹۷ (۶۹۴) ۷۹۷ (۶۹۵) ۷۹۷ (۶۹۶) ۷۹۷ (۶۹۷) ۷۹۷ (۶۹۸) ۷۹۷ (۶۹۹) ۷۹۷ (۷۰۰) ۷۹۷ (۷۰۱) ۷۹۷ (۷۰۲) ۷۹۷ (۷۰۳) ۷۹۷ (۷۰۴) ۷۹۷ (۷۰۵) ۷۹۷ (۷۰۶) ۷۹۷ (۷۰۷) ۷۹۷ (۷۰۸) ۷۹۷ (۷۰۹) ۷۹۷ (۷۱۰) ۷۹۷ (۷۱۱) ۷۹۷ (۷۱۲) ۷۹۷ (۷۱۳) ۷۹۷ (۷۱۴) ۷۹۷ (۷۱۵) ۷۹۷ (۷۱۶) ۷۹۷ (۷۱۷) ۷۹۷ (۷۱۸) ۷۹۷ (۷۱۹) ۷۹۷ (۷۲۰) ۷۹۷ (۷۲۱) ۷۹۷ (۷۲۲) ۷۹۷ (۷۲۳) ۷۹۷ (۷۲۴) ۷۹۷ (۷۲۵) ۷۹۷ (۷۲۶) ۷۹۷ (۷۲۷) ۷۹۷ (۷۲۸) ۷۹۷ (۷۲۹) ۷۹۷ (۷۳۰) ۷۹۷ (۷۳۱) ۷۹۷ (۷۳۲) ۷۹۷ (۷۳۳) ۷۹۷ (۷۳۴) ۷۹۷ (۷۳۵) ۷۹۷ (۷۳۶) ۷۹۷ (۷۳۷) ۷۹۷ (۷۳۸) ۷۹۷ (۷۳۹) ۷۹۷ (۷۴۰) ۷۹۷ (۷۴۱) ۷۹۷ (۷۴

الوداع میں یہ فرمایا۔ لعلی لا اراکم بعد عامی هذا۔ (۱) اس کی دلیل ہے کہ آپ کو علم غیب نہیں۔ ورنہ آپ کا ان الفاظ کو شک و شبہ کے ساتھ استعمال کرنے کے کیا معنی ہو سکتے ہیں۔ قصہ اقل (۲) میں آپ کا ایک عرصہ تک متردد و متکرر بتلاور غایت درجہ محزون و مغموم ہونا بھی اس کی دلیل ہے، ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ آپ ﷺ عالم الغیب بھی ہوں اور ایسی محتمل پاشان قصہ میں اتنی مدت تک پریشان بھی رہیں اور جب تک کہ قرآن نازل نہ ہو آپ ﷺ کو کچھ علم نہ ہو۔ مابعدی قاری شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں :-

ثم اعلم ان الانبياء لم يعلموا المغيبات من الاشیاء الا ما علمهم الله تعالى احيانا وذكروا الحنفية تصریحا بالتكفير باعتقاد ان النبي صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب لمعارضة قوله تعالى قل لا يعلم من في السموات والارض الغيب الا الله انتهى۔ (۳)

یعنی انبیاء علیہم السلام تمام مغیبات کو نہیں جانتے مگر اس قدر جتنی کہ خداوند تعالیٰ نے انہیں بتادی ہیں اور حنفیہ نے تو اس کی تصریح کر دی ہے کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ حضرت رسول مقبول ﷺ عالم الغیب تھے وہ کافر ہے کیونکہ اس کا یہ عقیدہ صریحاً قرآنی قل لا يعلم من فی السموات والارض الغیب الا الله الا یہ کے مخالف ہے اور اس کا انکار ہے۔ اور نص قرآنی کا انکار کفر ہے۔

قاضی عیاض اپنی کتاب شفا میں تحریر فرماتے ہیں :-

واما ما يعتقد في امور احكام البشر الجارية على يديه وقضاياهم ومعرفة المحق من المبطل وعلم المفسد من المصلح فهذه السبل لقوله عليه السلام انما انا بشر وانكم تختصمون لي ولعل بعضكم ان يكون الحن بحجته الخ الى ان قال فانه تعالى لو شاء لا طلعه على سر الرعباءه و مخبات ضمائر امنه الى ان قال وطى ذلك من علم الغيب الذي يستأثر به عالم الغيب فلا يظهر على غيبه احداً الا من ارتضى به رسول فيعلم منه ماشاء ويستأثر بما شاء ولا يقدح هذا في ثبوته ولا يعصم عروة من عصمته انتهى۔

ہاں اس میں شک نہیں کہ حضور پر نور ﷺ علم ذات و صفات و معرفت الہی کامل و اکمل اور تمام باتوں کے عالم تھے اور یہی مطلب فرمانِ فعلمت علم الا ولین و الاخرین کا ہے۔ اور اسی کے متعلق حضرت شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں :-

”وہے ﷺ ذات و است برہمہ چیز از شیوہات ذات الہی کا حکم و صفات حق و اسائے و افعال و آثار و جمیع علوم ظاہر و باطن و اول و آخر احاطہ نمودہ است و مصداق فوق کل ذی علم علیم شدہ۔“ (۴)

یعنی وہ علوم صفات باری جو احاطہ بشری میں آسکتے ہیں اور دوسرے انبیاء اس سے واقف تھے، آپ ﷺ

۱۔ رواہ الترمذی فی ابواب الحج ، باب حاجاء فی الافاضۃ من عرفات ۸۸/۱ ط المسعود۔

۲۔ بخاری ، کتاب المغازی ، باب حدیث الاثلک ۵۹۳/۲ ط قدیری۔

۳۔ شروح کتاب الفقہ الاکبر ، مسالۃ فی ان تصدیق الکاهن بما یخبر بہ من الغیب : ص ۲۲۵ ط دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

۴۔ دیکھئے مقدمہ درج المیدۃ (فارسی)

واقف تھے نہ کہ عالم الغیب تھے۔ ارشاد علمت مافی السموات والارض (۱) مطلب بھی یہی ہے۔ واللہ اعلم۔

حدیث ”اتقوا فراسة المؤمن“ کا صحیح مفہوم کیا ہے؟

(السوال) حدیث اتقوا فراسة المؤمن فانه ينظر، نور اللہ (۳) کا ترجمہ زید یہ کرتا ہے کہ ”مومن کی مائی سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ خدا کے نور و بصیرت سے لوگوں کے حالات معلوم کر لیتا ہے“ فرمائیے کیا اس کا ترجمہ یہی ہے؟

(جواب ۱۷۹) حدیث میں صرف یہ غرض ہے کہ مومن اللہ کے دیئے ہوئے نور اور عطا کی ہوئی بصیرت سے محض وہ باتیں معلوم کر لیتا ہے جن کا معلوم ہونا فراست سے متعلق ہے نہ کہ علم غیب سے (۲)۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ۔

آنحضرت ﷺ کو حاضر ناظر سمجھ کر آپ سے استمداد کرنے والے کا حکم؟

(السوال) بریلوی عقائد والا حضور سیۃ الصلوٰۃ والسلام کو حاضر و ناظر سمجھنے والا اور ایسے عقیدے رکھ کر آپ سے استمداد کرنے والا کافر یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۸۲۲ محمد نذر شاہ (ضلع گجرات) ۶ محرم ۱۳۵۵ھ م ۳۰ مارچ ۱۹۳۶ء  
(جواب ۱۸۰) جو شخص کہ آنحضرت ﷺ کو ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھے اور حضور ﷺ سے اس عقیدے کی بنا پر استمداد کرے وہ ایک طرح شرک میں مبتلا ہے۔ (۱) لیکن تکفیر میں احتیاط کی جائے۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ۔

عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہے؟

(السوال) اکثر علمائے کرام یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو ہر ایک قسم کا علم سکھادیا تھا اور اس واسطے سرور عالم ﷺ ہر وقت بدن وحی یہ بتا سکتے تھے کہ ماں کے پیٹ میں بچہ کیسے ہے یا لڑکی۔ اور یہاں تک بھی فرماتے ہیں کہ اتنا علم تو حضور پر نور ﷺ کے غلام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی تھا۔ اور فتح خیبر کے موقع پر آنحضرت ﷺ کو علم تھا کہ خیبر فتح ہو جائے گا۔ اور یہ بھی علم تھا کہ یہ ٹہلیں کام حضرت علی کرم اللہ وجہہ، کے دست مبارک سے سرانجام پائے گا، لیکن علمائے کرام کا دوسرا گروہ کہتا ہے کہ

۱۔ الحدیث اخرجہ الترمذی عن ابن عباس فی کتاب التفسیر، سورۃ الصافات و لفظہ ”علمت مافی السموات وما فی الارض“ وفي رواية عنه ”علمت ما بين المشرق والمغرب“ وكذا رواه ايضا عن معاذ بن جبل ولفظه ”فتجلى لي كل شيء وعرفت“ (راجع جامع الترمذی ۵۹۰: ۲)

۲۔ رواه الترمذی عن ابی سعید الخدری فی کتاب التفسیر، سورۃ المحم ۳: ۱۳۵ (اسعد)  
۳۔ ”اعتقاد رائے کے غیر حق سمجھنا ضرر و غلطی کا عالم نہیں بلکہ ہر وقت وہی آن است اعتقاد شرک است“ (مجموع الفتاویٰ علی حاشیہ خلاصۃ الفتاویٰ ۳: ۳۳۱) (امجد اکیدنی)

۴۔ ”اذا كان في المسئلة وجوه توجب الكفر وجہ واحد يمنع فعلى المفنى ان يميل الى هذا الوجه“ (الامام طاهر بن عبد الرشيد المحاربي، خلاصۃ الفتاوی، الفصل الثاني فی لفاظ الكفر، الخ ۲۰ ج ۳ ص ۸۲) (امجد اکیدنی)



اللہ تعالیٰ سے دوسرے درجہ پر نبی علیہ السلام کا علم تھا جو جملہ انبیاء علیہم السلام سے بڑھ کر تھا۔ مگر علم غیب کے متعلق خود اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعہ اصرار فرماتے تھے۔ مثلاً اگر کوئی پوچھتا کہ قدامتِ عالمہ لڑکا بنے گی یا لڑکی تو اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی کو وحی کے ذریعے خبر دیتے اور اسی طرح فتح خیبر کے موقع پر وحی کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے خبر دی تھی کہ حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے کل قلعہ خیبر فتح ہو جائے گا، اس لئے کل آپ کے ہاتھ میں علم دیا جائے ان دونوں عقائد میں سے کون سے عقائد درست ہیں ؟

المستفتی نمبر ۸۷۱ غلام محمد (شائع نمبر ۲۳ محرم ۱۳۵۵ھ ۱۶ اپریل ۱۹۳۶ء)

(جواب ۱۸۱) دوسرے گروہ کا عقیدہ اور بیان صحیح ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کی صریح آیات اور صحیح احادیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ عالم الغیب صرف باری تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک ﷺ کو تمام مخلوق سے زیادہ علم عطا فرمایا تاہن تکین پھر بھی وہ عالم الغیب نہ تھے۔ قرآن مجید میں ہے :-

لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ (۱) یعنی آسمان و زمین والوں میں سے کوئی بھی عالم الغیب نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

اسی طرح بہت سی آیات ہیں۔ یہ خیال کہ حضور ﷺ غیر وحی ہر وقت یہ بتا سکتے تھے کہ ”پیٹ کا پیچہ نہ ہے یا بڑھ“ غلط ہے۔ اور قرآن مجید کی آیت و يعلم ما فی الارحام (۲) کے مطلب کے خلاف ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ و علیہ

یا رسول اللہ کہنے اور کھانے پر فاتحہ پڑھنے کے متعلق ایک طویل عربی استفتاء .

بسم الله الرحمن الرحيم

(السؤال) حضرة الاستاذ الشيخ الجليل المفتي مولانا محمد كفايت الله طالت حياته ولا زالت ظلاله مرفوفة على رؤوس المسلمين السلام عليكم ورحمة الله وبركاته. اتى هنا (مكشور) رجل يدعى المولوى شير احمد اللكهنوى وطلب من بعض اهل البلدة ان يتقروله وعظ في المسجد فاجا زوه بالقاء المحاضرة عشريال (من الليلة الا ولى من المحرم الى الليلة العاشرة) ونشروا اعلان الوعظ (ارسلنا نسخة منه الى فضيلتك) فوعظ واطهر في الوعظ عقائده الفاسده وشم كل من يقوم بقمع البدعة وسبهم بكل ما خطر له مما لا يحصى اكثره حتى نشاء بسبه بين المسلمين تفرق وتباغض واخذ العوام يشتمون الموحدين مع الواعظ فاضطرونا الى ان ارسلنا هذين السؤالين فكتب الينا الجواب وقد ارسلنا اليكم ولا يخفى عليكم انه غير مطابق لسؤالنا وان فيه اغلاطاً عظيمة ونحوية وتلفظاً حشاً. وقد وعدنا الناس باننا نرسل سؤالنا وجواب الوعظ عنه الى فضيلتك والعلماء الكرام الثلاثة المذكورين في السؤال ونطبع سؤالنا وجوابه واراكم فيهما معا ونشرها بين المسلمين اعلان الوعظ والسؤال والجواب هاهي قد بعثنا ولكم منا جزيل

الشكر اذ افضلتم علينا بمصافحة التماسنا هذا براحت القبول وبعتهم باجوبتكم على جناح الشرعة وقد ارسلنا مع هذا تذاكر الاجوبة والسلام .

بسم الله الرحمن الرحيم .

والذين يؤذون المؤمنين والمؤمنات بغير ما اكتسبوا فقد احتملو ابهتا ناوالما مينا . (القرآن الحكيم الاحزاب) (۱) الى حضرة الفاضل المولوى بشير احمد الواعظ فى مسجد كجى ميمى منگلور لما شهدنا محاضرتك سمعنا لك تقول مسائل تبين كتاب الله وسنة رسوله صلى الله عليه وسلم فترجو امنك قصارى الرجاء بان تجيب السئوالين الآتيين جوابا بان يطابق الكتاب والسنة ويودنا ان نرسل السؤال وجوابك الى امام الهند ابي الكلام اُزادو العلامة المفتى محمد كفاية الله صدر جمعية علماء هندو مولانا ثناء الله شير پنجاب محرر جريدة اهل حديث والعلامة السيد سليمان الندوى مؤرخ الاسلام . هاهما السئوالان

(۱) انك قلت ان بعض المسلمين ينكرون ان ينادى بيارسول الله ونحن لاندري ان فى المسلمين من يقول بعدم جواز نداء يارسول الله مطلقا غير ان نداء رسول الله وجعله كالورد والوظيفة والذكر كما تعود العوام اونداءه بقصد انه صلى الله عليه وسلم حاضر فى كل مكان وزمان او نداءه لاعتائه وامداده ليس بجائز فى دين الله الذى جاء بالحق لمحق الشرك لان ذلك ليس فى القرآن والحديث ولم يفعله الصحابة ولا التابعون ولا تبع التابعين ولا قال به الائمة الاربعة وغيرهم من العلماء الثقات ولا يجوز للمسلمين ان يعتقدوا بان النبى صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب . قال الله تعالى . قل لا اقول لكم عندى خزائن الله ولا اعلم الغيب . (۲)

وعن ابن عباس رضى الله تعالى عنه قال كنت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فقال يا غلام احفظ الله يحفظك الله تجدد تجاهك واذا سألت فاسئل الله واذا استعنت فاستعن بالله . رواه احمد والترمذى كذا فى المشكوة (باب التوكل) (۳)

ونقل هنا اقوال بعض علماء الدين تتفق بهم . فقد كتب العلامة ملا على القارى فى شرح الحديث المذكور قوله اذا سألت فاسئل الله اى فاسئله وحده لان خزائن العطايا عنده ومفاتيح المواهب والمزايا بيده وكل نعمة او نعمة دينويه او اخروية فانها تصل الى العباد وتندفع عنه برحمته من غير شائبة غرض وعلة لانه الجواد المطلق والغنى الذى لا يفترق فبينى ان لا يرجى الا رحمته ولا يخشى الا نقمته ويلتجى عظام المهام اليه ويعتمد فى جمهور الامور عليه ولا يستل غير له لان غيره غير قادر على العطايا والمنع والنفع والضرر وجلب النفع فانهم لا يملكون لانفسهم نفعولا

ضرا ولا یملکون موتا ولا حیوة ولا نشورا (مرقاۃ) (۱)

۱۔ وفی فتاویٰ قاضی خان (المجلد الرابع) رجل تزوج بغير شهود فقال الرجل للمرأة (خدا) و یغفر صلی اللہ علیہ وسلم راگواہ کر دیم) قالوا ینکون کفرا لا نہ اعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب وهو ما کان یعلم الغیب حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت. (۲)

وفی الفتاویٰ الیزازیة وعلیٰ ہامش العالمگیریہ ج ۳ ص ۳۲۱) قال علماءنا من قال ارواح المشائخ حاصرة یکفرو كذلك (۳) ایضاً فی مجموعۃ الفتاویٰ (۴) للکنوی ج ۲ ص ۳۴ وفيه ایضاً ج ۲ ص ۱۰۴ وفی التفسیر الکبیر. والعلیم المحیط لیس الا للہ تعالیٰ وقال ملا حسین الخباز فی مفتاح القلوب "اولیٰ کلمات کفر است نذاکردن اموات، نبات بجان آنکہ حاضر اند مثل یا رسول اللہ ویا شیخ عبدالقادر، نذا ان۔"

وفی معجم البحار (د) کرہ الامام مالک ان یقول زونا قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلوہ بان لفظ الزیارة صار مشترکاً بین ما شرع و ما لم یشرع. فان منهم من قصد بزیارة قبور الانبیاء والصلحاء ان یصلیٰ عند قبورہم ویدعو عندها ویستلهم الحوائج وهذا لا ینجوز عند احد من علماء المسلمین فان العبادة وطلب الحوائج والا ستعانة حق اللہ وحده.

وفی الدر المختار المجلد الاول ص ۱۷۰ ومقدمة الهدایة المجلد الاول ص ۵۹ ان علم الغیب لیس لمخلوق سوی اللہ وفی شرح الفقہ الاکبر ص ۱۸۵ واعلم ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمهم اللہ تعالیٰ احياناً وذكر الحنفیة تصریحاً بالتکفیر باعتقاد ان النبی علیہ السلام یعلم الغیب لغرض قوله تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ. (۶)

(ترجمہ) حضرت الاستاذ شیخ جمیل مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب اللہ آپ کی عمر دراز کرنے اور آپ کا سایہ مسلمانوں کے سروں پر قائم رکھنے بعد سلام مستنون گذارش ہے کہ یہاں منکور میں ایک شخص مسکمی مولوی بشیر احمد کھنوی آیا ہوا ہے۔ اس نے شہر کے بعض آدمیوں سے مسجد میں وعظ کرنے کا معاملہ طے کیا۔ انہوں نے اس کو محرم احرام کی نیت لئی دس راتوں میں مجلس منعقد کرنے کی اجازت دی۔ اور اشتہار چھپوا کر تقسیم کیا۔ اس

۱۔ مرقاۃ، کتاب الرقاق، باب التوکل والصبر، الفصل الثانی ج ۱ ص ۵۳ ط ۵۷۱

۲۔ فتاویٰ قاضی خان علی ہامش الہندیہ، کتاب السیر، باب ما ینکون کفراً من المسلم وما لا ینکون: ج ۳ ص ۵۷ ط ۵۷۱

۳۔ الفتاویٰ الیزازیة، کتاب الفاظ تہکم اسلاماً او کفراً او خطاً، الفانی فیما یعلق باللہ تعالیٰ: ج ۶ ص ۳۲۶ ط ماجدیہ کوئٹہ  
۴۔ دیکھئے مجموعۃ فتاویٰ عبدالحی (اردو)، کتاب العقائد: ج ۱ ص ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴

میں سے ایک اشتہار آپ کی خدمت میں بھیجا جا رہا ہے۔ اس نے وعظ شروع کیا اور اپنے عقائد فاسدہ کا اظہار کیا۔ اور سب دشمن کیا۔ غرض کہ جو کچھ دل میں آیا بے دھڑک کہا۔ جس کا قلم بند کرنا مشکل ہے۔ اس کی اس حرکت سے مسلمانوں میں لڑائی جھگڑا فتنہ و عناد پیدا ہو گیا۔ اور بعض لوگ موحدا و عظیم کو گالیاں دینے لگے۔ مجبوراً ہم نے اس کو مندرجہ ذیل دو سوال لکھ کر بھیجے۔ اس نے ہم کو جواب دیا۔ یہ سوال و جواب ہم آپ کو بھیج رہے ہیں۔ آپ محسوس کریں گے کہ اس کا جواب ہمارے سوال کے مطابق نہیں ہے اور اس میں نحوی غوی اور رسم الخط کی اغلاط بھی ہیں۔ ہم نے عوام الناس سے وعدہ کیا ہے کہ یہ سوال و جواب ہم جناب کی خدمت میں اور ان تین علماء کی خدمت میں بھیجیں گے جن کا ذکر سوال میں ہے۔ اور پھر آپ حضرات کے جوابات کو شائع کیا جائے گا۔

اعلان وعظ اور سوال و جواب ارسال خدمت کر کے ہم سب لوگ بے صبری سے آپ کے جواب کے منتظر ہیں۔

امید ہے کہ آپ اپنی رائے سے جلد از جلد مطلق فرمائیں گے، ہم آل جناب کے بہت ہی ممنون ہوں

گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو لوگ مؤمنین اور مؤمنات کو ایسے کام کی تہمت لگا کر رنج پہنچاتے ہیں جو انہوں نے نہیں کیا تو وہ لوگ بہت بڑبڑال اور کھلا ہو گناہ اٹھا رہے ہیں۔ قرآن حکیم (الاحزاب)

حضرت مولوی بشیر احمد صاحب داعظ مسجد کئی مین بنگلور۔ گزارش ہے کہ ہم جب آپ کی مجلس میں حاضر ہوئے تو آپ کو ایسے مسائل بیان کرتے ہوئے سنا، جو قرآن وحدیث کے خلاف ہیں۔ پس ہم آپ سے امید کرتے ہیں کہ آپ ہمارے مندرجہ ذیل سوالات کا ایسا تسلی بخش جواب دیں گے جو کتاب وسنت کے مطابق ہو۔ اور ہم اپنے سوال اور آپ کے جواب کو لہام الہند مولانا ابوالکلام آزاد اور علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صدر جمعیت علمائے ہند اور مولانا شفاء اللہ شیر پنجاب ایڈیٹر رسالہ ”اہل حدیث“ اور علامہ سید سلیمان ندوی مؤرخ اسلام کی خدمت میں بھیجیں گے۔ وہ دو سوال یہ ہیں:-

(۱) آپ نے وعظ میں فرمایا کہ بعض مسلمان لفظ یا رسول اللہ کے ساتھ ندا کرنے کو ناجائز کہتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے خیل میں ایسا کوئی مسلمان نہیں ہے جو مطلقاً ندائے یا رسول اللہ کے عدم جواز کا قائل ہو۔ البتہ ندائے رسول اللہ اس طریقے سے جیسے کہ عوام کی عادت ہے اور اس کو درود خیفہ اور ذکر کرنا لیا ہے یا رسول اللہ ﷺ کو اس نیت اور عقیدہ کے ساتھ ندا کرنا آپ ﷺ ہر جگہ اور ہر وقت حاضر ہیں یا آپ ﷺ کو ندا کرنا اپنی اعانت و تنگیبری کے لئے، یہ اللہ کے برحق دین میں جائز نہیں ہے۔ نہ اس کی اجازت قرآن وحدیث میں ہے، نہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین نے ایسا عمل کیا، نہ ائمہ رحمہ اور فقہائے اسلام نے اس کی اجازت دی۔ اور نبی ﷺ کے عالم الغیب ہونے کا عقیدہ رکھنا مسلمانوں کے لئے جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے پیغمبر و کہہ دو کہ میں تم لوگوں سے الکی بات کبھی نہیں کہوں گا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں عالم الغیب ہوں۔

اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے (سواری پر) تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے لڑکے! اللہ کو یاد رکھو وہ تجھ کو (ہر مصیبت سے) بچائے گا۔ اللہ کو یاد رکھ تو اس کو اپنے سامنے پائے گا۔ اور کچھ مانگنا ہو تو اللہ سے مانگ لورہ دیا جائے تو اللہ سے مدد چاہ (مشکوٰۃ باب اتوکل)

اور ان کی تائید میں ہم بعض دیگر عمائدین کے قول نقل کرتے ہیں۔ امام مالک علی قاریؒ حدیث مذکور کی شرح میں لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے قول فاسئل اللہ سے مراد یہ ہے کہ صرف اللہ سے حسبِ کرم۔ کیونکہ عطا و بخشش کے خزانے اسی کے پاس ہیں درختوں کی کھجیاں اسی کے قبضے میں ہیں اور ہر قسم کی نعمت دنیاوی ہو یا اخروی جو اللہ کے ہاتھ میں ہے یا مصیبت جو اس سے دور ہوتی ہے اسی کی رحمت سے ہوتی ہے۔ اس میں کسی غرض یا علت کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ خود بخود غی اور غیر محتاج غنی ہے۔ پس وہی اس حق ہے کہ صرف اسی کی رحمت سے امید کی جائے اور صرف اسی کے انتقام سے خوف کیا جائے اور ہم مور میں اسی سے انتقام کی جائے اور تمام معاصات میں اسی پر بھروسہ کیا جائے۔ اور اس کے غیر سے کوئی حواس نہ کیا جائے۔ کیونکہ غیر اللہ دینے اور نہ دینے اور نفع نقصان پہنچانے اور خود نفع و صلا کرنے پر قادر نہیں ہے پس یہ اپنی ذات کے لئے بھی نفع و ضرر پر قادر نہیں ہیں اور خود اپنی موت و حیات اور شران کے قبضے میں نہیں ہے۔ (مرقاۃ)

فتاویٰ قاضی خان جہد چہلم میں ہے کہ ایک شخص بغیر گواہوں کے نکاح کرے اور عورت سے لے کر خدا اور پیغمبر ﷺ کو گواہی ہم نہ تو فقہاء کہتے ہیں کہ اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔ کیونکہ اس نے اس امر کا اعتقاد رکھا کہ رسول اللہ ﷺ غیب کی باتیں جانتے ہیں۔ حالانکہ وہ اپنی زندگی میں بھی علمِ اغیب نہیں تھے تو وفات کے بعد یہ کیونکہ ہو سکتا ہے؟

فتاویٰ بزازیہ میں ہے "ہم نے علماء کا قول ہے کہ جو شخص مشرک کی ارواح کو حاضر سمجھے وہ کافر ہو جاتا ہے۔" فتاویٰ مولانا عبدالحی تھکونی جلد ۲ ص ۴۳ اور جلد ۴ ص ۱۰۴ میں بھی اسی کے مطابق لکھا ہے۔ اور فقیر کبیر میں ہے کہ علمِ محیط سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کے لئے ثابت نہیں ہے۔ اور ملا حسین خاں مفتاح اقلوب میں فرماتے ہیں کہ اموات غائب کو حاضر سمجھ کر پکارنا کفر ہے جیسے یا رسول اللہ اور یا شیخ عبدالقادر وغیرہ۔

مجمع التہام میں ہے کہ اگر کوئی شخص کہے کہ ہم نے نبی ﷺ کی قبر کی زیارت کی تو امام مالکؒ اس کو مکروہ کہتے ہیں اور وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ فقط زیارت مشروع اور غیر مشروع دونوں معنی کے لئے عام ہو گیا ہے۔ کیونکہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو انبیاء و صلحی کی قبور کی زیارت کا ارادہ کرتے ہیں اور وہاں چکر نماز پڑھتے اور دعائیں مانگتے اور اہل قبور سے اپنی حاجات طلب کرتے ہیں۔ اور علماء میں سے کسی کے نزدیک یہ جائز نہیں ہے عبادت اور طلب حاجات اور استعانت صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

در مختار جلد اول اور مقدمہ بدیہ میں ہے کہ علمِ غیب اللہ کے سوا کسی مخلوق کے لئے ثابت نہیں ہے۔ اور شرح فقہ آئیر میں ہے کہ جانا چاہئے کہ کسی غائب چیز کا علم نبیاء علیہم السلام نہیں رکھتے سوائے ان چیزوں کے جن کا علم اللہ تعالیٰ آنا دیا ہو اور احسان نے نبی کریم ﷺ کے بارے میں علمِ غیب کا عقیدہ رکھنے کو سرحدِ کفر کہا ہے کیونکہ یہ عقیدہ قرآن کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سے نبی کہہ دو کہ زمین اور آسمان کے

رہنے والوں میں سے کوئی عالم الغیب نہیں ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

فيا ايها الفاضل ! هل تقول ان هؤلاء العلماء الكرام مخطئون حيث قالوا ان النبي صلى الله عليه وسلم لا يعلم الغيب ولا يجوز نداءه على نحو ما ذكرنا واستعاذوا لا فما ذا تقول فيهم وما تقول في الآية والحديث المتقدم ذكرهما. هلا رأيت ما قال الشيخ عبدالقادر الجيلاني قدس روحه اجعل الكتاب والسنة امامك وانظر فيهما بتأمل وتدبروا عمل بهما ولا تغتر بالقال والقليل والهوس. قال الله تعالى وما اتاكم الرسول فخذوه وما نهكم عنه فانتهوا فروح الغيب (۱) المقالة السادسة والثلاثون.

(۲) انك قلت ان غيرا لمقلدين يقولون لا يجوز قراءة الفاتحة. سبحان الله ما هذا الا بهتان مبین نحن نسألك هل فی المسلمین فرقة تنكر قراءة الفاتحة مطلقا واما اذا اردت بقولك ما راج من قراءة الفاتحة على الطعام في ليلة الجمعة وليلة الاثنين واليوم الثالث للموت وغيره فلا ريب انها بدعة لم تكن في خير القرون ولم يامر به الكتاب ولا الحديث. لله در القائل  
تومولانا محترم! کیا آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ مذکورہ علمائے کرام غلطی پر تھے جنہوں نے نبی ﷺ کے عالم الغیب ہونے سے انکار کیا اور بطریق مذکورہ انداز استحانت کو ناجائز قرار دیا۔ اور اگر یہ بات نہیں تو ان کے مذکورہ الصدر اقوال اور آیت اور حدیث کی آپ کیا توجیہ فرمائیں گے۔ کیا آپ نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس روحہ کا قول نہیں دیکھا۔ فرماتے ہیں کہ کتاب و سنت کو اپنے سامنے رکھو اور اس میں غور و فکر کے ساتھ نظر کرو اور ان ہی دونوں چیزوں پر عمل کرو اور تمیل و قال اور شک کی وجہ سے دھوکہ اور غفلت میں نہ پڑو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رسول ﷺ تم کو جو چاہے دے۔ اس کو لے لو اور جس چیز سے روکے اس سے رک جاؤ (فوج الغیب)۔

(۲) آپ نے کہا کہ غیر مقلدین فاتحہ پڑھنے کو ناجائز کہتے ہیں۔ سبحان اللہ یہ محض بہتان ہے۔ ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے کوئی ایسا فرقہ بھی ہے جو مطلق فاتحہ پڑھنے کو ناجائز کہتا ہے۔ اور اگر اس سے آپ کی مراد وجہ فاتحہ ہے جو کھانے پر جمہرات کو پڑھتے ہیں یا موت کے تیسرے دن پڑھتے ہیں وغیرہ تو بے شک یہ بدعت ہے اور خیر القرون میں اس کا رواج نہیں تھا۔ اور قرآن وحدیث میں اس کا ثبوت نہیں ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

ولم يات الكتاب ولا الحديث بما اتم عليه عاكفون ولم يقل به امام ولا عالم معتبر من السلف والخلف قال الله تعالى وما اتاكم الرسول فخذوه وما نهكم عنه فانتهوا (۲) فيجب على الامة المحمدية ان يتركوا كل بدعة لهذه الآية. وقال النبي صلى الله عليه وسلم من احدث في امرنا هذا ماليس منه فهو رد. رواه البخاري ومسلم. (اربعين حديثا النووية والمشكوة) (۳)

۱- فوج الغیب، المقالة السادسة والثلاثون: ص ۵۶ ط مصر۔

۲- الحشر: ۷

۳- مشکوة کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الاول: ۱، ۳۷ ط قرآن محل وبخاری، کتاب الصبح، باب اذا اصطلحوا علی صبح جوہر فهو مردود، ج ۱ ص ۳۷ ط ندوی۔ و موسم، کتاب الاقصی، باب نقض الاحکام الباطلة ورد محدثات الامور، ج ۲ ص ۷۷ ط ندوی۔

۳- مسلم، کتاب الاقصی، باب نقض الاحکام الباطلة ورد محدثات الامور، ج ۲ ص ۷۷ ط ندوی۔

وفی روایۃ لمسلم من عمل عملاً یس علیہ امرنا فہورد (اربعون حدیثاً النوویۃ)  
وقال صلی اللہ علیہ وسلم ایضاً ایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعة وکل بدعة ضلالة۔ رواہ احمد و ابو داؤد و الترمذی وابن ماجہ (مشکوۃ (۱) باب الاعتصام) و ایضاً قال صلی اللہ علیہ وسلم شوالا مور محدثاتها وکل بدعة ضلالة رواہ (۲) مسلم کذا فی الباب المذكور واذالم تشرك الایۃ والحديث فنحن نلفت نظرك الى قول العلماء فقد قال العلامة شاه ولی اللہ المحدث الدهلوی فی

شعر۔ وہ چیز جس کو تم پکڑے پیٹھے ہو۔ اس پر نہ کتاب اللہ اتری ہے نہ کوئی حدیث آئی ہے۔  
اور کسی امام نے اور اگلے پیچھے علماء میں سے کسی نے اس کی اجازت نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رسول تم کو جو کچھ دے وہ لے لو اور جس چیز سے روکے اس سے رک جاؤ۔ پس امت محمدیہ پر اس آیت کی رو سے واجب ہے کہ ہر قسم کی بدعت کو چھوڑ دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جس نے ہمارے احکام میں کوئی ایسی نئی بات ایجاد کی جس کا ثبوت ہمارے احکام سے نہ ملتا ہو وہ مردود ہے بخاری و مسلم۔  
مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے کوئی ایسا کام کیا جس کے متعلق ہمارا کوئی حکم موجود نہ ہو، پس وہ نامقبول ہے۔

اور فرمایا کہ دین میں نئی باتیں نکالنے سے بچو کیوں کہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور فرمایا کہ امور دینیہ میں سب سے برا مرد وہ ہے جو ایجاد کر لیا جائے اور ہر ایجاد کردہ امر گمراہی ہے (روایت مسلم)  
اب جب کہ آیت واحادیث سے ہم نے ثبوت پیش کر دیا تو ہم علماء کے اقوال کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ :-

### وصیت نامۃ النبی فی اللغة الفارسیۃ

”از عاقلان شیعیہ ما مردم اسراف است در تمام ہادیوم و چشم و ششماہی و فاتحہ سالیہ و اس ہمد ر اور عرب اول وجود نبود مصلحت آن کہ غیر تعزیر و ارثان میت تاسر روز و طعام ایشان یک شبان روز سے نہ باشد۔“ (۳)  
ماتقول فی شاہ ولی اللہ هل هو شقی او قليل الحظ والعیاذ باللہ کما تقول عن بعض المسلمین الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا والعلامة المذكور قد منع قراءة الفاتحة الراجحة حاشا للہ۔

۱۔ مشکوۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام، ج ۱ ص ۳۰، طر آف محل و مسند احمد، ج ۵ ص ۱۱۵ مؤسسة التاریخ العربی دار احیاء التراث العربی۔ و ابو داؤد، کتاب السنۃ، باب فی لزوم السنۃ: ج ۲ ص ۴۸۷، امادیہ۔ و ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فی من دعا الی ہدی الخ، و لفظہ: ”وایاکم ومحدثات الامور فانہا ضلالة“ ج ۳ ص ۹۶، سعید و ابن ماجہ، باب من حدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و هو یری انه کذب یولفطہ: ”وایاکم والامور المحدثات فان کل بدعة ضلالة“ ج ۱ ص ۵۷، میر محمد۔

۲۔ مسلم، کتاب الجمعة، فصل فی الحطیۃ والصلوۃ قصداً، ج ۱ ص ۲۸۵، ترمذی۔  
۳۔ المقالة الوضیۃ فی الصبحۃ والخیر (ناری)، المطبوعۃ فی کتاب ”مجموعہ وصابا ارعہ“ مرتب و محترم محمد ایوب القادری ص ۵۳، شریانی، صدر، حیدر آباد پاکستان۔

وما ذا تقول فی سائر العلماء الحنفیین الذین تعتبرهم وغیرہم من الاعلام فمن منع تلك البدعة فانه قد نهى رسمه الفاتحة وما شاكله مولانا عبدالحی الحنفی اللکھنوی فی مجموعۃ الفتاویٰ<sup>(۱)</sup> والشیخ علی متقی فی رسالۃ رد بدعات و مولانا شاہ اسحق الحنفی فی مائة مسائل.

وفی فتاویٰ العالمگیریہ<sup>(۲)</sup> قراءۃ الکافرون الی الاخر مع الجمع مکروہۃ لانہا بدعة لم یقبل ذلك عن الصحابة وفي شرح مرقی الفلاح المطبوع بمصر ص ۳۶۳ (۳)

”ہم لوگوں نے جو بدعات اختیار کر رکھی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ غمی کی تقریبات سیوم اور چالیسویں اور ششترہی اور فاتحہ سا اذن میں بے اعتنا سراف کیا جاتا ہے۔ اور ان تمام رسوم کا قرون اوئی میں وجود نہ تھا۔ بہر یہ ہے کہ صرف تین دن تک درخان میت سے تعزیت مسنونہ اوائی جائے اور ایک دن رات ان کو کھانا دیا جائے۔ اس کے علاوہ کوئی رسم دانہ کی جائے۔“

حضرت شہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق آپ کی کہتے ہیں؟ کیا غزوہ باللہ وہ بدعت یا کم نخت تھے؟ جیسا کہ آپ بعض موجد مسلمانوں کے بارے میں کہا کرتے ہیں۔

اور ان تمام حنفی علماء کے متعلق آپ کیا سمجھیں گے جو آپ کے نزدیک بھی معتبر ہیں اور ان کے علاوہ دیگر مذہب کے علماء بھی جو فاتحہ مروجہ اور سی قسم کی رسموں کو منع کرتے تھے۔ مثلاً: امام عبدالحی لکھنوی اپنے مجموعۃ الفتاویٰ میں در شیعی متقی رسالۃ رد بدعات میں اور مولانا شاہ محمد الحنفی مائة مسائل میں لکھتے ہیں۔ نیز فتاویٰ نعیمیہ میں ہے کہ سورۃ کافرون سے آخر تک مجلس میں کھانے پر پڑھنا مکروہ ہے جو بدعت ہوئے کے یہ فعل صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ثابت نہیں۔ اور شرح مرقی الفلاح مطبوعہ مصر ص ۲۶۳ میں ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ مکروہ ہے اس لئے کہ یہ مردار کھا ہے اور اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی بات ثابت نہیں ہے۔ اور فتاویٰ سمرقندیہ میں ہے کہ کھانے پر فاتحہ پڑھنا بدعت ہے۔ اسی طرح شامی اور کبیری اور مجموعۃ الفتاویٰ اور طحطاوی شرح مرقی الفلاح میں بھی مذکور ہے۔

قال الامام (الاعظم) نکرہ لان اکلہا حیفة ولم یصح فیہا شیء عندہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم وفي الفتاویٰ السمرقندیۃ منقولاً من اربعہ ص ۴۹ قراءۃ الفاتحة علی الطعام بدعة وكذلك فی الشامی<sup>(۴)</sup> ص ۵۷ ج ۵ ص ۴۸ ج ۵ وفي الکبیری (۵) شرح مية ص ۵۶۵

۱۔ مجموعۃ الفتاویٰ علی هامش خلاصۃ الفتاویٰ، ابواب احسان ج ۱ ص ۹۵ جامعہ اکیڈمی لاہور۔  
۲۔ کتاب الکراہیۃ، الباب الرابع فی الصلاة والسیح وقراءۃ القرآن الخ: ج ۱ ص ۳۱۷ ناچیدہ۔  
(۳) جہاز کاتبیہ کرتے وقت غلط لکھا ہے کہ ”کاشانہ اپنی طرف سے کیا گیا ہے۔ اصل عبارت میں اس کا ذکر نہیں ہے۔  
۳۔ مرقی الفلاح ج ۱ شرح مائة اور عبارت بواسطہ ہم معنی مسئلہ نہیں ملا۔

۴۔ سامع شامیہ، کبیری ج ۱ ص ۵۷ اور حاشیہ غلطی علی امراتی کے حوالے سے کتب پر فاتحہ پڑھنے کا بدعت ہونا مذکور کتاب میں درج: میں عبارت سے بعض اختلاف کیا ہے۔ چنانچہ شامیہ اور دیگر کتب مذکورہ میں ہے ”وفی البراہیہ: ویکرہ اتحاد الطعام فی الیوم الاول والثانی وبعد الاسوع وغل طعام الی۔ القبر فی المومنین واتحاد الدعوة لقراءۃ القرآن وجمع الصلوات، وقرء اللحم لا قراءۃ سورۃ الاحقاف ولا حلاصہ۔“ (رد المحتار، باب صلاۃ جنازہ، مطبوع فی کراچی الصیالہ من اہل المیت ج ۲ ص ۲۳۰ لا سعید)  
۵۔ غنیۃ المستملی شرح منیۃ المستملی المعروف بحلی کبیر، فصل فی الحائز وہیہ ایضاً: وفي فتاویٰ البرازی ویکرہ اتحاد الطعام فی الیوم الاول والثانی الخ کہ مر فی الحاشیۃ الاولی۔ طبع اکیڈمی لاہور۔





حمد و نعت اور درود و سلام کے بعد گزارش ہے کہ آپ نے چند مخالفانہ سوالات سمجھے ہیں جو چند وجوہ کی بناء پر بے نتیجہ اور ناقص ہیں۔

اول یہ کہ آپ نے شروع میں حمد و صلوة نہیں لکھی۔ دوسرے یہ کہ تحریر کے شروع میں آپ نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔ تیسرے یہ کہ اپنے مخاطب کے خلاف غلط بیانی کر کے اس کی توہین کی ہے۔ چوتھے یہ کہ آپ نے عبارت میں نحوی غلطیاں کی ہیں۔ اور اس سے آپ کی علمیت معلوم ہو گئی ہے۔ اس اظہار کے بعد میں آپ کو جواب دینا ضروری نہیں سمجھتا۔ اور امید کرتا ہوں کہ آپ میرے وعظ کی مجلس میں تشریف لائیں تاکہ میں آپ کو تسلی بخش جواب دوں۔

جاننا چاہئے کہ قب ہی روح اعظم اور خلیفہ اکبر کا مستقر ہے اور وہ روح حیوانی کے واسطے سے اس جسم انسانی کا رہے جو اس کے ساتھ عاشقانہ تعلق رکھتا ہے۔ چونکہ روح اعظم بے انتہا لطیف ہے اور جسم بے انتہا کثیف اور روح حیوانی طافت و کثافت میں معتدل ہے اس لئے وہی روح اعظم اور جسم کے درمیان واسطہ بننے کے لائق تھی۔ اور دل میں روح لطیفہ کا نفس شہوانیہ کے ساتھ یہ گہرا تعلق دور رخ رکھتا ہے۔ ایک طرف اس تعلق عالم شہو سے ہے اور دوسری طرف عالم قدس کے ساتھ۔ اور جب کہ تمہارا دل آسائش و لذت دنیاوی اور شہوات نفسانی کی وجہ سے جسم کی طرف متوجہ ہے تو میری نصیحت تمہارے دل تک نہیں پہنچ سکتی۔ پس سمجھو اور جھٹاٹھاٹھاٹے دلوں میں سے نہ ہو۔ (حاجی بشیر احمد)

(جواب ۱۸۲) (از حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ) الحمد للہ والصلوة والسلام علی نبیہ اما بعد فاننا رأینا السؤال و الجواب و وجدنا الجواب لا یکشف عن الحقيقة ولا یغنی عن شی والحق ان نداء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقول قاتل یا رسول اللہ و یا نبی اللہ و یا محمد و غیر ہا من الالفاظ قد یکون بمجرد الشوق لا یقصد قاتلہ اسماع المنادی ولا یقصد سماعہ و حضورہ فہذا مما لا مضائقہ فیہ وقد یکون مع الصلوة والسلام کقولہ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ او الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ و یعتقد قاتلہ ان هذا الکلام یصل الیہ صلی اللہ علیہ وسلم بواسطة الملائکۃ الذین یبلغونہ عن امۃ الصلوة والسلام و هذا ایضاً جائز لحديث ورد فیہ۔ (۱)

وقد یکون باعتقاد ان رسول صلی اللہ علیہ وسلم یسمع خطاب کل واحد و یحضر کل مکان فہذا ماردتہ النصوص القرآنیۃ والحديثیۃ واجمعت الامة علی ان الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یعلم الغیب الا ما أعلمہ اللہ تعالیٰ ومن اعتقد ان الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یعلم الغیب فہو کافر۔ (۲) واما الفاتحة المرسومة المروجة بھینۃ معلومة فی ایام معینۃ بحضرة الوان

۱۔ "ان للہ ملائکۃ سیاتجین فی الارض یبلغونہ من امتی السلام" (نسائی، کتاب الصلاة، باب التسليم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم) ۱۳۳۳ھ

۲۔ "واعلم ان الانبیاء علیہم الصلاۃ والسلام لم یعلموا المعیبات من الاشیاء الا ما علمہم اللہ تعالیٰ احياناً وذكرنا لحفیۃ تصریحاً بالتکفر باعتقاد ان النبی علیہ الصلوۃ والسلام یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالیٰ "قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ کذاب المیسرۃ" (ذیل قاری، شرح کتاب الفہم الاکبر، مسئلہ فی ان تصدیق الکاھن بما ینخبر بہ من الغیب، ص ۲۲۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

الطعام بین یدی القاری فلا شک فی كونها مبتدعة مخترعة لم یکن فی القرون المشہود لها بالخیر ولم تزد لها آیة ولا حدیث ولم یقل بها احد من العلماء الامة معین علی علمه و دینہ و قولہ۔<sup>(۱)</sup>

عصمتنا اللہ وایاکم وجميع المسلمين من کل ما یخالف الشرع و یصاد الحق الذی جاء به سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وجعلنا من المقتضین اثارہ و المہتدین بہدیہ صلی اللہ علیہ وسلم امین۔ محمد کفایۃ اللہ کان اللہ لہ، دہلی۔

جواب از حضرت مفتی اعظم۔ الحمد للہ ولولہ والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ۔

المحدث۔ ہم نے سوال اور جواب کو دیکھا اور محسوس کیا کہ جواب مذکورہ سے کوئی حقیقت واضح نہ ہوئی اور کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا۔ صحیح بات یہ ہے کہ نبی ﷺ کو یارسول اللہ اور یا نبی اللہ اور یا محمد اور اسی قسم کے دیگر الفاظ کے ساتھ پکارنے کی چند صورتیں ہیں۔ (۱) کبھی تو یہ محض جذبہ اشتیاق کی بنا پر ہوتا ہے کہ پکارنے والے کا مقصد اپنی آواز کو سناتا نہیں ہوتا ہے اور نہ اس کے خیال میں یہ بات ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حاضر ہیں اور اس کی آواز کو سن رہے ہیں تو یہ صورت جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور (۲) دوسری صورت ند اور دود سلام کے ساتھ جیسے کہا جائے صلی اللہ علیک یا رسول اللہ، یا الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ اور کہنے والا یہ عقیدہ رکھے کہ یہ کام رسول اللہ ﷺ تک ان ملائکہ کے ذریعے سے پہنچتا ہے جو امت کے درود و سلام کو آپ تک پہنچانے کی خدمت میں مقرر ہیں تو یہ صورت بھی حدیث کی رو سے جائز ہے۔ (۳) تیسری صورت ندائی یہ ہے کہ ندا کے وقت

یہ اعتقاد ہو کہ رسول اللہ ﷺ ہر ایک شخص کے خطاب کو سنتے ہیں اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔ تو اس قسم کی ندا قرآن شریف کی صریح آیات اور احادیث صحیحہ کی رو سے ناجائز ہے اور تمام علمائے امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو غیب کا علم حاصل نہیں تھا آپ کو صرف اتنا علم حاصل تھا جتنا اللہ نے آپ ﷺ کو عطا فرمایا تھا۔ اور جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ رسول اللہ ﷺ عالم الغیب تھے وہ کافر ہے۔

اور یہ رسمی فاتحہ مروجہ جو خاص شکل میں اور خاص مقررہ ایام میں پڑھی جاتی ہے اور پڑھنے والے کے سامنے قسم قسم کے کھانے رکھے جاتے ہیں تو اس میں شک نہیں کہ یہ ایک گھڑی ہوئی بدعت ہے۔ یہ قرون اولیٰ میں ہرگز نہ تھی اور اس کے جواز میں کوئی آیت یا حدیث وارد نہیں ہے اور مستند و ثقہ علمائے امت میں سے کسی نے اس کے جواز کا فتویٰ نہیں دیا۔

اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو اور تمام مسلمانوں کو ہر اس چیز سے محفوظ رکھے جو شریعت کے خلاف اور اس دین حق کے منافی ہو جس کو ہمارے سید و آقا حضرت محمد ﷺ نے کر آئے۔ اللہ ہم کو ان کے قدم بقدم چلنے کی اور ان کے اسوہ حسنہ سے ہدایت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہلی۔

از این طور مخصوص (یعنی فاتحہ مروجہ حال) در دوران تحضر صلی اللہ علیہ وسلم در دوران خلفاء باجمہ وجود آن در قرون شش مشہود ہوا تا کہ اند مقبول بعدہ و اگر کسی این طور مخصوص بعمل آورد آن حدیث قرآنیشود و خود درش مضائقہ نیست و این را ضروری دانستن مذموم است۔ (مجموع الفتاویٰ علی صاحبہا خلاصۃ الفتاویٰ، ج ۱ ص ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰ و ۱۰۱ و ۱۰۲ و ۱۰۳ و ۱۰۴ و ۱۰۵ و ۱۰۶ و ۱۰۷ و ۱۰۸ و ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ و ۱۱۴ و ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ و ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۰ و ۱۲۱ و ۱۲۲ و ۱۲۳ و ۱۲۴ و ۱۲۵ و ۱۲۶ و ۱۲۷ و ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۰ و ۱۳۱ و ۱۳۲ و ۱۳۳ و ۱۳۴ و ۱۳۵ و ۱۳۶ و ۱۳۷ و ۱۳۸ و ۱۳۹ و ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۱۴۲ و ۱۴۳ و ۱۴۴ و ۱۴۵ و ۱۴۶ و ۱۴۷ و ۱۴۸ و ۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۵۴ و ۱۵۵ و ۱۵۶ و ۱۵۷ و ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۶۱ و ۱۶۲ و ۱۶۳ و ۱۶۴ و ۱۶۵ و ۱۶۶ و ۱۶۷ و ۱۶۸ و ۱۶۹ و ۱۷۰ و ۱۷۱ و ۱۷۲ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۷۵ و ۱۷۶ و ۱۷۷ و ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰ و ۱۸۱ و ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۱۹۰ و ۱۹۱ و ۱۹۲ و ۱۹۳ و ۱۹۴ و ۱۹۵ و ۱۹۶ و ۱۹۷ و ۱۹۸ و ۱۹۹ و ۲۰۰ و ۲۰۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ و ۲۰۴ و ۲۰۵ و ۲۰۶ و ۲۰۷ و ۲۰۸ و ۲۰۹ و ۲۱۰ و ۲۱۱ و ۲۱۲ و ۲۱۳ و ۲۱۴ و ۲۱۵ و ۲۱۶ و ۲۱۷ و ۲۱۸ و ۲۱۹ و ۲۲۰ و ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۲۲۵ و ۲۲۶ و ۲۲۷ و ۲۲۸ و ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱ و ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۴۴ و ۲۴۵ و ۲۴۶ و ۲۴۷ و ۲۴۸ و ۲۴۹ و ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۲۵۲ و ۲۵۳ و ۲۵۴ و ۲۵۵ و ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۵۹ و ۲۶۰ و ۲۶۱ و ۲۶۲ و ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۶۵ و ۲۶۶ و ۲۶۷ و ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۷۰ و ۲۷۱ و ۲۷۲ و ۲۷۳ و ۲۷۴ و ۲۷۵ و ۲۷۶ و ۲۷۷ و ۲۷۸ و ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۲ و ۲۸۳ و ۲۸۴ و ۲۸۵ و ۲۸۶ و ۲۸۷ و ۲۸۸ و ۲۸۹ و ۲۹۰ و ۲۹۱ و ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۴ و ۲۹۵ و ۲۹۶ و ۲۹۷ و ۲۹۸ و ۲۹۹ و ۳۰۰ و ۳۰۱ و ۳۰۲ و ۳۰۳ و ۳۰۴ و ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۰۷ و ۳۰۸ و ۳۰۹ و ۳۱۰ و ۳۱۱ و ۳۱۲ و ۳۱۳ و ۳۱۴ و ۳۱۵ و ۳۱۶ و ۳۱۷ و ۳۱۸ و ۳۱۹ و ۳۲۰ و ۳۲۱ و ۳۲۲ و ۳۲۳ و ۳۲۴ و ۳۲۵ و ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۲۸ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۱ و ۳۳۲ و ۳۳۳ و ۳۳۴ و ۳۳۵ و ۳۳۶ و ۳۳۷ و ۳۳۸ و ۳۳۹ و ۳۴۰ و ۳۴۱ و ۳۴۲ و ۳۴۳ و ۳۴۴ و ۳۴۵ و ۳۴۶ و ۳۴۷ و ۳۴۸ و ۳۴۹ و ۳۵۰ و ۳۵۱ و ۳۵۲ و ۳۵۳ و ۳۵۴ و ۳۵۵ و ۳۵۶ و ۳۵۷ و ۳۵۸ و ۳۵۹ و ۳۶۰ و ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ و ۳۶۴ و ۳۶۵ و ۳۶۶ و ۳۶۷ و ۳۶۸ و ۳۶۹ و ۳۷۰ و ۳۷۱ و ۳۷۲ و ۳۷۳ و ۳۷۴ و ۳۷۵ و ۳۷۶ و ۳۷۷ و ۳۷۸ و ۳۷۹ و ۳۸۰ و ۳۸۱ و ۳۸۲ و ۳۸۳ و ۳۸۴ و ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۳۹۰ و ۳۹۱ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۰ و ۴۰۱ و ۴۰۲ و ۴۰۳ و ۴۰۴ و ۴۰۵ و ۴۰۶ و ۴۰۷ و ۴۰۸ و ۴۰۹ و ۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۱۲ و ۴۱۳ و ۴۱۴ و ۴۱۵ و ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۱۸ و ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۱ و ۴۲۲ و ۴۲۳ و ۴۲۴ و ۴۲۵ و ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۲۸ و ۴۲۹ و ۴۳۰ و ۴۳۱ و ۴۳۲ و ۴۳۳ و ۴۳۴ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۳۷ و ۴۳۸ و ۴۳۹ و ۴۴۰ و ۴۴۱ و ۴۴۲ و ۴۴۳ و ۴۴۴ و ۴۴۵ و ۴۴۶ و ۴۴۷ و ۴۴۸ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۱ و ۴۵۲ و ۴۵۳ و ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۵۶ و ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳ و ۴۶۴ و ۴۶۵ و ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۴۶۸ و ۴۶۹ و ۴۷۰ و ۴۷۱ و ۴۷۲ و ۴۷۳ و ۴۷۴ و ۴۷۵ و ۴۷۶ و ۴۷۷ و ۴۷۸ و ۴۷۹ و ۴۸۰ و ۴۸۱ و ۴۸۲ و ۴۸۳ و ۴۸۴ و ۴۸۵ و ۴۸۶ و ۴۸۷ و ۴۸۸ و ۴۸۹ و ۴۹۰ و ۴۹۱ و ۴۹۲ و ۴۹۳ و ۴۹۴ و ۴۹۵ و ۴۹۶ و ۴۹۷ و ۴۹۸ و ۴۹۹ و ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ و ۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۵ و ۵۰۶ و ۵۰۷ و ۵۰۸ و ۵۰۹ و ۵۱۰ و ۵۱۱ و ۵۱۲ و ۵۱۳ و ۵۱۴ و ۵۱۵ و ۵۱۶ و ۵۱۷ و ۵۱۸ و ۵۱۹ و ۵۲۰ و ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۵۲۳ و ۵۲۴ و ۵۲۵ و ۵۲۶ و ۵۲۷ و ۵۲۸ و ۵۲۹ و ۵۳۰ و ۵۳۱ و ۵۳۲ و ۵۳۳ و ۵۳۴ و ۵۳۵ و ۵۳۶ و ۵۳۷ و ۵۳۸ و ۵۳۹ و ۵۴۰ و ۵۴۱ و ۵۴۲ و ۵۴۳ و ۵۴۴ و ۵۴۵ و ۵۴۶ و ۵۴۷ و ۵۴۸ و ۵۴۹ و ۵۵۰ و ۵۵۱ و ۵۵۲ و ۵۵۳ و ۵۵۴ و ۵۵۵ و ۵۵۶ و ۵۵۷ و ۵۵۸ و ۵۵۹ و ۵۶۰ و ۵۶۱ و ۵۶۲ و ۵۶۳ و ۵۶۴ و ۵۶۵ و ۵۶۶ و ۵۶۷ و ۵۶۸ و ۵۶۹ و ۵۷۰ و ۵۷۱ و ۵۷۲ و ۵۷۳ و ۵۷۴ و ۵۷۵ و ۵۷۶ و ۵۷۷ و ۵۷۸ و ۵۷۹ و ۵۸۰ و ۵۸۱ و ۵۸۲ و ۵۸۳ و ۵۸۴ و ۵۸۵ و ۵۸۶ و ۵۸۷ و ۵۸۸ و ۵۸۹ و ۵۹۰ و ۵۹۱ و ۵۹۲ و ۵۹۳ و ۵۹۴ و ۵۹۵ و ۵۹۶ و ۵۹۷ و ۵۹۸ و ۵۹۹ و ۶۰۰ و ۶۰۱ و ۶۰۲ و ۶۰۳ و ۶۰۴ و ۶۰۵ و ۶۰۶ و ۶۰۷ و ۶۰۸ و ۶۰۹ و ۶۱۰ و ۶۱۱ و ۶۱۲ و ۶۱۳ و ۶۱۴ و ۶۱۵ و ۶۱۶ و ۶۱۷ و ۶۱۸ و ۶۱۹ و ۶۲۰ و ۶۲۱ و ۶۲۲ و ۶۲۳ و ۶۲۴ و ۶۲۵ و ۶۲۶ و ۶۲۷ و ۶۲۸ و ۶۲۹ و ۶۳۰ و ۶۳۱ و ۶۳۲ و ۶۳۳ و ۶۳۴ و ۶۳۵ و ۶۳۶ و ۶۳۷ و ۶۳۸ و ۶۳۹ و ۶۴۰ و ۶۴۱ و ۶۴۲ و ۶۴۳ و ۶۴۴ و ۶۴۵ و ۶۴۶ و ۶۴۷ و ۶۴۸ و ۶۴۹ و ۶۵۰ و ۶۵۱ و ۶۵۲ و ۶۵۳ و ۶۵۴ و ۶۵۵ و ۶۵۶ و ۶۵۷ و ۶۵۸ و ۶۵۹ و ۶۶۰ و ۶۶۱ و ۶۶۲ و ۶۶۳ و ۶۶۴ و ۶۶۵ و ۶۶۶ و ۶۶۷ و ۶۶۸ و ۶۶۹ و ۶۷۰ و ۶۷۱ و ۶۷۲ و ۶۷۳ و ۶۷۴ و ۶۷۵ و ۶۷۶ و ۶۷۷ و ۶۷۸ و ۶۷۹ و ۶۸۰ و ۶۸۱ و ۶۸۲ و ۶۸۳ و ۶۸۴ و ۶۸۵ و ۶۸۶ و ۶۸۷ و ۶۸۸ و ۶۸۹ و ۶۹۰ و ۶۹۱ و ۶۹۲ و ۶۹۳ و ۶۹۴ و ۶۹۵ و ۶۹۶ و ۶۹۷ و ۶۹۸ و ۶۹۹ و ۷۰۰ و ۷۰۱ و ۷۰۲ و ۷۰۳ و ۷۰۴ و ۷۰۵ و ۷۰۶ و ۷۰۷ و ۷۰۸ و ۷۰۹ و ۷۱۰ و ۷۱۱ و ۷۱۲ و ۷۱۳ و ۷۱۴ و ۷۱۵ و ۷۱۶ و ۷۱۷ و ۷۱۸ و ۷۱۹ و ۷۲۰ و ۷۲۱ و ۷۲۲ و ۷۲۳ و ۷۲۴ و ۷۲۵ و ۷۲۶ و ۷۲۷ و ۷۲۸ و ۷۲۹ و ۷۳۰ و ۷۳۱ و ۷۳۲ و ۷۳۳ و ۷۳۴ و ۷۳۵ و ۷۳۶ و ۷۳۷ و ۷۳۸ و ۷۳۹ و ۷۴۰ و ۷۴۱ و ۷۴۲ و ۷۴۳ و ۷۴۴ و ۷۴۵ و ۷۴۶ و ۷۴۷ و ۷۴۸ و ۷۴۹ و ۷۵۰ و ۷۵۱ و ۷۵۲ و ۷۵۳ و ۷۵۴ و ۷۵۵ و ۷۵۶ و ۷۵۷ و ۷۵۸ و ۷۵۹ و ۷۶۰ و ۷۶۱ و ۷۶۲ و ۷۶۳ و ۷۶۴ و ۷۶۵ و ۷۶۶ و ۷۶۷ و ۷۶۸ و ۷۶۹ و ۷۷۰ و ۷۷۱ و ۷۷۲ و ۷۷۳ و ۷۷۴ و ۷۷۵ و ۷۷۶ و ۷۷۷ و ۷۷۸ و ۷۷۹ و ۷۸۰ و ۷۸۱ و ۷۸۲ و ۷۸۳ و ۷۸۴ و ۷۸۵ و ۷۸۶ و ۷۸۷ و ۷۸۸ و ۷۸۹ و ۷۹۰ و ۷۹۱ و ۷۹۲ و ۷۹۳ و ۷۹۴ و ۷۹۵ و ۷۹۶ و ۷۹۷ و ۷۹۸ و ۷۹۹ و ۸۰۰ و ۸۰۱ و ۸۰۲ و ۸۰۳ و ۸۰۴ و ۸۰۵ و ۸۰۶ و ۸۰۷ و ۸۰۸ و ۸۰۹ و ۸۱۰ و ۸۱۱ و ۸۱۲ و ۸۱۳ و ۸۱۴ و ۸۱۵ و ۸۱۶ و ۸۱۷ و ۸۱۸ و ۸۱۹ و ۸۲۰ و ۸۲۱ و ۸۲۲ و ۸۲۳ و ۸۲۴ و ۸۲۵ و ۸۲۶ و ۸۲۷ و ۸۲۸ و ۸۲۹ و ۸۳۰ و ۸۳۱ و ۸۳۲ و ۸۳۳ و ۸۳۴ و ۸۳۵ و ۸۳۶ و ۸۳۷ و ۸۳۸ و ۸۳۹ و ۸۴۰ و ۸۴۱ و ۸۴۲ و ۸۴۳ و ۸۴۴ و ۸۴۵ و ۸۴۶ و ۸۴۷ و ۸۴۸ و ۸۴۹ و ۸۵۰ و ۸۵۱ و ۸۵۲ و ۸۵۳ و ۸۵۴ و ۸۵۵ و ۸۵۶ و ۸۵۷ و ۸۵۸ و ۸۵۹ و ۸۶۰ و ۸۶۱ و ۸۶۲ و ۸۶۳ و ۸۶۴ و ۸۶۵ و ۸۶۶ و ۸۶۷ و ۸۶۸ و ۸۶۹ و ۸۷۰ و ۸۷۱ و ۸۷۲ و ۸۷۳ و ۸۷۴ و ۸۷۵ و ۸۷۶ و ۸۷۷ و ۸۷۸ و ۸۷۹ و ۸۸۰ و ۸۸۱ و ۸۸۲ و ۸۸۳ و ۸۸۴ و ۸۸۵ و ۸۸۶ و ۸۸۷ و ۸۸۸ و ۸۸۹ و ۸۹۰ و ۸۹۱ و ۸۹۲ و ۸۹۳ و ۸۹۴ و ۸۹۵ و ۸۹۶ و ۸۹۷ و ۸۹۸ و ۸۹۹ و ۹۰۰ و ۹۰۱ و ۹۰۲ و ۹۰۳ و ۹۰۴ و ۹۰۵ و ۹۰۶ و ۹۰۷ و ۹۰۸ و ۹۰۹ و ۹۱۰ و ۹۱۱ و ۹۱۲ و ۹۱۳ و ۹۱۴ و ۹۱۵ و ۹۱۶ و ۹۱۷ و ۹۱۸ و ۹۱۹ و ۹۲۰ و ۹۲۱ و ۹۲۲ و ۹۲۳ و ۹۲۴ و ۹۲۵ و ۹۲۶ و ۹۲۷ و ۹۲۸ و ۹۲۹ و ۹۳۰ و ۹۳۱ و ۹۳۲ و ۹۳۳ و ۹۳۴ و ۹۳۵ و ۹۳۶ و ۹۳۷ و ۹۳۸ و ۹۳۹ و ۹۴۰ و ۹۴۱ و ۹۴۲ و ۹۴۳ و ۹۴۴ و ۹۴۵ و ۹۴۶ و ۹۴۷ و ۹۴۸ و ۹۴۹ و ۹۵۰ و ۹۵۱ و ۹۵۲ و ۹۵۳ و ۹۵۴ و ۹۵۵ و ۹۵۶ و ۹۵۷ و ۹۵۸ و ۹۵۹ و ۹۶۰ و ۹۶۱ و ۹۶۲ و ۹۶۳ و ۹۶۴ و ۹۶۵ و ۹۶۶ و ۹۶۷ و ۹۶۸ و ۹۶۹ و ۹۷۰ و ۹۷۱ و ۹۷۲ و ۹۷۳ و ۹۷۴ و ۹۷۵ و ۹۷۶ و ۹۷۷ و ۹۷۸ و ۹۷۹ و ۹۸۰ و ۹۸۱ و ۹۸۲ و ۹۸۳ و ۹۸۴ و ۹۸۵ و ۹۸۶ و ۹۸۷ و ۹۸۸ و ۹۸۹ و ۹۹۰ و ۹۹۱ و ۹۹۲ و ۹۹۳ و ۹۹۴ و ۹۹۵ و ۹۹۶ و ۹۹۷ و ۹۹۸ و ۹۹۹ و ۱۰۰۰ و ۱۰۰۱ و ۱۰۰۲ و ۱۰۰۳ و ۱۰۰۴ و ۱۰۰۵ و ۱۰۰۶ و ۱۰۰۷ و ۱۰۰۸ و ۱۰۰۹ و ۱۰۱۰ و ۱۰۱۱ و ۱۰۱۲ و ۱۰۱۳ و ۱۰۱۴ و ۱۰۱۵ و ۱۰۱۶ و ۱۰۱۷ و ۱۰۱۸ و ۱۰۱۹ و ۱۰۲۰ و ۱۰۲۱ و ۱۰۲۲ و ۱۰۲۳ و ۱۰۲۴ و ۱۰۲۵ و ۱۰۲۶ و ۱۰۲۷ و ۱۰۲۸ و ۱۰۲۹ و ۱۰۳۰ و ۱۰۳۱ و ۱۰۳۲ و ۱۰۳۳ و ۱۰۳۴ و ۱۰۳۵ و ۱۰۳۶ و ۱۰۳۷ و ۱۰۳۸ و ۱۰۳۹ و ۱۰۴۰ و ۱۰۴۱ و ۱۰۴۲ و ۱۰۴۳ و ۱۰۴۴ و ۱۰۴۵ و ۱۰۴۶ و ۱۰۴۷ و ۱۰۴۸ و ۱۰۴۹ و ۱۰۵۰ و ۱۰۵۱ و ۱۰۵۲ و ۱۰۵۳ و ۱۰۵۴ و ۱۰۵۵ و ۱۰۵۶ و ۱۰۵۷ و ۱۰۵۸ و ۱۰۵۹ و ۱۰۶۰ و ۱۰۶۱ و ۱۰۶۲ و ۱۰۶۳ و ۱۰۶۴ و ۱۰۶۵ و ۱۰۶۶ و ۱۰۶۷ و ۱۰۶۸ و ۱۰۶۹ و ۱۰۷۰ و ۱۰۷۱ و ۱۰۷۲ و ۱۰۷۳ و ۱۰۷۴ و ۱۰۷۵ و ۱۰۷۶ و ۱۰۷۷ و ۱۰۷۸ و ۱۰۷۹ و ۱۰۸۰ و ۱۰۸۱ و ۱۰۸۲ و ۱۰۸۳ و ۱۰۸۴ و ۱۰۸۵ و ۱۰۸۶ و ۱۰۸۷ و ۱۰۸۸ و ۱۰۸۹ و ۱۰۹۰ و ۱۰۹۱ و ۱۰۹۲ و ۱۰۹۳ و ۱۰۹۴ و ۱۰۹۵ و ۱۰۹۶ و ۱۰۹۷ و ۱۰۹۸ و ۱۰۹۹ و ۱۱۰۰ و ۱۱۰۱ و ۱۱۰۲ و ۱۱۰۳ و ۱۱۰۴ و ۱۱۰۵ و ۱۱۰۶ و ۱۱۰۷ و ۱۱۰۸ و ۱۱۰۹ و ۱۱۱۰ و ۱۱۱۱ و ۱۱۱۲ و ۱۱۱۳ و ۱۱۱۴ و ۱۱۱۵ و ۱۱۱۶ و ۱۱۱۷ و ۱۱۱۸ و ۱۱۱۹ و ۱۱۲۰ و ۱۱۲۱ و ۱۱۲۲ و ۱۱۲۳ و ۱۱۲۴ و ۱۱۲۵ و ۱۱۲۶ و ۱۱۲۷ و ۱۱۲۸ و ۱۱۲۹ و ۱۱۳۰ و ۱۱۳۱ و ۱۱۳۲ و ۱۱۳۳ و ۱۱۳۴ و ۱۱۳۵ و ۱۱۳۶ و ۱۱۳۷ و ۱۱۳۸ و ۱۱۳۹ و ۱۱۴۰ و ۱۱۴۱ و ۱۱۴۲ و ۱۱۴۳ و ۱۱۴۴ و ۱۱۴۵ و ۱۱۴۶ و ۱۱۴۷ و ۱۱۴۸ و ۱۱۴۹ و ۱۱۵۰ و ۱۱۵۱ و ۱۱۵۲ و ۱۱۵۳ و ۱۱۵۴ و ۱۱۵۵ و ۱۱۵۶ و ۱۱۵۷ و ۱۱۵۸ و ۱۱۵۹ و ۱۱۶۰ و ۱۱۶۱ و ۱۱۶۲ و ۱۱۶۳ و ۱۱۶۴ و ۱۱۶۵ و ۱۱۶۶ و ۱۱۶۷ و ۱۱۶۸ و ۱۱۶۹ و ۱۱۷۰ و ۱۱۷۱ و ۱۱۷۲ و ۱۱۷۳ و ۱۱۷۴ و ۱۱۷۵ و ۱۱۷۶ و ۱۱۷۷ و ۱۱۷۸ و ۱۱۷۹ و ۱۱۸۰ و ۱۱۸۱ و ۱۱۸۲ و ۱۱۸۳ و ۱۱۸۴ و ۱۱۸۵ و ۱۱۸۶ و ۱۱۸۷ و ۱۱۸۸ و ۱۱۸۹ و ۱۱۹۰ و ۱۱۹۱ و ۱۱۹۲ و ۱۱۹۳ و ۱۱۹۴ و ۱۱۹۵ و ۱۱۹۶ و ۱۱۹۷ و ۱۱۹۸ و ۱۱۹۹ و ۱۲۰۰ و ۱۲۰۱ و ۱۲۰۲ و ۱۲۰۳ و ۱۲۰۴ و ۱۲۰۵ و ۱۲۰۶ و ۱۲۰۷ و ۱۲۰۸ و ۱۲۰۹ و ۱۲۱۰ و ۱۲۱۱ و ۱۲۱۲ و ۱۲۱۳ و ۱۲۱۴ و ۱۲۱۵ و ۱۲۱۶ و ۱۲۱۷ و ۱۲۱۸ و ۱۲۱۹ و ۱۲۲۰ و ۱۲۲۱ و ۱۲۲۲ و ۱۲۲۳ و ۱۲۲۴ و ۱۲۲۵ و ۱۲۲۶ و ۱۲۲۷ و ۱۲۲۸ و ۱۲۲۹ و ۱۲۳۰ و ۱۲۳۱ و ۱۲۳۲ و ۱۲۳۳ و ۱۲۳۴ و ۱۲۳۵ و ۱۲۳۶ و ۱۲۳۷ و ۱۲۳۸ و ۱۲۳۹ و ۱۲۴۰ و ۱۲۴۱ و ۱۲۴۲ و ۱۲۴۳ و ۱۲۴۴ و ۱۲۴۵ و ۱۲۴۶ و ۱۲۴۷ و ۱۲۴۸ و ۱۲۴۹ و ۱۲۵۰ و ۱۲۵۱ و ۱۲۵۲ و ۱۲۵۳ و ۱۲۵۴ و ۱۲۵۵ و ۱۲۵۶ و ۱۲۵۷ و ۱۲۵۸ و ۱۲۵۹ و ۱۲۶۰ و ۱۲۶۱ و ۱۲۶۲ و ۱۲۶۳ و ۱۲۶۴ و ۱۲۶۵ و ۱۲۶۶ و ۱۲۶۷ و ۱۲۶۸ و ۱۲۶۹ و ۱۲۷۰ و ۱۲۷۱ و ۱۲۷۲ و ۱۲۷۳ و ۱۲۷۴ و ۱۲۷۵ و ۱۲۷۶ و ۱۲۷۷ و ۱۲۷۸ و ۱۲۷۹ و ۱۲۸۰ و ۱۲۸۱ و ۱۲۸۲ و ۱۲۸۳ و ۱۲۸۴ و ۱۲۸۵ و ۱۲۸۶ و ۱۲۸۷ و ۱۲۸۸ و ۱۲۸۹ و ۱۲۹۰ و ۱۲۹۱ و ۱۲۹۲ و ۱۲۹۳ و ۱۲۹۴ و ۱۲۹۵ و ۱۲۹۶ و ۱۲۹۷ و ۱۲۹۸ و ۱۲۹۹ و ۱۳۰۰ و ۱۳۰۱ و ۱۳۰۲ و ۱۳۰۳ و ۱۳۰۴ و ۱۳۰۵ و ۱۳۰۶ و ۱۳۰۷ و ۱۳۰۸ و ۱۳۰۹ و ۱۳۱۰ و ۱۳۱۱ و ۱۳۱۲ و ۱۳۱۳ و ۱۳۱۴ و ۱۳۱۵ و ۱۳۱۶ و ۱۳۱۷ و ۱۳۱۸ و ۱۳۱۹ و ۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ و ۱۳۲۲ و ۱۳۲۳ و ۱۳۲۴ و ۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ و ۱۳۲۷ و ۱۳۲۸ و ۱۳۲۹ و ۱۳۳۰ و ۱۳۳۱ و ۱۳۳۲ و ۱۳۳۳ و ۱۳۳۴ و ۱۳۳۵ و ۱۳۳۶ و ۱۳۳۷ و ۱۳۳۸ و ۱۳۳۹ و ۱۳۴۰ و ۱۳۴۱ و ۱۳۴۲ و ۱۳۴۳ و ۱۳۴۴ و ۱۳۴۵ و ۱۳۴۶ و ۱۳۴۷ و ۱۳۴۸ و ۱۳۴۹ و ۱۳۵۰ و ۱۳۵۱ و ۱۳۵۲ و ۱۳۵۳ و ۱۳۵۴ و ۱۳۵۵ و ۱۳۵۶ و ۱۳۵۷ و ۱۳۵۸ و ۱۳۵۹ و ۱۳۶۰ و ۱۳۶۱ و ۱۳۶۲ و ۱۳۶۳ و ۱۳۶۴ و ۱۳۶۵ و ۱۳۶۶ و ۱۳۶۷ و ۱۳۶۸ و ۱۳۶۹ و ۱۳۷۰ و ۱۳۷۱ و ۱۳۷۲ و ۱۳۷۳ و ۱۳۷۴ و ۱۳۷۵ و ۱۳۷۶

(۱) مولانا اشرف علی تھانوی اور ان کی کتاب ”نشر الطیب“ پڑھنے والے کو کافر کہنے والے کا حکم

(۲) ”یار رسول اللہ“ اس نیت سے کہنا کہ حضور سنتے ہیں جہالت اور شرک ہے

(۳) حضور علیہ السلام عالم اغیب نہ تھے

(۴) حضور کا نام سن کر انگوٹھے چومنا ثابت نہیں۔

(۵) نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنا ثابت نہیں۔

(۶) قبر پر اذان دینا۔

(۷) مدد صرف خدا سے مانگنی چاہئے

(سوال) زید نے حضرت حکیم الامت مولانا الحاج محمد اشرف علی صاحب مدظلہم العالی کو کافر کہا (معذرتاً)

ہے کہ حضرت موصوفی مولانا نشر الطیب فی ذکر النبی الحبيب کا پڑھنے والا اور سننے والا کافر ہے۔ اور جیسے خدا

سنتا ہے، ایسے حضور ﷺ سنتے ہیں۔ اور حضور ﷺ کو علم غیب بلا واسطہ ہے۔ اور ذکر میلاد شریف میں قیام کے

لئے انھیں شرعاً جائز ہے۔ اور اشدھان محمد رسول اللہ، مؤذن کے اس پر انگوٹھا چومنا مستحب ہے۔ اور جو

نہ چومے وہ کافر ہوئی ہے۔ میت کے جنازہ کی نماز پڑھنے کے بعد ہاتھ اٹھ کر دعا مانگنا درست اور جائز ہے۔ میت

کی قبر پر بعد دفن کے اذان دینا بدیعی سنت اور جائز ہے۔ ولیاء اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے۔

المستفتی نمبر ۴۷۲۳ حافظہ عبدالرزاق صاحب (چوکبازو جھین) ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ ۳ مارچ ۱۹۳۷ء

۱۹۳۷ء۔

(جواب ۱۸۳) مولانا اشرف علی صاحب ایک باخدا علم اور حقی مذہب کے بزرگ ہیں۔ ان کو کافر بتانے والا

دشمن اسلام ہے کہ ایسے بزرگ علم و کافر کہتا ہے۔ جس کے فیض سے تمام ہندوستان کے مسلمان یہ اب

ہو رہے ہیں۔ نشر الطیب بیت چھپی کتاب ہے وہ قابل پڑھنے کے ہے۔ یا رسول اللہ یہ سمجھ کر کہن کہ خدا کی

طرح حضور ﷺ بھی سنتے ہیں، جہالت اور شرک ہے۔ (۱) حضور ﷺ کو جس قدر علم اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا وہ

ساری مخلوق سے زیادہ ہے مگر حضور عالم الغیب نہیں تھے۔ علم الغیب ہونا خاص اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ (۲)

حضور ﷺ کا نام سن کر انگوٹھے چومنے اور آنکھوں سے لگانے کی کوئی صحیح روایت نہیں۔ (۳) جنازہ کی نماز

۱۔ ”مفتاویٰ“ کے غیر حق جہت دہانہ و نام نہاد عالم فنی و جلی درجہ و بر آں است اعتقاد شرک است وقال عثمان بن عفان

ارواح المشائخ حاضرة تعلم بحقوق النبی۔ ”مجموعۃ الفتاویٰ علی هامش خلاصۃ الفتاویٰ ج ۴ ص ۳۳۹ طبعہ المکملۃ

۲۔ وبالجملة فالعلم بالغیب امر نقرہ سحرانہ ، ولا سیل للعداۃ الیہ الا باعلامہ وبالہام بطریق لمعجزۃ ، او الکرامۃ او الارشاد الی الاستدلال بالامارات فیما ممکن فیہ ذلک و ذکر الحقیقۃ تصریحاً بالکفر باعتقاد ان لسی عبۃ الصلاۃ و

السلام یعم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالیٰ ”قل لا یعلم فی السموات و الارض الغیب الا اللہ“ کذا فی المسالک۔ (۳) علی

قاری۔ شرح کتاب الفقہ الاکبر ، مسالۃ فی ان تصدیق الکاھن بما یخبرہ من الغیب ص ۲۳۲ دار الکتاب العلمیہ بیروت۔ (۴) علی

۳۔ ”و ذکر ذلک لبحرا حی و اطال ثم قال ولم یصح فیہ لعمروغ من کل ہذا شی“ (روایات باب اذان ص ۱۳۹۹) (۵) علی

سید۔ جامعہ ہدایت و تہذیب علیہ لکھنؤی فرماتے ہیں ”آئین خلیل را در بعض کتب قد متنبہ بر نیت است و مذہب و نہ سنت و ان

کتاب ہر آئین و مذہب کے واسطے غیر معتبر نہ ازین وجہ کہ درین کتاب رطب و یابس ملائح جمع است ۔ و عاریت کہ درین باب

قدما علی بیانہ ان حقین عند حقین صحیحین است ان“ (مجموعۃ الفتاویٰ علی هامش خلاصۃ الفتاویٰ ج ۴ ص ۳۳۵) (۶) امجد اکبری (۷) اور

کے بعد دعا مانگنا حضور ﷺ سے یا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یا اماموں سے ثابت نہیں۔ (۱) قبر کی اذان کا بھی شریعت سے کوئی ثبوت نہیں۔ (۲) مدد صرف خدا سے مانگی جائے۔ (۳) اولیاء اللہ بھی خدا کی مدد کے محتاج ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی۔

مصیبت کے وقت حضرت جنید بغدادی کو پکارنے پر نجات کا قصہ من گھڑت ہے۔

(سوال) ہمارے یہاں ایک مولوی صاحب مولود خوانی کے واسطے تشریف لایا کرتے ہیں۔ ان کے مریدین بھی یہاں بہت ہیں۔ ہمارے محلہ میں ایک دن لوگوں نے چندہ سے جسے مولود شریف منعقد کیا۔ اٹائے وعظ میں انہوں نے ایک قصہ بیان کیا کہ بعد از تشریف میں مسلمانوں کے ایک قافلہ میں ڈاکہ پڑا جس وقت ڈاکوؤں نے ٹوٹ مار شروع کی تو چھ لوگوں نے پکارنا شروع کیا کہ پروردگار عالم ہم کو اس آفت سے بچا اور پنجہ لوگوں نے پکارا کہ یا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ہم کو بچا دیے۔ جنہوں نے خداوند عالم کو پکارا تھا وہ لٹ گئے اور جنہوں نے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کو پکارا تھا وہ محفوظ رہے۔

المستفتی نمبر ۶۱۱ اندر امیر احمد عزیز (مدیر) (ریوان) ۱۰ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ۱۹ جولائی ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۸۴) یہ قصہ بے ثبوت ہے اس کی کوئی سند نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ۔

آنحضرت ﷺ کے بارے میں غیب کلی کا اعتقاد رکھنا کفر ہے۔

(سوال) ایک شخص کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ غیب کلی جانتے تھے۔ ایسے شخص کے متعلق حنفی مذہب کے معتبر فتووں مثلاً شامی، بحر الرائق، قاضی خاں وغیرہ میں کیا حکم ہے۔ کیا ان فتوؤں میں سے کسی فتوے میں ایسے شخص کے متعلق کافر یا فاسق یا بد اعتقاد یا بے لوب ہونے کا حکم بھی ہے اگر ہے تو ازراہ کرم اس فتویٰ کی عبارت مع حوالہ باب وصفی جواب میں تحریر فرمائیں اور اگر اس قسم کا حکم نہیں ہے تو یہ تحریر فرما دیں کہ یہ اعتقاد حنفی مذہب کی رو سے صحیح ہے یا غلط۔

المستفتی نمبر ۱۷۳۲ رحمت علی۔ مین الدین کوچہ پنڈت (دہلی) ۲۹ جولائی ۱۳۵۶ھ

۶ ستمبر ۱۹۳۷ء

۱۔ "لا یقوم بالدعاء بعد صلاة الحائز لانه دعا مرة لا ینکرھا دعا۔" (فتاویٰ البرزازیة علی هامش الہدیۃ - کتاب الصلوۃ نوع المحتار ان الامام الاعظم اولیٰ الحق ۳۸۰ ہاجہ یہ کوٹ) "انی فایسرا التلاوی" "لا یقوم بالدعاء بعد صلوۃ الجنائز ولا یقوم بالدعاء فی قراءۃ القرآن لا جل البیت بعد صلوۃ الجدرۃ وقیلھا واللہ اعلم۔" (حلاصۃ الفتاوی۔ کتاب الصلوۃ۔ نوع ما اذا اجتمعت الجنائز ج ۱ ص ۱۳۳۵ تجد انکیزی دور)

۲۔ "لا یسن الاذان عند ادخال البیت فی قبرہ کما هو المعتد الا ان یوقد صرح ابن حجر فی فتاویہ بانہ بدعتہ" (رد المحتار باب صلوۃ الجنائز ج ۱ ص ۱۳۳۵ معید)

۳۔ "ہائک بعد وایاک نسعین (الفاتحہ) وفی الحدیث۔" "اد سألنا فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ" (ترمذی آخر ابواب صلوۃ القیامۃ ج ۲ ص ۷۸ طبع معید)

۴۔ "وکل شیء اللہ ففصر" (امش العیدۃ الطحاویۃ ص ۵ طبعہ یہ انصار اللہ محمدیہ کراچی پبلشرز ۱۴۰۶ھ)

(جواب ۱۸۵) آنحضرت ﷺ کے متعلق عالم الغیب ہونے کے اعتقاد کو کفر قرار دیا ہے اور یہ بات منقہ مذہب کے فتاویٰ میں تبصرہ موجود ہے۔ بحر الرائق جلد سوم کے صفحہ ۹۴ میں ہے (۱) وفي الخاتمة والخلاصة لو تزوج بشهادة الله ورسوله لا يعتقد ويكفر لا عقاد ۵ ان النبي صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب انتهى۔ اور در مختصر ۲۹۹ (۲) میں ہے تزوج بشهادة الله ورسوله لم يجز بل قيل يكفر۔ اور شامی کے اسی صفحہ ۲۹۹ میں ہے قوله قيل يكفر لانه اعتقد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عالم الغيب۔ اور اسی طرح یہ مسئلہ فتاویٰ قاضی خاں (۳) اور فتاویٰ برازیہ میں بھی موجود ہے۔ (۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ ردہ علی۔

حضور علیہ السلام کو عالم الغیب نہ ماننے والے عالم کے وعظ پر پابندی لگانا۔  
(سوال) مسجد کے اندر یہ قید لگانا کہ اس مولوی سے جو حضور رسول مقبول ﷺ کو عالم الغیب نہ جانے ہو گزر وعظ نہ کھلویا جائے۔ ایسی قید لگانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟  
(جواب ۱۸۶) یہ قید لگانا بالکل ناجائز ہے۔ اور حضور ﷺ کو عالم الغیب جاننا غلط ہے۔ (۵)  
محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی۔

- (۱) ایک من گھڑت قصے سے صحابی کی جوئی کو مشکل کشا ثابت کرنا۔
- (۲) واقعہ معراج سے حضور ﷺ کے عالم الغیب ہونے پر استدلال کرنا؟
- (۳) علمائے دہلی کو برا بھلا کہنا؟

(سوال) (۱) ہمارے محلے میں ایک شخص دو دن وعظ میں یہ بیان کرتے ہیں کہ ایک کافر بادشاہ کے سر میں درد ہو تا ہے اس کا وزیر ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر کہتا ہے کہ ہمارے بادشاہ کے سر میں درد ہے کوئی تعویذ دے دو۔ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعویذ دینے سے انکار کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ میری جوئی لے جاؤ اس کے سر پر رکھ دو۔ وزیر جوئی لے کر بادشاہ کے سر پر رکھ دیتا ہے، درد کو آرام ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد واعظ صاحب سامعین سے کہتے ہیں، کیوں، صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعلین مبارک مشکل کشا ہوئیں یا نہیں؟ اور ہم صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جوئی کو مشکل کشا نہیں تو سلام سے خارج تو نہ ہوں گے؟

۱۔ البحر الرائق (الطبعة الثانية) کتاب النکاح ، ط دارالمعرفة للطباعة والمطبع بيروت لبنان۔

۲۔ کتاب النکاح ، قبل فصل فی المحرمات ج ۳ ص ۳۷۷ ط سعید۔

۳۔ فتاویٰ قاضی خان علی ہاشم الہندیہ ، کتاب المسیر ، باب ما یكون کفرًا من المسلم وما لا یكون : ج ۳ ص ۵۷۶ ط جدید۔

۴۔ الفتاویٰ الزاریہ علی ہاشم الہندیہ ، کتاب الفاظ تکرار اسلاماً او کفرًا ، او خطاء ، الثاني فیما یصلی باللہ تعالیٰ ج ۶ ص ۳۲۶ ط جدید کوئٹہ۔

۵۔ "ثم اعلم ان الانبياء عليهم الصلوة والسلام لم يعلموا المعيات من الاشیاء الا ما علمهم الله تعالى احياناً . وذكر الحقیقہ تصریحاً بالکفر باعتقاد ان النبی علیہ الصلوۃ والسلام یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالیٰ : "قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ" "فلا علی قاری ، شرح کتاب الفقہ الاکبر ، مسأله فی ان تصدیق الکاهن مما یحبر بہ من الغیب ص ۲۲۵ ط دارالکتب العلمیہ بیت اہتان)

(۲) واعظ صاحب نے معراج کا تمام واقعہ بیان کرنے کے بعد سامعین سے فرمایا کیوں حضور ﷺ غیب دال ہوئے یا نہیں؟ اگر ہم حضور ﷺ کو غیب دال تسلیم کر لیں تو کوئی حرج تو نہیں؟۔  
(۳) ایسے واعظ کا وعظ سن کر ہمارے نور ایمان میں ترقی ہوگی یا کمزوری؟ اور ثواب داریں میں شریک ہوئے یا نہیں؟

(۴) علمائے دہلی کو پھر غنڈہ اور بہت کچھ برا بھلا کہہ کر فرمایا کہ علمائے دہلی کو علم کی ہوا بھی نہیں لگی۔ ایسے واعظوں کا وعظ سنا جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۸۷) اس قصے کا لول تو ثبوت درکار ہے، دوسرے اس سے جوئی کو مشکل کشا کرنے کا نتیجہ نکالنا اسی واعظ جیسے خوش فہم کا کام ہے۔ اس کو خدا تعالیٰ کے غضب سے ڈرنا چاہئے کہ مشکل اور مصیبت کو دور کرنا خدا تعالیٰ کی صفت ہے (۱) اور وہ اس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ نعوذ باللہ ایک جوئی کو شریک کر رہا ہے۔ اگر واعظ صاحب نے جوئی کے مشکل کشا ہونے کے ثبوت میں یہ روایت ذکر کی ہو تو ہم سخت گستاخی اور بے لوثی ہے۔ اور اگر اس بات کے انکار میں بطور الزامی جواب کے یہ قصہ ذکر کیا ہے تو یہ ایک الزامی جواب کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی طرح معراج کے واقعہ کو بیان کر کے یہ کہنا کہ اگر ہم حضور ﷺ کو غیب دال تسلیم کر لیں تو کچھ حرج تو نہیں اگر غیب دانی کے اثبات کے لئے ہے تو غلط ہے کیونکہ اس میں غیب دانی کا ثبوت نہیں۔ اور اگر بطور الزام ذکر کیا ہے تو پوری تقریر معلوم ہونے پر بتایا جاسکتا ہے کہ الزام قائم ہوا یا نہیں؟ البتہ علمائے دہلی کو پھر غنڈہ اور برا بھلا کہنا ہر شخص جانتا ہے کہ بری بات ہے۔ اس کے متعلق فتویٰ دریافت کرنا فضول ہے۔ اگر اس سوال سے بھی یہ کام لینا مقصود ہے جو پہلے ایک فتوے سے لیا گیا ہے کہ ”مفتی صاحب کا فلاں واعظ کے بدلے میں فتویٰ“ تو سائل صاحب یہ جان رکھیں کہ وہ اشتہار بھی میرے لو پر تمت اور افتراء تھا۔ اور اس فتوے کو بھی کسی خاص شخص کے متعلق میرا فتویٰ ظاہر کر کے شائع کیا گیا تو یہ بھی تمت اور افتراء ہو گا۔ میں نے کسی خاص واعظ کے متعلق نہ پہلے فتویٰ دیا تھا۔ نہ یہ دے رہا ہوں۔ کیونکہ کوئی سوال پر دیا جاتا ہے نہ کسی خاص شخص پر لور نہ مفتی کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کس شخص کے متعلق ہے۔ اور جس کے متعلق کیا گیا ہے اس کی طرف ان واقعات کی جو سوال میں مذکور ہیں نسبت صحیح ہے یا نہیں؟ فقط محمد کفایت اللہ کا تھانہ دہلی۔

(سوال) فریقین کا ”علم غیب“ میں بیادوی اختلاف کیا ہے؟

حامد اومصلیٰ وسلم

(جواب ۱۸۸) آج کل آنحضرت ﷺ کے عالم الغیب ہونے نہ ہونے میں سخت اختلاف ہو رہا ہے۔ علمائے کرام کا یہ اگر وہ اس بات کا قائل ہے کہ عالم الغیب ہونا خدا تعالیٰ کی خاص صفت ہے۔ اس میں کوئی اس کا ساما جی اور شریک نہیں۔ تمام انبیاء علیہم السلام کا علم خدا تعالیٰ کے علم سے وہی نسبت رکھتا ہے جو متناہی کو غیر متناہی سے نسبت ہے۔

(۱) واد یملک اللہ بضر فلا کاشف لہ إلا ہو (الانعام: ۱۷) وقال تعالیٰ فلا یملکون کشف العبر حکم ولا نحوہ (الاسراء: ۸۵)

ان کے خلاف ایک دوسری جماعت یہ کہتی ہے کہ انبیاء علیہم السلام پہلے ہی عالم الغیب میں۔ اور خصوصاً آنحضرت ﷺ تو تمام مغیبات و کھلیات کے ایسے ہی عالم ہیں جیسے خدائے تعالیٰ۔ صرف اتنا فرق ہے کہ خدا تعالیٰ کا علم ذاتی ہے اور آنحضرت ﷺ کا باعرض۔ یعنی خدا تعالیٰ کے احکام و اطلاع سے حاصل ہوا، مگر اسی قدر جس قدر خدا تعالیٰ کو ہے ذرہ ذرہ اور پتہ پتہ آپ ﷺ کے سامنے ہے۔ بیوقوفی کی چال اور پتہ کرنے کی کھڑاٹ آپ کو ایسی معلوم ہے جیسی ہم دیکھتے اور سنتے ہیں۔ (۱)

یہ جماعت علمائے کرام کے اس گروہ کو جو آنحضرت ﷺ کے عالم الغیب ہونے کے قائل نہیں ہیں کافر کہتی ہے اور ان کے ذمہ آنحضرت ﷺ کی جنگ اور سر شان کا الزام لگاتی ہے۔

ہم خدا سے بدتر و حدہ لاشریک کو گواہ کر کے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کو علم الخلق یعنی خدا تعالیٰ و تبارک کے بعد تمام مخلوق سے زیادہ عالم جانتے ہیں اور اسی علمی کمال کے باعث آپ تمام انبیائے کرام و رسول عظام و مگر مقررین سے افضل ہیں۔ تمام انبیاء و رسول صلوات اللہ علیہم کو جس قدر علم عطا ہوا تھا وہ تمام آپ کو خدا تعالیٰ نے عنایت فرمایا اور ہزاروں انھوں مغیبات امور پر آپ کو مطلع فرمایا۔ غرض کہ بعد خدائے واحد کے آپ ﷺ سے زیادہ عالم نہیں۔

تقریر مابقی سے معوم ہو گیا کہ آنحضرت ﷺ کا بے شمار مغیبات پر مطلع ہونا اور بشارت غیب کی باتیں جاننا اور خبر دینا متفق علیہ مسئلہ ہے۔ اس میں ہم اور ہرے مخالف و دونوں متفق ہیں۔ اسی طرح یہ بھی متفق علیہ ہے کہ آنحضرت ﷺ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جملہ مخلوق کے تمام علوم خدا تعالیٰ کے عطا کئے ہوئے ہیں۔ سوائے خدائے واحد کے کسی کا علم ذاتی نہیں۔ سب کا علم خدا کا دیا ہوا ہے۔ اور اس مدعا پر نصوص شہد عدل ہیں۔

تو اب ہمارا ان کا مختلف فقط اس بات میں ہے کہ آنحضرت ﷺ کو تمام مغیبات کا علم (باعرض ہی سہی) تھا یا نہیں؟ اور کیا آپ ﷺ کا علم خدا تعالیٰ کے علم کے برابر تھا؟ ہم کہتے ہیں کہ تمام مغیبات اور ذرہ ذرہ کا علم سوائے خدا تعالیٰ کے کسی کو نہیں۔ اور ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا علم خدا کے علم سے (سوائے فرق بالذات و بالعرض کے) کم نہیں۔ اور جیسے خدا تعالیٰ ذرہ ذرہ کا علم اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ ایسے ہی آنحضرت ﷺ بھی ہیں۔ ہمارے مخالف آنحضرت ﷺ کے لئے ایجاد کمال کے مدعی ہیں۔ (۲) اور ہم رفع ایجاب کلی یا اس کے مساوی سلب جزئی کے قائل ہیں یعنی آپ کو تمام غیب کی باتیں معلوم نہ تھیں یا بالفاظ دیگر آپ بہت سی غیب کی باتیں نہیں جانتے ہیں۔

۱۔ مولانا احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں "روزنازل سے "ماکان دما یحیون" میں بتایا، اشیاء مذکورہ کوئی زور حضور سے علمت پام نہ رہ۔ علم عظیم حبیب علیہ الفضل الصدوق والعلما ان سب کو مجبور ہوا، نہ صرف ابتدا بلکہ ہر صفحہ کبیر، ہر طب و دین، جو پتہ گرتا ہے زمین و اندھیریوں میں، جو دانہ کھیں پڑا نہ سب کو جدا جدا کھینچا، جان پیدا (انما بالمصطفیٰ) ۳۳ حوالہ مقدمہ کتاب التوحید از مولانا عبدالحق چاچوری رحمۃ اللہ علیہ۔ ج ۱ ص ۳۶۴۔ شب خان حمادیہ جامعہ اسلامیہ بد راعلوم حمادیہ ریحان عثمان پاکستان)

۲۔ مشہور مدعی عالم مولانا تاج محمد صاحب لکھتے ہیں "ہر صورت اس حدیث پاک کے مطابق نبی ﷺ کے واسطے ہر مسلمان کو غیب کی تسخیر کرنا عین ایمان ہے" (حقائق حقیقیات، عنوان غیب از علامہ دہلوی ص ۳۶ و لفظی اس پشتر زلا اور "ایضاً من ستائس" و سن ۱۳۱۳ھ)



ہمارے دعویٰ ہے کہ تمام سلف صالحین کا یہی مذہب ہے۔ اور قرآن وحدیث واقوال علمائے محققین سے یہی ثبوت ہوتا ہے اور یہ کہ آنحضرت ﷺ کسی اور کے لئے علم محیط اور علم مساوی علم باری تعالیٰ ثبوت کرنا اور اعتقاد کرنا شرک فی الصفات ہے۔ (۱) اب پہلے ہم وہ دلیل بیان کرتے ہیں جن سے ثبوت ہوتا ہے کہ علم محیط خاص خدا کی صفت ہے، اس میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور یہ کہ آنحضرت ﷺ بہت سی باتوں سے واقف نہ تھے۔

دلیل اول۔ قوله تعالیٰ فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین (۲)  
(حاصل ترجمہ) جنت میں مسلمانوں کیلئے جو آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے اس کو کوئی نفس نہیں جانتا۔

اس آیت میں لفظ نفس نکرہ ہے جو سیاق نفی میں واقع ہوا ہے۔ اور کتب اصول میں ثبوت ہو چکا ہے کہ نکرہ سیاق نفی میں عام ہوتا ہے۔ پس اس میں، نبیاء و انبیاء اور جملہ مخلوق کے نفوس آئے۔ کہ جنت کی محض نعمتوں سے کوئی بھی واقف نہیں۔ ثبوت ہوا کہ آنحضرت ﷺ بھی جنت کی محض نعمتوں سے واقف نہ تھے۔

دلیل دوم۔ قوله تعالیٰ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا هو۔ (۳)  
(حاصل ترجمہ) تمام غیب کی کنجیں خدا کے پاس ہیں۔ اس کے سوا کوئی انہیں نہیں جانتا۔  
اس آیت میں علم غیب کو باری تعالیٰ پر منحصر فرمایا ہے۔ آیت کا سیاق بتا رہا ہے کہ مقصود بیان سے یہاں پر یہی ہے کہ غیب کا علم محیط خدا تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں (تمام) (۴)

### مسئد استعانت بالغیر

(از اخبار سہ روزہ النجمیہ و بی مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۵ء)

زید عوام الناس کو ملی ایمان استمداد پر غیر اللہ کی تعظیم بالفاظ ذیل دے رہا ہے۔ (۱) غیر اللہ سے مدد مانگنا بلاشبہ درست ہے۔ (۲) ایمان نستعین میں جو مفعول مقدم ہے جس سے بقاعدہ نحوی حصر کے معنی پیدا ہوتے ہیں اس کے معنی یہ ہے کہ کارساز حقیقی تو ہی ہے اور حقیقی مدد بھی سے طلب کرتے ہیں کیونکہ مدد حقیقی تیرے ساتھ مختص ہے۔ باقی دوسروں سے استعانت مجزی ہے جو محض ظاہر عون سے ہیں۔ پس استعانت غیر اللہ سے اس طرح پر کہ احتقاد مستقل اس غیر پر ہو اور اس کو مظہر عون الہی نہ جانے بے شہ حرام بلکہ شرک ہے۔ اور اگر التفت محض جانب حق ہے اور اس کو ایک مظہر مظاہر عون سے جان کر استمداد استعانت کرے تو

۱۔ "ومن اعتمد نسوة علیہ ورسولہ بکفر اجماعاً کما لا یحییٰ" (طی قاری، الموضوعات الکبیر ص ۱۶۲ طویر محمد، اصح سلطان کا خانہ تحریک کتب تراویح کراچی)

۲۔ (الم سجدة: ۱۳)

۳۔ الانعام: ۵۹

۴۔ قال العلامة الاوسی رحمہ اللہ علیہ، "وتفہیم البحر لا فدة الحصر" (روح المعانی، ج ۷ ص ۷۰) وقال العلامة شیخ زادہ رحمہ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ، "والاحاطة نوحد من لام الاستعانة" (حاشیہ الشهاب، ج ۳ ص ۷۳) وقال العلامة شیخ زادہ رحمۃ اللہ علیہ علی حاشیة البیضاوی: "ولما كان عندہ تلك المفاتيح كان الموصول الي ما في الخزان من المعانيات هو لا غير" (ترجمہ: راجع مقدمہ کتاب النوحد للجاحزوی رحمۃ اللہ علیہ ج ۱ ص ۳۴۱، ۳۴۲) خانہ حمادیہ، ریم پور خانہ، پستان۔

ایسی استعانت مشروع و جائز ہے۔ تمام انبیاء و اولیاء اس قسم کی استعانت طلب کرتے رہے ہیں۔ یہ احمدیہ اور استعانت حقیقہ غیر سے نہیں بلکہ اسی سے ہے۔ ہکذا فی تفسیر فتح العزیز (۱) اب تو معنی حصری بھی درست ہو گئے۔ اور سب اعتراض بھی اٹھ گئے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مستقل حاجتِ بواکسی کو سمجھ کر مدد طلب کی جائے تو جائز اور حرام ہے۔ مگر مسلمان کے ساتھ ایسا گمان کسی طرح درست نہیں ورنہ جائز اور درست ہونے میں کسی طرح کا کام نہیں۔ ابھی بلفظ۔ زید نے اپنے عقیدہ مذکور الصدر کے لئے حسب ذیل ثبوت پیش کیا ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے استعینوا بالصبر والصلوة۔ (۲) اور یہ ظاہر ہے کہ صبر و صلوة غیر اللہ ہیں (۳) اس کی تائید حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قول کو نو امن انصارى الى الله (۴) سے ہوتی ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان فرمایا ہے۔

(۳) حکیم دواکنز سے دفع مرض کے لئے مدد مانگنا اور مظلوم کاہر وقت حق طلبی و ایذا دہی ظالم، حکام سے چارہ جوئی کرنا وغیرہ کے جائز و منسوں ہونے میں کسی کو کام نہیں ہو سکتا۔

(۴) خود رسول اللہ ﷺ نے غیر اللہ سے مدد مانگنے کی تعلیم فرمائی۔ چنانچہ طبرانی میں عتبہ بن غزو ان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اذا حل احدکم شیئاً و اراد عوناً و هو بارض لیس لها انیس فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی فان للہ عباداً لا یرواہم (۵)

(۵) تفسیر فتح العزیز میں جیسا کہ مذکور ہوا یہی تعلیم ہے۔ اس کے متعلق عمر و کہتا ہے کہ لفظ غیر اللہ عام ہے اور مدد کی بھی علماء نے دو قسمیں قرار دی ہیں۔ ایک یہ کہ نظر بکار خاند اسباب و حکمت باری تعالیٰ بعض امور میں ایک مخلوق و دوسری مخلوق سے مدد لینے کی مجاز ہے۔ مثلاً کسی حکم یا دواکنز سے مشورہ علاج میں اور مظلوم کاہر وقت حق طلبی و ایذا دہی ظالم، حکام سے چارہ جوئی میں مدد لینا۔ نوکروں اور فقیروں کا اپنے معاملات میں امیروں اور بادشاہوں سے مدد طلب کرنا یا مذہب و اولیائے کرام سے دعا کے لئے اس طرح عرض معروض کرنا کہ ہمارے فلاں مطلب کے لئے بارگاہِ خداوندی میں دعا فرمائیے وغیرہ۔ ایسی احمدیہ و شرعاً جائز ہے اور اس میں کسی کو اختلاف نہیں ہے۔ مگر جو لوہائے کرام رحمۃ اللہ علیہم وفات پا چکے ہیں ان سے دعا کے لئے عرض معروض کرنے میں اختلاف ہے۔ اکثر فقہائے حنفیہ جو جماع موتی کے قائل نہیں ہیں اس کو اور مستبتاتے ہیں۔ صاحب تفسیر فتح العزیز بھی انہیں علمائے جامع شریعت و

۱۔ تفسیر فتح العزیز، المعروف تفسیر عزیزی: ص ۸ طبع محمدی لاہور

۲۔ البقرہ: ۴۵

۳۔ مذکورہ آیت اس طرح میں ہے عاقلہ یہی آیت مروی ہوگی: "کو نو انصار اللہ کما قال عیسیٰ بن مریم للحواریین من انصارى الى الله" (الکشف: ۱۳)

۴۔ الحافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، المعجم الکبیر، ماسد عتبہ بن غزو ان، رقم الحدیث (۲۹۰) ج ۱ ص ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان۔

طریقت میں سے ہیں جو سماع موتی کے قائل اور لولیائے کاملین سے خواہ وہ مردہ ہوں خواہ زندہ دعا کے لئے عرض معروض کرنے کے مجوز ہیں۔ مگر ایسی اسمد لو کو بول تو اقسام اسمد الوعی میں شمار نہیں فرماتے بلکہ طلب مشورہ کے نام سے موسوم فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اسمد لو اگر ہے بھی تو خداوند تعالیٰ سے ہے۔ گویا کہ ان کے نزدیک بھی اسمد الوعی مسبب الاسباب اور حکیم مطلق سے ہے جس نے اپنی حکمت بالغہ سے بعض مخلوق کو بعض امور کے لئے سبب بنادیا ہے۔ لہذا اس مخلوق کو منظر عین الہی سمجھ کر اس سے مدد لینا اسی تعالیٰ شانہ سے مدد لینا ہے۔

دوسری قسم مدامتگنی کی یہ ہے کہ جو امور بالا استقلال جناب باری تعالیٰ سے خصوصیت رکھتے ہیں جیسے لولہ کا دینا، ہارش کا برس سانا، مرض کا دور کرنا، غم کو بوجھانا وغیرہ ان میں سے کسی کے متعلق مخلوق سے مدد مانگی جائے اور جناب باری عزوجل سے دعا کرنا نہ نظر نہ ہو تو یہ اسمد الوعی حرام مطلق بلکہ کفر ہے۔ ایسی اسمد لو اگر کوئی مسلمان اپنے مذہب کے لولیائے کرام سے بھی کرے گا تو دائرۃ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ محتاط علمائے دین نے قسم لول کو نظر انداز کر کے قسم دوم کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسمد الوعی غیر اللہ کو مطلقاً ناجائز قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہ فرماتے ہیں :-

”عبادت غیر خدا را جائز نیست و نہ مدد خواستن از غیر حق۔“ (ارشاد المطالبین ص ۱۸۱)

لہذا زید کا علی العوم غیر اللہ سے مدامتگنی کی اجازت و تعیم دینا ہرگز مناسب نہیں۔ اس کو تفصیل و تشریح کے ساتھ مسئلہ بتانا چاہئے تھا۔ تاکہ علاقہ راجپوتانہ کے جاہل مہملوں میں برا اثر نہ پھیلے جن میں پہلے ہی سے استعانت غیر مشروع کی گرمبازی ہو رہی ہے۔ اگر بھول زید ہر چیز سے خواہ وہ کچھ ہو صرف اپنے ذہن میں منظر عین الہی سمجھ کر ہر امر میں مدامتگنی کی اجازت دے دی جائے اور کارخانہ اسباب و حکمت باری پر نظر نہ رکھی جائے تو پھر جاہلوں کی اصلاح کا ہونا درکنار، ان کی مزید گمراہی کا ایک ذریعہ پیدا ہو جائے گا۔ عمرو نے زید کی پیش کردہ لیلیوں کا مندرجہ ذیل جواب دیا ہے۔

(۱) آیہ واستعینوا بالصبر والصلوۃ میں کسی مخلوق سے مدامتگنی کی تعیم نہیں ہے۔ بلکہ مدد تو جناب باری تعالیٰ سے مانگنے کا حکم ہے اور صبر و صلوٰۃ کو جو فص عبد ہے ایک ذریعہ مانگنے کا قرار دیا ہے۔ یعنی صبر کرنے اور صلوٰۃ کی جاوہری کو ذریعہ بتایا ہے حصول امداد الہی کا اس سے اسمد لازم غیر اللہ پر استدلال کرنا محض مغالطہ ہے۔

(۲) کونوا من انصاری الی اللہ۔ قرآن شریف کی آیت یوں نہیں ہے۔ زید جو محض اردو خواں ہے اور عربی و فارسی سے مطلقاً مس نہیں رکھتا ہے اس نے کسی اردو سالے میں یہ الفاظ دیکھ کر یاد کر لئے ہیں۔ غالباً مندرجہ ذیل آیت مروا ہوئی۔ یا ایہا الذین امنوا کونوا انصار اللہ کما قال عبسی بن مریم للمحوارین

من انصارى الى الله قال الحواريون نحن انصار الله (سورۃ صفت ۱) رکوع ۲ پارہ ۲۸)۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے اسی امر میں مدد مانگی ہوئی جو نظر بکارخانہ اسباب و حکمت ہدائی تعالیٰ ایک مخلوق کو دوسری مخلوق سے مدد مانگنا جائز ہے۔ اس لئے اس نے بھی غیر اللہ سے کل امور میں عام طور سے مدد مانگنے کی اجازت ہرگز نہیں نکلتی ہے۔ اس لئے کہ مسبب الاسباب نے اپنی بعض مخلوق کو مسبب عون بنادیا ہے۔ یہ وارصل اسی سے مدد مانگنا ہے۔

(۳) حکیم ذاء در کا کو بھی سی قادر مصطفیٰ نے سب بنادیا ہے۔ اور اس کی بھی وہی کیفیت ہے۔ جو نمبر ۲ کے جواب میں مذکور ہوئی۔

(۴) حضور سرور عالم ﷺ نے بھی اسی قسم کی استعانت کی تعلیم فرمائی جو مدد کی قسم اول میں داخل ہونے کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے ہی مدد مانگنا ہے۔ عام اجازت کا اس سے وہم بھی نہیں ہو سکتا۔

(۵) تفسیر فتح حزیزہ میں ہرگز عام اجازت نہیں دی گئی اور فتویٰ عزیزی میں جو صاحب تفسیر فتح الحزیز اول کی طرف منسوب ہے مدد کی قسم دوم کو حرام کفر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا سبب قرار دیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو :-

”دریں جلیبہ فہمید کہ استعانت از غیر یا جبے کہ اعتقاد بر آن غیر باشد اور منظر عون الہی نہ اندام حرام است و اگر استعانت محض جانب حق است و اور ایسے از مظاہر عون دانستہ و نظر بکارخانہ اسباب و حکمت اوتعالیٰ در ان نمودہ بغیر استعانت ظاہر نماید دور از عرفان خواہد بود و در شرح نیز جزا نزد و ست و انبیاء و اولیاء ایں نوع استعانت از غیر کردہ اند و در حقیقت ایں نوع استعانت بغیر نیست بلکہ حضرت حق است از غیر۔“ (۲) (تفسیر فتح الحزیز سورہ فاتحہ ص ۸)

صاحب تفسیر ملیہ الرحمۃ نے اس موقع پر نظر بکارخانہ اسباب و حکمت اوتعالیٰ رکھنے کی قید لگا کر سہمہ او کو خاص فرما دیا ہے ان چیزوں کے ساتھ در ان کے متعلق جو اس عالم اسباب میں سبب و منظر عون بن دینے گئے ہیں۔ اور بعض امور ان سے متعلق کر دیئے گئے ہیں۔ پس جو چیز کہ نظر بکارخانہ اسباب و حکمت ہدائی تعالیٰ سبب و منظر عون تھی اس سے ان امور میں جو اس چیز سے متعلق نہیں لے گئے ہیں، مدد مانگنے کی اجازت صاحب تفسیر ملیہ الرحمۃ کے ارشاد سے مستطب نہیں ہو سکتی۔ مگر جس رسالہ سے زید نے ان کا ترجمہ نقل کیا ہے اس میں ”نظر بکارخانہ اسباب و حکمت اوتعالیٰ کا ترجمہ مانبا سوا یا کسی ورودہ سے نقل کرنا نہ کیا ہو گا۔ اور کسی وجہ سے زید کو غلط فہمی ہوئی و نہ اصل عبارت کے دیکھنے سے ایسا خیال ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا۔

(۲) باقی ماندہ تفصیل عبادت و استعانت از غیر (بعد بیان تفصیل عبادت) و استعانت یا چیز سے کہ تو ہمراہ اشتغال آں چیز و در ہمہ فہم نمائیں از مشرکین و موحدین نمی مذہد مثل استعانت بربوب و عبادت ر، فاعل انہی۔ و استعانت بآب و شہ و تبارہ فاعل انہی۔ استعانت ر، لے راحت بسایہ

درخت و مانند آل در دفع مرض بادویہ و عتاقیہ و در تعین وجہ معاش بامیر و بادشاہ کہ در حقیقت معاونہ خدمت  
مال است و موجب تدلّس است یا باطباء و معالجین کہ بہ نسبت تجربہ علم زائد از آہن طلب مشورہ است و  
استقدائے متوہم نمی شد۔ پس این قسم استعانت بآل و ذات جائز است زیرا کہ در حقیقت استعانت نیست و  
اگر استعانت است استعانت خداست۔ (تفسیر فتح العزیز سورہ فاتحہ ص ۷۷ (۳))

یہ عبارت پہلی عبارت کی تفصیل ہے۔ اور دونوں عبارتوں کے ماننے سے اچھی طرح ظاہر ہوتا ہے  
کہ جو چیزیں اس عالم اسباب میں اس مسبب الاز سبب نے اپنی حکمت کاملہ سے سبب و مظهر عون بنادنی ہیں  
صرف ان سے مدد لینے کی اجازت ہے۔ اور چونکہ نظر بکار خدا اسباب حکمت باری تعالیٰ سے مدد لینا بین اس  
قدر مطلق سے مدد لینا ہے اس لئے انبیاء عظیم اسلام و اولیائے کرام نے بھی اس قسم کی مدد و حقوق سے لی ہے۔ نہ  
یہ کہ ہر چیز سے ہر قسم کی مدد عیذا باللہ ہو۔ جیسے کہ زید کے مقلوب کا مفہوم ہے :-

(۳) ”مدد خواستن دو صورتی باشد۔ مدد خواستن مخلوق سے یا مخلوق سے یا مخلوق سے یا مخلوق سے یا مخلوق سے  
در مسمات مرجوعہ مددی جویند۔ و عوام الناس از اولیاء و عالمی خواہند کہ از جناب الہی قداں مطلب مدد در  
خواست نمایند اس نوع مدد خواستن در شرع زائد و مردہ جائز است۔ دوم آنکہ بایستقلال چیز سے کہ  
خصوصیت جناب الہی دارد مثلاً وادان فرزند یا بدش بارال یا دفع امرض یا طول عمر دماندن چیز باب آمدہ و عا  
سوال از جناب الہی در نیت منظور باشد از مخلوق سے و درخواست نمایند اس نوع حرام مطلق بلکہ کفر است۔ و اگر از  
مسلماناں کہ از اولیائے مذہب خود خواہ زند باشد یا مردہ اس نوع مدد خواہند از ذرہ مسلمانان خارج می شود۔“  
(فتاویٰ ۲۰) عزیز جلد اول ص ۳۴)

اس سے ثابت ہے کہ صرف انہیں امور میں مخلوق سے مدد ماننے کی اجازت ہے جو مختص بذات  
باری تعالیٰ نہیں ہیں۔ اور وفات یافتہ اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم سے بھی صرف دعا کے لئے عرض کرنے کی  
مثلاً زندوں کے اجازت دی گئی ہے۔

(۴) ما استدعا بآل قبور از غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا غیر از انبیاء عظیم اسلام منکر شدہ۔ نہ تن  
راہ یارے از فقہاء می ویند کہ نیست زیارت غیر برائے رسانیدن نفع بموات بدعا و استغفار و قائل گشتہ  
اند بآں بعضی از ایشان۔ و ظاہر است کہ از فقہاء آنانہ قائل سلاح و اوراک میت اند قائل جو زائد و آنانہ منکر  
اند آں را نیز انکاری کنند و اس مرتبہ ثابت و مقرر نزد مشائخ صوفیہ زایل کشف و مال (فتاویٰ عزیز جلد  
دوم ص ۱۰۷) اس سے مسئلہ استدعا از اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کا اختلافی ہونا ظاہر ہے۔ اور حضرت شہاد  
عبدالعزیز انہیں حضرات عہد میں شامل ہیں جنہوں نے جو زکات فتویٰ دیا ہے مگر صورت استدعا حسب ذیل بتائی  
ہے۔

۱۔ تفسیر فتح العزیز سورہ فاتحہ ص ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳

(الف) ونیست صورت استدلال غیر ہمیں کہ محتاج طلب کند حاجت خور را از جناب لئی جو سل روحانیت بندہ کہ مقرب و مکرم در حقہ است و گوید کہ خداوند ایدر دست ایں بندہ کہ تو رحمت و انکرام برودہ اور برودہ گرداں حاجت مراد۔

(ب) یانہ آند آں بندہ مقرب و مکرم را کہ اے بندہ خدا ولی وے شفاعت کن مراد و ظواہ از خدا تعالیٰ مطلوب مراد تا قضاء کند حاجت مراد۔ قدوی جلد دوم ص ۱۰۸ (۱)

اس سے ظاہر ہے کہ حضرات اولیاء اللہ سے جس قسم کی استغاثت انہوں نے جائز بتائی ہے اس میں سے قسم اول تو سرے سے استغاثت ہی نہیں ہے، بلکہ توسل ہے جس سے کسی کو بھی انکار نہیں۔ خصوصاً اگرچہ مسئلہ سامع موتی کی وجہ سے مختلف فیہا ہے لیکن اس میں بھی کسی ایسی چیز کا سوال حضرات اولیاء اللہ سے نہیں ہو گا جو مختص بذات باری تعالیٰ ہے۔ لہذا اس میں بھی بجز اس کے اور کچھ خرابی نہیں کہ جو عوام کا انعام دوسرے اشخاص کے افعال سے اپنے افعال ناجائز پر استدلال کیا کرتے ہیں ان کے عقائد پر اثر پڑے گا۔ تاہم گریز صرف اتنے کی اجازت دیتا تو مضائقہ نہ تھا مگر وہ تو ہر چیز سے ہر قسم کی مدد، نفع کی عام اجازت دیتا ہے۔ اور صرف مظہر عون الہی و حاجت روائے مجازی اپنے ذہن میں قرار دے لینے کو کافی سمجھتا ہے۔

لہذا دریافت طلب یہ امر ہے کہ زید ٹھیک کتا ہے یا عمرو؟

(جواب ۱۸۹) عمر و کا بیان صحیح اور آیات و احادیث و اقوال فقہائے حنفیہ کے موافق ہے۔ اور زید کے قول میں تغلیط و تلمیص ہے حق یہی ہے کہ جن چیزوں میں سلسلہ اسباب پر نظر ڈالتے ہوئے ظاہری مدد کسی غیر اللہ سے حاصل ہوتی متصور ہے اس میں استدلال اسی قید یعنی رعایت سلسلہ اسباب کے ساتھ جائز ہے۔ مثلاً کسی شخص سے جو پانی دینے پر قادر ہے پیاس کے وقت پانی مانگنا۔ کسی شخص سے جو کھانا دینے پر قادر ہے بھوک کے وقت کھانا مانگنا۔ بادشاہ یا امیر سے کوئی عہد دیاخذ مت یا عطایا انصاف کا سوال کرنا۔ کہ یہ لوگ ان چیزوں پر ظاہر اسباب کے لحاظ سے قادر ہیں۔

واضح حور پر یوں سمجھے کہ خدا تعالیٰ نے اس عالم میں اسباب و سبب کا ایک سلسلہ قائم کر دیا ہے اگرچہ وہ اسباب صرف ظاہر کے اعتبار سے سبب ہیں ورنہ مؤثر حقیقی خدا تعالیٰ ہی ہے۔ لیکن اس ظاہری نظام کے لحاظ سے ایک شی کو دوسرے کا سبب کہہ سکتے ہیں۔ مثلاً آگ کو جلائے اور پکانے کا سبب بنا دیا ہے۔ پانی کو ٹھنڈا کرنے اور پیاس بھگانے کا سبب مقرر فرمایا۔ اسی طرح اور بے شمار اسباب ہیں جو اس عالم میں موجود و مشاہد ہیں ان میں سے کسی کے ساتھ فائدہ حاصل کرنا اور اپنے کاموں میں مدد لینا ناجائز نہیں۔ آگ سے کھانا پکانے کا کام لینا پانی سے پیاس بھگانا بھی استغناء ہے لیکن اس استغناء کا معنی وہی ظاہری سبب ہونا اور نظام عالم میں اسی سبب کو داخل ہونا ہے یہی وجہ ہے کہ اس قسم کی استغناء کو کوئی غایت و استغاثت سے تعبیر نہیں کرتا۔ ورنہ آگ سے کھانا پکاتے وقت پکانے والے کو یہ خیال ہوتا ہے کہ میں آگ سے استغاثت کر رہا ہوں۔ اسباب

طریقہ میں تو یہ بات نہایت واضح ہے۔ رہے اسباب اختیار یہ جیسے بادشاہ سے دفع ظلم میں اعانت طلب کرنا۔ اس پر اگرچہ استعانت کا اطلاق معروف ہے۔ اور ان سے سوال کرتے وقت استعانت کا خیال بھی ہوتا ہے لیکن اس کا جتنا بھی وہی سبب ہے۔ بادشاہ یوحنا اپنی قوت و شوکت کے اپنے چشم و خدام اعموان و انصار کی وجہ سے انتقام لینے پر اور ظلم و دفع کرنے پر قدرت رکھتا ہے اور اس کے اسباب اسے میسر ہوتے ہیں اس لئے اس سے مدد مانگی جاتی ہے۔ اگرچہ اس کی یہ قدرت ظاہری ہے ورنہ ان تمام امور کی حقیقی باگ خدائے جبار کے ہاتھ میں ہے۔

پس علت ہو گیا کہ جو مورخہ بالہاری تعالیٰ ہیں اور اس عالم اسباب میں ان کا کوئی سبب نہیں۔ یادہ امور کہ اگرچہ وہ باری تعالیٰ کے ساتھ مختص نہیں مگر ان کے سبب خاصہ کے سوائے دوسرے سے ان کے وجود میں استعانت کرنا یقیناً حرام اور کفر ہے۔ مثلاً کسی مردہ بزرگ چیریاولی سے اولاد مانگنا یا نوکری، نکل حرام ہے۔ اس لئے کہ اولاد دینا ان امور میں سے ہے جو ذات باری کے ساتھ خاص ہیں، اور نوکری دینا اگرچہ نظر بظاہر خدا کے ساتھ خاص نہیں۔ لیکن وہ وفات یافتہ چیریا بزرگ اس کے واسطے ظاہری سبب بھی نہیں کہ اس سلسلہ اسباب ظاہرہ کے حافظ سے ان سے نوکری مانگی جائے۔ اسی طرح کسی زندہ بزرگ سے کوئی ایسی چیز مانگنا جو خدا کے ساتھ مختص ہو۔ یا جو نظر برب اسباب ان کے قبضے میں نہ ہونا جائز ہے۔

اور عوام کے عقائد کی اصلاح علماء کے ذمہ واجب ہے۔ انہیں کوئی ایسا فتویٰ دینا جس سے عوام کے عقائد فاسد ہوں ناجائز ہے۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ اذا سألت فاسئل الله و اذا استعنت فاستعن بالله (۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تو پوچھ گئے تو خدا سے مانگ اور جب استعانت کرے تو خدا سے کر (ترمذی ج ۲ ص ۷۴) اور فرمایا۔ لیسأل احدکم ربه حاجته کلها حتی یسأل شفع نعله اذا انقطع (ترمذی ج ۲ ص ۲۰۰) یعنی ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی تمام حاجتیں خدا سے مانگے یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو خدا سے مانگے۔ یہ حکم اصلاح عقائد عوام کے لئے حضور ﷺ نے فرمائی ہے۔ پس زید کو لازم ہے کہ وہ اپنے اس طرز سے جس سے عقائد علما و مجتہدین، احرار کرے اور انہیں صاف اور مفصل مستند بتائے۔ واللہ اعلم۔ محمد کفایت اللہ غفرہ مدرسہ امینیہ دہلی۔

حاجت روائی صرف حق تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے

(از اخبار انجمنیہ دہلی مورخہ ۶ نومبر ۱۹۲۵ء)

(سوال) باوجود خدا کی وحدانیت و قدرت کے قائل ہونے کے بزرگوں کی ارواح طیبہ سے براہ راست مشکل کشائی و حاجت روائی کی ابتداء کرنا فعل مستحسن ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۹۰) سنی بزرگ یا غیر دلی سے لاوا دیار رزق یا کوئی حاجت طلب کرنا جائز نہیں ہے حاجت روائی صرف حق تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ بزرگوں کے وسیلے سے خدا تعالیٰ سے دعا کرنے میں تو مضائقہ نہیں (۲) مگر خود بزرگوں سے ہرگز درست نہیں۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ دہلی۔

(۱) ”اغثنی یا رسول اللہ“ کہنے کا حکم۔

(۲) ”یا شیخ عبدالقادر جیلانی شینا للہ“ کہنا کیسا ہے؟

(۳) کیا غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے؟

(از اخبار انجمنیہ دہلی مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۲۵ء)

(سوال) (۱) اغثنی یا رسول اللہ کہنا درست ہے یا نہیں؟

(۲) یا شیخ عبدالقادر جیلانی شینا للہ کہنا کیسا ہے؟

(۳) کوفات شہرہ زرگان دین سے مدد مانگنا کیسا ہے؟

(۴) کیا استعانت غیر اللہ سے درست ہے؟

(جواب ۱۹۱) اغثنی یا رسول اللہ مانگا اگر اس خیال سے ہو کہ آنحضرت ﷺ ہر جگہ سے اس کلمے کو سنتے ہیں اور فریاد رسی کرتے ہیں تو شرک ہے۔ (۲) اور اگر اس خیال سے ہو کہ آپ فریاد رسی کرنے پر پلور ہر قسم کی حاجت روائی کرنے پر قدرت رکھتے ہیں جب بھی شرک ہے۔ (۳)

۱۔ ”وامانہ يستعين“ (الفائدة ۴) وفي الحديث: ”واذا سالت فاستل الله واذا استعنت فاستعن بالله“ (ترمذی، آخر ابواب القيامة ج ۲ ص ۷۸ طبع)

۲۔ چنانچہ زمین میں جو ان کے مرنے کے بعد شام محمد سناقر مدت دہائی رہتا ہے وہ یہ فرماتے ہیں۔

”حاجہ ایسی طور پر جنت میں ہیں کہ وہ اپنے حاجت مراد میں جرات (۳۰ مسائل ص ۲۱) شہد ۳۱۲۱۲ محدث دہلی رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں کہ چنانچہ مدت کو قتل و طبع ہاں سنا جان و ستان خدا رحمت حیات کندہ کی جرات ہے۔ فاق پس اس چاندی زبانی شد و فرماتے قیمت در ۱۰۰ کا۔ در ضمن حیات وعدہ از امتات فرماتے کہ۔“ (تذوق غریزی، مسائل متفقہ، ص ۱۰۸) غرض شہد ۳۱۲۱۲ محدث دہلی

۳۔ یہ کلمہ جبکہ سے پکار کر منہ در اندام و جب کہ نہ لے کر اندام کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے۔ ”امس یحب المصطر اذا دعاه وکشف السوء“ (ابن ماجہ ۲۲) و قول تعالیٰ: ”وان یسئل اللہ یضر فلا کشف له الا هو“ (الانعام ۱۰۰) وفي الحديث عن رجل من بلہجیم قال قلت یا رسول اللہ الام تدعوا؟ قال ادعوا الى الله وحده الذي ان مسلك خیر فدعوه کشف علك“ (ابن ماجہ ج ۳ ص ۳۰) طبع مسند احمد بن حنبل (۲)

۴۔ ”فادعوا للدين وعيهم من دون الله لا يسلكون مسال ذره في السموات ولا في الارض وما لهم بهما من شرك وما له منهم من ظهير“ (سبا ۲۲) علامہ فرطی رحمہ اللہ عنہ ”من دون الله“ کی وضاحت یہ ہے کہ اللہ کے معبود ہیں من دون الله من الاملاک والامیاء والاصنام (۱) یعنی شیئی، آیت ۲۳۔ میں میں ۸۹ و ۹۰ راتہا الخ۔ (۲)



ہاں اگر فریاد سی سے مروا خدا تعالیٰ کی جناب میں شفاعت ہو اور ہر جگہ سے حضور ﷺ کے سننے کا اعتقاد نہ ہو تو شک نہیں ٹہرے کار اور عبث ہوئے نبی و جہ سے ناجائز ہے۔ کیونکہ حضور ﷺ تک اس کلمے کے پہنچنے کا کوئی ثبوت شرعی نہیں۔

یا شیخ عبدالقادر جیلانی شینا للہ۔ یہ بھی شکرانہ کلمہ اور عبث و ناجائز ہے۔ (۲) جو چیزیں کہ حضرت حق تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں مثلاً اولاد دین، رزق دینا، مصیبتوں کا دور کرنا وغیرہ ان کو حضرت حق کے سوا کسی دوسرے زندہ یا وفات یافتہ ولی سے مانگنا ناجائز نہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔۔

اذا استعنت فاستعن بالله واذا سألت فاسأل الله (۳) یعنی جب تو مدد مانگے تو خدا سے مانگ اور جب کوئی چیز مانگے تو خدا سے مانگ۔

اور مسلمان نماز میں پانچوں وقت خدا سے معاہدہ کرتے ہیں۔  
ایک بعدو ایک نستعین ۱۰ جتنی "اے مولیٰ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور سرف تجھ سے مدد پاتے ہیں۔"

پس خدا کے سوا کسی دوسرے سے مدد مانگتے وقت اس معاہدہ کو پیش نظر رکھا جائے تو ناممکن ہے کہ انسان خدا کے سوا کسی دوسرے سے استعانت کرے۔ واللہ اعلم۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ۔

ہر وقت "یا رسول اللہ" کا ورد کرنا اور اس سے منع کرنے والے کو کافر کہنا۔

(از اخبار سہ روزہ اشعریہ دہلی مورخہ یکم دسمبر ۱۹۳۲ء)

(سوال) زید اٹھتے ٹپھتے چلتے پھرتے۔ یا رسول اللہ کہتا ہے۔ بجز کہتا ہے کہ صرف اللہ کا نام اس قابل ہے کہ ہر وقت ورد زبان ہو۔ اللہ سے سوا کسی دوسرے کے نام کا ورد کرنا شرک ہے۔ خواہ کسی فیہر کا نام ہو یا شہید کا یا ولی کا زید کہتا ہے کہ جو شخص یا رسول اللہ نے سے منع کرے وہ کافر ہے۔

اشرفی ثبوت صرف درود پڑھنے کا ہے، ہر کہ فرشتے درود پڑھتے ہیں۔ ویسے سنن نسائی، کتاب الصلوٰۃ باب التسلیم علی النبی ﷺ ۱۰۳۳ حدیث۔

۲ اور جنہیں وظیفہ احتیاج اور واجب اولاً ایں جہت کہ ایں وظیفہ متضمن شینا للہ است و بعض فقہاء و اراحمجو لفظ حکم کفر کر دہ اند چنانکہ در درمختار می نویسند کذا غول شیء للہ قبل یکفر انتھی و در اختیار آردو لعل و وجہ اہ طلب شینا للہ واللہ غی می کل شیء والکل مفتقر و محتاج اللہ و سعی بایرج عدم الکفر فاندہ یسکر ان یفلو اوردت صلب شیء اکراما للہ شرح الوہانیاة قلت فیہمی و یوجب المساعدة عن هذه العبارة وقد مر ان مافیہ خلاف یومر بالیومۃ والاستعجار و مجدد النکاح انتھی و تاہنا زین است کہ این فیہم متضمن است دعائی اموات را الزام دہدہ و یہ وہ شہادت نیست کہ دلایہ را قدرت حاصل است کہ از مبدیہ یہ و تدارک نشہ تدارک۔ (مجموعۃ الفتاوی علی هامش خلاصۃ الفتاوی ج ۴ ص ۳۳۱ ط

امجد اکبدمی لاہور)

۳ ترمذی، آخر ابواب التیمتہ ج ۲ ص ۸۰ د حید

۴ لغاتہ ۳

(جواب ۱۹۲) بحر کا یہ قول صحیح ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کا نام اس کا مستحق ہے کہ ہر وقت ورد زبان ہو۔ (۱) اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی جلیبہ، ون، شہید، کا نام اٹھتے پٹھتے ورد زبان کرنا اور وہ بھی لفظ ”یا“ کے ساتھ، جو کلمہ نہ ایہ ہے، (۲) جس سے کہنے والے کا یہ خیال ظاہر ہوتا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھتا ہے، یقیناً درست نہیں۔ (۳) اور اسمیٰ توحید کی روح کے خلاف ہے۔ اور اس میں شرک کا شائبہ ہے۔ اس صحیح بات کے قائل کو کافر بتانا غلط ہے۔ (۴) اور اس سے خود زید کے کافر ہو جانے کا خطرہ ہے۔ (۵) واللہ اعلم۔ محمد شایبہ رحمہ اللہ۔

مختلف مشرکانہ عقائد کی تردید

(از اخبار انجمن مطبوعاتی نمبر ۵، ستمبر ۱۳۶۶ء)

(سوال) ایک مفتی و پیش ام مندرجہ ذیل عقیدے رکھتا ہے اور دوسروں کو ترغیب دے کر فرقہ بندی کرتا ہے۔

(۱) حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ غیب والے ہیں۔ (۲) آپ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔ (۳) فریاد رسی کے لئے یارِ رسول اللہ پکارتے ہی اس کی مدد کرتے ہیں۔ (۴) حضرت محبوب سبحانی کو اتنی قدرت ہے کہ خدا کے قضاء بلا دُور کر دیتے ہیں۔ (۵) دُور دُور سے مشکلات میں یا محبوب سبحانی پکارنے والوں کی آواز کو سن کر خود مشکل سناں کر دیتے ہیں۔ (۶) ولیاء اللہ سے مدد مانگنا، اللہ جل شانہ سے مدد مانگنا ہر دو ایک ہے۔ (۷) یہی عقیدہ سنت جماعتِ کلابہ۔ (۸) اس کے خلاف عقیدہ رکھنے والے سب غیر مقلد، وہابی، نجدی، اسلام سے خدج، کفر کے مستحق ہیں۔ ان سے میل و مہلت نہ رکھنا، ان کے جیسے نماز پڑھنا سخت حرام ہے۔

(جواب ۱۹۳) نمبر اول سے نمبر اثنتم تک جو باتیں مذکور ہیں۔ یہ صریح طور پر اسلامی تعلیم اور نصوص کتاب و سنت کے خلاف ہیں۔ قرآن پاک میں صاف اور صریح طور پر مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عالم الغیب

۱۔ "کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ عزوجل علی کل احوالہ" (ابوداؤد، مسند، کتاب الطہرۃ، باب فی البصر فی راحۃ قال فی غیرہما ۱ ص ۱۸۱)

۳- همچنین در سوره البقره، مدنی آمده که حادث بنیدیان است که در شت ودرخت یسوع پندروزه آسماء خفیل باها نرست (نمونه الفتوی ملی حاشیه  
خامنه الفتوی: ج ۳ ص ۳۳۳ طبع اکبرمی ۱۴۰۲)

۳۔ اعتقاد دائرے کے غیر حق جزو، ضروء غلو و علم غفل و عقل درہر وقت وہ آں است اعتقاد شرک است  
 وقال عثمان ما قال

٣- "ولا يكفر بقوله يا حاصر يا باطر ولا بقوله دروش درويشان والفون بالكفر بكل منهما باطل." (الحجرات، الطغمة الثانية، كتاب السير، باب احكام المرتدين ج ٥ ص ١٣٤ ط دار المعرفة بيروت) وكذا في النور المحتار، كتاب الجهاد باب المرتد: ج ٤ ص ٢٥٩ ط سعيد.

۵. "ایما امری قال لاجه کافر لهداء، بنا حدهما ان کان کما قال والارحمت علیه" (مسم، کتاب الایمان، باب بیان حال الایمان من قال لاجه المسم کافر ۵۷/۱۰ ط فیضی گرجی)

نہیں۔ وہی تمام علم غیب کی صفت کے ساتھ موصوف ہے۔ (۱) پیغمبر ﷺ باوجود اس کے کہ حق تعالیٰ نے انہیں جزاوں و ثواب کا علم عطا فرمایا تھا، عالم الغیب نہیں تھے۔ (۲) ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا بھی خاص خدا کے تعالیٰ کی صفت ہے۔ (۳) ہر جگہ سے پکار کر سننا و مدد طلب کرنے والے کی امداد کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے۔ (۴) نمبر ۴ کا یعنی عقیدہ کہ حضرت غوث الاعظمؒ کو اتنی قدرت ہے کہ قضا و قدر کو رد کر دیں صرف کفر یہ شرکیہ عقیدہ ہے۔ اسی طرح نمبر ۵ بھی خطا اور جمل ہے۔ نمبر ۶ کی تاویل نہ کی جائے تو وہ بھی مشرک نہ خیال ہے۔ (۵) نمبر ۷ یہ بالکل غلط ہے کہ لیل السنۃ و ایامہ ان مشرکانہ عقائد کے قائل ہیں۔ نمبر ۸، یہ بھی جہالت اور تمہت و فتر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات مختصہ کو اس کے ساتھ مخصوص کرنے والے اور نبیاء و مرسلین کو اپنے درجے پر رکھنے والے اور نبیاء اللہ کو اپنے مرتبہ پر ماننے والے، غیر مقدمہ، مجدی، اسلام سے خارج ہیں۔

یہ سب باتیں مسلمانوں میں افتراق پیدا کرنے والی اور اسلامی وحدت کے شیرازے کو بکھیرنے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت کرے اور اور راستہ دکھائے۔ آمین۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔ والی

۱۔ "قل لا یعلم من فی السموات والارض العیب الا للہ" (نمل ۶۵)

۲۔ شرح عقائد کسلی میں ہے: "وبالحملۃ لعلم بالعیب امر تفرده اللہ تعالیٰ لامسبل للعباد الیہ الا بعلامہ باللوحی والہام بطریق المعجزۃ، و الکرامۃ او ارشاد الی الاستدلال بالاحادیث۔" وفي البراس: "والتحقیق ان العیب ما غاب عن الحواس والعلم الضروری والعلم الاسداللی وقد نطق القرآن بنفی علمہ عن سواہ تعالیٰ۔ فمن ادعی انہ یعلمہ کفر ومن صدق المدعی کفر الخ۔" (انہ اس ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱

## مختلف فیہ مسائل میں الجمعۃ کا مسلک

(شہرہ و انبیا جمعہ یہ مورخہ ۱۴۲۲ ستمبر ۱۹۲۵ء از مولانا ابوالخلی محمد مودودی مدیر انبیا جمعہ یہ)

قد تمکین کر ام کو یا، ہو گا کہ آئمہ یہ مورخہ ۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۴ھ میں "خواص و احکام" کے زیر عنوان حضرت مولانا مفتی محمد تقی صاحب کا ایک فتویٰ شائع ہوا تھا۔ جو اغثنی یا رسول اللہ کے شرعی حکم نے باعث و موجب کا میدان بنانا تو مناسب ہے، نہ وہ اس کے قائل ہیں۔ اگرچہ آئمہ یہ میں شائع شدہ فتوے میں میری شخصی رائے کی حیثیت رکھتے ہیں، جمعہ یہ علمائے ہند کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے۔ تاہم اختتامی مسائل کی اشاعت بھی یہ کہ: یہ سے مناسب نہیں ہیں۔

آگے چل کر حضرت مفتی صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ

"میں آئمہ یہ کے صفحات میں مولانا اثر احمد صاحب کے فتوے پر تنقید کرنی مناسب نہیں سمجھتا۔ اس لیے اسی قدر پر سخت کرتا ہوں اور بتا دیتا ہوں کہ میں صلوٰۃ اسلام کے ساتھ "یا رسول اللہ" منے کو اس خیال کے ساتھ جائز سمجھتا ہوں کہ فرشتے ان کلمات کو حضور ﷺ تک پہنچا دیتے ہیں۔ (اور اگر کوئی شخص فرط شوق میں بغیر اختیار اور بغیر اس خیال کے کہ حضور سن رہے ہیں یا رسول اللہ منے کو اس کا یہ و الٹا اور مضطرب فعل مدہ جواز کے حدود میں نہیں آئے گا۔"

ان تمام تحریرات و مفتی صاحب کے اس کرمی نامہ سمیت ہم شائع کرنے والے تھے کہ وہ لکھتا تھا۔۔۔ پاس ایک پمفت آیا۔ جس کا عنوان "جمعہ یہ" احکام کے فتوے پر ایک نظر "تقلد اور اس میں دو تمام دست و پاز میں موجود تھیں جن کا چند مولوی عبدالحی صاحب نے ہمارے پاس بھیجا تھا۔ اس میں سب سے بڑی زیادتی (جسے ہماری جگہ کوئی دوسرا شخص ہم زعمہ دیا تھی) سے تعبیر کرتا) یہ کی گئی تھی کہ مفتی صاحب کے اس شخصی فتوے کو جمعہ یہ احکام کے فتوے کی حیثیت دی گئی تھی۔ حالانکہ اس کے نیچے مفتی صاحب کے دستخط موجود تھے اور اس پر کوئی اس قسم کے آثار نہیں تھے جن سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہو کہ وہ صدر جمعہ عامہ کی حیثیت سے لکھا گیا تھا۔ مولوی عبدالحی صاحب کی اس بصری اور تھیں کو دیکھ کر ہمیں مجبوراً ان تحریرات کی اشاعت کا رد: منع کرنا پڑا اور اب ہم صرف اس امر کی تہ تک کہ یہ پر قناعت کرتے ہیں کہ اس فتوے کی اشاعت میں اس نیت کو ہرگز و غرض نہیں تھا جو ہماری طرف منسوب کی گئی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک فروزاں ضرورت تھی اور اس پر اظہار معذرت کرنا ہمارا اخلاقی فرض ہے، مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ اشاعت سے پہلے وہ فتویٰ ہماری نظر سے نہیں گزرا تھا۔ ورنہ ہم اسے ہم گزشتہ نہ کرتے۔ ہم نے "تحولات احکام" کا عنوان "ش" اس غرض سے قائم کیا ہے کہ اس کے ذریعہ لوگوں کو عام شرعی مسائل سے واقفیت حاصل ہوتی رہے اور روزمرہ کے معاملات میں احکام شرعی سے واقفیت کی بناء پر جو غلطیاں مسلمانوں سے سرزد ہوتی ہیں ان کا سد باب

ہو سکے۔ اس مقصد میں کسی بھی التزاق انگیز غرض کی آمیزش نہیں ہے جس سے مختلف فیہ مسائل میں کسی مخصوص جہت کے اعتقادات کی اشاعت نظر ہو۔ اگرچہ رے دل میں اس قسم کا کوئی لونی سارا لہ بھی ہو تا تو ایسی مختلف فیہ مسائل کی نہیں ہے۔ جن پر ہم اپنے عقائد کا اظہار کر سکتے تھے۔

## فصل پنجم مجلس شہادت

محرم کے پہلے عشر میں بیان شہادت کے لئے مجلس کا انعقاد بدعت ہے۔  
(سوال) محرم کے عشر وکوں میں دس دن شہادت کا بیان کروانا کیسا ہے۔ اور ایسی مجلس میں شریک ہونا کیسا ہے۔  
(المستفتی نمبر ۲۶۳۳ موبوی عبدالحق) امام جامع مسجد دوحہ ضلع پنج محل مورخہ ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۵۹ھ مطابق ۲۰ جون ۱۹۴۰ء  
(جواب ۱۹۴) بیان شہادت کے لئے انعقاد مجلس بدعت ہے (۱) ہاں وعظ و تذکیر کے لئے جائز ہے۔ (۲)  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔

## فصل ششم مسئلہ سماع موتی

سماع موتی محققین علماء کے نزدیک ثابت ہے یا نہیں؟  
(سوال) سماع موتی محققین علماء کے نزدیک ثابت ہے یا نہیں؟  
(جواب ۱۹۵) مسئلہ سماع موتی قرون ولی سے مختلف فیہ چلا تا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمعین کا بھی اس میں اختلاف تھا۔ قرن صحابہ کے بعد بھی ہمیشہ علماء اس میں مختلف رہے۔ اکثر صوفیہ سماع موتی کے قائل ہیں۔ لیکن علمائے حنفیہ کے نزدیک ثابت نہیں۔ ہاں میت کو قبر میں رکھنے کے بعد اس قدر حیات اس میں ذائقہ

ہو یا نہ ہو۔ عشر محرم میں نہ روزت نہ روزے کے ساتھ روزے کے اجتماع کے وقت میں اس قسم کی تخصیص نہیں ہے۔ علامہ شمس علی بدعت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں "مما وضع الحدود والتزام الکلیات والہیات المعینۃ والقرام العبادات المعینۃ فی اوقات معینہ لم یوجد لہا ذلک المعین فی الشرع" (۱) اجزاء ۱، ۳۹۱ دار الفکر بیروت) نیز اس میں تنبیہ پر ماضی بھی ہے کہ قدان میں اس قسم کی مجلس پر پانچ گنا عذاب ہے لہذا اس سے احتراز واجب ہے لقولہ عبیدہ السلام "من تشہ بقولہ فہو مسلمہ" (ابو داؤد، کتاب اللباس، باب ما جاء فی الاقبیہ ص ۲۰۳ ط اعدادیہ مئتان)  
۲۔ بحر طویل، ص ۱۰۵، تصحیح باء حمین، ص ۱۰۵، التذکرۃ، ص ۱۰۵، نیز اس میں صحیح روایت بیان کی جائیں گی، اور تشریح افعال، اقوال سے اقتضاب کیا جائے۔ ماضی میں ہے "لا بأس بالحموس لموعظ اذا ارادہ وحده اللہ تعالیٰ کذا فی لوحہ المکرر ذکر۔"  
کتاب حراصہ لاف الرابع ۵ ۳۹۹ ص ۱۰۰

جاتی ہے کہ وہ آرمیہ تکلیف و محسوس رہے۔ فی اشائی (۱) (سر ۱۳ ج ۳) ولا یرد تعذیب المیت فی قرہ  
 لانہ توضع فیہ الحیوة عند العامة بقدر ما یحس بالالہم والنیة لیست بشروط عند اهل السنة بل  
 تجعل الحیة فی تلك الاجزاء المتفرقة التي لا یدرکہ البصر۔ وقال بعد اربعة اسطر۔ ولا یرد ما فی  
 الصبح من قوله صلی اللہ علیہ وسلم لاهل قلب بدرہل وجدتم ما وعدکم ربکم حقاً فقال  
 عمر انکم المیت یارسول اللہ فقال علیہ السلام والذي نفسی بیدہ ما انتہم سمع من هؤلاء او منهم  
 فقد اجاب عنه المشائخ بانہ غیر ثابت یعنی من جهة المعنی وذلك لان عائشة ردتہ بقوله تعالیٰ وما  
 انت بمسمع من فی القور انک لاتسمع الموتی وانه انما قالہ علی وجه الموعظة للاحیاء وانه  
 مخصوص باولئک تضعیفاً للخبرۃ علیہم وبانہ خصوصية له علیہ السلام معجزة لکن بشكل  
 علیہم ما فی مسلم ان المیت لیسمع قرع نعالہم اذا انصرفوا الا ان یحصر اذلت باول الوصع فی  
 القبر مقدمة للسؤال جمعا بینہ وبين الأئین فانه شبه فیہما الکفار بالموتی لافادة بعد سماعہم وهو  
 فرع عدم سماع الموتی الخ۔ تاہم کسی فریق کو یہ حق نہیں کہ وہ دوسرے فریق کی تظلیل یا تنقیص یا تجہیل  
 کر سکے۔ کیونکہ اس صورت میں کہ مسئلہ قرون لوئی میں بھی مختلف فیہ تھا اس تظلیل یا تنقیص یا تجہیل کا اثر صحابہ  
 کرام تک پہنچے گا۔ ولا شک فی فسادہ

## فصل ہفتم وہابی کی تحقیق

۱۔ وہابی فرقے کا تعارف اور ہندوستان میں ”وہابی“ کی اصطلاح

۲۔ علمائے دیوبند کو وہابی کہنے کی وجہ۔

۳۔ میاں اشریف سے منع کرنے والوں کو کافر کہنا۔

۴۔ مروجہ عرسوں میں شرکت کرنا حرام ہے۔

۵۔ وہابیوں کو مسجد میں آنے سے روکنا

۶۔ علمائے دیوبند کے اکابر کو کافر کہنے والے کا حکم۔

۷۔ ایسی مساجد میں جانا جہاں علمائے حق کو برا بھلا کہا جائے۔

(سوال) (۱) وہابی کس فرقے اور کس مذہب کے لوگوں کو کہتے ہیں۔ اس کا موجد کون تھا۔ اس کی ابتدا کب

سے ہوئی اور یہ لوگ کس خیال و عقیدے کے ہیں۔ ہندوستان میں یہ فرقہ کب پایا گیا؟ (۲) کیا وہابی علمائے

دیوبند کو بھی کہتے ہیں۔ اگر یہ لوگ وہابی ہیں تو کن عقائد و اعمال کی وجہ سے؟ (۳) جس شخص کا یہ خیال ہو

کہ اس شور و شغب کے زمانے میں جب کہ عوام کے عقائد میں عام طور پر فتور آگیا ہو قیام میاؤں شریف ضروری نہیں جانتا بلکہ اس کا ترک اولیٰ سمجھتا ہے اور خود قیام نہیں کرتا اور نہ دوسروں کے سنے پسند کرتا ہے۔ اس صورت میں ایک گروہ جس میں چند مولوی بھی شامل ہیں، نعین و تارکین کو کافر کہتے ہیں۔ کیا ان کا یہ منہ اور تحفہ برآورست ہے۔ اور اگر مانعین قیام حق پر ہیں تو جو تارک قیام کے سفرے قائل ہیں عند اشرع وہ کون ہیں؟ (۴) ایسا شخص جو اعراس بزرگاس کو جہاں سیکڑوں خرافہ شرع امور ہوتے ہیں مثلاً عورتوں کا اجتماع، چرائال ہونا، قولی یا مزامیر اور بڑی بھڑوے کا ناچ گانا اور صاحب قبر سے منت مرلوں مانگنا وغیرہ برائے اور گناہ بتلائے تو کیا اس انکار سے وہ شخص کافر ہو جاتا ہے؟ اور اعراس بزرگان جائز ہے؟ (۵) وہابی مسلمانوں کی مسجدوں میں نماز ادا کر سکتا ہے یا نہیں؟ اور کیا مسلمانوں کو حق ہے کہ وہابیوں کو اپنی مسجدوں میں نماز پڑھنے نہ دیں۔ اور اس طرح کرنے سے ان مساجد میں جہاں مسلمانوں کو نماز پڑھنے سے بندش و انکار ہو حکم مسجد کا ہے یا غیر مسجد کا؟ (۶) حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی اور مولانا محمد اسماعیل شہید دہلوی اور مولانا محمد فضل الرحمن صاحب گنج مراد آبادی اور مولانا عبدالحی صاحب فرنگی محلی لکھنؤی اور مولانا خلیل احمد صاحب انبٹھوی اور مولانا سید محمد علی صاحب خلیفہ ارشد مولانا فضل الرحمن صاحب رحمہم اند تقانی اجماعین کی نسبت آپ کا کیا خیال ہے؟ یہ لوگ کمال مسلمان تھے یا کافر؟ اور کیا یہ زید کا یہ قول صحیح ہے کہ جو ان کو کافر نہ جانے وہ کافر ہے۔ اور کیا یہ صحیح ہے کہ بعض خاص عقیدہ یا مضمون یا تصانیف کی وجہ سے ان پر کفر عائد ہو گیا ہے۔ اور وہ ایسا اٹل ہو کر جم گیا ہے کہ کسی طرح کفر اٹھتا نہیں ہے۔ حالانکہ ان لوگوں نے التصدیقات لدفع التلبیسات، ایک کتاب ان الزامات کے جواب میں لکھ کر عمامے بند و حرب و شامہ وغیرہ سے دستخط و تصدیق کر کرکے شائع کی ہے لیکن اس پر بھی کفر ان پر عائد کیا جاتا ہے۔ آیا یہ تکفیر زیادتی و تعدی ہے یا نہیں؟ (۷) مسلمانوں کو ایسی مساجد میں جانا اور وہاں نمازیں پڑھنا درست ہے؟ جہاں علمائے دین اہل حق و بزرگان دین کو علی العموم ہر اھلکار کہا جاتا ہو اور ان کی تکفیر و تہذیب کی جاتی ہو اور یکے مسلمانوں کو کان پڑ کر بکا لاجاتا ہو اور لوگوں کو فساد پر آمادہ کیا جاتا ہو؟ بیوقوف تو جردا۔

(جواب ۱۹۶) (۱) فرقہ وہابیہ کی ابتدا احمد بن عبد الوہاب نجدی سے ہوئی۔ یہ شخص حبلی مذہب رکھتے تھے مزاج میں سختی زیادہ تھی۔ ان کے خیالات اور اعتقادات کے متعلق مختلف روایات سنی جاتی ہیں۔ حقیقت حال خدا تعالیٰ کو معلوم ہے۔ مگر ہندوستان کے بعض متدینین نے تو آج کل قبیح سنت کا نام وہابی رکھ دیا ہے۔ یہ ان متدینین کی اصطلاح جدید ہے۔

(۲) علمائے دیوبند یا ان کے ہم خیال علماء کو جو شخص وہابی یعنی متبع نجدی ہے وہ خود وہابی یعنی سخت گیری میں متبع نجدی ہے۔ علمائے دیوبند نہایت عمدہ اور پاکیزہ عقیدے والے حضرات ہیں، ان کا مذہب اور عقیدہ وہی ہے جو سلف صالحین و تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین کا تھا۔ ان کو وہابی کہنا گویا صحابہ و تابعین کو وہابی کہنا ہے۔ حالانکہ صحابہ





خاص تاریخ کو عرس کے لئے متعین کر لینا بدعت ہے، (۱۱) بڑی قباحت یہ ہے کہ آج کل جس مردچہ میں اتنے غیر مشروع اور ناجائز کام ہوتے ہیں کہ ان سب کا مجموعہ شرکت عرس کو حرام بن دیتا ہے۔ (۱۲) مثلاً عورتوں کا جانا مزہ میر کے ساتھ کوئی ہوتا۔ طوائف کا ناچ گانا وغیرہ وغیرہ۔ پس جو شخص اس کو جائز و باعث ثواب بتائے وہ سخت گناہگار ہوگا۔ ایسا شخص ہرگز اس قابل نہیں کہ اس کے کسی قولی پر کان دھرا جائے۔ اور جو شخص عین کو وہابی اور کافر بتائے اس کے خود ایمان کی خیر نہیں۔ (۱۳) نعوذ باللہ من ذلک۔

(۵) جیسا کہ پہلے سوال کے جواب سے معلوم ہو گیا کہ آج کل مبتدعین کی اصطلاح میں قبیحین سنت کو (عدوۃ) وہابی کہا جاتا ہے تو ایسے وہابی یعنی ان لوگوں کو جو سنت نبوی پر عمل کرتے ہیں مسجد میں آنے سے روکنے سخت ظلم اور گناہ ہے۔ (۱) مبتدع روکنے والے مبتدعین خود اس کے مستحق ہیں کہ ان کو مسجدوں سے روکا جائے ان کو یہ حق سال سے حاصل ہو گیا کہ وہ کسی مسلمان کو اتباع سنت کی وجہ سے مسجد میں آنے سے روکنے مسجد میں ان کی مملوک تو نہیں ہیں کہ جس کو چاہیں آنے دیں اور جسے چاہیں روک دیں۔

(۶) یہ حضرات علمائے کرام اعلیٰ درجے کے مسلمان اور بچے دیندار تھے۔ جو شخص ان کو کافر کہنے وہ بہت برا خیال اور ایمان کا دشمن ہے۔ ان لوگوں کی کسی تصنیف و رکسی مضمون میں کوئی ایسا فقرہ یا لفظ نہیں جس کی وجہ سے خود یا نہ کسی ذلک ان کی طرف کفر کی نسبت کی جائے۔ ان لوگوں کی جتنی تصانیف ہیں بہت کارآمد مفید اور رہبر بدعت کے لئے نہایت عمدہ ذخیرہ ہیں۔ یہ مسلمانوں کی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ یہ لوگ سنت نبوی و احکام شرعیہ کے پابند اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قدم بہ قدم چلتے تھے۔ ان کو سب و شتم کرنا گویا احکام شرعیہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں آغوشی کرنا ہے۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں کشتی کرنا، اوپر معلوم ہو چکا کیسے ہے۔ جو لوگ ان حضرات عمامہ کے اس کو کافر بتائیں، ان کو اپنی مجلسوں اور محافلوں میں شریک نہیں کرنا چاہئے اور نہ خود ان کی محافلوں میں شرکت کرنا چاہئے۔ تاکہ ان کے ہر۔ اور فاسد عقیدے۔ مسلمانوں میں سرایت نہ کریں۔ (۲) ایسے لوگ مسلمانوں کے دشمن اسلام کے دشمن و خدا رسول کے دشمن ہیں۔

(۷) جس جگہ درج جس وعظ کی شرکت سے فساد عقیدہ اور فساد بین المسلمین ہو تا ہو اس میں شرکت کرنا اور وہاں جانا کسی مسلمان کو جائز نہیں خواہ وہ جگہ مسجد ہیلاور کوئی جگہ ہو۔ اس میں شک نہیں کہ فی افسہ

(۱) یہاں (شری) جب کہ دوسری صورت میں نہ مضمون ہوگا نہ نکتہ ایمان نہ آیت۔ نہ کلام اللہ نہ سنت کا اقتضائے۔ البتہ از مسافر الی المقابر میں وہ دفعہ دو۔ (۲) اس واسطے کہ وہابیوں میں یہاں گائیے۔ حضرت علامہ اعلیٰ حضرت میں جس نے اپنے میں زیارت کے سنت کو نام نہاد کہتے ہیں۔ یہاں حضرت شری مضمون کی روایت کی کہ زیارت قبول کرنے سے نہ کرنا چاہئے۔ دیکھیں ان کی کتاب اہم اس مضمون پر حضرت علامہ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰) (۱۰۰۱) (۱۰۰۲) (۱۰۰۳) (۱۰۰۴) (۱۰۰۵) (۱۰۰۶) (۱۰۰۷) (۱۰۰۸) (۱۰۰۹) (۱۰۱۰) (۱۰۱۱) (۱۰۱۲) (۱۰۱۳) (۱۰۱۴) (۱۰۱۵) (۱۰۱۶) (۱۰۱۷) (۱۰۱۸) (۱۰۱۹) (۱۰۲۰) (۱۰۲۱) (۱۰۲۲) (۱۰۲۳) (۱۰۲۴) (۱۰۲۵) (۱۰۲۶) (۱۰۲۷) (۱۰۲۸) (۱۰۲۹) (۱۰۳۰) (۱۰۳۱) (۱۰۳۲) (۱۰۳۳) (۱۰۳۴) (۱۰۳۵) (۱۰۳۶) (۱۰۳۷) (۱۰۳۸) (۱۰۳۹) (۱۰۴۰) (۱۰۴۱) (۱۰۴۲) (۱۰۴۳) (۱۰۴۴) (۱۰۴۵) (۱۰۴۶) (۱۰۴۷) (۱۰۴۸) (۱۰۴۹) (۱۰۵۰) (۱۰۵۱) (۱۰۵۲) (۱۰۵۳) (۱۰۵۴) (۱۰۵۵) (۱۰۵۶) (۱۰۵۷) (۱۰۵۸) (۱۰۵۹) (۱۰۶۰) (۱۰۶۱) (۱۰۶۲) (۱۰۶۳) (۱۰۶۴) (۱۰۶۵) (۱۰۶۶) (۱۰۶۷) (۱۰۶۸) (۱۰۶۹) (۱۰۷۰) (۱۰۷۱) (۱۰۷۲) (۱۰۷۳) (۱۰۷۴) (۱۰۷۵) (۱۰۷۶) (۱۰۷۷) (۱۰۷۸) (۱۰۷۹) (۱۰۸۰) (۱۰۸۱) (۱۰۸۲) (۱۰۸۳) (۱۰۸۴) (۱۰۸۵) (۱۰۸۶) (۱۰۸۷) (۱۰۸۸) (۱۰۸۹) (۱۰۹۰) (۱۰۹۱) (۱۰۹۲) (۱۰۹۳) (۱۰۹۴) (۱۰۹۵) (۱۰۹۶) (۱۰۹۷) (۱۰۹۸) (۱۰۹۹) (۱۱۰۰) (۱۱۰۱) (۱۱۰۲) (۱۱۰۳) (۱۱۰۴) (۱۱۰۵) (۱۱۰۶) (۱۱۰۷) (۱۱۰۸) (۱۱۰۹) (۱۱۱۰) (۱۱۱۱) (۱۱۱۲) (۱۱۱۳) (۱۱۱۴) (۱۱۱۵) (۱۱۱۶) (۱۱۱۷) (۱۱۱۸) (۱۱۱۹) (۱۱۲۰) (۱۱۲۱) (۱۱۲۲) (۱۱۲۳) (۱۱۲۴) (۱۱۲۵) (۱۱۲۶) (۱۱۲۷) (۱۱۲۸) (۱۱۲۹) (۱۱۳۰) (۱۱۳۱) (۱۱۳۲) (۱۱۳۳) (۱۱۳۴) (۱۱۳۵) (۱۱۳۶) (۱۱۳۷) (۱۱۳۸) (۱۱۳۹) (۱۱۴۰) (۱۱۴۱) (۱۱۴۲) (۱۱۴۳) (۱۱۴۴) (۱۱۴۵) (۱۱۴۶) (۱۱۴۷) (۱۱۴۸) (۱۱۴۹) (۱۱۵۰) (۱۱۵۱) (۱۱۵۲) (۱۱۵۳) (۱۱۵۴) (۱۱۵۵) (۱۱۵۶) (۱۱۵۷) (۱۱۵۸) (۱۱۵۹) (۱۱۶۰) (۱۱۶۱) (۱۱۶۲) (۱۱۶۳) (۱۱۶۴) (۱۱۶۵) (۱۱۶۶) (۱۱۶۷) (۱۱۶۸) (۱۱۶۹) (۱۱۷۰) (۱۱۷۱) (۱۱۷۲) (۱۱۷۳) (۱۱۷۴) (۱۱۷۵) (۱۱۷۶) (۱۱۷۷) (۱۱۷۸) (۱۱۷۹) (۱۱۸۰) (۱۱۸۱) (۱۱۸۲) (۱۱۸۳) (۱۱۸۴) (۱۱۸۵) (۱۱۸۶) (۱۱۸۷) (۱۱۸۸) (۱۱۸۹) (۱۱۹۰) (۱۱۹۱) (۱۱۹۲) (۱۱۹۳) (۱۱۹۴) (۱۱۹۵) (۱۱۹۶) (۱۱۹۷) (۱۱۹۸) (۱۱۹۹) (۱۲۰۰) (۱۲۰۱) (۱۲۰۲) (۱۲۰۳) (۱۲۰۴) (۱۲۰۵) (۱۲۰۶) (۱۲۰۷) (۱۲۰۸) (۱۲۰۹) (۱۲۱۰) (۱۲۱۱) (۱۲۱۲) (۱۲۱۳) (۱۲۱۴) (۱۲۱۵) (۱۲۱۶) (۱۲۱۷) (۱۲۱۸) (۱۲۱۹) (۱۲۲۰) (۱۲۲۱) (۱۲۲۲) (۱۲۲۳) (۱۲۲۴) (۱۲۲۵) (۱۲۲۶) (۱۲۲۷) (۱۲۲۸) (۱۲۲۹) (۱۲۳۰) (۱۲۳۱) (۱۲۳۲) (۱۲۳۳) (۱۲۳۴) (۱۲۳۵) (۱۲۳۶) (۱۲۳۷) (۱۲۳۸) (۱۲۳۹) (۱۲۴۰) (۱۲۴۱) (۱۲۴۲) (۱۲۴۳) (۱۲۴۴) (۱۲۴۵) (۱۲۴۶) (۱۲۴۷) (۱۲۴۸) (۱۲۴۹) (۱۲۵۰) (۱۲۵۱) (۱۲۵۲) (۱۲۵۳) (۱۲۵۴) (۱۲۵۵) (۱۲۵۶) (۱۲۵۷) (۱۲۵۸) (۱۲۵۹) (۱۲۶۰) (۱۲۶۱) (۱۲۶۲) (۱۲۶۳) (۱۲۶۴) (۱۲۶۵) (۱۲۶۶) (۱۲۶۷) (۱۲۶۸) (۱۲۶۹) (۱۲۷۰) (۱۲۷۱) (۱۲۷۲) (۱۲۷۳) (۱۲۷۴) (۱۲۷۵) (۱۲۷۶) (۱۲۷۷) (۱۲۷۸) (۱۲۷۹) (۱۲۸۰) (۱۲۸۱) (۱۲۸۲) (۱۲۸۳) (۱۲۸۴) (۱۲۸۵) (۱۲۸۶) (۱۲۸۷) (۱۲۸۸) (۱۲۸۹) (۱۲۹۰) (۱۲۹۱) (۱۲۹۲) (۱۲۹۳) (۱۲۹۴) (۱۲۹۵) (۱۲۹۶) (۱۲۹۷) (۱۲۹۸) (۱۲۹۹) (۱۳۰۰) (۱۳۰۱) (۱۳۰۲) (۱۳۰۳) (۱۳۰۴) (۱۳۰۵) (۱۳۰۶) (۱۳۰۷) (۱۳۰۸) (۱۳۰۹) (۱۳۱۰) (۱۳۱۱) (۱۳۱۲) (۱۳۱۳) (۱۳۱۴) (۱۳۱۵) (۱۳۱۶) (۱۳۱۷) (۱۳۱۸) (۱۳۱۹) (۱۳۲۰) (۱۳۲۱) (۱۳۲۲) (۱۳۲۳) (۱۳۲۴) (۱۳۲۵) (۱۳۲۶) (۱۳۲۷) (۱۳۲۸) (۱۳۲۹) (۱۳۳۰) (۱۳۳۱) (۱۳۳۲) (۱۳۳۳) (۱۳۳

مسجد بہت اچھی جگہ ہے لیکن جبکہ وہاں فساد عقیدہ اور فساد بین المسمین ہو تا ہو تو مسجد ہونے کی جست سے بلکہ ان مفسد لوگوں کے اثر بد سے بچنے کے لئے وہاں نہ جانا لازم ہے۔ واللہ اعلم۔

### اکابر علمائے دیوبند مسلمان ہیں یا کافر؟

(سوال) ہمارے موضع میں بقر عید کی نماز ماموئی عبد الحکیم صدر مدرس جامع العلوم حسین پور پڑھاتے ہیں اور مولانا محمد قاسم نانوتوی اور مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا محمود الحسن دیوبندی اور مولانا اشرف علی تھانوی کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ آیا ماموئی عبد الحکیم صاحب مسلمان ہیں یا کافر۔ اور جو ان کے کفر میں شک کرے آیا اس کی بیوی اس کی نکاح میں رہے گی یا نہیں؟ اور ہم لوگ ان سے پیچھے نماز پڑھیں یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۳۸۲ فریاد حسین (بر) ۲۱۱ صفر ۱۳۵۴ھ ۲۵ مئی ۱۹۳۵ء

(جواب) (ز مولوی حسرت علی خاں کھنوی)۔ قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب تحذیر الناس مطبع خیر خواہ سرکار کے صفحہ ۳ پر حضور اقدس ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے اس معنی کو کہ حضور سب سے پیچھے ہیں جاہلوں کا خیال ٹھہرایا۔ صفحہ ۱۴ پر حضور کے نہ ہونے میں کئی اور نبی کے پیدا ہونے کو ناجز بتایا۔ صفحہ ۲۸ پر حضور اقدس ﷺ کے زمانے میں جدید نبی کے پیدا ہونے کو جائز اور ختم نبوت میں غیر مخل بتایا۔ رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انیسوی نے اپنی مصدقہ مصنفہ بین قاطعہ ص ۵۱ پر حضور اقدس ﷺ سے زائد اپنے پیر ابلیس ملعون کا علم گایا۔ اشرف علی تھانوی نے اپنی حفظ الایمان صفحہ ۸ پر اپنے بزرگوں پاگلوں جانوروں کے علم غیب کو حضور اکرم ﷺ کے علم غیب کے مثل بتایا اور انہیں کفریات خبیثہ ملعونہ کی بنا پر مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے ہمارے کرام و مشائخ معظم سے کافر و مرتد ہونے کا متفقہ فتویٰ پایا۔ مگر ہر مصرح فی حسام الحرمین و صورہ الهندیہ۔ لہذا جو شخص ان چاروں شیطانی مرتدین میں سے کسی ایک کی کفری عبارت پر غلطی مطیع ہونے کے بعد بھی اس کو مسلمان سمجھے اس کے کافر ہونے سے انکار کرے یا اس کے کافر و مرتد ہونے میں شک کرے یا اس کو کافر و مرتد سمجھنے میں توقف کرے تو خود بھی قہراً یقیناً کافر و مرتد ہے۔ اور بے توبہ مرآت ملعون و مستحق ناراہ ہے۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز مطلقاً حرام و باطل محض ہے۔ ایسا شخص مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے اپنا نام عبد الحکیم رکھے یا کلمہ خلائے کفر کا قرار کر کے اپنے آپ کو مرتد کہے۔ نماز جمعہ ہو یا نماز عید یا نماز پنجگانہ اس کے پیچھے کوئی نماز جائز و صحیح نہیں ہو سکتی۔ اہم۔ اہم۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مستطاب الشافعی تفریف حقوق المصطفیٰ میں فرماتے ہیں اجماع المسلمون ان مشاتمہ صلی اللہ علیہ وسلم کافر من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفروہ ہکذا فی الدر المختار وغیرہ من الغرر الا سفار۔ اس کی جو روایں کے نکاح سے نکل گئی۔ سیدنا امام یوسف رشی اللہ عنہ اپنی کتاب اغراں میں فرماتے ہیں ایما رجل مسلم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او کذبہ او تعصہ فقد کفر باللہ تعالیٰ و بانت منه امراتہ اہ واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم۔ فقیر مولانا الفتح عبید الرضا محمد حسرت علی خاں قادری رضوی کھنوی غفرلہ نوالہ دیہ والا دیہ والا دیہ رب العزیز العزیز۔

الحبيب مصيب فقير خادم محي الدين غفرلہ بياوي مدرس مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم۔ الجواب صحیح شمس الحق عفا عنہ مدرس مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مہدیکور۔ الجواب صحیح محمد عظیم اللہ قچوری۔ الجواب صحیح اسد الحق عفا عنہ مروا بياوي۔

(جواب ۱۹۷) (از مفتی اعظم) جناب نے جو فتویٰ بھیجا ہے وہ میں نے دیکھا۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی۔ مولانا محمود الحسن دینوی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور مولانا اشرف علی صاحب قحانوی سلمہ اللہ تعالیٰ یہ تمام حضرات ان باغداد اور محترم علماء میں سے ہیں جن کے علمی فیوض و برکات سے تمام ہندوستان فیض یاب ہوا ہے۔ یہ علماء ہندوستان میں دین اسلام کے آفتاب ہیں۔ ان کی ہدایت کی روشنی سے ظلمت کدہ بند روشن ہے۔ ان کو کافر تانہ کسی ایماندار مسلمان کا کام نہیں ہے۔ تحذیر الناس۔ برائین قاطعہ حفظ! ایمان کی طرف جن مضامین کو منسوب کر کے ان کو کافر بنانے والے اپنی عاقبت خراب کرتے ہیں۔ وہ مضامین ان کتابوں میں نہیں ہیں۔ کتابوں کی عبارتوں کو توڑ مروڑ کر کے زبردستی ان کا مطلب بدل جاتا ہے۔ اگر یہ حضرات بھی نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کی شان مبارک کو نہ سمجھیں یا خدا نخواستہ کسی طرح کی منہکست کریں تو ہندوستان میں کوئی دوسرا سلسلہ نہیں ہے جو خاندان نبوت اور اسلامی شریعت کی تقدیس کر سکے۔ آج ہندوستان کے فی صدی نوے بلکہ پچانوے علماء انہیں حضرات کے سلسلہ کے شاگرد یا شاگردوں کے شاگرد ہیں۔ اگر یہ سب کافریوں تو ہندوستان میں اسلام کا خدا ہی حافظ ہے۔

پہلے رجموں سے موسوی حفظ عبدالرؤف خاں کی کتاب براءۃ الابرار عن مکائد الابرار منکار ملاحظہ فرمائیں۔ اس سے آپ کو اس فتویٰ کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ بہر حال یہ فتویٰ شرعی فتویٰ نہیں ہے بلکہ کذب و افتراء اور تمسک کی دستاویز ہے۔ محمد کفایت اللہ کال اللہ، دہلی۔

(جواب ۱۹۸) نمبر ۳۸۲ دیگر۔ یہ فتویٰ مسلمانوں کی پید قسمتی اور غفلت کی روشن ترین مثال ہے۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی، حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی، حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبند قدس اللہ اسرارہم اور حضرت مولانا اشرف علی صاحب قحانوی نہ صرف ہندوستان کے بلکہ دنیائے اسلام کے منتخب اور برگزیدہ علمائے اقلیت میں سے ہیں۔ جن کی اسلامی اور علمی خدمات بے شمار ہیں۔ ان کو کافر بنانے والے جس افتراء و تمسک کی بنا پر ان کو کافر قرار دیتے ہیں وہ کذب و دو جمل اور ظلم و پید و دان کی بدترین مثال ہے۔ جواب میں جن باتوں کو ان کی طرف منسوب کیا گیا ہے وہ خالص تمسک ہیں۔ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ۔ محمد کفایت اللہ کال اللہ، دہلی۔

- ۱۔ کسی عالم دین کی توہین کرنا کیسا ہے؟
- ۲۔ ”حضور کا نماز میں خیال لانا گدھے اور بیل سے برے“ کے قائل کا حکم۔
- ۳۔ دیوبندی اور غیر مقلد کو کافر کہنے والے کی امامت کا حکم۔
- ۴۔ قوالی سننا کیسا ہے؟

(سوال) (۱) کسی عالم کی توہین کرنا کیسا ہے؟ (۲) ایک عام دیوبندی لکھتا ہے کہ حضور کا نماز میں خیال آنا گدھے اور بیل سے برے ہے۔ یہ منہ توہین حضرت کی ہو گی یا نہیں؟ (۳) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اگرچہ حافظ ہو یا مدلولی، دیوبندی کافر ہے۔ غیر مقلد کافر۔ اور اس کو کافر نہ سمجھے وہ بھی کافر اور اس کے کفر میں شبہ نہ کرے۔ وہ بھی کافر۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ (۴) قوالی سننا ہو لک و غیرہ سے ساتھ کسی مزار پر یا کسی اور جگہ کیسا ہے؟

المستفتی نمبر ۶۶۶ عبدالحق (ضلع ورہچھہ) ۱۴ رجب ۱۳۵۵ھ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۵ء  
(جواب ۱۹۹) (۱) عالم کی، عالم کی حیثیت سے توہین کرنا سخت گناہ ہے۔ (۲) یہ بات یوں نہیں ہے۔ لوگ اسے غلط طریقہ سے بیان کرتے ہیں اور غلط سمجھتے ہیں۔ اصل بات میں کوئی توہین نہیں ہے۔ (۳) یہ شخص چاہا ہے۔ اس کی امامت نہ ہو۔ (۴) ناجائز ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

- ۱۔ علمائے حق کو دہائی، کافر بننے والے کا حکم۔
- ۲۔ تقویۃ الایمان، صراط مستقیم وغیرہ کتب اور ان کے مؤلفین کا حکم۔

(سوال) آج کل ہمیں کئی فضائل ملتی ہیں۔ یہاں پر علمائے دیوبند و برہنہ دونوں وسطیان کرتے ہیں۔ اب ہم سب مصیبت میں پڑ گئے ہیں کہ اس کے وسط کو چھانیں۔ مولوی حسرت علی صاحب نے اپنی کتاب ردالمند میں آپ کو اہم لوہا بلیہ (خود بنا دیکھا ہے) ورگے لکھتے ہیں کہ جتنے علمائے دیوبند ہیں سب کے سب دہائی کافر ہیں (معاذ اللہ)۔ یہاں پر مولانا مرتضیٰ حسن صاحب و مولانا محمد منظور صاحب کے بھی وعدہ ہوتے ہیں۔ مگر وہ کئی کو برا بھلا نہیں کہتے۔ ہمارے محلے میں برہنہ پارٹی کا بہت زور ہے وہ لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ اس لیے آپ کی مندرجہ ذیل کتابوں کے بارے میں کیا رائے ہے: تقویۃ الایمان، صراط مستقیم، مصنفہ مولانا اسماعیل شمیم، برہنہ قطعہ، تحذیر الناس، فتاویٰ رشیدیہ اور ان کے مصنفوں کے بارے میں آپ کا کیا عقیدہ ہے؟

المستفتی نمبر ۱۹۵۲ ایب خاں (بمبئی) ۳ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ ۲۶ مئی ۱۹۳۶ء

۱۔ ”وحد علیہ الکفر ادا شتم عالما او فقیہا من غیر سب“ (آخر اوراق) کتاب السیر باب الکلام امرتین ۵ ص ۳۲  
۲۔ ”ارامۃ القلوب“ (۱) اصل ”تعارف کائنات“ میں دیکھیں۔  
۳۔ یہ کتاب کافر بننے کی وجہ سے یہ شخص نے حق اور جنت کو بھول دیا۔ اس کے پیچھے نماز پڑھنا نہ کر دیتا۔ ”دیکھو امامہ فاسق و منہج و ما الفاسق فقد عللوا کراہۃ تقدیمہ امامہ لاہم لا مریہ، وہابی تقدیمہ امامہ تعظیمہ، و قد وحب علیہم امامہ شرعاً“ (آخر اوراق) کتاب السیر باب ۱ ص ۶۰ (۱)

(جواب ۲۰۰) جو لوگ کہ مسلمانوں کو کافر بناتے اور جماعت مسلمین میں تفریق کرتے اور علمائے ربانی کو سب و شتم کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت فرمائے۔ میں قرآن مجید اور احادیث رسول اللہ ﷺ اور اقوال و افعال صحابہ کرام و تابعین و مجتہدین عظام پر ایمان اور عمل رکھتا ہوں۔ البتہ بدعات و مخترعات کو بموجب ارشاد پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام قابل رد سمجھتا ہوں۔ (۱)

حضرت مولانا محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو: رگ اور علمائے حقانین سمجھتا ہوں ان کی کتابیں تقویۃ الایمان، صراط مستقیم، براہین قاطعہ، فتویٰ رشیدیہ وغیرہ کو صحیح اور قابل عمل جانتا ہوں۔ میں کسی مسلمان اور خصوصاً علمائے اہل عمل کو کافر کہنے کی جرات نہیں کرتا۔ (۲) اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آئندہ بھی تکفیر مسلمین سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ ولی۔

۱۔ وہابیوں اور رضا خانیوں کے عقائد کیا ہیں؟

۲۔ اہل حق کی بعض عبارات سے غلط مفہوم لینا۔

۳۔ کسی کلمہ گو کو کافر کہنا کب جائز ہوگا؟

(۱) وہابی کس جماعت کے لوگوں کو کہتے ہیں۔ اور ان کے کیا اعتقاد ہیں۔ رضا خانی کس جماعت کے لوگوں کو کہتے ہیں۔ اور ان کے کیا اعتقاد ہیں؟ (۲) زید نے کہا کہ حضور اقدس سرور عالم ﷺ عالم اخیب ہیں۔ اللہ نے اپنے حبیب کو سکھ دیا جو چھ نہ جانتا تھا۔ اللہ کے نزدیک حضور کی بڑی عزت ہے۔ اس کے جواب میں عمرو نے کہا کہ اس میں حضور کی کیا تخصیص۔ ایسا علم غیب ہر خاص و عام کو حاصل ہے۔ حضور اللہ کی شان کے آگے چما سے بھی زیادہ ذلیل اور اس کے روبرو ایک ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ اب فرمائیے ان دونوں میں کس کا قول قابل یقین ہے۔ جو مسلمان ہو کر کسی نبی یا صحابی کی تقریری یا تحریری ادنیٰ گستاخی کرے وہ مسلمان ہے یا کافر؟ (۳) بحر نے عام ہوئے کی وجہ سے کہا کہ گو کافر نہ جانتا چاہئے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ وہابی و رضا خانی وغیرہ مقلد قادیانی و رافضی وغیرہ جماعتیں کلمہ گو ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں تو کیوں۔ اور اگر ہیں تو ان جماعتوں میں سے کون سی جماعت حق و صحیح راستہ پر ہے۔

نمبر ۱۱۱ موی محمد سلیمان صاحب میرٹھی ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ مطابق ۷ ستمبر ۱۹۳۶ء بمبئی

(جواب ۲۰۱) وہابی اصل میں وہ لوگ تھے جو محمد بن عبد الوہاب نجدی کے پیرو تھے۔ مگر ہندوستان میں یہ لفظ غلط معنی میں استعمال کیا جانے لگا۔ جو لوگ محمد بن عبد الوہاب نجدی کے پیرو نہیں ہیں۔ مگر آنحضرت ﷺ کی

۱۔ لقولہ علیہ السلام: "من احدث فی امرنا هذا مالس منه فہو رد" (مسلم، کتاب الاذنیہ باب نقض الہدایہ)۔ رد محمد صحت الامور ج ۲ ص ۷۷ (قدیمی)

۲۔ لقولہ علیہ السلام: "ایما رجل قال لاخیه کافر فقد باء بها احدهما" (بخاری، کتاب الادب باب من اکتفراخبر بکفره)۔ ج ۲ ص ۹۰ (قدیمی)

سنت پر عمل کرتے ہیں اور بدعتوں سے منع کرتے ہیں، ان کو وہابی کہہ دیا جاتا ہے۔ اور لوگوں کو ان سے متفرق کرنے کے لئے یہ ایک چلتی بوا بوا ہے۔ جہاں وہابی کہتے ہیں پھر کیا تھا وہ مردود و ملعون و بائز الہامی اسب چھہ ہو گیا نعوذ باللہ من ذلك۔

رشنا خانی و جماعت ہے جو مولوی احمد رشنا خاں صاحب بریلوی کی قیادت میں ہے۔

(۲) یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو بے شمار غیب کی باتوں کا علم عطا فرمادیا تھا اور حضور کا علم تمام مخلوق سے زیادہ ہے۔ باوجود اس کے حضور کو علم الغیب نہ تھا کیونکہ عالم غیب خاص اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ (۱)

یہ کوئی نہیں جانتا کہ حضور ﷺ پر ابر غمیر خاص و عام کو حاصل ہے۔ اور نہ عارفانہ کسی نے یہ نہا ہے کہ حضور اللہ کے آگے ہر شے سے زیادہ ذلیل ہیں۔ جن تہذیبوں کی طرف یہ بات منسوب کی جاتی ہے۔ ان کی عبارتوں کا مطلب بگاڑ کر یہ باتیں کہی جاتی ہیں۔ (۲)

(۳) جہاں تک کسی کلمہ کو کافریت لانے کی گنجائش ہو اس وقت تک کافر کہنا درست نہیں۔ (۴) لیکن جب اس کی گنجائش نہ رہے تو کافر مانا جائز ہے۔ مثلاً کوئی کلمہ گو نماز کی فرضیت سے انکار کر دے۔ زکوٰۃ کی فرضیت سے انکار کر دے تو اس کا احوال کافر مانا جائے گا۔ اسی طرح کسی اور قطعی بات سے انکار کر دے تو اس کی تکفیر ضرور کی جائے گی۔ (۵) مثلاً تمام قادیانیوں کے اور رقصیوں کے بعض فرقوں کے کافر ہونے میں شبہ نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کا نالہ دہی۔

۱۔ کیا وہابیوں کے پیچھے نماز جائز ہے؟

۲۔ کیا خفیوں کے ہاں فقہ حدیث سے بالاتر ہے؟

(سوال) (۱) کیا وہابیوں کے پیچھے نماز جائز ہے؟ (۲) کیا خفیوں کے یہاں حدیث شریف سے بالاتر کتب فقہ تصور کی جاتی ہے؟

المستفتی نمبر ۱۵۶۳ سید عبدالعبود صاحب (شعبہ ادیان)۔ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۴ جولائی ۱۹۳۷ء

۱۔ وبالجملة فلعلم بالغیب امر متروکہ سحاح، ولا سبیل للعباد الیہ الا باعلامہ والہام بطریق المعجزة، اولکرمۃ، اولارشاد الی الاستدلال بالامارات فیما یمکن فیہ ذلک و ذکر الحنفیۃ تصریحاً بالکفر باعقادات النبی علیہ الصلاۃ والسلام بعلم الغیب لمعارضہ لہ تعالیٰ۔ "قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ" کذا فی المسایرۃ۔ (۲) رملا علی قاری، شرح کتاب الفقہ الکبیر، مسالۃ فی ان تصدیق الکاهن بما یخبر بہ من الغیب: ص ۲۲۵ ط دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

۲۔ اس کی اصل میں "عبارات اکابر" مصنفہ شیخ الحدیث مولانا سر فراز خان صفدر مدظلہ العالی (مطبعہ مکتبہ صفدیہ نزد مدرسہ بصرة العلوم کتبہ گھر گوجرانوالہ) میں ملاحظہ فرمائیں۔

۳۔ "اذا کان فی المسئلۃ وجہ یوجب التکفر وجہ واحد یمنع علی المقتی ان یمیل الی هذا الوجه (خاصہ افتاوی کتب اناریہ) فافضل التہلی فی الفتاویٰ" ج ۳ ص ۳۸۲ (۳) احمد اکبری لاہور

۴۔ "وقال القاضي عضد الدین فی المؤلف: لا یکتفر احد من اهل القبۃ الا فیما فیہ نفی الصانع القادر العظیم، او شرک، او انکار للنسۃ، او ما علم بحجۃ بالضرورة، او المجمع علیہ کاستحلال المحرمات، واما ما عداہ فانما ینال بہ مبتدع لا کافر انتہی (۵) علی قاری، شرح کتاب الفقہ الکبیر، ص ۲۳۱ ط دار الکتب العلمیہ بیروت

(جواب ۲۰۲) (۱) وہابیوں کے کوئی ایسے معنی نہیں جن سے کچھ یقین ہو سکے کہ کون لوگ مراد ہیں۔ کیونکہ آج کل تو لوگ ہر اس شخص کو وہابی نہ دیتے ہیں جو کسی بدعت سے منع کرے۔ تو ایسے متبعین سنت کے پیچھے کسے نماز ناجائز ہو سکتی ہے۔ جن کو لوگ وہابی کہہ دیا کرتے ہیں۔

(۲) یہ صحیح نہیں ہے کہ خفیوں کے نزدیک حدیث کی معتبر کتابوں سے فقہ کی کتاب بالاتر ہے۔ کیونکہ حدیث خود اصول شرعیہ میں سے کتاب اللہ کے بعد دوسری اصل ہے۔ اور اصل شریعیہ چار ہیں۔ ان سے حاصل کئے ہوئے احکام فرعیہ کا نام فقہ ہے۔ (۱)

علمائے دیوبند اہل سنت والجماعت حنفی ہیں۔

(سوال بعد از ہوا المسنون عرض اینکه دریں ایام فرخنده نام گرامی شمایاں در مابین محققین و مدققین زیادہ تر از روشنائی آفتاب در مابین سترہ بست و می دانیم کہ از دوریائے فیض تشنگان جہالت سیراب شدہ۔ و می شنوم کہ لقب مبارک مفتی المند و وافق شہرت یافتہ و می شنیم کہ کوران راہ مستقیم بہدائش راہیاب شدہ۔ و در ہر گنج دنیا اگر روم از تصنیفاتش خالی نیست و ہنوز، نسیم کہ اگر خدا نخواستہ حد یقہ شریعت بیضاء خالی از تربت اش یافتہ شود ظلمات علی الظلمات واقعہ خواہد شد۔ و پنداشتیم کہ دیوار شریعت النوریہ بر قش محمور و آب و است و نیز یادوارم کہ قلعہ دین میں بہ حراستش محفوظ از حملہ حمد و ثناء است۔ مگر افسوس صد افسوس کہ ۔

بلبل شوش گشت پریداز سرتپن

ز افغان و خوگ معکف بوستان شدند

چہ جائے گریہ اگر بجائے اشک خون دل از چشم بہار و ہم کمر است کہ بایں ہمہ خوبی ہائے مذکورہ و غادہ انیس در مابین ہم عصر اں تمایز خاص دارد کہ عبرت از دیانتداری و تقوی بایں کہ جامع مقتول و معقول است و منسوب بولایت است چنانچہ در ضلع کاٹھیاواڑ قریہ بٹریہ پارچہ از سنبھائے ناشائستہ مملو شدہ اشاعت یافت از طرف مفتی عبدالرشید خان حال سکن و ہوراتی کاٹھیاواڑ منسوب بہ فتح پور مدرس مدرسہ مصطفی و ہوراتی چنانچہ موجودہ علمائے ہند ہنگی و ریک فرست درج کردہ مقلد و غیر مقلد وہابی ہمہ را نزدیک و دیگر جدا کردہ مشہور عوام الناس شد۔ مگر چونکہ اسلامی زیر فرست رولور سنجائش تحریر نیست لہذا از مقصد اعظم خود را اطلاع غرض میشود کہ آیا علماء مہدک تحت الذیل عماء کرام امر امتصاف بوضائف ناشائستہ مفتی عبدالرشید فتح پوری راست است یا دروغ؟

(۱) مفتی کفایت اللہ وہابی مدرسہ امینیہ دہلی

(۲) مولوی ثناء اللہ غیر مقلد امرتسری

(۳) مولوی اشرف علی وہابی تھانوی

(۴) مفتی عزیز الرحمن وہابی دیوبندی

(۵) مولوی محمد نور شمیم دہلوی ڈابھیلی

۱۱۰۰ھ ازس نیز مفتی اشتہار بہار و سیرت کمیٹی یک رسالہ گجراتی ہم چھاپ کردہ شائع نمودہ کہ سیرت کینئ  
چنیں و چنان است۔ غرض کہ در شان باغی سیرت کینئ از حد زیادہ گستاخانہ الفاظ درج است۔ مگر مکرر عرض بلب  
لوب ہست کہ از روئے لطف و مہربانی دربارہ علماء کرام فوق الذکر تحریر فرماید۔ اگر رائے جناب شکایا مخالف  
از رائے عبدالرشید مذکورہ بیاید ضرور شمشیر زہر آلود پیش تربیت یافتہ مفتی عبدالرشید درو ستمی القند و اگر موافق  
جنائے آل باشد فانا بونی منکم و معہم و اسال اللہ انکشاف الحق کما ہوا الحق  
المستفتی نمبر ۱۳۴۹ عثمان میاں عبدغنی میاں (کاٹھیواڑ) ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۲۹ جون

۱۹۳۸ء

(ترجمہ) بعد سلام مستون عرض ہے کہ اس مہرک زمانے میں جناب کا اسم گرامی محققین اہل علم کے  
درمیان بسیار روشن ہے جیسے ستاروں کے درمیان آفتاب۔ اور ہمیں معلوم ہے کہ آپ کے دیباچے فیض سے  
تشنگان جہالت سیراب ہوئے اور آپ کا لقب مبارک مفتی السند تمام عالم میں شہرت رکھتا ہے۔ آپ کے رشد و  
ہدایت سے راہ مستقیم سے بھٹکنے والے راویاب ہوئے اور دنیا کے کسی گوشہ میں ہم جاکیں، آپ کی تصانیف ہر جگہ  
شائع ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ اگر شریعت و ضائع کا باغ آپ کی تربیت سے خدا خواست محروم ہو جائے تو گھٹنوں پہ  
اندھیرا چھا جائے گا۔ ہم جانتے ہیں کہ شرع منور کی چار دیواری آپ کی توجہ و نگرانی سے معمور آباد ہے اور دین  
مبین کا قلعہ آپ کی نگہبانی و وجہ سے دشمنوں کے حملے سے محفوظ ہے۔ مگر انہوں نے کہ ۔

بلبل خاموش ہو کر باغ سے اڑ گیا اور

کوئے اور مینڈک باغ میں براجمان ہو گئے

کیسا رونے کا مقام ہے، اگر آنسوؤں کے بجائے خون دل آنکھ سے سر سے تو کم ہے کہ ایسا جامع کمالات  
جو اپنے معاصرین میں از روئے دیانت و تقویٰ خاص امتیاز رکھتا ہے اس کو ہدایت کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے۔  
چنانچہ ضلع کاٹھیواڑ میں گاؤں در گاؤں ایسے اشتہارات شائع کئے جاتے ہیں جن میں نہایت گستاخانہ باتیں لکھی  
جیں۔ ایک چیزیں مفتی عبد رشید خان ساکن قچہروادہ حال و موراثی مدرس مدرسہ مسیحیہ و موراثی کی طرف  
سے شرع کی جارہی ہیں۔ مثلاً تمام موجودہ علماء ہند کی ایک طویل فہرست شائع کی گئی ہے اور ہر ایک کے نام کے  
آکے مقلد، غیر مقصد، دہائی کا غلط درج کر کے ایک دوسرے سے ممتاز دکھایا گیا ہے۔ مگر چونکہ اس طویل  
فہرست کا میں درج کرنا مشکل ہے اس لئے ہم اپنے صل مقصد کو ظاہر کرتے ہوئے ذیل میں چند اسماء مبارک  
تحریر کرتے ہیں اور دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ مفتی عبدالرشید نے ان حضرات کو جن نامناستہ لوصاف کے  
ساتھ متصف کیا ہے یہ صحیح ہے یا غلط؟

۱۱۰۰ھ ازس اس اشتہار کے شائع کرنے والے مفتی نے سیرت کمیٹی کے بارے میں بھی ایک رسالہ  
بہان گجراتی چھاپ کر شائع کیا ہے کہ سیرت کمیٹی ایسی ہے ویسی ہے۔ اور اس کے بانی کی شان میں بے حد گستاخانہ  
الفاظ لکھے ہیں۔ مگر بالاب گزراش ہے کہ براہ اطفہ کرم مذکورہ بالا علماء کے متعلق اچھی رائے تحریر فرمائیں۔ اگر



جناب کی رائے مفتی عبدالرشید کی رائے کے مخالف ہوگی تو عبدالرشید کے چیلوں کو سزا دینے کے لئے میرے ہاتھ میں شمشیر زہر آوے ہوگی۔ اور اگر آپ کی رائے اس کی رائے کے موافق ہوگی تو میں آپ کی اور انکی طرف سے بری الذمہ ہوں گا اور اللہ سے انکشاف حق کی آمد کروں گا۔

(جواب ۲۰۳) ایں فقیر بے بضاعت مفتی عبدالرشید صاحب رحمید اللہ و ایں ہم مر ا معوم نیست کہ مفتی مذکور یکدم علم علت مر ا وہابی گوید۔

۲۰۰ فقیر و حضرت مولانا اشرف علی تھانوی و حضرت مولانا عزیز الرحمن مرحوم و حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری مرحوم ہر کتاب و سنت و رسول اللہ ﷺ جان و دل ایمان داریم و عمل بہ فقہ امام اعظم حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ متکلم ہیں اہل سنت و اجماعت و حنفی مجتہد و اللہ علی نقول شہید۔

مولوی ثناء اللہ صاحب حنفی نیستند۔ ایشیں از گروہ اہل حدیث مستند کہ تقلید شخصی معوم ایشیں نیست۔ فقیر از شہای التجامی کند کہ بر قول عبدالرشید صاحب کہ مراد مولانا تھانوی و مولانا دیوبندی و مولانا کشمیری را وہابی گوید یقین بخمد و حکمت و موصلت حسنہ ایشیں را از ایں غلطی باز دید تشدد ہرگز نکند کہ مفید نیست۔ واللہ الموفق۔ (۱) فقیر محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ وہابی

(ترجمہ) یہ فقیر بے نوا مفتی عبدالرشید سے واقف نہیں لوریہ بھی مجھے معلوم نہیں کہ مفتی مذکور مجھ کو کس وجہ سے وہابی کہتا ہے۔

میں فقیر اور حضرت مولانا اشرف علی تھانوی اور حضرت مولانا عزیز الرحمن مرحوم اور حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری مرحوم کتاب و سنت پر جان و دل ایمان رکھتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فقہ پر عامل ہیں۔ ہم لوگ اہل سنت و اجماعت حنفی ہیں اور ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں اس پر اللہ رب العزہ گواہ ہے۔

مولانا ثناء اللہ صاحب حنفی نہیں ہیں۔ وہ گروہ اہل حدیث سے تعلق رکھتے ہیں جو تقلید شخصی پر عامل نہیں ہیں۔ فقیر آپ سے درخواست کرتا ہے کہ مفتی عبدالرشید جو مجھ کو اور مولانا تھانوی اور مولانا دیوبندی اور مولانا کشمیری کو وہابی کہتا ہے، اس کی باتوں پر ہرگز یقین نہ کیجئے اور اس کو اور اس کے پیروں کی صحت و دانائی اور پند و نصیحت سے ان کی غلط خیالی تبیین کیجئے۔ تشدد ہرگز نہ کیجئے کیونکہ تشدد غیر مفید اور مضر ہے۔ واللہ الموفق۔

شرک و بدعت کا مخالف اور علمائے دیوبند کو برحق سمجھنے والا مستحق امامت ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص جامع مسجد کا پیش لام ہے۔ اچھے خاصا عقیدہ کرتا ہے۔ شرک اور بدعت کی تردید کرتا ہے۔ رسوم قبیحہ اور حالات وہابیہ سے لوگوں کو روکتا ہے۔ اپنے آپ کو امام ہم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا معتقد بتلاتا ہے۔ سیدھے سادے لوگ ان کو دیوبندی وہابی لہائی بد مذہب وغیرہ افتراء سے بدنام کرتے ہیں۔ وہ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ میں دیوبند پڑھا نہیں لیکن حضرات علماء دیوبند کو حق بجانب اور صحیح سنت نبویہ کا عامل پاتا ہوں۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا اشرف علی تھانوی صاحب، مولانا خلیس احمد صاحب انیسوی، مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کو بزرگ اور مسلمانوں کا پیشوا سمجھتے ہوں۔ کیا ایسے معتقدات رکھنے

وائے کو ہم نام مسجد، ناسکتے ہیں۔

(المصنفی نمبر ۲۳۹۸ قاضی حسن علی صاحب (کاغیواڑ) ۷ اہمادی اثنائی ۱۳۵۲ھ م ۱۵

اگست ۱۹۳۸ء)

(جواب ۲۰۴) یہ علماء جن کے نام لکھے ہیں، حنفی عالم اور یرک ہیں۔ انہوں نے دین اسلام کی اور حنفی مذہب کی بے حد تحصیص و خدمت کی ہے۔ یہ لوگ ظاہری حرم کی بھی انتہائی مہارت رکھتے تھے اور باطنی علوم میں بھی مہر تھا۔ اہل اند تھے اور فقیہان کلمات میں ہندوستان کے مشہور اولیاء میں داخل تھے۔ امام کا عقیدہ ان لوگوں کے متعلق درست اور صحیح ہے اور وہ امامت کا مستحق ہے۔ فقط۔ محمد کفایت اللہ کان اندلہ۔ دہلی۔

قبر پر اذان کو درست نہ سمجھنے والا اہل سنت والجماعت میں داخل ہے یا نہیں؟

(سوال) جو شخص اذان علی التہر و غیرہ کو درست نہ سمجھتا ہو وہ اہل سنت والجماعت میں داخل ہے یا نہیں۔

(المصنفی نمبر ۷۷۷۷ راجہ فیروز خان (جہلم) یکم جمادی الاول ۱۳۶۱ھ م ۱۸ مئی ۱۹۴۲ء)

(جواب ۲۰۵) جو شخص کہ اذان قبر کا قائل نہ ہو۔ اٹھائے چڑھنے اور آنکھوں سے اگانے کا قائل نہ ہو۔ احتیاط کے مروج طریقہ کو غلط سمجھتا ہو۔ عید کی نماز ہر جا پڑھنے کی تاکید کرتا ہو۔ ظہر احتیاطی کا قائل نہ ہو وہ اہل سنت والجماعت میں سے ہے بلکہ صحیح العقیدہ وہی ہے اور اس کو برائے وال غلط گو اور غلط کار ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اندلہ۔ دہلی۔

کیا بہشتی زیور معتبر کتاب ہے؟

(از اخبار، روزہ احمدیہ، دہلی مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۵ء)

(سوال) مولوی اشرف علی تھانوی کا بہشتی زیور اہل سنت والجماعت کو پڑھنا اور اس پر عمل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۲۰۶) کتاب بہشتی زیور مذہب حنفی کے موافق مسائل و غیرہ کی کتاب ہے اور معتبر ہے۔ اس پر سن اور عمل کرنا درست ہے۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ۔ دہلی۔



کوئی امام تحت نہیں۔ خود ہم اربعین رکھتا ہو کہ اس کا فدا الہام قطعی من اللہ ہے تو وہ خود اس کے موافق عمل کر سکتا ہے۔ مگر اس کے سوا کسی پر لازم نہیں۔ کسی ولی کے کسی خاص الہام پر کسی مسلمان کو یہاں لانا ضروری نہیں ہے۔) محمد کفایت اللہ کا اللہ۔ ولی

## فصل نہم۔ نذر نیاز اور فاتحہ

- ۱۔ پیران پیر کی نیاز کے لئے بکرا ذبح کرنے کا حکم۔
  - ۲۔ قبروں پر پھول، چادر، شیرینی وغیرہ چڑھانا حرام ہے۔
- (سوال) یہاں پر دو جماعتوں کے درمیان مسند بذا کے بارے میں تنازعہ چل رہا ہے۔ ایک فریق کہتا ہے کہ پیران پیر غوث الاعظم جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی نیاز کے لئے بکرا خرید کر ذبح کرنا اور اس کا کھانا جائز ہے۔ دوسرا فریق اس کو حرام ٹھہراتا ہے۔ ایک فریق کا علم یہ فرماتا ہے کہ کسی بزرگ کی قبر پر پھولوں کی چادر چڑھانا چڑھاوے چڑھانا جائز ہے۔ دوسرا فریق اس کو ناجائز ٹھہرتا ہے۔

(المستفتی نمبر ۲۰۰، م۔ ن۔ ج۔ ۱، سو اگرچہ۔ ضلع ستارہ۔ ۲۶ شوال ۱۳۵۲ھ۔ ۱۱ فروری ۱۹۳۴ء)

(جواب ۲۰۹) اگر بڑے پیر صاحب یا کسی دوسرے بزرگ کو ثواب پہنچانے کیسے جانور ذبح کر اس کا گوشت پکا کر کھلایا جائے تو یہ جائز ہے۔ (۱) لیکن اگر بکران کے نام پر ذبح کیا جائے، یعنی بکرے کی جان ان کے لئے دی جائے تو وہ بکرا حرام ہے، خواہ بسم اللہ، اللہ اکبر کہہ کر ہی ذبح کیا جائے۔ (۲) پہلی صورت جو جائز ہے اس میں گوشت کا ثواب پہنچانا مقصود ہے اور اس کی شناخت یہ ہے کہ اگر اس کو بکرے کے برابر گوشت دے دیا جائے تو وہ بکران کرنے پر اصرار نہ کرے اور دوسری صورت جو حرام ہے اس میں بزرگ کے لئے بکرے کی جان نذر کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اس لئے وہ شخص بغیر بکرا ذبح کرنے کے مطمئن نہ ہوگا۔ یہ حرام ہے۔ قبروں پر پھول (۳) یا پھولوں کی چادر (۴) یا شیرینی یا اور کوئی چیز چڑھانا حرام (۵) ہے۔ محمد کفایت اللہ کا اللہ۔

۱۔ "الہام الاولیاء حجة فی حق نفسہم ان وافق الشریعة ولم یعد الی غیرہم۔" (تورالانوار، بحث افعال انبیٰ وسلم، ص ۳۱۵، ۳۱۶ ج ۱، ص ۱۸)

۲۔ "ان الانسان له ان یجعل ثواب علمہ لغيره صلوة او صوما او صدقة او غیرہا عند اهل السنة والجماعة" (ہدایۃ اولیاء، کتاب الحج، باب الحج عن العیر، ج ۱ ص ۲۹۹) ط شریکۃ علمیہ۔

۳۔ "ذبح لقوم الامیر" ونحوہ (لو احد من العظماء (یحرم) لانه اهل به لغير الله (ولو ذکر اسم الله تعالیٰ) "الذکر المحترم، کتاب النہایح، ج ۱ ص ۳۰۹ ط سعید)

۴۔ قال العینی فی العمدۃ: وكذلك ما یعمله اکثر الناس من وضعها فیہ رطوبة من الريحین والبقول ونحوها علی القبور لیس بشیئ ولا ما السیة الغریبہ۔ (عمدۃ القاری ج ۱ ص ۸۷۹) وقال المحدث البوری فی معارف السنن: "تفق الحطابی والطروشی والقاضی عیاض علی المصنوع وفولہم اولی بلائع حیث اصبح مثل تلك المسامحات والتعللات منارا للبدع لمسکرة والمتمن السائرة فتقری العامة ببقول الزهور علی القبور وبلا حص علی قبور الصلحاء والاولیاء فالتمصلحۃ العامة فی لشریعة تقتضی مع ذلك بقاء اتصالا لشفاعة البدع وحسبا لمعادة المتکرات المحذرة، وبالحمية هذه بدعة مشرقة متکررة الخ" (باب التشدید فی البول، ۱ ۲۲۵ ط المکتبۃ البوریہ)

۵۔ "فی الاحکام عن الحجۃ: تکرہ السنور علی القبور۔" (رد مختار ج ۲ ص ۲۳۸ ط سعید)

۶۔ "واعلم ان الشر الذى یقع للاموات من اکثر العوام وما یؤخذ من الدراهم والشمع والزیت ونحوها الی ضرائع الاولیاء الکرام تقریبا الیہم فهو بالاجماع باطل وحرام۔" (رد مختار ج ۲ ص ۳۳۹ ط سعید)

گیارہویں شریف کے کھانے کا حکم

(سوال) گیارہویں شریف کا کھانا عادیہ غرباء و مساکین کے بر لوری کو بھی کھلایا جاتا ہے۔ کیا بر لوری کو کھانا جائز ہے؟

(المستفتی نمبر ۵۸۲۵۸، محمد یونس خان (شمسہ) ۲۵ ذی الحجہ ۱۴۳۲ھ، ۱۰ اپریل ۱۹۳۴ء)  
(جواب ۲۱۰) اگر یہ کھانا فرض ایصال ثواب کھلایا جاتا ہے تو صرف غرباء و مساکین کو کھلایا جائے کہ صدقات کے وہی مستحق ہیں۔ (۱) اور اگر بطور نذر و تقرب الی السید اغوث الاعظم کھلایا جائے تو کسی کو بھی کھانا جائز نہیں۔ کیونکہ نذر لغیر اللہ اور تقرب الی غیر اللہ جائز (۲) ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

۱۔ آنحضرت ﷺ کا کھانے پر سورۃ فاتحہ پڑھنا کسی روایت سے ثابت نہیں۔

۲۔ گیارہویں کا ذکر کتب فقہ میں ہے یا نہیں؟

۳۔ غیر اللہ کے نام کا بجز لائق کرنا

(سوال ۱) حضرت رسول خدا ﷺ نے کھانے پر سورۃ فاتحہ پڑھی ہے یا نہیں۔ یہ ذکر ترمذی شریف باب علامات النبوة میں ہے یا نہیں؟

(۲) گیارہویں کا ذکر کتب فقہ میں ہے یا نہیں؟ غیر اللہ کا بجز مسلمان کر سکتے ہیں یا نہیں؟

(المستفتی نمبر ۶۳۱ عبد الستار صاحب (شمسہ باری) ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ مطابق ۲۸ ستمبر ۱۹۳۵ء)  
(جواب ۲۱۱) (۱) غلط ہے۔ ترمذی شریف میں کوئی ایسی روایت نہیں ہے۔

(۲) گیارہویں کا ذکر کسی فقہ کی معتبر کتاب میں نہیں ہے۔ غیر اللہ کے نام کا بجز احرام (۳) ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ

۱۔ مراد پوری ہونے پر کسی بزرگ کے مزار پر کھیر پکانے اور کھلانے کا حکم۔

۲۔ شہداء اور اولیاء کی ارواح کو حاجت روا سمجھنا اور ان کے وسیلے سے مرادیں مانگنا؟

۳۔ کیا مروجہ میلاد میں شریک نہ ہونے والا اور نماز چھوڑنے والا برابر کے گناہ گار ہیں؟

۴۔ نماز عیدین اور دیگر نمازوں کے بعد مصافحہ کرنے کا حکم؟

(۱) بعد پوری ہونے مراد کے، دودھ، چاول، چینی وغیرہ کسی مزار کے قریب لے جا کر کھیر پکانا اور

(۱) ”وبہتر آست کہ ہر چہ جو احمد حواریہ ثواب آد بحت و ساند و طعام راہ نیت تصدق بقرا حورائد و نواہش ہر باموت و ساند۔“ (مجموعۃ الفتاوی علی ہامش خلاصۃ الفتاوی: ج ۱ ص ۹۵، علامہ اذیزی لاہور)

(۲) ”واعلم ان البشر الذی یقع الاموات من اکثر العوام وما یترک من المذامم والشمع والزیت ونحوها الی صراط الاحوالہ الکرام تقربا الیہم فہو بالإجماع باطل و حرام۔“ (رد المحتار: ج ۲ ص ۳۳۹، ص ۳۴۰)

(۳) ”ذبح کردن جانور نام غیر خدا و خواجہ کبیر باشد خواجہ شہید خواجہ غیر انسان حرام است و اگر بعد تقریب ہم لہما زح کر و باشد ذبح آن جانور ہم حرام و مردار حیوان و ذبح کنند مرد مشرک و کافر ازین فعل منع لازم است در تفسیر کبیر و میثاق پوری و دیگر قاضی مرقوم است قال العلماء

لو ان مسلماً ذبح ذبیحہ و قصد بذبحہ التقرب الی غیر اللہ صادر مرتداً و ذبیحہ ذبیحہ مرتد انتہی۔“ (فتاویٰ عزیزی، مسئلہ ذبح جانور بغیر اللہ تعالیٰ: ج ۱ ص ۵۰ ط کتب خانہ رحیمہ دیوبند، یو، بی)

صاحب مزار کی نیاز کر کے اپنے احباب کو جمع کر کے وہیں بیٹھ کر کھانا اور کھانا پکایا ہے؟  
(۲) ارواح شہداء و اولیاء کے ساتھ عقیدہ رکھن کہ دنیا میں بغرض حاجت روائی آتی ہیں اور ان کے  
توکل سے مراد وہی مانگنا نہیں ہے یا نہیں؟

(۳) میلادِ مروجہ میں شہادت نہ کرنے والا اور تارک الصلوٰۃ یکس گناہ گار ہو سکتے ہیں یا نہیں؟  
(۴) نماز عیدین کے بعد معاف کرنا یا کسی وقتی نماز کے بعد باخود ہا مصافحہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟  
(المستفتی نمبر ۸۲۳ حبیب اللہ صاحب۔ (ضلع غازی پور) ۸ محرم ۱۳۵۵ھ مکہ مکرمہ پر)

(۱۹۳۶ء)

(جواب ۲۱۲) (۱) منت اگر یہ تھی کہ مراد پوری بہنے پر میں فلاں بزرگ کے مزار پر کھیر پکاول گا۔ اور  
جب کو کھلاؤں گا تو یہ منت ہی درست نہیں۔ اور اگر یہ تھی کہ فلاں بزرگ کے مزار کے فقراء کو کھلاؤں گا تو  
یہ منت درست ہے (۱) مگر وہاں جا کر پکائی قبر کے پاس لے جا کر تقسیم کرنا ضروری نہیں۔ وہاں کے فقراء کو اپنے  
گھر بلا کر بھی دے سکتے ہیں۔

(۲) ارواح کا دنیا میں حاجت روائی کرنے کے لئے آجائے نہیں۔ (۲) حاجت روائی کرنا صرف خدا کی صفت ہے۔  
(۳) میلادِ مروجہ میں شہادت نہ کرنا گناہ نہیں۔ تارک الصلوٰۃ تو گناہ گار اور مر تکب کبیرہ (۲) ہے۔  
(۴) نماز عید کے بعد یا کسی وقتی نماز کے بعد مصافحہ کو خصوصیت سے کرنا مکروہ (۲) ہے۔ محمد کفایت اللہ کاں اللہ

پیران پیر کی گیارہویں کرنا کیسا ہے؟

(سوال) گیارہویں مروجہ جس طرح آج کل لوگ ہر چاند کی پیارہ تاریخ کو پیر صاحب کے نام پڑھتے ہیں۔  
شرع محمدی میں اس کا کوئی ثبوت ہے یا نہیں؟

(المستفتی نمبر ۱۱۸۸ عبد العزیز صاحب مشین والا۔ (ضلع سیالکوٹ) ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ ۱۶ ستمبر

(۱۹۳۶ء)

(جواب ۲۱۳) یہ گیارہویں عید ہے (۱)۔ محمد کفایت اللہ کاں اللہ۔ (۲) دہلی۔

۱۔ واعلم ان البشر الذي يقع للاموات من اكثر العوام لي صرناح الاولياء الكرام تقرباً اليهم فهو بالاجماع باطل و حره  
مالم يقصدوا صرغها للفقراء الامام۔ (الدر المختار ج ۳ ص ۳۳۹ طبع مسعود)

۲۔ ان ظن ان الميت يصرف في الامور دون الله وعنده ذلك كفر۔ (الدر المختار ج ۲ ص ۳۳۹ طبع مسعود)

۳۔ وادركها عمداً مجتاهداً تكسلاً فاسقاً۔ (الدر المختار ج ۱ ص ۲۵۳ طبع مسعود)

۴۔ ونقل في نيس المحارم عن المصنف انه نكرو المصافحة بعد داء الصلاة بكل حال، لان الصحابة رضی اللہ عنہم  
عنہم مضافاً بعد اداء الصلاة، ولا يهدى سنن الروافض انهم نقل عن ابن حجر عن الشافعية انها بدعة مكروهة لا اصل  
لها في الشرع، وانه ينفذ فعلها اولاً ويعبر ثانياً ثم قال وقال ابن الحاج من المالكية في المداخل: بهم البدع وموضع  
الصالفة في الشرع انما هو معتقد المسلم لاجل لافي اديار الصلوات فحيث وضعها الشرع بضعها فينبى عن ذلك  
ويرجر فاعنه لما اتى به من خلاف المستأه ثم اطلال في ذلك۔ (الدر المختار ج ۲ ص ۳۸۱ طبع مسعود)

(۵) ومنها رضع الحدود، والنزيم الكيفيات والهيئات المعينة، والقرام العبادات المعينة لم يوجد لها ذلك التعيين في  
الشرعية۔ (الاختصاص بالباب الاول في تعريف البدع ج ۱ ص ۳۹ طبع دار الفكر بيروت)

کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ دینے کا حکم .

(سوال) کیا ولیہ اللہ اور ہر گان دین کے سامنے صوہ اور میوہ رکھ کر فاتحہ کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ اگر ناجائز ہے تو اس کا سبب بتائے۔

(المستفتی نمبر ۲۵۴۲ نورالسلام (رنگون) ۳ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ ۱۵ فروری ۱۹۳۷ء)  
(جواب ۲۱۴) کسی بزرگ کے حذر کے سامنے حلوی یا میوہ وغیرہ رکھ کر یا صرف اپنے سامنے کھانا شیرینی وغیرہ رکھ کر فاتحہ دینا صحابہ و تابعین و تبع تابعین اور اماموں سے ثابت نہیں۔ (۱) اس لئے یہ طریقہ اور اس کا التزام شرعی امور میں داخل نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ و علی۔

گیارہویں شریف کی محفل کا انعقاد اور مخصوص طریقے پر فاتحہ دینا اصل اور بدعت ہے۔

(سوال) ہمارے یہاں شہر میں ماہ ربیع الثانی میں گیارہویں شریف کی محفلیں منعقد ہو کر گتی ہیں۔ اور فاتحہ بھی بڑی دھوم دھام سے ہوتا ہے۔ فاتحہ میں ”۱۱“ کے عدد کی خصوصیت لازمی ہے۔ گیارہ کو زنی سے لگا کر فواہ کتنی تعداد بڑھادی جائے مگر گیارہ کی تخصیص ضروری ہے۔ اور فاتحہ بھی کوئی خاص ہے جس کو بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ خواندہ لوگوں کو بھی تلاش کرنا پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں چھوٹے بچوں کو عورتیں حضرت غوث پاک کے نام کی چاندی کی ہنسی پہنتی ہیں۔ خیال یہ ہوتا ہے کہ فاتحہ خوانی اور ہنسی پہنانے کے بعد چہ حضرت غوث پاک کی حفاظت میں رہتا ہے۔ میں ۱۹۱۲ء میں حضرت مولانا عبد الکریم صاحب رنج مروا آبادی سے خدمت حاصل کی انہوں نے مجھے یہ تعلیم فرمایا تھا کہ استغفار ۵۵ بار ”درود و شریف دس بار“ سورہ فاتحہ ایک بار، سورہ خدس تین بار پڑھ کر بخیر کرو بروح پاک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ و نیز اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم و جد پیران طریقت و بزرگان دین رحمہم اللہ تعالیٰ عظیم خصوصاً بروح حضرت قبلہ و مولانا فضل الرحمن صاحب قدس اللہ سرہ۔ یہ فاتحہ بعد نماز فجر و مغرب حتی الامکان پڑھتا ہوں۔ ہاں کوئی دن یا تاریخ مقرر کر کے فاتحہ خوانی کا جلسہ میں کرتا ہوں۔ فقر و مسکین کی خدمت کرتا ہوں اور حتی الامکان اپنے حاجت مند بھائیوں کی بھی خدمت کرتا ہوں۔ او یائے کرام کے ساتھ مجھے حسن عقیدت ہے۔ اور ان کے طرز عمل پر چنانچہ نامیت مبارک سمجھتا ہوں۔ اور کسی بزرگ کے نام اگر کسی کھانے کا یا شیرینی کا ثواب پہنچانا ہے تو اس کو کسی غریب کو دے کر اللہ تعالیٰ کے واسطے اس کا ثواب ان بزرگ کو پہنچاتا ہوں۔ اس پر اہل محلہ اکثر مجھ پر طعنہ زنی کرتے ہیں۔ خیر ان کی طعنہ زنی سے مجھے کوئی رنج نہیں ہے۔ مگر خیال یہ ہوتا ہے کہ کہیں میرے یہ حرکات اصول شرع کے خلاف تو نہیں ہیں۔ ان معاملات میں کیا کرنا چاہئے۔

۱- "اس طور مخصوص یعنی فاتحہ مرحومہ کے طبعہ دار اور مہربان دوست ہر دانش چیز کی توانا بن کر زندہ در زان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوتہ در زان خانہ بدست وجود اور خرد بن کر شہر و گھاٹی پر اندھ منقول نہ لحد و دین را خردی و رفتن مذموم است۔" (مجموعۃ الفتاویٰ علی حاشیہ خاصۃ استقامت کی ص ۹۵ ام اشہد انہی لا یور)





گیارہویں شریف اور اس کی فاتحہ کو بے بنیاد قصبے سے ثلاث کرنا درست نہیں۔

(سوال) ہمارے ماما قانچول میں ایک صاحب ہیں۔ انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں نے وعظ میں سنا ہے کہ حضرت غوث پاکؒ نے فرمایا ہے کہ میں اربع النواکی کو مقام ”ہو“ تک گیا اور پھر واپس آگیا۔ اس لئے اس تاریخ مبارک میں جو کوئی گیارہ کے عدد سے میری فاتحہ پڑھے گا وہ بھی اس مقام ”ہو“ تک جہاں تک میں گیا ہوں پہنچے گا۔ اور لفظ ”ہو“ کے عدد بھی نکال کر بتائے کہ ۵ اور ۶ کے عدد ہوئے۔ اس حسب سے گیارہ کے عدد کی ہونی رکت ہے گیارہویں شریف کا جلسہ یا فاتحہ الٰہی کو ہونا چاہئے کیا یہ صحیح ہے؟

المستفتی نمبر ۱۱۰ اندیز احمد عزیز احمد (ریاست ریون) ۱۰ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ۱۹ جولائی ۱۹۳۷ء (جواب ۲۱۶) یہ تمام قصہ اور استدلال کا یہ طریقہ شرعی اصول کے خلاف ہے۔ اجماع کے احکام کے لحاظ سے احکام شریعہ کا ترتیب نہیں ہوتا۔ لفظ ”ہو“ کے گیارہ عدد ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ تاریخ کو فاتحہ دینا جائز ہو جائے۔ یا پھر رکت آجائے۔ گریسا ہو تو اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ اور آنحضرت ﷺ کے اسماء مبارک کے عدد بھی حبرک ہونے چاہئیں۔ اور ہر عدد کے مطابق دن تاریخ یا چیزوں کی تعداد کو معین ہونی چاہئے۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی۔

ایصال ثواب جائز اور مستحسن ہے مگر اس کے لئے معروف ایام کی پابندی درست نہیں۔

(السوال) زید اپنے شیخ کا ان کے یوم وصال کے روز عرس کرتا ہے۔ لیکن قولی یا قبر کو سجدہ اور کوئی ایسا امر نہیں کرتا جو ممنوع ہے۔ کچھ قرآن شریف پڑھا کر اور کسی قدر شریعی و طعام ماحضر کو خالص اللہ کے لئے دینے کی نیت سے اپنے شیخ کو ایصال ثواب کرتا ہے اور پھر شیرینی کو تقسیم کر دیتا ہے۔ اور طعام ماحضر کو طالب علموں وغیرہ کو بخلا دیتا ہے۔ اور اسی طریق پر گیارہویں و بارہویں تاریخ حضور غوث پاکؒ اور دو جہوں کے آقا محمد ﷺ کے لئے بھی ایصال ثواب ہر ماہ کرتا رہتا ہے۔ بحر زید کے اس فعل کو بدعت و گناہ، بتا کر مسلمانوں کو اس سے برگشتہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ دن مقرر کرنا بدعت ہے۔ اور اس طریق سے ایصال ثواب کرنے سے شیرینی وغیرہ بھی حرام ہو جاتی ہے۔ زید جو بابتا ہے کہ نہ میں تخصیص یوم کو واجب جانتا ہوں نہ میں غیر اللہ کے نام پر ان کی عبادت کی نیت سے شیرینی دیتا ہوں۔ میرا اس میں سے کوئی نقص بھی خراب نہیں۔ میرا طریقہ تو وہی ہے جو جو چھپے ہوئے لوگوں کا رہا ہے۔ چنانچہ ابو الخیر صاحب، شاہ محمد عمر صاحب کرامت اللہ صاحب، شاہ محمد یعقوب صاحب، شاہ عبدالرشید صاحب رحمہم اللہ وغیرہم کو میں نے اپنی آنکھوں سے اس طریق کا کاربند دیکھا۔ پس سوال یہ ہے کہ زید کا یہ فعل بدعت ہے یا ناجائز ہے؟ اگر بدعت ہے تو اس کا اور جن بزرگوں کا وہ حوالہ دیتا ہے ان کا کیا حکم ہے؟ زید اگر کبھی امامت کرے تو ہم اس کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں اور اگر جائز ہے تو بحر کا منہ بند کرنے کے لئے ہمیں کیا طریقہ اختیار کرنا چاہئے؟

(۲) زید سوم جمع اور مودود شریف مع القیم بھی کرتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جو لوگ یہ فعل نہیں کرتے ان کو بھی برا نہیں کہتا۔ البتہ یہ ضرور کہتا ہے کہ میں ایسے لوگوں کو اچھا نہیں جانتا کہ جو ایسے افعال کو

بدعت اور گناہ متاثر اچھوں بزرگوں کو بدعتی جنسی نحر است ہے۔ جو علماء ان افعول پر کار بند رہے ہیں، وہ چونکہ ظاہری دباغی دونوں عموماً میں کامل تھے اس لئے ان میں کسی قسم کی برائی کا شبہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔ بحران افعال کو بھی حرام بتلاتا ہے۔ ہذا سوال یہ ہے کہ زید حق پر ہے یا بحر؟

المستفتی نمبر ۷۲۳۷۷۷ اثر علی صاحب۔ پہاڑی دھیرج۔ دہلی ۵۲ھ دی الشفی

(جواب ۲۱۷) ایصال ثواب جائز و مستحسن ہے۔ (۱) اس کو کوئی ناجائز اور بدعت نہیں کہتے۔ لیکن ایصال ثواب کے لئے شریعت مقدسہ نے تعین تدریجی و یومہ و تخصیص اشیاء نہیں کی ہے۔ اس لئے مانعین کا مطلب یہ ہے کہ جس چیز کو خدا تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ اور صبیہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے معین و مخصوص نہیں کیا ہے ہم بھی معین و مخصوص نہ کریں۔ پیارے بزرگوں یا صوبہ و ہم جہلم وغیرہ کو لوگ نے مقرر کر دیا ہے۔ ورنہ حضور انور ﷺ اور صبیہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ سے ان ایام کی تعین و تخصیص منقول اور مروی نہیں ہے۔ نہ ان ہر کت زمانوں میں یہ نام تھے۔ ورنہ ان زمانوں میں ایصال ثواب کا کوئی جہم نہ آیا جاتا تھا۔ جن بزرگوں کے نام سول میں ذکر لئے گئے ہیں۔ وہ بے شک بزرگ اور صلحاء امت میں سے ہیں۔ مگر تباہ و اقداء کے لئے آنحضرت ﷺ کا سوہ حسنہ اور صحابہ کرام اور سلف صالحین کا طریقہ مسلوکہ کوئی اور افضل ہے۔ ان بزرگوں کے اعمال کی ایسی تاویل کرنی لازم ہے کہ ان کا فعل سنت نبوی علی صاحبہا السلام والاتباء کے خلاف قرار نہ پایا جائے۔ ایک صاحب ایمان کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکام اور سنت نبویہ واسوہ آنحضرت ﷺ کے اتباع میں کامل نجات ہے۔ (۲) پس ایصال ثواب کے لئے صحیح طریقہ یہ ہے کہ صدقات یا یہ کا ثواب پہنچانا ہو تو مال حلال میں سے جس وقت جو چیز میسر ہو اس کو خالصانہ کسی مستحق پر صدقہ کر دیا جاوے۔ یا عبادت بدیہ میں سے کسی چیز کا ثواب پہنچانا ہو مثلاً تلاوت قرآن مجید کا یا نفس نماز کا یا ناشی روزے کا تو اس کو جب موقعہ و فراغت میسر ہو ادا کیا جائے۔

پس جو شخص کہ ایام کی تخصیص کو شرعی تخصیص نہ سمجھے اور یا معینہ میں ہی ادا کرے تو اگرچہ اس نے اعتقادی طور پر التزام و تعین نہیں کی۔ مگر اس کے عمل سے ان بے علم لوگوں کو جو اس تخصیص و تعین کو شرعی قسم اور لازمی اور ضروری سمجھتے ہیں۔ التماس پیش آئے گا اور وہ جواز کی محبت پکڑیں گے۔ اس لئے اس کے

اقوال القنونی رحمہ اللہ: "ولا صل فی ذلک عند اهل لسة ان للامان ال يجعل ثواب عمله لغيره صلاة او صوما او حجاً او صدقة او غیر ہا" (ملا علی قاری: شرح کتاب الفقہ الاکبر، مسألة فی ان الدعاء للبعث بجمع حلالاً للمعترلة ص ۱۹۵ ادارۃ المکتب العلمیہ بیروت)

۲۔ لقوله عليه السلام: خير امتي قرى ثم الذين يلونهم ثم ان بعدكم قوماً يشهدون ولا يستشهدون وبحرور ولا يؤمنون ويندرون ولا يعون ويظهر فيهم السمن۔ (بخاری، کتاب المناقب، باب فضائل انبياء الله صلى الله عليه وآله وسلم ۱: ۵۵۵ ترجمہ)

وقال عليه السلام: فانه من بعث منكم بعدى فسوى احتلافاً كثيراً فعليكم بسنتي وسنة الحماء الرشيد امهدين متمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ واياكم ومحدثات الامور فان كل محدثة بدعة وكل باعة صلالة (ابو دؤد، كتاب السنة، باب فی لزوم السنة ۲: ۲۸۷ ط امدادیہ، وترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فی من دعى الى هدى لئ

۲/ ۹۶ ط سعید)  
۳۔ تمترکت فیکم امری لن تخلصوا متمسککم بها کتاب الہ وسنة رسولہ، (مشکوٰۃ عن الموطا، باب الاعتصام بالکتاب والسنة ج ۱ ص ۳۹ ط سعید، ولعل الموطا فی باب النهی عن القول فی القدر "کتاب الہ وسنة نبیہ" (ص ۷۲ ص حیر محمد کراچی)

حق میں بھی بہتر یہی ہے کہ ان ایام معینہ عرفہ کو چھوڑ کر اور جس دن چاہے کرے۔ راہہ کھانا جو صدقہ کی نیت سے دیا جائے وہ حرام نہیں ہو جاتا اگرچہ ایام معینہ عرفہ میں ہی دیا جائے۔ (۱) مگر یہ ضرور ہے کہ وہ فقر و مسکین کا حق ہے، (۲) خواہ کھانا ہو یا شیرینی یا نقد یا جس۔ بہر حال نفس ایسا نوابہ بدعت نہیں ہے۔ بدعت ان قیود و تسمیات و تخصیصات کو مہا جاتا ہے جو غیر شرعی ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ نہ دلی۔

۱۔ شب برات اور گیارہویں کی نیاز کا حکم

۲۔ کسی مزار پر ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھنا۔

(السوال) (۱) شب برات کی نیاز اور گیارہویں کی نیازوں وغیرہ کا کیا مسئلہ ہے۔

(۲) کسی مزار پر ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھنا کیسا ہے۔

المستفتی نمبر ۷۴۷۷ محمد صدیق۔ (دہلی) ۷ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب) (۱) شب برات جتنی شعبان کی پندرہویں رات ایک ہرکت رات ہے۔ اس میں عبادت کرنا ولی اور افضل ہے۔ (۲) مگر مروجہ نیاز اور اس کی مروجہ رسوم بے اصل اور بے ثبوت ہیں۔

(۲) مزار پر ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھنا مباح ہے۔ (۱) مگر بہتر یہ ہے کہ یا تو مزار کی طرف منہ کر کے بغیر ہاتھ اٹھائے فاتحہ پڑھے (۲) یا قبلہ رخ کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھ لے۔ فاتحہ سے مراد یہ ہے کہ ایصال ثواب کی غرض سے کچھ قرآن مجید پڑھ کر اس کا ثواب بخش دے۔ درمیت کے سنے دعائے مغفرت کرے۔ صاحب قبر سے مراد یں مانگنا۔ حاجتیں طلب کرنا یا ان کی منتیں مانگنا یہ سب ناجائز ہیں۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ نہ دلی۔

تبیخ، چالیسوں وغیرہ سے دوسروں کو روکنا اور خود شرکت کرنے کا حکم

(السوال) زید نے عمر سے پوچھا کہ آیا تم گیارہویں یا پندرہویں کرتے ہو۔ عمر نے کہا کہ ہم سب چھرتے ہیں۔ تم کیا کہتے ہو۔ یہ سن کر زید نے کہا کہ تم حرام کھاتے ہو۔ اس پر عمر نے کہا کہ زبان سنبھلو۔ پہلے تم عمل کرو

۱۔ "اگر کسی ابن طور محصور بعمل آورد آن طعام حرام معشود" (مجموعۃ الفتاوی علی هامش خلاصۃ الفتاوی ج ۱، ص ۱۹۵، طبع امجد اکینسی لاہور)

۲۔ "وہم آتست کہ مروجہ ثواب نہ داند و ثواب آن بہت در ساند و عدم را بہ نیت تصدق بقدر اخوانند و ایش نیز یا موت رسانند" (الحوالہ ۱۱)

۳۔ قال فی الدر المختار فی باب الوتر و التواہل: "ومن المندوبات احياء ليلة العيدین، والنصف من شعبان" (ج ۲ ص ۴۳، طبع مسعود)

۴۔ "جتنی جاء البقیع مقام فاطمہ القیام ثم رفع بیدہ ثلاث مرات"۔ "مسلم، کتاب الجنائز: ج ۱ ص ۳۱۳، طبع قدیمی) وقال الامام نووی: فیہ استحباب اطالة الدعاء وتکبیرہ ورفع الیدین فیہ، وفيہ ان دعاء القائم اکمل من دعاء الجالس فی القبر" (الحوالہ ۱۲)

۵۔ تاکثر فی قبرتہ مانگنے کا یہاں نہ ہو۔

۶۔ "وہم آتست کہ مروجہ ثواب نہ داند و ثواب آن بہت در ساند و عدم را بہ نیت تصدق بقدر اخوانند و ایش نیز یا موت رسانند" (الحوالہ ۱۱)

۷۔ سوال از جناب آئی در نیت منظور باشد از خلوت و درخواست نمایند این نوع حرام مطلق بعد کفر است و اگر از مسلمانان کے از اولیائے مذہب خود از اولاد یا مشائخ یا مرادین نوع مذکور از دائرہ مسلمانان خارج می شود (فتاویٰ عزیزی میان در شیمات ص ۱ ص ۳۹ طبع ختمہ جمعیہ دیوبند)

بعد ازالہ دوسروں کو نصیحت کرو۔ خود تمہارا گوشت و خون انہیں کھانوں یعنی گیارہویں، بارہویں، تیسرے، سوواں، پچھواں، چہم، برسی وغیرہ کے ناجائز کھانوں سے پلا اور پل رہا ہے۔ تم ان ناجائز کھانوں سے پرہیز کرنے والوں پر لعن طعن کرتے ہو چہ خوش! جواب دیا کہ ہم تو بے کرچکے، اب نہیں کھاتے۔ چودھواں کھانے کے دو چار ہی دن میں خود زہید نہ کرنے ایک ہی روز میں دو جگہ ظہر اور عصر کے درمیان چہلم کی دعوت میں بڑے ملاں بن کر خود فاتحہ خوانی کر کے اس چہلم کے بدعتی کھانے سے پیٹ بھر اور ڈکار تا ہوا کھلا۔ پھر دوسرے اہل سنت پر بے جا اعتراض کرتا ہے۔

المستفتی نمبر ۹۳۶ حاجی غلام محمد صاحب شوکت۔ مطبع شوکت اسلام (ہنگوڑ) ۲۰ شعبان ۱۳۵۶ھ

۲۶ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۱۹) تیسرے، دسواں، چالیسواں بطور رسم کے کرنا بدعت ہے کیونکہ شریعت نے ایصالِ ثواب اور صدقہ و خیرات کے لئے کسی تاریخ کی دن اور کسی زمانے اور کسی کھانے اور کسی چیز کی تخصیص نہیں کی ہے۔ (۱) لیکن کھانا جو بغرض صدقہ و نہی ایصالِ ثواب پکایا اور کھلایا جائے وہ کھانا ناجائز و حرام نہیں ہے۔ (۲) البتہ پیشواؤں کو ایسے اجتماعات میں شرکت سے احتراز کرنا چاہئے۔ تاکہ ان کی شرکت کو ان اجتماعات کے جوڑے لئے بطور دلیل کے پیش نہ کیا جاسکے۔ (۳) اور چونکہ یہ کھانا صدقہ کا حکم رکھتا ہے (۴) اس لئے صاحبِ نصاب کے لئے اس کا اپنے استعمال میں لانا، اصل مقصد کو بطل کر دیتا ہے۔ اور جو شخص کہ دوسروں کو منع کرے اور خود شریک ہو اور فاتحہ خوانی کرے وہ قاتلِ نفس و الناس (۵) کے ماتحت امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے باوجود بے عملی کا مجرم ہے۔ محمد کفایت اللہ۔

۱۔ ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ کا مخصوص طریقہ اختیار کرنا۔

۲۔ میلاد میں قیام کو واجب اور اس کے چھوڑنے والے کو فاسق اور وہابی کہنا۔

(۳) شبِ برأت فضیلت والی رات ہے

(السوال) (۱) زید کہتا ہے کہ اس صورت سے فاتحہ پڑھنا ایصالِ ثواب کرنا چاہئے کہ کسی مقررہ دن میں آگے

۱۔ وفي الزاوية ويكره الحاذق الطعام في اليوم لادن والثالث وبعد الاسبوع ونقل الطعام الى القبر في المواسم، واحاد الدعوة لقراءة القرآن وجمع الصلوات، والقرآن للحنه او لقراءة سورة الانعام او الاحلاص۔ (رد المحتار، مطلب في سنة الشريعة ص ۲۳۰ ج ۲ ص ۲۳۰ طبع مصر)  
۲۔ تو اگر کسی ابنِ طور مخصوص میں آوردن طعام حرام میشود و خوردن مضائقہ نیست و این را ضروری دانستن مذموم است۔ (بیموتہ الفتاویٰ علی حاشیہ غزالی ج ۱ ص ۹۵ طبع امجد آباد دہلی)

۳۔ الاول۔ ان يعمل بها لخصوص من الناس عموماً، وخاصة العلماء خصوصاً، وتظهر من جهتهم وهذه مقسدة في لاد سلام يشاعنها عادة من جهة العوام استسهالها واستحازتها، لان العالم المنتصب مفتياً للناس بعمله كما هو معتقوله، فاذا نظر الناس اليه وهو يعمل بما هو مخالفه حصل في اعتقادهم جوازہ، ويقولون: لو كان ممنوعاً او مكروهاً لا منع منه العالم۔ (الاجتہاد، فصل في كل ما لا يفتقر الى ج ۲ ص ۹۸ طبع دار الفکر بيروت)

۴۔ وبہرست کہ ہرچہ خواہند خوانند و ثواب نہایت رسانند و علم مراد بہت صدق بقراء خوانند و ثواب نیز اموال رسانند۔ (مجموعۃ الفتاویٰ عسی ہامش خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۱۹۵ طبع امجد اکبلی لاہور)

۵۔ البقرة: ۴۴

کھانا رکھے اور الحمد اور چاروں قل اور درود شریف پڑھنے کے بعد یہ کہہ کر بخشے کہ ان الحمد اور قل اور درود شریف کا ثواب، جو رخصۃ الطفیل پیغمبر خدا کا روح پاک کو پہنچے۔

(۲) اور زید کہتا ہے کہ میاں میں قیام کرنا جب ہے اور اس کا تارک کو فاسق اور باہلی ہے۔

(۳) اور زید کہتا ہے کہ شب، رات شب قدر ہے اور اس میں عبادت کرنا ایک ثواب عظیم ہے۔ اور اسی رات کو اللہ تعالیٰ آخری آسمان سے ندا دیتا ہے کہ کوئی ہے مریض جو مجھ سے شفائے امر اض طلب کرے، اور کوئی ہے بے روزگار جو روزی طلب کرے۔ غرض اسی قسم سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ندا دیتا ہے۔ اور اسی شب میں موت و حیات کے قصے ملتے جلتے ہیں۔ اور بحر کہتا ہے کہ با تعین دن و با تعین طعم اور با اس لمبی چوری عبادت کے اللہ کے واسطے میت کی طرف سے کسی غریب مسلمان کو کھانا اٹھانا چاہئے۔ اور پڑھنا۔ دین پاپہ وغیرہ۔

(۴) در بحر کہتا ہے کہ قیام میاں دشکر ہے۔ جیسا کہ تمہارا خیال ہے کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لاتے

ہیں۔ (۵) اور بحر کہتا ہے کہ اس رات کا شب قدر ہو یا خدا تعالیٰ کا آخری آسمان سے ندا دینا یہ باتیں ضعیف حدیث سے ثابت ہیں۔ اور اس رات کو اور راتوں کے، اور سمجھو۔ اس کو اہمیت مت دو۔

المستفتی نمبر ۲۰۳۲ صوفی قمر الدین صاحب بھاری (آکرہ) ۱۲ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۱۷ انومبر ۱۹۳۷ء (حواب ۲۲۰) (۱) ایصال ثواب جائز ہے۔ (۱) اس کا شرعی طریقہ یہ ہے کہ کچھ مال نقد، کھانا، پڑایا دیکے اور سامان خاصانہ صدقہ کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے کہ اس کا ثواب قدامت کی روح کو پہنچایا جائے اسی طرح عبادت بندہ کا ثواب بھی پہنچایا جاسکتا ہے کہ نفس نماز پڑھ کر یا نفلی روزہ رکھ کر یا تلاوت قرآن مجید کر کے یہ درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب بخش دیا جائے۔ ایصال ثواب کے لئے کسی خاص دن یا تاریخی خاص چیز یا خاص میت یا شخص مخصوص سورتوں کا التزام کر لینا بے ثبوت ہے۔ (۲)

(۲) میاں میں قیام کرنا شنی و کروات کے وقت کھڑا ہو جانا بے ثبوت ہے۔ شریعت میں اس کی اصل نہیں

(۳) اس کو واجب بنانے والا غلطی ہے۔ اور اس کے تارک کو فاسق یا باہلی کہنا بڑا گناہ ہے۔

(۳) شعبان کی چند راتوں میں شب ایک افضل رات ہے اس میں آسمان دنیا پر رحمت خداوندی سے گناہگاروں کی

۱۔ قال فی الثانیة: "صرح عثمان بن مایہ باب الحج عن العیر بن اللہسان ان یجعل ثواب عمه لعمه صلاۃ او صوماً و صدقة او غیرها کذا فی الہدایۃ۔" (۲) ۲۳۳، ۵۹۵، ۵۹۶ (۳) ۵۹۵، ۵۹۶ (۴) ۵۹۵، ۵۹۶ (۵) ۵۹۵، ۵۹۶

۲۔ حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرماتے ہیں: "انسان در کار خود مختار است میر سدا کہ ثواب خود را بہ بزرگان، بھان گردانہ لیکن نہ ای بکار وقت دروزہ بھین نمودن و ما بہ مقرر کردہ سنت است۔ چیر کہ: آن ترغیب صاحب شرع و تعین وقت ناشد آں نفس بہ سنت و خوف سنت سید مانا ہوئی تحت سنت حرام است و ہی بر کز رواہ شد۔" (فتاویٰ حوزہ) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۵۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۵۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۵۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۵۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۵۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۵۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۵۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۵۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۵۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۵۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۶۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۶۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۶۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۶۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۶۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۶۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۶۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۶۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۶۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۶۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۷۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۷۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۷۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۷۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۷۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۷۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۷۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۷۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۷۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۷۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۸۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۸۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۸۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۸۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۸۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۸۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۸۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۸۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۸۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۸۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۹۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۹۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۹۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۹۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۹۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۹۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۹۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۹۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۹۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۹۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۰۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۰۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۰۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۰۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۰۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۰۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۰۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۰۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۰۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۰۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۱۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۱۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۱۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۱۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۱۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۱۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۱۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۱۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۱۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۱۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۲۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۲۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۲۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۲۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۲۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۲۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۲۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۲۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۲۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۲۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۳۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۳۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۳۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۳۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۳۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۳۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۳۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۳۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۳۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۳۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۴۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۴۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۴۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۴۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۴۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۴۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۴۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۴۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۴۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۴۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۵۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۵۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۵۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۵۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۵۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۵۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۵۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۵۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۵۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۵۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۶۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۶۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۶۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۶۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۶۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۶۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۶۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۶۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۶۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۶۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۷۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۷۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۷۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۷۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۷۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۷۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۷۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۷۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۷۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۷۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۸۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۸۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۸۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۸۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۸۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۸۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۸۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۸۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۸۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۸۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۹۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۹۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۹۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۹۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۹۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۹۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۹۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۹۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۹۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۹۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۰۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۰۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۰۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۰۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۰۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۰۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۰۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۰۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۰۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۰۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۱۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۱۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۱۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۱۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۱۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۱۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۱۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۱۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۱۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۱۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۲۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۲۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۲۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۲۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۲۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۲۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۲۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۲۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۲۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۲۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۳۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۳۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۳۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۳۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۳۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۳۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۳۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۳۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۳۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۳۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۴۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۴۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۴۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۴۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۴۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۴۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۴۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۴۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۴۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۴۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۵۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۵۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۵۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۵۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۵۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۵۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۵۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۵۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۵۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۵۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۶۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۶۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۶۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۶۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۶۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۶۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۶۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۶۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۶۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۶۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۷۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۷۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۷۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۷۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۷۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۷۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۷۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۷۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۷۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۷۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۸۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۸۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۸۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۸۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۸۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۸۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۸۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۸۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۸۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۸۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۹۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۹۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۹۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۹۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۹۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۹۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۹۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۹۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۹۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۹۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۰۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۰۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۰۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۰۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۰۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۰۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۰۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۰۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۰۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۰۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۱۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۱۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۱۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۱۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۱۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۱۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۱۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۱۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۱۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۱۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۲۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۲۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۲۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۲۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۲۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۲۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۲۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۲۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۲۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۲۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۳۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۳۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۳۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۳۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۳۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۳۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۳۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۳۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۳۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۳۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۴۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۴۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۴۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۴۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۴۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۴۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۴۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۴۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۴۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۴۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۵۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۵۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۵۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۵۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۵۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۵۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۵۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۵۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۵۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۵۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۶۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۶۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۶۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۶۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۶۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۶۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۶۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۶۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۶۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۶۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۷۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۷۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۷۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۷۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۷۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۷۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۷۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۷۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۷۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۷۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۸۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۸۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۸۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۸۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۸۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۸۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۸۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۸۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۸۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۸۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۹۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۹۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۹۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۹۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۹۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۹۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۹۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۹۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۹۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۳۹۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۰۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۰۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۰۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۰۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۰۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۰۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۰۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۰۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۰۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۰۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۱۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۱۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۱۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۱۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۱۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۱۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۱۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۱۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۱۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۱۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۲۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۲۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۲۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۲۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۲۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۲۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۲۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۲۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۲۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۲۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۳۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۳۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۳۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۳۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۳۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۳۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۳۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۳۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۳۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۳۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۴۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۴۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۴۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۴۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۴۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۴۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۴۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۴۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۴۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۴۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۵۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۵۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۵۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۵۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۵۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۵۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۵۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۵۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۵۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۵۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۶۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۶۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۶۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۶۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۶۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۶۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۶۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۶۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۶۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۶۹) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۷۰) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۷۱) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۷۲) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۷۳) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۷۴) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۷۵) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۷۶) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۷۷) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۷۸) ۱۰۳، ۱۰۴ (۴۷۹) ۱

معانی کا احاطہ ہوتا ہے۔ اور مہابت کرنے والوں کو ڈاب زیادہ مانتا ہے۔ (۱) اس کی فضیلت کی روایت قابل عمل ہے۔ (۲) محمد کفایت اللہ کا لہجہ۔

کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ دینے کا حکم۔

(السوال) کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ پڑھنا کیسا ہے۔ ہمارے موضع میں دستور ہے کہ پیسے فاتحہ امام مسجد سے دیو اور آدھا کھانا تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ آدھا دریا باندی میں لے جا کر ڈال دیا جاتا ہے۔ یہ کیسا ہے؟ اس کو بھید یا اسرار تصور کرتا ہے۔ شرک تو نہیں ہے؟

المستفتی نمبر ۲۲۵ حافظ محمد صدیق صاحب (سہارنپور) ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۱۹ جون ۱۹۳۸ء (جواب ۲۲۱) کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ دینے کی رسم بے اصل ہے۔ (۲) کھانا اللہ کے واسطے کسی مسکین کو دے دیا جائے۔ (۳) بس یکن کافی ہے۔ اور جو چھ پڑھ کر ثواب پہنچاتا ہے وہ بغیر کھانا سامنے رکھے ہوئے پڑھ کر ثواب پہنچا دیا جائے۔ آدھا کھانا دریا باندی میں ڈالنا جائز ہے۔ اور اس کو اسرار سمجھنا غلط ہے۔ محمد کفایت اللہ کا لہجہ۔

۱۔ شب برات کے موقع پر نیاز فاتحہ کا حکم۔

۲۔ میلاد میں ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا کیسا ہے

(السوال) (۱) شب برات کے موقع پر نیاز فاتحہ جیسا کہ عموماً رائج ہے کیا ہے۔ فاتحہ کرنے کا کیا طریقہ ہے۔ یہ کیونکر ہونا چاہئے۔ (۲) میا و شریف میں وقت ذکر ولادت شریف آنحضرت ﷺ قیام کرنا کیسا ہے۔ آیا درست ہے یا درست ہے۔

المستفتی نمبر ۲۲۴ نبی یار خان (فیض آباد) ۳ رجب ۱۳۵۷ھ ۳۰ اگست ۱۹۳۸ء

(جواب ۲۲۲) (۱) شب برات کے موقع پر نیاز فاتحہ جو عموماً رائج ہے کہ حواپکا کر اس پر نیاز فاتحہ ضروری سمجھتے ہیں یہ بے اصل ہے۔ شریعت مقدسہ میں اس کی کوئی سند نہیں ہے۔

۱۔ "ومن المدومات احياء لبلى لعنوا من مصان ولبنى العبدین وعشرو ذی الحجة و ليلة النصف من شعبان۔"

(فتح المعین علی شرح صحیح البخاری، مسنین باب لوتروا لوالق، ج ۱ ص ۲۵۳ سعید)۔

۲۔ "ثم حمله سیدنا من مبارک باری اپنی کتاب" فقہاء اہل سنت نے نبی کریم ﷺ میں شب برات کی فضیلت پر متعدد روایات نقل کرنے سے منع فرماتے ہیں۔ "فقہہ الاحادیث بمجموعها حجة علی من وعظ انه لم یثبت فی فضيلة ليلة النصف من شعبان شیخ۔" (الواب العاصم باب جاء فی ليلة النصف من شعبان، ج ۳ ص ۳۴۲) ناصر محمد عبدالحکیم الکتبی صاحب المکتبة السلفية بالمدينة المنورة

۳۔ "ایں طور مخصوص (یعنی طعام و رازق و ممدود ست برداشتہ چیز کی خواندہ) نہ دروہن" تحفہ صلی اللہ علیہ وسلم پودہ در زمان خلافت وجود در قرون قدسہ و رماہا لہجہ مقبول شدہ و این را ضروری دانستن نہ موانع است۔" (مجموعہ التنبیہ علی ملامش غلامہ التنبیہ، ج ۱ ص ۹۵) امجد اکبر (دہلی)

۴۔ "و نیز آیت کہ ہرچہ خواندہ خواندہ ثواب آن میت رساند و طعام را بہ نیت تصدیق بقرا خواندہ و ثواب نیز با موات رسانند۔" (حواصیال)

(۲) میاؤ میں ذکروادت کے وقت قیام کرنے کی کوئی سند نہیں۔ اس سے یہ قیام ترک کرنا چاہئے (۱)  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ علی۔

ایصال ثواب کے لئے جمع ہونے والوں کو کھانا کھلانے کا حکم۔

(السوال) اس قصبے میں ایک شخص سال بھر میں چند مرتبہ حسب اتفاق اپنے شیخ کی روت و ایصال ثواب کھانا کھلا کر قرآن شریف و کلمہ طیبہ پڑھوا کر کرتا ہے۔ تعین تاریخ و ماہ نہ عقیدہ ضروری سمجھتا ہے اور نہ عمل ہی میں اس نے تاریخ و ماہ کا التزام کیا ہے۔ بلکہ جب اس کو استطاعت و توفیق ہوتی ہے نمازی و نیک لوگوں کو بلا کر خواندہ حضرات سے قرآن شریف اور ناخواندہ لوگوں سے کلمہ طیبہ پڑھواتا ہے۔ اس کا یہ عمل دس سال سے ہے اور چند سال تک ایصال ثواب میں کھانا کھلاتا رہا۔ حاضرین میں اہل علم و ذکر ہونے کی وجہ سے اس مجلس میں علمی مذاکرہ و علماء و صلحاء امت کے حوالہ اللہ کی یاد تازہ کرنے والی حکایات ہوتی تھیں۔ اس فرصت احباب سے فائدہ اٹھانے کی غرض سے خیال کیا گیا کہ اگر اس موقع پر چھ قرآن اور کلمہ خوانی ہو جایا کرے تو ہم خرابو ہم ثواب کا مضمون ہو۔

چنانچہ سال بعد تلاوت و کلمہ خوانی کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔ بیچ آیت یادگیر کسی مخصوص سورت کی تلاوت یا کھانے پر ایصال مروجہ یہاں مطلقاً نہیں اور نہ شخص مذکور ان چیزوں کو جرت سمجھتا ہے۔ وہ نہایت راسخ العقیدہ متبع سنت بزرگان امت کی صحبت سے فیض یافتہ ہے۔ اس کے شیخ نہایت عابد و زاہد حامی سنت ماقی بدعت اور مقبول علاقہ دہی تھے۔ موافق و مخالف ان کے تقدس کے قائل ہیں۔ اطراف میں ان کے مریدین و معتقدین کی کافی تعداد ہے۔ مدعوین اپنے شیخ کے ایصال ثواب کو باعث خیر و برکت سمجھتے ہوئے شریک ہوتے ہیں۔ یہ طعام قرآن خوانی کی اجرت میں یا قرآن خوانی طعام کے لالچ میں نہیں ہے۔ یہ بات اول تو اہل انانہ معمول پر نظر کرنے سے معلوم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ شروع میں صرف طعام سے ایصال ہوتا تھا۔ فرصت احباب کو غنیمت سمجھتے ہوئے قرآن خوانی جاری کی گئی۔ ثانیاً مجلس کے طرز و ہیئت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قرآنی خوانی میں اجرت کا شائبہ نہیں ہے۔ حاضرین میں ایسے متورع اور مقدس لوگ ہوتے ہیں جو اس سے بالکل اجرت پر کہیں قرآن خوانی کرنے جائیں۔ انہیں حاضرین میں شیخ کے مرید بہرے سے خرقہ کر کے اس ایصال میں شرکت کے لئے آتے ہیں۔ اجرت کے شائبہ کی نسبت بھی ان کی طرف بعید ہے۔ ان کا صرف شدہ خرقہ اس حاصل شدہ اجرت یعنی طعام سے یقیناً زیادہ ہوتا ہے۔ پھر ان پڑھنے والوں میں کتنے ہی آدمی طعام میں شریک نہیں ہوتے اور کتنے ہی کھانے والے ایسے ہوتے ہیں جن کو پڑھنے کا اتفاق نہیں ہوتا۔ اس جز کو

۱۔ عن انس رضى الله تعالى عنه قال: "لم يكن شخص احب اليهم من رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانوا اذا راوه لم يقولوا له معلومون من كراهية لذلك" (ترمذی، ۲۰۳۲، المستعید)  
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ اپنے لئے قیام کو پسند نہ کرتے تھے اور یہی وجہ ہے کہ حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم چاہتے کہ ان کو آپ سے امتحان صحبت کی قیام نہ کرتے تھے۔ و پھر ان جب کہ آپ کا کسی مجلس میاؤ میں ان کی شریعت سے جملہ حق نہیں لارہے کی کو نظر آتے ہیں پھر کسی مرتب قیام نہ ہاں اور مستحب قرار دیا جاسکتا ہے۔

خاص طور پر اس لئے صاف کیا گیا کہ جناب دلا کا ایک فتویٰ یہاں پیش کیا جا رہا ہے جس میں کہ تلاوت کی اجرت میں طعام ہونے کے شانہ پر اس کو ناجائز تحریر فرمایا ہے۔

فی زمانہ درس قرآن درس حدیث و فقہ مامت و افتاد غیرہ کئی چیزیں ہیں جن میں کہ اجرت کا شائبہ نہیں بدھ متیقن ہے۔ اور جو مجبوری و اضطرر کی حد سے مقبوض بھی جرت پر کرائی جا رہی ہیں۔ اس صورت میں کھانے اور پھانے والوں کی نیت کا علم ہونے بغیر محض شبہ میں حرمت کا حکم بعید معلوم ہوتا ہے۔ جو تفتتا یہاں سے بھیجا گیا تھا اور جس پر آپ نے اجرت کا شائبہ ہونے کی وجہ سے ناجائز ہونے کا حکم تحریر فرمایا تھا اور اس میں وہ قعات کو اصلی حالت میں نہیں دکھلایا گیا۔ عربینہ ہذا میں حالات کو صحیح طور پر دکھلایا گیا ہے۔ بہر حال مذکورہ بالا صورت میں جو حکم کہ جناب والا اہل عدلی میں ہو تحریر فرمائیں۔ نظر سہولت آپ کے فتویٰ مذکور کی (جو اتفاق سے مجھ تک پہنچ گیا ہے) نقل بھیجتا ہوں۔ اور ایک نقل حضرت مرحوم جامع عالم مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کی بھیجتا ہوں جس میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے شائبہ اجرت لگائے بغیر جواز و عدم جواز کی صورتیں صاف طور سے تحریر فرمائی ہیں۔

### نقل فتویٰ علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

(سوال) ایک صوفی شرع صاحب، حال اپنے پیشوایان شریعت و طریقت کو دوسرے تیسرے ماہ ثواب رسائی کی غرض سے کام جمید و فرتان جمید، در کلمہ طیبہ سوال کھ مرتبہ کا وظیفہ کرتا ہے اور قرآن خوانی اور کلمہ طیبہ پڑھنے والوں کو کھانا لوجہ اللہ تعالیٰ کھلاتا ہے لیکن ان مور کو واجب و فرض بھی نہیں سمجھتا محض فعل مشائخ خیال کرتا ہے۔ دوسرے لوگ مرد و بدعت اور ناجائز کہتے ہیں۔ در یہ کہتے ہیں کہ یہ فعل مشائخ نے بھی نہیں کیا۔ لہذا یہ جائز ہے یا مرد و بدعت؟ بیجا تو جروا ۱۵/۱۱ اپریل ۱۳۹۷ء

(جواب ۲۲۳) قرآن پڑھنے والوں کو در کلمہ طیبہ پڑھنے والوں کو کھانا کھانا اجرت کا شائبہ رکھتا ہے۔ آپ نے ایسا کرنا بدعت نہیں (۱) یونہی تلاوت اور کلمہ خوانی کی جرت لینا دینا جائز نہیں۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ و علی۔

۱۔ وقد رده الشيخ غير الدين الرمي في حاشية البحر في كتاب الوقف حيث قال: ان معنى به حوار الاحاذ استحسانا على تعميم القرآن لا على اقرء المجردة كما صرح به في التاخر خاتمة حيث قال لا معنى لهذه الوصية ولصلة القاري بقراءته لان هذا بمنزلة الاحرة والاحارة في ذلك باطله وهي بدعة ولم يفعلها احد من الخلفاء وقال في الولوالحية ما يصح ولو اراد قس صديق او قريب به وقراءته عند ضيق من القرآن فهو حسن، اما الوصية بذلك فلا معنى لها ولا معنى ايضا لصله القاري، لان ذلك ينسب استنجاه على قراءه القرآن وذلك باطل ولم يفعل ذلك احد من الخلفاء ۵۱ (رد المحتار ج ۶ ص ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰)

۲۔ قال ناه الشريعة في شرح الهدية ان لقراءه بالاحرة لا يستحق الثواب لا للميت ولا للقارئ وقول العبي في شرح الهدية، ويجمع القاري للديناء والاحاذ والمعطى انما ان (رد المحتار ج ۶ ص ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰)



## نقل فتویٰ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ از فتاویٰ رشیدیہ

حضرت گنگوہی کے فتویٰ کی وضاحت اور سوال مذکور کا مکرر جواب۔

(سوال) اٹھارواں۔ ہر سال اپنے پیر یا استاد کی ہر سی کرے۔ یعنی جب سال بھر مرے ہوئے ہو جائے تو ایک دن مقرر کر کے اس روز کا نام عرس شریف رکھتے ہیں اور اس دن کھانا پکا کر تقسیم کرادے۔ مسکین کو ور ختم کرنا شیخ آیت قرآنی کا تو یہ صوفیائے کرام کے یہاں اور ہماری شریعت میں کیا حکم ہے۔ جائز ہے یا ناجائز ہے؟  
(جواب) کھانا تاریخ معین پر کھانا کہ پس و پیش نہ ہو بدعت ہے (۱) اگرچہ ثواب پہنچے گا۔ اور طریقہ معینہ عرس کا طریقہ سنت کے خلاف ہے۔ ہند بدعت ہے۔ (۲) اور بلا تعین کر دینا درست۔ (۳) فقط انتہی فتویٰ رشیدیہ ص ۸۰ مطبوعہ شمس المطالع۔ مروا آباد بلد لول۔

المستفتی نمبر ۲۳۸۹ عبد اللہ خاں صاحب (بجور) ۹ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء

(جواب ۲۲۴) حضرت اقدس محدث گنگوہی نور اللہ مرقدہ کے سامنے جو سوال پیش کیا گیا تھا۔ اس میں تعین یوم کا ذکر تھا اور قرآن خوانی یا کلمہ خوانی کا مطلقاً کرنے تھا۔ صرف ایک معین تاریخ پر بغرض ایصال ثواب کھانا کھلانے کے متعلق سوال تھا۔ حضرت اقدس کا جواب بالکل صحیح ہے کہ کھانا کھانا بتعین تاریخ بدعت ہے۔ بغیر تعین تاریخ (اور بغیر قرآن خوانی و کلمہ خوانی) ہو تو درست ہے۔ میرے سامنے جو سوال آیا اس میں تعین یوم و تاریخ کا ذکر نہ تھا۔ یہ پوچھا گیا تھا کہ یہ قرآن مجید و رکلمہ پڑھا کر پڑھنے والوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے اس میں اجرت کا شائبہ ہوتا ہے۔ اس لئے میں نے اپنے جواب میں اس کی تصریح کر دی اور اب مزید تفصیل مندرجہ سوال سے اتنا اور معلوم ہوا کہ اس مجلس کا اس قدر اہتمام کیا جاتا ہے کہ دور دور سے لوگ کرلیہ خرچ کر کے آتے ہیں اور شریک مجلس ہوتے ہیں۔ یہ وجہ بھی اس مجلس کی کراہت اور بدعت کے لئے کافی ہے۔ یونکہ ایصال ثواب کی مجلس کا یہ اہتمام قرونِ غلط میں نہ تھا اور نہ اس کی کوئی اصل ہے۔ جو لوگ سفر کر کے آتے ہیں وہ بغیر سفر سے اور بغیر خرچ سے اپنے حُرموں پر قرآن مجید و رکلمہ پڑھ کر ایصال ثواب کر سکتے ہیں۔ اور یہ کھانا اگر ایصال ثواب اور صدقہ کی نیت سے کھلایا جاتا ہے تو کیا اس میں کوئی ایک نصب شریک

۱۔ "مقرر کردن روز و موقع و یا تعیین و اور اضروئی کا سخن در شریعت محمدیہ حلیت نیست" (مجموع الفتاویٰ علی حاشیہ خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۹۵ الامجد اکیڈمی لاہور)۔

حضرت شاد عبدالعزیز محدث دہلوی در فتاویٰ عزیزی فرمادے "استان در کار خود مختار است مگر سد کہ ثواب خود را است از رکان با ایمان نردانہ لیکن برائے اینکار وقت و روز تعیین نمودن واجب ہے مقرر کردن بدعت است" (عنوان عظام ایصال ثواب ج ۱ ص ۹۷ کتاب خاتہ رحیمیہ دہلوی)۔

۲۔ "لا یجوز ما یفعله الجهل بقور الاولیاء والشهداء من السجود والطواف حولها واتخاذ السرج والمساجد الیہا ومن الاحتجاج بعد الحول کالاعباد ویسمونه عرساً" (قاضی ثناء اللہ پانی پتی، تفسیری مظہری، اکل عرن تفسیر آیت ۶۳ کا فہرہ ۲ ص ۲۶ ص ۶۵ خط کتاب خاتہ مسجد راولپنڈی)۔

۳۔ خرطومیہ خلافت شرع امور کا کتاب کیا جاتا ہے۔

نہیں ہونا صرف فقراء و مسکین ہی کھاتے ہیں۔ اگر ایسا نہیں ہے تو ایصالِ ثواب کے پردہ میں ایک جدید رسم نیا بنایا ہے۔ ولا نجات الا فی اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابہ محمد کفایت اللہ کاں اللہ۔

چلم اور کھانے پر فاتحہ دینا نابدعت ہے۔

(السوال) متعلقہ چلم وغیرہ

(جواب ۲۲۵) چلم، اور مروجہ دودھ پریا کھانے پر فاتحہ (۱۰۰) لانا بے اصل بدعت ہے۔

محمد کفایت اللہ کاں اللہ دہلی۔

بزرگانِ دین کی قبروں پر چدریں چڑھانا، عرس منانا اور ان کو حاجت روا سمجھنا ناجائز ہے؟

(سوال) قبور بزرگانِ دین پر خدیفہ آرائش چڑھانا اور ایک دن مقرر کر کے سال بہ سال میلہ منایا جانا خدا کے دلی مراد ان سے طبع کرنا ناجائز ہے یا نہیں۔

(جواب ۲۲۶) بزرگانِ دین کی قبروں پر خلاف چڑھانا (۳) اور میلے کرنا (۴) یا ان سے اپنی مرادیں مانگنا

ناجائز ہے۔ (۵) جو لوگ یہ کام کرتے ہیں وہ سخت گنہگار ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے سوا کسی سے مراد پوری کرنے

کی طاقت نہیں ہے۔ اور اس کے سوائے دوسرے کو حاجت روا سمجھنا شک ہے۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ دہلی

دوسرہ امینہ دہلی

الجواب صحیح احقر مظہر الدین غفرلہ

۱۔ "ازہدات شیعہ ماہرہ امہ اللہ است و امامہ با سویم و چلم و شش ہای فاتحہ سالیہ و این ہمدار عرب اول وجود نہ و مصلحت است کہ غیر توحید ارتحال میت تا روزہ الامام ایٹان یک شبہ روزہ کے نہ شد۔" (شادون اللہ و اقلیہ الوضیۃ فی التبعیۃ الوسیۃ و التتاب

مجموعہ و صاحب امر عرب و مترجم محمد عیوب قادری ص ۵۳ شادون اللہ لکھنؤ۔ صدر جمعیۃ تہذیب پاکستان سن ۱۹۶۳ء)

مولانا عبدالغنی کھنوی مجموعہ نقلاوی میں لکھتے ہیں شیخ عبدالحق محدث دہلوی دریا سائن الہربکات سے نو سید و تلمذ بعد سے یا ششای یا جس

روزہ میں یاد نہ ہو درمیان روزانہ بخش کنندہ مال دیکھائی بیٹو بندہ چیز۔ داخل اعتبار نیست بہتر آست کہ روزہ "مجموعہ نقلاوی علی

حاشیہ خاتمہ نقلاوی: ص ۹۵ امام احمد لکھنؤی لکھتے ہیں)

۲۔ "فاتحہ مروجہ (یعنی عمامہ راہ روزہ و نہ دوست برداشتہ چیز) (وائدن) اس طور مخصوص نہ در میان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ در زمان خلفائے بعدہ و جو حق و رتقہ بخشید و بچشم اندہ عقول محمد۔" (مجموعہ نقلاوی عمی ہاشم خلاصۃ الفتاویٰ حوالہ بالا)

۳۔ قال فی الشیخۃ "فی الاحکام علی الحجة تکرہ السنو علی القصور او" (۲۶ ۲۳۹ سعید)

۴۔ "لا تجعل قبری عیدا" (ابوداؤد، کتاب المصاکن، باب زیارة القبور ۱، ۲۸۶) امام دہلویہ ملتان، حضرت شادون اللہ محدث دہلوی حدیث شریف میں فرماتے ہیں لا تجعلوا زیارة قبری عیدا اقول هذا اشارة الى سد مدخل التعریف کما فعل

اليهود و النصارى بقبور انبياءهم و جعلوها عيدا او موسما بمرثلة الحبح" (تیسارہ اہل لفظ، محبت فی الذاکر و ما تعلق بہا

ج ۲ ص ۷۷ ط المکتبہ السلفیہ لاہور) نیز تصحیحات فیہ میں لکھتے ہیں "و من اعظم البدع ما احترعوا فی امر

القبور و اتخذوها عیدا" (ج ۲ ص ۶۴)

۵۔ "وہ آئندہ ہذا استقبال چیز کیلئے خصوصیت بچھائی دلوں و مثل دلوں فرزندہ یار ان یا دفع امر اخص یا طول عمر و مانند این چیز باب تلمذ دعا و سوال از جناب الہی در نہایت منظور شدہ و مخلوقے درخواست نماید این نوع حرام مطلق بلکہ کفر است۔ و اگر از مسلمان کسی از ایہ تلمذ نہ ہو، از خود و یا شاید یا مرد و یا زن نوع مدد خواہد از و از مسلمان خارج میشود۔" (شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، فتاویٰ عزیزی، باب ۱۰، شہادت پر مشتمل ج ۱ ص ۳۶ کتاب خانہ رشیدیہ لکھنؤ)

## فصل دہم مسئلہ سجدہ تعظیمی

- ۱۔ سجدہ تعظیمی کا حکم۔
  - ۲۔ کسی بزرگ کے ہاتھوں کو بوسہ دینا اور اس کے گھٹنے کو ہاتھ لگانے کا حکم۔
  - ۳۔ علی بخش، رسول بخش، نام رکھنا اور یا رسول اللہ کہنے کا حکم؟
- (سوال) (۱) سجدہ تعظیمی کا حکم کیا ہے؟ (۲) کسی بزرگ کے ہاتھ کو بوسہ دینا اور گھٹنے کو ہاتھ لگانا میرا ہے جب کہ اس کے لئے جھٹنہ بھی پڑتا ہے۔ (۳) علی بخش، رسول بخش، پیر بخش نام رکھنے اور یا رسول اللہ کہنا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۵۱۱ اظفر علی قریشی صاحب - امرتسر - ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۲۰ جولائی ۱۹۳۷ء (جواب ۲۲۷) (۱) سجدہ تعظیمی غیر اہل حق حرام ہے۔ اور بیت عبادت ہو تو کفر ہے۔ (۲) کسی بزرگ کے ہاتھ کو بوسہ دینا جائز ہے (۲) اور اس کے گھٹنے کو ہاتھ لگانا مباح ہے۔ ان دونوں صورتوں میں جو جھٹنا پڑتا ہے، وہ بضرورت ہوتا ہے۔ اس جھٹنے سے تعظیم مقصود نہیں ہوتی۔ ہاں قصداً تعظیم کی غرض سے جھٹنا کر رکوع کی حد تک پہنچ جائے حرام ہے۔ (۳) (۲) علی بخش، پیر بخش، رسول بخش نام رکھنا اچھا نہیں ہے کہ اس میں شرک کا شائبہ اور ایسا ہے۔ (۴) اسی طرح صلوٰۃ مقام کے ماہور یا رسول اللہ من اور یہ سمجھنا کہ فرشتے حضور کو صلوٰۃ و سلام پہنچاوتے ہیں، جائز ہے۔ (۵) محمد کفایت اللہ کان اللہ و ولی۔

## قبر کے سامنے سجدہ تعظیمی یا سجدہ عبادت کا حکم

(از اخبار انجمیہ دہلی۔ مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۵ء)

- (سوال) زید کہتا ہے کہ قبر کو سجدہ تعظیمی کرنا حرام ہے اور سجدہ عبادت کفر ہے۔ مگر سجدہ تعظیمی سے کفر لازم نہیں۔ یعنی سجدہ تعظیمی کے کرنے والے کو کافر نہیں کہنا چاہئے۔ البتہ مرتکب فعل حرام کا ہے۔

۱۔ "و کذا یفعلون من من ثقل الارض بین یدی العلماء والعطاء فحرام والفاعل والراعی بہ آمان لانه یشبه عبادة الوثن وھل یکرھ ان علی روح العادة والتعظیم کفر وان عینی روح النحیة لا و صار آئما من نکا للکبرۃ و فی المنطق التواضع لعلہ حرام۔" (اصحیح بخاری ۶/۳۸۳، ۳۸۴) سعید

۲۔ "ولا یس تقبیل ید الرجل لعالم والمتورع علی سبیل لبرکۃ درو۔" (تذکرۃ اہل بیت در تذکرہ ۶/۳۸۳) سعید

۳۔ "وفی الزمہدی الا یماء فی السلام الی قریب الرکوع کا لیسجد۔ و فی المحيط انه یکرھ الا لحناء للسطان وغیرہ او" (رد المحتار ج ۶ ص ۳۸۳) سعید

۴۔ "بجو اسم کہ ایسا مذموم غیر مشرور سزاوار از لازم نہیں سبب علما ز تسبیح بعد النبی وغیرہ منع سناہ اند۔" (مجموعۃ الفتاویٰ علی حاشیہ خاتمۃ الفتاویٰ ج ۳ ص ۳۷۷) علامہ اکبر الی لادور

۵۔ "ان للہ ملائکة سیاحین فی الارض یلعنوں من امنی السلاہ۔" (نہال، کتاب الصلوٰۃ باب التسلم علی انبی سلی اللہ علیہ وسلم ۱/۳۳) سعید

(جواب ۲۲۸) زید کا یہ کہ "قبر کو سجدہ تعظیمی کرنا حرام اور سجدہ عبادت کرنا کفر ہے" صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ تعظیم کے لغوی معنی سے سجدہ کرنا اور عبادت کی نیت سے سجدہ کرنا ایک ہی معنی رکھتا ہے۔ اور عوام ان دونوں باتوں میں کوئی صحیح فرق نہیں کر سکتے۔ نہ سمجھ سکتے ہیں۔ اس قائل کو بھی دھوکہ لگا ہے۔ شاید یہ سجدہ تہیہ کو سجدہ تعظیمی کے غلط سے قبیح کر رہا ہے۔ سجدہ تہیہ البتہ باعتبار اپنے مفہوم کے سجدہ عبادت سے جدا کا شے ہے۔ لیکن عوام کے منسوب حال یہی ہے کہ ان کو مطلقاً سجدہ بغیر اللہ کا شرک ہونا سمجھایا جائے۔ تاکہ احتراز کا اس کی ان سے امید ہو۔ باقی رہا کسی سجدہ تہیہ کے کرنے وے پر مشرک کا حکم لگانا تو اس میں حیطہ کرتا مفتی کا کام ہے۔ والتواضع لغير الله حرام كذا في المنقسط (ہندیہ (۱) ص ۳۰۴ ج ۵) وان سجد للسلطان بنية العبادة اوله تحضره النية فقد كفر كذا في جواهر الاخلاطی (ہندیہ (۲) ص ۳۰۴ ج ۵) وكذا ما يفعلونه من تقبيل الارض بين يدي العلماء والعظماء فحرام والفاعل والراضي به التائب لانه يشبه عادة الوثن وهل يكفران على وجه العبادة والتعظيم كفروا على وجه التحية لا وصادر اتما مرقبا للكبيرة وفي المنقسط التواضع لغير الله حرام (درمختار (۲) ص ۲۶۸ ج ۵) محمد كفايت الله غفر له۔ مدرسہ امینیہ دہلی

مرشدیاء الدین کو سجدہ تعظیمی کرنا جائز نہیں۔

(زاخباہ اشعریہ: دہلی۔ مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۲۸ء)

(سوال) مرشد کو اور ماہر پ کو سجدہ تعظیمی کرنا کیسا ہے؟

(جواب ۲۲۹) سجدہ تعظیمی اور سجدہ عبادت یک چیز ہے۔ اور سجدہ تہیہ دوسرا ہے۔ سجدہ تعظیم اور سجدہ عبادت غیر بند کے لئے موجب کفر ہے۔ کیونکہ غیر اللہ کی تعظیم سجدہ کے ساتھ کرنا اور اس کی عبادت سجدہ کے ساتھ کرنا دونوں کا نادر ایک ہے۔ ہاں سجدہ تہیہ میں مقصد جداگانہ ہوتا ہے۔ تحیت کے معنی اور میں کہ اپنے مرنے والے کو، وفات کے وقت کوئی ایسا لفظ نہایا گیا کام کرنا جو تہذیب و ملت اور ملنے والے کی خوشنودی کا باعث ہو تہیہ ہے۔ تہیہ کے لئے ضروری نہیں کہ ملنے والے یا بھوکہ رلہ درجے والے درجہ ہونے سے سب تہیہ کے مستحق ہوتے ہیں۔ اور تہیہ کا موعود سب کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے صاحبزادوں کا سجدہ حضرت یوسف علیہ السلام کے لئے سجدہ تعظیم نہ تھا بلکہ سجدہ تہیہ تھا۔ کیونکہ اس زمانہ میں ملاقات کے وقت تہیہ کا یہ طریقہ رائج اور شریعت حاضرہ میں جائز تھا۔ (قرآن پاک میں ملائکہ کا سجدہ حضرت آدم علیہ السلام کو بھی تہیہ تھا۔ (۵) یہ دونوں سجدے (فرشتوں کا حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ۔ اور

۱۔ کتاب اعرابہ: اباب النعمان و آخرون ج ۵ ص ۳۶۹ ج ۱۔

۲۔ ما تفرق: سب اعرابہ: اباب النعمان و آخرون ج ۵ ص ۳۶۹ ج ۱۔

۳۔ درمختار: ۳۸۳، ۳۸۴ ج ۱۔

۴۔ "لم يكن عبادة له بل تحية واكراما، ولد امتنع عنه ابليس وكان جائزا فيما مضى كما في قصة يوسف" (رد المحتار ۶ ج ۳۸۳)

۵۔ "احتفلوا في سجود الملائكة قبل كان لله تعالى والنوحه الى ادم لتسريف وقيل بل لادم عبي وجه التحية والاكرام ثم سبح، والصحيح الثاني ولم يكن عادة له بل تحية واكراما." (رد المحتار ۶ ج ۳۸۳، ۳۸۴ ج ۱)

حضرت یعقوب علیہ السلام اور بھائیوں یا صرف بھائیوں کا سجدہ حضرت یوسف علیہ السلام کو (سجدہ تحیہ تھے) اور جائز تھے۔ حضرت حق تعالیٰ نے نقل فرمائے ہیں۔ اور شرائع سابقہ کے احکام جو قرآن پاک یا حدیث میں نقل لئے جائیں شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں اس وقت حجت اور قابل عمل ہوتے ہیں۔ جب شریعت محمدیہ میں ان کے خلاف احکام موجود نہ ہوں۔ اگر شریعت محمدیہ میں ان کے خلاف احکام موجود ہوں تو شرائع سابقہ کے احکام حجت نہیں ہوتے۔

اب شریعت محمدیہ کا حکم یہ ہے کہ سجدہ تعظیمن یعنی سجدہ عبادت غیر اللہ کے لئے اتفاقاً کفر ہے (۱) اور سجدہ تہیہ غیر اللہ کے لئے حرام ہے۔ (۲) اور اس کے جواز کی کوئی دلیل نہیں۔ جو لوگ کہ قرآن مجید میں ذکر ہے ہوئے سجدوں سے شریعت محمدیہ میں سجدہ تحیث کے جواز پر استدلال کرتے ہیں وہ قانون استدلال و احتجاج سے ناواقف ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی۔

۱۔ "ان علی وجه العبادۃ والتعظیم کفر" وقال شمس الانامۃ السرخسی: "ان کان لغیر اللہ علی وجه التعظیم کفر اہل قبل الفہستانی۔ وفي الظہیریۃ بکفر بالسجدۃ مطلقاً۔" (در مختار مع الشامی ج ۶ ص ۳۸۳ طبع سعید)  
 ۲۔ "ان علی وجه التحیۃ لا وصار انما مرتکباً للکبیرۃ۔" (در مختار ج ۶ ص ۳۸۳ طبع سعید)

## نوال باب

### بدعات اور اقسام شرک

اہل بدعت کے ساتھ میل جول رکھنا کیسا ہے؟

(سوال) بدعتیوں کے یہاں کھانا جائز ہے یا نہیں اور ان کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۷۰۷ عبد الستار (گیا)

(جواب ۲۳۰) اہل بدعت سے خدا مار کھنا، چھ نہیں۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی۔

۱۔ مجالس تعزیہ منعقد کرنے والے کے ایمان اور امامت کا حکم۔

۲۔ مولود شریف منان اور اس میں قیام کرنا بے اصل ہے۔

(سوال) تعزیہ داری کرنے والا شخص جو شیعوں کی طرح تعزیہ داری کرتا ہے اور تعزیہ کی مجالس منعقد کرتا ہے اس میں میرا نہیں دوپیر و دیگر شعرائے مذاب کی غزلیں و نوئے گاٹا اور سنتا ہے۔ علم چڑھاتا ہے منت مانتا ہے۔ اور منت تعزیہ کی رکھتا ہے، مسلمان کہنا سکتا ہے یا بشرک ہے۔ اس کی امامت جائز ہے یا نہیں۔

(۲) مولود شریف جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو اس کا طریقہ کیا ہے؟ قیام کرنا کیسا ہے؟

المستفتی نمبر ۳۳۲ نذیر احمد۔ ضلع جیلا۔ ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۲ھ ۳۴ ستمبر ۱۹۳۳ء

جواب (۲۳۱) (۱) ایسا شخص گنہگار ہے۔ مشرک۔ ہونے کا بھی خوف ہے۔ اس کی امامت بھی مکروہ ہے (۲)۔

(۲) حضور نور ﷺ کے حالات مبارکہ بیان کرنا تو نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہے۔ مگر موجودہ

مجالس میلااد بہت سے امور منکرہ پر شامل ہونے کی وجہ سے غیر شرعی ہیں۔ (۳) قیام جو مخصوص ذر و اوت کے موقع پر کیا جاتا ہے، بے صل ہے۔ (۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی۔

۱. ولا توکوا الی الذین ظلموا، فتمسکوا بالار (ہود ۱۱۳۰) وعن العس ۱۰ "لا تحالّس صاحب بدعة فانه يمرض قلبك والا عصام، الوجه الثالث من الفلح، ومعناه، عمن بعد لصحابة رضى الله تعالى عنهم، ج ۸ ص ۸۳، (الفتحیر، ۱) ۲) کبر و لمعة فاسق و جند من صاحب بدعة (تویر باصا ص ۱۰۵۹، ۱۰۶۰ ص ۱۰۶۱) ۳) ہذا لیس مجالس میں شرکت کرنا اور اقامت کرنا دونوں ناجائز ہیں۔

(۴) حتی اس پر کوئی شرعی دلیل قائم نہیں ہے۔ بلکہ آپ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں کبھی اپنے لئے قیام کو پسند نہیں فرمایا تو آپ کی وفات کے بعد آپ کے لئے قیام کو کبھی جائز یا مستحب ہو سکتا ہے، جب کہ آپ کا مجلس میلااد میں کسی شرعی دلیل سے علت نہیں ہو رہی تو آپ کسی کو نظر آتے ہیں۔ ترمذی ابواب دہاں میں ہے "کماؤ، اذا راوه لم یقولوا لما یعلمون من کواہیتہ لذلت" (باب ما یأتی برہان قیام الرضی للرجل ۲۰ ص ۱۰۴) (۱) ص ۱۰۴

دس محرم کو کچھ روزہ پکانا، شربت پکانا، نیا پڑا پھنسا اور سرمہ لگانا بے اصل ہے۔  
(سوال) زید سنتا ہے کہ شربت پکانا، کچھ روزہ پکانا، نیا پڑا پھنسا، آنکھوں میں سرمہ لگانا یہ سب سنت ہے۔  
کچھ روزہ اس وجہ سے سنت ہوا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جو دی پہاڑ پر جا کر لگی۔ جب کشتی سے اترے  
تو کچھ روزہ پکایا یہی دن عشرہ محرم کا تھا۔ جرات ہے کہ شربت پکانا، کچھ روزہ پکانا نیا پڑا پھنسا آنکھوں میں سرمہ لگانا  
نبی ﷺ سے اس کے متعلق کوئی صحیح حدیث مروی نہیں۔ یہ سب افتراء ہے۔

المستفتی نمبر ۳۴۹ سیدہ حمہ بی شاہ (میرٹھ) تاریخ الاول ۱۳۵۲ھ مطلق ۲۴ جون ۱۹۳۴ء  
(جواب ۲۳۲) کچھ روزہ پکانے کی کوئی سند نہیں۔ یہ بالکل بے اصل ہے۔ البتہ عاشوراء کے دن روزہ رکھنا۔ (۱) اور  
پنے اہل و عیال پر رزق جتنی کھانے پینے کی اس روز فراخی کرنا۔ (۲) مسنون ہے۔ البتہ سرمہ لگانے کی روایت  
ضعیف ہے۔ (۳) بھروسہ نہ اسے موضوع بھی نہ ہے۔ (۴) نیا پڑا پھنسا کی کوئی روایت نہیں۔ اور جو کام کہ روافض  
کرتے ہیں، ان میں ان کی مشابہت اہل سنت کو نہ کرنی چاہئے۔ (۵) محمد کفایت اللہ کا ان اللہ دلہا۔

عشرہ محرم میں سبیل لگانا، فاتحہ دینا بدعت ہے۔

(سوال) محرم کے شروع عشرہ میں یعنی چاند رات سے دسویں تاریخ تک شربت کھانا پڑا یا اور کوئی چیز پر  
فاتحہ ام حسین مایہ السلام نہ دے کر کسی کو دیتا اسی ارادہ سے سبیل کرنا کیا ہے۔ اور اس طرح حضرت  
امام حسین مایہ السلام کو ثواب پہنچتا ہے یا نہیں۔

المستفتی نمبر ۳۶۵ امیر بخش صاحب گدھ مکتبہ تاریخ الاول ۱۳۵۲ھ مطلق ۲ جولائی ۱۹۳۴ء  
(جواب ۲۳۳) ایصال ثواب کے جواز میں کوئی کام نہیں۔ اور حنفیہ کے نزدیک عبادات بدئیہ و مایہ دونوں کا  
ثواب پہنچتا ہے۔ (۱) لیکن ایصال ثواب کے لئے کسی تاریخ یا کسی شے کی تخصیص جو قرون ثلاثہ مشہور لمبا لکھیا گیا ہے  
و مثلاً مذہب رحمہم اللہ سے منقول نہ ہو، نہ کرنی چاہئے۔ (۲) حضرات حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ثواب

- ۱۔ "عن ابن عباس قال: "ما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يتحرى صيام يوم فضله علي غيره الا هذا اليوم يوم عاشوراء  
وهذا الشهر يعني شهر رمضان" (الذری، کتاب اعمام باب ما يوم عاشوراء، ص ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰)  
۲۔ قال فی الدر المنثور، وحديث التوسعة على العيال يوم عاشوراء صحيح وقال ابن عابدين في الرد: وهو "من وسع  
على عباده يوم عاشوراء وسع الله عليه لسنة كلها" ثم قال الكلام وقال نعم حديث التوسعة ثابت صحيح كما قال  
الحافظ السيوطي في الدرر (الدر المختار رد المحتار، ج ۳، ص ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱)  
۳۔ "وحديث الاكتحال فيه ضعفه لا موضوع كما رعه ابن عبد العزيز" (در مختار ۲، ص ۳۱۹، ۳۲۰)  
۴۔ قال ابن عابدين: "ولا يلزم منه الاحتجاج بحديث الاكتحال يوم عاشوراء كيف وقد حرم وضعه الحافظ السخاوي  
في المقاصد الحسنه، وبعده غيره منهم صلا على القاري في كتاب الموضوعات، ونقل السيوطي في الدرر المنتشرة عن  
الحاكم انه منكر الخ" (رد المحتار ۲، ص ۳۱۹، ۳۲۰)  
۵۔ "فقل في مطالب المومنين عن امامنا ابی حنیفہ: انه لا يجوز التشبه بالرافض ومن تشبه بقوم فهو منهم" (نفق  
المفتی اسائل، ص ۶۶، کتاب فتن مجیدہ، ص ۱۲۸)  
۶۔ "الاصل ان الانسان له ان يحل ثواب عملة لغيره صلاحاً او صوماً او صدقة او غيرها عند اهل السنة والجماعة"  
(حدیث ۱، ص ۲۹۱، کتاب شرک طبع ستان)  
۷۔ "ومنها وضع الحدود، والنزاه الکبیات، والبیات المعینة، والعبادات المعینة في اوقات معينة لم يوجد لها ذلك  
التعین فی الشریعة" (الاعلام، ص ۱۰، اسائل شامی، ج ۱، باب الاول، ص ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱





(جواب ۲۳۶) آخری چار شبہ کے متعلق جو باتیں مشہور ہیں اور ذور سمیں اور کی جاتی ہیں یہ سب بے اصل ہیں۔ کھانا سامنے رکھ کر کھانا دینا بے اصل ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کا اندلہ۔

محرم کے ایام میں تعزیہ بنانے کے لئے چندہ دینے کے بجائے حلیم تیار کر کے تقسیم کرنا کیسا ہے؟

(سوال) زید اور اس کے بعض احباب تعزیہ اور براق کے بنانے میں چندہ دیا کرتے تھے۔ اب منع کرنے سے اس بات پر راضی ہوئے ہیں کہ تعزیہ اور براق میں کوئی چندہ نہ دیا جائے۔ اور آپس میں چندہ کر کے حلیم پکا کر غرب میں تقسیم کر دی جائے۔ ان صورت میں تعزیہ اور براق کی شرکت سے مسجد کی رہے گی۔ اور بہت سے آدمی جو ان دونوں چیزوں میں چندہ دیتے ہیں وہ بھی چندہ نہ کر دیں گے۔ اور اس دوسری تحریک میں شریک ہو جائیں گے آیا اس غرض سے یہ دوسری تحریک جائز ہے یا نہیں۔ اور شرناس کی کچھ اجازت ہو سکتی ہے یا نہیں۔

المستفتی نمبر ۱۳۹۵ مولوی محمد یوسف۔ چوڑی دالان۔ دہلی ۱۱ محرم ۱۳۵۶ھ ۲۱ مارچ ۱۹۳۷ء (جواب ۲۳۷) تعزیہ اور براق تو طعنانہ جائز ہیں۔ (۲) اور ان میں چندہ دینا گناہ ہے۔ (۳) اگر اس کام کو چھوڑ کر اس رقم کا حلیم پکا کر غرب کو تقسیم کر دیا جائے تو تعزیہ اور براق بنانے کے گناہ سے تو نجات مل جائے گی مگر محرم کے ایام مخصوصہ میں خاص طور پر حلیم پکانا اور تقسیم کرنا یہ بھی بدعت ہے۔ (۴) شہیدان کربلا رحمۃ اللہ علیہم جمعین کی ادا اح طیب کو ثواب پہنچانے کے لئے محرم کا انتظار نہ کرنا چاہئے۔ اور نہ حلیم شریف کی تخصیص کرنی چاہئے بلکہ جس وقت جو چھ میسر ہو صدقہ کر کے اس کا ثواب بخش دینا چاہئے۔ فقط محمد کفایت اللہ کا اندلہ۔

(۱) تعزیہ، علم، دلدل، نانا، ان کی تعظیم کرنا اور مر اوں مانگنا، اور سینہ کو ملی کرنا وغیرہ سب امور حرام ہیں۔

(۲) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر غضب خلافت اور یزید کی ولی عہدی کے لئے بیعت لینے کا الزام کہاں تک درست ہے؟

(سوال) (۱) تعزیہ بنانا۔ سم نکالنا، دلدل، نانا، تخت اٹھانا، ہمندی نکالنا، مرثیہ پڑھنا، تعزیہ سے منت مر د مانگنا اور اس کا چومنا چاٹنا، نوحہ و زاری کرنا، چھاتیوں کو ٹٹا وغیرہ اور دئے شرع شریف کیسا ہے۔

۱. "میں نے یہ طور مخصوص (یعنی آخر ۴۰۰ ہجری) میں زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وندہ در زمان خانیہ و دو جوان در قرون غت کہ مشہور ہوا ہے اندر منقول شدہ "بمجموعہ الفتاویٰ علی ہاشم خاں غازی" ص ۹۵ (۱) محمد آکیدی (پور)

۲. "تقریباً در دور مشر و عمر یا اخیر آن دو شخص ضرر آن صورت قبول و علم تیار کردن دلدل (غیر ذلک) بہ امور بدعت است نہ در قرن اول نہ در قرن ثانی نہ در قرن ثالث۔" "بمجموعہ الفتاویٰ علی ہاشم خاں غازی" ج ۳ ص ۳۳۳ (۲) محمد آکیدی (پور)

۳. لقولہ تعالیٰ: "ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔" (المائدہ: ۲)

۴. "ومہا وصح الحدود، والنظام الکیمیات والہبات المعینہ، والنظام العبادات المعینہ فی اوقات معینہ لم یوجد لہا ذلک النعین فی الشریعۃ" (الاعتصام، ابو اسحاق الشاطبی، الباب الاول فی تعریف البدع، ج ۱ ص ۳۹ ط دار الفکر بیروت)





المستفتی نمبر ۶۲۳ء ۱۷۱۱ھ میں بموسائی (شیعہ پوند) ۲۲ رجب ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۸ ستمبر ۱۹۳۷ء (جواب ۲۴۱) جعلی اور مصنوعی قبر بنانا گنہ ہے خصوصاً جب کہ مقصد و رویہ گمنا ہو۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی۔

بارہ ربیع الاول کو کاروبار بند رکھنا اور اس پر مجبور کرنا کیسا ہے؟

(سوال) ہنگوڑے مسلمانوں کے دو گروہوں سے دو مختلف اشتہارات شائع ہوئے ہیں۔ ایک گروہ کہتا ہے کہ بارہویں ربیع الاول کو دکانیں بند کرنا بدعت ہے تو دوسرا گروہ کہتا ہے کہ سنت عشق رسول ہے، چونکہ دونوں اشتہارات میں ہندوستان کے عالم بہ بدل ہیں۔ اس بدعت عوام میں بے چینی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ ساتھ ہی اشتہارات بھی روانہ شد مت ہیں۔

المستفتی نمبر ۲۲۴۸ جناب مرتضیٰ خاں صاحب (ہنگوڑی) ۱۳ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ ۴ مئی ۱۹۳۸ء (جواب ۲۴۲) جماعت تاجران میاں جات معتمد ہنگوڑ کی طرف سے جو اشتہار شائع ہوئے ہیں اور اس میں میراج فتویٰ درج ہے، وہ فتویٰ ان مولوں کے متعلق ہے جو شرعی احکام و رشت پر عمل نہیں کرتے اور رواج کو شریعت پر مقدم رکھتے ہیں۔ اس فتویٰ کا تحقق ۱۲ ربیع الاول کو کاروبار بند رکھنے سے کچھ نہیں۔ کاروبار بند رکھنے کے بارے میں اس اشتہار کا لب و لہجہ اسلام، تعلیم اور تہذیب کے خلاف ہے۔ مخالفین کے متعلق اس قسم کے الفاظ استعمال کرنا جیسے کہ اس اشتہار میں استعمال کئے ہیں ایمانی طریقہ نہیں ہے۔ بدعت مسلمانوں میں اختلاف و بغض و عنادوت پیدا کرنا ہے جو ہر طرح قابل افسوس ہے۔

۱۲ ربیع الاول کو کاروبار بند رکھنے کوئی شرعی حکم نہیں ہے جو دکان بند نہ کرنے سے پر خد اور رسول کی طرف سے کوئی الزام نہیں ہے۔ مگر یہ لوگ اس کو چند اور وہابی کہتے ہوئے خدا و رسول سے نہیں ڈرتے آریہ لوگ عشق رسول کی کو سمجھتے ہیں کہ اس دن پناکاروبار بند رکھیں تو خرابی کے اس کو شرعی حکم نہ سمجھیں اور کسی کو احسن وطن نہ کریں اور کسی کو مجبور نہ کریں تو خیر۔ لیکن ان کو اس بات کا حق نہیں کہ بغیر ہدایت شرعیہ خود ایک بات ایجاد کریں پھر اس کو دوسروں سے جبر آرائیں۔ اور چونکہ اس کو ایسے الفاظ سے یاد کریں جو اشتہار میں لکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اتباع سنت کی توفیق عطا فرمائے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

تقریر داری کی رسم ناجائز ہے۔

(سوال) تقریر داری جو عموماً ہندوستان میں رائج ہے درست ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۴۰۴ نبی یار خاں شیخ فیض آباد ۳۰ رجب ۱۳۵۵ھ مطابق ۳۰ اگست ۱۹۳۸ء

(جواب ۲۴۳) تقریر داری کی رسم سراسر ناجائز ہے۔ (۱) اس میں بعض چیزیں حرام و بعض افعال شرک اور بعض بدعات محدثہ ہیں۔ یہ رسم واجب التکرار ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

.....  
۱۔ تقریر داری در عشرہ محرمہ یا غیر ان و ساحق صریح و صورت قیور و علم تیار کو دن دلند و غیر دلند بن ہسمہ امور بدعت است نہ در قرآن و نہ در حدیث و نہ در فہم ثالث۔ (تجوید متاوی علی حاکم جامعہ افتخاری ۳۳۳-۳۳۴ طبعہ الیومی لاہور)

ماور جب میں ”نبی کاروٹ“ بنانا بدعت اور جہالت ہے۔

(سوال) لوگ علیٰ خصوص کا نیا واڑ کے آدمی اس ماہ رجب المرجب میں ”نبی صاحب کاروٹ“ بناتے ہیں (یعنی کدہم کے آنے کے ساتھ حسب استطاعت مصالح یعنی پیڑ مرث، بجی، شکر، بادام، پستہ، چھتولہ، خشکاش، سونف، کشمش، وغیرہ) کر کوئی ٹھہر میں رو کوئی تنور میں روئی پکاتے ہیں۔ بعض ن روٹ ورکھ دیتے ہیں۔ اور عید البقر کے گوشت کے ساتھ نیز عید البقر کے اندوختہ گوشت کو اس روٹ کے ساتھ کھاتے ہیں۔ اور ثواب سمجھتے ہیں) اور اس روٹ کے بنانے کو اس ماہ رجب میں ضروری بلکہ ثواب عظیم جانتے ہیں۔ اور اگر کوئی کتاہلی ملانے یا اسے خلاف مرسوم شرعیف نہ دے تو اسے وہابی وغیرہ نام سے موسوم کر دیتے ہیں اور اپنی بات کو جانے نہیں دیتے۔ پس :-

(۱) کیا یہ روٹ نبی ﷺ کا فرمان ہے؟ (۲) کیا حضرات خلفاء رضوان اللہ علیہم اجمعین نے فرمان کیا ہے؟ (۳) کیا عشرہ مبشرہ یا کسی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے حکم شدہ ہے؟ (۴) کیا فعل تابعین یا تبع تابعین سے ثابت ہے؟ (۵) کیا امامان مذہب اربعہ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کی فقہ سے یا گیا ہے؟ (۶) کیا پیروان پیروغوث الاعظم عبد القادر جیلانی نے اس کی تعمیم دی ہے؟ (۷) کیا کسی پیر فقیر، زرگان دین کا یہ فعل ہے؟ (۸) کیا علمائے زمانہ حلیہ کا حکم ہے کہ یہاں نبی صاحب کاروٹ کیا کرو؟ (۹) اگر مذکورہ سوالات سے نہیں ثبوت نہیں تو اس پر پڑے رہتا، اور بلاناہد ہر سال کرتے رہنا بلکہ کرنا ضروری جاننا گمراہی ہے یا نہیں؟ (۱۰) کیا ہم یہ مستفسرہ صفت کاروٹ کریں؟ ایسا شرع شریف کا حکم یا آپ علماء حق کا ہے؟ ہر اے مریابی جو یہاں صواب مرست فرمائیں۔

المستفتی نمبر ۲۸۰۲۸۰ ایم۔ یو۔ شیرزی۔ جام نگر (کامیواڑ) ۳ رجب المرجب ۱۴۰۲ھ ۲۹ جولائی ۱۴۰۲ء (جواب ۲۴۴) اس روٹ کے بارے میں نہ نبی صاحب ﷺ کا فرمان ہے، نہ حضرات خلفاء اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ارشاد ہے، نہ حضرات عشرہ مبشرہ یا کسی اور صحابی رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اجازت ہے، نہ یہ چاروں اماموں یا تابعین یا تبع تابعین کا حکم اللہ سے ثابت ہے نہ حضرت پیروان پیروں کسی اور مرشد طریقت نے اس کا حکم دیا، نہ معتبر علماء امت نے اس کو جاری کیا۔ لہذا یہ محض ایک بدعت اور جہالت ہے۔ (۱) اور اس پر پڑے رہتا ضلالت و گمراہی ہے۔ (۲) محمد کفایت اللہ کا لفظ اللہ۔ وہابی

”یوم صدیق اکبر“ منانے کا حکم۔

(سوال) چند اشخاص ایک صاحب کے پاس گئے اور کہہ کہ ہم ”یوم صدیق“ منانا چاہتے ہیں۔ اس شخص نے

۱۔ کیونکہ ”یوم صدیق“ ہر روز ہے جو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ کے بعد دین میں بغیر کسی شرعی دلیل کے نکالی جائے۔ (الغیر اس شرح شریف کے) ۲۔ ہر روز ۱۵ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے (۳۔ من اصر علی امر مذہب و حطہ عزما ولم یعمل بالحقصة فقد اصاب منه الشیطان من الاضلال فکیف بمن اصر علی بدعة او مکر۔) (مرقاۃ ج ۳ ص ۳۱۱ التلخیص فی التلخیص)

بر جستہ جواب دیا کہ تمہارے اس فقرے سے میرے قب کو بے حد تکلیف ہوئی۔ تم اس خیال کو ترک کر دو اور یہ نیا فقہ نہ کھڑا کرو۔ اب آپ بروئے شریعت ایسے شخص کے بارے میں تحریر فرمائیں کہ اس شخص کے متعلق شریعت میں کیا حکم ہے؟ یوم صدیق، از روئے شریعت کیسے ہے؟ بیوا تو جروا۔

المستفتی نمبر ۲۴۳۰ محمد افتخار الدین خان صاحب شاہ جہاںپوری ۲۴ جمادی الثانی ۱۴۱۵ھ

(جواب ۲۴۵) ”یوم صدیق“ منے سے اگر یہ غرض ہو کہ ایک دن کوئی جلسہ کر کے حضرت صدیقؓ کے مناقب و فضائل کی تبلیغ کی جائے تو یہ جائز ہے۔ (۱)

اگر اس شخص کا مقصد اس جواب سے یہ ہو کہ وہ صدیقؓ آبر کے مناقب کی تبلیغ کو پسند کرتا ہے تو بے شک وہ مورد الزام ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر اس کا مقصد یہ ہو کہ اس طرح خاص یوم صدیق کے نام سے ایک جدید رسم پیدا کرنا مصلحت عامہ اسلامیہ کے منافی ہے، اور بجائے فائدے کے اس کا ضرر زیادہ ہے تو اس پر کوئی الزام نہیں آسکتا۔ (۲) یوم صدیق کا نام رکھنے بغیر بھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب کی تبلیغ کی جاسکتی ہے۔ اور اس میں کوئی فتنہ بھی نہیں ہوگا۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

قبر پر گنبد بنانا یا قبر کو پختہ بنانا ناجائز ہے۔

(سوال) حضرت خواجہ قطب الدین خجیر کا کی رحمۃ اللہ علیہ جو اکابر اولیائے کرام میں سے دہلی میں گذرے ہیں، ان کا مزار آج تک خام چلا آ رہا ہے۔ ایک شخص کہتا ہے کہ مجھ کو بشارت ہوئی ہے کہ میرا مزار بچا رہے گا اس پر گنبد پختہ بناؤ۔ چنانچہ ایک شخص مستعد ہو گیا ہے کہ ان کے مزار پر گنبد بنا دے۔ لہذا اعماء کرام سے سوال ہے کہ کیا شرعاً اس بشارت پر عمل کرنا نیز کسی قبر پر عمارت و گنبد وغیرہ پختہ بنانا درست ہے یا نہیں۔ مطابق کتاب و سنت و مذہب حنفیہ کے جواب مرحمت فرمایا جائے بیوا تو جروا۔

المستفتی نمبر ۲۴۳۵ حاجی محمد صدیق ولد حاجی احمد۔ قوم شیخ ساکن پھانک جیش خاں دہلی۔

(جواب ۲۴۶) قبر پر گنبد بنانا یا قبر کو پختہ بنانا ناجائز ہے۔ صریح طور پر حدیث شریف میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ (۱) ایسی بشارت (یعنی خواب) جو کسی نامشروع فعل کے ارتکاب کی ترغیب دے قابل التفات و قابل عمل نہیں ہے۔ اس کا جب خیال آئے تو لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنا چاہئے۔ یہاں تک کہ یہ خیال جاتا رہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

(۱) ”لاباس بالجلوس للوعظ إذا أراد به وجه الله تعالى كذا في الوجيز للكردي“ (الفتاوى العالمگیریہ، كتاب الكراهية، الباب الرابع في الصلاة والتسبيح، ج ۵ ص: ۳۱۹ ط: ماجدہ كوثنہ)  
(۲) ”ومنها وضع الحدود، والتميز الكيفيات والهيئات المعينة والتميز المعينات المعينة في أوقات معينة لم يوجد لها ذلك الصنيع في الشريعة“ (العصام أبو إسحاق الشافعي، الباب الاول في تعريف البدع الخ: ۱/۳۹ ط: دار الفکر، بيروت، لبنان).  
(۳) ”ولا يخصص، ولا يطين، ولا يرفع عليه بناء وقيل لا بأس به وهو المختار كما في عبارة السراجية وقوله وقيل لا بأس به بالغ المناسب ذكره عقب قوله ولا يطين لان عبارة السراجية كما نقله الرحمتي ذكر في تجريد أبي الفضل ان تطيين القبور مكروه، والمختار انه لا يكره“ و عزاه اليها المصنف في المخيض. وما ابناء عليه فلم ارم من اختار جوازہ. وفي شرح المعينة عن منية المعنى، المختار انه لا يكره التطيين. وعن أبي حنيفة: يكره ان يبنى عليه بناء من ميت اولى او نحو ذلك لمروى جابر: نهى رسول الله عن تخصيص القبور وان يكتب عليها وان يبنى عليها رواه مسلم وغيره اه“ (الدر المختار، رد المحتار، ج ۶ ص ۲۳۷ سعید)

پانچ محرم الحرام کو ”سبز چوکی“ کا تعزیہ نکالنا بدعت ہے :

(سوال) زید ہر سال پانچویں محرم الحرام کو بنام ”سبز چوکی“ اپنے محلے سے اپنے اہتمام میں چندہ وغیرہ کر کے نہایت شان و شوکت سے اٹھاتا ہے۔ سبز چوکی بڑے جلوس کی شکل میں اٹھتی ہے۔ گیس کے بندے ہوتے ہیں۔ تم کرنے والے ہوتے ہیں۔ عورتوں کا مجمع غرض زیارت جلوس ہوتا ہے۔ انگریزی باجہ بھی جتا ہے۔ زید کہتا ہے کہ اس تعزیہ داری سے ہمارا مقصد شان اسلام دکھانا ہے۔ اور یہ کہ کافر اس کو روکتے ہیں، ان کی ضد مد نظر ہے۔

اس چوکی کی واسطے راستہ لینے اور چوک کی زمین حاصل کرنے کے واسطے مقدمہ بھی ہو چکا ہے لیکن مسلمانوں کو کامیابی نہیں ہوئی۔ اب وہ چوکی دوسرے راستے سے اٹھتی ہے۔ اس راستے کو بھی روکنے کی کوشش کی گئی، مگر اس کوشش میں کفار ناکام رہے۔

المستفتی نمبر ۴۰۷۲ مفتی مہدی حسن کاتب، مفتی پورہ غازی پور۔ ۱۳ محرم ۱۳۶۲ھ

مطابق ۲۰ جنوری ۱۹۴۳ء

(جواب ۶۴۷) لاخیر الا فی اطاعة الله واطاعة رسوله واضح ہو کہ دنیا اور آخرت کی کوئی بھلائی اللہ تعالیٰ اور اس کے مقدس نبی کی اطاعت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ کفار کی ضد میں کوئی کام کرنا یا یہ سمجھنا کہ کسی ناجائز چیز میں اسلام کی شوکت ظاہر ہوگی، صحیح نہیں ہے۔ یہ سبز چوکی بدعت ہے۔ (۱) اس میں روپیہ خرچ کرنا اسراف ہے جو حرام ہے۔ (۲) باجے جانا، (۳) عورتوں کا اجتماع (۴) یہ سب امور ممنوعہ عہدہ ہیں۔ روافض کی اقتدا ہے۔ (۵) اہل سنت کے مذہب کی اور سنت رسول ﷺ کی مخالفت ہے۔ لہذا اہل سنت پر اس عمل کا ترک کرنا اور گزشتہ سے توبہ کرنا واجب ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

۱۔ کہو کہ شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں ”لا من حقیقة البدعة ان لا يدل عليها دليل شرعي لا من نصوص الشرع ولا من قواعدہ“ (الاعتصام بالباب الثالث: ج ۱ ص ۱۹۱، ۱۹۲ دار الفکر بیروت)  
 ۲۔ ”ان المبلون کفوا احوال الشیطین“ (الاسراء: ۲)  
 ۳۔ ”ومن الناس من يشعري لهو الحديث الخ“ (عن: ۶) وقال الحسن البصري: ”نزلت هذه الآية في الغناء والمزامير“ (تفسير ابن كثير: ج ۳ ص ۳۳۲، ۳۳۳ سبیل اکیڈمی لاہور)  
 ۴۔ ”ليس للنساء نصيب في الخروح الا مضطرة“ (الحی قولہ) وليس لهن نصيب في الطرق الا الحواشي۔ (روا بطبرانی فی الکیم، بحوالہ پردہ کے شرعی احکام از مولانا شرف علی تھانوی، ص ۳۵ دار اسلامیات لاہور)  
 ۵۔ نقل فی مطالب المومنین عن امامنا ابی حنیفہ انه لا يجوز التشبه بالروافض ومن تشبه بقوم فهو منهم“ (فتح المفتی والسائل ص ۲۶، ۲۷ مکتب خانہ مجیدیہ مکتب)

- ۱۔ اللہ کی ذات و صفات میں حضور ملیہ السلام کو شریک نہ کرنا۔
  - ۲۔ یہ کہنا کہ احمد اور احد میں صرف میم کا فرق ہے۔
  - ۳۔ عالم الغیب ہونا صرف خدا کی شان ہے۔
  - ۴۔ رسول اللہ ﷺ اور تمام اولیاء کو حاضر و ناظر جاننا۔
  - ۵۔ سرود سننا حرام ہے۔
- (سوال) ایک شخص یہ شعر و نظم میں پڑھتا ہے۔

بیت اللہ خداوند، دینا جو تم نے محمد کو دینا دیا وہی ہم پر ہے

پڑھنے کے بعد اتنا ہے یہ شعر باطل صحیح ہے اس واسطے کہ جو صورت محمد ﷺ نے وہی صورت بعینہ باری تعالیٰ کی ہے۔ یہوند باری تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی شکل پر پیدا کیا ہے۔ اس کے بعد اتنا ہے کہ تمام اشیاء اور ذات کو جانتے ہیں۔ اتنا سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو اور تمام اولیاء کو حاضر و ناظر جانتا ہے اور بتا ہے جس جگہ اور جس وقت ان کو پکار دہماری فریاد سنتے ہیں اور امداد کرتے ہیں۔ سو یہ کہ سرود سنتا ہے اور اس کو حلال اور باعث نجات جانتا ہے۔ ایسے شخص کے متعلق شرع کا کیا حکم ہے۔

(جواب ۲۴۸) یہ شعر بالکل شرک ہے اور جو شخص اس کو سچ سمجھ کر پڑھے وہ مشرک ہے۔ اس میں کلام نہیں کہ آنحضرت ﷺ روح فدائے افضل الموجودات اور خاتم انبیاء والمرسلین ہیں۔ احد لا خدا بزرگ کوئی قصہ منجھتہ۔ لیکن آپ بھی خدا تعالیٰ کی ایک مخلوق اور بندہ ہیں۔ خالق و مخلوق بھلا ایک کیو کھر ہو سکتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ نہ جسم ہے نہ جسمانی اور تمام ضروریات سے مبرا ہے۔ نہ اس کا کوئی مکان نہ کوئی اس کی شکل و صورت۔ آنحضرت ﷺ بعینہ خدا کیسے ہو سکتے ہیں۔ تمام ضروریات جسمانی آپ کو حق تھیں۔ جو شخص یہ عقیدہ رکھے وہ مشرک ہے۔ (۱) نیز یہ کہنا کہ احمد اور احد میں صرف میم کا فرق ہے۔ یہ بھی احاد اور زندہ ہے۔ (۲) یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ خالق اور مخلوق دونوں ایک ہو جائیں۔

(۲) آنحضرت ﷺ کو تمام اشیاء کا عالم جانا بھی شرک ہے۔ شرک اسی کا نام نہیں کہ خدا کی ذات میں کسی کو شرک مانا جائے بلکہ اس کی صفات خاصہ میں بھی کسی کو شریک کرنا شرک ہے۔ عالم الغیب ہونا صرف خدا کی شان ہے۔ دوسرا ہر گز اس کا مصداق نہیں بن سکتا۔ حضرت حق جل شانہ قرآن شریف میں ارشاد فرماتا ہے

۱۔ قال تعالیٰ "لیس کمثلہ شیء" (شوری ۱۱) وفي شرح کتاب الفقہ الاکبر لملا علی الفارسی: لیس کمثلہ شیء ای کداتہ او صفتہ۔ وقال اسحاق بن راہویہ من وصف اللہ فنبشہ صفاتہ بصفات احد من خلق اللہ فہو کافر باللہ العظیم" (الحدیث الاولی ص ۲۳۰ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

۲۔ "الرب یبقی فی لسان العرب بطق علی من یعی الباری تعالیٰ، وعلی من ینبت الشریک الخ" والملاحظو ہو من مال علی الشرع القویہ الی حجة من جہات الکفر۔ (رد المحتار ج ۳ ص ۱۰۶ طبع سعید)





ہے، آپ ہر امتی کے یا رسول اللہؐ کو پکارنے کو سنتے ہیں، آپ ہر امتی کے دل کے پکے اور پکے ارادوں کو دیکھتے۔۔۔ جانتے ہیں۔ یہ سب بے دلیل باتیں ہیں۔ اور بے شک ان عقائد و خیالات سے شرک صریح لازم آتا ہے اور یہ عقائد آنحضرت ﷺ کے ارشاد لا تطرونی کما اطرت النصارى عیسیٰ بن مریم (۱) اور آپ کے ارشاد ما المسؤول عنها باعلم من السائل (۲) اور آپ کے ارشاد واللہ ما ادروی وانا رسول اللہ ما یفعل بہ اومی (۳) اور حضرت عائشہ صدیقہ کے فرمان و من قال ان محمدا یعلم الغیب فقد اعظم القریۃ علی اللہ (۴) اور جناب باری عزاسمہ کے پر جلال قول و عنده مفاتیح الغیب لا یعلمها الا هو (۵) اور حضرت حق سبحانہ کے فرمان ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء (۶) اور بے شمار آیات و احادیث کے خلاف ہیں۔ علم و فقہائے امت محمدیہ کا اس امر پر اتفاق ہے کہ علم غیب حضرت حق جل شانہ کی خاص صفت ہے۔ کوئی دوسرا اس صفت میں اس کا شریک نہیں۔ حضور رسول اکرم ﷺ کو جناب باری عزاسمہ نے بے شمار غیب کی باتوں پر مطلع فرمایا تھا۔ اور حضور ﷺ نے بہت سی غیب کی باتیں امت کو بھی بتادیں۔ لیکن بلا جہد و س کے آپ کو علم غیب نہ ملتا تھا۔ کیونکہ جو غیب کی باتیں آپ نے با ایم خداوندی معنوم میں ان میں آپ کا علم غیب نہیں۔ نیز عالم کی ہر ایک جزئی کو جانتا اور امت کے دل کے بھیدوں پر مطلع ہوتا ثابت نہیں۔ اور دلائل شرعیہ اس کے خلاف پر قیام ہیں۔ پس یہ عقیدہ جو سوال میں مذکور ہے شرکیہ عقیدہ ہے اور مسلمانوں کو ایسے خیالات سے احتراز لازم ہے۔ واللہ اعلم۔

آیت ”انما المشرکون نجس“ کے تحت کسی مشرک کا جھوٹا کھانا جائز ہے یا نہیں؟  
(سوال) اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں رسول اللہ ﷺ کے آخر عہد میں مشرک کو نجس العین فرمایا ہے۔  
ایک صورت میں ان کا جھوٹا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اور اس آیت کے نازل ہونے کے بعد رسول ﷺ خدا نے کسی مشرک کے ساتھ کھانا کھایا ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۳۵۵ مذہب احمدیہ ضلع بلیا ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۲ھ ۴ ستمبر ۱۹۳۳ء  
(جواب ۲۵۰) قرآن پاک میں مشرکوں کو نجس فرمایا ہے اس سے اعتقادی نجاست مراد ہے۔ (اور نہ انسان کا

۱۔ بخاری، کتاب الانبیاء، باب قول اللہ واذکر فی الکتاب مریم الخ ۱، ۹۹۰ ط قلیبی

۲۔ ترمذی، کتاب بیان حبیب، باب جبریل ان ۱۲ ط قدیری

۳۔ بخاری، کتاب التیمیز، باب بیان عیسیٰ بن مریم ص ۲۰۳۹ ط قدیری

۴۔ یہ روایت مذکورہ الفاظ سے مستحکم نہیں مگر ایسی صحیح مسلم، کتاب بیان حبیب معنی قول اللہ عز ووجل ولفقد وہ نزلۃ احرى الحیجہ روایت ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے ”ومن رءیہ محبباً یبکون فی غد فقد اعظم علی اللہ العریۃ“ (۱) ط قدیری

۵۔ انعام ۵۵

۶۔ اعراف ۱۸۸

۷۔ امام ابن کثیرؒ آیت ”انما المشرکون نجس“ سے ذیل میں فرماتے ہیں ”امر تعالیٰ عبادہ المومنین الطاہرین دیناً و دیناً بمعنی المشرکین الذین هم نجس دیناً عن المسجد الحرام وان لا یقر بواحد من اولیٰ هذه الآیہ“ (ج ۲ ص ۳۳۶ ط سبکی بیروت)

جسم نپاک نہیں ہے۔) قرآن مجید میں نصاریٰ کو مشرک قرار دیا ہے۔ بدو جو اس کے طعام الذین اوتوا الكتاب حل لکم (۲) کا حکم بھی موجود ہے۔ محمد کفایت اللہ کا اللہ نہ دینی

- ۱۔ کیا نماز میں حضور ﷺ کا خیال آنا گائے اور گدھے کے خیال آنے سے بدتر ہے؟
- ۲۔ ”حق تعالیٰ کو زمان و مکان سے پاک جانبدار عمت ہے“ کہنے والے کا حکم۔
- ۳۔ نماز میں ”السلام علیک ایہا النبی“ اس خیال سے پڑھنا کہ حضور خود اسے سنتے ہیں شرک ہے۔

(سوال) (۱) کوئی شخص یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ نماز میں حضور ﷺ کا خیال آنا، گائے بھینس اور گدھے کے خیال آنے سے بدتر ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان ہے یا کافر؟

(۲) جو شخص یہ کہتا ہے کہ جناب باری عز و جل کو زمان و مکان اور ترتیب عقی سے پاک جاننا اور اس کا دیدار بے حجب اور بے محاذات حق جانبدار عمت ہے۔ کیا ایسا کہنے والا مسلمان ہے یا نہیں؟

(۳) کسی صاحب نے ایک مولوی صاحب سے دریافت کیا کہ تشدد میں صیغہ خطاب السلام علیک ایہا النبی کے بجائے صیغہ غائب السلام علی النبی کہنا چاہئے یا السلام علیک ایہا النبی پڑھنا چاہئے؟ اس کے جواب میں مولوی صاحب نے فرمایا کہ اگر کسی کا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام خود خطاب سلام کا سنتے ہیں وہ کفر ہے۔ کیا جواب مولوی صاحب کا صحیح ہے؟

المستفتی نمبر ۷۹۷۳ مرزا علی جان۔ دہلی ۱۱ صفر ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۵ مئی ۱۹۳۵ء (جواب ۲۵۹) (۱) نماز حق تعالیٰ کی عبادت بلا شرکت غیر ہے۔ عبادت میں معبود کی عظمت اور جلال و جبروت کا تصور مقصود ہے۔ اور یہی پراقتصر ہونا چاہئے۔ اور کسی دوسرے کا تصور بوجہ تعظیم نہ ہونا چاہئے۔ یہ ظاہر ہے کہ نماز میں قرآن مجید پڑھا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اہماء مبارک آتے ہیں۔ ان کے قصے اور واقعات مذکور ہیں۔ فرعون ہامان اور دیگر کفار کے نام بھی آتے ہیں، ان کے قصے بھی بیان کئے جاتے ہیں۔ شیطان کا نام بھی آتا ہے۔ جس سے پناہ لگی جاتی ہے۔ اور جن مکر و مہمکتہ ہستیوں کے اسمائے گرامی اور قصص قرآن پاک کے نظم عبادت میں زبان پر آئیں گے ان کا تصور اور خیال بھی اذی حور پر آئے گا۔ اسی طرح فرعون ہامان اور شیطان کا جب نام لیا جائے گا تو ان کی طرف بھی خدیں منعطف ہوگا۔ اور اس کو آج تک کسی نے بھی قابل اعتراض اور مذموم نہیں کہنا اب رہی یہ بات کہ نمازی بحیثیت تعظیم معبودیت کے گرامیہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کا تصور کرے تو وہ شرک فی الہادۃ ہوگا۔ در شرک اعلیٰ درجے کا گناہ، ناقابل مغفرت ہے۔

پس خدامہ یہ کہ اگر کوئی شخص نماز میں آنحضرت ﷺ کا تصور بوجہ تعظیم عبادت کے کرے تو یہ



یہ تو فی کی بات کہہ سکتا ہے۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ نماز میں تھوڑی سی اعود باللہ من الشیطان الرجیم اور تمام قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے اور قرآن مجید میں چیمبروں کے نام اولیاء اللہ کا ذکر ہوتا ہے۔ حضور کا نام نامی موجود ہے۔ ان کے بالمقابل کفار کا ذکر شیطان کا ذکر فرعون کا ذکر اور بابائے کافر موجود ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب ان لوگوں کے نام زبان پر آئیں گے تو ان کا خیال اور تصور بھی آئے گا۔ تو اس کو کون شرک نہ کہتا ہے یا نون یہ کہہ سکتا ہے کہ نام تو زبان پر آئے مگر ان کا خیال اور تصور نہ آئے۔

جن لوگوں نے اس میں کام کیا ہے ان کا مطلب یہ ہے کہ نماز موقع عبادت ہے۔ اس موقع میں حضور کا تصور علیٰ حدیث انتظیم العبادۃ آنا چاہئے۔ اس سے زیادہ ان کا کوئی مطلب نہیں ہو سکتا۔

نعم کفایت اللہ کان القدلہ۔ وائل

جس مسجد میں شرکیہ افعال ہوتے ہوں اس میں نماز پڑھنے کا حکم۔

(زاخیر الموعودہ ص ۱۸ ستمبر ۱۹۳۵ء)

ایک مسجد میں چند قبریں ہیں جو بعض بزرگوں کی بنائی جاتی ہیں۔ زید ان قبروں پر (۱) جھنڈا لگا رہتا ہے۔ اور (۲) مسجد میں ہر وقت درود شریف کا غرہ کا تار بتاتا ہے۔ اس کے (۳) چند چیلے بھی اس کے ساتھ شریک ہیں۔ جب ان کو منع کیا جاتا ہے تو جھجھک رہتے ہیں اور جوتے ہیں۔ (۴) زید غیب دانی کا دعویٰ بھی کرتا ہے اور مستقبل فی ہاتھ بتاتا رہتا ہے۔ اس مسجد میں اس قسم کے افعال ہوتے ہوں اس میں نماز پڑھنا کیسا ہے۔

(حواص ۲۵۴) سو اہل مذکورہ بالا کا شرعی جواب یہ ہے کہ زید کے یہ افعال شرعاً ناجائز اور حرام ہیں۔ نعرے لگانا۔ غیب دانی کا دعویٰ کرنا بدعت و شرک ہے۔ مسجد کے اندر اسے ان افعال کے ارتکاب کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اس محلہ سے منع کرتے ہیں۔ اور جو لوگ اس حالت میں اعمانت و حمایت کریں گے وہ بھی مناجار ہو جائے۔ (۲)

مسجد میں نماز پڑھنے سے مسجد میں رہنے اور افعال ناجائز کرنے سے مسجد میں کوئی خرابی نہیں

آئی۔ نعم کفایت اللہ غفر لہ

۱۔ محرم میں تعظیم و تکریم کی غرض سے مٹی کا شیر بنانا۔

۲۔ بت کی پوجا کرنا۔

۳۔ غیر اللہ کی نذر و نیاز۔

۴۔ بتوں کو حاجت روا سمجھنا۔

۵۔ اس گوشت کا حکم جو بت کو خوش کرنے کے لئے اس کے منہ میں ڈالا جائے۔

۶۔ ”شیر گلی“ میں روح، رسالت پناہ ہے“ کے قائل کا حکم۔

۷۔ مسلمانوں میں بت پرستی اور مشرکانہ رسوم کو مٹانے کی سعی کرنا۔

۸۔ مورتیوں کی حمایت کرنا اور ان کو برقرار رکھنے کی کوشش کرنا حرام ہے۔

(از اخبار مسد روزہ النسخہ صوبی مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۲۸ء)

(سوال) ملک وکن میں، جس میں مدراس، ممبئی، میسور اور حیدر آباد وغیرہ سب شامل ہیں، منجملہ دیگر افعال مشرکانہ کے مسلمانوں میں ایک یہ رسم جاری ہے کہ مٹی کا شیر یا گچ چھ فٹ یا کچھ کم و بیش بنا کر محرم میں اس کی پوجا کرتے ہیں۔ اور اس مٹی کے شیر کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب کر کے اس کو مولا علی کا شیر کہتے ہیں۔ محرم میں اس کے گلے میں کھوپڑیاں کا ہار ڈالتے ہیں اور منہ میں اس کو خوش کرنے کے لئے کچا گوشت ٹھونکتے ہیں۔ مرد و عورت اس سے مرادیں طلب کرتے ہیں۔ فقیہ مانتے ہیں۔ اور ہر طرح اس کی تعظیم کرتے ہیں۔ ایک جاہل یوں کہتا ہے ”شیر گلی میں روح رسالت پناہ ہے“

(۱) آیا مذہب اسلام میں ایسا بت بنانا جائز ہے؟ (۲) اس کی پوجا بت کرنے والے کا کیا حکم ہے؟ (۳) غیر اللہ کی نذر کرنا اور بت ماننا کیسے ہے؟ (۴) ایسے بتوں کو لینے دینے والا سمجھنا اور ان کی پوجا اور تعظیم کو جائز و حلال سمجھنا کیسا ہے؟ (۵) یہ گوشت کھانا جو اس کے منہ میں اس کو خوش کرنے اور مرادیں پرانے کے لئے ڈالا جاتا ہے کیسا ہے؟ (۶) جو شرعاً بتا ہے کہ اس مٹی کے شیر میں معاذ اللہ آنحضرت ﷺ کی روح ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ (۷) مسلمانوں سے اس بت پرستی یا رسم کا منہ اور اس کی سعی کرنا موجب ثواب ہے یا نہیں۔ (۸) ایسی مورتیوں کی حمایت کرنا اور ان کے قائم رکھنے کی کوشش کرنا گناہ ہے یا نہیں؟

(جواب ۲۵۵) یہ شیر بنانا اس کا سوال میں ذکر ہے اور اس کے ساتھ یہ معاملہ کرنا جو بیان کیا گیا ہے، مسلمانوں کا کام نہیں۔ کیونکہ اسلام تو اس قسم کی مشرکانہ حرکات کو مٹانے اور صرف اللہ تعالیٰ جل شانہ کی توحید و عبادت پھیلانے کے لئے آیا ہے۔ خدا کی اور سلوی دین ان بدبودہ مشرکانہ افعال و اعمال کا دشمن ہے۔ ایسی باتیں کرنے والے اگرچہ ظاہر مسلمان ہوں، اسلام کا کلمہ پڑھتے ہوں مگر ان کو اسلام سے کیواحد۔ ہندوستان کی بت پرست قوموں کے تعلق سے ان کی طبیعتوں میں بھی بت پرستی کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ اور چونکہ ظاہر مسلمان کہلاتے ہیں اس لئے اس بت پرستی کے شوق کو اسلامی رنگ دے کر مذہبی کام بنا کر پورا کرتے ہیں۔ اسلام

اور پیغمبر اسلام اور اللہ تعالیٰ ان چیزوں پر لعنت فرماتے ہیں۔ اور ایسے بتوں کو جس اور پلیہ قرار دیتے ہیں۔ (۱) نعوذ باللہ من ذلك۔ (۱) بت، بتا اور اس کی تعظیم و تکریم کرنے کی غرض سے بتانا قطعاً حرام اور مشرکوں کا کام ہے۔ (۲) غیر اللہ کی پوجا (عبادت) کرنا شرک اور کفر ہے۔ اسلام میں تو صرف خدا کی عبادت اور بندگی کا حکم ہے اور خدا تعالیٰ کے سوا کسی کی پوجا اور عبادت حلال نہیں۔ (۳) غیر اللہ کی نذر کرنا اور منت مانا حرام ہے۔ (۴) ان بے جان اور بے شعور تصویروں اور مجسموں کو، دینے والے اور حاجت پوری کرنے والے سمجھنا نہ صرف اسلام کے خلاف اور شرک ہے، بلکہ نری جہالت اور خالص حماقت ہے۔ (۵) یہ گوشت بھی جو اس کے منہ میں ڈالا جاتا ہے کھانا حرام ہے۔ (۶) جوشعریہ کہتا ہے "شیرنگلی میں روح رسالت پناہ ہے۔" وہ سخت جاں اور بے باک ہے۔ اگر اس کا یہ عقیدہ بھی ہو تو اس کے ایمان کی خیر نہیں۔ اسلامی حکومت ہو تو وہ سخت تعزیر دے سکتی ہے (۷) ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس کفر و شرک کی رسم کو مٹانے میں جس قدر سعی کر سکتا ہے کرے۔ جان سے، مال سے، قلم سے، زبان سے ان خرافات و رسموں کو مٹانے میں جو سعی کرے گا اس کو بے حد اجر و ثواب ملے گا۔ (۸) ان صورتوں کی حمایت کرنا اور ان کے قائم رکھنے کی کوشش کرنا حرام اور اسلام کی روح کے خلاف ہے۔ واللہ اعلم محمد غایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ اسلامیہ دہلی۔

۱۔ دس محرم کی رسوم۔

۲۔ عاشوراء کے دن حلوہ، کھچرہ وغیرہ پکانا اور فاتحہ دینا۔

۳۔ ۹ محرم کو تعزیوں پر مندی چڑھانا، سبز کپڑے پہننا، فاتحہ دلانا،

۴۔ دس محرم کو اکھاڑے قائم کرنا۔

۵۔ انیس و دیر شعراء کے مرثیے اور نوے پڑھنا۔

۶۔ عاشوراء کا روزہ رکھنا۔

۷۔ اہل بیت کے ساتھ اظہار محبت کا طریقہ۔

۸۔ شوکت اسلام اور تعزیئے۔

(از اخبار النبیۃ (سہ روزہ) دہلی مؤرخہ ۱۳ جولائی ۱۹۲۸ء)

(۱) جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت سے قبل عرب میں محرم کی دسویں تاریخ کو کیا رسوم ادا ہوتی تھیں؟

(۲) صوے کرنا، کھچرہ پکانا، اور فاتحہ دینا کر خود مع اہل برادر کے کہنا۔ محتاج اگر لکھنا تو ایک آدھ

۱۔ اب لدین "مواہب لجمالہ" والاصاب والارلام رجس من عمل النبیین (۹۵: ۵۰)

۲۔ فاحسوا الروح من الاوثان (ابن ۳۰) کو قال تعالیٰ: انما تعبدون من دون اللہ اوثاناً وتحمقون احکاماً (انکبوت ۱۷)

۳۔ واعبدوا اللہ ولا تشركوا به شیئاً (انشاء ۳۶)

۴۔ وعم ان لیسر الذی یقع للاموات فہو بالاحیاء باطل و حرام (در مختار ۴ ۳۹ طبع)

۵۔ "ماہدہ التمثالیۃ الی اسم لہا عاکفون" (ایضاً: ۵۲)

۶۔ لقولہ تعالیٰ: "وما اهل بہ لعیر اللہ" (ایضاً: ۱۷۳)

۷۔ "من وی مکم مکراً" معرہ بدہ فان بہ سبطہ فد بہ واللہ لم یستطع ففسمہ" (مسلم ۷/۱ ص ۵۱۵ ترجمہ)

تقریباً ۱۰۰۰ سال پہلے یہاں رہا جاتا ہے یا نہیں؟ (۳) سبز پترے پختہ ہوتا ہے۔ یہ روزیوں پر فقیہانہ، تہذیبیوں پر ۵ تاریخ، مہندیوں پر ۱۰ تاریخ ہے یا نہیں؟ (۴) آٹھارے میں نقوش بانجھہ مرد قاتل یا زلیلا، شہید، بڑی برائی، مگنی و چوہا میں نہیں اور دوسرے مہرے اور نوے پر سنہ یا طلی یا عین مہرے اور آٹھارہ ہوتا ہے یا نہیں؟ (۵) کیا انیس ویرے مہرے کا مضمون صحیح ہے؟ یا مباح ہے۔ (۶) کیا دس مہرے کا روزہ رخصت مسنون ہے؟ (۷) ولی غریب دینی اپنی محبت کا انصر یہ کرے۔ امر، توکل، کفایت میں اور انہیں میں اور یہ بٹ کا انصر کرتے ہیں۔ (۸) انھیں بل صلہ حضرات بتاتے ہیں کہ قرآن کا مہندی چڑھیں۔ عام رسالہ، مرد۔ اسی سے شہادت اسلام ہے۔ مگر علامت نہیں کرتے کہ یہ باعث ثواب ہے۔ انھیں اس سے خلاف میں جو مباحات بتاتے ہیں۔

(اجواب ۲۵۶) (۱) یوم عاشوراء اسلام سے پہلے بھی ایک محترم و معظم دن تھا۔ یہود اس کی تقسیم کرتے اور اس دن روزہ رکھتے تھے۔ (۲) اور خانہ کعبہ کو اس روز خلاف پناہ دیا جاتا تھا۔ ۱۲ حدیث شریف میں آنحضرت ﷺ نے اس دن کے متعلق فرمایا ہے کہ اسی روز حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی دن جنت میں داخل کئے گئے۔ اور اسی دن جنت سے نیا میں کھجے کئے۔ اور اسی دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے نجات ہوئی۔ غرض کہ یہ دن پہلے سے ایک فضیلت و احترام کا دن ہے۔ حضور نے اس روز روزہ رکھا اور مسلمانوں کو روزہ رکھنے کی ترغیب دی۔ (۳) (۲) اشارے دن اچھا صاف ہوتا ہے اور اپنے بال بچوں اور عزیزوں اور چچا، بیویوں و کھانا مسنون و مستحب ہے۔ باقی سب سچے انبیاء کی پکائی کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ اور ایسا ثواب بروج حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقصود ہو تو اس کے لئے بھی اس دن کی تخصیص نہیں۔ جب چاہیں صدق کرے حضرت امام کی روح مبارک کو ثواب پہنچا سکتے ہیں۔ (۳) سبز پترے پختہ ہوتا ہے، روزیوں پر فقیہانہ، تہذیبیوں پر مہندی چڑھانا، تقریباً ۱۰۰۰ سال پہلے یہاں رہا جاتا ہے یا نہیں؟ (۴) آٹھارے میں نقوش بانجھہ مرد قاتل یا زلیلا، شہید، بڑی برائی، مگنی و چوہا میں نہیں اور دوسرے مہرے اور نوے پر سنہ یا طلی یا عین مہرے اور آٹھارہ ہوتا ہے یا نہیں؟ (۵) کیا انیس ویرے مہرے کا مضمون صحیح ہے؟ یا مباح ہے۔ (۶) کیا دس مہرے کا روزہ رخصت مسنون ہے؟ (۷) ولی غریب دینی اپنی محبت کا انصر یہ کرے۔ امر، توکل، کفایت میں اور انہیں میں اور یہ بٹ کا انصر کرتے ہیں۔ (۸) انھیں بل صلہ حضرات بتاتے ہیں کہ قرآن کا مہندی چڑھیں۔ عام رسالہ، مرد۔ اسی سے شہادت اسلام ہے۔ مگر علامت نہیں کرتے کہ یہ باعث ثواب ہے۔ انھیں اس سے خلاف میں جو مباحات بتاتے ہیں۔

۱۔ فَقُولُوا هَذَا يَوْمُ الَّذِي أَصْبَحَ اللَّهُ فِيهِ مُوسَىٰ وَبَنِي إِسْرَءِيلَ عَلَىٰ فِرْعَوْنَ فَجَنِّبُوا عَظِيمًا لَهُ (۱) (سنن ابی داؤد)

۲۔ عی خارجی بن ریدس ثابت عن یزید قال: "نس یوم عاشوراء، الیہ الذی بقولہ الناس امکا کان یوم تسیرہ بعد وکان مدور فی السنتہ الخ" (سنن ابی داؤد ج ۳ ص ۳۱۰)

۳۔ "فصامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر بصیامہ" (سنن ابی داؤد ج ۳ ص ۳۵۹) (تہذیبی تبانی)

۴۔ لعمریٰ علیہ السلام "س" مع علی غلہ یوم عاشوراء، وسیع اللہ علیہ السب کلہ" قال فی لد صحاح

۵۔ "تہذیبی" (۱) (۲) یوم عاشوراء صحیح (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

۶۔ "تہذیبی" (۱) (۲) یوم عاشوراء صحیح (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)





چڑھائے جاتے ہیں اور مرادیں مانگی جاتی ہیں۔ پھر تین جے تیزیہ اٹھا کر مع مروذن ہمراہ تیزیہ ڈھول تاشے جاتے ہوئے تالاب پرلے جا کر پانی میں ٹھنڈا کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد تین روز تک ماتم کر کے تیجہ کیا جاتا ہے۔ ان کو سمجھایا جاتا ہے تو وہ لوگ ہم کو وہابی غیر مقلد کہتے ہیں۔

(جواب ۲۵۸) تیزیہ بنانا (۱) اور اس کے ساتھ باجے چنانا (۲) اور عورتوں اور مردوں کا مل جس کر اس کے جوس میں شریک ہو نا اور تیزیہ پر نذریں چڑھانا (۳) یہ سب کام تمام ائمہ کے نزدیک ناجائز اور حرام ہیں۔ جو لوگ حنفی کلام کر ایسے کام کرتے ہیں۔ وہی اور حقیقت غیر مقلد ہیں۔ کیونکہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کاموں کی کہیں اجازت نہیں دی ہے اور نہ کسی حنفی فقیہ نے ان حرکات کی اجازت دی ہے۔ جو لوگ کہ ان کاموں سے پیغمبر رہتے ہیں وہ امام ابو حنیفہ کے بچے مقلد ہیں۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ

قبر پر فاتحہ خوانی اور میلاد کا رواج ڈالنا۔

(از اخبار سہ روزہ جمعہ یوبلی مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۳۳ء)

(سوال) محلہ مولوی چٹ میں ایک قبر غام ایک آدمی کے دروازے پر تھا۔ لا جہ دروازہ کے کسی ذی علم نے یہ رائے دیا کہ قبر ہو کر چننا وغیرہ منع ہے، اس قبر کو گھیر دو تاکہ بیکراست نہ ہو۔ چند بزرگوں سے معلوم ہوا کہ صاحب قبر محلہ کے ایک مولوی تھے۔ جب وہ قضا کے تو اس قبر میں دفن ہوئے۔ اس نئے محلہ کا نام مولوی چٹ رکھا گیا۔ اس کے سوا کوئی بات معلوم نہیں۔ کچھ عرصے کے بعد غیر جگہ کا ایک شخص بھارت شاہ صاحب آپ۔ چند لوگوں کو کہا کہ ہم کو خواب ہوا ہے کہ اس قبر میں بزرگ لیٹے ہوئے ہیں۔ ہر سال بارہویں ربیع الثانی کو میاں دشریف و فاتحہ خوانی کیا کرو۔ چنانچہ شاہ صاحب نے اسی سال سے فاتحہ خوانی و میاں دشریف کا رواج ڈال دیا۔ ہر سال تاریخ مذکورہ پر عورت مرد موضع کے قرب و جوار کے لوگ جمع ہو کر کرتے ہیں، اور اپنی اپنی مرادیں مانگتے ہیں۔

(جواب ۲۵۹) یہ سب معاملہ غلط اور ناجائز ہے۔ اس رسم کو بند کر نیکی سعی کرنا چاہئے۔ (۴) اس میں شرکت کرنا یا اس کی حمایت کرنا شرعی جرم ہے۔ (۵) محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

۱. تعریہ داری دو عشرہ محرم وغیرہ آن وساختن ضرائح و صورت فور و علم تیار کردن دلایل وغیرہ ذلك این همه امور بدعت است (مجموعۃ الفتاویٰ عینی ہامش خلاصۃ الفتاویٰ: ۴/۴ طبعہ اکیڈمی)  
۲. "ومن الناس من یشتري لہو الحدیث (۱: ۶) قال الحسن البصری: نزلت فی الغداء والمزاییر" (مغنیۃ النعمان: ۲/۳۸۸ طدار القراءۃ الکریم بیروت)  
۳. "والنذر للمخلوق لا یحوز لانه عبادة والعبادة لا تكون لمخلوق" (الرحار: ۲/۳۳۹ طبعہ سعید)  
۴. "قولہ علیہ السلام: من رای مکرراً فلیغیرہ یدہ النج" (مسمیٰ: ۱/۱۵ طبعہ دہلی)  
۵. "ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان" (المائدہ: ۲)

- ۱۔ ایصالِ ثواب کا طریقہ۔
  - ۲۔ مخصوص ایام میں ایصالِ ثواب۔
  - ۳۔ مخصوص غذاؤں سے ایصالِ ثواب۔
  - ۴۔ شبِ برات کا حلو اور سلف صالحین۔
  - ۵۔ مستحب کام کو فرض اور واجب کی طرح ضروری سمجھنا۔
- (از اखبرہ روزہ الخمریہ دہلی مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۳۳ء)

(سوال ۱) شرع شریف نے ایصالِ ثواب کا کیا طریقہ مقرر کیا ہے؟ اگر نہیں مقرر کیا تو اس کی کیا وجہ ہے؟

(۲) کیا مخصوص ایام میں ایصالِ ثواب کا کوئی حکم آیا ہے۔ کیا شعبان کی چودھویں تاریخ کو شریعت نے ایصالِ ثواب کے لئے مقرر کیا ہے؟ اگر نہیں تو از خود مقرر کر لینا کیسا ہے؟

(۳) مخصوص دنوں کے علاوہ مخصوص غذاؤں سے ایصالِ ثواب کرنا اور ہمیشہ ایک غذا کو ایصالِ ثواب کے لئے مخصوص کر لینا کیسا ہے؟ مثلاً شبِ برات کو حوا پکانا۔ اور ہر سال اسی کو مخصوص کر لینا کیسا ہے؟

(۴) کیا صحابہ تابعین تبع تابعین ائمہ اربعہ، محدثین اور محدلول کے مسلمانوں میں شبِ برات کا حوا مقرر تھا؟ کیا فقہاء نے بھی کہیں شبِ برات کے حوے کا ذکر کیا ہے؟ (۵) کیا فقہانے جو یہ لکھا ہے کہ اگر کوئی امر مندوب اجتماعی طور پر کیا جائے گے تو اس کو چھوڑ دینا چاہئے۔ مثلاً فیہ المصلیٰ کی شرح غنیۃ المستملیٰ میں لکھا ہے کہ شعبان کی پندرہویں شب اور رمضان کی ستائیسویں شب میں نماز باجماعت بدعت ہے۔ ایصالِ ثواب کے بارے میں بھی کیا ایسا لکھا ہے؟

(جواب ۲۶۰) ایصالِ ثواب ایک اچھا اور مستحسن کام ہے۔ (۱) بھڑ طیکہ اس میں احکام و حدود و شرعیہ سے تجاوز نہ کیا جائے۔ اس کی اصل شرعی یہ ہے کہ انسان کوئی نیک عمل کرتا ہے اور اس سے اس کی غرض حضرت حق جل مجدہ کی رضا جوئی یا اس کی عبادت کرنی ہوتی ہے یا دوسرے یا دوسرے یا دوسرے کی پسندی مقصود نہیں ہوتی۔ اخلاص پر عمل کا مدار ہوتا ہے تو حضرت حق تعالیٰ شانہ کے رحیم و کریم ہمارے گاہ سے اس کو اس عمل خیر کا ثواب دیا جائے کا وعدہ صادق فرمایا گیا ہے۔ اور رحمت بالائے رحمت یہ ہے کہ اگر وہ اخلاص کے ساتھ یہ دعا کرے کہ یا اللہ اس ناچیز عمل کا جو ثواب مجھے عطا فرمائے گا وعدہ فرمایا گیا ہے وہ فلاں شخص کو میں بخشا ہوں۔ اس کو پہنچا دیا جائے، تو حضرت حق اس شخص کو جیسے ثواب بخشا گیا ہے عطا فرماتے ہیں۔ شریعت مقدسہ نے اس عمل ایصالِ ثواب کے لئے کوئی خاص وقت یا خاص چیز یا خاص ہیئت کی شرط اور قید نہ لگائی ہو تو اپنی طرف سے ایسی تخصیص کرنی

۱۔ "صرح علماؤنا فی باب الحج عن الغیر بان لا یحسن ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ صلاحاً او صوماً او صلۃ او غیرہا کذلکی الہدیۃ۔ وفق البحر: من صام او صلی او تصدق وجعل ثوابہ لغیرہ من الاموات والا حیات جاز، و یصل ثوابہا الیہم عند اهل السنة والجماعة کذلکی البدائع" (رد المحتار: ج ۳ ص ۲۳۳ ص ۲۳۴)

تا پوزاور حد شرعی سے تجاوز نہ کرے۔

(۲) جو لوگ ایسے ثواب کے لئے اپنی طرف سے کوئی خاص دن یا کوئی خاص غذا مقرر کر لیتے ہیں اور اس کا التزام کر لیتے ہیں اور اس کو شرعی طور پر موجب ثواب یا موجب زیادت ثواب سمجھتے ہیں وہ حد شرعی سے تجاوز کرتے ہیں ۱۲

مثلاً شعبان کی چودھویں تاریخ کی تعیین یا سال ثواب کے لئے شریعت سے علت نہیں۔ اسی طرح سوئے کی تنصیص یا اسل ہے۔ اور اس کو شرعی حیثیت دی جائے گی جیسا کہ عام مسلمانوں کا خیال اور عقیدہ ہے تو یہ درست نہیں ہوگا۔

(۳) اس کا وجہ بھی نہیں، وہ میں کہی کہ حلوئے تنصیص اور التزام شرعی چیز نہیں ہے۔ اور نہ شرعی بات سمجھ کر کرنا دین میں زیادتی کرنا ہے جو سخت مذموم و قابل مواخذہ ہے۔

(۴) سلف صالحین اور ائمہ مجتہدین سے اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

(۵) نہیں۔

(۶) ہاں اگر کسی مستحب چیز پر بھی فرائض و واجبات کی طرح عمل کیا جائے لگے اور لوگ اس ترک و فرائض و واجبات کے ترک کی طرح بدعت سے زیادہ اہمیت دینے لگیں تو اس کا ترک لازم ہو جاتا ہے۔ امام فقہائے کرام کے کام میں اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ مثلاً حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نماز کے بعد دہائی طرف مرکز ٹھٹھنے کو ضروری سمجھنے کے متعلق فرمایا ہے کہ یہ خیال اور التزام کرنا نماز میں شیطان کا حصہ قائم کر دینا ہے۔ اور جیسے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز چاشت کے لئے اہتمام سے لوگوں کے چہرے میں جمع ہونے اور فرض نماز کی طرح اس کے لئے اہتمام کرنے و بدعت فرمایا (رواہم البحاری فی صحیحہ) انا نے یہ حدیث صرف مرکز اور نماز چاشت پر مستندوں یا زوراء حضور رسول کریم ﷺ سے ثابت ہیں۔ اسی طرح حلوئے فرائض کی طرح اس کو ضروری سمجھنا بھی صحیح نہیں داخل ہے۔ (۷) محمد غایت اللہ کان اللہ بہ دہلی

(۲۰) "تم احذ فی امری ہذا فیس منہ فہو رد" (مسلم ۲۸۰۰)۔ (طہ قدس)

"ومہا وضع الحدود، والحدود الکلیات والہیات المعیہ، والحدود العادات المعیہ فی اوقات معیہ لم یوجد کذلک التعمین فی الشریعۃ" (الترغیب والترہیب، باب اول فی ترمیم الہدایۃ، ۱۰۳۹ درالترغیب)۔  
۱۔ قال فی الہدایۃ: "بمکرہ ان یوقت منشی من القرآن نشی من الصلوٰۃ" وقال فی فتح العذیر: قال الطحاوی و  
السیحانی ہذا ادراہ حتما بکفرہ غیرہ اما لو قرأ للتیسیر علیہ او تبرکاً بقراءۃ صلی اللہ علیہ وسلم فلا کراہۃ، لکن بشرط ان یقرأ غیرہما احیاناً للابتن الجاہل ان غیرہما لا یحوز ولا تحریر فی ہذہ العبارة بعد الغنم بان الکلام فی المدح والحد ان لحدومہ مضاعفہ مکروہۃ سواء راہ حتماً بکفرہ غیرہ او لا۔ (شریعت فی حدیث)۔ ۳۳۰

۲۔ قال عبداللہ لا یجعل احدکم للشیطان شب من صلاتہ یری ان حقاً علیہ ان لا یصرف الا عن یمینہ لقد رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کثیراً ینصرف عن یمینہ" (بخاری: ۱۸۱۸ طہ قدس)

۳۔ قال عبداللہ بن عمر حدیثی: الی حجرۃ عائشۃ واداناس یصلون فی المسجد صلواہ الصبحی قال فسلناہ عن صلواتہ فقال مدحہ" (بخاری: ۲۳۸۹ طہ قدس)

۴۔ "ومہا وضع الحدود، والحدود الکلیات، والہیات المعیہ، والعادات المعیہ فی اوقات معیہ لم یوجد لہا ذلک" (الترغیب والترہیب، باب اول فی ترمیم الہدایۃ، ۱۰۳۹ درالترغیب و ت)

- ۱۔ سنتوں کے بعد فاتحہ خوانی اور درود کا التزام بدعت ہے۔  
 ۲۔ کسی ولی کا جھنڈا نکالنا۔

(از اخبار سر روزہ الجمعیہ دہلی۔ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۳۷ء)

- (السوال) (۱) سنتوں کے بعد امام باجماعت کا فاتحہ خوانی اور درود بھیجنا کارِ ثواب ہے یا بدعت ہے؟ (۲) اگر کسی مسلمان کے ٹولہ والوں نے کسی ایک اولیاء کا جھنڈا نکالا تو کیا یہ بدعت ہے؟ (۳) اولیاء و شہداء کی درگاہوں کی زیارت کو جانا وہاں اپنی مرادیں مانگنا بطور تاکید و اسے یاد عت ہے؟  
 (جواب ۲۶۱) (۱) سنتوں کے بعد اس عمل کا التزام کر لینا سنت نہیں۔ اور اس پر اصرار اور التزام کرنا بدعت ہے۔  
 (۲) جھنڈا نکالنا بدعت ہے۔ یعنی اولیاء کے نام سے جھنڈا، نکالنا بدعت ہے۔ (۳) زیارت کو جانا تو جائز ہے۔ (۴) اور وہاں ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا اور السلام علیکم یا اهل القبور انتم سلفنا ونحن بالاثار پڑھنا سنت ہے۔ (۵) اور ان سے مراد وہیں مانگنا ناجائز ہے۔ (۶) محمد کفایت اللہ کا لاندہ دہلی۔

۱۔ یعنی جو صورت فاتحہ و درود کی سوال میں مذکور ہے یہ بدعت ہے، اس کی کچھ اصل نہیں بلکہ مخصوص التزام اور اصرار کی وجہ سے یہ بدعت ہے۔ اصل ہے "من اصر علی امر مندوب وجعلہ عمرہ ما ولم یعمل بالرخصة فقد اصاب من الشیطان من الاضلال فکیف یحسن اصر علی بدعة او منکر (مرقاۃ ج ۳ ص ۳۱۱) والتمیذ الخیرۃ کوثر)  
 ۲۔ "تہذیب داری در عشرہ محرم و ساختن صرائح و صورت قبور و علم قیام کردن دلدل و غیر ذلک این همه امور بدعت است" (مجموعۃ الفتاویٰ : ۴ / ۳۴۴ ط امجد اکھمی)

- ۳۔ عن یزید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : "تہتکم عن زیارة القبور فرودھا الخ" (مسلم)  
 ۴۔ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبور المدینۃ فاقبل علیہم بوجہہ فقال السلام علیکم یا اهل القبور یغفر اللہ لنا ولکم سلفنا ونحن بالاثار (ترمذی : ج ۱ ص ۲۰۳ دار الکتب العلمیہ)  
 ۵۔ لقولہ تعالیٰ : ولا تدع من دون اللہ مالا یفعلک ولا یضرک (یس : ۱۰۶)

## دسوال باب کائنات عالم

پیش گوئی پر اعتقاد رکھنا ۔

(السوال) شنبہار میں جو قیامت خیز زلزلہ ہوا اس کے متعلق تین چار مہینے پیشتر سببسی کے چند جوتشیوں نے گجراتی اخبار میں یہ پیشین گوئی کی تھی کہ ان دنوں میں سات گنن ایک ساتھ جمع ہوں گے اور ایسا ایک واقعہ ضرور ہوگا۔ ان باتوں پر میر بھی اعتقاد بالکل نہیں لیکن جو مذہب تھے ان کا اعتقاد پختہ ہو گیا ہے۔ اس کے متعلق شریعت میں کیا حکم ہے؟ کیا گنن ایک ساتھ جمع ہونے سے زمین کے اوپر چھ اثر ہوتا ہے؟ المستفتی نمبر ۱۸۹ اسمعیل ابراہیم محمدی۔ ۱۱ اشول ۱۳۵۲ھ مطابق ۲۷ جنوری ۱۹۳۴ء

(جواب ۲۶۲) آسمان اور اس کے متعلقہ مخلوقات کے آثار طبعیہ زمین اور اس کے مخلوقات پر ہوتے ہیں۔ اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے مقرر کئے ہوئے اور پیدا کئے ہوئے ہیں۔ اور اس کے ارادے اور مشیت کے ماتحت وقوع میں آتے ہیں۔ بعض اہل تور معصوم اور مشہد ہیں جیسے سمندر کا مد و جزر چاند کے طلوع و غروب کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اور زمین کے نباتات کی ترقی و تنزل، پختگی و مرگ و مزہ آفتاب و مانتاب سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنی ہذا۔ اور بعض آثار معصوم و مشہد نہیں ہیں۔ ممکن ہے کہ چند ستاروں کا کسی خاص برج میں اور خاص ہیئت پر جمع ہو جانا زمین کے اوپر جو حادث عظیم کے ظہور کی علامت ہو۔ مگر ان حوادث کا ظہور حضرت حق کے حکم و مشیت سے ہی ہوگا۔ (۱) کہ حضرات حق نے ہی ان ستاروں کی حرکات اور ان کے مواضع مقرر کر کے ان سے ساتھ خاص خاص حوادث کو متعلق کر دیا ہے تو اس میں کسی قسم کی بدعتیگی اور اصول اسلامیہ سے انحراف کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

(جواب ۲۶۳) قطعی طور پر شریعت میں سیدت یا زمین کے حرکت کرنے کی تصریح نہیں۔ (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ

بارش بادلوں سے برستی ہے یا آسمان سے؟

(السوال) زید موجودہ سائنسدانوں کے نظریے دیکھ کر یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ بارش بادلوں سے آتی ہے۔ اور بادلوں میں پانی سمندر سے بخارات اٹھ کر آتا ہے۔ عمر و اس پر یوں معترض ہوتا ہے کہ کلام الہی (قرآن)

.....  
۱۔ قال فی العقیدۃ الطحاویۃ . "ولا یكون الا مبرید" وفي شرحه . واما الارادة الکوئیۃ فیہی الارادة لمذكورة فی قول المسلمین . ماشاء اللہ کان و ملہم یشالہم یکس۔ (شرح العقیدۃ الطحاویۃ بالطیبة الاشرف: ص ۵۵، ۵۶ و ۵۷) (ملاحظہ فرمائیے) اور یہی درست ہے۔ قرآن مجید کی آیت . ثم جعل الارض مہاداً (یہاں نے زمین کو مہول میں تبدیل) میں زمین کی ساری گردش کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ تفصیل کے لئے، دیکھئے "الہیئة الوسطی مع شرحها النجوم النبطی" مصنفہ مولانا محمد موسیٰ المروحانی الباری مطبوعہ دفتر وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان۔ نیز شیخ محمد علی الصابونی کی کتاب "حرکۃ الارض و دورانہا حقیقۃ اتبعھا القرآن" دارالاعلم دمشق۔

شریف) میں پانی کا نازل ہونا آسمان سے ثابت ہے۔ کیونکہ کئی مقامات پر لفظ سماء کا استعمال آیا ہے۔ اور سماء عام لفظ میں آسمان کو کہتا ہے۔ اور عمرو اپنے اس ثبوت میں تفسیر روح البیان میں بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول پیش کرتا ہے۔ چنانچہ پارہ الم سورہ بقرہ رکوع ۲، ۱۳، ۲ میں آیت او کصب من السماء فیہ ظلمت (المی) بالکفرین کی تفسیر کرتے ہوئے بارش کاہر سنا اور دنیاویوں بیان کیا ہے۔ آسمان کے اوپر پانی کا ایک دریا ہے وہاں سے پانی حسب منشاء الہی بادلوں میں آتا ہے۔ اور پھر بادلوں میں سے وہی پانی چھن چھن کر اتارا جاتا ہے۔ ہر ایک قطرہ کے ساتھ فرشتہ ہوتا ہے وغیرہ اور اس بیان میں یونانی حلاء کے خیال کا رد بیان کیا گیا ہے کہ بادلوں میں سمندر کے بخارات سے ہرگز نہیں آتا۔ اب حل طلب سوال یہ ہے کہ ان دونوں اقوال میں سے کس کو قبول کیا جائے اور کون سے کورد۔ اُس پہلے کو لیا جائے تو قرآن مجید کے لفظ سماء کو کس معنی میں لیا جائے اور اگر دوسرے قول کو لیا جائے کہ آسمان کے اوپر تالاب ہے۔ وہاں سے پانی بادلوں میں آتا ہے تو پھر اس کا کیا جواب ہے۔ ہزار ہا تجزیوں اور مشبدوں سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ حرارت سے پانی گرم ہو کر ہوا میں ملتا رہتا ہے۔ اور اس نے ہم اپنے گرد ہوا میں پانی موجود پاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی قرآن شریف میں بھی ہواؤں کو پانی سے لدا ہوا بتایا گیا ہے یعنی بادل وغیرہ۔

المستفتی نمبر ۱۲۰۳ مسر عبد الرحمن صاحب مروت۔ علی۔ اسے منجر اسلامیہ ہائی اسکول ڈیرہ اسماعیل

خاں ۱۰ رجب ۱۳۵۵ھ مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۶۶۴) قرآن شریف میں بارش کا آسمان سے آنا مذکور ہے۔ لہذا اس پر ایمان رکھنا لازم ہے لیکن اس کی کیفیت کہ کس طرح آتا ہے قرآن مجید میں مذکور نہیں۔ لہذا عقیدہ یہ ہونا چاہئے کہ بارش آسمان سے آتی ہے مگر اس کیفیت کے ساتھ جو خدا کو معلوم ہے ہمیں معلوم نہیں۔ قرآن مجید میں بادل کو بارش کا سبب بھی بتایا گیا ہے۔ قالوا ہذا عارض ممطرنا۔ لہذا بلبل کو بارش کا سبب جانا قرآن مجید کے خلاف نہیں بادلوں میں پانی کہاں سے آتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ، سمندر کے بخارات بادل بن جاتے ہیں، یہ بھی ممکن ہے، اور اس طرح بارش ہونا بھی ممکن ہے، اور آسمان سے کسی نامعلوم طریقہ سے بادلوں میں پانی آنا بھی ممکن۔ اس نے ان دونوں باتوں میں تانی اور تضاد نہیں۔ محمد کفایت اللہ کا لہ۔ دہلی

جنات کی تخلیق پہلے ہوئی یا انسانوں کی؟

(السوال) متعلقہ پیدائش جن

(جواب ۲۶۵) جن انسان سے پہلے پیدا ہوئے ہیں۔ (۲) محمد کفایت اللہ کا لہ۔ دہلی

۱۔ "وانزل من السماء ماء" (البقرہ: ۲۴)

۲۔ "والجآن خلقہ من قل من مار السموم" (الحج: ۲۹) قال ابن کثیر: "(من قل) ای من قل الانسان" (تفسیر ابن کثیر ۲)

۳۔ "والجآن خلقہ من قل من مار السموم" (الحج: ۲۹) قال ابن کثیر: "(من قل) ای من قل الانسان" (تفسیر ابن کثیر ۲)

۱۔ بیل کے سینگ پر زمین کا ہونا۔

۲۔ کیا زمین گول ہے؟

بعض لوگ کہتے ہیں کہ زمین کے نیچے بیل ہے۔ اس نے زمین کو اپنے سینگوں میں پکڑا ہوا نیچے کی طرف زمین سات عدد ہیں۔ (۲) سائنسدان کہتے ہیں کہ زمین گول ہے۔ کیا شرعیہ ٹھیک ہے؟

المستفتی نمبر ۱۷۲۴ کارال صاحب (ریاست سوات، صوبہ سرحد) ۸ صفر ۱۳۵۸ھ

مطابق ۳۰ مارچ ۱۹۳۹ء

(جواب ۲۶۶) (۱) یہ روایت امر ایلیات میں سے ہے۔ اور عقیدہ قائم کرنے کے قابل نہیں۔ (۲) شریعت کو اس سے بحث نہیں کہ زمین گول ہے۔ یا مستوی۔ وہ تزکیہ قب و صحیح عقائد اور اصلاح اعمال کی تعلیم کے لئے نازل ہوئی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

چاند میں روشنی آنے پر مغرب کی اذان کننا؟

(از اخبار سہ روزہ الجمعہ دہلی مورخہ ۲ مئی ۱۹۳۸ء)

(السوال) غروب شمس کے واسطے غوام میں مشور ہے کہ جب چاند میں روشنی آجائے تو اذان مغرب نہ دینی درست ہے۔

(جواب ۲۶۷) چاند میں روشنی کی خاص کیفیت اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے۔ اس لئے یہ بات بطور عامتہ کے سمجھی جاتی ہے۔ اور ایک حد تک صحیح ہے۔ مگر یقینی اور کلی طور پر دینا نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ خضر۔

(سوال) کتاب "بزار مسئلہ" معتبر نہیں؟

(از اخبار سہ روزہ الجمعہ دہلی۔ مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۳۸ء)

کتاب ہر مسئلہ کے مسائل اجتماعی طور پر کہاں تک مستند اور معتبر ہیں جب کہ نہ مصنف کا پتہ ہے اور نہ جن کے مسائل میں کسی معتبر کتب حدیث کے دلائل و حوالہ جات ہیں۔

(الف) علی الخصوص زمین کی ساخت کے بارے میں کہ ایک موتی تھا، خدا کے خوف سے پھل کر پانی ہو گیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہوا کو بنا کر پانی پر چلنے کا حکم دیا۔ ہوا کے چلنے سے پانی زور سے جھنے لگا۔ اور پانی میں کف پیدا ہو گیا۔ یہی کف خشک ہو کر زمین بن گئی۔ قرآن کریم کے لفظ کن فیکون سے کیا مراد ہے؟

(ب) زمین کی استقامت کے بارے میں کہ زمین ایک بیل کے سینگ پر ہے۔ بیل ایک پہاڑ پر ہے جس کا نام کوہ مسعود ہے۔ کوہ مسعود کوہ طہر بان پر ہے۔ علی بذائیک بعد یگرے سے چلا گیا ہے۔ آخر کے متعلق کسی کو علم نہیں۔

(ج) یہ اعتقاد کہ خدائے جل شانہ نے دنیا کو اپنی قدرت سے بالکل معلق رکھا ہے، کیسا ہے؟

(جواب ۲۶۸) کتاب بزار مسئلہ میں جو مسائل مذکور ہیں وہ قابل اعتماد نہیں ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔



زمین کا گائے کے سنگ پر ہونے کی ایک روایت پر تبصرہ۔

(از اخبار سہ روزہ انجمنیہ دہلی۔ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۲ء)

(السوال) زید کتا ہے کہ زیر زمین دریا ہے اور دریا میں مچھل ہے اور مچھل کی پشت پر گائے ہے۔ اور گائے کے سینگ بر زمین ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

(جواب ۲۶۹) یہ روایت اس ترتیب کے ساتھ سند صحیح سے ثابت نہیں۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ۔

گیارھواں باب  
ذاتیات، نسل قبیلہ

۱۔ حضرت صدیق اکبرؓ، عمر فاروقؓ، اور عثمان غنیؓ کی

اولاد کا صدیقی، فاروقی اور عثمانی کہلاتا درست ہے۔

۲۔ صدیقی، فاروقی، اور عثمانی کا اپنے آپ کو قریشی کہنا جائز ہے۔

۳۔ خلائے اربعہ کی سب اولادیں نضر بن کنانہ کی اولاد ہیں۔

(السؤال) جو شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت میں ہے وہ فاروقی کہا سکتا ہے یا نہیں؟ اور

اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد عثمانی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

صدیقی کہلائے گی یا نہیں؟ (۲) جو شخص آج تک اپنے کو لواؤ حضرت سیدنا فاروق یا حضرت سیدنا ابو بکر

صدق میں رکھ کر اپنے کو فاروقی یا صدیقی کہتا رہا ہے، آیا اس کا یہ فعل کہ اب محض قانونی فائدہ اٹھانے کے

لئے اپنے کو قریشی سے منسوب کرے اخلاقاً اور شرعاً جائز ہو گا یا ناجائز؟ (۳) یہ کہ ہندوستان میں سوائے نصر

بن کننہ کا اولادوں کے خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اولادیں کھاتی ہیں یا نہیں؟

المستفتی سید مظلی فرید آبادی ۲۰ جولائی ۱۹۲۹ء

(جواب ۲۷۰) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد دلو، لول، دور، لول، اور فاروقی اور حضرت عثمان رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد اور اولاد عثمانی اور حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد اور اولاد و اولاد صدیق

ہے۔ اور یہ سب قریشی ہیں۔ یعنی تمام فاروقی قریشی ہیں اور تمام عثمانی قریشی ہیں اور تمام صدیقی قریشی ہیں۔

کیونکہ ان کے جدا علیٰ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت

صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریشی ہیں۔ (۲) کسی فاروقی کا اپنے کو قریشی کہنا اور کسی عثمانی کا اپنے کو قریشی کہنا اور

کسی صدیقی کا اپنے کو قریشی کہنا نہ واقعہ غلط ہے اور نہ شرعاً ناجائز بلکہ ایک حقیقت و واقعہ کا اظہار ہے اور اس میں

کوئی شرعی اخلاقی قانونی مباحثہ نہیں ہے۔ (۳) خدعہ لربہ کی لوار دیں سب کی سب نظربن کٹانہ کی لوار

میں ہیں۔ (۱) اور سب کی سب قریشی ہیں۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ۔ مدرسہ امینیہ دہلی۔

کسی مسلمان کو نو مسلم یا کم ذات ہونے کی وجہ سے ذلیل سمجھنا؟

(السوال) ایک عورت ہندو سے مسلمان ہوئی جس کو عرصہ قریب پچیس برس کے گزر اور مارواڑی قوم کے مسلمان کے ساتھ نکاح کیا۔ چار اوادیں مسلمان حیات ہیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابندی۔ اب مارواڑی لوگ اس کو برادری میں بٹھانے سے انکار کرتے ہیں کیا وہ عورت مسلمان نہیں ہوئی؟ برادری میں بیٹھنے کے قابل نہیں؟

(جواب ۲۷۱) کسی کا یہ خیال کرنا کہ نو مسلم ہماری قوم سے نہیں اور اس وجہ سے اس کو ذلیل و حقیر سمجھنا گناہ ہے۔ اسلام میں ذات پات کا کوئی مادہ نہیں۔ اسلام تو یہ تعلیم دیتا ہے انما المؤمنون اخوة۔ (جتنے مسلمان ہیں سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔) اکام اسلام کے خلاف کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ کسی کو ذلیل و حقیر سمجھے۔ جو ایسا کرے گا سخت سزاوارک ہوگا۔ خداوند تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے۔ وجعلکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکر مککم عند اللہ انتقمکم (۲) یعنی خداوند تعالیٰ نے تمہارے قبیلے اور خاندان اس لئے مقرر کئے کہ آپس میں تعارف اور شناخت کے کام آئیں۔ بے شک شریف تر تم میں وہی ہے جو پرہیزگار تر ہے۔ یعنی خدا کے نزدیک شرافت کا معیار تقویٰ ہے۔ نہ ذات پات۔ جو لوگ کسی نیک ملت مسلمان کو محض نو مسلم یا کم ذات ہونے کی وجہ سے ذلیل سمجھیں ان کو خدا کے عذاب سے ڈرنا چاہئے اور توبہ کرنا چاہئے۔ معلوم نہیں کس وقت موت آجائے۔ بغیر توبہ مرنے میں عذاب خداوندی کا سخت خوف ہے۔

خلفائے ثلاثہ کی اولاد کو سید کہنا درست ہے یا نہیں؟

(السوال) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد کے سوا حضرات خلفائے ثلاثہ کی اولاد کو سید لکھنا یا کہنا جائز ہے یا نہیں؟ (جواب ۲۷۲) سید عربی لفظ ہے جس کے معنی سردار کے ہیں۔ اور اس معنی کے لحاظ سے یہ لفظ ہر بزرگ اور واجب انتظام شخص کے حق میں استعمال کیا جاتا ہے۔ متقدمین میں طریقہ یہ تھا کہ شاگرد اپنے استاد کو مرید اپنے پیر کو۔ بیٹا اپنے باپ کو۔ نام اپنے آقا کو۔ سیدنا و مولانا، یا سیدی و مولائی کہا کرتا تھا۔ بے شہد مثالیں اس کی کتاب متقدمین سے مل سکتی ہیں۔ لیکن ہمارے عرف میں اس لفظ کے معنی دوسرے ہو گئے ہیں اور وہ یہ کہ "سید" بول کر "سوی" یعنی لوہا د علی مرکتے کرم اللہ وجہہ سے ہونا مراد لیا جاتا ہے۔ اور اردو فارسی عبارتوں میں اس کے یہی چھپلے معنی غالب۔ استعمال ہیں۔ اگرچہ عربی کلام میں ابھی تک علوی کے معنی میں یہ غالب استعمال نہیں ہے لیکن کسی ایسے کام میں جس میں یہ لفظ علوی کے معنی میں غالب استعمال ہو گیا ہو اور اس لفظ سے کسی سمجھ جائے کہ لوہا د علی ہونا مراد ہے کسی غیر علوی کے لئے اس کا استعمال نامناسب نہیں کہ اس میں انتساب غیر واقعی کا ایسا م ہے اگرچہ استعمال کرنے والے نے سردار کے معنی میں استعمال کیا ہو اور اس وجہ سے اس پر کوئی گناہ نہیں۔ لیکن ایسا غیر مقصود کی وجہ سے نامناسب ضرور ہے۔ واللہ اعلم۔

خاکروٹی کا پیشہ اختیار کرنے کی وجہ سے نو مسلم سے حقارت کا برتاؤ کرنا۔

(السوال) تابعدار فدوی کا نشیمل عبدالرحیم ولد محمد ہاشم کے خاندان اہل سنت و جماعت نے پیشہ خاکروب لیا تھا۔ چند سال ہوا کہ ہم بھائیوں نے پیشہ ترک کیا۔ اور سنت جماعت بھائیوں کا سوا ہے کہ ہم لوگ مسلمان نہیں ہیں۔ تو تابعدار کا جواب یہ ہے کہ مسلمان نہیں ہیں تو ہر ایک بات سے کیوں بند نہیں کر دیتے مسجد میں آنا، موت میں آنا، اور قرآن شریف پڑھنا۔ ہمارے سرور کائنات سرکارِ دو عالم ﷺ کا کیا فرمان ہے۔ تابعدار کے خاندان نے پیشہ خاکروٹی کیا۔ اس لئے ہم بھائیوں کے ہاتھ کا کھانا جائز ہے، تو تابعدار کا سوال ہے کہ کون سی حدیث اور فقہ میں ہے کہ جس نے غلط صاف کی اس کے ہاتھ کا کھانا جائز ہے۔ اور جو غلط لٹھکتے ہیں ان کے ہاتھ کا جائز ہے۔ جس روز سے تابعدار نے یہ غلط سنا کہ مسلمان نہیں اس روز سے تابعدار نے اسلام کی ہر ایک بات چھوڑ دیا ہے۔ بند تابعدار کو دوسرے مذہب میں شامل ہونے کی اجازت دی جائے۔

المستفتی نمبر ۶۷ عبدالرحیم کا نشیمل نمبر ۱۶۱ پولیس بلڈانہ ہرار۔ مورخہ ۲۵ جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء

یہ غالباً نو مسلم ہیں اور مسلمان ان سے حقارت کا برتاؤ کرتے ہیں۔ لہذا ان کی تائید میں کوئی جواب ہو جائے تو ان کی آسانی کا باعث ہوگا۔ خواجہ حسن نظامی۔

(جواب ۲۷۳) اسلام کا حکم یہ ہے کہ جو شخص خدا و رسول پر ایمان لے آیا اور جو باتیں کہ پیغمبر خدا لائے ہیں ان کو مان لیا اور قرآن مجید و اللہ تعالیٰ کی کتاب تسلیم کرے اس کے احکام کو قبول کر لیا، وہ سب مسلمانوں کا بھائی ہو گیا، خواہ کسی قوم اور کسی ذات کا ہو۔ اسلام نے چھوت چھت قائم نہیں کی بلکہ اس کو اٹھا دیا ہے۔ جو لوگ اس سے چھوت کریں یا تمہارے ہاتھ کی چیز سے پرہیز کریں یا تم کو ذلت و حقارت کی نظر سے دیکھیں وہ اسلامی احکام سے ناواقف ہیں۔ خدا و رسول کے نافرمان اور گنہگار ہیں۔ (۱) تم ہرگز دل نہ لگاؤ اور اسلامی کاموں کو ادا کرتے رہو اور مضبوط رہو۔ اور ان لوگوں سے کہو کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی عزت دی ہے۔ تم ہم کو حقارت سے دیکھو کہ گنہگار نہ ہو۔ انما المؤمنون احقر (۲) قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے کہ سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ محمد کا قیام اللہ کان اللہ۔

حدیث ”قدموا قریباً لکی تخرج اور اس کا مفہوم۔

(السوال) میں نے ایک سال میں یہ حدیث دیکھی ہے۔ قدموا قریباً ولا تقدموا ہوا تعلموا امنوا ولا تعلموا۔ الحدیث۔ خریدہ لن البخاری (از سنہ جلد ۷ ص ۱۴۰) آیا یہ حدیث صحیح ہے یا غیر صحیح اور بھورت صحیح ہونے کے اس کا مطلب کیا ہے؟

المستفتی نمبر ۱۳۰۰ موبوی محمد زکریا۔ عربک منچر مسلم ہائی اسکول انبہ۔ ۲۳ شوال ۱۳۵۳ء

مطلع ۲۰ جنوری ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۷۴) یہ حدیث تخریج اجماع کے ص ۱۳۰ جلد ہفتم میں موجود ہے۔ (۱) لکن التجار سے نقل کی ہے اور منادی نے کنز الحقائق میں اس کو روایت کر کے (اشرفی) کی طرف منسوب کیا ہے۔ اور لا تعلموها کے جائے لا تعلموها ذکر کیا ہے اور جامع صغیر میں کئی حوالوں سے بالفائد مختلف ذکر کیا ہے (۲) مثلاً اس میں ہے قدموا قریشا ولا تقدموها وتعلموا من قریش ولا تعلموها۔ الشافعی والبیہقی فی المعرفة عن ابن شہاب بلا غا (عد) عن ابی ہریرۃ (صح) قدموا قریشا ولا تقدموها وتعلموا من قریش ولا تعلموها ولولا ان تضر قریش لا خبر تہا بما لہا عند اللہ تعالیٰ (طبرانی) عن عبداللہ بن السائب (صح) قدموا قریشا ولا تقدموها ولولا ان تضر قریش لا خبر تہا بما لہا عند اللہ۔ البزاز عن علی (صح) حتی یہ حدیث لکن التجار اور شافعی اور شعبی اور ابن عدی اور صبرنی اور بزار نے روایت کی ہے۔ اور جامع صغیر میں اس کی تمام روایتوں پر صحت کی حاکمیت کی گئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث صحیح ہے۔ اور اس کے معنی یہ ہیں کہ قریش مقدم (مقتدا) ہونے کے اہل ہیں۔ ان کو مقدم رکھو اور (ما قاموا الدین) جب تک ان کی اہلیت قائم ہو تو تم ان سے مقدم ہونے کی کوشش نہ کرو۔ اور قریش (یعنی عزت نبویہ) سے دین سیکھو یا قرآن مجید کی قرائت (لان القرآن انزل بلعۃ قریش) (۳) حاصل کرو اور اس بارے میں ان کے ساتھ مقابلہ کرنے کی راہ اختیار نہ کرو۔ یہ فقط اہل حق الیٰ علیہ کی تعلیم ہے اور اہلیت کا ثبوت ان کے لئے علی ما یثبتی ہے نہ کہ بطور لزوم جیسے کہ فقط ما اقاموا الدین سے ظاہر ہے کہ دین سے روگردانی پر وہ قیادت اور تقدم کے مستحق نہیں۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دلی

بنو ہاشم بھی سید ہیں۔

(السوال) جو فاطمہ کے علاوہ بنو ہاشم بھی سید ہیں یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۸۲۲ محمد نذر شاہ (خلع مجرات) ۶ محرم ۱۳۵۵ھ مطلع ۳۰ مارچ ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۷۵) بنو ہاشم کے علاوہ دوسرے ہاشمی بھی لغت و احسن لانا سید ہیں اور حرمت صدقہ کے حکم میں شامل ہیں۔ مگر اصطلاحاً "سید" کا لفظ صرف بنو فاطمہ کے لئے خاص ہو گیا ہے۔ محمد کفایت اللہ

جن لوگوں کے لئے صدقہ لینا حرام ہے ان کو سید پکارنا ضروری نہیں۔

(السوال) کیا مذہب اسلام کا یہ حکم ہے کہ جن افراد پر از روئے شرع شریف صدقہ حرام ہے اور وہ مستحق

۱۔ کبر العمال، الباب الرابع فی المناقب و ذکر ہم نمبر ۳۳۸۰۸، نمبر ۳۳۸۹۳ مقبلاً فی التراتیب الاسدی۔

۲۔ الجامع الصغیر (حرف الف قدموا) ۲/۳۱۱ مصر۔

۳۔ بحاری، کتاب الاحکام، باب قول اللہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسل الخ ۲/۵۰۵ مؤخری۔

۴۔ "فاکبوا ہا بسناں قریش فان القرآن انزل بمسانہم" (حاری باب نزول القرآن بلسان قریش الخ ۲/۵۰۵ مؤخری)۔

ٹکس ہیں۔ ان کو غرض اظہار نسب سید اور سادات سے موسوم و مخاطب کیا جائے۔ یہاں تو جروا۔

المستفتی نمبر ۹۳۸ سید کمال احمد۔ دہلی۔ ۲۸ صفر ۱۳۵۵ھ مطابق ۲۰ مئی ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۷۶) صدقہ جسی ہاشم پر حرام ہے۔ اور ہنی ہاشم میں جن پر صدقہ حرام ہے عباسی اور بنو حارث اور اولاد جعفر بن ابی طالب اور اولاد عقیل بن ابی طالب و اولاد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب شامل ہیں۔ (۱) ان سب کے لئے لفظ ہاشمی ایسا غلط ہے جو اظہار نسب کے ساتھ اظہار حرمت صدقہ کے لئے کافی ہے۔

سید کا لفظ اس معنی میں محاورات عرب میں مستعمل نہ تھا۔ ہندوستان میں بھی اتنے عام معنی میں متعارف نہیں ہے۔ بلکہ حضرت علی کی تمام اولاد پر بھی حاوی نہیں۔ صرف اولاد فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر عرفان لایا جاتا ہے اس سے واضح ہو گیا کہ شریعت میں کسی ایسے حکم کا وجود نہیں کہ لفظ سید اپنے نام کے ساتھ حرمت صدقہ کے اظہار کی غرض سے لکھنا یا کہن ضروری ہو۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

محض نسب کی بنا پر دوسرے مسلمان کو ذلیل سمجھنا۔

(السوال) جو مسلمان دوسرے مسلمان کو کسی حیثیت سے ذلیل سمجھے اور مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرے وہ کیسا ہے؟

المستفتی نمبر ۱۰۰۱ امام محمد۔ اردہہ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۷ جنوری ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۷۷) محض نسب کی بنا پر کسی کو ذلیل سمجھنا اور ذلیل کہنا اسلامی تعلیم کی رو سے غلط اور ناجائز ہے (۲) اور اس بنا پر مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنا موجب فسق ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

سید ہونے کی وجہ سے اپنے آپ کو بڑا اور دوسروں کو ذلیل سمجھنا۔

(السوال) کسی کا محض اس بنا پر کہ میں شیخ و سید ہوں، اپنے کو بڑا سمجھنا اور پیشہ و اقوام مثلاً باندہ و ندال حجام وغیرہ کو ذلیل سمجھنا یا متبرکات نسب کے جائزہ یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۰۱۱۔ عمر صاحب (مطلع سارن) ۳ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ مطابق ۲۴ جون ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۷۸) سادات کے لئے اور اسی طرح صحابہ کرام اور بزرگوں کی اولاد کے لئے ایک قسم کا شرف حاصل ہے۔ لیکن وہ اسی وقت معتبر اور کارآمد ہے کہ اعمال کے لحاظ سے بھی وہ شخص اچھا ہو اور باوجود اس کے دوسروں کو ذلیل نہ سمجھے (۳) اور ان کے ساتھ شوری کی طرح معاملہ نہ کرے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

۱۔ "ولا تدفع الی بنی ہاشم و ہم ال عی وال عباس وال عقیل وال الحارث بن عبدالمطلب" (حدیث: ۱: ۲۰۶ مکتبہ شریعہ علیہ)

۲۔ "یا ایہا الناس انا خلقکم من ذکر و انثی و جعلکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقکم" (انجرات: ۱۳۰)

۳۔ "یا ایہا الذین آمنوا لا یستخر قوم من قوم عسی ان یکنوا عیورا خیرا منهم" (انجرات: ۱۱)

۱۔ ذاتیات کی وجہ سے عزت اور ذلت کا فرق کرنا۔

۲۔ اعلیٰ ذات والے غیر مسلم کو گھٹیا پیشہ والے مسلمان پر ترجیح دینا۔

(السوال) (۱) مثل ہندوؤں کے شیخ سید مغل پٹھان کو اعلیٰ ذات سمجھنا اور باقی کو ذلیل سمجھتے ہوئے اپنے برابر ٹھکانا ان کے ساتھ شور و جہاں سلوک کرنا کیسا ہے؟

(۲) ہندوؤں کے اعلیٰ ذات برہمن راجپوت وغیرہ کو برابر ٹھکانا، اور مسلم پیشہ ورا قوام مثل بافندہ وغیرہ

کو برابر نہ ٹھکانا کیسا ہے؟

المستفتی نمبر ۱۱۰۱۹ ایم۔ عمر صاحب انصاری (ضلع ساران) ۳ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ مطابق ۲۴ جون

۱۹۳۶ء

(جواب ۲۷۹) مسلمانوں میں اور اسلام میں ذات کے طبقات پر شرافت اور ذلت کا فرق نہیں۔ اسلام میں شرافت صلاحیت اعمال و تقویٰ پر ہے۔ (۲) اسلامی شرافت نسبی شرافت سے بالاتر ہے۔ ایک مسلمان پیشہ ور صالح متقی غیر مسلم نسبی شریف سے اکرام و اعزاز کا زیادہ مستحق ہے۔ محمد کفایت مددکان اہل دہلی

غیر مسلم کا جھوٹا استعمال کرنا درست ہے بشرطیکہ اس کے منہ سے کوئی نجاست نہ لگی ہو۔

(السوال) ملک حاجی عبد العزیز نے چھوت کا جھوٹا پانی پیا۔ (روزنامہ آفتاب ۲۵ جولائی ۱۹۳۶ء)

(۱) گذشتہ شب کمادڑہ میں مسٹر چندرا کی تقریر ہو چکی تو مولانا موسوی محمد عثمان صاحب نے جو جلسہ کے صدر تھے، اپنی خاصانہ تقریر کے دوران میں اسلام کی تعلیم اور نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ کو حاضرین کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے اچھوت بھائیوں کا خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایک مسلمان ان کے ساتھ بیٹھ کر ایک تھالی میں کھانا کھاتا ہے۔ اور ایک گھس میں پانی پی سکتا ہے۔ مولانا کے منہ سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ ملک حاجی عبد العزیز نے بے ہوشی سے سب اچھوت بھائیوں کے سامنے مسٹر چندر کا جھوٹا پانی جو گلاس میں میز پر رکھا تھا، پی لیا اور ثابت کر دیا کہ مسلمانوں میں بالکل چھوت چھت نہیں ہے۔ ملک صاحب نے پانی پیا تو چاروں طرف سے افسوس و مرہا کے نعرے بلند ہوئے۔ موسوی محمد عثمان صاحب نے تقریر کرتے ہوئے بہت سے واقعات کا ذکر کیا۔ پھر ملک صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس طرح انہوں نے آپ کے سامنے مسٹر چندر کا پانی پیا، کیا کوئی بندو کر سکتا ہے۔ اس پر ایک بندو نو جوان جلسہ میں کھڑے ہو کر بولا کہ ہاں میں پی سکتا ہوں۔ چنانچہ اس نے سب کے سامنے ایک دوسرے اچھوت کا جھوٹا پانی پیا۔ مولانا نے اس پر اظہار مسرت کرتے ہوئے کہا کہ یہ اسلام کی پاک تعلیمات کا اور حضور نبی کریم ﷺ کی پیش گوئی کا اثر ہے کہ آج ہندو بھی اسلام کی تعلیمات کی طرف رجوع کر رہے ہیں اور بری رسومات کو چھوڑ رہے ہیں۔ جلسہ خیر و خوبی سے ختم ہوا۔

(۲) مسلمانوں میں کسی قسم کی چھوت چھات نہیں۔ مدیر آفتاب اچھوت بھائیوں کا مہمان

گندشتہ شب مسز چندراجب تقریر ختم کر چلے اور جلسہ برخواست ہو چکا تو کھمداروازہ کے اچھوتوں نے مسز چندر اور خواستہ کی ۱۰۰ روپے کی رات گزاریں اور ان کے مہمان ہوں۔ انہوں نے مدیر آفتاب سے دریافت کیا کہ ان کو بھیکوں کے ہاں رہنے میں کچھ عذر ہوگا۔ وہ چاہتے تھے کہ مدیر آفتاب ان کے ترجمان کا فرض اکر لیں۔ اس لئے کہ مسز چندر ان کی زبان سے ناواقف ہیں۔ مدیر آفتاب نے اچھوت بھائیوں کی دعوت کو نہایت خوشی سے قبول کر لیا۔ اور وہ مسز چندر کے ساتھ شب بھر بھیکوں کے کور اثر میں قیام پذیر رہا۔ اچھوت بھائیوں نے اپنی حیثیت کے مطابق اپنے مہمان کی خاطر دلری میں کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھا۔ اور صبح کا ناشتہ کرا کے ان کو رخصت کیا۔ نقیب کراچی ۲۷ جولائی ۱۹۳۶ء۔

علمائے کرام کیوں خاموش ہیں؟

مرچی میں ایک نیچری خیال کا لاندہب ایک اردو اخبار کی پناہ لے کر علی رؤس الاشهاد سورہ مخمّنہ اور قرآن پاک کی مقدس آیات کا خاکہ اڑا رہا ہے، لیکن کسی بھی عالم دین کو یہ جرات نہیں ہوتی کہ اس دریدہ دہن کے منہ میں لگام لگائیں۔ یوں تو معمولی معمولی بکاہرہ چیزوں پر وہ فتویٰ دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اور ایکشن تک کے معاملات میں ان کے افتاء کی زد سے محفوظ نہیں رہتے لیکن ظلم کی بات ہے کہ ایک لاندہب شخص اسلام اور مسلمانوں کی مسلم کھل تضحیک کر رہا ہے۔ اور علماء حق کو "بنکومت" کے الفاظ سے یاد کرتا ہے۔ مگر کسی عالم کی غیرت ایمانی کو حس نہیں ہوتا۔ آج کمال میں وہ مبلغ اسلام حافظ مولوی محمد حسن صاحب، مولانا مولوی ایوب بیگ صاحب، مولوی رحمت اللہ صاحب مولوی محمد عثمان صاحب اور حکیم علی محمد صاحب۔ ذرا ملاحظہ تو کریں کہ ملک عبد العزیز آف پنجاب ہونٹل لارڈ مدیر آفتاب جیسے شنائی مسلمان مرد دل خوار لوگوں کے ساتھ چائے پیٹے اور ان کا جھوٹا پیانی پیٹے ہیں اور وہ بھی مدیر عام بے علم اور سادہ لوح مسلمانوں کے سامنے۔ اسلام ہر گز اجازت نہیں دیتا کہ کسی ایسے شخص کا جھوٹا کھلیا جائے جو حرام اور مردار اشیاء کو جائز اور حلال سمجھ کر کھا رہا ہو، تاوقتیکہ وہ مسلمان ہو کر ان اشیاء سے تاب نہ ہو جائے۔ لیکن افسوس ہے کہ صرف غیر مسلموں پر جھوٹا اثر قائم کرنے کے لئے یہ ظلم دین سے بے خبر لوگ اسلام کو ذیل کرتے پھرتے ہیں۔ کیا غیر مسلموں پر اسلام کا اثر اسی صورت سے ڈالا جاسکتا ہے کہ ان کا جھوٹا پیانی پیا جائے۔ اور ان کے ساتھ کھانا کھلیا جائے۔ اسلام کی سطح محبت ارفع و اعلیٰ ہے۔ اس کی مقدس تعلیم اور دین اصولوں پر کاربند ہو کر ہر مسلمان و نمود۔ دنیا کے سامنے پیش کر سکتا ہے کہ غیر مسلم خود اسلام کے شیدائی بن جائیں۔ آج اس قسم کے نئے مسلمان اپنی حرکات سے اسلام کو جائے فائدہ پہنچانے کے نقصان پہنچاتے ہیں۔ مسلمانوں کو ضرورت نہیں ہے کہ وہ کسی بے دین یا مشرک کا جھوٹا کھائیں۔ بلکہ دنیا اور دین میں باعزت اور خوشگوار زندگی بسر کرنے کے لئے بے دینوں اور مشرکوں کو اسلام کی پناہ میں آنے کی ضرورت ہے اور جیسے جیسے ان کو احساس ہوتا ہے وہ حلقہ مجوش اسلام ہوتے جاتے ہیں۔ شیخ خالد لطیف گاملاور شیخ عبداللہ گاندھی اور دوسرے بزرگوار لوگ مسلم اس نئے مسلمان نہیں ہوئے کہ ملک عبد العزیز نے ان کا جھوٹا پیانی پیا تھا۔ یا قاضی محمد مجتبیٰ صاحب نے ان کے سامنے بھیکوں اور چمڈوں کی محفل میں بیٹھ کر چائے نوشی کی تھی۔

میں نقلاوت درہ از کجاست تاجکجا

آج کراچی کے علماء دین اور مبلغین کا فرض ہے کہ وہ اپنے عشرت کدوں سے باہر نکلیں اور میدان میں آکر اسلام کی صحیح تعلیم مسلمانوں اور غیر مسلموں کے سامنے پیش کریں اور اس غلط فہمی کو دور کریں جو ان جاہلوں کو وجہ سے پیدا ہو رہی ہے۔ اسلام کی نظر میں تمام غیر مسلم خواہ وہ اچھوت ہوں یا ہر ذمہ چھتری ہوں یا ویش ایک ہیں۔ ان میں سے جو بھی دائرہ اسلام میں داخل ہو وہ ان کا بھائی ہے۔

المستفتی نمبر ۱۰۸ محمد یوسف صاحب دہلوی۔ (کراچی) ۱۳ جمادی الاول ۱۳۵۵ء مطابق

یکم اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۸۰) اسلام میں چھوت حیات نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام نے وزن کے لحاظ سے مسلمانوں یا غیر مسلموں کو کمرے میں تقسیم نہیں کیا ہے۔ اور کوئی شخص اپنی نسل اور قومیت کے لحاظ سے اچھوت نہیں۔ ہاں اگر وہ کوئی ایسی شے استعمال کرتا ہے جو اسلام نے ناپاک یا حرام قرار دی ہے تو اس سے مسلمان اس لئے احتراز کرے گا کہ ناپاک یا حرام چیز کا اس کے ساتھ لگاؤ نہ ہو جائے۔ خواہ استعمال کرنے والا مسلمان ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن اسلام نے انسان کے بدن کو (جب کہ اس پر کوئی خارجی نجاست نہ ہو) پاک قرار دیا ہے اور اس میں مسلمان اور کافر فرق نہیں کیا۔ اور اسی بناء پر انسان کا جھوٹا پاک ہے۔ (۱) خواہ مسلمان ہو یا کافر۔ پس اگر کوئی مسلمان کسی کافر شریف یا اچھوت کا جھوٹا پی لے تو بھر طیلہ اس کافر نے کوئی ناپاک چیز کھائی پی نہ تھی، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اور اگر کوئی مسلمان یا کافر شراب پی کر فوراً اس سے پانی لے تو یہ جھوٹا پانی پینا ناجائز ہے کہ اس میں شراب پینے کی وجہ سے نجاست آئی۔ (۲) پس نقیب کراچی کا مضمون بھی اعتدال سے متجوز ہے۔

نقطہ۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی۔

۱۔ ایک برتن میں غیر مسلم بھٹی کے ساتھ کھانا کھانا۔

۲۔ غیر مسلم سے مسجد میں جھاڑو دلوانا۔

(السوال) (۱) ایک غیر مذہب بھٹی کے ساتھ مسلمان کو کھانا ایک پیٹ میں کیسا ہے؟

(۲) ایک غیر مسلم بھٹی کو بلا کر مسجد میں جھاڑو دلوانا کیسا ہے؟

المستفتی نمبر ۱۳۶ شیخ عبدالغفور صاحب (دہلی) ۲۲ یقعدہ ۱۳۵۵ھ ۶ فروری ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۸۶) (۱) اسلام کا اصول یہ ہے کہ انسان کا بدن پاک ہے خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم۔ (۲) اس میں بھٹی اور چمڑا کا بھی سوال نہیں ہے۔ سوال میں غیر مذہب بھٹی کی تصریح کی گئی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر غیر

۱۔ "الاول من الاقسام سور" طاهر مطہر بالاتفاق من غیر کراهۃ فی استعمالہ وھوما شرب مہ آدمی لیس بمہ نجاسة ولا فرق بین الصغیر والكبر والمسلم والکافر والحائض والحب۔" (نور الابضاء مع شرحہ مرقی الفلاح الطبعۃ الاولى: ص ۶۸ ط مصطفی البابی الحلبي واولادہ بمصر)

۲۔ "واذا تنحس لمہ فشرب الماء من فورہ تنحس۔" (خوالہ)

۳۔ واما نجاسة بمہ فالجمهور علی انه لیس نجس البدن والذات لان الله تعالى احل طعام اهل الکتاب۔ (تفسیر ابن کثیر) نحت قوله تعالى انما المشرکون نجس الآية: ۴/۶ ط سہیل الکیڈمی



مسم بھیجی کو نملادھا کر اس کا بدن اور ہاتھ پاک صاف کر لئے جائیں تو اس کے ساتھ ایک برتن میں کھانے والا محض اس بناء پر بغیر مذہب کے ساتھ کھایا ہے ہاں پاک کھانے یا حرام کھانے کا مرتکب قرار نہ دیا جائے گا کیونکہ اس مفروضہ صورت میں اس کے ہاتھ پاک کر لئے گئے ہیں۔ رہی یہ بات کہ اس نے غیر مذہب اور بھیجی کو اپنے ساتھ کھانے میں شریک کیوں کیا تو یہ بات مختلف حالات اور مختلف مصالحوں کے لحاظ سے بدل سکتی ہے۔ اگر کوئی معقول وجہ اپنے ساتھ کھانے کی ہو تو پھر کوئی الزام و اعتراض نہیں اور اگر کوئی معقول وجہ نہ ہو تو بلا وجہ غیر مسموں کے ساتھ کھانے پینے کے تحققات قائم کر لینا الزام ہو گا مگر ناپاک یا حرام کھانے کا الزام نہ ہو گا۔

(۲) لحاظ مسجد میں نماز کی جگہ کے علاوہ باقی جگہ میں بھیجی سے جھاڑو دھوئی جائے تو کوئی حرج نہیں اور اگر بھیجی کے پاؤں اور بدن پاک ہونے کا یقین ہو تو نماز کی جگہ میں بھی اس سے جھاڑو دھوئی جا سکتی ہے۔ کیونکہ انسان کا بدن فی حد ذاتہ اسلامی اصول کے لحاظ سے پاک ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی۔

(۱) ذات پات کی تمیز منانے کے لئے بطور تواضع فقیر کا لفظ استعمال کرنا۔  
(۲) فقیر کا مفہوم گداگر متعین کر کے ایسے افراد کی تذلیل کرنا اور مستحق حقوق سے محروم کرنا ظلم ہے۔

(۳) فقیر کا لفظ چھوڑ کر اپنے اصلی قبیلہ کی طرف انتساب درست ہے۔  
(السوال) ہمارے علاقہ ہریانہ میں ائمہ مساجد، متولی خانقاہ ایک زمانہ سے پشت در پشت نسلاً بعد نسل تبلیغ اسلام کا اہم فریضہ ادا کر رہے ہیں اور اس تبلیغی برکت کے افراد نے اپنی اصلی ذات و قبیلہ شیخ، قریش، سید، مغل، پٹھان وغیرہم سے منسوب ہونے کے بجائے محض باجماع سنت نبوی ﷺ الفکر فخری و بتقدید علماء عظام و صوفیائے کرام ہندی اقوام سے ذات پات کی تمیز منانے کے لئے اپنے آپ کو بطور انکسار ہی کلمہ فقیر سے موسوم کیا اور ہر تقریر و تحریر میں منکسرانہ طریق پر فقیر ظاہر کرتے رہے۔ جیسا کہ اس کلمہ کا استعمال روشن ضمیر علمائے عظام پر بخوبی روشن ہے۔ چنانچہ اس علاقہ میں اس جمعیت (امام متولی خانقاہ) کے افراد اسی کلمہ سے موسوم ہو رہے ہیں لیکن ایک انتقال اراضی کے باعث پنجاب و بالخصوص علاقہ ہریانہ میں زراعت و غیر زراعت پیشہ یعنی ذات پات کی تمیز خود مسلمانوں میں ہو چکی ہے بلکہ حقوق ملکی، زرعی، ملازمتی میں اس ذات پاک کا امتیاز قائم ہو چلا ہے اور اس جمعیت کے افراد از مدد تالحد خدمت اسلام و مسلمین کے صلہ میں سید القوم خادمہ کی بجائے محض فقیر موسوم ہونے کے باعث باوجود جملہ صفات و ضروریات زمانہ ہر شعبہ، صیغہ سوسائٹی، حکومت میں ذیلیں کئے جا رہے ہیں اور چند مواضع کے واحد مسویدار و مثل و دیگر کا شکیبازان پذیر و اوار اراضی پر بسر و وقت کرنے کے باوجود حقوق زرعی فوجی ملازمتی سے محروم کئے جا رہے ہیں۔ اس اللہ کا نام بلند کرنے والی، اللہ کے گھروں کو آباد کرنے والی جماعت کے افراد پر ہی زمانہ جملہ وسائل ترقی ہر طرح جو ہر طرف سے بند کر کے ان پر دائرہ معیشت تنگ کیا جا رہا ہے۔ لہذا علمائے عظام کی خدمت میں اس طبقہ کی موجودہ حالت پیش کر کے التماس ہے کہ براہ مہربانی سوالات ذیل کا جواب باصواب فرداً فرداً بروئے

شریعت حقہ عطا فرما کر عند امتدماجور ہوں۔

(۱) طبقہ مسلمین میں، مثل قریش، سید، مغل، پٹھان وغیرہم قبائل، فقیر بھی کوئی ایسی قوم یا ذات ہے یا کلمہ انکار ہے۔ جس سے سلف صالحین اور ان کی اولاد و جانشین موسوم ہوتے ہوئے ہیں۔

(۲) زید اور اس کی بروری بھورت مذکور بالا لفظ فقیر سے موسوم ہے۔ ان کو باوجود جملہ صفات ضروریات کی ذات فقیر (جس کے معنی فی زمانہ پیشہ ور گداگر کے لئے جادے ہیں) حقدار نہ کر سوساکی و حکومت میں؛ بل کر نالور ہر مستحقہ حقوق سے محروم کر نالور کرنا ایسا مازمت تک سے ہر طرف کرنا مسلم آزادی و ظلم موجب گناہ ہے یا نہیں۔

(۳) اس تذلیل سے بچنے اور اپنے تمدنی و معشرتی ترقی کے لئے اپنے اصلی قبیلہ (قریش، سید، مغل، پٹھان وغیرہم سے منسوب ہو کر بدستور خدمت اسلام جلالا کیا ہے (اور بجائے فقیر اپنی اصلی نسب شیخ، سید، مغل وغیرہ درج کرنا کیا ہے۔

(المستفتی نمبر ۱۵۸۱ محمد سلیمان صاحب صدیقی (منہج حصہ ۲۸ ربيع الثاني ۱۳۵۶ھ ۸ جولائی

۱۹۳۷ء)

(جواب ۲۸۲) مسلمانوں میں فقیر کوئی ذات اور کوئی نسل نہیں ہے۔ فقیر ایک لقب تھا جو کوئی شخص بطور تکبر، اپنے لئے یا بطور اظہار زہد و سرے شخص کے لئے، استعمال کرتا تھا اور ہر نسل والا شخص (خواہ سوامی یا فاطمی، مغل یا افغان یا اور کوئی) اس لفظ کو استعمال کر سکتا تھا۔ پس اس کو ایک ذات قرار دے لینا صریح غلطی ہے و اس با مفہوم گداگر متعین کروینا خواہ سادات، قریش یا عرب نسل سے ہوں یا مغل، پٹھان وغیرہ نسلوں سے ہوں۔ ایک ظلم ہے جس کا رفع کرنا ضروریات میں سے ہے۔ اور فقیروں کی اس جماعت میں سے ہر شخص کو اپنی نسل کے لحاظ سے سید یا قریشی یا مغل وغیرہ کا لقب اپنے نام سے ملحق کرنا جائز ہے۔ فقط۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ

مسلمانوں کو جائز پیشہ کی بناء پر ”جولہا“ کہہ کر اس کی تذلیل کرنا۔

(السوال) ایک مسلم و مومن کی شان میں کسی ایسے لفظ کا استعمال کرنا جس سے اس کی تنہیک و تذلیل ہوتی ہو، شرعاً جائز ہے یا ناجائز اور ایسے معاملہ میں مسلمانوں کو کس طرح کا احتیاط لازم ہے۔ مثال کے طور پر:۔  
 ہو کر ایک مسلم خاندان جس میں علماء و مشائخ صالحین و مدرسین کثرت سے موجود ہوں ان کے آبائی پیشہ باقندگی کی بناء پر اس پورے قبیلے کا نام جولہا رکھ دیا گیا ہے اور اس لفظ جولہا کو تمام باشندگان ہندوستانی خود مسلم ہوں یا غیر مسلم عرف و حقیقت دونوں میں اتنا معیوب اور مذموم سمجھتے ہیں کہ مسلم خاندان تو درکنہ اگر ڈوم اور چمار کو بھی لفظ جولہا سے تعبیر کیا جائے تو چراغ پا ہو جلتا ہے اور اپنے لئے اسے نہایت تذلیل و تنہیک کا سبب سمجھتا ہے۔ اس لئے کہ کوئی دوسرا لفظ اس سے بدتر کسی خاندان کی تنہیک و تذلیل کے لئے عرف میں جنم نہ لیا ہے۔ تو اب ایک صورت میں خاندان کے متعلق جن کے آباؤ اجداد بافادہ تھے اس کے اکثر افراد اب بھی اسی پیشہ کو کرتے ہیں تو اس پیشے کی بناء پر ایسے ذلت آمیز لفظ ”جولہا“ کا استعمال کرنے والا

کی شریعت کا مستحق ہے یا نہیں۔ نہ ہے تو اس کے ساتھ مسلمانوں کا یہاں تاؤ ہونا چاہئے۔ قرآن مجید، حدیث شریف و فقہ حنفی کی رو سے حکم صادر فرما کر اس شر و فتن کے زمانے میں صحیح طریق عمل بتا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(المستفتی نمبر ۱۷۷۸ محمد نعیم الدین غنی عنہ (ریا) ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۳۷ء)

(جواب ۲۸۳) چار چیزیں کی بناء پر کسی کو ذلیل سمجھنا اسلامی احکام اور اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔ مسلمانوں میں یہ مرض ہندوستان میں ہندوؤں کے اختلاط سے (کہ ان میں ذات پات کی تقسیم اور پیشوں پر شرافت اور ذلت کی بنیاد رکھی گئی ہے) پیدا ہوا ہے اور بد قسمتی سے اسی درجے پر پہنچ گیا ہے، جس درجے پر ہندوؤں میں ہے اور اس نے اسلامی وحدت و پائش پاش کر دیا۔ چونکہ پیشوں پر شرافت اور ذلت کی بنیاد قیود و اذیان میں رائج ہوئی ہے اس لئے ایسے الفاظ جو دراصل پیشوں کے ظاہر کرنے کے لئے وضع کئے گئے تھے ان کی اصل وضع میں عزت و ذلت کا مفہوم نہ تھا، جیسے غلط جواباً صرف ہندوئی کے اظہار کے لئے وضع کیا گیا تھا۔ اس عام تخیل کی بناء پر ذلت و ورذالت کے مفہوم کے حامل بن گئے اور جو اب اس کا اطلاق کرنا گویا اس کو ذلیل نہہ وینے کے قائم مقام ہو گیا اس لئے یا تو اس تخیل کو رد کیا جائے یا ایسے الفاظ کے اطلاق سے احتراز کیا جائے۔ یہ احتراز کا حکم اسی اصول پر مبنی ہے کہ موافق کرنے والے کی نیت میں تذلیل و توہین نہ ہو۔ ائمہ حنفیہ و ائمہ حقیقت ہی مقصود ہو۔ مگر یہ لفظ عام تخیل کی لحاظ سے توہین و تذلیل کا حامل ہو گیا ہے۔ جیسے حدیث شریف کے وہ الفاظ جو آنحضرت ﷺ کے حالات کے بیان میں آتے ہیں۔ یعنی کان یو کب الحمار (۱) ویخصف نعلہ (۲) اس کے ترجمہ میں حمار کا ترجمہ ازبوش کرنا، زم ہے اور سخت کا ترجمہ اصباح فرمایا جیسے تھے کرنا، زم ہے اور اگر اطلاق کرنے والے کی نیت بھی تذلیل و توہین کی ہو تو پھر وہ مباح المسلم فسوق (۳) میں داخل ہو کر زم ازبوش فاسق تو ہو گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔ و علی۔

سادات کن لوگوں کو کہا جاتا ہے؟

(السوال) بہت سے لوگ یہ سوال پیش کرتے ہیں کہ سید قوم کہاں سے شروع ہے اور اس لقب سے یہ مراد ہے؟ یعنی سادات کا سلسلہ کہاں سے شروع ہوا اور سید کس لئے کہلائے گئے اور یہ نسب کیا ہے اور سید کے کیا معنی ہیں اور شیعہ کیا ہے؟

(المستفتی نمبر ۱۷۷۹ عبد علی صاحب، نکال۔ ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۰ ستمبر

۱۹۳۷ء)

۱. شمائل ترمذی، باب ما جاء فی ترواح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ص ۲۲ ط ایچ ایم سعید  
۲. مشکوٰۃ بحوالہ ترمذی، باب فی اخلاق و شمائلہ صلی اللہ علیہ وسلم ج ۲ ص ۵۲۰ ط سعید  
۳. محازی، کتاب الفتن، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ترجعوا بعدی کفاراً ۱۰۴۸، ۲ ط قدوسی

(جواب ۲۸۴) یہ ذاتوں کا سلسلہ جس طرح کہ غم میں اب قائم ہو گیا ہے، اسلام کے ابتدائی زمانہ میں نہ تھا۔ اب توشیح، صدیقی، فاروقی، عثمانی، ملوی اور سید سب الگ الگ ذاتیں سمجھی جانے لگیں۔ حالانکہ یہ سب قریش اور شیعہ قریشی ہیں۔ ان میں سے سیدہ مملاتے ہیں جو حضرت علیؑ اور فاطمہؑ کی اولاد میں داخل ہیں۔ پس سید تمام کے تمام قریشی بھی ہیں۔ انصاری وہ لوگ ہیں جو قریش نہیں ہیں۔ مدینہ حبیبہ کے رہنے والے غیر قریشی انصاری کہلاتے تھے۔ ان کی اولاد شیوخ انصاری کہلاتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ سید اور صدیقی اور فاروقی اور عثمانی اور حضرت علیؑ کی وہ اولاد جو حضرت فاطمہؑ رضی اللہ عنہا سے ہیں سب قریش میں داخل اور باہم ایک دوسرے کے ہم کفو ہیں اور پٹھان اور مغل عجمی تو ہیں۔ ان کا عرب کے ساتھ سلسلہ العقب نہیں ملتا۔ اسی طرح غم اور ہندوستان کی دوسری نو مسلم اقوام شیعہ کہلاتی ہیں۔ پس شیخ کا لقب عرب کے بہت سے سلسلوں (مثلاً انصاری، صدیقی، فاروقی، عثمانی، زہری وغیرہم) اور بہت سے عجمی نو مسلم قوموں پر بولا جاتا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی۔

### محض پیشے کی بناء پر اپنے آپ کو انصاری کہنا درست نہیں

(سوال) رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں حضرت ایوب انصاری صاحبِ پیرائین کرتا کرتے تھے اور فروخت کرتے تھے اس لئے اس زمانے کے وہ مسلمان جو کہ پیرا لگتے ہیں اور فروخت کرتے ہیں اپنے کو انصاری قرار دیتے ہیں، جس کو کہ ہندوستان میں مومن یا نورباف یا جوا بکہہ کر پکارا جاتا ہے، کیا ان اصحاب کے زمانے میں کوئی ایسا بھی فرقہ تھا جو روٹی کو صاف کر کے یعنی دھن کر قابلِ سوت بناتا تھا۔ یعنی روٹی کو دھنسا بھی تھا اور دھن کر سوت تیار کرنا تھا اور سوت تیار کر کے پیرا بھی بناتا تھا۔ ایسے لوگ اس زمانے میں تھے تو ان کا کیا نام تھا اور کس فرقے اور کس جماعت سے موسوم کئے جاتے تھے۔ جیسا کہ حضرت ایوب کے فرقے کے لوگ لقب انصاری سے موسوم کئے جاتے ہیں، اور جن کا فرقہ ہندوستان میں اس زمانہ میں نداف یا دھنیا کے نام سے پکارا جاتا ہے اور فرقہ انصاری کے قدم بھدم چلنے والا ہے۔ اس لئے التماس ہے کہ اس فرقہ کے لوگ زمانہ خلافت و زمانہ اصحاب میں کس نام و حرفہ سے موسوم کئے جاتے ہیں اور اس کا پتہ کن کن کتب کے دیکھنے سے مفصل معلوم ہو سکتا ہے۔

(المستفتی نمبر ۱۹۰۹ اذاً حسن علی (بردوی) ۱۷ اشعبان ۱۳۵۶ھ موافق ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء)

(جواب ۲۸۵) حضور اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں انصاریان لوگوں کا لقب تھا جنہوں نے مسلمان مہاجرین کی مدد اور نصرت کی تھی۔ یہ لوگ مدینہ منورہ کے باشندے تھے اور ان میں ہر قوم کے پیشہ والے اور ہر نسب سے منتسب شامل تھے۔ انصاری کا لقب کسی خاص پیشے یا کسی نسب کی بناء پر نہیں تھا۔ جو لوگ حضرت ایوب انصاریؑ کی اولاد میں ہوں وہ اپنے کو انصاری کہہ سکتے ہیں۔ خواہ ان کا موجودہ پیشہ کچھ بھی ہو۔ اور جو ان کی اولاد میں نہیں وہ محض پیشہ کی بناء پر اپنے کو انصاری نہیں کہہ سکتے۔ پیشوں کی بناء پر وہی الفاظ بولے جاتے ہیں جو ان پیشوں پر دلالت کرتے ہیں۔ مثلاً زبائغ حاکم حجام وغیرہ۔ ہاں اس وقت ان پیشوں کو بظہرِ حقات نہیں دیکھا جاتا تھا اور اس نسبت کو موجب توہین قرار نہیں دیا جاتا تھا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی۔

(۱) ”میرا اسی بھی حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔“

(۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کے وقت کسی کا زنا کرنا ثابت ہے یا نہیں؟  
(السوال) جو قوم مطرب و مفتی کی جتنی میرا اسی کی ہے۔ یہ قوم آدم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں یا کسی اور جنس حیوان، درندہ یا پرندہ۔ اب دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آتش نمرود میں کافر ڈالنے لگے تو اس وقت کس کس شخص نے وہاں پہنچ کر فعل یعنی زنا کیا تھا؟

(المستفتی نمبر ۱۲۰۵) امیر الدین صاحب (مفتی) ۸ شوال ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۲ ستمبر ۱۹۳۷ء)

(جواب ۲۸۶) (۱) میرا اسی بھی حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ (۱) کسی اور کی اولاد میں سے نہیں۔  
(۲) اس واقعہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کے وقت کسی نے گناہ کیا تھا کوئی ثبوت نہیں ہے۔  
محمد کفایت اللہ کال اللہ ر، دہلی۔

ہندوستان کی ”پارچہ بانف برادری“ کو اپنے آپ کو انصاری کہنا۔

(السوال) دہلی میں پارچہ بانف برادری کے چند جوہانوں نے ایک انجمن بنام اصلاح انصار قائم کی ہے اور وہ کہتے ہیں۔

(۱) ہم انصار ہیں اس لئے ہر موقع پر ہمیں اپنی ذات انصاری ظاہر کرنی چاہئے۔

(۲) انجمن اصلاح انصار کا دعویٰ ہے کہ ہندوستان کے چار کروڑ پارچہ بانف انصاری کی اولاد ہیں۔

(۳) انصار مدینہ کا پیشہ پارچہ بانف تھا۔ اس لئے ہر مسلمان جس کا پیشہ پارچہ بانف ہے انصاف کہلایا جاسکتا ہے۔ دہلی جیسے مرکزی شہر میں جہاں تقریباً ہندوستان کے ہر صوبہ کے اور ہر قوم کے افراد آباد ہیں اور اسی طرح پارچہ بانف برادری کے افراد بھی ہندوستان کے مختلف حصوں میں آکر آباد ہو گئے ہیں۔ بعض راجپوت ہیں اور بعض جاٹ وغیرہ ہیں اور بہت سے ہندو پارچہ بانفوں کی اولاد میں سے ہیں جن کے آب و جد اوکسی زمانہ میں مسلمان ہو گئے تھے، کیا بغیر ثبوت کے یہ لوگ اپنے تئیں انصار کہہ سکتے ہیں۔ اور من نسب الی احمرہ اور من ادى علی غیر ابیہ فالجنة حرام وغیرہ احادیث کا کیا مطلب ہے؟

(المستفتی نمبر ۲۳۳۳) مفتی محمد عثمان صاحب دہلی۔ ۱۰ یقعدہ ۱۳۵۶ھ ۲ جنوری ۱۹۳۹ء)

(جواب ۲۸۷) یہ دعویٰ کہ ہندوستان کے تمام پارچہ بانف انصار مدینہ کی اولاد اور نسل سے ہیں۔ بظاہر صحیح نہیں اور اس کا ثبوت تقریباً ناممکن ہے۔ اس لحاظ سے پارچہ بانف جماعت کو انصار (یعنی انصار مدینہ کی نسل) نہ ایک بے اصل اور بے ثبوت دعویٰ ہے اور اس معنی کے لحاظ سے مدعی کا عید من ادعی الی غیو ابیہ میں داخل ہونا غلط ہے۔ ہاں اس جماعت میں سے اگر کوئی خاندان ایسے ہوں جو اپنے سلسلہ نسب و محفوظ رکھتے ہوں اور ان کا جد اعلیٰ کوئی انصاری ہو، وہ یہ دعویٰ کر سکتے ہیں اور اس میں کوئی استبعاد نہیں ہے کہ پارچہ بانفوں کے بعض خاندان لحاظ نسب انصار مدینہ کی نسل سے ہوں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ وہ اپنی جماعت کا نام انصاریا انصاری تو رکھیں، مگر یہ دعویٰ نہ کریں کہ ہم سب کے سب انصار ہیں۔ نسل سے ہیں۔ تو اس صورت میں ان پر ادعیٰ غیر الہی (۱) کا گناہ تو نہ ہوگا۔ مگر اس نام سے انصاری انسل ہونے کا شہادہ ہونے کی وجہ سے ایک مشتبہ لقب اختیار کرنے کا نامناسب عمل ضرور قرار پائے گا۔ ایہ کہ وہ اس کی تصریح کریں کہ ہم نے لفظ انصاری محض ایک نام اور لقب کے طور پر اختیار کیا ہے۔ نہ اکثر نسب و نسل کے لئے تو پھر اس نام کے اختیار کرنے کا بھی کوئی شرعی الزام ان پر ناعد نہ ہوگا اور جو خاندان کہ فی الحقیقت انصاری انسل ہوں وہ معروف معنی سے بھی اپنے کو انصاری کہہ سکتے ہیں۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ۔ دہلی۔

### نو مسلم بھائیوں سے مسلمانوں کا کرہ امت کرنا۔

(السوال) نام فیروز الدین واندہ دتا خاکروب نو مسلم ملازم چمن نمبر ۲ ریاست جموں و کشمیر چھاؤنی سے درخواست بذراہمت حضور ہے۔ تاریخ ۲۷/۴/۱۹۶۶ء حسب دریافت فتویٰ انجمن جموں مفتی صاحب سے فیصلہ ہو چکا ہے کہ آپ لوگ مطابق اصول اسلام نماز روزہ وغیرہ کے پابند ہوں۔ مگر ہر اپیشہ خاکروب ہے اور ہندو اور مسلمانوں پر دونوں کی نوکری دیتے ہیں۔ ہر دونوں سے نان پختہ کھاتے ہیں۔ مگر حرام چیز سے پرہیز ہے۔ وہ ہمارے دھرم سے ۷ ام ای ہے۔ کیونکہ ہم نو مسلم خاکروب ہیں اور ہم کو مسلمان اپنے ساتھ کھانا نہیں دیتے۔ اس لئے درخواست بذراہمت حضور ہے۔ برائے خدا شرع کے مطابق فتویٰ دیا جائے کہ ہم خاکروب نو مسلم عام و خاص کو مسلمان کے ساتھ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی اجازت ہے یا نہیں؟

(المستفتی نمبر ۲۵۹۰: مولوی عبد المجید صاحب)۔ (ہجری ۱۴۰۹ ربيع الاول ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۸ اپریل ۱۹۴۰ء)

(جواب ۲۸۸) مسلمان خاکروب بھی مسلمانوں کے بھائی ہیں۔ (۲) اور وہ پاک صاف ہو کر مسلمانوں کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھ سکتے ہیں اور جماعت میں شریک ہو سکتے ہیں اور صفائی ستھرائی اور پاک کے ساتھ مسلمانوں کے ساتھ کھانے پینے میں شریک ہو سکتے ہیں۔ جو مسلمانوں کی خاکروہوں کو بلا جو دان کی صفائی اور پاک کے مسجد میں آنے سے روکیں یا ان کے ساتھ کھانے پینے سے روکیں وہ یا تو اسلامی تعلیم سے باواقف ہیں یا سخت گناہ گار اور فسق ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ۔ دہلی۔

### قریش اور انصار کو ایک دوسرے پر فضیلت ہے یا نہیں؟

(السوال) قبیلہ قریش اور انصار کے درمیان باعتبار مسلم ہر اور بی ہونے کے، ایک کو دوسرے پر کوئی فوقیت حاصل ہے یا نہیں۔

۱۔ ابوداؤد حاکم بن حنیبل بن ماجہ ۲/۳۵۰ طبع دہلی۔

۲۔ التما المصنوعون احوة (الفتح: ۱۰۰)

۔ (المستفتی نمبر ۲۵۹۸ محمد جلال الدین صاحب (گورگانوہ) ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ، ۱۲ مئی ۱۹۴۰ء) (جواب ۲۸۹) انصار اور قریش دونوں عرب کے قبائل ہیں وہ اپنے نسب کے لحاظ سے انصار اور قریش کے جداگانہ ناموں سے نامزد ہو گئے ہیں۔ پھر قریش میں بھی بہت سی شاخیں بنو امیہ، ہاشمی، مطلبی، تمیمی، عدوی، صدیقی، فاروقی، عثمانی، طلوی ہیں۔ یہ سب قریشی ہیں۔ اسی طرح انصار میں بھی بہت سی شاخیں ہوتیں۔ مگر یہ سب عربی انسل ہیں اور ان کے باہم قبائلی خصوصیات کے علاوہ اسلامی برادری کے احکام میں تفاوت نہیں ہے۔ بعض حیثیتوں سے بعض کو بعض پر فضیلت ہے شک حاصل ہے۔ مثلاً فاطمی، بنویوں کو یہ نوبت حاصل ہے کہ وہ فاطمہ زہراؑ کی اولاد ہیں۔ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دوسری بیوی سے لولاؤ کو حاصل نہیں۔ مگر حوی اور قریشی ہونے میں ان کے بھی شبہ نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی۔

سڑک پر جھاڑ دینے والے نو مسلموں کو مسجد سے روکنا اور ان کے ساتھ کھانے کا حکم۔  
(الاجابار الجمعیہ دہلی۔ مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۲۷ء)

قوم حلال خور جو عرصہ سے مسلمان ہو گئی ہے۔ اور یہ لوگ صرف سڑکوں پر جھاڑ دیتے ہیں اور دیگر کوئی پیشہ سزاؤ وغیرہ کا نہیں کرتے۔ ان لوگوں کو مسجدوں میں آنے سے روک منع کرتے ہیں اور اپنے کھانا پانی کے برتنوں کو ہاتھ لگانے سے روکتے ہیں۔

(جواب ۲۹۰) جو شخص اسلام لے آئے وہ مسلمانوں کا دینی بھائی ہو جاتا ہے، چہرہ ہو یا حلال خور یا در کوئی اسلام لانے کے بعد وہ مسجدوں اور اسلامی محلہ میں دوسرے مسلمانوں کی طرح داخل ہونے اور عبادت کرنے کا حق اور اختیار رکھتا ہے۔ کسی مسلمان کو یہ حق نہیں کہ اس کو مسجد میں آنے سے روکے۔ ہاں اسلامی احکام کی رو سے مسجد میں آنے والے کو پاک صاف ہو کر آنا ضرور ہے اور یہ حکم ان تمام لوگوں کے لئے جو مسجد میں داخل ہونا چاہیں۔ اگر یہ حلال خور جو مسلمان ہیں۔ پاک صاف ہو کر مسجد میں آتے ہیں تو کسی شخص کو یہ حق نہیں کہ ان کو منع کرے۔ جو منع کرے گا وہ سخت ظالم اور فاسق ہو گا۔ اور ومن اعظم ممن منع مساجد اللہ ان یدکر فیہا اسمہ (۱) کے حکم میں داخل ہو گا۔ جب کہ ان لوگوں کے ہاتھ پاک صاف ہوں تو ان کے ساتھ کھانا پینا اور اپنے برتنوں میں ان کو کھانا پینا جائز ہے۔ واللہ اعلم۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ۔

”حلال خور“ کا پیشہ کرنے والوں کو اسلامی برادری سے خارج کرنا،

(الاجابار الجمعیہ دہلی مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۳۳ء)

(جواب ۲۹۱) جو لوگ مسلمان ہیں وہ اسلامی برادری میں شامل ہیں اور بفرمان خدا نے قدوس انما المؤمنون اخوة (۲) بھائی بھائی ہیں۔ حلال خور کا پیشہ کرنے سے وہ اخوت اسلامیہ سے باہر نہیں ہو جاتے۔ اگر وہ صفائی جسم

والہوت کے ساتھ مسلمانوں کے ساتھ کھانے میں شریک ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ شریعت مقدسہ اسلامیہ نے کسی چشمہٴ نبویؐ کو مسلمان کو اسلامی راہِ راست سے خارج نہیں کیا ہے۔ واقعہٴ اعلم۔

محمد کفایت اللہ عثمانیہ مولانا دہلی۔

اسلام میں ہندو اتہ طبقاتی تقسیم کا کوئی اعتبار نہیں۔

(از اختیار الجمعية ويلي موري ۵ و سمبر ۱۹۳۳ء)

(السوال) اب سے ایک ہزار سال پہلے ہندوستان میں ہندوؤں کا راج تھا اور یہاں کے لمبے والوں کو ہندو مذہبی قانون کے بموجب مختلف طبقات میں تقسیم کیا گیا تھا۔ جن میں سے بعض عزت اور مرتبہ میں اعلیٰ خیال لئے جاتے تھے۔ جیسے برہمن، بعض ان سے کم تھے جیسے چھترہی۔ بعض متوسط حالت میں شمار ہوتے تھے۔ جیسے ویش۔ اور بعض کو بالکل اونی خیال کیا جاتا تھا جیسے بھنگی، چمار، کوری، ٹو وغیرہ۔ اس پر چوتھی قسم والے انسانوں کے ساتھ مذکور کیا۔ تین قسم والوں کا ہر تاؤ نہایت جاہلانہ اور غیر منصفانہ تھا۔ یہ ان کو اپنے برابر ٹھہرنے نہیں دیتے تھے اور اپنی کھانے پینے کی چیزوں کو انہیں چھوئے نہیں دیتے تھے۔ ان کا یہ مذہبی خیال تھا۔ یہ چوتھی قسم والے انسان ہمارا کھانا پانی چھو لیں گے تو وہ نجس ہو جائے گا۔ وہ ان کو تے سارے بھی بدتر سمجھتے تھے۔ مسلمان جب اس ملک میں فاتحانہ آئے تو انہوں نے حیثیت حکومت کو کامیابی حاصل کی۔ ہندوؤں کے ان مذہبی کام سے مفتوح ہو گئے اور محض اعلیٰ طبقات ہندو کے ہندوستان کے پرانے باشندوں میں سے چوتھی قسم والوں سے نفرت کا برتاؤ کرنے لگے۔ عام مسلمانان ہند کا طرز عمل یہ ہے کہ اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کے ساتھ انتہے انتہے ہیں۔ ان کے کھانے پانی سے پرہیز نہیں کرتے۔ لیکن چوتھی قسم کے ہندوؤں کو ہندوؤں کی طرح اپنے برابر ٹھہرنے نہیں دیتے خواہ وہ خاہر میں کتنی ہی صاف ستھرے اور خوش پوشاک۔

(جواب ۲۹۲) بحیثیت غیر مسلم ہونے کے سب برابر ہیں۔ برہمن ہوں یا ویشیا شور، ہندوؤں کی ذاتوں کی تفریق کا اسلام کے اصول سے چھ اقدار نہیں۔ محض ہندوؤں کی خیانت پر برہمنوں کی اعلیٰ اور ویشیا شوروں کو کوئی قرار دینا اور اس قسم کا مباحہ کرنا جائز نہیں۔ باقی اسلامی اصول کی رو سے انسانی جسم بپ کہ بیرونی نجاست سے آلودہ نہ ہو، پاک ہے اور اس میں مسلمان کا فرجنی حائضہ وغیرہ سب یکساں ہیں۔ (۱) غیر مسلموں میں برہمن، پستری، ویش، شور کا کوئی تفاوت اس حکم میں نہیں ہے۔ البتہ جو لوگ کہ نجاست میں آلودہ رہتے ہوں۔ ان کے یہاں کی بلی چیزوں اور کھانے پینے سے پرہیز کرنے کا مصلحتاً نہیں اور اس بارے میں غیر مسلم اور غیر محتاط مسلمان برابر ہیں۔ محمد ﷺ کا نعتیہ۔ دہلی۔

ضمیمہ نہایت اہم رب فی غایات العجب از احمد عثمانی۔

(السوال) اس زمانہ پر فتنے میں ہر چار طرف سے آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ کہیں سے آواز آتی ہے کہ زلزلہ۔



سے فلاں آبادی تباہ ہوئی۔ ہمیں سے صد بلند ہو رہی ہے کہ مشرکین و کفار کی جانب سے فلاں ظلم و تشدد ہو رہا ہے۔ واقعی یہ ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ جو چھ کما جا رہا ہے وہ دور ست و راست ہے۔ مگر اس کی طرف بالکل توجہ نہیں کہ اصل سبب ان تمام واقعات کا امور شرعیہ کو ترک کر دینا ہے۔ ہم جملہ اقوام سے اس کی استدعا نہیں کر سکتے کہ وہ کیا کریں۔ مگر اپنی قوم حضرات شیوخ سے ضرور درخواست کریں کہ تاوقتیکہ آپ حضرات امور شرعیہ پر عامل نہ ہوں گے۔ ان مصائب سے نجات نہ ہوگی۔ امور شرعیہ متعلدہ دیگر امور کے یہ بھی ہیں کہ رذیل اقوام سے غلط معاملہ بالکل نہ رکھیں۔ کیونکہ ان کی رذالت کا اثر ضرور واقع ہوگا۔ ختم تاثیر، صحبت کا اثر مشہور متوال ہے۔ و نیز ان دیگر اقوام رذیلہ سے معاملات خرید و فروخت و مہر و بیہ تحقیق مسئلہ و غیرہ مطلقاً تعلق نہ رکھیں کیونکہ یہ جملہ امور بھی قیامت سے ہیں کہ اخیر زمانہ میں اقوام شرابہ پستی میں ہوں گی اور اقوام رذیلہ کو ترقی ہوگی۔ آج دیکھا جاتا ہے کہ جواہریوں، تیلیوں، قصائیوں، نانپوں، دھوبیوں، بھٹیروں، لوہاروں، نورزیوں، سناروں، سامیوں، رانچو توں وغیرہ وغیرہ کو ترقی ہو رہی ہے۔ بلحاظ دنیا بڑے بڑے عہدوں پر قائم ہیں۔ محلات کھڑے ہیں۔ مولوی، مفتی، قاری، صوفی، شاہ صاحب، بابا، مسند و غیرہ عہدوں میں نمبر یہ خیل نہیں کرتے کہ یہ باتیں ہماری اندریوں آ رہی ہیں۔ بس وہی قرب قیامت کی نشانی ہے لیکن یہ جاہل لوگ خوش ہو رہے ہیں۔ جنم کو بھول رہے ہیں۔ صاحبو! جب تک ہم دین حضرات شیوخ میں رہا اور اقوام دیگر تابع رہیں کوئی آفت نہیں آئی۔ مگر جب سے قصائی، نانپ، تیلی، لوہار، سامی، کال، جواہر وغیرہ مولوی مدرس، قاری، صوفی، حافظ وغیرہ ہونے لگے، مصائب کا دور دورہ بھی آنے لگا۔ کیونکہ یہ لوگ مطلقاً عقل سے ورے ہوتے ہیں اور جو نادانیوں کے اندھے ہوتے ہیں۔ چنانچہ بعض احادیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ دجال پر ایمان لانے والے اکثر جو ابے ہوں گے۔ وجہ یہ ہے کہ چونکہ یہ لوگ ہر وقت اسی خیل میں رہتے ہیں کہ جیسے بھی ہو خیانت کی جاوے۔ چونکہ یہ خیانت ایک زہریلی بلا ہے، اس وجہ سے دجال پر ایمان لانے کی ملت ہوئی۔ اور یہ خیانت جملہ دیگر اقوام میں موجود ہے۔ البتہ ذہور کا معدوم۔ تو ثابت ہو کہ یہ اقوام ہمارا دجال ہوں گی۔ البتہ اگر یہ اقوام تہجد اری شیوخ میں مصروف رہیں تو ان کی برکت سے ابتداء دجال سے نجات ہو سکتی ہے۔ غور کی ضرورت ہے کہ اس سے پہلے دیگر اقوام بوجہ اتنا شیوخ راحت سے زندگی بسر کر رہی تھیں۔ ان میں خود بینی آت ہی مصائب کی آمد شروع ہو گئی۔ مثلاً ہمارے سہارنپور میں مولوی حبیب احمد قصائی، مولوی منظور حسن قصائی، قاری عبدالحق نانپ، مولوی سعید جواہر پان فروش، مفتی عبدالکریم سراب جواہر، مولوی مقبول احمد سامی، مولوی نور محمد بھنڈار، مولوی عبد المجید گاڑا وغیرہ فراور ذیل موجود ہیں کہ اپنی نادانی اور خطہ عقل کی وجہ سے کوئی مستہم ہونے پر ناگزیر رہا ہے، کوئی مدرس یا مہنظہ ہونے پر غار ہے۔ کوئی قاری ہونے پر کود رہا ہے۔ کوئی اپنی ولایت پر مغرور ہے۔ کوئی مؤلف بن کر علئے حقانی پر اعتراض کر رہا ہے۔ ہم کو یہ سن کر کہ ہمارے بھائی حاجی عزیز احمد صاحب، ایک جاہل لکڑی ساز بازار نساہ محمد صادق لوہار سے مرید ہو گئے ہیں، افسوس ہو کہ بھلا ولایت سے دیگر اقوام کا کیا تعلق؟ کیا مرید ہونے کے لئے مظاہر العلوم سہارنپور، وار العلوم دیوبند، تھانہ بھون کے

مشائخ تھے، ہم اپنی قوم شیوخ سے درخواست کرتے ہیں کہ دیگر اقوام سے اجتناب کلی رکھیں۔ الحمد للہ۔ شیوخ میں علماء، فضلاء، قراء، مشائخ، محدثین، مفسرین، مناظرین وغیرہ شہرت موجود ہیں۔ دنیوی لحاظ سے تیار بھی موجود ہیں۔ کل معاملات اپنی قوم شیوخ سے وابستہ رکھیں۔ تاکہ ہر قسم کی ترقی قوم کو ہو۔ دیگر اقوام سے جدا رہیں۔ چونکہ ان کی حالت ایمانیہ بہت خراب ہوتی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا فرمان شمس احانک فی الدرب روشن موجود ہے۔ اب غور کر لیجئے کہ مرزا قادیان پر ایمان کون اتارے۔ جرجو۔ ہوتا۔ تیلیوں، لوہاروں وغیرہ کے؟ شیوخ میں سے بھی کوئی سنا ہے؟ سو بہت دھارے سنے دجال اصغر پر ایمان لارہے ہیں تو ضرور دجال انہر پر بھی یہ لوگ ایمان لاویں گے۔ اس سے قبل کچھ مضمون اخبار محقق سہارنپور ممبر ۱۶ مئی ۱۹۳۵ء میں شائع ہو چکا ہے، وہ بھی قابل ملاحظہ ہے۔ باقی آئندہ بھی ہم ایسے مضامین کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔ حاصل یہ ہے کہ دیگر اقوام سے انقطاع کلی کریں۔ اور جو امور شریعہ ہوں ان کی پابندی کریں۔ اس میں اپنی قوم سے ہمدردی بھی ہے اور ہر قسم کی فلاح دارین ہے۔

لفظ والسلام۔ خادم قوم شیوخ احمد عثمانی سہارنپور۔

(۱) شیوخ برادری کا دینی قوموں کے ساتھ تعلقات رکھنا۔

(۲) گھٹیا پیشہ سے منسلک افراد کا دینی تعلیم حاصل کرنا۔

(۳) اولی قوموں کا دینی و دنیاوی ترقی کرنا کیسا ہے؟

(۴) خدا کی نعمتیں کسی مخصوص قوم کے ساتھ خاص نہیں۔

(۵) یہ غلط ہے کہ گھٹیا اقوام کو مراتب ولایت عطا نہیں ہوتے۔

(۶) احمد عثمانی کے ضمیمہ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ضمیمہ مذکور جبال کے متعلق علماء دین سے چند سوالات۔

(السوال) (۱) کیا حضرات شیوخ کا دیگر اقوام مندرجہ ضمیمہ جبال سے تعلقات رکھنا خلاف شریعت ہے؟ اگر ہے تو ابتداء اسلام سے اب تک اس کی طرف رہنمائی نہ کرنے کی قانون اسلام میں کیا مصلحت رہی؟

(۲) دیگر اقوام مندرجہ ضمیمہ کی علم دین حاصل کرنے کے لئے کیا قرآن شریف میں ممانعت آئی ہے؟ اگر اجازت ہے تو نیا یہ شرط ہے کہ ان کا یہ فعل موجب مصائب ہوگا؟

(۳) دیگر اقوام مندرجہ ضمیمہ کا دینی و دنیاوی ترقی کرنا کیا شرعاً ناجائز ہے؟

(۴) کیا مراتب ولایت صرف شیوخ زہد کے لئے ہیں؟ دیگر اقوام کے جو افراد ان کے ہم پلیدیان سے زیادہ خیرات و سزاوارتہ کاموں میں یا آئندہ ہوں گے کیا وہ مراتب ولایت کے مستحق نہیں ہیں؟

(۵) دیگر اقوام مندرجہ ضمیمہ کے افراد عبد و زائد کو اگر خداوند کریم مراتب ولایت عطا کرنا پسند نہیں فرماتا تو پھر اس آیت ان اکرمکم عند اللہ اتقکم کی تفسیر کیا ہوگی؟

(۶) کتاب "خیات المنرب" ایڈیشن اول اور اس کے ضمیمہ کو بعض علماء دین حق بجانب اور صحیح بتا

چنے ہیں۔ کیا احمد عثمانی صاحب کے ضمیر کی بھی وہی حیثیت ہے؟

(المستفتی سرپرست جمعیت انصار ضلع سوات پور ۵۴/۵۳ھ)

(جواب ۲۹۳) (۱) تمام مسلمان دینی اخوت کے لحاظ سے بھائی ہیں۔ انما المؤمنون اخوة قرآن مجید میں موجود ہے۔ (۱) اور لا فضل لعربی علی عجمی۔ الناس کلہم بنو آدم و آدم من تراب (۲)۔ المؤمن للمؤمن کالبنيان يشد بعضه بعضا (۳)۔ احادیث صریحہ موجود ہیں۔ (۲) کسی مسلمان کو علوم دینیہ حاصل کرنے کی ممانعت نہیں۔ بلکہ ہر مومن تحصیل علم کے لئے ہامبور ہے۔ (۳) قطعاً جائز ہے۔ (۴) کسی قوم یا فرقہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی نعمتیں اور انعامات مخصوص نہیں۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم (۴)۔ اس کے یہاں تقویٰ جتنی ایمان اور اعمال صالحہ کا مظہر ہے۔ (۵) یہ غلط ہے کہ حق تعالیٰ کی بارگاہ سے اقوام مندرجہ ضمیرہ کو مراتب و اہمیت عطا نہیں ہوتے۔ (۶) یہ مضمون صراحتہً لصوص صحتہ صریحہ کے خلاف ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی۔

## بارھواں باب

### معاصی اور توبہ

(۱) تکمیل توبہ کی شرط .

(۲) وجہ مجبوری توبہ کرنا .

(سوال) (۱) زید نے ذاکہ اور چوری کی۔ جن دو گنہوں کا مال کھیا اب تک وہ لوگ یا ان کی اولاد زندہ ہے۔ اس نے ان نوکوں سے مال مسروقہ خوردہ خشویا نہیں ہے۔ اسکی ہی سوکھی توبہ کی ہے۔ کیا ایک توبہ شرعاً مقبول ہے۔ (۲) ذاکہ زن کا زور جب ذاکہ اور چوری پر نہ ہو سکے تو جب مجبوری توبہ کرے اور پھر پیری مریدی کرے تو ایسا آدمی قابلِ رحمت ہے یا نہیں ؟

(المستفتی نمبر ۴۱۳ فقیر محمد خان) ضلع ہزارہ ۲۹ جمادی الثانیہ ۱۳۵۳ھ مطابق ۹

توہر ۱۹۳۳ء

(جواب ۲۹۴) (۱) جن نوکوں کا مال ذاکہ اور چوری سے لیا ہے ان کا مال واپس کرنا یا ان سے معاف کرنا تکمیل توبہ کے لئے ضروری ہے۔ (۲) توبہ تو ہر وقت لازم ہے اگر طاقت کے وقت توفیق نہیں ہوتی تو جس وقت ممکن ہو اسی وقت کرے۔

حقوق اللہ سے توبہ کے بعد ان کی قضایا وصیت کرنا ضروری ہے۔

(سوال) یہ مسئلہ مشہور متفق ہے کہ حقوق اللہ اگر کسی سے تلف ہو جاتے ہیں۔ وہ اگر توبہ خالص کرے تو بغض اللہ تعالیٰ توبہ مقبول و منظور ہو جاتی ہے اور اس کے گناہ صغیرہ ہوں مثلاً یہ یا جائز یا کبیرہ ہوں مثلاً زنا تفویت نماز و تلف زکوٰۃ، معاف ہو جاتے ہیں۔ قولہ تعالیٰ توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا عسی ربکم ان یکفر عنکم سیئاتکم الایہ (سورہ تحریم) پھر توبہ کے بعد اگر وہ سلامت و زندہ رہا۔ اس پر نماز و قیامت کا مثلاً قصہ کرنا واجب ہے یا نہیں۔ اسی طرح زکوٰۃ کی دانگی و غیر ذلک۔ اگر وہ جب ہے تو غنویا چیز ہوتی ہے۔ اگر واجب نہیں تو خیر الحمد للہ اور اگر زندہ نہ رہے تو کیا اس پر وصیت اسقاطِ صلوات واجب ہے یا نہیں۔ اگر وصیت نہ کی تو باخوار ہو گیا نہیں ؟

(المستفتی نمبر ۱۳۳۵ مولوی عبد اللہ صاحب) ضلع ملتان ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ مطابق ۶ فروری

۱۹۳۳ء

(جواب ۲۹۵) توبہ سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں، خواہ حقوق اللہ ہوں یا حق العباد (۲)۔ مگر توبہ کے معنی یہ

ان کی اصل جاری نہ رہا ہوتی ہے۔ اس وقت کہ مظلمہ لایحہ میں عرصہ اوشی فیتحللہ منہ لیوم قبل ان لایکون دبر ولا فہم ان کان لہ عمل صالح حدمہ بغير مظلمہ وان لم تکن لہ حساب احد من سبائ صاحبہ فحمل علیہ (بخاری) ابواب العتق و القصاص باب من کان لہ مظلمہ عند رجل من الناس (۳۳۱) (فقہی)

۲۔ "لا تظلمو من رحمۃ اللہ ان اللہ بغير الذنوب جمیعاً" (البقرہ ۳۹)

ہیں جو بیاضی میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہیں۔ وسئل علی رضی اللہ عنہ من التوبة فقال يجمعها ستة اشياء على الماضي عن الذنوب الندامة وللفرأض الاعادة ورد المظالم واستحلال الخصوم وان تعزم على ان لا تعود وان تربي نفسك في طاعة الله كما ربيتها في معصية انتهى۔ (۱) یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے توبہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ توبہ میں تپہ باتیں ہونی چاہئیں۔ (۱) گزشتہ گناہ پر ندامت۔ (۲) فرأض کی ادائیگی۔ (۳) حقوق ادا کرنا۔ (۴) صاحب حق سے معافی طلب کرنا۔ (۵) لوہ آئندہ اجتناب کا پختہ ارادہ کر لینا۔ (۶) لوہ اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے لئے تربیت کرنا۔ تو ظاہر ہے کہ ایسی توبہ سے حقوق اللہ اور حقوق العباد سب معاف ہو جائیں گے اور یہ سوال پیدا نہیں ہوگا کہ فرأض فانیہ کو لوہ کتنا دے پر باقی رہے گا یا نہیں۔ رہا یہ شبہ کہ اگر فرأض کی ادائیگی لازم رہی تو معافی یہ معنی ہوگی۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس صورت میں معافی اس کو تا ہی اور معصیت کی ہوگی جو فرأض کو اپنے معینہ وقت کے اندر روانہ کرنے کے ضمن میں مستحق ہوتی تھی (۲)۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ حقوق اللہ میں فرأض فانیہ کی ادائیگی کو موقعہ اور قدرت علی الاداء کے ساتھ متعید کرویا جائے۔ یعنی اگر بلوجود قدرت کے فرأض فانیہ کو روانہ کرے تو کیا جائے کہ توبہ ہی کامل نہیں ہوگی اور اگر توبہ کے بعد لوہائے فرأض کا موقعہ ہی نہ ملے تو توبہ کو کامل و مقبول قرار دے دیا جائے اور اس سے مواخذہ نہ ہو۔ قدرت علی الاداء میں قدرت علی الوسیعہ بھی شامل ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔۔۔ دہلی۔

گناہ کبیرہ کے مرتکب کو کافر کہنا۔

(سوال) اگر کوئی مسلمان کسی گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو تو اسے کافر تہذیب سے کہہ سکتے ہیں۔ اور عدم جواز کی صورت میں کافر کہنے والے پر شرعاً کیا حکم صادر ہوگا۔

(المستفتی نمبر ۱۵۲۲ خواجہ عبد المجید صاحب (کمال) ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۲ جون

۱۹۳۷ء)

(جواب ۲۹۶) گناہ کبیرہ کے ارتکاب سے کفر لازم نہیں آتا۔ محض گناہ کبیرہ کے ارتکاب پر کسی کو کافر کہنا سخت گناہ ہے۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ۔۔۔ دہلی۔

۱۔ آیت "يا ايها الذين امنوا اتوبوا الى الله توبة نصوحا" (۱) ترمیم ۱۰) سے: مل میں توبہ جتنی چاہو کریں۔ نیز تفسیر کشاف میں بھی اسی مقام پر مذکور روایت موجود ہے۔

۲۔ وقال عياض: "اجمع اهل السنة والجماعة ان الكبائر لا يكفرها الا التوبة، ولا قاتل سقوط الدين ولو حقا لله تعالى كدين صلاة وركاة، نعم الله المظل وتاجر الصلاة ونحوها يسقط" (در مختار باب التوبة ص ۳۰ ۶۲۴ سعید)

۳۔ "العبادة من الايمان كافر بالنسبة والاصية" (شرح فقہ الاکبر، فصل الامور من لا يجر بالنسبة: ص ۵۷۵ قطر)

بار بار گناہ کرنا اور بار بار توبہ کرنا۔

(سوال) بار بار گناہ کرنا اور بار بار توبہ کرنا کیسا ہے؟

(المستفتی نمبر ۱۵۹۱ جلال الدین صاحب (شعلہ حصار پنجاب) ۳ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ م ۱۳

جوابی ۱۹۴۷ء)

(جواب ۲۹۷) توبہ کر کے پھر گناہ کرنا۔ پھر توبہ پھر گناہ کرنا۔ غرضیکہ بار بار ایسا کرنا بہت برا ہے۔ مگر پھر بھی توبہ کرنا لازم ہے مادی کہ اب توبہ قبول نہ ہوگی نہیں ہونی چاہئے۔ محمد کفایت اللہ کاں اللہ۔ دہلی۔

معصیت کے ارادے سے گناہ عائد ہوتا ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص گھر سے زنا کی نیت سے نکلا اور وہ کسی وجہ سے واپس لوٹ آیا۔ آیا اس پر گناہ عائد ہوا یا نہیں؟

(المستفتی نمبر ۱۲۷۹۔ سی۔ منصور بنی (بمبئی) ۲ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ مطابق ۲ جون

۱۹۳۸ء)

(جواب ۲۹۸) زنا یا گناہ تو نہیں ہوا۔ یہ ارادہ اور اتفاق اور جب پورا نہیں ہوا تو گناہ نہیں لکھا گیا۔ توبہ کرے تو اس ارادہ کا مواخذہ بھی نہیں ہو گا۔ محمد کفایت اللہ کاں اللہ۔ دہلی۔

سچی توبہ کرنے سے گناہ معاف ہو جاتا ہے۔

(از اخبار سر روزہ الجمعہ دہلی۔ مورخہ ۲۳ جون ۱۹۴۷ء)

(سوال) جس گناہ کی وجہ سے توبہ کیا جاتا ہے، بعد توبہ کر لینے کے وہ گناہ کیا جاتا ہے؟ توبہ کے بعد اگر گناہ پورا یا کمبالی رہ جاتا ہے تو پھر توبہ سے کیا حاصل؟ اور اس توبہ کا کیا مقصد ہوا؟

(جواب ۲۹۹) جس گناہ سے سچی توبہ کر لی جائے وہ گناہ معاف ہو جاتا ہے (۱)۔ یعنی پھر اس کا مواخذہ نہیں ہو گا۔ کامل اور سچی توبہ کے بعد گناہ باقی نہیں رہتا (۲)۔ کامل توبہ کے ارکان یہ ہیں۔ (۱) ادائے حق، یعنی کسی کامل چر یا اختیار و زہ چھوڑ دیا تھا تو پہلے اس شخص کو کامل اسے دے دیا جائے یا روزہ نسا کر لیا جائے۔ اگر حق قابل ادا نہ ہو تو صاحب حق سے معاف کر لیا جائے۔ (۲) گذشتہ ارتکاب گناہ پر ندامت اور استغفار۔ (۳) آئندہ کے لئے پختہ ارادہ کہ اب یہ کام نہ کروں گا۔ (۴) محمد کفایت اللہ غفرلہ۔ مدرسہ امینیہ دہلی۔

۱ "قال العبد اذا اعترف ثم تاب تاب الله عليه" (بحاری، کتاب المغازی، حدیث الافک ۵۹۶/۲ ط قدیمی)

۲ "الذنب من الذنب کما لا ذنب له" (ابن ماجہ، باب ذکر التوبۃ ص ۳۹۳ ط قدیمی)

۳ یہ نہ صرف علی رضی اللہ عنہ ص ۴۰۱ ہے کہ "شافعی رحمہ اللہ" نے سورہ توبہ کی آیت ۱ کے ذیل میں مذکور ہے۔

کیا فطری طور پر اندھا، بہرہ، گونگا شخص گناہ گار ہو سکتا ہے؟

(از اخبار رسد روزہ جمعہ دہلی مورخہ ۲۶ جون ۱۹۲۷ء)

(سوال) ایک آدمی جو آنکھوں سے اندھا، کانوں سے بہرہ اور زبان سے گونگا ہے۔ جتنی یہ ہر سہ حس قدرت نے اس کو عطا ہی نہیں کیا، تو کیا وہ گناہ گار ہو سکتا ہے؟ مذکورہ آدمی جوانی کی حالت میں گھس گھس کاٹ کر لے تا اور بھیک مانگتا رہا مگر بے ساطت دوسرے اشخاص کے۔

(جواب ۳۰) جو شخص فطری اندھا، گونگا، بہرہ، اس پر ان اعضاء کے متعلق جو اعمال و افعال ہیں، ان کے جانے اسے کا کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔ ( ) محمد کفایت اللہ غفرلہ۔

غلطی سے آگاہ ہو کر گمراہی سے توبہ کر لینا۔

(از اخبار جمعہ دہلی مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۲۷ء)

(سوال) چند مسلمانوں نے ایک بے شرع گمراہ فقیر کے پھندے میں پھنس کر اس کا عقیدہ اختیار کیا۔ اس کے مرید ہوئے۔ نماز روزہ چھوڑ دیا اور قفا قفا کلمت نام شروع بھی زبان سے نکالتے تھے۔ ب وہ لوگ اپنی غلطی سے آگاہ ہو کر فقیر کی صحبت کو ترک کر دیا اور اپنی بدعت سے باز آئے اور بہت سے مسلمانوں کے مجمع میں ایک عام کے سامنے یہ اظہار کیا کہ ہم بوگوس نے جس عقیدہ کو اختیار کیا تھا اس سے باز آئے اور توبہ کیا۔ اب کبھی ہم فقیر کے پاس نہیں جائیں گے۔ ان لوگوں کا توبہ صحیح ہو گیا یا نہیں؟

(جواب ۳۰۶) جب ان لوگوں نے علی الاعلان توبہ کر لی اور نماز پڑھنی شروع کر دی تو مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ ان کے ساتھ اسلامی برتاؤ اور محبت و سلوک کا معاملہ کر کے ان کے قلوب کو اپنی طرف مائل اور جہالت سے بالکلیہ علیحدہ کر دیں۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ۔

عالم کا توبہ کے الفاظ تلقین کرنے کی اجرت طلب کرنا۔

(از اخبار رسد روزہ جمعہ دہلی مورخہ ۱۰ ادا ۱۹۲۸ء)

(سوال) چند لوگوں نے توبہ کرنے کے لئے ایک مولوی صاحب کو دعوت دی۔ مولوی صاحب نے ان سے روپیہ کا مطالبہ کیا۔ داعی نے روپیہ دینے کا وعدہ کیا۔ مولوی صاحب وقت مقررہ پر کشتی سے وہاں پہنچا اور یہاں کہ روپیہ لوار کر ورنہ کشتی میں سے نہیں نکلوں گا۔ بہت سمنے پراٹھا اور یہاں روپیہ نہ دینے پر توبہ نہیں کراؤں گا۔ داعی نے مجبوراً حسب وعدہ دس روپے دے دیئے۔ حاضرین تائین میں سے ایک شخص ہوا کہ ایسے مولوی صاحب کے ہاتھ پر توبہ نہیں کروں گا اور کل دوسرا مولوی صاحب کو بلا کر توبہ کر لوں گا۔ اس پر مولوی صاحب نے خفا ہو کر کہہ دیا کہ اس شخص نے بھی اس کا جو ب دیا اور یہ بھی کہا کہ تم عالم نہیں،

مولوی نہیں۔ ان باتوں کی وجہ سے مولوی صاحب نے ان لوگوں پر کفر کا فتویٰ دیا ہے اور کہا ہے کہ مسلمانوں کی ریہہ سا مطلقہ بطلاق بائن ہو گئیں۔ کسی مسلمان کو ان کے ساتھ ملنا جلنا جائز نہیں اور اسی حالت میں ان کے جو لواحد ہوں گے۔ وہ حرام زلوے ہوں گے۔ واضح رہے کہ متعدد وشاہدوں کی شہادت سے معلوم ہوا کہ مولوی صاحب مذکور کے اخلاق و اعمال بہت خراب ہیں۔ تاش، پانسہ وغیرہ چھیٹے ہیں۔ بعض کی زمین غصب کیا ہے اور جعلی مقدمہ کر کے کئی دیوانے سے دوبارہ روپیہ وصول کیا اور بھی اسی قسم کے کئی کہانے مکتب ہیں۔

(جواب ۲۰۳) معلوم نہیں کہ یہ توبہ کرانے کے لئے مولوی صاحب کو بلانا اور ان کا روپیہ لے کر توبہ کرانا اس کا کیا مطلب ہے اور یہ کیسی رسم ہے۔ ہمارے اطراف میں تو یہ رسم نہیں ہے۔ ہمیں اس کی حقیقت معلوم بھی نہیں توبہ کرنے والے خود خدا تعالیٰ کی جناب میں توبہ کر سکتے ہیں۔ کسی مولوی کو بلانے کی ضرورت ہی نہیں۔ اگر کسی عالم و توبہ کے الفاظ متعین کرنے کے لئے بلایا جائے تو اس کو اجرت طلب کرنا نہیں چاہئے۔ ہاں اگر مقام دور ہو تو سواری کا کرایہ لے سکتا ہے۔

اگر شخص مختلف نے مولوی صاحب کے متعلق صرف یہی لفظ کہے ہیں کہ ”تم عالم نہیں، مولوی نہیں۔“ تو اس پر کفر کا حکم درست نہیں۔ نہ ان لوگوں سے مقاطعہ کرنا درست جو اس کے ساتھ ہوں کیونکہ اس میں عالم کی حیثیت عالم ہونے کی توہین نہیں ہے بلکہ عالم ہونے سے انکار ہے۔  
اور اگر مولوی صاحب کے یہ افعال جو سوال میں مذکور ہیں صحیح ہیں تو وہیہ جو ارتکاب سہار اور فسق کے کسی تعظیم کے مستحق نہیں ہیں۔ (۱)

محمد کفایت اللہ غفرلہ

کتنی عمر تک بچے معصوم ہوتے ہیں؟

(از اخبار سر روزنامہ پوبلی۔ مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۲۹ء)

(سوال) باری تعالیٰ کے نزدیک کس عمر کے بچے معصوم قرار دیئے جائیں گے اور معصوم کا کیوں درجہ ہے؟  
(جواب ۳۰۳) بچہ جب تک نابالغ ہے اس وقت تک معصوم ہے (۱۲)۔ یعنی اس سے کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔ اس کی شہادت قبول ہوئی اور حق تعالیٰ کی نظر رحمت اس کی طرف زیادہ ہوئی۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ۔

توبہ سے حرام مال حلال نہیں ہوتا۔

(از اخبار جمعہ پوبلی مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۲۹ء)

(سوال) زانیہ اگر تائب ہو جائے تو اس کا سب کر دہ مال حلال ہو جاتا ہے یا نہیں؟  
(جواب ۳۰۴) توبہ سے مال حلال نہیں ہوتا۔ زانیہ کا گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ۔



نبالغی کی حالت میں سرزد گناہوں پر مواخذہ نہیں۔

(لذالہ خبر سے روزہ جمعہ دہلی مہرہ یکم دسمبر ۱۹۳۵ء)

(سوال) میرے بزرگ میرے رہبر جناب مفتی صاحب دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ دست بردار شہداء وحقیر کی یہ ہے کہ میں جب کہ قرآن شریف پڑھنے کے لئے مسجد میں جایا کرتا تھا اور رات کے وقت گھر میں مطالعہ کیا کرتا تھا۔ ایک روز جب کہ میری طبیعت پڑھنے کی طرف بالکل رجوع نہ تھی مگر والدہ اور بھتیجہ و محنتیہ اور زبردستیوں کے باعث مجھ کو قرآن شریف نے کر بیٹھنا پڑا مگر میں بد نصیبی اور غصے کے غلبے میں اندھا ہوا کہ قرآن شریف کی بے حرمتی کر بیٹھا (یعنی قرآن شریف کے اوپر اپنا ہاتھ رکھ دیا) اور اس گناہ عظیم کے تقریباً دو ڈھائی سال بعد نادانی کے جوش میں آکر اپنا پیشاب نکال کر خود ہی پٹی گیا۔ میرے بزرگ یہ دونوں غلطیاں میری نبالغی کے زمانے میں سرزد ہوئی تھیں۔ میرا گمان خاص یہ ہے کہ پہلی غلطی پر میری عمر تقریباً نو سال اور دوسری غلطی کے وقت بارہ سال تھی۔ میں بوجہ شرم کے خود حاضر نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ گناہ عظیم ایسا سرزد ہوا ہے کہ شاید دنیا میں کسی نے بھی نہ کیا ہو گا۔ آپ اس کا جواب اخبار انجمیہ میں شائع فرمادیں۔ جو کچھ کفار و جبابہ لیاات ہوں وہ بھی تحریر فرمادیں۔

دہلی کا ایک گناہ گار مسلمان لڑکا۔

(جواب ۳۰۵) عزیز من سلمکم اللہ تعالیٰ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ اگر تمہارا یہ بھو بے نام و نشان نہ ہوتا تو میں اس کا جواب خود تمہارے پاس آکر تم کو زبانی بتاتا اور تمہاری تسلی کر دیتا۔ تمہارے اس خط کا میرے دل پر گہرا اثر ہوا ہے کیونکہ اٹھارہ سال کی عمر میں اپنی یونانی کے زمانے کی غلطیوں کا اتنا زبردست احساس و تاثر تمہاری فطری عادت اور ایمانی قوت کی دلیل ہے۔ میں نے تمہارے لئے بہت مخلصانہ دعائیں کی ہیں کہ رب العزت جل شانہ، تم کو اس ایمانی جذبہ میں مزید و مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین!

مزید جو غلطیاں کہ تم سے ہوئی تھیں وہ غلطیاں ضرور تھیں مگر اول تو نبالغی اور یونانی کے زمانے کی غلطیاں حضرت حق جل شانہ کے یہاں قابل مواخذہ نہیں کیونکہ صریح حدیث شریف میں ہے رفع القلم عن ثلثة عن المعصیۃ حتی یفیک والنائم حتی یتیقظ والصبی حتی یحتلم او کما قال۔ (۱) یعنی بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے اس وقت تک قابل مواخذہ نہیں۔ دوسرے یہ کہ تمہاری یہ ندامت اور شرم مندی جس کا ثبوت تمہارے اس خط کے ایک ایک حرف سے ہوتا ہے اس سے بہت بڑی غلطیوں کی معافی کے لئے بھی کافی ہے۔ فان العبد اذا اعترف وتاب تاب اللہ علیہ۔ (۲) حتی جب کوئی بندہ اپنے مولیٰ کے سامنے اپنے گناہ کا اعتراف کرے، توبہ کر لے تو مولیٰ نے کریم اسے معاف ہی فرمادیتا ہے۔ اس لئے اب ان غلطیوں کی بناء پر تمہیں تشویش نہیں ہونی چاہئے اور اس کا کوئی کفارہ تمہارے ذمہ واجب نہیں۔ بس آئندہ زندگی میں اطاعت خدا اور سول اور اتباع سنت پر قائم رہنا ہی اس قسم کی تمام گزشتہ غلطیوں کے لئے کفارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تم کو بائیں جذبہ ایمانی اپنی

توفیق خاص سے نوازے اور تمہارا حافظہ ناصر ہو۔ و اسلام علیکم۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔

توبہ کے بعد دوبارہ گناہ کا ارتکاب کرنا۔

(المجموعہ - مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۲۵ء)

(سوال) جو شخص کسی بد عقیدہ کے قول یا فعل سے ایک مجمع عام میں برا جان کر توبہ گار ہو اور پھر اسی قول یا فعل کی اتباع کرے اس کے واسطے شرعی کیا حکم ہے؟

(جواب ۳۰۶) توبہ کے بعد پھر اسی برائی کا ارتکاب کرنا بہت زیادہ برا ہے اور اس کا مواخذہ زیادہ سخت ہو جاتا ہے۔ محمد کفایت اللہ غفر لہ۔

انشاء اللہ کے ساتھ کیا گناہ وعدہ پورا نہ ہونے پر جھوٹ کا گناہ ہو گیا نہیں؟

(المجموعہ - مورخہ ۲ مئی ۱۹۲۵ء)

(سوال) کوئی شادی کی تقریب یا مکان کی تعمیر یا کسی کا قرضہ ہو اس کا بغیر کسی ظاہر اسان ہونے کے صرف خدا کے بھر دے پھر انشاء اللہ کے ساتھ وعدہ کرے کہ فلاں مہینے یا فلاں تاریخ کو یہ کام کر دوں گا اور اللہ کے دربار سے کافی امید ہو اور پھر وہ کام مقررہ وقت پر نہ ہو تو جھوٹ ہو یا نہیں؟

(جواب ۳۰۷) اس صورت میں جھوٹ کا گناہ نہ ہو گا۔ محمد کفایت اللہ غفر لہ۔

عابد اور تائب میں افضل کون ہے؟

(المجموعہ - مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۳۱ء)

(سوال) عابد اور تائب میں کس کا مرتبہ زیادہ ہے؟

(جواب ۳۰۸) عابد کا مرتبہ زیادہ ہے۔ اگرچہ عاصی تائب جب کہ اس کی توبہ قبول ہو جائے خدا کے نزدیک محل عتاب نہیں رہتا لیکن وہ فضیلت جو عابد نے وقت عبادت میں عبادت کر کے حاصل کی ہے وہ قاعدہ کی ہے۔ تائب کو حاصل نہیں۔ محمد کفایت اللہ غفر لہ۔

## تیرھواں باب مختلف فرقے

### فصل اول: فرقہ شیعہ

شیعوں کا فہم، ان سے رشتہ داری اور دیگر تعلقات استوار کرنے کا حکم۔  
(سوال) شیعوں کے ہاتھ کا فہم اور ان کے ساتھ کھانا اور رشتہ کرنا درست ہے یا نہیں۔ نیز سلام طلب کرنا اور جواب سلام دینا کیسا ہے؟

(جواب ۳۰۹) رافضیہ کا وہ فرقہ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (عیدِ باندہ) خد یا اور چھ اسی طرح جو شہداء کفر ہو، مانتا ہو، ان کے ہاتھ کا فہم کھانا درست نہیں (۱)۔ اور جو لوگ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خضفانہ عید پر صرف افضل مانتے ہوں، ان کے ہاتھ کا فہم جائز ہے (۲)۔ اور ان لوگوں کی لڑکیوں سے نکاح کر لینا بھی جائز ہے۔ مگر انہیں اپنی لڑکیاں نہیں دینا چاہئے۔ بلا ضرورت ان سے سلام کرنا یا غلامار کھنا بھی اچھا نہیں (۳)۔

شیعہ اسماعیلیہ کا سنوئوں کے ساتھ ان کی مسجد میں عبادت بجالانے کا حکم۔  
(سوال) ایک ہندو ریاست میں ایک شکت شہابی جامع مسجد سرکار کے عطیہ اور سنی و شیعہ کے متفقہ چندہ سے انجمن اسلام کی مگرانی میں جس کا صدر ایک شیعہ اسماعیلیہ اور منصفہ کمیٹی کے اراکین دونوں فریق سے منتخب ہوئے تھے تخمیناً پڑھ لکھ روپے کے خرچ سے تعمیر ہوئی۔ اس مسجد میں ایک مدت تک فرقہ شیعہ اسماعیلیہ کی ایک شاخ سلیمانہ کے اراکین جب کبھی نماز کے وقت موجود ہوئے تو حنفی پیشوا کی کامل اقتداء میں نماز باجماعت ادا کر لیا کرتے تھے، کیونکہ یہ گروہ اس مسئلے میں دوسرے شیعوں مثلاً داؤدی اور اثناء عشری وغیرہ (جو کبھی سنوئوں کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھتے) سے مختلف ہے۔ حالہ اس کے یہ گروہ سب شیخین نہیں کرتے۔ بال عقائد میں تفسیہ ہیں۔ تھوڑے عرصے سے سنوئوں نے اس بناء پر کہ شیعوں کا داخلہ اس مسجد میں قطعاً ممنوع ہے فرقہ سلیمانہ مذکور ہالہ کو مسجد میں داخل ہونے، نماز پڑھنے، قرآن مجید اور وعظ سننے سے روکا اور حال میں اس فرقہ کے لوگوں کو جب کہ وہ ایک سنی عالم کا وعظ سننے مسجد میں آئے زد و کوب کیا۔ لہذا آیا فرماتے ہیں عمائے دین و مفتیان شرح متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ:

(۱) شیعہ اسماعیلیہ مذکور ہالہ مسجد میں نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ اور سنوئوں کی نماز میں ان کی شرکت باجماعت سے کسی قسم کا نفل تو نہیں آتا؟

۱. "فلا توکل ذبیحة اهل الشرك والمرتد" (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الدائع الباب الاول: ۵/ ۲۸۵ ط ما جدید)  
۲. "وان كان بفضل علیا کرم الله تعالی وجهه علی ابی بکر رضی الله عنه لا یكون کافرا الا انه مبتدع" (الہندیہ، باب المرتد: ۲/ ۲۶۶ ط ما جدید)  
۳. "ولا تکرہوا الی الذین طمعوا فتمسککم البار" (ہود: ۱۱۳)

(۲) شیعہ اس مسجد میں قرآن مجید اور وعظ سننے آسکتے ہیں یا نہیں؟ اور ان میں سے اگر کوئی شخص اس میں علیحدہ اپنے طریق پر نماز ادا کرے تو اس کی اجازت ہے یا نہیں؟

(۳) جو لوگ مسجد میں اہل قبلہ کو زد و کوب کریں ان کے لئے کیا حکم ہے؟ اور اس حال پر وہ اہل قبلہ نماز پڑھنے یا وعظ سننے یا کلام مجید کی تلاوت کے لئے حاضر ہوں۔ بیوا تو جروا۔  
(المستفتی سید نواب علی۔ پروفیسر بدودہ کالج)

(جواب ۳۱۰) اگر سوال کے مورد مذکورہ صحیح ہیں یعنی شیعہ اسماعیلیہ اعتقاداً صرف تفضیلیہ ہیں اور اہل سنت کے پیچھے نماز پڑھنا جائز سمجھتے ہیں اور یہ کہ پہلے وہ اس مسجد میں نماز پڑھتے رہے ہیں، تو اب بھی وہ مسجد میں نماز اور استماع وعظ کے لئے آسکتے ہیں۔ مسجد میں زد و کوب کرنا سخت مذموم ہے اور جس فریق نے اس کی ابتداء کی ہے وہی ذمہ دار ہے۔

(جواب دیگر ۳۱۱) شیعہ تفضیلیہ جو حرم نہیں کرتے سنیوں کی مسجد میں سنی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے آئیں تو آسکتے ہیں، مگر اپنے مذہب کے ایسے کام جو سنیوں کے مذہب میں ناجائز ہوں یا موجب قہر ہوں نہیں کر سکتے۔ اسی طرح قرآن خوانی اور وعظ میں بھی شامل ہو سکتے ہیں۔

المسئلت کی مسجد میں سنی امام کے پیچھے شیعہ کا نماز پڑھنا۔

(سوال) سنی حنفی مذہب کی جامع مسجد جو سرکاری نگرانی میں ہے اس میں حنفی المذہب پیش امام کے پیچھے شیعہ نماز پڑھنے کے مستحق ہیں یا نہیں؟ مذکورہ جامع مسجد میں اگر قرآن مجید کی تلاوت ہوئی ہو اس وقت قرآن مجید سننے کے لئے شیعہ بیٹھ سکتے ہیں یا نہیں۔ مذکورہ جامع مسجد میں شیعہ وعظ سننے جاسکتے ہیں یا نہیں؟

(المستفتی احمد حسین قاضی شہر نواب بازار بدودہ)

(جواب ۳۱۴) سنی فرقہ کی مسجد یا جامع مسجد میں سنی حنفی امام کے پیچھے شیعوں کے ان فرقوں کے افراد جو حد کفر تک نہیں پہنچتے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ مگر اگر وہ ایسے اعمال نہیں کر سکتے جو سنی مذہب میں ناجائز یا موجب قہر ہوں۔ تلاوت کے وقت بشرط مذکورہ بیٹھ سکتے ہیں بشرط معتد وعظ سننے جاسکتے ہیں۔ سمران امور کے استحقاق کے دعوے کا فیصلہ دستور قدیم پر ہوگا۔ مسلمانوں کی مسجد میں سرکاری نگرانی کا کیا مطلب؟ اگر نگرانی سے مراد صرف حفظ امن ہے تو خیر! اور اگر مسجد کے انتظامات میں مداخلت مراد ہے تو ناجائز ہے۔ غیر مسلم مسجد کے انتظامات میں مداخلت نہیں کر سکتا۔ فقط

(جواب دیگر ۳۱۳) ایسے لوگوں کا مسجد میں آنا اور سنی امام کے پیچھے نماز ادا کر لینا ناجائز ہے۔ لیکن جو رت نزل استحقاق کا فیصلہ دستور قدیم کے موافق ہوگا۔ اگر وہ پہلے سے آتے رہے ہیں اور نماز ادا کرتے رہے ہیں تو آئے اور نماز پڑھنے کا ان کا حق ہے اور اگر پہلے کبھی نہیں آئے اور نماز نہیں پڑھی تو سنیوں کی روانداری پر ہے کہ اب آئے دیں یا نہ آئے۔ بہر حال ان کی شرکت سے سنیوں کی نماز میں خلل نہیں آتا۔ فقط

(جواب دیگر ۳۱۴) جو لوگ کہ اعتقاداً حد کفر تک نہ پہنچیں مثلاً شیعہ تفضیلیہ وہ مسجد میں نماز پڑھ سکتے

ہیں۔ اہل سنت و الجماعت کی مسجد میں اگر پیسے سے یہ لوگ نماز پڑھتے چلے آئے ہیں تو اب بھی آسکتے ہیں اور ان میں کا کوئی فرد امین و معتقد ہو اور مسجد کی بھلائی کی امید ہو تو اس کو غلطہ جس عت کار کن بھی بنایا جاسکتا ہے۔ مگر ان کو اس مسجد میں اپنے عقائد کی تبلیغ و اشاعت کرنی یا کوئی امر موجب فتنہ اٹکانا جائز نہیں اور نہ اس صورت میں ان کو آنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ سنی حنفی امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا یا عطا سننا ہو اور کوئی امر تبلیغ مذہب کی غرض سے نہ کرنا ہو تو مضائقہ نہیں کہ آنے دیا جائے۔ جامع مسجد لورڈ و دیگر مساجد کا حکم ایک ہے۔

شیعہ لڑکے کا سنی لڑکی سے نکاح۔

(سوال) ایک شیعہ لڑکا سنی لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ اگر سنی قاضی یا پیش امام نکاح پڑھانے سے انکار کرے اور کوئی شیعہ پڑھادے تو کیا حکم ہے؟ یہ شیعہ تفضیلی ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو باقی خلفاء پر فضیلت دیتے ہیں۔ مائتیری جلد دوم صفحہ ۲۴۶ میں یہ عبارت ہے المرافضی اذا کان یسب الشیخین او یلعنهما والعیاذ باللہ، فهو کافر۔ وان کان یفضل علیا کرم اللہ وجہہ علی ابی بکر الصدیق لایکون کافراً الا انما هو مبتدع۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ سے سنی لڑکی کا نکاح درست نہیں ہے۔

(المستفتی نمبر ۲۳۲ حافظ محمد اسحاق (کوہ) ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ مطابق ۲۸ ستمبر ۱۹۳۵ء) (جواب ۳۱۵) شیعہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دوسرے صحابہ پر فضیلت دیتے ہیں، اس کے علاوہ اور کوئی بات اس میں شیعیت کی نہیں تو یہ کافر نہیں ہے (۱)۔ اور ایسے شیعہ کے ساتھ سنی لڑکا کا نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر شیعہ غلطی و وحی یا الوہیت علی یا اکتب صدیقہ کا قائل ہو یا قرآن مجید میں کسی بیشی ہوئے کا معتقد ہو، محبت صدیق مکر (۲) ہو تو ایسے شیعوں کے ساتھ سنی لڑکی کا نکاح منعقد نہیں ہو تا اور چونکہ شیعوں میں تقیہ کا مسئلہ شائع اور معمول ہے اس لئے یہ بات معلوم کرنی مشکل ہے کہ فرد شیعہ قسم اول میں سے ہے یا قسم دوم سے۔ اس لئے لازم ہے کہ شیعوں کے ساتھ مناکحت کا تعلق نہ رکھا جائے۔ شیعہ لڑکے کے ساتھ سنی مرد کا نکاح ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ تعلق پیدا کرنا اکثر حالات میں مضرب ہوتا ہے۔ اس لئے اجتناب ہی اولیٰ ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

شیعہ سنی مناکحت کا حکم۔

(سوال) زیر کے دو اپنی زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ میں بہت و انجماعت ہوں۔ مگر انہوں نے اپنا نکاح ایک

۱ وان کان یفضل علیا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ علی ابی بکر رضی اللہ عنہ لایکون کافراً الا انما مبتدع (الہدیۃ، باب المرنند ۲۶۴ ط ما جدید)

۲ المرافضی ان کان یسب الشیخین و یلعنہما و یلعنہما باللعنۃ فہو کافر ولو قد عف عانۃ کثیر و یحب کفار۔ بقولہم ان حبر الیہ السلام غلط فی الوحی لی محمد صلی اللہ علیہ وسلم دون علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ و ہولاء القوم حرجوا عن ملۃ الاسلام و احکامہم احکام لمرتدین۔ (الہدیۃ، باب المرنند ۲۶۴ ط ما جدید)

عورت شیعہ یعنی عورت رافضی سے کیا ہوا ہے اور اس رافضی عورت سے چار بچے ہیں اور انہوں نے اپنی لڑکیوں کی شادیاں بھی شیعہ لوگوں میں کر رکھی ہیں اور زید کا منہ ہے کہ میں شیعہ نہیں ہوں۔ سنت واجتماعت ہوں۔ حالانکہ اس نے چٹی شادی بھی ایک عورت شیعہ سے کر رکھی ہے اور مناجنا خاٹا سب اسی طرح ہے کوئی فرق نہیں ہے۔ زید کہتا ہے میں سنت جماعت ہوں اور ایک سنت جماعت حنفی للذنب کے بارگاہ اپنی شادی کا بھیجا ہے اور شادی سنت جماعت میں کرنا چاہتا ہے۔ ایک صورت میں اس لڑکے سے سنت جماعت کا کاح ہو سکتا ہے یا نہیں ہو سکتا۔ جو اور رافضی کے تھم سے پیدا ہوئی اور وہیں پرورش پائی، وہ کون ہوئی۔ رافضی ہوئی یا سنت واجتماعت ہوئی۔ شیعہ لوگوں میں دھوکہ دینا جائز کر رکھا ہے۔ اپنی مطلب برآری کے واسطے جس کو وہ لوگ تہیہ کتے ہیں۔ آیا شرع کیا حکم ہے؟

(المصنفی نمبر ۱۳۵۳ محمد دین صاحب دہلوی، ۲۸ ذی قعدہ ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۱ فروری ۱۹۱۳ء)

(جواب ۱۹۳۶ء)

(جواب ۳۱۶) شیعوں کے بہت فرقے ہیں۔ بعض فرقے کافر ہیں۔ مثلاً جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی الوہیت یا حلول کا اعتقاد رکھتے ہیں یا غلطی جوئی یا کلبہ کشہ صدیقہ یا قرآن مجید میں کمی زیادتی کے قائل ہیں۔ ایسے شیعوں کے ساتھ رشتہ کرنا ناجائز ہے (۱)۔ اور جو لوگ کہ حد کفر تک نہیں پہنچتے ان کے ساتھ منہ تحت جائز ہے۔ یہ صحیح ہے کہ شیعوں کے یہاں تہیہ کا مسئلہ ہے دریں بناء پر ان کے خیالات اور عقائد کا پتہ لگانا مشکل ہے اور جو شخص اس بات سے واقف ہیں وہ شیعوں میں رشتہ نہ کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ

رافضیت اختیار کر کے خلفائے راشدین بالخصوص

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو گالی دینے والا مرتد ہے۔

(سوال ۱) نذیر احمد قومندانی سکن بیعت آباد معد متعلقین جو عرصہ تقریباً بیڑہ سال سے اپنا مذہب ترک کر کے رافضی ہو گیا ہے اور اب تمام کام وہی کرتا ہے جو رافضی کرتے ہیں اور خلفائے راشدین بالخصوص سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخانہ شاعرانہ شعر عامر تہ ہے یا مسلمان۔ (۲) نذیر احمد مذکور کے ساتھ مسلمانوں کو نذرناک کرنا چاہتے۔ (۳) ہم لوگوں کی بددوری کی پچائیت ہے۔ شرعاً ہمیں نذیر احمد سے ترک تعلقات کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ (۴) اگر بددوری کی پچائیت نذیر احمد کو بددوری سے خارج نہ کرے تو تمام بددوری گناہ گار ہوئی یا نہیں۔ (۵) نذیر احمد مذکور سے اور اس کے متعلقین سے جو رافضی ہو چلے ہیں سلسلہ مناکحت قائم کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(المستفتی نمبر ۵۵۲ امین جی خدائش ندانی (شیعہ مجبور) ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ مطابق ۳۰ جون ۱۹۳۶ء)

(جواب ۱۹۳۶ء)

(جواب) از مفتی مسعود احمد نائب مفتی دلاور العلوم (دیوبند) اگر فی الواقع نذیر احمد نے شیعہ مذہب اختیار کر لیا ہے اور سب شیخین کرتا ہے یعنی حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو گالی دیتا ہے، تو وہ مرتد ہے۔ فتاویٰ تعمیر باب المذہب میں ہے الوافضی اذا کان یست الشیخین ویلعنہما العیاذ باللہ فہو کافرا لیخ (۱)۔ (۲) نذیر احمد کو بڑی سمجھایا جائے اور اس باطل مذہب سے اس کو بنانے کی کوشش حسن تدبیر کے ساتھ کی جائے۔ اگر وہ کسی طرح اور کسی صورت سے باز نہ آوے تو اس سے تعلقات برادرانہ منقطع کر دیئے جائیں (۱)۔ (۳) اگر وجود سمجھنے کے اور باوجود کوشش کے بھی نذیر احمد اور است پر نہ آئے تو اس سے قطعاً تعلق کرنا ضروری ہے۔ گزیر اور ہی اس سے قطعاً تعلق نہ کرے گی وگنہ گار ہوگی۔ (۵) ان کو اس سے سلسلہ منکرت کرنا اہل سنت و جماعت کو ناجائز اور حرام ہے کیونکہ مسلمان اور کافر میں باہم کھال صحیح اور منعقد نہیں ہوتا۔ لکن فی اشائی باب حرمت (۳) فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ مسعود احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی دلاور العلوم دیوبند۔ ۱۸ عمر ۱۳۵۶ھ

(جواب ۳۱۷) (از حضرت مفتی اعظمؒ) ہو لموفق۔ اگر نذیر احمد غالی شیعہ ہو گیا ہے یعنی حضرت عائشہؓ کے سمت کا قائل ہے یہ قرآن مجید و صحیح اور کامل نہیں سمجھتا، یا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحبت کا منکر ہے یا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوئی کا اصل مستحق سمجھتا ہے یا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی الوہیت کا قائل ہے تو بے شک وہ کافر ہے اور اس صورت میں باقی سب جواب صحیح ہیں۔ فقط۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی۔

کیا ”تفضیلیہ“ اہل سنت و الجماعت کا مذہب ہے؟

(سوال) فتویٰ کا جواب ۲۵ جنوری ۱۹۳۸ء موصول ہوا تھا۔ اس کو دیکھ کر یک شخص نے اعتراض کیا ہے کہ اہل سنت و الجماعت کو یہ فتویٰ دینے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ چونکہ اہل سنت کے نزدیک ہر مومن مومن ہے۔ اور ہر مومن کے ساتھ نکاح جائز ہے۔ اور ہر مومن یا مسلم کی شناخت یہ ہے کہ وہ تین صورتوں کا قائل ہو۔ توحید، نبوت، قیامت۔ شیعہ علیٰ اجماع تین اصول کے قائل ہیں۔ پہلے اس فتویٰ میں مفتی صاحب نے صاف نہیں کیا ہے۔ چونکہ شیعہ غالی نسبی کو کہتے ہیں اور تفضیلیہ اہل سنت و الجماعت کا مذہب ہے جس مذہب سے اصل میں معاملہ درپیش ہے اس کو باطل اڑا دیا ہے یعنی شیعہ اثنا عشری۔ اور حادہ زیریں کوئی شیعہ اثنا عشری اپنے آپ کو تفضیلیہ یا غالی نہیں سمجھتا۔ چونکہ زمانہ موجودہ میں بقیہ جائز نہیں ہے۔ اور تمبرا اصول مذہب اہل سنت سے کسی طرح بھی مانع نکاح نہیں ہے۔

المستفتی نمبر ۲۲۶۵ جناب شمشاد حسین صاحب (میرٹھ) ۲۳ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ

مطابق ۲۵ مئی ۱۹۳۸ء

(جواب ۳۱۸) تفضیلہ مذہب اہل سنت و جماعت کا نہیں ہے۔ یہ شیعہ مذہب کی ایک شاخ ہے، اور عالی سے مراد وہ شیعہ ہیں جو کسی ایسے عقیدہ کے قائل ہوں جس سے کفر لازم آتا ہے مثلاً اَللّٰہ صَدِیقہ رضی اللہ عنہا یا قرآن مجید میں کی واقع ہونے کا عقیدہ یا غلطی الوقی یا الوہیت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ یا صحت تبرأتی سب و شتم صحابہ وغیرہ۔ اور جو ب سابق جو میں نے کھاتھلہ صحیح ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

کیا شیعوں پر سید کا اطلاق کرنا درست ہے؟

(سوال) شہا کہ در خدمت عرضی مفتی در جہاں بود مرضی احوال نریں باشد کہ در مقام بہر مہر پور ضلع حیدر آباد شیعہ نزل عظیم ہر پاشدہ ہست چند غرضی گویند کہ شیعہ سادات را گھنہ رو نہ شدہ بکہ ایں اسم روا فض را باشد کہ سادات را گویند و بعض گویند کہ شیعہ سادات اثنا عشری را گویند نہ آئندہ سادات سنت و جماعت را۔ لیکن گمان فقیر ایں نیاید چہ کہ سادات اہل اولاد نبی آخر زماں باشند چنانکہ خداوند تبارک و تعالیٰ در کتاب پاک خود دلست می کند در سورہ کوثر اَنَا اعطینک الکوثر خبر داد و پیغمبر خود از کثرت اولاد در دنیا و عقبی منقطع نشوند اولاد پیغمبر مادر میں چاہر دو آروہ سادات یک باشند ہر چند کہ مذہب جدا باشد۔ در نہایہ لن اثیر جزری درخت شیعہ

(ترجمہ) بہر مہر پور ضلع حیدر آباد میں نفقہ شیعہ کے متعلق ہوا اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ شیعہ سادات کو کہتے ہیں۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سادات کو شیعہ کہنا درست نہیں ہے بلکہ شیعہ رو فض کا نام ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ شیعہ سادات اثنا عشریہ کو کہتے ہیں، نہ کہ سادات اہل سنت و جماعت کو۔ لیکن فقیر کا خیال ہے کہ سادات سب کے سب نبی آخر الزماں ﷺ کی اولاد میں سے ہیں۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب پاک میں ارشاد فرماتا ہے اَنَا اعطینک الکوثر اور خود رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنی کثرت اولاد کے بارے میں خبر دی ہے کہ دنیا و عقبی میں ہمارے پیغمبر کی نس منقطع نہیں ہوگی۔ اس صورت میں دونوں گروہ سادات ہی ہیں ہر چند کہ مذہب جدا جدا ہوں۔ نہایہ لن اثیر جزری میں اخت شیعہ کے متعلق لکھا ہے۔ شیعۃ الرجل الخ

نوشتہ است

شیعۃ الرجل بالكسر اتباعه و انصاره وقد غلب هذا الاسم على كل من يتولى على ابن ابی طالب۔ خلاصہ مطلب یں است کہ شیعہ اکثر آل را گویند کہ محبت علی بن ابی طالب باشد ب شک چنانکہ جملہ سادات اولاد علی علیہ السلام میباشند اگر شیعہ گویند چہ اہانت نہ اور۔

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ شیعہ اس کو کہتے ہیں جو حضرت علی بن ابی طالب سے محبت رکھتے ہو۔ اور جب کہ تمام سادات حضرت علی علیہ السلام کی اور ہیں، مگر ان کو شیعہ کہا جائے تو کیا حرج ہے؟

ایں حالات از غات کشوری باب شیعین فصل شایع

(۱) (شیعہ) (۶) صحیح۔ تاجدارہ بدگار گروہ۔ سر خود۔ غالب۔



- (۲) مطیع (ع) فرمانبردار۔ خادم۔ اطاعت کنندہ  
 (۳) سیددار (ف) فرمانبردار۔ خادم۔ اطاعت کنندہ  
 (۴) مدد (ع) کمک مددگار۔ مدد کنندہ  
 (۵) گروہ (ف) غول۔ جمیعت آدمیاں  
 (۶) سر خود (ف) خود مختار  
 (۷) غالب (ع) زبردست۔ زور آور

ومن يطع الله والرسول فأولئك مع الذين أنعم الله عليهم من قبل الله والذين هم محسنون انا اعطيناك الكوثر لا يملكون الشفاعة الا من اتخذ عند الرحمن عهداً وانتم الا علون

در نصائح حضرت علی رضی اللہ عنہ رہبر کامل باب ہمزہ سے متعلق صفحہ ۱۱۸ انصاف  
 ”سب سے زیادہ سعادت مند وہ ہے جس نے ہماری فضیلت کو معنوم کیا ہمارے طفیل سے مقربان  
 بارگاہ الہی میں داخل ہوا۔ ہم سے خاص دوستی اور محبت پیدا کی۔ ہماری ہدایات پر چلا۔ اور جن باتوں سے ہم نے  
 منع کیا ان سے باز ہوا ایسا شخص ہمارے گروہ میں شامل اور بہشت میں ہمارے ساتھ ہوگا۔“  
 ازیں تمام حال کے ظاہر شدہ است امید می دارم کہ از قلم قدرت جناب فتویٰ رواۃ فرمائی  
 ان تمام حالات کے بعد گزارش ہے کہ آپ فتویٰ صادر فرمائیں۔

(المستفتی نمبر ۲۳۱۳ مولوی ولد اربیب (بہر امپور) (انجام) ۱۴ رجب الثانی ۱۳۵۵ھ)

مطابق ۱۴ جون ۱۹۳۸ء)

(جواب ۳۱۹) لفظ شیعہ ایک معنی باعتبار لغت دارد و دیگر معنی باعتبار عرف دارد۔ معنی خوی ہمال است کہ  
 جناب ایشاں از لغت نقل فرمودند و بمعنی دیگر آن جماعت را گویند کہ مذہب ایشاں مقابل مذہب اہل سنت و  
 الجماعت ہست و حضرت علی مرتضیٰ را خلیفہ بلا فصل و افضل از جمیع صحابہ رضی اللہ عنہم دانند و در ایشاں فرقتائے  
 مختلفہ ہستند۔ بعضی گویند کہ حضرت علی خدا مہمند بعضی گویند کہ خدا اور حضرت علی حلول کردہ۔ بعضی  
 گویند کہ وحی بر حضرت علی نازل شدہ و د۔ جبرئیل علیہ السلام غلط کردہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسانید۔ بعضی  
 گویند کہ ایں قرآن کہ نزد ما موجود است قرن منزل نیست بلکہ بیاض عثمانی است بعضی گویند کہ بعد از وفات  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمہ صحابہ مرتد شدند! معدودے چند و پنچمیں شیعہ عقائد کفریہ دارند۔

پس لفظ شیعہ برائے فرقہ و نظروا فضل و رافضی برائے ایشاں مستعمل می شود اما آل رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کہ ایں قسم عقائد ندارند شیعہ نہ ہستند۔ نہ بر شیعہ از سادات است و نہ بر سید شیعہ باشد۔

(ترجمہ) لفظ شیعہ کے ایک معنی باعتبار لغت کے ہیں۔ اور دوسرے معنی باعتبار عرف کے۔ خوی معنی  
 تو وہی ہیں جو آپ نے لغت سے نقل کیے ہیں۔ اور عرف میں شیعہ اس گروہ کو کہتے ہیں جن کا مذہب اہل  
 سنت و الجماعت کے مذہب کے بالمقابل ہے۔ جو حضرت علی مرتضیٰ کو خلیفہ بلا فصل اور تمام صحابہ سے افضل

ماتے ہیں۔ اس گروہ میں بھی مختلف فرقے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ خدا ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ خدا نے حضرت علیؓ کے اندر حلول کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ وحی حضرت علیؓ کی طرف جاری تھی مگر بہ نعل علیہ السلام نے غلطی سے خدا کی جگہ پر چڑھ کر اپنی طرف سے وحی مان لی۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ قرآن جو اس وقت موجود ہے، وہ قرآن نہیں ہے جو آج آسمان سے اتر آیا تھا۔ بلکہ یہ یہ فرض عثمانی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کی وفات کے بعد چند صحابہ کے مابین مروجہ مسلمان مرتد ہو گئے تھے۔ اسی قسم کے بہت سے کفریہ عقائد رکھتے ہیں۔ پس خطہ شیعہ اور افضلی اور وائس ان فرقوں کے لئے (صرف) استعمال ہوتا ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کی اواد میں سے جو لوگ اس عقائد نہیں رکھتے وہ شیعہ نہیں۔ ہر شیعہ سید نہیں ہوتا اور ہر سید شیعہ نہیں ہوتا۔ محمدؐ کفایت مدکان اللہ۔ دہلی

کیا شیعہ مسلمان ہیں؟

(سوال) شیعہ مسلمان ہیں یا نہیں؟

(المستفتی نمبر ۲۳۵۶ محمد ابراہیم صاحب (فورٹ بمبئی) ۵ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ)

مطابق ۳ جولائی ۱۹۳۸ء)

(جواب ۳۲۰) شیعہ اسلامی فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے۔ لیکن اہل سنت والجماعہ فرقہ ناجیہ ہے ورنہ تمام فرقے ناجیہ نہیں ہیں۔ اہل سنت والجماعہ کے عقیدے کے موافق شیعوں کے کئی فرقے اسلام سے خارج ہیں۔ یہ فرقے شیعہ کی غمنی شہیں ہیں۔ باوجود اس کے اوعائی طور پر وہ فرقے اسلام میں داخل سمجھے جاتے ہیں۔ ان کا حکم بل کتاب میں صریح ہے کہ وہ باوجود کفریہ عقائد کے (مثلاً اویہیت مسیحیابیت مسیح نے) دوسرے غیر کتابی کفار سے جدا نہ سمجھے جاتے ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

(۱) کیا لوان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلا فصل کا اعلان خلفائے شامیہ پر تبرائیں؟

(۲) ایسے فتنے کے خلاف امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کا حکم؟

(سوال) (۱) ایک فرقہ ضالہ اپنی انوں میں اور اپنے جنازوں کے ساتھ اشہدان علیا ولی اللہ وصی رسول اللہ خلفہ بلا فصل یا و زبند پکارتا ہے۔ تو کیا اس سے حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی خلافت حقہ کی تکذیب نہیں ہوتی۔ اور کیا فرقہ شامیہ کی زبان سے اہل سنت والجماعہ کے رد و اس کلمہ ہ ظہار ایک قسم کا تبرائیں ہے؟

(۲) کیا جس مقام پر علیؓ ان دنوں رہا یہ کلمہ کہا جاتا ہو اور حکومت وقت نے اس کو قانوناً ناجائز قرار دیا ہو وہاں کے اہل سنت والجماعہ پر یہ لازم نہیں ہے کہ حضرات خلفائے کرام کی خلافت حقہ اور فضیلت بخاندانِ علیؓ ان دنوں رہا اور واضح کریں اور ان حضرات کے حامد و فضائل بیان کریں تاکہ جماعت اہل سنت کوئی واقف شخص فرقہ ضالہ کی تبلیغ سے متاثر ہو کر عقیدہ فاسدہ میں مبتلا نہ ہو۔

المستفتی نمبر ۲۳۵۶ مولانا ظفر الملک صاحب (الناظر) لکھنؤ ۲۰ محرم ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۲ فروری ۱۹۴۰ء (جواب ۳۲۱) تیراے مرد سب دشمن ہے تو اس کلمہ کو تیرا میں داخل کرنا مشکل ہے۔ یہ کلمہ اگرچہ اہل سنت و جماعت کے مذہب کے موافق باطل اور غلط ہے، تاہم اس کو کہنے والے اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہیں، جو اہل سنت و جماعت کے عقیدہ کے خلاف ہے اور ان کے نزدیک باطل ہے۔ اور اگر اس سے اشتغال جذبات اور فساد کا خطرہ ہو تو اس جہت سے اس کی مذکورہ مقامی حکام کے فریضہ حکومت میں داخل ہے۔ محمد کفایت اللہ کال اللہ ر۔ دہلی

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر لعن طعن کرنے اور فسق و فجور میں مبتلا شخص کا حکم۔ (سوال) زید نے اپنی ابتدائی زندگی میں کافی غم حاصل کیا۔ مگر وہ ہمیشہ بے عمل رہا۔ وہ تارکِ صوم و سلوٰۃ بھی ہے اور خائن بھی۔ وہ فسق و فاجر بھی ہے اور عیاش بھی۔ وہ ظالم و غاصب بھی ہے اور خدا بھی۔ اس کے پاس ہر وقت تازیनों کا جمعہ رہتا ہے اور وہ ایک بڑی درگاہ کا سجدہ نشین ہوتے ہوئے بھی ہر وقت اپوشوں کی صحبت میں رہتا ہے۔ جائیداد و موقوفہ پر متصرف ہونے کی وجہ سے ایک بڑی حیثیت رکھتا ہے اور جماعت میں مذہبی پیشوائی حاصل ہے۔ وہ عالم ہے مگر اہل الصوفی مگر سب اشیان کی جتنی جانتی تھی یہ ہے۔ وہ نیک سنی و فقہ کا متولی ہے اور اپنے کو سنی اور حنفی کہتا ہے۔ لیکن وہ حضرت امیر معاویہ پر لعن و طعن کرتا ہے۔ اس کا دن بھر کا مشغلہ صرف تیر بازی ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ گالی تک کے ناشائستہ الفاظ استعمال کرتا ہے۔ اس نے عوام میں اپنے اثر سے کام لے کر افسیوں کو بہت فائدہ پہنچایا ہے۔ مدح صحابہ جیسی اہم تحریک کا مذاق اڑاتا ہے اور سے تیار ہوتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ سنیوں کی تعدد و تمام فرقوں سے کم ہے۔

وہ صرف اس بنا پر حضرت مجدد و صاحب فی شان میں اور دیگر عمائے اسلام کی شان میں کستاخیاں کیا کرتا ہے کہ وہ حضرات صحابہ سے حسن ظن رکھنے کی تلقین کرتے تھے۔ وہ اکثر مسجد میں امیر معاویہ پر لعنت کرتا ہے۔ ورنہ اسے شعلہ حیر رہی بتاتا ہے۔ اس کے عقائد جو نظم مرسلہ سے (جسے شیخوں نے اپنی طرف سے چھپوا کر تقسیم کیا ہے) غلطی ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کے کیر کمر اور اس کے عقائد سے مفصل مطلع کر دیا ہے تاکہ نظم مرسلہ میں عقائد باطلہ کی کافی شافی تردید اخبار انجمیہ میں جلد از جلد شائع کر دی جائے۔ کیا ایسا شخص شرم مسلمان اور سنی کہلاتے کا مستحق ہے کیا عقائد مطبوعہ واقعی سنیوں کے عقائد ہیں۔ اگر نہیں تو پھر مسلمانوں کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا عقائد رکھنے چاہئیں۔ کیا ایسے عقائد کو اور ایسے کریدہ کا شخص اس قاب میں ہے کہ اس کے پیچھے نماز پڑھی جائے۔ کیا نظم مرسلہ تیرا کی حد میں داخل نہیں ہے۔ کیا جوابات نظم صحیح ہیں۔ عوام کے عقائد اس وقت متزلزل ہیں۔ وہ سخت سرسبکی اور بیچینی کی حالت میں ہیں۔ ہند امید قوی ہے کہ جریدہ انجمیہ میں جلد زبرد کا کافی و شافی مفصل اور صریح فتویٰ دے کر جناب والا مسلمانوں کو تفریق و اختلاف کے گڑھے سے نکال دیں گے اور مسلمانوں کو اپنے عقائد صحیح کرنے کا موقع دیں گے۔

المستفتی نمبر ۲۵۰۹ جناب محمد فرید عطا صاحب (شعلہ) لکھنؤ ۵ دسمبر ۱۳۵۸ھ

مطابق ۲۳ جن ۱۹۳۹ء

(جواب ۳۲۲) جس شخص کے یہ اشعار ہیں وہ یقیناً اہل سنت و اجماعت کے دائرہ سے خارج ہے۔ حضرت میر معایہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ روافض کے خیالات اور عقائد ہیں۔ وہ شعر جس کی ابتداء ”جو دنیا کا“ کے الفاظ سے ہوتی ہے، کھلا ہوا تبرا ہے۔ یہ قائل جس کی زبان سے یہ الفاظ نکلیں چھپا ہوا شیخ نہیں بلکہ کھلا ہوا رافضی ہے۔ شیعوں کو اس سے مجتنب اور بے تعلق رہنا چاہئے۔ (۱) اور ان عقائد سے بیز رہنے کا اظہار کرنا چاہئے۔ فقط محمد کفایت اللہ کا نالہ۔ دہلی

”جو دنیا کا کتابو ہما سگ جو حق علی کے لئے من جائے ٹھگ“ یہ شعر کھلا ہوا تبرا ہے۔

پوری نظم منسلک اشتقاق ایک شعر پیش خدمت ہے آیا یہ تبرا میں داخل ہے یا نہیں۔

(المستفتی نمبر ۲۵۰۹)

(جواب ۳۲۳) یہ شعر یقیناً تبرائے اندر داخل ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ کا نالہ۔ دہلی

مقدمہ جو نیور میں حضرت مفتی علام کا گواہی دینے کی تردید

(سوال (۱) پٹیا۔ میں دو تین برس سے ایک مولوی محبوب علی صاحب لکھنؤ مفتی ہیں۔ جو تین چار مہینے سے جو نیور کے کسی مقدمہ کی نقل و کھا دکھا کر آپ اور مولانا حسین احمد شاہ الحدیث و دہندہ اور مولانا عبدالغفور صاحب کاکوروی و خاری و بانی وغیرہ وغیرہ بتاتے ہیں۔ لوریہ کہ اس مقدمہ کی تائید اور اس کو حق و صحیح ثابت کرنے کے لئے آپ اور مولانا حسین احمد صاحب اور مولانا عبدالغفور صاحب کا کوئی شہادتیں دی ہیں کہ یزید اور عمر بن سعد و عبدالرحمن بن ملجم و حمید اللہ بن زیاد و شمر اور شان بن انس اور ابو ایوب بن غنوی وغیرہم ضیاع مسلمانوں کے پیشواریں اور محسن الاسلام و المسلمین ہیں اور ان ماعدہ کی تعریف و مناقب بیان کرتا عبادت ہے۔ خدا را ہم مسلمانوں پر رحم بھیجے اور جلد از جلد جواب دیجئے۔ کیا واقعی آپ صاحبان نے اس مقدمہ میں گواہیاں دی ہیں۔ اگر نہیں تو فوراً اپنی برائت پیش فرمائیں اور اگر وی ہیں تو خدا را ہم مسلمان شیعوں کو یہ بتا کر خلیجائے سے چھڑائیے کہ اس گواہی کی وجہ کیا ہے۔ اس سے مذہب اہل سنت و اجماعت کو کیا فائدہ ہے۔

(۲) یا جناب والہ ان شہادتوں کی نقل عطا فرما سکتے ہیں تاکہ یہاں کے مسلمانوں کو وہاں سے انہیں راہ راست پر لایا جاسکے۔ اور مفتی صاحب کا جھوٹ ثابت کیا جائے۔ تیوں شہادتوں کی نقل نہ تھی۔ صرف آنجناب کی ہی شہادت نقل آجائے تو یہاں کا قند بہت چھہ دور ہو جائے۔ نقل کی روانگی میں تاخیر نہ فرمائیں۔ یہ مذہب کی خدمت ہے۔

(۳) مدعیان سنیان دعویٰ میں لکھوا یا ہے کہ وہ شیعہ بنی امیہ ہیں تو تحریر فرمایا جائے کہ شیعہ بنی امیہ کون سا فرقہ ہے۔ اب تو صرف شیعان علی تھے۔ یہ دوسرے شیعہ نکل پڑے۔ ان کی تریف اور پہچان لکھنے اور یہ بھی لکھنے کہ شیعہ بنی امیہ اہل سنت میں داخل ہیں یا خارج۔ یا اہل سنت ہی کو شیعہ بنی امیہ کہتے ہیں۔

(۴) پٹیاں میں انہوں نے ایک فتویٰ کا فوٹو بھی پیش کیا ہے کہ مولوی رشید احمد تنگوہی نے لکھا ہے "وقوع کذب بباری کے معنی درست ہوئے۔" یہ فتویٰ حق و صحیح ہے یا نہیں۔ اگر صحیح مانا جائے تو کیا خرابی لازم آئے گی، جب کہ مولانا وقوع کذب بباری کے معنی درست بتائے۔ ہاں صرف وقوع کا ثبوت باقی رہتا ہے۔

(المستفتی ۲۶۲۳ حافظ علی محمد صاحب (پٹیاں) ۸ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ مطابق ۶ اپریل ۱۹۴۱ء)

(جواب ۳۲۴) میں نے جو پور کے مقدمہ میں شہادت نہیں دی۔ نہ ان کے لئے کوئی سہی کی۔ نہ کوئی تائید کی۔ میرے لو پر یہ تہمت اور بہتان ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے حضرت مولانا حسین احمد صاحب اور مولانا عبدالغفور صاحب نے بھی شہادت نہیں دی۔ لوگ تہمت لگانے اور بہتان باندھنے میں خدا کے غضب سے نہیں ڈرتے۔

شیعان بنی امیہ کے متعلق مجھے معلوم نہیں کہ جو پور کے کون لوگ تھے اور انہوں نے کیا دعویٰ کیا تھا۔ اس قدر معلوم ہوا ہے کہ وہاں رافضیوں کے مقابلہ پر کچھ لوگ کھڑے ہوئے ہیں جو رافضیوں کے حبرائے صاحب کے مقابلہ پر حبرائے علی (رضی اللہ عنہ) کی اجازت مانگتے ہیں۔ ہم تو دونوں حبرائوں کو ایک لغتی فعل سمجھتے ہیں۔ لہذا اللہ منہا۔ حضرت مولانا رشید احمد صاحب قدس سرہ کے فتویٰ کی جب تک پوری عبارت سامنے نہ ہو اس وقت تک ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ آیا وہ مولانا قدس سرہ کی عبارت ہے یا نہیں۔ اور ہے تو اس کا کیا مطلب ہے۔ وقوع کذب بباری تعان بال اتفاق محال ہے۔ محمد کفایت اللہ کا اللہ لہ۔ دہلی۔

کیا کربلا کی لڑائی جہاد تھا؟

جنگ کربلا جہاد تھا یا کوئی سیاسی جنگ تھی؟

(المستفتی نمبر ۲۶۹۹ نسیم میر خٹھی ۹ محرم ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۷ جنوری ۱۹۴۲ء)

(جواب ۳۲۵) جنگ کربلا یزید کی طرف سے محض سیاسی تھی اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے بھی سیاست حقہ کا پسو غائب تھا۔ مسلمانوں اور کافروں کی جنگ نہ تھی۔ مسلمانوں مسلمانوں ہی کی باہمی لڑائی تھی۔ ایک فریق باطل پر تھا اور اس کی طرف سے انتہائی ظلم و فساد اور خونخواری کا مظاہرہ ہوا اور امام مظلوم کی طرف سے حقانیت مظلومیت اور صبر و رضا اختیار کی۔ وجہ ظہور میں آیا۔

عہد نامہ (۱۱) امر سلا کے متعلق واضح ہے کہ سرنگوں ہو کر دوش کی خاموشی اور عہد نامہ شائع شدہ کی تلاوت کا پروگرام سنیوں کے لئے ناقابل عمل اور اس کی بدعت ہے کہ اس کے نتائج نہایت ہولناک ہوں گے۔

محمد کفایت اللہ کا اللہ لہ۔ دہلی۔

۱. (نوٹ) عہد نامہ نہ کوئی غلط رجز نہ تھا نہ فتویٰ میں نہیں ہے۔

(۱) یادگار حسینی میں شرکت حرام ہے۔

(۲) یادگار حسینی کی تکذیب کرنا ثواب کا کام ہے۔

(۳) یادگار حسینی میں اہلسنت کی شرکت۔

(۴) جلسہ یادگار حسینی کے خلاف کوشش و سعی کرنا کیسا ہے؟

(سوال) (۱) یادگار حسینی میں اہل سنت کی شرکت کا شرعی حکم کیا ہے؟

(۲) جب شیعہ اس کوئین الا قومی جلسہ کہتے ہیں تو شرعیان کی تکذیب و تردید کرنے کا کیا حکم ہے؟

(۳) جو اہل سنت مقررین اس میں شریک ہوتے ہیں ان کے متعلق عام مسلمانوں کو شرعی حکم کیا ہے؟

ہے؟

(۴) اگر شرعی یادگار حسینی کی شرکت جائز نہ ہو تو ان کے خلاف تبلیغ و سعی کرنے کا شرعی حکم کیا ہے؟

ہے؟

(المستفتی ثبہ ۳۴ ۲۷ تاظم مجلس نے (گوندہ) ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۰ جون ۱۹۴۲ء)

(جواب ۳۲۶) ہوا الموقر۔ یادگار حسینی اور اس کا پروگرام ۱۳۶۱ھ کی شیشی بدعت میں سے ایک۔ یہ بدعت

ہے جس کے نتائج اور ثمرات اسلام و دین میں منہج و جماعت کے حق میں نہایت ہولناک ہوں گے اور رسم و رواج

داری اور عہدوں اور ذہان و غیرہ وغیرہ بدعت کی طرح یہ بھی اسلام اور تعلیم اسلام کے پاک صاف

دامن پر ناپاک و آغ بن کر موجب رسوائی ہو گا۔ شیعوں نے یہ تجویز نکالی اور وہی پوری سرسری سے سنا

پھیرا ہے۔

اس کوئین الا قومی تناظر فریب دھوکا ہے۔ مقصد شیعیت کی تبلیغ اور فروغ ہے۔ بالغ انضر اہل سنت

اس کے عواقب و خیمہ کو سمجھ کر اس سے اپنی میحد کی اور میراری کا احاطہ کر چکے ہیں۔ اس میں شرکت کسی سنی

کے لئے جائز نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی۔

قتال حسین اور یزید کو گالیاں دینے کا حکم۔

(سوال) قتال حسین اور یزید پلید کو گالیاں دینا جائز ہے یا نہیں؟

(المستفتی نظیر الدین امیر الدین (سہرہ) ضلع مشرقی خاندین)

(جواب ۳۲۷) قتال حسین کے متعلق اتنا کہ تو جائز ہے کہ انہوں نے بہت بڑا گناہ اور عظیم گناہ کیا۔ مگر گالیاں دینا

درست نہیں اور حجت کرنا جائز نہیں۔ المؤمن لایکون لعاناً۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی۔

تقریہ اور ماتم خلاف شرع ہیں۔

(از اخبار الجمعۃ دہلی۔ مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۳۵ء)

(سوال) تقریہ کو مذہب سے کیا تعلق ہے؟ ماتم کی حقیقت کیا ہے؟

(جواب ۳۲۸) اہل سنت و اہمات کے نزدیک تقریہ ماننا ناجائز ہے (۱)۔ اور ماتم کرنا بھی خلاف شریعت ہے۔  
یونہی خود رسول اللہ ﷺ نے اس کی تعظیم نہیں دی۔ (۲)۔ محمدؐ کفایت اللہ کا اللہ۔ دہلی۔

شیعہ کا کفن و دفن مسلمانوں پر ضروری ہے یا نہیں؟

(از اخبار الجمعۃ دہلی۔ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۲۵ء)

(سوال) یہاں پر فقط ایک کلمہ روافض درمیان مسلمانوں و ربہمات کے اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اُمرود روافض مر جائے تو اس کا کفن و دفن مسلمانوں پر ذمہ ہے یا نہیں؟ اگر لازم ہے تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی یا نہیں؟

(جواب ۳۲۹) اگر ان روافض میں سے کوئی شخص مر جائے اور لوگ ان میں موجود ہوں تو وہی اپنی میت کی تجہیز و تکفین کریں۔ لیکن اگر ان میں کوئی موجود نہ ہو تو دوسرے مسلمانوں کو لازم ہے کہ ان کی میت کی تجہیز و تکفین کریں (۱)۔ پھر اُمرود روافضی ایسے عقیدے کا تھا کہ اس پر حکم کفر جاری نہیں ہوتا تھا تو اس کی تجہیز و تکفین مثل مسلمین نہ کریں۔ اور نماز جنازہ بھی پڑھ کر دفن کریں۔ لیکن اگر اس پر حکم کفر جاری ہو سکتا تھا تو اس کی تجہیز و تکفین میں رعایت سنت نہ کریں اور نہ نماز جنازہ پڑھیں۔ ویسے ہی دفن کر دیں۔  
(۲) واللہ اعلم۔ محمدؐ کفایت اللہ نغفر۔

۱. تعریہ داری در عشرہ محرم یا غیر آند و ساختن صراحتاً این همه امور بدعت است الخ (مجموعۃ الفتاویٰ علی خامنہ خلاصۃ الفتویٰ: ۳/۴ ط امجد اکیڈمی لاہور)

۲. "نہیں سامع شق المحبوب وضرب الحدود الخ" (الترغیۃ) کتاب الجنائز باب ما یجوز من ثواب تدفینہ ۱/۱۵۵ (امجد)

۳. "وإذا مات الکافر وله ولی مسلم فام یصلہ ویکفہ ویدفہ" (الحدایۃ ص ۱۱۱ ط اشاعت مابہ لبنان)

۴. "والمرند یبقی فی حجرۃ کالکلب عبدالاحیاء فلولہ قریب فالاولی ترکہ لہم من غیر مراعاة السنۃ فیصلہ غسل

النوب المحسن ویدف فی حجرۃ" (الترغیۃ) باب الجنائز ص ۲۳۰ ط سعید، کمالی لہدلیہ۔ ۶۳۰ (۱۲۸۲ھ شریفیہ)

## فصل دوم: فرقہ دہریہ

”ان الله هو الدهر“ کا صحیح مضموم.

(سوال) نیچر، دہر، زمانہ، کائنات، وجود (اللہ) کہنے والے درستی پر ہیں یا نہیں؟ بحالیہ راغب اصفہانی فرماتے ہیں کہ اصل الدهر ا۔ لیلۃ ونهار حالہ وال طلوغ الشمس ثم غیابہ۔ یعنی دہر (زمانہ نیچر) نظام شمسی، سورج، چاند، ستارے عناصر وغیرہ وغیرہ ہیں۔ مگر بخاری میں ولا تقولوا خبیۃ الدهری فان الله هو الدهر وقال الله یسب بنو ادم الدهر وانا الدهر یدی اللیل والنهار۔ موطا امام مالک میں لا یقل احدکم یا خبیۃ الدهر فان الله هو الدهر نکھاہا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بخاری اور امام مالک دہر کو ہی پنا معبود (اللہ) مانتے ہیں۔

(المستفتی نمبر ۳۲۸ ابراہیم حنیف (لاہور) ۳۰ شعبان ۱۳۵۳ھ مطابق ۸ دسمبر ۱۹۳۳ء)  
(جواب ۳۳۰) نیچر، دہر، زمانہ کو معبود کہنے والے غلطی پر ہیں۔ اگر ان کو حدیث کے الفاظ فان الله هو الدهر یا وانا الدهر سے کوئی اشتباہ ہوا ہے تو یہ ان کی کم فہمی اور معانی احادیث سے ناواقفیت پر مبنی ہے۔ ان الله هو الدهر اور انا الدهر کے معنی یہ ہیں ان الله هو صاحب الدهر ومدبر الامور اور انا صاحب الدهر ومدبر الامور یعنی دہر کا مالک اور امور کا مدبر ہیں ہوں۔ لوگ ناواقفیت اور جہالت سے دہر جتنی زمانہ کو خواہات کا فاعل قرار دے کر اسے برا بھلا کہتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ دہر خود حوادث کا فاعل نہیں تو ان کا سبب و ممتد حقیقی فاعل اور خالق اور متصرف فی الامور پر مبنی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ کان اهل الجاہلیۃ یقولون انما یہلکنا اللیل والنهار فقال الله فی کتابہ ”وقالوا ما ہی الاحیانا الدنیا نموت ونحیا وما یہلکنا الا الدهر“ (۱) وقال الله یوذینی ابن ادم یسب الدهر وانا الدهر یدی الامر اقلب اللیل والنهار (رواہ ابن جریر وکنز الیتم والنہایم وکنز مردویہ کنزانی الدر المنثور) (۲) اہل جاہلیت نہا کرتے تھے کہ ہم کو رات اور دن ہی ہلاک کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کا قول اپنی کتاب میں ذکر فرمایا کہ انہوں نے کہہ کہ بس یہی ہماری زندگی پر قصہ ختم ہے۔ مرتے میں پیدا ہوتے ہیں اور ہم کو زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے۔ حالانکہ حضرت حق نے (ایک حدیث قدسی میں) فرمایا ہے کہ لن آدم تجھے ایذا پہنچاتا ہے کہ دہر کو رات آتا ہے (کیونکہ دہر کو فاعل متصرف سمجھتا ہے) اور دہر (کا خالق اور حقیقی متصرف) تو میں ہوں۔ تمام مدبر و تصرف میرے ہاتھ اور میرے قبضے میں ہے۔ رات و دن کو میں ہی التماہل بتا ہوں۔ والحديث اخرجه الطبري عن ابي كريب عن ابن عينة بهذا الاسناد عن النسي صلی الله عليه وسلم قال کان اهل الجاہلیۃ یقولون انما یہلکنا اللیل والنهار هو الذی یمیتنا ویحیینا الحديث (کنزانی فتح الباری) (۳) یعنی اسی حدیث کو

۱ تفسیر ابن کثیر تحت قولہ تعالیٰ، وقالوا ما ہی الاحیانا الدنیا اللع: ۱۵۱/۴ ط سہیل اکیڈمی

۲ الدر المنثور، تفسیر سورۃ الاحیاء: ۳۵۶/۶ ط مصر وکنز فی البخاری، کتب التفسیر، سورۃ الاحیاء: ۷۱۵/۲ ط

قدیمی

۳ فتح الباری، سورۃ الاحیاء: ۸، ۴۱، ۴۲ ص



طبری نے ابو ہریرہ سے مروی روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اہل جاہلیت کہتے تھے کہ رات اور دن ہی ہمیں ہدایت کرتے ہیں (یعنی ان کی گردش ہی ہمیں موت اور زندگی دیتی ہے) جب کہ اہم بخاری اور امام مالک اور دوسرے ائمہ حدیث و روایات اسلام کے نزدیک حدیث انا اللہہ اور فان اللہہ هو اللہہ کے یہ معنی ہیں جو مذکور ہوئے۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”میں دہر کا خالق اور مالک ہوں۔“ تو یہ کس طرح کہا جاسکتا ہے کہ ان ائمہ کا خیال یہ تھا کہ دہر معبود ہے اور چونکہ دہر اس کے الہیہ میں کسی کے نزدیک داخل نہیں اس لئے انا اللہہ کے لئے کوئی معنی لے نہیں چکے۔ محمد کفایت لہد کان اللہ۔ دہلی۔

مولانا شبلیؒ کے بارے میں مختصر رائے۔

(سوال) ایک رسالہ آج کا ۱۳۲۲ھ میں چھپا ہوا نظر سے گذرا جو کہ مولانا شبلی مرحوم کے مجدد اور نزدیکانہ خیالات پر ہے۔ لیکن ایک مولوی صاحب کے لئے سے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے رجوع فرما لیا ہے۔ اس لئے میرا فی فرما کر جواب عنایت فرمائیے کہ مولوی صاحب کا ہندوستان ہے کہ نہیں۔

(المستفتی نمبر ۱۳۹۶ ابراہیم محمد اول۔ راندیر۔ حورت) ۲۲ محرم ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۵ اپریل ۱۹۳۷ء (جواب ۳۳۱) ۱۳۲۲ھ کے رسالے میں مولانا شبلی مرحوم کے چند اقوال و خیالات پر انہیں کا فتویٰ حاصل کر کے اس کو شائع کیا تھا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ ان کی کتابوں میں ایسے عقائد موجود ہیں جن کو مولانا شبلی خود بھی کفر و انحراف قرار دیتے ہیں۔ مگر ۱۹۳۶ء میں مولانا سید سلیمان ندوی صاحب نے مولانا شبلی مرحوم کا ایک اعتراض نامہ شائع کیا تھا کہ وہ عقائد مسلمہ کے پابند تھے اور فلاسفہ اور دہریوں کے عقائد سے بے زار تھے۔ اس کی بناء پر میں نے لکھا تھا کہ عمامہ کو مولانا شبلی مرحوم کی تکفیر نہ کرنی چاہئے کیونکہ تکفیر بہت بڑی ذمہ داری کی چیز ہے اور کسی مسلمان کو کافر سننے میں احتیاط لازم ہے۔ (نقطہ) محمد کفایت لہد کان اللہ۔ دہلی۔

## فصل سوم: فرقہ خاکساراں

- (۱) عنایت اللہ مشرقی کے عقائد اور اس کی جماعت کا حکم۔
- (۲) مرتد کا نکاح باطل اور مہر کی ادائیگی ضروری ہے۔
- (۳) تحریک خاکساراں میں شامل ہونے والے غلطی پر ہیں۔
- (۴) فوجی پریٹش کے لئے تحریک مذکور میں شرکت۔
- (۵) اپنے ساتھ پیچھے رکھنے کا شرعی حکم۔
- (۶) سلف کا اجتہاد کافی نہیں کہنے والے کا حکم۔

(از اخبار سہ روزہ المنعم علیہ دہلی مورخہ ۵ مارچ ۱۹۳۶ء)

(سوال) عنایت اللہ مشرقی اپنے تذکرہ و اوصاف اخبار میں یہ لکھتا ہے اور کہتا ہے کہ عمل صالح فقط نئی چیز میں ملتا ہے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، کلمہ، شریف وغیرہ میرے نزدیک نیک کام نہیں ہیں اور انگریزوں کی تعریف سرت کرتے س قد۔ بڑھایا اور سما کہ جائے آدم علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ کے سچے خلیفہ زمین پر انگریز ہی ہیں۔ اور انگریزوں کو فشتے سجدہ سرت ہیں۔ اور ان کی خدمت و عبادت کرتے ہیں اور انگریزوں کے برابر کسی نے اللہ تعالیٰ کو نہیں سچا پورا نہ اس کی قدر کی۔ انگریز، یسودی بہت پرست ہی کے ایماندار اور مسلمان ہیں۔ اور یہی لوگ جنت کے وارث ہیں۔ موجودہ مسلمان در عمامہ اور پہلے زمانے کے مسلمان بزرگ اوصیاء صحابہ انبیاء سب کے سب دوزخ کا امید مہن ہیں اور ہر روز انگریزوں کو فرشتے سلام کرتے ہیں۔ سب مسلمان اندھے بہرے سرائے ہیں۔ سب مسلمان کمراد در سیدھے راستے سے ہٹے ہوئے ہیں۔ فقط انگریزی کے کامل مسلمان ہیں۔ بہت پرست یسودی و انگریز ہی توحید کے ماننے والے ہیں۔ اللہ احد مانا اور ہائے توحید نہیں ہے۔ دنیوی ترقی خواہ کسی طریق سے خواہ حال یا حرام سے نہ یہی توحید ہے۔ خدایوں نے ماننے والے کے محدود و محدود ہیں۔ کسی نبی نے نماز نہیں پڑھی۔ نہ روزہ رکھا، نہ حج کیا، نہ زکوٰۃ دی۔ حج کے لئے بیت اللہ شریف، کلمہ شریف میں جانے کی ضرورت نہیں۔ اچھرہ (جو کہ مشرقی کا گواہ ہے) اللہ سے انقض ہے۔ اسلام کی بناء نماز روزہ حج زکوٰۃ کلمہ شہادت پر نہیں ہے۔ بلکہ اسلام کے لئے خدائی عبادت کے لئے کسی مذہب کی قید نہیں ہے۔ بہت پرستی و صلیب پرستی اور تین خدا ماننا بھی خدائی قبول ہے۔ انگریزوں کی تابعداری کرنا ہی اللہ تعالیٰ کی تابعداری کرنا ہے۔ کسی کے ڈر و خوف کے بغیر کفر کی بات سننے اور کفر کا فحش کرنے سے انسان کا کفر نہیں ہو تا۔ بلکہ اور کفر شن کو بھی نبی مانتا ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا انکار کرتا ہے۔ محمدی نماز کی ظاہری صورت یعنی رکوع سجود وغیرہ اور ارکان نماز سے کوئی سروکار نہیں۔ کسی بزرگ یا امام یا ولی کی تابعداری شرک ہے۔ تمام اولیاء اور بزرگ عذاب کے مستحق ہیں۔ حنفی، شافعی، مقلد، فہ مقلد سب جہنمی تیاری ہے اور سب مشرک ہیں۔ فقہ شریعت پر عمل کرنا سب کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اور اس کے حکموں کو ماننے اور کرنے کی ضرورت نہیں۔

اخذہ اصلاً ح میں کھتا ہے کہ جس کے پاس پہنچے نہیں ہے وہ مسلمان ہی نہیں ہے۔ ویسا پہنچے جو جزو ایمان قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا مسخر دین ہے۔ اور نماز فقط چھو قنہ سلام کرنا ہے، جیسے لوگ اپنے آقا کو سلام حاضری وغیرہ کر لیتا ہے۔ موجودہ صورت سے نماز مرد لینا غلط ہے۔ جو کثرت سے نمازیں پڑھیں اور عبادت کر کے وہ حرام خور، کام چور، گستاخ، بد معاش ہیں۔ مصلوں پر بیٹھ کر اللہ اللہ کرنا، اعتکاف کرنا کفر، شرک اور بد معاشی ہے۔ حدیث ایف، مدینہ شریف پر قبضہ کرنے کے مستحق مندان اور بیچارے ہیں۔ جتنے مسلمان اس وقت موجود ہیں سب کافر اور مشرک ہیں اور بہت پرست ہزاروں خداؤں کو ماننے والے کے موحد اور مومن ہیں۔ بہت پرستوں کو مشرک کہنا اندھا پن ہے۔ تمہیں خدا ماننے والے کے ایک ایماندار مومن ہیں۔ اعتقاد بہت پرستی پرستی نہیں ہے۔ نہ زبان سے تلاوت کرنا اور نماز پڑھنا اور درود شریف پڑھنا عبادت ہے۔ مسلمہ کذب کی بنائی ہوئی کتاب کو افضل کہتا ہے اور انبیاء عظیم اسلام کے معجزات کو مسخر دین بتلاتا ہے۔ خدا کی دوستی کے لئے کسی مذہب کی تخصیص اور ضرورت نہیں۔ مسجد میں سنتیں پڑھنا سنائی ہے۔ ایسے ہی اور بہت سبب۔ اقوال ہیں۔ مقدمہ مذکورہ وغیرہ میں اور دیباچہ مذکورہ مقدمہ مذکورہ اور دوسرے یہ سب اقوال لئے گئے ہیں۔

(۱) شریعت میں ایسے شخص کو کیا حکم ہے؟ (۲) اور جو شخص ایسے لوگ کو چھ سمجھے ان کی تائید کرے اور بر نہ جانے بلکہ ان کی حمایت کرے اور اسے کہ میں دل سے تمہارے ساتھ ہوں اور ظاہر میں بوجہ لامنت، نوکری کی وجہ سے میں تمہارا ساتھ نہیں دے سکتا۔ ایسے شخص کی لامنت درست ہے یا نہیں؟ (۳) جب کہ وہ لوگ از روئے شریعت مرتد قرار پائیں تو ان کے موجودہ نکاح ٹوٹ گئے یا نہیں اور ان کو تاجب ہونے پر دوبارہ نکاح پڑھنے کی ضرورت ہے یا نہیں؟ اور پہلے مکر کا کیا حکم ہے؟ (۴) جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم کو مشرقی کے عقیدے اور اس کے قول و فعل اور اس کی کتابوں سے کوئی تعلق نہیں اور پھر بھی اس کی خاصہ بی جہالت میں شریک ہوتے ہیں اور دوسروں کو شریک ہونے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اور ان کی کتابوں کی اشاعت کرتے ہیں۔ (۵) جو لوگ ورزق اور فوجی قواعد کے لئے اس جماعت میں شریک ہوں ان کا کیا حکم ہے؟ (۶) پہنچے رکھنا سنت ہے یا فرض؟ کیا رسول اللہ ﷺ سے جہالت ہے؟ (۷) جو مومنین اپنی تقریر میں یہ لے لے کہ جو معنی قرآن وحدیث کے نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام اور امام ابو حنیفہ وغیرہ نے لئے وہ اس وقت کافی نہیں ہیں۔ ہم بھی اپنے بہتہ و ذہنات سے مناسب وقت معنی لے سکتے ہیں اور اس وقت عالم و فطن نے کی ضرورت نہیں بلکہ صاف بخنے کی ضرورت ہے۔ اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب ۳۳۲) یہ جتنے اقوال و خیالات آپ نے سوالات میں نقل کئے ہیں اگرچہ فردا ہر قول دور ہر عقیدے کو مشرقی کی کتابوں سے ماننے کی ضرورت ہے تاہم کتاب مذکورہ کو ہم نے بھی دیکھا تھا اور پالا تھا اس قدر صریح ہے کہ مشرقی اس قسم کے خیالات و عقائد ضرورت رکھتا ہے جو جمہور اہل اسلام و اصول اسلام کے خلاف ہیں۔ آپ کے سوالات جو مذکورہ بالا عقائد پر مبنی ہیں ان کا جواب یہ ہے:-

(۱) جو شخص نہ مقدمہ کا حامل ہو وہ اسلام کا مبلغ نہیں بلکہ اسلام کا دشمن اور دائرہ اسلام سے خارج

ہے (۱) (۲) اور جو شخص کہ ایسے شخص کو اچھا سمجھے اور اس کی بدعت میں شامل ہو اور دوسرے کی حمایت کرے اس کا بھی یہی حکم ہے (۲)۔ مشرقی اور اس کی بدعت سے میل جول رکھنے خطرناک ہے، (۳)۔ (۴) جو شخص کہ مرتد ہو جائے اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے (۵) اور اس پر اسلام لانے کے بعد تجدید نکاح لازم ہوتی ہے اور مسلمان بھی واجب الادا ہوتا ہے (۵)۔ (۶) یہ غلطی ہے کہ مشرقی کی کتابوں سے اور اس کے عقائد و اعمال سے بے تعلقی اور بے غرضی ظاہر کرتے ہوئے اس تحریک میں، جس کا وہ مذہبی تحریک اور اسلام کی روح ظاہر کرتا ہے، شرکت کی جائے یا شرکت کی ترغیب دی جائے۔ (۷) بغرض ورزش اور بغرض تحصیل قواعد کسی صحیح العقیدہ متشرع شخص کے ماتحت کام کرنا چاہئے۔ صرف ورزش اور قواعد کے لئے جو ثانوی درجے ہیں بے اصل مذہب کو تباہ کرنا عقل و دیانت کے خلاف ہے۔ (۸) پچھرا کھانا فرض، نہ سنت، نہ مستحب، البتہ آبیہ کریمہ و اعدو الہم ماستطعم (۹) کے تحت آیات و اسباب جہ و کھانا، مورہ ہے۔ (۱۰) ایسا شخص راہ حق سے بھٹکا ہوا ہے۔ سلف صالحین کے مسلک مجمع مایہ سے بٹنا مخالفت و غمراہی ہے۔ صنایع بننے کی ضرورت و مصلحت سے انکار نہیں۔ مگر یہ سنا کہ عالم حافظ صوفی بننے کی اب ضرورت نہیں صرف مگر اسی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی۔

لا علمی کی وجہ سے تحریک خاکساراں میں شمولیت سے لرتا دو لازم نہیں آتا۔

(سوال) محترم مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پرسوں مجھے اخبار دیر بھدت دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اس میں کسی نامہ نگار نے آپ کے اخبار اجماعیہ کا حوالہ دے کر طویل مضمون شائع کیا ہے جس میں ایک مسلمان نے غلامہ مشرقی یا یعنی تحریک خاکساراں کے عقائد بیان کرتے ہوئے، آپ سے چند استفسارات لئے ہیں اور ساتھ ہی آپ کی طرف سے ان سوالات کے جواب بھی درج ہیں۔ چونکہ وہ مضمون اہم ہے اور میرے خیال میں اس کا جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے اس لئے بہتر ہوتا کہ آپ اسے صرف اپنے اخبار میں جگہ دینے کی بجائے ہندوستان کے دیگر مسم جرائد کو بھی اس کی نقول ارسال فرمادیں تاکہ مسلمانوں کا پڑھنا کھانا طبقہ اس سے استفادہ حاصل کر سکے۔ آپ نے اس مضمون کے سوال نمبر ۵ کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ جو شخص مرتد ہو جائے تو اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور اس پر بعد اسلام لانے کے تجدید نکاح لازم ہو جاتی ہے اور مسلمان بھی واجب الادا ہوتا ہے۔ میرے چند احباب جو اس تحریک میں بکمی دلچسپی رکھتے ہیں اور یہ معلوم کرنے کے کہ اس تحریک کا مدعا صرف انگریزی یا خامی اور مذہب سے انحراف ہے انہوں نے اس سے طبعی اختیار کرنی ہے

۱ "المرتد الرجوع عن دین الاسلام و رکبہا احراء کلمۃ الکفر علی اللسان بعد الایمان" (التبویر مع شروحہ، باب المرتد: ۴۲۱ طبعید)

۲ "والرجوع بالکفر کفر" (خاصی حاک علی ہامش الہندیہ، باب ما یکتو کثرا من المسلم وما لا یکتو ۵۷۳ ط ماحدہ کونہ)

۳ "ادامحالیۃ الاعاز نحر۔ لی غایۃ لوار" مرفوعہ، محاسبۃ ہل الفضائلہ موع ۱۰ ۱۷۹ ط ماحدہ کونہ)

۴ "لست من رجبہ نعل" کہ وہ الہندیہ، الفصل الثالث فی نکاح المصتر: ج ۱ ص ۳۲۳ ط ماحدہ کونہ)

۵ "تأان علیہ لمبہو بالنکاح الاول و مبر کائن بالنکاح الثانی، حوالہ سابق)

مگر جب سے انمول نے آپ کا بیان پڑھا ہے سخت پریشان ہیں کیونکہ مذکور ذہال جواب کی مہارت سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا پسلا نکاح فتح ہو چکا ہے۔ اس لئے تجدید نکاح لازم ہے۔ مگر وہ کہتے ہیں کہ ہماری اس جماعت میں شمولیت نیک نیتی پر مبنی تھی۔ ہم علامہ صاحب کو ایک تخلص رہنما تصور کرتے تھے مگر جب سے ہمیں سپرد عنایت اللہ شہ بخاری نے ان کے عقائد اور مقاصد سے آگاہ کیا ہے ہم نے اس تحریک سے پیچھے ہٹ کر اختیار کر لی ہے۔ مگر ہمیں معلوم ہوتا کہ امام موصوف ایسے بد عقیدہ انسان ہیں تو ہم ان کی تحریک میں کبھی شامل نہ ہوتے۔

(المستفتی نمبر ۹۱۱ شیر محمدی اے (نثرات پنجاب) ۱۱ صفر ۱۳۵۵ھ ۳ مئی ۱۹۳۶ء)  
(جواب ۳۳۳) جو لوگ کہ مشرقی کے عقائد سے بے خبر تھے اور محض تحریک خاسران میں اس کو ایک مفید تحریک سمجھ کر شریک ہوئے تھے وہ خدا نخواست مرہ نہیں ہوئے۔ اور ان کے متعلق وہ فتویٰ صادر نہیں ہو سکتا جو مرہ کے متعلق ہے۔ میرا فتویٰ جو ۵ مارچ ۱۹۳۶ء کے انہی میں شائع ہوا ہے۔ اس کو بغور ملاحظہ فرمانے سے یہ شبہ پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس میں نمبر ۱ سے نمبر ۳ تک کے جواب تو ان اعمال و انہوں سے متعلق ہیں جو سوال میں مذکور ہیں اور جواب نمبر ۴ جو خصوصی طور پر مشرقی سے متعلق ہے اس کے آغاز میں یہ ہے۔ ”مشرق اور اس کی جماعت سے میل جول رکھنا خطرناک ہے۔“ جیسی اس کو کفر اور مرہ و نہیں سمجھا گیا خطرناک بتایا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو شخص مشرقی یا اس کی جماعت سے میل جول رکھے، اس کے لئے یہ بات مشعل ہے کہ وہ صرف پہلے داری میں تو مشرقی کا بیج اور اس کے ادا کام کا فرمانبردار اور مشرقی کی بد عقیدگی کے اثرات سے محفوظ رہے۔ نمبر ۵ میں ارتداد کا حکم شرعی بتایا گیا ہے جو صحیح و جملت ہے۔ لیکن اس میں یہ نہیں کہا گیا کہ مشرقی کی تحریک کے تمام شرکاء مرہ ہیں اور ان پر مرہ کے ادا کام جاری ہوں گے اور میں نے تو یہاں تک احتیاط نہ کیا ہے کہ مشرقی کے خیالات و عقائد کو تو بے شبہ جمہور اہل اسلام اور اصول اسلام کے خلاف بتایا ہے مگر مشرقی کی ذاتی اور شخصی حیثیت سے اس کو مرہ قرار دیا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ سے جو امور اسانید صحیحہ کے ذریعہ سے ثابت ہیں اور وہ سنن نبویہ کے درجے سے بھی آگے (یعنی فرض واجب تک) نہیں بڑھتے ان میں سے کسی دینی سے لڑائی عمل کا استحقاق واستہزاء کفر ہے (۱)۔ اور مذکورہ میں کتنے ہی مقامات ایسے ہیں کہ سنن نبویہ صحیحہ علیہ السلام کا استہزاء ان میں آفتاب کی طرح روشن ہے اور ان مضامین کو پڑھنے والے کے دل میں سنت نبویہ کے خلاف ایک قسم کا توہین آمیز خیال پیدا ہونے کے سوال کو کوئی نتیجہ مرتب ہی نہیں ہو سکتا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

(جواب دیبچر نمبر ۱۰۲۸) جو لوگ کہ عنایت اللہ مشرقی، صاحب تذکرہ کے ہم عقیدہ ہیں وہ گمراہ اور ضال و مضل ہیں۔ مشرقی کے عقائد تعینات اسلامی کے خلاف ہیں۔ ہاں جو لوگ مشرقی کے عقائد میں اس کے موافق نہ ہوں۔ صرف تحریک پہلے میں شریک ہوں ان کا حکم جداگانہ، ان کے عقائد کے موافق ہو گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ وہی۔

تحریک خاکساران میں شامل ہونے والے کا ایمان خطرے میں ہے۔

میں خاسر تحریک میں شامل ہوں اور میرے خیال میں سپاہیانہ و مجاہدانہ زندگی ہی قرن اول کا صحیح اسلام ہے۔ دور میرے عقائد یہ ہیں کہ اللہ ایک ہے، قیامت برحق، جنت و دوزخ پر میرا ایمان ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ قرآن کریم آخری کتب اللہ ہے اور پانچوں ارکان اسلام پر عمل کرنا میرا ایمان ہے۔ اور بندہ اس سنت و انجماعت کا ادنیٰ خادم ہے۔ باوجود ان عقائد کے یہاں پر میں غلام ہوں، ان مالک کارخانہ و تسلی نہیں اور فرماتے ہیں کہ تم مفتی صاحب کا فتویٰ لاؤ۔ کہیں تم کفر کے مرتکب یا خارج از اسلام تو نہیں ہو گئے ہو۔

(المستفتی نمبر ۱۲۹۲ سید لنجی چشتی دہلی۔ ۷ محرم ۱۳۵۶ھ مطابق ۳۱ مارچ ۱۹۳۷ء)  
(جواب ۳۳۵) سپاہیانہ و مجاہدانہ زندگی بے شک اچھی اور محبوب ہے مگر خاکساروں کی تحریک کے بانی تینی مشرقی صاحب کی کتبوں اور رسالوں تریتوں میں اسلام کے اصولی عقائد و مسائل و فرائض و واجبات سے متعلق ایسی باتیں درج ہیں جو صریح اسلامی تعلیم کے خلاف ہیں۔ نماز و روزے کو کچھ کور بہت سی صحیح سنتوں کو اس طرح ذکر کیا ہے کہ ان کی طرف سے نفرت و تحقارت کے جذبات دلوں میں پیدا ہوں اور مالک اسلام کو برا بھلا کہتے، جائیل بنایا، ان کے اعمال، نماز، روزے کا مذاق اڑاتا تو معمولی بات ہے۔ ان وجوہ پر مسلمانوں کو اس تحریک میں شریک ہونا، اگرچہ وہ مشرقی کے عقائد و خیالات سے اپنی بے تعلقی کا اظہار بھی کریں سخت خطرناک ہے۔ دور ایمان کی سلامتی کی امید نہیں۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

تحریک خاکساران کے متعلق حضرت مفتی اعظم کی رائے۔

(سوال) میں خاکسار تحریک شروع ہو گئی ہے۔ لوگ بڑی تندہی اور جانفشانی سے خدمت خلق میں مصروف ہیں۔ ہم لوگ آپ کے ان ارادہ مندوں میں ہیں کہ بلا اصلاح و مشورہ کے کام کرنا پسند نہیں کرتے۔ حاجانہ مولانا خضر علی خان صاحب، مولانا اسلم جی انپوری و مولانا سید سلیمان ندوی کے انعامات و کتب تحریک کی تائید میں آچکے ہیں۔ نین بہت سے لوگ آپ کے اعلان کے منتظر ہیں، بڑی بے تانی سے چشم بردہ ہیں کہ سب آنجناب کا قراری یا انکاری ارشاد ہوتا ہے۔ آپ کی ذات گرامی سے قوی امید ہے کہ اس حریفہ کا ضرور خیال فرمائیں گے۔

(المستفتی نمبر ۱۲۹۸ حکیم محمود خان صاحب (برار) ۲۷ محرم ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۰ اپریل

۱۹۳۷ء)

(جواب ۳۳۶) خاکسار تحریک کے بانی عنایت اللہ خان مشرقی کے خیالات و عقائد سے لوگ واقف نہیں ہیں اور تحریک کی محض ظاہری سچ کو (کہ خدمت خلق اور مسلمانوں میں سپاہیانہ زندگی پیدا کرنا ہے) دیکھ کر اسے پسند کرتے اور شریک ہو جاتے ہیں۔ اس شخص کا مقصد ایک جدید فرقہ پیدا کرنا ہے اور اس کا واجب اطاعت امیر خودن کر مسلمانوں کو دہریت و اندکے رستہ پر لگانا ہے۔ مشرقی کی کتاب ”تذکرہ“ ان کے فلسفہ خیالات

لور دارون تھیوری کے عقیدہ کی آئینہ دار ہے۔ سب سے پہلے کام ان کا یہ ہے کہ مسلمانوں کو علمائے اسلام سے متغیر کریں۔ اس کے لئے ان کے مرتزا چہرہ سے نہایت شرح ہو رہے ہیں۔ وہ نماز، روزہ، حج وغیرہ کو ظاہری صورتوں میں عبادات کا درجہ لور فرائض قرار نہیں دیتے بلکہ کہتے ہیں کہ نماز کی روح اطاعت امیر ہے اور جب کوئی شخص اپنے نفس کو امیر کے حوالہ کر دے لور اس کے حکم کی اطاعت کرنے لگے پس اس کی نماز کی روح حاصل ہو گئی اور اس میں وہ نماز لا کر کرنے سے مستغنی ہو گیا۔

تحریک خاکساراں میں جہاں تک خدمت خلق اور سپاہیانہ اسپرٹ کا تعلق ہے وہ اچھی چیز ہے لیکن یہ ناممکن ہے کہ جو شخص اس تحریک میں شریک ہو وہ بانی تحریک کے خیالات و عقائد سے متاثر نہ ہو۔ قادیانی تحریک کی ابتداء بھی ایک خوش نما عنوان سے ہوئی تھی کہ مرزا غلام احمد قادیانی آریوں اور عیسائیوں کے گندے لور ناپاک مصلوں سے ناموس رسالت کی حفاظت کرنے میں علمائے وقت سے پیش پیش ہیں ورنہ ان کے رد میں تن من و دھن بھی کچھ قربان کر رہے ہیں۔ لیکن یہ دیکھنے والوں نے دیکھا کہ آج یہ قادیانی فرقہ اسلام کے لئے اور مسلمانوں کی قومیت کے لئے سب سے زیادہ مسلک لور تباہ کن ہے اور اس کے بانی نے آہستہ آہستہ مسند نبوت پر نہ صرف اپنی جگہ ٹکانے کی کوشش کی بلکہ اب تمام پیغمبروں پر ایمان لا مالور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا بھی ان کے نزدیک مومن ہونے کے لئے کافی نہیں ہے تاوقتیکہ مرزا غلام احمد پر ایمان نہ لائے نہ کسی کا ایمان معتبر ہے نہ عمل مفید۔ خاکساروں کی تحریک کو حقیقت شناس حضرات قادیانی تحریک سے زیادہ خطرناک سمجھتے ہیں۔ وہ مذہب کے نام سے شروع ہوئی تھی لور یہ خدمت خلق و سپاہیانہ اسپرٹ کے نام سے شروع ہوئی ہے لور اس نے مذہبی طبقے کے خلاف لور علمبرداران مذہب یعنی علماء کے خلاف جہد شروع کر دیا ہے۔ یہ قرآن مجید کے نام سے واحد و یورپ کے عقائد پھیلایا رہی ہے لور یہ انگریزوں کو خدا کے مخلص اور مقبول بندے ظاہر کر رہی ہے اور اسی طرح بہت سی خرافات پر مشتمل ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ کال اللہ۔ دہلی۔

تحریک خاکساراں کے عقائد مسلمانوں کے لئے خطرناک ہیں۔

(سوال) حضرت اقدس جناب قبلہ مفتی صاحب دام الطافکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ سوال کے بعد گرامی نامہ پہنچ کر باعث مسرت ہوا جو جناب کے دست مبارک کا تحریر کردہ معصوم ہوتا ہے۔ جناب کی اس بزرگانہ شفقت اور محبت کا دل سے شکر گزار ہوں اور شرمندہ ہوں کہ ایک عظیم الشان اور واجب التحظیم ہستی کو کیوں جواب لےنے کی تکلیف دی۔

مجھ کو اس سوا سال کی مدت میں علمائے کرام کی جانب سے انتہائی پیوستی ہوئی تھی لور میں نے سمجھ لیا تھا کہ واقعی ہمارے علماء کو قوم کا درد نہیں رہا لور جوان کی تسلی تشفی کر سکیں۔ مد و جزر کی طرح جناب کے اس اقدام نے پھر امید کی ایک نہر جسم میں دوڑائی۔

نشوئی نے بڑی مدت میں کھولی ہے نہاں ان کی چلا ہے رستے رستے درودوں سے پھر قلم ان کا

جناب والہ آپ خود فیصلہ فرمالیں کہ جو شخص سو سال پیشتر مفصل طور پر اپنے خیالات اور عقائد کا صاف صاف ظہار کر چکا ہو اور آپ سے تسلی و تقفی کا طالب ہو اور شریعت اسلامیہ کی روشنی میں سب چیزیں معصوم کرنا چاہتا ہو اور بارہ جناب سے التجائیں اور یاد دہانی کر تا رہا ہو اور بے چین ہو کر آپ کے خیالات و احکام کی طرف تھکنی لگائی دیکھتا ہو۔ پھر ایسے قابل رحم اور قابل توجہ شخص کو ایک عرصہ دراز کے بعد صرف یہ جواب دینا کہ ”شرقی صاحب کے حامیہ احادیث، ان کی تحریک کا مقصد سمجھنے کے لئے کافی ہیں“، یہاں تک ”سلی شخص اور مفید ہو سکتے ہیں۔ جب کہ میں پورے طور پر تفصیل کا بھی طالب تھا۔ میں جناب کے قیمتی وقت کو ضائع اور عظیم شان و شافل میں سدا رہ گز نہیں جتنا چاہتا، بلکہ اپنی ذاتی اور قوم کی مذہبی ہتھیاری اور روز قیامت کے خوف سے مجبور ہو کر آپ کی جناب میں مٹوبانہ گزارش کر رہا ہوں۔ مسلم قوم کی ذلت اور تباہی ان آنکھوں سے دیکھی نہیں جاتی حتیٰ کہ صبر و تحمل و شریعت اسلامیہ یعنی صراط مستقیم کو جانچنے اور پہچاننے میں جو بالوں کھس نکل رہی ہیں اس سے قوم اور افراد کو موت کے دروازے پر لانا ہے۔ صرف فضل و قدر کے حکم کی دیر ہے۔ پھر ایسی صورت اختلاف میں جو عام طور پر مسلم علماء میں جاری ہے۔ اگر آپ سے مفصل طور پر نہ معلوم کیا جائے تو صحیح راستہ پر پختہ طور پر ہے۔ میں جناب کا لائق عقیدت مند ہونے کی حیثیت سے یہ استدعا کرتا ہوں کہ تحریک خاسدان کے جو اعمیٰ و اقوام ہیں وہ اسلامی نقطہ نظر سے مسلمانوں کے دینی و دنیوی مصلحت پر سیاثر ڈال رہے ہیں اور اس کی کیا کیفیت ہے تفصیلی طور پر تحریر فرمائیں تو عین بندہ نوازی ہوگی۔

المستفتی نمبر ۱۵۴۲ محمد اسماعیل خاں صاحب (نجیب آباد) ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ ۲۸ جون

۱۹۳۷ء

(جواب ۳۳۷) جناب مکرم و دام فاضل بعد سلام مسنون۔ جناب کا عنایت نامہ باعث ممنونیت ہوا۔ میں پسے خط میں تاخیر جواب کی معذرت کر چکا تھا، اب مکرر آپ کے عتاب آمیز شکوے پر زحمت انتہائی معافی کا طلبگار ہوں۔

میں نے رد و کد میں پڑنا کبھی پسند نہیں کیا۔ اپنے ناقص خیال کے موافق مسئلہ بتا دینا اور اظہار حق کر دینا ہی کافی سمجھتا ہوں۔ اس سے زیادہ کی فرصت بھی نہیں ہے اور رد و کد کچھ مفید بھی ثابت نہیں ہوئی۔ جناب نے پہلی تحریر میرے جس جواب کو پڑھ کر اس سے متاثر ہو کر لکھی تھی، میں اظہار حق کے لئے اس کو کافی سمجھتا ہوں اسی کو مجھ پر پھر لکھ دیتا ہوں۔ اگر جناب غور فرمائیں گے تو اس میں کسی قسم کی تسکین پائیں گے۔

شرقی صاحب کی کتاب تذکرہ میں نے پڑھی ہے۔ اور ان کی دوسری تحریریں بھی پڑھی ہیں۔ ان کی تحریرات میں بہت سی باتیں صحیح اور اچھی ہیں۔ ان کی یہ شکایت بھی حجاب ہے کہ مسلمانوں نے عبادات نماز، روزہ و حج وغیرہ کی صورتیں تو خوب مضبوطی سے پکڑ رکھی ہیں مگر ان عبادتوں کی روح باقی نہیں ہے۔ اکثر مسلمانوں کی رخی عبادات کے متعلق یہ خیال ایک حد تک صحیح نہیں ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی ان کا یہ خیال جو ان کی تحریرات سے صاف طور پر ہر پڑھنے والے کے دماغ میں گہرا جاتا ہے کہ نماز کی روح اطاعت امیر ہے۔ اور اطاعت امیر مضبوطی سے اپنا شعار بنائی جائے تو پھر نماز پڑھنے کی حاجت نہیں رہتی۔ اور ایک ایسا شخص جو اپنے



امیر کی پوری اطاعت کرتا ہے، ایسے شخص سے بیعت ہے جو رسمی نماز تو لو کرتا ہے لیکن امیر کے احکام لو، چوں و چرا عمل میں نہیں لاتا۔ نہ صرف نقطہ ہے بلکہ گمراہ کن اور شریعت کو پلٹ دینے والا ہے۔ ان کی کتابوں میں بیسیوں سنوں کا، جو صحیح سندوں سے آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول و منورث ہیں ایسے طور پر مذاق اڑایا گیا ہے اور استہزاء کیا گیا ہے کہ ایک ایسا نادر خصیہ خداوندی رکھنے والے کا دل لرز جاتا ہے۔ اگرچہ وہ ان سب باتوں کی تاویل کرتے ہیں، وہ تاویل اہل علم کے خیال میں بھی ان کی کتاب پڑھتے وقت مشکل ہی سکتی ہے۔ عام لوگ تو سمجھانے سے بھی اس تاویل کو نہیں سمجھ سکتے۔ ان کے قلوب و زبان پر ان کی کتابوں کا براہ راست جو اثر ہوتا ہے وہ یہ کہ نماز و روزہ سب رسمی عبادتیں اور بے جان صورتیں ہیں۔ اور بہت سی سنوں و مستحبات کو نہ صرف فضول بلکہ خداف و تمذیب اور قبل غرت امور سمجھنے لگے ہیں۔ اور اسی مرتلے پر وہ ایمان کو ٹٹھکتے ہیں۔ میں نے ان کی کتابوں کو پڑھ کر بہت ادبی میں سمجھ لیا تھا کہ یہ تحریک مرزا قادیانی کی تحریک سے زیادہ خطرناک اور مسلمانوں کے ایمان کے لئے تباہ کن ہے۔ وہ تو مجددیت اور مسیحیت و بدعات خرد عویث و نوت تک پہنچی جس کے لئے اس کو خدا اور رسوں کے ساتھ ایمان اور احترام رکھنے کی تلقین لازم تھی لیکن شرعی صاحب نے جو بیاد ڈالی تھی وہ خدا اور رسول اور ایمان و سلام سب کی شکلی کر کے سیدھی و جبریت و نادر و بظرف بے جان و بی تھی۔ ان کی کتابیں پڑھ کر نہ خدا کی وقعت دل میں رہ سکتی ہے نہ رسول کی۔ صرف دنیا میں عمل اور عمل بھی بدی و مردیات سے متعلق انسان کے لئے انتہائی معرکہ ترقی ہے۔ لیکن انہوں نے اس خیال کو مذہب کے پردے میں بیان کیا اور نصوص قرآنیہ کو تو مرد و زراحوں و نقد کی دلیلوں کے مواقع پر استعمال کیا۔

اور بلاخر تو انہوں نے ایمان کر ہی دیا کہ امیر کا (یعنی خود ان کا) ہر امر واجب الاطاعت ہے۔ بلکہ ان کے ماتحت امر کا حکم بھی علی الاطلاق واجب الاطاعت۔ خواہ وہ قرآن کی صریح آیات کے خلاف ہی کیوں نہ ہوں۔ اس اقدام سے مسلمانوں کے لئے ان کی تحریک کی حقیقت سمجھنے کا راستہ صاف ہو گیا ہے کہ وہ شریعت الہیہ کے بالمقابل ایک نئی شریعت ایک نیا شرعی دین قائم کر کے مسلمانوں کو حجاز مقدس سے بھیجے اور اچھر اشریف کی طرف لے جانا چاہتے ہیں۔ اور یہ ایک ایسا فتنہ ہے جو قادیانی فتنہ سے بدرجہا زیادہ خوفناک ہے۔ رہی تلچہ برداری اور سپاہیانہ اسپرٹ تو وہ اگر ایمان کی سلامتی کے ساتھ ہوتی تو چشم ہار و شن دل، شاولین اگر اس پردے میں متاع ایمان پر ڈاکہ ڈالنے نظر ہو تو اس کی شہادت سے زیادہ بد نصیبی اور کیا ہو سکتی ہے۔ محمد نقایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

تحریک خاکساران پر مختصر تبصرہ۔

(سوال) (۱) تحریک خاکساران کے متعلق آپ کی شرعی رائے کیا ہے؟ (۲) اس تحریک کے بانی کے متعلق جو کفر و جاد منسوب کیا جاتا ہے وہ کہاں تک درست ہے۔ کیا جناب والا نے اس تحریک و ربانی تحریک کی تصنیفات کا مطالعہ فرمایا ہے۔ اگر فرمایا ہے تو ہماری رہنمائی فرمائیں۔

المستفتی نمبر ۶۲۳ الملک محمد امین صاحب (جائزہ ہر) ۱۳ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ۲۲ جو ابی ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۳۸) (۲۱) تحریک خاکساران بظہر خوشنما اور مفید ہے۔ لیکن اس کا غور مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی ایک بڑا فتنہ ہے۔ بہت سے اسلامی عقائد و اعمال حتیٰ کہ فرائض قطعیہ سے انکار و اختلاف اس کا لازمی نتیجہ ہے۔ مشرقی کے عقائد مذکورہ بالا ان کی دوسری تالیفات میں واضح طور سے موجود ہیں۔ ان کا نتیجہ نتیجہ ملحدان یورپ کی تحسین و تصویب اور علمائے اسلام کی فحش و توہین ہے۔ محمد کفایت اللہ کا ان ائمہ لدہ دہلی

(۱) تحریک خاکسار غیر اسلامی تحریک ہے اس میں شامل ہونا جائز نہیں۔

(۲) اس تحریک کی مدد اور تعریف کرنا بھی ناجائز ہے۔

(سوال) کئی سال سے ہندوستان میں امر سر کے ایک شخص عنایت اللہ خاں نامی نے جس کا تخلص مشرقی ہے۔ اور جس کا موجودہ قیام گاؤں بہر ہے۔ ایک تحریک جاری کی ہے جو تحریک خاکساران کے نام سے مشہور ہے۔ مشرقی مذکور اس تحریک میں شامل ہونے والے خاکساران کا امیر ہے وہ کہتا ہے کہ (۱) امیر کے ہر حکم کی تعمیل معروف و منکر کی شرط کے بغیر ہر ایک خاکسار کو بلا چون و چرا کرنی چاہئے (اخبار ۱۱ ص ۱۸)۔ (۲) وہ کہتا ہے کہ ابتدائے آفرینش سے آج تک یہ قطعی فیصلہ نہ ہو سکا کہ کون سا مذہب سچا ہے۔ کون سا شارح کائنات کی منشاء کے مین مطابق ہے۔ پھر کہتا ہے کہ نہ اعتقادیات پرستی کوئی امت پرستی ہے نہ قونی خدا پرستی کو عبودیت کہہ سکتے ہیں۔ یہ بھی کہتا ہے کہ اسلام میں عمل کے سوا کسی عقیدہ کی ضرورت نہیں۔ (مذکورہ دیپچر)۔ (۳) مشرقی کہتا ہے کہ سورس سے مولویوں کا مذہب غلط ہے۔ دوسری جگہ کہتا ہے کہ تین سو برس سے مولویوں کا مذہب غلط ہے۔ پھر ایک جگہ کہتا ہے کہ مولویوں کے بنائے ہوئے اسلام کا قرآن مجید میں ایک خطا ایک حرف بھی نہیں۔ پھر ایک جگہ کہتا ہے کہ خاکسار تحریک اس لئے جاری کی گئی ہے کہ مولویوں کے بنائے ہوئے اسلام کو غلط ثابت کرے وغیرہ (الاصلاح اخبار کے مختلف پرچے)۔ (۴) مشرقی کہتا ہے کہ کلمہ شہادت، نماز روزہ، حج و زکوٰۃ پر اسلام کی بنیاد ہرگز نہیں (مذکورہ حصہ عربی ص ۵۶)۔ (۵) مشرقی رمضان کے روزوں کی فضیلت و فرضیت کو منکھڑت باتیں دروغ بانی اور فائدہ مستی کے نام سے یہ کرتا ہے اور تیسرہ سورس تک کے مسلمانوں کے روزوں کا تسخیر اڑاتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ پچھلے کئی سو برسوں نمازیں اور روزے سب اکارت ہیں۔ ان سے جنت تو کیا دوزخ کا بہترین گوشہ بھی نہیں مل سکتا۔ (الاصلاح ۱۵ اپریل ۳۵ء)

(۶) مشرقی نے اپنے خیال اصلاح دہ جولائی ۳۵ء کے کسی نمبر میں اپنے کسی مقصد کا یہ ماننا۔ مشرقی مجددین اسلام اور مومنین اللہ ہے شاہ کیا اور اس طرح اپنے مومنین اللہ اور مجدد ہونے کے دعویٰ کی بنیاد رکھ دی ہے۔ کیونکہ اس نے خود اس کو شاہ کیا اور اس میں کوئی ترمیم نہیں کی۔

(۷) مشرقی کہتا ہے کہ انگریز نصرانی جن کو دنیوی سازد سامان حاصل ہیں در حقیقت یہی عبادی المصالحون کے مصداق ہیں اور انگریز خدا کے صالح بندے ہیں۔ مسلمان کلمات والوں میں تو اسلام چھ بھی نہیں۔ ہاں نصرانی انگریز حقیقی مسلمان ہیں۔ انگریز ہی خبیثۃ اللہ فی الارض ہیں اور اکثر فرشتے اس قوم سے

سارے مجاہد کرتے ہیں۔ (تذکرہ حصہ عربی)

(۸) مشرقی مٹا ہے کہ لم خنزیر کو حرام سمجھنے کی حقیقت انسان کی معاشرتی و دنیوی زندگی کی اصلاح کا ایک مظہر ہے اس کو حتمی روحانیت سے کوئی تعلق نہیں (تذکرہ مقدمہ) اس طرح مشرقی انگریزوں کی خنزیر خوری کو حقیقت و حاکر ان کی روحانیت کو گویا محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔

(۹) مشرقی نے اصلاح کے قول فیصل نمبر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مال غنیمت کی چادروں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عمر پر اعتراض کرنے والے صحابی کی نسبت (جو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے) لکھ ہے کہ وہ بدعت جہنمی خود چور ہو گا (نہوؤ بانند، خوز بانند، خوز بانند)

(۱۰) مشرقی نے بدعت اپنی تحریک خاندان کی بجائے صرف خدمت خلق اور فوجی قواعد و چیزوں پر خاہر کی اور مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کو دنیوی حکومت و سلطنت مل جائے گی۔ یہ بھی اعلان کیا کہ اس تحریک میں کسی کے مذہبی عقائد سے کوئی مٹ نہیں حتیٰ کہ ہندو، عیسائی، یہودی، پارسی وغیرہ کے لئے بھی اس میں شرکت کا موقع ہے۔ مذکورہ دونوں کاموں کو اچھا کام سمجھ کر مسلمان اس تحریک میں شامل ہونا شروع ہوئے۔ اس لئے کہ مشرقی کی پسے ہوئی کتاب تذکرہ سے لوگوں کو عام طور پر کوئی واقفیت نہیں تھی۔ مشرقی نے تحریک خاندان کی تبلیغ کے لئے خبردار اصلاح جاری کیا اور نہایت چالائی اور ہوشیاری کے ساتھ اس بات پر ذریعہ تدریج کو لوگوں کے خیالات و عقائد پر اثر ڈالا اور تذکرہ کی اشاعت بھی ہونے لگی۔ اب یہاں تک نوبت پہنچی کہ وہ مختار ناطق، امیر اور مذہبی پیشوا بن گیا۔ اور امور من امت اور محدود وقت بننے کی تیاری کر رہی دی۔ اور اپنی جماعت کے لوگوں سے خوبی معاہدے بھی لے رہا ہے اور اپنے جانناڑوں اور غذاؤں کی ایک جماعت بنا رہا ہے۔ اس مذکورہ تفصیل کے علاوہ ہندوستان کے علما کرام کو اس تحریک کے متعلق اپنے اپنے ذرائع واقفیت سے موافق اور بھی صحیح باتیں ممکن ہے کہ معلوم ہوں۔ بہر حال دریافت طلب امور یہ ہیں۔

(۱) مسلمانوں کو خاندان تحریک میں شامل ہونا چاہئے یا نہیں؟ یہ تحریک اسلامی ہے یا غیر اسلامی؟

(۲) جو لوگ تحریک میں شامل ہیں ان کو از روئے احکام شرع اب کیا کرنا چاہئے؟

(۳) جن لوگوں کو اس تحریک میں شامل رہنے اور مشرقی کی بدعتیہ عقیدوں کا علم ہو جانے کے بعد بھی

اس تحریک کی اشاعت و حمایت پر اصرار ہے ان کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟

(۴) اس جماعت کے اعمال میں فوجی کیپ مصنوعی جنگ فوجی مارچ جلے وغیرہ بھی شامل ہیں۔

مسلمانوں کو ان کے کیپ اور مصنوعی جنگ کا تماشا دیکھنے اور ان کے جلسوں میں شریک ہونے اور ان کی تقریر سننے کے لئے جانا چاہئے یا نہیں۔ ان کے جلے اور تقریروں کے سننے اور ان کی نمائندگیوں کا تماشا دیکھنے سے مسلمانوں کو روکنے اور باز رکھنے ضروری اور ثواب کا کام ہے یا نہ؟

(۵) اس تحریک اور اس جماعت کی بہت افرائی اور لاد کر تائید اور ستائش کرنا ان کے جلسوں اور

کیمپوں کے سامان بکھیرنا یا جازز ہے یا ناجازز۔ نیز اور جو کام اس تحریک کے معاملے میں مناسب اور ضروری ہوں ان سے آگاہی بخشی جائے۔

المستفتی نمبر ۱۶۷۵ محمد ایوب ناس (نجیب آباد) ۷ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۵ اگست ۱۹۳۷ء (جواب ۳۳۹) (۱) مسلمانوں کو اس تحریک میں شامل نہیں ہونا چاہئے اور اگر محرک اس تحریک میں شامل ہونے والوں کے لئے اسلام کی شرط نہیں کرتا، ہندوؤں عیسائیوں یسودیوں وغیرہم کے لئے بھی صابست عام ہے تو تحریک کا اسلامی نہ ہونا ظاہر ہے۔

(۲) ان لوگوں کو جو تادافیت سے شکیک ہو گئے تھے فوراً علیحدگی اختیار کر لینا چاہئے۔ (۱)  
(۳) یہ ہوگ خود بھی غلطی میں مبتلا ہیں اور دوسروں کو بھی مبتلا کرنا چاہتے ہیں اور اگر مشرقی کے عقائد میں بھی شریک ہیں تو زوال ایمان کا بھی خطہ ہے۔ (۲)

(۴) ان کے عمل کی تحسین اور غرض تماشاہ ان کے جماع میں جا بھی خطرناک ہے۔  
(۵) اس جماعت کی ہمت افزائی اور اعانت اور مدح و ستائش کرنا باطل کی ہمت افزائی اور اعانت اور ناحق کی مدح و ستائش ہے۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ۔ دہلی

(۱) تحریک خاکسار میں شرکت جائز نہیں۔

(۲) اس تحریک کا رکن بننے والے کی امامت درست نہیں۔

(سوال) (۱) بہر انج میں چھ دنوں سے عنایت اللہ مشرقی کی جماعت خاکسار قائم ہوئی ہے۔ جو کتب تذکرہ کی اشاعت کرتی ہے۔ علماء کو برا بھلا سمجھتی ہے اور عنایت اللہ کو امیر مطلق مانتی ہے۔ کیا اس تحریک میں حصہ لینا جائز ہے یا نہیں؟ (۲) تذکرہ کے مضامین میں احاد و کفر ہے یا نہیں؟ (۳) جو مولوی صاحب عنایت اللہ کے خیالات سے وقف ہوتے ہوئے اس تحریک میں حصہ لیں اور اس کے ممبر بنیں ان کے پیچھے نماز پڑھنی جائے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۰۱۹ احمد شاہ (بہرائی) ۱۰ رمضان ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۳۷ء

اسلامی حدود میں رہتے ہوئے جہاد کی ٹریننگ سیکھنا ضروری ہے۔

(سوال) (۱) ہر گاہ و موافقت تاریخ اسلام و قرون لوئی کے مسلمانوں کے مطالعہ حیات سے یہ پایا جاتا ہے کہ آغاز اسلام میں "عسکریت" بالفاظ دیگر تنظیم و عمل جہاد مسلمانوں کے تمدن و حیات ملی کا ایک اہم جز ہی ہے اور تازہ مال کہ فدایاں سلام میں اشراف فی ملت روح جہاد احاطت امیر اخوت جو عسکریت اور قومیت کے اعضائے بنیہ ہیں اور اخلاص کے زین اصوں قائم رہے اور جب تک تبلیغ اسلام اور ترویج و اشاعت

۱. "فلا تقعد بعد الذکر مع لقوم الظالمین" (الانعام: ۶۸)

۲. "والرضا بالکفر کفر" (قاضی خان علی ہامش الہدایۃ باب ما یكون کفرا من المسلم وما لا یكون . ۵۷۳:۳ کوئٹہ)

۳. "ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان" (المائدہ: ۲۰)

قوانین الہیہ اور اپنی قومی زندگی و برقرار رکھنے کے لئے سب ملکہ القتال ان کے پیش نظر رہا، صحیح معنوں میں کلمہ خبر لیسہ رہے اور ربح مسون کے خٹے خٹے میں اللہ اکبر کی پر جوش صداؤں سے خضاء عالم گونج اٹھی۔ مگر جب ان خصائص سے یکسر خالی ہو گئے و تعاہد وافی سبیل اللہ سے عملا و گردانی کی یکجہلی و اخوت کی بجائے الاعتداف و فرقوں میں منقسم ہو گئے تو ایسے قعر مذلت میں گرے کہ عرصہ حیات تک ہو گیا۔ مظلوموں کی داد دیتے دیتے خود مظلوم بن گئے۔ غریبوں کی محسوس محتاجوں کی خبر گیری کرنے والے و نامی کا نام و نشان مٹا کر غلاموں کو برابر کرنے والے خود غلام ہو کر رہ گئے۔ دنیا سے جہالت و بربریت کو مٹانے والے خود دوسروں کی بربریت کا شکار ہو گئے۔ میں غلاوت رہا از کجاست تاجکجا۔

فی الجملہ جو کچھ ہو اور ہو رہا ہے، افسوس ہے کہ قاعدہ ہے کہ اکثر زمانہ خود ٹھوکر پس مار مار کر بیدار کرتا ہے اغیار کی روز روز کی بلخاریں بھاگتے دہلے نہ رہی ہیں کہ اگر مسلمان کم از کم اپنا تحفظ اور قوانین شریعت کی عملاً ترویج کچا جتے ہیں تو انہیں پھر سے مجاہد بننا چاہئے۔ مگر فی زمانہ سنین ماضیہ کا طریق جنگ بیکار اور عبث خیال کیا جاتا ہے۔ اس وقت ملوی طاقتیں جس چیز سے مرعوب ہوتی ہیں اور موجودہ تہذیب و تمدن کے ماحول میں قوی و قار کے لئے جو چیز ملے لا تمیز خیال کی جاتی ہے وہ مروجہ اصول عسکریت ہیں جن میں قابل ذکر قعدہ دیکر لگی جن کے لئے معروف انگریزی الفاظ بالترتیب پریڈیو نیڈام استعمال ہوتے ہیں اور توپ تفنگ وغیرہ ہیں۔ جس قوم میں اس کا رواج نہیں دنیوی طاقتوں کے نزدیک اسے اب اس دنیا میں رہنے کا حق نہیں۔ چنانچہ اکثر جگہ اس نظر یہ پر عمل ہو رہا ہے۔ بناء علیہ اگر کوئی اسلامی انجمن عقائد اسلامی کی حد میں رہ کر تحفظ اسلام کی خاطر مسلمانوں میں عسکریت کی تبلیغ کرے۔ لباس میں سادگی و یک رنگی پیدا کرے۔ مسلمانوں کو استعمال اسلحہ اور دیگر ضروریات سے واقف کرے تنظیم و اخوت کا سبق دے اسوۂ حسنہ رسول اللہ صلعم پر عمل کرائے صوم و صلوۃ کی پابندی کرے اور اس کے ساتھ بال التزام پریڈ کا عمل بھی کرائے تو اس کی یہ حرکت شرعاً کیسا ہے اور کیا مسلمانوں کو اس سے اتحاد کرنا چاہئے۔

المستفتی نمبر ۲۳۳۱ محمد آفاق صاحب (پنیا) ۸ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ مطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۳۸ء (جواب ۳۴۱) اسلامی عقائد و اعمال کی صحیح صحیح اتباع و تعمیل کے ساتھ عسکریت نہایت ضروری اور بہتر اور مفید ہے۔ مگر واضح رہے کہ اگر سائل کا مقصد جماعت خاسران کی عسکریت میں داخل ہونے سے ہے تو افسوس کے ساتھ یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ اس جماعت کے قائد اعظم مشرقی صاحب کے عقائد اسلامی عقائد سے منحرف ہیں۔ ان کی کتابیں اسلامی عقائد کے خلاف اور بزرگان سلف کے خلاف مضامین سے بھری پڑی ہیں۔ ان کی عسکریت مسلمانوں کے خلاف کام لینے کے لئے بنی ہے۔ انگریزوں کی اطاعت اور خدمت ان کا مقصد ہے۔ اس لئے ان کی جماعت میں داخل ہونا اسلام کے لئے مفید نہیں بلکہ عقائد اسلامیہ کے لئے مضر ہے۔ محمد غایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

- (۱) علامہ مشرقی کے عقائد سے بیزارى کا اعلان کرنے والے خاکسارانِ مسلمان ہیں یا نہیں؟
- (۲) خاکسار تحریک کا معاون بنانا جائز ہے۔

(سوال) ہم خاکسار اشہد ان لا اله الا الله واشہد ان محمد عبدہ و رسولہ (خلاصہ ترجمہ) سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ ایمان مفصل امت باللہ و ملائکہ و کتبہ و رسالہ و الیوم الاخر و القدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت (ایمان مجمل) امت باللہ کما هو باسماہ و صفاتہ و قبلت جمیع احکامہ اقرار باللسان و تصدیق بالقلب (خلاصہ ترجمہ) ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کے دن اور اللہ پر خیر و شر من اللہ اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر نیز اللہ تعالیٰ کے اسموں اور صفوں پر ایمان رکھتے ہیں اور خدائے تعالیٰ کے تمام احکام کو قبول کرتے ہیں۔ ان عقائد کا اقرار زبان کے ساتھ اور دل سے بھی ان کو سچ سمجھتے ہیں۔ نیز ہم اسلام کے پانچ ارکان کلمہ شہادت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کو مانے اسلام سمجھتے ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو خدائے تعالیٰ کا آخری پیغمبر سمجھتے ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ ان کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نیز ہم خاکساروں کے عقائد کو علامہ عنایت اللہ خان مشرقی بانی خاکسار تحریک کی کتاب تذکرہ سے کوئی تعلق نہیں۔ ہمارا دستور العمل مسائل اصول و فروع میں کتب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ ہم خاکسار خدائے تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے سپاہی ہیں اور قرونِ اولیٰ کے مجاہدین کے طریقہ پر تنظیم کے ساتھ خدمتِ خلق اور نفعِ اسلام کے خواہش مند اور اسی طریق پر زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ تو کیا ان عقائد کے رکھنے والے خاکسارانِ مسلمان ہیں۔ یا اسلام سے خارج؟ اگر مسلمان ہیں تو جو نہیں کافر نہیں وہ گنہگار ہوں گے یا نہیں۔

المستفتی نمبر ۲۴۹۷ سید مہدک علی صاحب (فیروز پور شہر) ۳۰ ربیع الاول

۱۳۵۸ھ مطابق ۲۱ مئی ۱۹۳۹ء

(جواب ۳۴۲) جو خاکسار کہ عنایت اللہ خان مشرقی کے عقائد میں ان سے متفق نہ ہوں اور ان کے طہانہ عقائد سے بیزار ہوں اور ضروریاتِ اسلامیہ کے قائل ہوں وہ اس جنت سے اسلام سے خارج نہ ہوں گے لیکن ایک طہ کی دینی اور دنیوی امور میں غیر مشروط اطاعت جو خاکسار تحریک کا اصل اصول ہے ان کے لئے جائز نہیں (۱) اور خاکسار تحریک کو بظاہر عسکری تنظیم معلوم ہوتی ہے مگر عملاً اسلام اور سلف صالحین کی تجلیل اور تہلیل اس کے خیر میں داخل ہے۔ اس لئے اس تحریک میں شریک ہونے والے تحریک کے بنیادی اصول سے علیحدہ نہیں ہو سکتے۔ یہ تحریک اسلامی نقطہ نظر سے بہت خطرناک اور روح اسلام کے لئے تباہ کن اور مسلک ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دلی

علامہ مشرقی مرتد ہے۔

عنایت اللہ خاں المعروف علامہ مشرقی بانی تحریک خاکسار کے خیالات بذریعہ ”مذکرہ“ اور اشارات وغیرہ عیاں ہو چکے ہیں اور ان کے متعلق جو کچھ مولویوں کے طبقے میں اضطراب ہے وہ بھی جناب پرورش ہو چکا ہوگا۔ لہذا علامہ مشرقی کے متعلق جناب کا کیا خیال ہے۔ وہ کافر ہے یا مسلم۔ اگر کافر ہے تو جناب کے یہاں ان کے کفر کے متعلق سب سے بڑا ثبوت کیا ہے۔

مجھے ایسے فتویٰ کی ضرورت ہے جس پر مولانا محمد کفایت اللہ صاحب کی تصدیق ہو۔

المستفتی نمبر ۲۵۳ مولوی غلام محمد صاحب (ضلع ملتان) ۱۶ جب ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۳ اگست ۱۹۳۹ء (جواب ۳۴۳) بانی تحریک خاکسار ان یعنی مشرقی کے عقائد جو اس کی کتاب مذکرہ اور اشارات وغیرہ سے ثابت ہیں جمہور امت محمدیہ کے اجماعی عقیدوں کے خلاف ہیں۔ وہ صرف عمل اور مادی ترقی کو اصل ایمان کہتے ہیں۔ نماز روزے حج کی یہ صورتیں ان کے نزدیک فضول ہیں۔ نماز ان کے نزدیک اطاعت امیر کا نام ہے۔ وہ ڈارون تھیوری کے قائل ہیں۔ وہ تمام خدائی کو جنتی اور پکا مومن قرار دیتے ہیں۔ ان وجوہات سے مشرقی اور ان کے تمام معتقد جو ان کے عقائد کو حق سمجھتے ہیں، سب وارثہ اسلام سے خارج ہیں۔ (۱) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دلی

تحریک خاکسار کے مقتولین کو شہید سمجھنا۔

(سوال) ایک شخص مرتد ہے جس کے عقائد باطلہ کی وجہ سے روئے زمین کے علمائے حق نے اس کے ارتداد کا منفق فتویٰ صادر فرما کر شائع کر دیا ہے یعنی عنایت اللہ مشرقی۔ اب سوال یہ ہے کہ جو شخص اس مرتد کو مسلمان تصور کرے آیا یہ شخص عندا شرع کیسا ہے؟ مسلمان یا مرتد اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جو لوگ مشرقی کی تنظیم میں شامل ہیں۔ پہلے اٹھائے پھرتے ہیں وہ مشرقی کو مسلمان سمجھتے ہیں اور وہ لوگ علوم دینی سے جاہل ہونے کی وجہ سے اس کے ہر حکم پر جان دینے کو تیار ہیں خواہ وہ حکم جائز ہو یا ناجائز۔ جیسا کہ لاہور میں ہوا کہ جب کہ مشرقی نے حکومت وقت کے ساتھ تشدد کا حکم دے دیا جس کی وجہ سے بہت سے خاکساروں نے اپنی جانیں دے دیں۔ آیا یہ لوگ شہید کہلانے کے مستحق ہیں یا کیا؟ دوسری شق ممکن ہے کہ کوئی شخص اس کو مسلمان نہیں سمجھتا مگر تنظیم پہلے میں شامل ہے اور اس کے ہر حکم کی اطاعت کرنے کو اور جان دینے کو ہر وقت تیار ہے۔ اور اطاعت بھی مرتد کی بغیر تنخواہ کے۔ یہ شخص اس کے تشددانہ حکم کی تعمیل میں مارا جائے تو شہید ہو گا یا نہیں؟ تیسری شق یہ ہے کہ جو خاکسار مشرقی کے معتقد اس کے تشددانہ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ان مقتولوں کو جو شخص شہید تصور کرتا ہو۔ زبان سے اعلان کرے کہ یہ لوگ شہید ہیں اور ان کی اور ان کے ورثاء کی امداد کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے، وہ شخص کیسا ہے۔ شریعت ایسے شخص کے متعلق کیا حکم

دیتی ہے۔ یہاں لدھیانہ میں بازو اس میں دکانوں پر دن رات یہ جھگڑا ہوتا رہتا ہے۔ بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ اگر علمائے کرام ان لوگوں کی شہادت کا فتویٰ دے دیں تو ہم بھی علامہ مشرقی کی تحریک میں شامل ہو کر شہادت حاصل کریں۔

المستفتی نمبر ۲۶۱۱ محمد عینی وکندار (لدھیانہ) ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ مطابق یکم جون ۱۹۴۰ء (جواب ۳۴۴) مشرقی کے عقائد اور خیالات اسلامی اصول اور اہلی تعہد کے خلاف ہیں اور ان عقائد کی بنا پر مشرقی کو علماء اسلام نے خارج از اسلام قرار دیا ہے۔ لیکن مشرقی کی تحریک خاکساری اور فوجی تنظیم میں جتنے مسلمان شریک ہو گئے ہیں وہ سب مشرقی کے عقائد سے واقف نہیں ہیں۔ وہ صرف تعظیم کی ظاہری صورت سے دھوکا کھا کر شریک ہو گئے ہیں۔ اس لئے اگرچہ ان کی شرکت ایک خطرناک امر ہے، مگر ان سب کو مرتد نہ منہ مشکل ہے۔ وہ غلط کار ضرور ہیں اور ان کے ایمان خطرے میں ہیں۔ لیکن ارتداد کا واقعی حکم ان پر لگا دینا درست نہیں۔

لہذا ہر کے واقعہ میں جن خاکساروں نے تشدد کیا (اگر یہ صحیح ہو کہ انہوں نے تشدد کیا) انہوں نے غلطی کی اور بہت بڑی غلطی کی جس کی شرعی ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے لیکن جس قدر خاکسار مرے یا زخمی ہوئے ان سب نے تو یقیناً تشدد نہیں کیا تھا اور وہ قتل کے مستحق نہ تھے۔ پھر اگر فائرنگ بلا ضرورت کیا گیا اور اس میں بہت سے ایسے لوگ مر گئے جو مجرم نہ تھے اور قتل کے مستحق نہ تھے وہ مظلوم مرے اور مظلوم مقتول شہید ہوتا ہے۔ (۱) اس لئے! ہر کے ۱۹ مارچ کے واقعہ کے مقتولین پر عام طور سے حرام موت مرے کا حکم لگانا درست نہیں۔ جس طرح عام طور پر تمام مقتولین کو شہید بتانا بھی اس لئے صحیح نہیں کہ اگر کوئی شخص تشددی ابتداء کر کے اس کے جواب میں مارا گیا ہو تو وہ شہید نہیں۔ تاہم یہ بات عوام کے لئے ناممکن ہے کہ وہ شخصی طور پر کسی مقتول کو شہید اور کسی کو حرام موت کا مقتول قرار دیں اس لئے ان کے لئے یہی بہتر ہے کہ اس قصے میں نہ پڑیں اور جب تک سچی بات اگ تحقیقات سے یہ امر ثابت نہ ہو جائے کہ آیا خاکساروں نے تشدد کی ابتداء کی تھی اور وہ تمام قتل و خون کے ذمہ دار ہیں یا نہیں اس معاملہ میں گفتگو نہ کی جائے اور ان کا معاملہ خدا کے سپرد کیا جائے۔ جو شخص کہ بغیر استحقاق قتل کے مظلوم مارا ہے وہ شہید ہے اور جس نے تشدد کی ابتداء کی اور اس کے جواب میں مارا گیا اس کو شہید کہنا مشکل ہے۔ یہ بات بھی مشکل ہے کہ ان مقتولین میں کتنے مشرقی تھے ہم عقیدہ تھے اور کتنے محض فوجی تنظیم کے خوشنما پھندے میں پھنس کر شریک ہو گئے تھے۔ اس کا علم بھی ہمیں نہیں ہو سکتا اس لئے سب پر ایک ہی حکم جاری نہیں کرنا چاہئے۔ فقط محمد کفایت اللہ کا اللہ لدھیانہ۔

(۱) علامہ مشرقی اور اس کے مددگاروں کی مذہبی اہم اور حرام ہے۔

(۲) مشرقی کے مذہبی عقائد کی حمایت کرنے والے اخبار کو اسلامی ترجمان سمجھنا۔



(۳) مشرقی اور اس کے رضا کاروں کے ساتھ اتحاد عمل کرنے کا حکم

(سوال) مسز عنایت اللہ مشرقی جو لندن کے پولیٹیکل اسکول کے تعلیم یافتہ اور تحریک خاکسار ان کے بانی ہیں اور جنہوں نے مذکورہ نامی ایک کتاب تصنیف فرمائی ہے۔ جس میں انہوں نے جاجا احکام کفر کا فتویٰ دیا۔ مگر انہوں نے علماء کے فتویٰ کی کوئی پروا نہ کی اور تاجنوز تمام عبارت مذکورہ بدستور باقی ہے۔ یہ شخص ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۵ء کے خاکساروں کے جلسہ عام (اردو باغ) میں بزور طاقت عام مسلمانوں سے اس مذکورہ پر عمل کا اہام کرتا ہے۔ اب سوالات یہ ہیں:-

(۱) جس شخص پر جس کتاب کی تصنیف کے باعث کفر کا فتویٰ عائد کیا گیا ہو اور وہ مجمع عام میں طاقت کے ساتھ تمام مسلمانوں سے اسی کفر پر مذکورہ پر عمل کرانے کا اعلان کرتا ہے تو ایسا ایسے شخص کی غانت میں مضامین شائع کرنا اور اس کے مددگاروں حامیوں اور اس کے رضا کاروں یعنی خاکساروں کی ہمدردی و حمایت کرنا جائز ہے؟ (۲) جو اخبار مشرقی کی کفر پر عبارت سے توبہ کئے بغیر اس کی اور اس کے گروہ خاکساروں کی حمایت کریں کیا ان اخباروں کو اسلامی ترجمان سمجھا جاسکتا ہے؟ (۳) اگر جمعیت اور احرار کے اراکین امانیہ یا درپردہ ایسے شخص کی یا اس کے رضا کاروں کی اعانت و ہمدردی کریں تو ان کے متعلق کیا حکم ہے؟ (۴) جمعیت اور احرار کے کارکنان و رضا کاران مشرقی سے اتحاد عمل کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر کر سکتے ہیں تو کیدہ ۷۷ء کے شرعی احکام کی توہین کے مرتکب ہو جائیں گے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۷۹۷ محمد زکریا۔ دہلی۔ ۷ ازیقعدہ ۱۳۶۴ھ

(جواب ۳۴۵) (۱) مشرقی کی کتاب مذکورہ اور ان کے عقائد بے شک اسلام کے خلاف ہیں۔ اس میں ان کا ساتھ دینا یا مدد کرنا حرام ہے۔ (۲) مگر مذہبی عقائد کے علاوہ سیاسی طور پر اگر وہ صحیح راستے پر ہوں تو ان کا ساتھ دینا مباح ہے۔ جس طرح کہ موجودہ وقت میں مسلمان انگریزی حکومت کا ساتھ دے رہے ہیں۔ تو جن معائنات میں دین کو نقصان نہ پہنچے ان میں انگریزوں کا ساتھ دینا مباح ہے۔

(۲) مشرقی کے مذہبی عقائد کی کوئی اخبار حمایت کرے تو وہ غلط ہے۔ لیکن اگر کوئی اخبار ان کی سیاسی تحریک کی حمایت کرے تو وہ دوسری بات ہے۔

(۳) اگر مشرقی کی حمایت اور جذبہ داری حق بات میں ہو تو وہ کافر کی بھی ہو سکتی ہے۔ اور ناحق بات میں ہو تو وہ ناجائز اور باطل ہے۔

(۴) کسی ایسی بات میں جو شرعاً ناجائز اور اس میں موافقت کرنے سے مسلمانوں کو کوئی دینی ضرورت نہ پہنچے اور کوئی فائدہ مد نظر ہو، ان کے ساتھ اتحاد عمل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ہندوستان میں شرعی حکومت تو ہے نہیں۔ انگریزی حکومت ہے۔ یہاں شرعی حکومت کے سیاسی احکام جاری نہیں ہو سکتے۔ محمد غایت اللہ کان

اللہ۔ دہلی

علامہ مشرقی کی جماعت کے اراکین کا حکم۔

(سوال) استاد العلماء حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صدر جمعیت علمائے ہند!! سلام علیکم  
آج کل علمائے کرام نے علامہ مشرقی قائد تحریک خاکساروں پر کفر کا فتویٰ صادر فرمایا  
ہے۔ اور ان کو واجب القتل قرار دیا ہے۔ اور ان کے ساتھ نکاح کو بھی ناجائز فرمایا ہے۔ میں ذیل میں جو مقابلہ کرتا  
ہوں اس کو ملاحظہ فرما کر جواب مرحمت فرمائیں۔  
قائد تحریک خاکسار۔ علامہ عنایت اللہ خاں مشرقی :-

عقدہ :-۔ امامہ مشرقی مطابق بیان علامہ موصوف خدائے برتر کو واحد مانتے ہوں۔ حضرت آدم علیہ  
السلام سے لے کر خاتم الانبیاء محمد ﷺ تک تمام انبیاء کو برحق اور خدا کے بھیجے ہوئے نبی مانتا ہوں۔ قیامت  
برحق ہے۔ فرشتوں پر میرا ایمان ہے۔ ارکان اسلام کا پلندہ ہوں۔ قرآن برحق ہے وغیرہ۔  
بالفرض علامہ مشرقی کا کفر ہے۔ لیکن مذکور کس طرح کا کفر ہو سکتا ہے جب کہ خاکسار علامہ مشرقی کو  
نہ خدا مانتے ہیں نہ نبی گردانتے ہیں۔ نہ علامہ موصوف سے بیعت کی ہے۔ صرف ان کی جاری کردہ خاکسار  
تحریک کے پروگرام کے مطابق کام کرتے ہیں اور علامہ کو جرنیل یا فساد اعلیٰ خیال کرتے ہیں۔ خاکساروں کا جرنیل  
ایک مسلمان ہے۔ خاکسار علامہ موصوف کو اپنا جرنیل یا قائد تحریک سمجھ کر واجب القتل کیوں ہو گیا؟  
قائد کانگریس۔ مہتما گاندھی :-

عقدہ :-۔ گاندھی غیر مسلم ہے۔ کافر ہے۔ مشرک ہے اسلام کی کسی کتاب، فرشتوں، انبیاء پر اس کا  
ایمان نہیں ہے وغیرہ۔

جو اہل اہل ہندو۔ لیڈر کانگریس۔ منکر خدا ہے۔ دہریہ ہے کانگریسی مسلمان اپنے لیڈر گاندھی نہ کہ  
کو نہ خدا سمجھتے ہیں نہ نبی مانتے ہیں نہ گاندھی سے بیعت کی ہے۔ بلکہ گاندھی کو صرف اپنا لیڈر تصور کرتے ہیں۔  
اس کی کانگریس کے پروگرام کے مطابق کام کرتے ہیں۔ کانگریسی مسلمانوں کا لیڈر کافر ہے تو کانگریسی مسلمان  
واجب القتل کیوں نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر ہو سکتا ہے تو ساٹھ سال سے آج تک ان پر کفر کا فتویٰ کیوں نہیں صادر  
فرمایا گیا۔ اور بے چارے خاکساروں پر چاروں طرف سے فتوؤں کی بارش ہو گئی اور زمین و آسمان سر پر اٹھائیں۔  
اگر کانگریسی مسلمان بھی واجب القتل ہو سکتے ہیں تو علمائے کرام کو لازم ہے کہ پہلے ان کا خاتمہ کر کے  
بعد میں خاکسار سے بات کرنی چاہئے۔

المستفتی نمبر ۲۵۳۱ عبد اللہ خان، پور مورخہ ۲۳ رجب ۱۳۵۸ھ مطابق ۹ ستمبر ۱۹۳۹ء  
(جواب ۳۴۶) تمام خاکساروں پر کفر کا فتویٰ نہیں ہے۔ صرف مشرقی پر ان کے عقائد کی بنا پر کفر کا فتویٰ ہے  
اور کانگریسی مسلمان گاندھی کے کفر کا اقرار کرتے ہیں۔ اگر خاکسار بھی مشرقی کے کفر کا اقرار کرتے ہیں تو پھر وہ  
خطرہ نہیں۔ لیکن وہ تو مشرقی کو علامہ پاک مسلمان واجب اطاعت امیر اور امام قرار دیتے ہیں۔ کوئی کانگریسی  
مسلمان گاندھی یا جو اہل اہل و واجب اطاعت امام نہیں سمجھتا۔ نہ یہ خطرہ ہو سکتا ہے کیونکہ دونوں کا مسلمان نہ  
ہونا ظاہر ہے۔ جو خاکسار مشرقی کے عقائد کو مشرکانہ عقائد سمجھتے ہوں وہ کافر نہیں۔ مگر ان کو واجب اطاعت

امیر اور لام سمجھنے پر وہ مراد ہیں۔ محمد کفایت اللہ کا ان اندر۔ دلی

## فصل چہارم: فرقہ قادیانی

- (۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں۔
- (۲) قرآنی آیت ”من بعدی اسمہ احمد“ کا مصداق بلا تردد حضور ﷺ ہیں۔
- (۳) حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا مرد وود مرتد ہے؟

(سوال) (۱) فرقہ قادیان کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہو چکی ہے۔ حنفیہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور قریب قیامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول آسمان سے ہوگا اور زمین پر تشریف لا کر خلیفہ وقت ہوں گے اور وہ جال کو ماریں گے۔ آپ آسمان پر زندہ تشریف رکھتے ہیں یا انتقال فرمائے؟ (۲) فرقہ قادیان کہتے ہیں کہ من بعدی اسمہ احمد جو آیت قرآن شریف کی ہے، وہ غلام احمد قادیانی کی نسبت ہے۔ حنفیہ کہتے ہیں کہ اس کے مصداق حضرت محمد ﷺ ہیں اور آپ کی ہی تشریف آوری کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی۔ (۳) قادیانی کہتے ہیں کہ غلام احمد قادیانی کسی موعود ۱۲۷۰ھ کے نبی تھے حنفیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ لیکن رسول اللہ و خاتم النبیین اس حالت میں غلام احمد نبی کیسے ہوئے جب کہ نبوت کے ختم ہونے کا ثبوت قرآن شریف دیتا ہے؟

(جواب ۳۴۷) صرف حنفیہ کا نہیں بلکہ تمام فرقہ اہل سنت و جماعت کا یہ مذہب ہے کہ حضرت عیسیٰ علی نبی و علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ آسمان پر تشریف رکھتے ہیں اور بے شک قریب قیامت نازل ہو کر وہ جال کو قتل کریں گے۔ (۱) جو شخص ان کی وفات کا دعویٰ کرے وہ زمرہ اہل السنۃ و الجماعت سے خارج ہے۔ ایسا شخص ہرگز اس قابل نہیں کہ اس کے قول پر کان لگایا جائے۔ (۲) آیت شریفہ مبشروا رسول یاتنی من بعدی اسمہ احمد (۲) کو مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنے لئے اٹانا بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اول تو با اتفاق مفسرین یہ آیت حضرت رسول کریم علیہ الخلیۃ و التسلیم کے متعلق ہے جس میں خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وہ بشارت نقل فرمائی ہے جو انہوں نے آنحضرت ﷺ کے متعلق بطور پیشگوئی اپنی امت کو دی تھی تو اب آیت میں آنحضرت ﷺ کے سوا کسی دوسرے کو مراد لینا اجماع مفسرین کا خلاف کرنا ہے۔ (۳) دوم یہ کہ مرزا غلام احمد کے متعلق یہ آیت کیسے ہو سکتی ہے کیونکہ اس میں آنے والے رسول کا نام احمد بتایا گیا ہے اور مرزا صاحب کا نام غلام احمد ہے نہ احمد۔ تو ایسی صورت میں ان کا یہ دعویٰ کہ یہ آیت میرے متعلق ہے

۱۔ کذا فی روح المعانی تحت قولہ تعالیٰ: ”وہو حی فی السماء“ ھذا لک مقیم حتی یزل الی الارض یقتل الذین۔ (روح المعانی ۶/۱۲۴) اور نہ غلط کر۔ ص ۱۲۴

۲۔ ”عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہو خاتم النبیین اسرائیل و قد اقام بی اسرائیل مبشراً بمحمد و هو احمد خاتم الانبیاء و المرسلین لا رسالۃ بعدہ ولا نبوۃ الیہ“ (تفسیر ابن کثیر: ۴/۳۵۹ مصر)

صراحتاً غلط اور کھلم کھلا باطل ہے۔ سوم یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس آنے والے کو بشارت دی ہے اس کو رسول کے لفظ سے تعبیر کیا ہے اور ان کے بعد جو رسول آئے وہ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ روتی نداء ہیں اور آپ خاتم النبیین اور خاتم الرسل ہیں اور مرزا صاحب یقیناً وہ امتیہ آنحضرت ﷺ کے بعد پیدا ہوئے۔ پس اگر مرزا صاحب کو دعویٰ رسالت نہ ہو تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی کا مصداق اس لئے نہیں ہو سکتے کہ یہ پیشگوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آنے والے رسول کے متعلق ہے اور مرزا صاحب رسول نہیں۔ اور اگر ان کو دعوائے رسالت ہو تو یہ دعویٰ صریحاً آیت قرآنی و لیکن رسول اللہ و خاتم النبیین<sup>(۱)</sup> کے خلاف اور حدیث رسول مقبول انا خاتم النبیین<sup>(۲)</sup> کے مخالف ہونے کی وجہ سے باطل اور مردود ہے۔ چہارم یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ پیشین گوئی اور بشارت جس نبی کے متعلق ارشاد فرمائی ہے اسے اپنے بعد آنے والا بتایا اور احدیت سے ظاہر اور متبادر بعدیت متصلہ ہے۔ اور ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ایک رسول جیسی آنحضرت ﷺ تشریف لائے جن کی رسالت کو قادیانی بھی مانتے ہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت و پیشگوئی کا مصداق تو پورا ہو گیا۔ اب مرزا صاحب کا اپنے آپ کو اس آیت کا مصداق بتانا تو جب صحیح ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس کلام میں ایک سے زائد رسولوں کے آنے کی بشارت ہوئی حالانکہ نہیں ہے۔ بلکہ صرف ایک رسول کے آنے کا ذکر ہے جو اچھے۔ لہذا مرزا صاحب کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ایک رسول کے آنے کو تسلیم کرتے ہوئے اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو ٹھہرانا صریحاً بہت دھرمی اور کھلی ہوئی گمراہی ہے۔ یاد رہے کہ ان کے اس دعویٰ میں حضور انور نبی باشمی ﷺ کی توہین بھی مضمر ہے۔ اور وہ منجر الی الکفر ہے۔ (۲) (۳) اس سوال کا جواب بھی مندرجہ بالا جواب کے ضمن میں دیا گیا ہے۔

(۱) غلام احمد قادیانی کے عقائد کی تصدیق کرنے والے کافر ہیں، ان سے مناکحت جائز نہیں۔

(۲) زوجین میں سے کسی ایک کا قادیانی عقائد کی تصدیق کرنے سے نکاح فاسد ہو جائے گا۔

(السوال) مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال مندرجہ ذیل ہیں :-

(۱) آیت مبشر ابرہم رسول یتانی من بعدی اسمہ احمد کا مصداق میں ہوں (ازالہ ابہام طبع لول ص ۶۷)

ص ۶۷

(۲) مسیح موعود جن کے آنے کی خبر احادیث میں آئی ہے میں ہوں۔ (ازالہ ابہام طبع لول ص ۶۷)

(۳) میں ممدی مسعود و بعض نبیوں سے افضل ہوں۔ (معیار الاخیر ص ۱۱)

الاجازۃ: ۲۰

۲۔ ترمذی، باب ماجاء لا تقوم الساعة حتی یمخرج کذابون ۲، ۳۵۵، ۳۵۶

۳۔ "اجمع العلماء علی ان شاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم والمستقص له الکفر۔" (مجموعہ رسائل لان جلد ۱ ص ۳۱۶ ط سبیل اکیڈمی لاہور)

- (۴) ان قدمی علی منارة ختم علیہ کل رفعة (خطبہ الہامیہ ص ۳۵)  
 (۵) لا تقیسونی باحد ولا احداہی (خطبہ الہامیہ ص ۱۹)  
 (۶) میں مسلمانوں کے لئے مسیح مہدی اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہوں۔ (پیکچر سیکوٹ ص

(۳۳

- (۷) میں امام حسین سے افضل ہوں۔ (دافع البلاء ص ۱۳)  
 (۸) وانی قاتل الحب لکن حسینکم قتیل العدی فالفرق اجلی واطہر (اعجاز احمدی ص ۸۱)  
 (۹) یسوع مسیح کی تین داویاں اور تین نانیال زناکار تھیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵)  
 (۱۰) یسوع مسیح کو جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵)  
 (۱۱) یسوع مسیح کے معجزات مسمریزم تھے۔ اس کے پاس بجز دھوکہ کے در کچھ نہ تھا۔ (ازارہ ابہام ص ۳۰۳، ۳۲۲، ۳۲۳)  
 (۱۲) میں نبی ہوں اس امت میں نبی کا نام میرے لئے مخصوص ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱)  
 (۱۳) مجھے الہام ہوا یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔ (معیار الاختیار ص ۱۱)  
 (۱۴) میرا منکر کافر ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳)  
 (۱۵) میرے منکروں بدعتوں کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں۔ (فتاویٰ احمدیہ نول)  
 (۱۶) مجھے خدا نے کہا اسمع ولدی۔ اے میرے بیٹے سن! (البشری ص ۲۹)  
 (۱۷) لولاک لما خلقت الافلاک۔ (حقیقۃ الوحی ص ۹۹)  
 (۱۸) میرا الہام ہے وما یطق عن الہوی (اربعین ص ۳)  
 (۱۹) وما ارسلناک الا رحمة للعالمین (حقیقۃ الوحی ص ۸۲)  
 (۲۰) انک لمن المرسلین۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۷)  
 (۲۱) اتانی مالک یوت احد امن العالمین۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۷)  
 (۲۲) اللہ مملکت یقوم اینما قمت (ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۷)  
 (۲۳) مجھے خوش و خوش رہا ہے انا اعطیتک الکوفہ۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۸۵)  
 (۲۴) میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہو بہو اللہ ہوں راہتی فی المنام عین اللہ وثیقت انی ہو  
 فخلقت السموات والارض۔ (آئینہ کمالات مرزا ص ۵۶۲، ۵۶۵)  
 (۲۵) میرے مرید کسی غیر مرید سے رخصت یا باکریں (فتاویٰ احمدیہ ص ۷)  
 جو شخص مرزا قادیانی کا ان اقوال میں مصدق ہو اس کے ساتھ مسلم غیر مصدق کا رشتہ زوجیت کرنا  
 جائز۔ چہا نہیں؟ اور تصدیق بعد نکاح موجب افتراق ہے یا نہیں؟ بیوا تو جروا

(جواب ۳۴۸) مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ اقوال جو سوال میں نقل کئے گئے ہیں اکثر ان میں سے میرے  
 دیکھے ہوئے ہیں۔ ان کے مدد بھی ان کے بے ثبوتوں ایسے ہیں جو ایک مسلمان کو مرتد بنانے کے لئے کافی

ہیں۔ پس خود مرزا صاحب اور جو شخص ان کا ان کلمات کفریہ میں مصدق ہو سب کافر ہیں (۱) اور ان کے ساتھ اسلامی تعلقات مناکحت وغیرہ رکھنا حرام ہے۔ (۲) تعجب ہے کہ مرزا صاحب اور ان کے جانشین تو اپنے مریدوں کو غیر مرزائی کا جواز دے رہے ہیں مگر حرام باتیں اور غیر احمدی انہیں مسلمان سمجھ کر ان کے ساتھ رشتے بنا کر رہے ہیں۔ آخر غیرت بھی کوئی چیز ہے۔

مرزائیوں کے ذبح کا حکم

(سوال) جو شخص احمدی فرقہ (المعروف مرزائی فرقہ) سے تعلق رکھنے والا ہو۔ خواہ مرزا انجمنی کو نبی مانا ہو یا محمد و دہلی وغیرہ اس کے ہاتھ کا مذبح حلال ہے یا حرام؟

المستفتی نمبر ۳۶۹ عبد اللہ (بھاولپور)

(جواب ۳۶۹) اگر یہ شخص خود مرزائی عقیدہ اختیار کرنے والا ہے یعنی اس کے ماں باپ مرزائی نہ تھے تو یہ مرتد ہے اس کے ہاتھ کا ذبح درست نہیں۔ لیکن اگر اس کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک مرزائی تھا تو یہ اہل کتاب کے حکم میں ہے اور اس کے ہاتھ کا ذبح درست ہے۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی۔

قادیانی اور ماہوری دونوں جماعتیں کافر ہیں۔

(السوال) بعض مقتدرہ بااثر مسلمان مرزا قادیانی اور اس کے مریدوں کو پوری قوت سے مسلمان کہتے ہیں۔ ان سے فیصلہ ہوا تھا کہ مندرجہ ذیل پانچ علمائے کرام سے فتویٰ حاصل کر لیا جائے۔ مولانا ابوالکلام صاحب آزاد۔ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب۔ مولانا سید سلیمان صاحب ندوی۔ حضرت مولانا حسین احمد صاحب۔ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ اس سلسلہ میں مولوی محمد داؤد صاحب پلیدر قصور نے آجانب کی خدمت اقدس میں ایک استفتاء ارسال کیا تھا۔ ان کا جواب موصول ہو چکا ہے۔ چونکہ وہ جواب آجانب کے قلم مبارک سے نہ تھا اس لئے فریق ثانی نے اس کو قبول کرنے میں تامل کیا۔

المستفتی نمبر ۳۹۱ حلقہ عبدالغفور۔ میونسپل کمشنر کورٹ بدر الدین قصور۔ ۱۳ ربیع الاول

۱۳۵۴ھ ۶ جون ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۹۰) مرزائے قادیانی نے اپنی تالیفات میں نبوت مجددیت، محدثیت، مسیحیت مجددیت کا اتنی صراحت اور اتنی کثرت سے دعویٰ کیا ہے کہ اس کا انکار یا اس کی تاویل ناممکن ہے۔ خاتم المرسلین ﷺ کے بعد

۱۔ کیونکہ رضا بالکھر حضرت۔ (قاضی خان علی حاشیہ الحدیث باب ما یؤکف کفر من المسلمین: ۳، ۵۵۷ ما جدید) "و کذا فی المرقاة لملا علی القاری وفيه اذرای مکرراً معلوماً من الدین بالضرورة فلم یکره ولم یکره ورضی به واستحسہ کان کافراً" (ج ۹ ص ۳۸۸ ما جدید متن)

۲۔ "ما یؤکف کفر ابطال العمل والکحاح۔" (الدراختار علی حاشیہ: المختار باب المرتد ۴، ۳۴۴ طبع)

۳۔ "وعن ابی علی انه تحدی ذبیحة ان کان بائناً فانهم کاهل الذمة وان کان بائناً من اهل العذل لم یحل لانیهم بمنزلة المرتدین۔" (الدراختار، کتاب مذاکرہ ۲۰، ۳۹۸ طبع)

نبوت کا دعویٰ کرنا کفر ہے۔ (۱) امت اسلامیہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی مدعی نبوت کو دائرہ اسلام میں داخل کرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں، خواہ وہ نبوت ظلیہ بروز یہ جزئیہ کی تاویلات ریکھ کر پناہ لے یا کھلم کھلا نبوت تشریعیہ کا مدعی ہو۔ مرزا قادیانی کے کفر کی لور بھی وجود ہے۔ مثلاً عیسیٰ علیٰ نبیہا ولیہ السلام کی توہین۔ معجزات قرآنیہ کا انکار اور ناقابل اعتبار تاویلات سے ان کو رد کرنا استہزا کرنا۔ اور چونکہ یہ امور مرزا صاحب کی تالیفات میں آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہیں اس لئے لاہوری جماعت کا انکار اور تاویلیں بھی لاہوری جماعت کو کفر سے نہیں چھپا سکتیں۔ اگرچہ یہ دونوں جماعتیں اسلام کی مدعی ہیں، لیکن عالم اسلامی کے معتمد ملیہ علماء ان دونوں کو ملت اسلامیہ سے خارج قرار دے چکے ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔

- (۱) قادیانیوں سے میل جول، رشتہ ناتاننا جائز ہے۔  
 (۲) قادیانیوں کے ساتھ قائم شدہ رشتوں کو ختم کرنا ضروری ہے۔  
 (۳) قادیانیوں کے عقائد جاننے کے باوجود ان کو مسلمان سمجھنے والے اسلام سے خارج ہیں۔

(السوال) آج کل نئے فیشن کے تعیم یافتہ نوجوانوں کی حالت یہ ہے کہ ان کو اپنے مذہب و عقائد کی توہین کم خبر ہوتی ہے، مساوات وہ لوگ آج کل کے عقائد باطلہ و افعال منوعہ کے مرتکب ہو جاتے ہیں چنانچہ فی زمانہ قادیانیوں کا سلسلہ عام ہو رہا ہے، اور عموماً ان کو لوگ کلمہ گو کہہ کر مسلمان سمجھتے ہیں۔ اور باوجود ان کے عقائد کفر یہ عام ہو جانے کے پھر بھی ان سے پرہیز اور اجتناب نہیں کرتے۔ اور اگر ان سے سما جائے کہ ان لوگوں سے چٹا چاہئے کیونکہ ان کی صحبت کا برا اثر پڑتے پڑتے ایک روز ان کے عقائد کی خرابی کا دل میں احساس بھی باقی نہیں رہتا۔ لیکن یہ لوگ نہیں مانتے اور ان کو برا بھی نہیں سمجھتے بلکہ اپنی رشتہ داری یا ذاتی اغراض کی وجہ سے غلام رکھتے ہیں اور نبوت یہاں تک گنج جاتی ہے کہ وہ ان کے اس قدر حامی اور مددگار ہو جاتے ہیں کہ اصل قادیانی بھی ان سے زیادہ ان کے عقائد باطلہ کی تائید نہیں کر سکتے۔ ہذا دریافت طلب یہ امر ہے کہ۔

- (۱) آیا قادیانی یا جوان کو اچھا سمجھیں ان سے میل جول رشتہ ناظر کرنا ان کے ساتھ ٹٹھکانا اچھا اور ان کی اعانت و مدد کرنا کیسا ہے؟

(۲) نیز جو رشتہ اپنے ۷ بولہ کے ساتھ ہو گئے ہیں ان کو باقی رکھنا بہتر ہے یا ان سے تعلق منقطع کر کے نیمے ذریعہ دیندار مسلمانوں کے ساتھ تعلقات قائم کرنا بہتر ہے؟

(۳) اگر کوئی شخص باوجود سمجھانے اور باوجود شرعی حکم پہنچانے اور باوجود قادیانی کے عقائد باطلہ کو جان لینے کے بھی ان کے ساتھ غلام رکھے اور ان کو اچھا سمجھے اور ان سے ملیجہ گی کو گوارہ کرے بلکہ بچے کے

دیندار مسلمانوں کو برا سمجھے، ایسے شخص سے میل جول رکھنا چاہئے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۵۶۸ عبد الرحمن (ریاست حیدر) ۱۰ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ مطابق ۱۱ اگست ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۵۱) (۱) قادیانی فرقہ جمہور علمائے اسلام کے فتوے کے بموجب دائرہ اسلام سے باہر ہے۔ اس لئے اس فرقہ کے ساتھ میل جول اور تعلقات رکھنا سخت مضر اور دین کے لئے تباہ کن ہے۔ اس حکم میں قادیانی اور باہوری دونوں برابر ہیں۔

(۲) اگر نادانستگی سے ان لوگوں کے ساتھ رشتہ ہو گیا ہو تو معلوم ہونے پر اسے منقطع کر دینا لازم ہے تاکہ خدا اور رسول کی نافرمانی اور آخرت کے وبال سے نجات ہو۔

(۳) جو لوگ کہ قادیانیوں نے عقائد کفریہ سے واقف ہوں اور پھر بھی ان کو مسلمان سمجھیں وہ گویا خود بھی ان عقائد کفریہ کے معتقد ہیں۔ ان لئے وہ بھی اسلام سے خارج اور قادیانیوں کے زمرے میں شمار ہوں گے۔ دیندار مسلمانوں کو ان سے بھی میلحد کی اور ہیز اری کا سلوک کرنا چاہئے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ، دہلی

شاخ شہدہ انبیاؑ نمبر ۲۰ اگست ۱۳۵۲ء

(جواب ۳۵۲) قادیان کے نبی کے مقلد (دونوں باہوری احمدی اور قادیانی) اسلام سے خارج ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور بہت سے کام مسلمان کے مذہب کے خلاف کئے۔ ان وجوہ سے وہ تمام علمائے اسلام کے نزدیک اسلام سے خارج سمجھے جاتے ہیں۔ اور دونوں فرقے جو کہ یقین کرتے ہیں کہ مرزا صاحب ہادی تھے یا مسیح موعود تھے یا مہدی تھے یا امام وقت تھے اس لئے وہ لوگ اپنے مقتدا کے مانند ہیں اور وہ لوگ کافر ہیں۔ اور باہوری جماعت بھی یقین کرتی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی قابل تخلید تھے وہ بھی کافر ہیں۔

محمد کفایت اللہ (صدر جمعہ علمائے ہند) ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ مطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۳۵ء

قادیانیوں کے بارے میں فتویٰ کی تصدیق۔

(السوال) متعلقہ فتویٰ مذکورہ ہماری نظر سے ایک فتویٰ جو قادیانیوں کی بابت انگریزی میں بمبئی کا چھپا ہوا نظر سے گزرا ہے۔ ہمارے بعض احباب فرماتے ہیں کہ یہ مولنا کفایت اللہ کا فتویٰ نہیں ہے۔ ہم یہ فتویٰ انگریزی کا جناب کی خدمت میں ارسال کر رہے ہیں۔ اگر یہ فتویٰ آنجناب کا ہو تو مرزا فرما کر اس کی پشت پر اپنی مہر اور دستخط وغیرہ کر کے بھیج دیں۔

المستفتی نمبر ۶۲۷ حافظ وزیر محمد (دارجلنگ) ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ مطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۵۳) ہاں اس فتویٰ میں جو جواب مرزائی فرقہ کے دونوں گروہ (باہوری و قادیانی) کے متعلق درج ہے اس کا مضمون صحیح ہے۔ اور اصل جواب میرا لکھا ہوا تھا جس کا انگریزی ترجمہ کر کے شائع کر دیا گیا ہے۔

محمد کفایت اللہ



- (۱) مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کا حکم۔  
(۲) قادیانیوں سے قطع تعلق ضروری ہے۔

(السوال) (۱) علمائے اسلام مطابق شریعت مرزا غلام احمد قادیانی کو کیا سمجھتے ہیں؟ (۲) ان کا پیرو کیب ہوگا؟  
(۳) مسلمانوں کو مرزا نیوں سے قطع تعلق کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ (۴) اور قطع تعلق کہاں تک ہے؟  
المستفتی نمبر ۴۳۳ مسلمان بھدر لول۔ ۸ اذلیقہ ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۳ فروری ۱۹۳۶ء  
(جواب ۳۵۴) (۱) تبہور علمائے اسلام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو لاجہن کے دعوائے نبوت اور توہین انبیاء کے دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں۔ (۲) ان کے پیروؤں اور ان کو سچا ماننے والوں کا بھی یہی حکم ہے۔ (۳) ہاں اگر دین کو فتنہ سے محفوظ رکھنا چاہتے ہوں تو قطع تعلق کر لینا چاہئے۔ (۴) ان سے رشتہ ناک کرنا ان کے ساتھ خلط ماطر رکھنا جس کا دین اور عقائد پر اثر پڑے ناجائز ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

قادیانیوں کے ہاں کھانا کھانے والے کا حکم۔

(السوال) یہاں قادیانی لوگ ہیں۔ مگر بڑے بے شرم ہیں۔ ان کو کتنا جواب دیں مگر وہ لوگ نہیں مانتے اور ان کے ہاں جو شخص کھانا کھا آ یا اس کے لئے کیا کرنا ہونی چاہئے؟  
المستفتی نمبر ۸۰۶ فشی مقبول احمد (پھلوئی) ۷ ارزی اجمہ ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۲ مارچ ۱۹۳۶ء  
(جواب ۳۵۵) قادیانیوں کے یہاں جس شخص نے کھانا کھا ہے اس سے توبہ کر لی جائے کہ آئندہ ایسا نہیں کرے گا۔ اور قادیانیوں کے ساتھ کھانا چنار کھنا خطرناک ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

نسل مرزائی اہل کتاب ہیں۔

(السوال) آنجناب نے مرزائیوں کے متعلق ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا ہے کہ نسل مرزائی کو اہل کتاب کا حکم دیا جائے گا۔ یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ کیسے اہل کتاب ہو سکتے ہیں۔ مفصل دل کھل کر ارشاد فرمائیں۔  
المستفتی نمبر ۸۳۱ مولوی محمد انور (شیل جاندھر) ۱۳ محرم ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۳۶ء  
(جواب ۳۵۶) نسل مرزائی اسی طرح اہل کتاب کے حکم میں ہیں جس طرح یسود نصاریٰ۔ شامی میں اس مسئلہ کی بحث ہے اور یہی رائج ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

غلام احمد قادیانی کی تصدیق کرنے والا اور اپنے آپ کو ہندوؤں کا لو تار مانتے والا کافر ہے۔  
(السوال) ایک بزرگ جو اپنے آپ کو اللہ والا اور روحانیت کا بادشاہ جتاتے ہیں، مرزا غلام احمد صاحب کے معتقد اور موجودہ جماعت احمدیہ کے قائل ہیں۔ قوم ہندو کے ایک فرقے کے لو تار ہونے کے مدعی اور

ماصور جماعت احمدیہ کے محتسب۔ مذکورہ اعتقاد رکھنے والے کی رائے امور شرعیہ میں کیا حیثیت رکھتی ہے۔  
ایسے بزرگ کا شرعی معاملات میں اعتماد کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۷۰۷۸ سلطان احمد خاں (دار) ۲۳ محرم ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۳۶ء  
(جواب ۳۵۷) جو شخص خادم احمد قادیانی کو مانے اور ان کے دعووں کے تصدیق کرے اور اپنے آپ کو لوہار  
بتائے وہ گمراہ اور اسامہ سے خارج ہے۔ (اس کی بات ماننا اور اس کو پھر ماننا یا اس کی جماعت میں شریک ہونا حرام  
ہے۔ مسلمانوں کو اس سے قطعاً محترماً اور مجتنب رہنا چاہئے۔ محمد کفایت اللہ

تبلیغ کے لئے قادیانیوں کو چند دینیاجازتیں۔

(السوال) کسی فتنہ میں سے بچو کہ قوم تبلیغ اسلام کے لئے مندرجہ ذیل انجمن کو دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ اگر دیا  
جائے تو جائز ہے یا ناجائز جب کہ ان کے اعتقاد یہ ہیں۔ فریق اول۔ مولوی محمد علی پارتی جو ابور میں  
”احمدیہ انجمن اشاعت اسلام“ کے نام سے موسوم ہے۔ اور برلن ایشیاء و افریقہ میں اس مشن کے ذریعہ تبلیغ  
کا کام کر رہی ہے۔ فریق ثانی۔ خواجہ جمال الدین کی پارتی جولندن میں دو کنگ مشن کی حیثیت قائم کر کے لندن  
اور اس کے قریب جوار میں اشاعت اسلام کا کام انجام دے رہی ہے۔ ہر دو فریق مرزا غلام احمد قادیانی کے  
معتقد ہیں۔ فریق اول مرزا غلام احمد قادیانی کو چودھویں صدی کا مجدد مانتے ہیں، نبی نہیں مانتے اور ان کا  
اعتقاد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد مجدد آئیں گے نبی نہیں آئیں گے۔ حدیثوں میں جو نزول مسیح کا ذکر  
ہے اسے وہ درست مانتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ چونکہ قرآن کریم حضرت مسیح کی وفات کا ذکر صاف الفاظ میں  
فرماتا ہے اس لئے وہ اس سے مراد ایک مجدد کا مثل مسیح ہو کر ظاہر ہونا چاہتے ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو  
چودھویں صدی کا مجدد اور نزول مسیح کی فتنہ گوئی کا مصداق مانتے ہیں۔ اور یہ اشعار حسب ذیل مرزا غلام  
احمد قادیانی کی شان میں فرماتے ہیں۔ اے مسیحا کہ برافلاک مقامش گویند لطف کردی کہ ازیں خاک نمایاں کر  
دی۔ فریق ثانی قریب قریب یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ خود کو پکارتے ”حق المذہب“ کہتے ہیں۔ صحیح صورتوں میں  
اسلام کی تبلیغ کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ تو یہاں ہر دو فریقین میں سے کوئی اسلام کی تبلیغ کا کام صحیح معنوں  
و صورتوں میں انجام دے رہا ہے۔ کیا ان ہر دو فریقین میں سے کسی بھی ایک فریق کو تبلیغ کے لئے بچہ رقوم  
اس فتنہ میں سے دی جائے تو کیا مسلمانان عالم و علمائے اسلام کے نزدیک مذہبی نقطہ نظر سے حذف سمجھ  
جائے گا۔

المستفتی نمبر ۱۱۳۵ متولیان اوقاف حاجی اسماعیل حاجی یوسف احمد تباوی۔ مبین ایجوکیشنل

ٹرسٹ فنڈ بمبئی ۸۲ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ مطابق ۷ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۵۸) یہ دونوں جماعتیں احمدی قادیانی فرقہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور ایک ایسے شخص سے

مسلمانوں کو روشناس کرائی اور اس کے حلقہ ارواح میں داخل کرتی ہیں جس نے جمہور اسلام کے علم و تحقیق کے بموجب نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور اس کے مرکزی مقام میں اس کے جانشین اور خلف اس کو نبی اور رسول ہی مانتے ہیں اور منوانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس کا اپنا لفظ پھر دعوائے نبوت میں اتنا صاف اور واضح اور روشن ہے کہ محمد صلی پاری یا خواجہ کمال اندین پاری کی تاویلات تحریف سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں۔ اور یہ دونوں پارٹیاں ممالک یورپ میں احمدی تبلیغ کرتی ہیں۔ اسلامی تبلیغ کا محض نام مسلمانوں سے چندہ لینے کے لئے ہے۔ ورنہ ان کا ذاتی نصب العین قادیانی مشن کی تبلیغ ہے۔ پس مسلمانوں کو ہرگز جائز نہیں کہ وہ کسی قومی تعلیمی فتنہ سے بدھ اپنی جیب خاص سے بھی ان کو چندہ دیں۔ ایسا کرنے میں وہ قادیانی نبوت کا ذبح کی اعانت و امداد کے گنہگار اور مواخذہ وار ہوں گے۔ محمد کفایت اللہ کا اللہ لدہ دہلی۔

کلمہ پڑھ کر مرنے والے قادیانی کا اہلسنت کو جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

(السوال) ایک شخص جو مرزائی عقائد رکھتا تھا مگر نہایت نیک اور پابند صوم و صلوة علم احادیث و فقہ سے واقف عالم ربانی کے خصائل و ثنائیں بے متصف مغرب کی نماز کے لئے وضو کیا اور روزہ افطار کرنے کے انتظار میں مصیے پر روزانہ ہو کر بیٹھا کہ اچانک دل میں غمیراٹ ہوئی اور بآواز بلند اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبده و رسوله پڑھا۔ حالت بدل گئی اور اسی حالت میں روزہ افطار کیا۔ پھر دو چار منٹ میں ہی روح نفس عصری سے پرواز کر گئی۔ اہل سنت و اجماعت نے اس کا جنازہ پڑھا۔ کیا جنازہ پڑھنے والوں پر کوئی شرعی تعزیر عائد ہو سکتی ہے یا نہیں۔ نیز فرمان نبوی ﷺ الصلوٰۃ علیٰ ہر وفاجو کیسے لوگوں کے لئے ہے۔

المستفتی نمبر ۲۰۵۱ محمد اسماعیل صاحب (جہلم) ۱۵/۱۸ رمضان ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۰ نومبر ۱۹۳۷ء (جواب ۳۵۹) مرزائی عقائد رکھنے والے یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت پر ایمان لانے والا اسلامی اصول سے خارج از اسلام ہے۔ اس کے جنازے کی نماز پڑھنا درست نہیں تھا۔ (۱) اس کے انتقال کے وقت کے یہ حالت جو سوال میں مذکور ہیں اس کے غیر اسلامی عقیدے کو بدل نہیں سکتے۔ محمد کفایت اللہ کا اللہ لدہ دہلی

اسلامی انجمن میں قادیانیوں کو ممبر بنانا۔

(السوال) (۱) کسی اسلامی انجمن میں قادیانیوں کو ممبر بنانا شرعی کیا حکم ہے۔ (۲) اگر کثرت رائے اور متفقہ رائے سے یہ تجویز منظور ہو جائے کہ قادیانیوں کو بھی ممبر بنایا جائے پھر اس انجمن میں شریک ہونا یا اس کی امداد کرنا کیسا ہے۔

المستفتی نمبر ۲۰۴۲ احمد صدیق (کراچی) ۳/۱۳ رمضان ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۸ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۶۰) (۱) قادیانیوں کو کسی انجمن میں ممبر نہ بنایا جائے۔ (۲) ہرگز نہیں۔ بلکہ اس انجمن سے علیحدہ ہو جانا چاہئے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

کیا قادیانی مرتد ہے؟

(از اخبار المجتبیٰ سر روزہ دہلی مورخہ ۱۶ ارد مہر ۱۳۲۸ء)

(السوال) یہ گروہ جو قادیانی و احمدی کے نام سے مشہور ہے حقیقتہ مرتد ہے؟ اگر مرتد ہے تو ان لوگوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا چاہئے؟  
(جواب ۳۶۱) جو شخص سے مسلمان ہو پھر قادیانی ہو جائے وہ مرتد کے حکم میں ہے۔ اور جو ہندو نے مشہور سے ہی قادیانی ہو وہ اگرچہ دوزخ و نرہ سلام سے خارج ہے مگر مرتد کے حکم میں نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ غفر لہ۔

## فصل پنجم فرقہ مودودی

کیا جماعت اسلامی والے گمراہ ہیں؟

(السوال) محترمی و مکرمی مفتی صاحب مدظلہ العالی۔

سلام، ملیمہ و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مولانا حبیب الرحمن صاحب لدھیانوی نے جناب کے اسم گرامی سے یہ فتویٰ موسوم کیا ہے کہ مولانا ابوال علی مودودی نے جماعت اسلامی سے متعلق حضرات کافر ہیں۔ میں صرف یہ جانتا چاہتا ہوں کہ کیا یہ بات درست ہے کہ جناب نے جماعت اسلامی کے متعلق ایسا فتویٰ صادر فرمایا ہے تو پھر خاکسار بلا چون و چرا اس کو تسلیم کر لے گا۔ اس لئے کہ جناب کی ذات والا صفات پر بندہ کو کامل اعتماد ہے کہ آپ دین کے معاملہ میں امت محمدی کے کسی فرد کو کسی حامت میں گمراہ نہ کریں گے۔

المستفتی خادم میر مشتاق احمد۔ روناہال۔ اردو بازار۔ دہلی۔

(جواب ۳۶۲) مکرمی جناب میر صاحب! السلام ملیمہ و رحمۃ اللہ و برکاتہ، مولوی ابوال علی مودودی اور ان کی اسلامی جماعت کے متعلق میں نے گمراہ ہونے اور سلام میں ایک فتنہ ہونے کا بیان تو دیا ہے۔ کافر ہونے کا بیان ابھی تک نہیں دیا ہے۔ تاہم فتنہ قوی و رہبت اندیشہ ناک ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی ۹ جون ۱۳۵۰ء

جماعت اسلامی کارکن بنانا جائز ہے۔

(السوال) مودودی صاحب کے زیر اثر جو جماعت اسلامی ہے اس میں شرکت کرنا ان سے تحقق رکھنا ان کی تصانیف پڑھنا کیسا ہے؟

(جواب ۳۶۳) مودودی جماعت کے افسر مولوی ابوال علی کو میں جانتا ہوں۔ وہ کسی معتبر اور معتمد مدعی عالم کے

شاگرد اور فیض یافتہ نہیں ہیں۔ اگرچہ ان کی نظر اپنے مطالعہ کی وسعت کے لحاظ سے وسیع ہے۔ تاہم دینی رجحان ضعیف ہے۔ اجتہادی شان نمایاں ہے۔ اور اسی وجہ سے ان کے مضامین میں بڑے بڑے علمائے اہل اسلام کے صحابہ کرام پر بھی اعتراضات ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو اس تحریک سے علیحدہ رہنا چاہئے اور ان سے میل جول ربط و اتحاد نہ رکھنا چاہئے۔ ان کے مضامین ظاہر و کشف اور اچھے معلوم ہوتے ہیں مگر ان میں ہی وہ باتیں دل میں بیدہتی جاتی ہیں جو طبیعت کو آزار کر دیتی ہیں اور بزرگان اسلام سے بدظن بنا دیتی ہیں۔ محمد کفایت اللہ کا ان اللہ۔ دہلی

## فصل ششم فرقہ مہدویہ

فرقہ مہدویہ کا مذہب حرام ہے۔

(السوال) فرقہ مہدویہ جو یہ کہتے ہیں کہ توبہ کا دروازہ بند ہو گیا ان کے ہاتھ کا مذہب جائز ہے یا نہیں؟  
(جواب ۳۶۷) فرقہ مہدویہ جو اطراف دکن میں پایا جاتا ہے، کافر ہے۔ اس کے ہاتھ کا مذہب جائز نہیں (۱)

## فصل ہفتم فرقہ حران (سندھ)

(۱) انسان کو خدا سمجھنے، شعائر اللہ کی توہین کرنے اور قبر کو سجدہ کرنے والے ملحد اور زندیق ہیں۔  
(۲) ایسے لوگوں کے ساتھ رشتہ ناتا کا حکم۔

(السوال) ایک مستند صحیح جس کے ہزاروں مرید ہیں چند سال سے اپنے دادا پر اس طرح درود پڑھاتا ہو اللہ صلی علی محمد الزمان السدھی اللہ الواری۔ (۲) اپنے دادا کے ساتھ جل جلالہ وجل شانہ نے تنقید کرتا ہو اور اس کو انسانی صورت و جسمانی جامے میں اللہ سمجھنے کی تعلیم دیتا ہو اور اس کے بعد رکن چہارم اسلامی یعنی حج بیت اللہ کی نقل اتار کر شعائر اللہ کی اس طرح توہین کرتا ہو کہ ایک قصبہ کو نکد اور اس کے نزدیک ایک گاؤں کو مدینہ ایک کو یمن کو چاہ زمزم اور ایک میدان کو عرفات اور ایک قبرستان کو جنت البقیع کے نام سے موسوم کر کے نوذی الحج کے دن تین بجے ایک کثیر اجتماع کے سامنے ایک بڑے ممبر پر خطبہ حج پڑھاتا ہو اور اختتام حج مصنوعی پر اپنی زبان سے حاضرین کو حج مبارک دیتا ہو اور بطور مند مریدوں کو حج مبارک کا سر شکیکت دیتا ہو اور اپنے دوا کو مقبرہ کا طواف و سجدہ کرتا ہو اور اس کے اشعار پڑھاتا ہو جن میں چند بطور نمونہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

نور ذاتی کا مدراس اوصاف حسنہ شد پدید  
شد ظہور شریں مکان و قصبہ نور القری  
در نواری نور حق شاہ نمایاں آمدہ  
آدم و نوح و خلیل و نور رحماں آمدہ

اے ملقب با محمد سید شاہ زہن! اے امام الرسل مظهر مصطفیٰ تاج شہاں  
مالک ملک نبوت ہم ولایت آمدہ در جہاں میں نور ذاتی مجسم آمدہ

(۱) ایسے پیر اور اس کے مریدوں کے متعلق شرعاً کیا حکم ہے؟ (۲) ایسے پیر اور اس کے مریدوں  
سے رشتہ ناتہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (۳) اور جن سے رشتہ ناتہ ہو چکا ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ (۴) ان  
تمام حالات و دھنوں کا حکم رکھنے کے بلوجود کوئی شخص پیر سے یا پیر کے کسی مرید سے رشتہ ناتہ کرے تو شرعیاً  
حکم ہے؟

المستفتی نمبر ۱۶۶۱ احمد صدیقی مدیر اخبار رہبر سندھ کراچی

(جواب ۳۶۵) یہ پیر اور اس کے مرید جو ان عقائد شیعہ کے معتقد ہوں طہ اور زندقہ میں۔ (۱) ان زنادقہ سے  
عہدہ رہنا واجب ہے اور ایسے فائدہ العقیدہ لوگوں سے رشتہ ناتہ کرنا ناجائز ہے۔ لیکن اس کے اقرب میں سے  
اگر کوئی شخص ان عقائد شیعہ کا معتقد نہ ہو تو محض پیر کا رشتہ دار ہونے کی وجہ سے اس پر یہ حکم عائد نہ ہو گا۔ (۲)  
محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی ۲۷ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۵ اگست ۱۹۳۷ء

(۱) کسی پیر کو امام الرسل اور بیت اللہ کے بجائے اور جگہ حج کرنا کفر ہے۔  
(۲) کفر اور خوف کفر میں فرق۔

(السوال) (۱) کسی پیر کو شاہ نبیان، مالک ملک نبوت، سید انس و جان، امام الرسل سمجھنا اور بجائے کعبۃ اللہ کے  
کراچی میں حج ادا کرنا ایک میدان کو عرفات سمجھنا اور ایک قبرستان کو جنت البقیع کہنا اور ۹ ذی الحجہ کو تین سبے  
ایک بڑے ممبر پر خطبہ حج ادا کرنا یہ باتیں کہنے اور عقائد رکھنے سے انسان کا فر ہو جاتا ہے یا نہیں۔ یہ عقائد کفریہ  
ہیں یا خوف کفر ہے؟ (۲) کفر اور خوف کفر میں کیا فرق ہے؟

المستفتی نمبر ۲۰۴۲ احمد صدیقی (کراچی) ۱۳ رمضان ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۸ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۶۶) (۱) یہ عقائد کفریہ ہیں۔ ان سے ہر مسلمان کو تبری کرنا لازم ہے۔ (۲) کفر کا یقیناً حکم کر دینا  
اس وقت ہوتا ہے جب کہ کوئی شہید باقی نہ رہے۔ اور دلیس میں کوئی شبہ پیش آجائے اور وہاں کہا جاتا ہے کہ خوف  
کفر ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

## چودھواں باب

## تقلید و اجتہاد

کیا مذکورہ خیارات کچھ اہل غیر مقلدین اہل سنت والجماعت میں داخل ہیں؟

(السوال) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و ماہران شرع عین دربارہ غیر مقلدین جن کے قول حسب ذیل ہیں تمام دین اسلام کے احکام حلال و حرام فرض و سنت قرآن کریم و حدیث رسول میں ہیں اور تمام دین آنحضرت ﷺ پر پورا ہو چکا ہے اور یہی قرآن شریف میں ہے تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین تمام امت کے پیشوا ہیں۔ ان کے بعد امام اور مجتہدان کے برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں نرا الہ ہے کوئی اس جیسا نہیں۔ جو کوئی سوا اللہ تعالیٰ کے اوروں سے دعا مانگتے یا ان کو عالم الغیب کہتے ہیں اور مانتے ہیں یا اوروں کا وحیفہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرح کرتے ہیں یا مردوں پر چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔ قبروں پر عرس میلے کرتے ہیں۔ ان کا طوف کرتے ہیں۔ ان مردوں کو حاضر ناظر جانتے ہیں یا ان کو اولاد دینے والا نفع نقصان پہنچانے والا مانتے ہیں، مشرک ہیں۔ ان کا کوئی عمل روزہ نماز عبادت مقبول نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے سچے نبی ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری سب پر فرض ہے اوروں کی اس طرح نہیں۔ بلکہ جو کوئی امام یا صحابی غلطی سے خلاف قرآن و حدیث کے حکم دیوے وہ منہ کے قابل نہیں ہے۔ تقلید شخصی قرآن و حدیث اور صحابہ اور چاروں اماموں اور محدثین متقدمین سے ثابت نہیں۔ تقلید کا حکم نہ رسول خدا ﷺ نے دیا نہ چاروں اماموں نے اور نہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے تقلید جاری تھی نہ اس کا ذکر تھا۔ بلکہ قرآن و حدیث اور چاروں اماموں کے کلام میں اور صحابہ کے عملدرآمد میں تقلید کا لفظ بھی نہیں پایا جاتا جس سے تقلید شخصی جس کا جمل شور ہے سمجھی جودے لہذا یہ تقلید نہ قرآن نہ حدیث نہ صحابہ نہ اماموں سے ثابت اور نہ کہیں اس کا حکم۔ اور بدعت بڑا گناہ ہے اس سے آدمی مردود و خارج از اسلام ہو جاتا ہے۔ اور بدعت وہ کام ہے جس و بعد زمانہ آنحضرت رسالت مآب ﷺ بغیر آپ کے حکم کے اور بعد زمانہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بغیر ان کے عملدرآمد کے دین میں داخل کیا گیا ہے جس کو لازم سمجھ جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ایک طریق و مذہب چھوڑا ہے۔ کئی مذہبوں کی تعظیم و ہدایت نہیں فرمائی۔ اہل سنت والجماعت سے مراد آنحضرت ﷺ کی سنت اور جماعت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تابعدار ہیں۔ جو لوگ کسی بزرگ یا امام وغیرہ کی اطاعت و فرمانبرداری کو لازم جانتے ہیں حدیث پر بھی جبھی عمل کرتے ہیں اور اسی حدیث پر کرتے ہیں جس پر ان کے امام و مرشد نے کہا ہو یا عمل کیا ہو۔ ورنہ حدیث سے بھی انکار و نفرت و ضد ہے۔ وہ رسالت کے مخالف ہیں۔ ان کا کسی حدیث پر عمل کرنا بھی حدیث اور رسول کی عزت اور قدر اور بزرگی کی وجہ سے نہیں ہو تا بلکہ کسی اور کی عزت کی وجہ سے ورنہ وہ سب حدیثوں پر عمل کرتے۔ سب امامان و بزرگان دین کی عزت دل میں رکھنی چاہئے۔ کوئی کلمہ ان کے حق میں سب و دشمن یا مذمت کا نہ کرنا چاہئے۔ اتباع رسول ﷺ و سبیل مومنین کو اختیار کرنا چاہئے۔ تمام امت محمدیہ میں قرن اولی یعنی جماعت

صحابہ کرام قرآن و حدیث مسلم و مستقل پیشوا اور اماموں کی جماعت ہے۔ جن کی اتباع و متابعت اور پیروی حکم شرعی ہے۔ سو ولسیان و غلطی اس امت کی معاف ہے۔ حالت خلاف قرآن و حدیث پر پیش کرنا ضروری ہے اول وقت نماز پڑھتے ہیں۔ اور جہری نمازوں میں مقتدی و امام بعد ختم سورہ فاتحہ امین آواز سے کہتے ہیں۔ اور سورہ فاتحہ ضرور پڑھتے ہیں۔ امام ہو یا مقتدی یا تھا۔ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اٹھاتے ہیں۔ جس طرح نیت باندھتے وقت اٹھاتے ہیں۔ اور نماز ٹھہرا ٹھہرا کر پڑھتے ہیں۔ از روئے شرع شریف یہ اچھے مسلمان سنی ہیں یا نہیں۔ اور ان کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ اور ان کے وعظ سننے اچھے ہیں یا ناجائز؟ اور ان سے مناسک اسلام کام کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ بیوا تو جرو۔

(جواب ۳۶۷) غیر مقلدین جن کے خیالات سوال میں مذکور ہیں اصولاً تو اہل السنۃ و الجماعۃ میں داخل ہیں۔ اور اشخاص کے خلاف سے اگر ان میں کوئی فرد ائمہ مجتہدین کو سب و شتم کریں یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بدعتیں نکالیں یا سلف صالحین کو برا بھلا کہیں یا مسلمانوں کو بعض معمولی کوتاہیوں پر مشرک و کافر بنائیں یا اہل مطلقہ کا دعویٰ کریں تو میرا اپنا عقیدہ یہ ہے کہ ان باتوں کی ذمہ داری انہیں افراد پر ہوگی جن سے سزا ہو۔ نہ یہ کہ عام غیر مقلدوں کو موقوفہ زام نہایتا جائے یا نفس ترک تقلید پر اہل سنت و الجماعۃ سے خارج ہونے کا حکم لگایا جائے۔

رہے یہ مسائل جن کا سوال میں ذکر ہے، ان میں بہت سے مسائل تو متفق علیہ ہیں اور بہت سے مختلف ہیں اور بعض ہمارے خیال میں افراط و تفریط پر مبنی ہیں۔ ان کی تفصیل کا نہ یہ فتویٰ متحمل ہے اور نہ مسائل کا سوال ان سے متعلق ہے۔ اس لئے ان تمام افعال کی حوصلہ تصویب نہیں کی جاسکتی۔ اور نہ عام غیر مقلدوں کو اہل السنۃ و الجماعۃ سے خارج کیا جاسکتا ہے اور نہ بالعموم ان سے اسلام کام کرنا جائز نہایتا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ۔ دہلی ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۵ء

مقلدین کو مشرک کہنے والے کی امامت کا حکم۔

(السوال) ایک شخص فقید رہنے والے کو مشرک کہتا ہے۔ سو ایسے شخص کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

مدلل بیان فرمائیں۔ بیوا تو جرو۔

(جواب ۳۶۸) جو شخص کہ فقید کو مشرک کہے وہ خود غلطی ہے۔ اور اگر تمام مقلدین کو مشرک بتائے تو اس کے ایمان کی سلامتی مندوش ہے۔ اس کے پیچھے نماز بھی نہیں ہوتی۔ کیونکہ مطلق تقلید کا ثبوت قرآن مجید و احادیث صحیحہ اور اقوال صحابہ و ائمہ سلف سے یقینی طور پر موجود ہے اور تقلید شخص کا جواز بھی قرآن و حدیث و اقوال صحابہ و ائمہ سلف سے ثابت ہے۔ پس اس کو مشرک کہنا جہالت ہے۔

غیر مقلدین کے ساتھ کھانا پینا کیسا ہے؟

(السوال) غیر مقلدین کے یہاں کھانا پینا اور ان کو کھانا پانا بلا کر اہت جائز ہے یا نہیں؟



المستفتی نمبر ۱۱۳ محمد عنایت حسین۔ کھنور۔ ۲۶ رجب ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۶ نومبر ۱۹۳۳ء  
(جواب ۳۶۹) بلا کراہت جائز ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

اہل حدیث اہل سنت و الجماعت میں داخل ہیں۔

(السوال) اہل حدیث جن کو ہم لوگ غیر مقلد بھی کہتے ہیں مسلمان ہیں یا نہیں؟ اور وہ اہل سنت و الجماعت میں داخل ہیں یا نہیں۔ اور ان سے نکاح شادی کا معاملہ کرنا درست ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۱۷۴ اسماعیل محمود ولی صاحب (سورت) ۲۰ بتاریخ الثانی ۱۳۵۵ھ مطابق ۸ ستمبر ۱۹۳۶ء  
(جواب ۳۷۰) ہاں اہل حدیث مسلمان ہیں اور اہل سنت و الجماعت میں داخل ہیں۔ ان سے شادی بیاہ کا معاملہ کرنا درست ہے۔ شخص ترک تقلید سے اسلام میں فرق نہیں پڑتا اور نہ اہل سنت و الجماعت سے تارک تقلید باہر ہوتا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

(۱) اہل حدیث کو کافر کہنا سخت غلطی ہے۔

(۲) اہل حدیث عورت کے غسل دینے کی وجہ سے میت کا جنازہ نہ پڑھنا۔

(۳) جنازے میں اہل حدیث شامل نہ ہو تو میت جنتی ہے کہنے والے امام کا حکم۔

(۴) کیا اہل حدیث حضرات کا پیسہ مسجد میں خرچ کیا جاسکتا ہے؟

(السوال) (۱) فرقہ اہل حدیث جو فاتحہ خلف الامام آئین بلخیر رفع یدین وغیرہ کرتے ہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھرت کے قائل ہیں ہم ان کو کافر کہہ سکتے ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں تو جو ان کو کافر لکھے یا سمجھے اس کے واسطے کیا حکم ہے؟

(۲) ایک معصوم خنیز لڑکی فوت ہوتی ہے۔ اس کو ایک اہل حدیث عورت غسل دیتی ہے بدینہ وجہ عہدہ کا امام اس کا جنازہ نہیں پڑھاتا۔ کیا اس کا فعل شریعت محمدیہ کے موافق ہے۔ اگر نہیں تو ایسے امام کے واسطے کیا حکم ہے؟ (۳) امام مسجد کہتا ہے کہ میں جس آدمی کا جنازہ پڑھاؤں اور جنازہ میں کوئی اہل حدیث شامل نہ ہو تو وہ آدمی قطعی جنتی ہے۔ کیا یہ سریفکٹ صحیح ہے۔ اگر نہیں تو اس کے قائل کے واسطے کیا حکم ہے؟

(۴) ایک شخص کچھ روپیہ مسجد کی توسیع کے واسطے خرچ کرنا چاہتا ہے مگر مولوی کا کہنا ہے کہ وہ اہل حدیث ہے لہذا اس کا روپیہ مسجد میں خرچ نہیں ہو سکتا مگر جب وہ شخص خود مولوی سے پوچھتا ہے تو مولوی کہتا ہے کہ وہ روپیہ ہم کو دے دو۔ جب اس کا مال مسجد میں حرام ہے تو مولوی کو کھانا کس وجہ سے حلال ہوا۔ ایسے شخص کے واسطے کیا حکم ہے؟

(المستفتی) نمبر ۱۲۸۸ محمد اسماعیل صاحب (امر تر) ۲۳ شوال ۱۳۵۵ھ م ۷ جنوری ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۷۱) (۱) فرقہ اہل حدیث کو کافر مناسخت غلطی ہے۔ اور آنحضرت ﷺ کو بخر سمجھنے کی بنا پر کافر مانا تو خود کافر کہنے والے کو کفر کی تاریکیوں میں گرانے کے لئے کافی ہے، کیونکہ حضور ﷺ کا بخر ہونا قرآن کی آیت

بیانات سے ثابت ہے۔ (۱) (۲) اس بنا پر کہ معصومہ بچی کو ایک اہل حدیث عورت نے غسل دے دیا، اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا سخت جرات اور گناہ کی بات ہے۔ (۳) امام کا دعویٰ کہ میں جس کے جنازہ کی نماز پڑھاؤں اور نماز میں کوئی اہل حدیث شامل نہ ہو تو وہ میت قطعی جنتی ہے، امام کی جہالت پر مبنی ہے۔ یہ شخص اسلامی تعلیم سے بد واقف یا کوئی بے دین ہے۔ (۴) اہل حدیث کا روپیہ مسجد میں خرچ ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر مسجد میں خرچ نہ کر کے اہل حدیث اس پر قبضہ کرنا چاہے تو اس کے روپیہ کو خرچ نہ کرنا مباح ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

- (۱) فاتحہ خلف الامام کا حکم۔
- (۲) کیا نماز میں رفع یدین ضروری ہے؟
- (۳) تراویح کتنی رکعات ہے؟
- (۴) کیا صرف اہل حدیث ہی جنتی ہیں؟

(السوال) (۱) یہاں پر اہل حدیث اور حنفیوں میں جھگڑا ہے۔ بہت سے حنفیوں کو ان کے مولویوں نے اہل حدیث کر لیا ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ الحمد للہ رفع یدین حضرت نے ہمیشہ کیا اور حضرت نے سید پر ہاتھ باندھتے اور یہ بھی تحریر فرمائیے کہ تراویح تہی پڑھی جاتی ہیں۔ مولوی عبدالغفار اہل حدیث کہتے ہیں کہ حضرت ﷺ نے رفع یدین مرتے وقت تک کیا ہے۔ آپ تحریر فرمائیے کہ حضور نے رفع یدین کیا یا نہیں اور تراویح ۸ پڑھیں یا ۲۰ پڑھیں۔ اور اہل حدیث کہتے ہیں کہ میں گروہ جنتی ہے اس کا جواب مع آیت اور حدیث کے تحریر فرمائیے تاکہ مسلمان اس طرف ہو جائیں۔

المستفتی نمبر ۱۵۴۳ مولانا عبدالحق صاحب (منظر ۱) ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۸ جون ۱۹۳۷ء (جواب ۳۷۲) (۱) امام کے چچے مقتدی کو الحمد نہیں پڑھنی چاہئے۔ صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ خلیفہ خدا ﷺ نے فرمایا واذا قرأ فاتحۃ (۲) یعنی جب امام قرائت کرے تو تم خاموش رہو (۲) رفع یدین پہلے رکوع و جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت کیا جاتا تھا لیکن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے ثابت ہے کہ اخیر میں یہ رفع یدین ترک کر دیا گیا تھا۔ (۳) وفات تک حضور ﷺ سے رفع یدین کرنے کا ثبوت نہیں۔ (۴) تراویح کی بیس رکعتیں پڑھنی چاہئیں۔ (۵) آٹھ رکعتیں تہجد کی ہیں۔ تراویح کی بیس رکعتیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ سے ثابت ہیں۔ اور چاروں اماموں میں سے کوئی بیس سے کم کا قائل نہیں۔ (۴) قرآن اور حدیث اور فقہ پر عمل کرنے والے ان شاء اللہ سب جنتی ہوں گے۔ اہل حدیث کا یہ دعویٰ کہ ان کا فرقہ ہی جنتی ہے غلط ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

۱. "قل انما انا بشر مثکم" (احزابہ: ۶۰)

۲. مسلم، باب الشہد فی الصلوۃ: ۱، ۱۷۴ ط قدیمی

۳. ترمذی، باب رفع الیمن عند الركوع: ۱، ۵۹ ط سعید

۴. "وہی عشرون رکعة، وفي الشیعة وهو قول الجمهور"۔ (تذویر الاصاب، مبحث صلوۃ التراويح: ۲، ۴۵ ط سعید)

(۱) امام کا غیر مقلد ہونا نماز باجماعت میں شرکت سے مانع نہیں ہے۔

(۲) غیر مقلد کے پیچھے نماز درست ہے۔

(۳) غیر مقلد کو کافر کہنا درست نہیں۔

(۴) غیر مقلد کے ساتھ تعلقات قائم کرنا جائز ہے۔

(السوال) (۱) زید فرضی جماعت کے برابر مفرد نماز پڑھتا ہے۔ اس کے ساتھ نہیں ملتا۔ کیا اس کی نماز ہوتی ہے یا نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ امام غیر مقلد ہے؟

(۲) کیا موجودہ وہابیوں یا غیر مقلدوں کے خلف نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں۔ اثبات و نفی کی وجہ تحریر فرمائیں؟

(۳) موجودہ وہابیوں یا غیر مقلدوں کو کافر اسلام سے خارج اور جہنمی اور گمراہ کہنا جائز ہے یا نہیں کیا جو شخص یہ الفاظ استعمال کرتا ہے اس پر کوئی حرف منجانب قرآن اور حدیث اور فقہ سے آتا ہے یا نہیں؟

(۴) ان کے ساتھ مصافحہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۵) ان کے ساتھ رشتہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۲۸۹ محمد پنجابی معرفت امیر نواب پشاوری محکم مدرسہ امینیہ ۵ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ

مطابق ۵ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۳۷۴) (۱) نماز تو ہو جاتی ہے مگر وہ ترک جماعت کی وجہ سے گنہگار ہوتا ہے۔ امام کا غیر مقلد ہونا

جماعت میں شریک نہ ہونے کے لئے عذر صحیح نہیں ہے۔ (۲) غیر مقلدوں کے پیچھے خفی کی نماز جائز ہے۔

(۳) غیر مقلدوں کو کافر و ذمہ اسلام سے خارج قرار دینا صحیح نہیں۔ ایسا کہنے والا سخت گنہگار ہوگا۔ کیونکہ تقلید

فی حد ذاتہ کفر نہیں ہے۔ (۴) جائز ہے۔ (۵) جائز ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

(۱) ائمہ مجتہدین کی تقلید درست ہے۔

(۲) کیا تقلید ائمہ سے ترک سنت لازم آتا ہے؟

(۳) حضور ﷺ کی وفات کے بعد تقلید ائمہ کی پیروی کیونکر کی جائے؟

(۴) کیا ائمہ نے اپنی پیروی کا حکم دیا ہے؟

(۵) ائمہ اربعہ کس کے مقلد تھے؟

(۶) ائمہ کی بات شریعت کے موافق ہے۔

(۷) ائمہ کے درمیان بعض مسائل میں اختلاف کیوں ہے؟

(السوال) ہمارے یہاں ایک اہل حدیث غیر مقلد مولوی صاحب آئے اور تقریریں فرمائیں جس میں تقلید

کی رد اکثر بیان کی۔ اس تقریر سے لوگوں کا دل جانب اہل حدیث ہو گیا اور اہل حدیث بننے کے لئے آمادہ

ہیں مگر انتظار آپ کے فتویٰ کا ہے۔ اس لئے ہرے سوال کا جواب جلدی سے دیوں۔

(۱) کیا تقلید ائمہ اربعہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے؟

(۲) تقلید ائمہ اربعہ سے بعض فرمان نبوی بھی چھوٹ جاتے ہیں تو کیا رسول کی پیروی چھوڑ کر امام کی

پیروی کریں؟

(۳) رسول مقبول ﷺ کی وفات کے بعد کوئی امام سو برس کے بعد اور کوئی ذیضہ سو برس کے بعد پیدا

ہوئے تو پھر ان کی پیروی کس طرح کریں؟

(۴) کیا اماموں نے فرمایا تھا کہ ہماری پیروی کرو؟

(۵) کیا اماموں کا بھی کوئی امام تھا۔ ہمیں جب ضرورت ہے تو ان کو کیوں ضرورت نہ ہو؟

(۶) بعض فقہ کی کتابوں میں مسئلہ بیان کرتے ہیں تو ایسا لکھتے ہیں کہ فلاں امام نے ایسا کیا فلاں نے

ایسا کیا۔ رسول مقبول نے یہ فرمایا ایسا کیوں نہیں لکھتے؟

(۷) کوئی امام فرماتے ہیں حرام ہے اور کوئی فرماتے ہیں حلال ہے تو کیا اسلام نے ایسے فرقے بنائے

ہیں؟

المستفتی نمبر ۲۴۹۲ اور ابیم سلیمان صاحب (سوت) ۳۱ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۴ مئی

۱۹۳۹ء

(جواب) قرآن مجید میں ہے فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ (۱) جنی (مسلمانو!) تمہیں علم نہ

ہو تو اہل علم سے دریافت کرو۔ اہل علم میں حضرات ائمہ مجتہدین بدرجہ اولیٰ داخل ہیں۔ ان کی تقلید کرنا اس بنا پر

ہے کہ وہ قرآن وحدیث کے عالم اور ماہر اور مجتہد تھے۔ وہ جو چھ کہتے تھے قرآن اور حدیث کے ماتحت کہتے تھے۔

اس لئے ان کی بات خدا اور رسول کے احکام کے خلاف نہیں ہوتی تھی۔

(۲) ائمہ اربعہ کی تقلید سے حدیث نبوی چھوٹ نہیں سکتی کیونکہ ان چار اماموں کو تمام امت نے مانا ہے کہ یہ

امام عالم مجتہد متبع قرآن وحدیث تھے۔

(۳) جس طرح رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد کوئی محدث سو برس کے بعد کوئی دوسو برس کے بعد کوئی اس

سے زیادہ زمانہ کے بعد پیدا ہوئے اور اس کے بعد انہوں نے حدیث کی کتابیں لکھیں مگر اس سے ان کی کتابیں ضرور

اور ناقابل اعتبار نہیں سمجھی گئی۔ اسی طرح امام ابوحنیفہ ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور امام شافعی ۱۵۰ھ میں پیدا

ہوئے اور خدا نے انہیں عالم اور مجتہد اور امام بنایا اور انہوں نے قرآن وحدیث سے دین کے مسائل استنباط کئے تو

اس میں اعتراض کی کوئی بات نہیں۔

(۴) اماموں نے کہا ہو یا نہ کہہ ہو خدا اور رسول نے حکم دیا ہے کہ اہل علم واجتہاد کی پیروی کرو۔

(۵) اماموں کا علم اور قوت جنت۔ دین کو سمجھنے اور مسائل کا استنباط کرنے کے لئے کافی تھی۔ وہ ہر اور مست

قرآن وحدیث کے مقلد تھے اور ہم ان کے ذریعہ سے قرآن وحدیث کے مقلد ہیں۔

(۶) خداں امام نے ایسا کہا اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ خداں امام نے قرآن وحدیث کا یہ مطلب بیان کیا۔ یہ

مطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ فلاں امام نے اپنی طرف سے یہ بات کہی۔

(۷) یہ اختلاف تو صحابہ میں بھی تھا۔ اور حدیثوں میں بھی ایسا اختلاف ہے کہ ایک حدیث سے ایک چیز کا جواز معلوم ہوتا ہے اور دوسری سے اسی چیز کا عدم جواز۔ پھر مجتہد کا یہ کام ہے کہ وہ یہ بتائے کہ کون سی حدیث قابل عمل ہے اور کون سی منسوخ یا مآذول ہے۔ محمد کفایت اللہ کا ان اللہ۔ دہلی

چاروں اماموں کا مذہب سنت نبوی کے موافق ہے۔

(السوال) اہل سنت والجماعہ کے چار امام ہیں اور چاروں کے چار طریقے ہیں۔ ان چاروں میں سے کون سا امام موافق طریق نبوی ہے۔ باقی تین کے لئے کیا حکم ہے۔

المستفتی نمبر ۲۸۰۲ محمد انعام الحق، دہلی ۸ رمضان المبارک ۱۳۶۵ھ

(جواب ۳۷۵)۔ عمدہ ارادہ اسلام کے اصول و مبادی میں متفق ہیں۔ ایک ذرہ بھر اختلاف نہیں ہے۔ ہاں عملی مسائل میں ان کے اندر اختلاف پایا جاتا ہے۔ وہ اختلاف دراصل اسلام میں نہیں ہے۔ بلکہ آپس کے دماغی تناسب اور رجحانات کا اختلاف ہے۔ رسول کریم ﷺ نے اعمال میں مختلف مدارج تسہیل کی غرض سے طے فرمائے ہیں۔ ان مختلف مدارج کی ترتیب نہ معلوم ہونے یا تسلیم نہ کرنے یا مختلف مقاصد پر محمول کرنے کی وجہ سے آپس میں اختلاف ہو گیا۔ مگر مسائل اور مقصد میں سب متفق ہیں۔ اس قسم کا اختلاف ہر نیک سے نیک کام میں ہو جاتا ہے۔ مثلاً دس آدمی س امر میں متفق ہوتے ہوئے کہ محتاج کو کھانا کھانا ثواب کا کام ہے جب عمل کرنے لگیں تو ایک شخص تو کھانے کی جگہ اس کو نقد پیسے دے دے دوسرا ایک قسم کا کھانا اور تیسرا دوسری قسم کا کھانا دے دوس آدمیوں کے عمل کی دس صورتیں ہو جائیں گی مگر مقصد میں سب متفق ہیں۔ اہل سنت کے چار اماموں میں اسی قسم کا اختلاف ہے۔ حقیقت اسلام میں سب متفق ہیں۔ عملی فریضے کی عملی صورت میں اختلاف ہے۔ اور جو صورتیں اختلاف میں متحقق ہوتی ہیں، وہ سب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں۔ پس ان میں سے کسی ایک صورت کو کسی نے آخری سمجھا اور اس کو عمل کے لئے متعین کر لیا۔ کسی نے دوسری صورت کو۔ دوسری نے سب صورتوں کو جائز سمجھ کر عامل کو اختیار دے دیا کہ جو چاہے اختیار کرے۔ مقصود سب کا اتباع سنت نبویہ ہے۔ اختلاف اس میں ہے کہ کون سی صورت سنت ہے۔ تو یہ اختلاف دین میں نہیں ہے۔ بلکہ لوگوں کے خیال اور تتبع اور تلاش میں ہے اور اس کا دین پر کچھ اثر نہیں۔ محمد کفایت اللہ کا ان اللہ۔ دہلی

مجتہد کی تعریف اور کیا مجتہد ہر زمانے میں ہو سکتا ہے؟

مجتہد کس کو کہتے ہیں؟ مجتہد ہر زمانے میں ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

المستفتی نمبر ۲۵۳۳ محمد ضیاء الحق معلم مدرسہ امینیہ دہلی مورخہ ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۷۵ھ

مطابق ۱۶ اگست ۱۹۵۹ء

(جواب ۳۷۶) مجتہد اس کو کہتے ہیں جس کو قرآن مجید، حدیث شریف اور علوم شرعیہ میں اتنی دسترس ہو کہ وہ احکام شرعیہ کا استنباط کر سکے۔ (۱) مجتہد کا وجود ہر زمانہ میں ممکن ہے۔ مگر فقہائے کرام نے قرآن اول کے مجتہد کے بعد عوام مسلمین کو سلف کے مجتہدین کے اتباع کا حکم اس لئے دے دیا ہے کہ آئندہ دین متین میں ہر مدعی اجتہاد رخنہ اندازی نہ کر سکے۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

کیا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے شرعی مسائل اپنی طرف سے بنائے ہیں؟  
متفقہ ائمہ مجتہدین (سوال و مستجاب نہیں ہوا)

(جواب ۳۷۷) واضح ہے کہ ہم لوگ حضرت سران المذہب امام الامام اعظم ابو حنیفہ کو فی رحمہ اللہ رحمۃ وادب کے پیر و اور مقلد ہیں۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ حضرت امام اعظم کتب اللہ قرآن مجید اور احادیث نبویہ علی صاحبہا فضل السلام وازکی التحیۃ کے اعلیٰ درجے کے عالم اور علوم دینیہ کے اول درجے کے ماہر تھے۔ انہوں نے قرآن پاک اور احادیث سے جو احکام فقہیہ نکال کر فقہ کو مدون کیا ہے وہ صحیح معنوں میں قرآن پاک اور احادیث کا عطر ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت کاملہ کے زوال خزانوں سے فقہ فی الدین کا شوق قدر ذخیرہ انہیں عطا فرمایا تھا۔ اور تفقہ فی الدین میں ان کی رفعت شان نہ صرف احناف بلکہ علمائے مذاہب اربعہ کے نزدیک مسمم ہے۔ اس لئے ان کے بتائے ہوئے اور نکلے ہوئے احکام پر عمل کرنا عین قرآن و حدیث پر عمل کرنا ہے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ہمارا یہ خیال و عقیدہ ہرگز نہیں کہ امام ابو حنیفہ کو منصب تشریع احکام حاصل ہے۔ یعنی احکام شرعیہ محض اپنے قیاس و رائے سے وہ بنا سکتے ہیں یا بناتے تھے۔ یا ان کے احکام ہر صورت و واجب التعمیل ہیں، خواہ وہ قرآن و حدیث کے خلاف ہی کیوں نہ ہوں۔ ہم انہیں معصوم نہیں سمجھتے۔ صحابہ کرام کے برابر نہیں سمجھتے۔ پھر نعوذ باللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر سمجھنا تو کجی۔ وہ صرف ایک امتی تھے۔ پھر تھے۔ لوازم بشریت، خطا و نسیان سے بھی مبرا و منزہ نہ تھے۔ مگر ہاں عالم تھے اور ہر مسئلے عالم تھے۔ فقیہ تھے اور کامل فقیہ تھے مجتہد تھے اور مسلم مجتہد تھے۔ مبدا فیض نے زیور علم و تفقہ تقویٰ و پرہیزگاری سے آراستہ کرنے کے ساتھ ہی انہیں شرف طاعت بھی عطا فرمایا تھا۔ (۲) اور خیر القرون میں ہونے کی بزرگی عطا فرمائی تھی۔ باوجود اس علم و اعتقاد کے وہ ایک انسان تھے۔ اور ان سے غلطی اور خطا ممکن۔ ہمارا یہ اعتقاد بھی ہے کہ ہر س و ناک کو یہ مرتبہ اور حق حاصل نہیں کہ ان کے اقوال میں سے کسی قول کو بے اصل یا بے دلیل بتائی یا ان کے کسی قول کو خلاف حدیث ہونے کا الزام لگا کر چھوڑ دے۔ ہمارے مبلغ علم ہی کیا ہیں کہ ہم احادیث کے ناخ و منسوخ، مقدم و مؤخر، مایل و مفسر اور محکمہ کو معلوم کر سکیں اور حدیث کی چند کتابیں یا چند رسالے پڑھ کر ایسے مسلم مجتہد کے

۱۔ "وشرط الاجتهاد أن يحوى علم الكتاب بمعانيه اللغوية و الشرعية و علم السنة بطرفيها و ان يعرف و حوہ القياس بطريقها۔" (اور انوار ص ۳۹ طبع سعید)

۲۔ "مطلب القياس بعد عصر الاربع مائة منقطع فليس لاحد ان يقبس" (باب الاءت

۵۸۹ سعید)

۳۔ "وصح ان آبا حنیفہ سمع الحديث من سبعة من الصحابة: ابا ذر، ابي ذر، مقدم، ۶۳ طبع سعید)

اقوال کی تعلیل و اس کے تخطیہ پر آمادہ ہو جائیں۔

بزرگان سلف میں سے جو لوگ کہ علوم دینیہ میں کامل دستگاہ رکھتے تھے۔ اور قدرت نے انہیں خزانہ علوم سے پورا حصہ عطا فرمایا تھا، انہوں نے امام اعظم کے اقوال اور مسائل کو نظر تدقیق و تحقیق سے دیکھا اور جانچے۔ مخالفین کے اعتراضات کی جانچ پڑتال کی اور امام صاحب کے اقوال کے ماخذ کمال کر دکھائے اور ان کے اقوال کو مدلل کر دکھایا۔ ہاں معدودے چند حصے مسائل ایسے بھی ملے کہ ان میں امام صاحب کے قول کے ماخذ پر انہیں بھی پوری اطلاع نہ ملی اور امام ابو یوسف یا امام محمد رحمہما اللہ کے اقوال کو انہوں نے اس مسئلے میں اپنے علم اور خیال کے موافق رائج بنایا تو متاخرین حنفیہ نے بلا تردد ایسے مسائل میں امام صاحب کے قول کو چھوڑ کر ان علمائے علام کے قول کے موافق امام ابو یوسف یا امام محمد رحمہما اللہ وغیرہما کے قول کو معمول بنا لیا۔ فقہ حنفی میں بہت سے مواقع ایسے ہیں کہ ان میں امام صاحب کے قول پر فتویٰ نہیں ہے بلکہ صاحبین وغیرہما کے اقوال مفتی بہا ہیں۔ اور یہ صاف اس امر کی دلیل ہے کہ ہم خدا انخواست امام ابو حنیفہ کے بالذات واجب اطاعت نہیں سمجھتے۔ بلکہ ان کا اتباع اور تقلید صرف اسی حیثیت سے کرتے ہیں کہ وہ ہم کو کتاب اللہ تعالیٰ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی صراط مستقیم پر چلانے والے ہیں۔ اور شاہراہ سنت پر ہمارے رہبر ہیں۔ اگر کسی موقع پر علمائے متبحرین کا طین کے ارشاد سے امام ابو حنیفہ کے اقوال کا ماخذ ہمیں معلوم نہیں ہوتا اور صاحبین وغیرہما کا قول بظاہر زیادہ لائق بالکتب و السنہ ہوتا ہے تو ہم وہاں امام صاحب کے قول پر اصرار نہیں کرتے بلکہ صاحبین وغیرہما کے قول پر عمل کر لیتے ہیں، کیونکہ مقصود اصلی اتباع خدا اور رسول ہے۔

مگر اس کے ساتھ یہ بھی واضح رہے کہ جو مسائل امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ میں مختلف ہیں تھے اور اس میں امام صاحب کی قوت اجتہادیہ نے ایک طرف پر فیصلہ کیا اور امام شافعی کی قوت اجتہادیہ نے دوسری طرح فیصلہ کیا اور یہ بھی ہمیں معلوم ہے کہ امام شافعی نے جن احادیث کی بنا پر یہ حکم دیا ہے کہ وہ حدیثیں امام صاحب کو پہنچیں مگر پھر بھی امام صاحب نے ان کا وہ مطلب نہیں سمجھا اور نہ ان کے نزدیک وہ اس حکم کے اثبات کے لئے کافی ہوئیں جو حکم امام شافعی نے ان کی بموجب دیا ہے تو ایسے مسائل میں ہماری یعنی حنفیہ کے ذمہ لازم ہے کہ (اتمام)

حنفی مذہب چھوڑ کر شافعی مذہب اختیار کرنا۔

(نہ اخبار المذہبیہ مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۹۲ء)

میرا ارادہ ہے کہ میں شافعی مذہب میں ہو جاؤں۔ کوئی کتاب ایسی ہووے جس میں مفصل چاروں مذاہب کا خدا صمد ہو اور میں اب تک حنفی مذہب پر رہا۔

(جواب ۳۷۸) کیوں حنفی مذہب چھوڑ کر شافعی ہو جانے کا ارادہ کیوں ہے؟ ایسی کیا ضرورت پیش آئی ہے؟  
محمد کفایت اللہ عمر، دہلی

## پندرہواں باب

## متفرقات

حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کو لوگوں کے گناہوں کا کفارہ کہنا باطل اور بے ہودہ خیال ہے۔

(السوال) عامہ مسلمین کی ایک کثیر جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح علیہ السلام کی حرامت محمدیہ کے گناہوں کا کفارہ ہو گئے اور محض حضرت امام کی شہادت کی وجہ سے ہزار ہا سیاہ کاران امت بیہشت میں داخل ہوں گے۔ چونکہ یہ عقیدہ عام ہوتا جاتا ہے۔ اور ایک گروہ کثیر اس کی جانب رغبت رکھتا ہے بلکہ اس کو بالکل سچ سمجھتا ہے لہذا ضرورت ہے کہ گہری تنقیدی نظر ڈالی جائے تاکہ جملہ کے عقائد درست ہوں۔

(جواب ۳۷۹) قال اللہ تعالیٰ لا تورد وزر اخری (یعنی ایک کا گنہ دوسرا نہیں اٹھائے گا۔ یہ نص قرآنی اس بارے میں صریح ہے کہ اصول اسلام کے موجب کفارہ کا خیال غلط اور محض باطل ہے۔ عیسائیوں کا یہ عقیدہ کہ مسیح گناہگاروں کے گناہوں کا کفارہ بن گئے خود ان کا تراشیدہ عقیدہ ہے۔ عقل اور قوانین الہیہ کے خلاف ہے۔ زید کے بدلتے عمر کو پھانسی دینا یا سزا دینا کسی عقلمند کے نزدیک جائز نہیں۔ پس احکم ابائین کا عدل ایسے ظلم کو کیسے جائز رکھ سکتا ہے۔ اور اسلام کا مسئلہ شفاعت اس مسئلے سے بالکل جدا ہے۔ کفارہ کو شفاعت پر قیاس کرنا غلط ہے۔ شفاعت کی حقیقت یہ ہے کہ کوئی مقرب بہر گاہ خداوندی کسی گناہگار کے متعلق بارگاہ قدسی میں اس کے گناہ معوف کئے جانے کی درخواست کرے۔ اور ظاہر ہے کہ اس میں کوئی عقلی قباحت نہیں ہے۔ کیونکہ سزا دینا خداوند تعالیٰ کا حق ہے۔ اور صاحب حق سے معافی طلب کرنا اور عفو کی درخواست کرنا کسی طرح ظلم یا انصافی میں دخل نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا شفاعت کو قبول فرمالینا یہ ہے کہ وہ اپنے حق کو معوف فرما دے۔ اور صاحب حق کا اپنے حق کو معوف فرمادینا رحم و شفقت ہے نہ ظلم و انصافی۔ اور کفارہ کی حقیقت یہ ہے کہ زید عمرو وغیرہ نے گناہ کئے اور مستحق سزا ہوئے لیکن خدا نے ان کے بدلے میں ایک ناکردہ گناہ کو پھرایا اور ان کے گناہوں کی سزا اس کو دے دی۔ یہ صریح ظلم ہے جو خدا تعالیٰ کی مقدس ذات سے بالکل ناممکن ہے۔ نیز یہ سنا کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت امت محمدیہ کے گناہوں کا کفارہ ہوئی ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے امت محمدیہ کے گناہگاروں کے گناہوں کی سزا امام حسین علیہ السلام کو دے دی۔ اور یہ خیال سراسر باطل و بے ہودہ ہے۔ اول تو یہ کہ اس کے لئے کوئی شرعی دلیل نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ امت محمدیہ علیہ السلام سے زیادہ خدا کے نزدیک پیاری ہے کہ اس کے بدلے ان کے سر ڈال دی گئی حضرت امام حسین رسول مقبول ﷺ کے جگر گوشہ ورنو اسے اور محبوب تھے۔ اور امت اگرچہ امت ہوئے



ن جنت سے آپ کو پیاری ہے لیکن نہ اتنی پیاری کہ آپ کے جگر گوشہ کو امت پر سے قربان کر دیا جائے۔  
اغرض یہ خیال اور عقیدہ شریعت محمدیہ کے سراسر مخالف ہے اور نصوص قرآن یہ سب بالکل مبہن۔ اس سے  
توبہ کرنا چاہئے۔

کسی خاص چشمے میں شفا کی نیت سے نہانے کو شرک کہنا۔

(السوال) ایک جگہ خلق خدا نے مقرر کی ہے کہ اگر کوئی شخص اس جگہ کے چشمہ میں نہائے تو اس کی  
بیماری دور ہو جاتی ہے جس پر ایک شخص مدعی ہے کہ یہ شرک ہے۔ حکیم کا علاج کرنا چاہیے۔  
جواب (۳۸۰) بعض چشمے ایسے ہوتے ہیں کہ بعض قدرتی ماعذوم اسباب کی وجہ سے ان کے پانی میں کوئی  
خاص تاثیر ہوتی ہے۔ جس اگر مشلات تجربہ سے کسی چشمے کے پانی میں کوئی خاص تاثیر ثابت ہو جائے تو اس  
میں نہانے کا حکم وہی ہے جو دوا و علاج کرنے کا ہے۔ اور اسے شرک کہنے والے غلط کہتا ہے۔ لیکن پانی میں گر کوئی  
خاص تاثیر نہ ہو مگر لوگ اسے حبرک اور ہزرگ پانی سمجھ کر نہاتے ہوں تو اگر اس کی رکت اور ہزرگی کے نئے  
دانی وجہ ہو۔ جیسے آب زمزم اور شفا دینے والا خد کو ہی سمجھیں تاہم جائز ہے۔ لیکن اگر کوئی کافی وجہ ہزرگی اور  
رکت کی نہ ہو یا اس چشمے کی نسبت یہ عقیدہ ہو کہ حقیقی شفا دینے والا یہی ہے تو نہانا جائز نہیں ہے اور یہ دوسرا  
خیال شرک ہے۔

لیا ہر شر اور بستی میں قطب کا ہونا ضروری ہے؟

مسلمانوں میں بہت سے لوگوں میں یہ خیال پختہ ہے کہ ہر شر اور قریہ میں ایک قطب کا ہونا لازمی ہے۔ کیا یہ  
اقتد ہے؟ اگر ہے تو جہاں مسلمانوں کی آبادی بالکل نہیں جیسے یورپ اور امریکہ کے بعض شہر تو کیا وہاں بھی  
قطب ہوتے ہیں۔

المستفتی نمبر ۱۸۹ اسمعیل البرائیم محمدی ۱۱ شوال ۱۳۵۲ھ مطابق ۲ جنوری ۱۹۳۴ء

جواب (۳۸۱) ہر شر اور قریہ میں قطب کا ہونا روایات صحیحہ سے ثابت نہیں۔ ہاں جہاں مسلم آبادی ہو ان میں  
مدا کے مقبول ہندے بھی ضرور ہوتے ہیں گو وہ عام لوگوں کو معلوم نہ ہوں۔ بعض اولیاء اللہ اصحاب خدمت  
ہوتے ہیں اور اکثری طور پر وہ لوگوں کی واقفیت سے باہر ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی تعداد اور ان کے نظم کے متعلق  
حی کوئی صحیح معلومات نہیں ہیں۔ اہل تصوف نے بدال اوہما قطاب کے درجے مقرر کئے ہیں اور ان کی تعداد اور  
نوعہ خدمات کے متعلق کچھ ہزرگوں کے مکاشفات ہیں۔ تاہم یہ کوئی عقائد کی بات نہیں (۱) اللہ پر ہی اس کے  
لم کو مفوض کرنا چاہئے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

۲۹ کے چاند کی خبر سن کر افطار کرنا جائز نہیں۔

(السوال) ایک مولوی نے یہ خبر سنی کہ دہلی سے تار آیا ہے کہ وہاں انتیس کا چاند ہو گیا ہے۔ اسی خبر پر اس نے روزے افطار کرادیئے اور عید کر دی اور یہ کہہ دیا کہ اس کا تمام گناہ میرے ذمہ ہے۔ آیا اس سار کی خبر پر روزے افطار کرنا اور اپنے ذمہ گناہ لینا درست ہے؟

(جواب ۳۸۲) صرف اس طرح خبر سن کر کہ دہلی سے تار آیا ہے کہ وہاں چاند انتیس کا ہو گیا ہے روزے افطار کرنا اور عید کر لینا درست نہیں۔ عید کے چاند کے ثبوت کے لئے دو عادل آدمیوں کی گواہی شرط ہے۔ صورت مسئلہ میں اس کو تاہر خود اپنے پاس نہیں آیا۔ اور پھر اگر اپنے پاس بھی آئے جب بھی چونکہ تاریں کی بیش اور غلطی ہوتی رہتی ہے اس لئے وہ ثبوت رویت بلاں کے واسطے کافی نہیں۔ وان كان بالسماء علة لا تقبل الا شهادة رجلين اور رجل واموء تين ويشترط فيه الحرية ولفظ الشهادة كذا في خزائن المفتين و يشترط العدالة هكذا في النقاية انتهى مختصراً (ہندیہ ۱) ص ۲۱۰ ج ۱) اور کسی شخص کا نعوذ باللہ یہ کہن کہ روزے افطار کر لو اس کا تمام گناہ میرے ذمہ ہے بہت بڑی دیدہ دلیری ہے۔ بلکہ اس میں خوف کفر ہے کس میں اتنی طاقت ہے کہ مذہب خود کوئی کا متحمل ہو سکے۔ ایسی باتوں سے احتراز واجب ہے۔

رومکرات حسب الاستطاعت ضروری ہے۔

(السوال) کسی منکر (برائے فعل بری رسم) کا ازالہ بروئے شریعت اسلامیہ ضروری ہے یا نہیں؟ کسی شیخ یا پیر کا اپنی بدعت کو یہ ہدایت کرنا کہ صرف میری جماعت سے رشتہ نکاح قائم کر دو دوسرے مسلمانوں سے یہ تعلق قائم نہ کیا جائے۔ یا اس کی بدعت اپنے طور سے یہ عقیدہ قائم کر لے۔ ایسا عقیدہ ایسا قلم بروئے شریعت منکرات میں داخل ہے یا نہیں؟ منکرات کے ازالہ اور دور کرنے کی کیا صورت ہے؟

المستفتی نمبر ۲۲۸ محمد الدین نصیر آبادی ۱۶/ ذی قعدہ ۱۳۵۲ھ مطابق ۳/ مارچ ۱۹۳۳ء (جواب ۳۸۳) یہ ہدایت اور تعین اگر اس بنا پر ہے کہ اپنی جماعت کے سوا دوسرے مسلمانوں کے ساتھ رشتہ ازدواج قائم کرنے کو وہ ناجائز قرار دیتا ہے تو یہ حکم شریعت کی صریح خلاف ورزی ہے۔ منکر سے مراد وہ چیزیں ہیں جن سے شریعت نے منع کیا ہے۔ اگر وہ اتفاقی طور پر منکر ہیں تو ہر مسلمان کو ان کے روکنے کی حق کرنی چاہئے اور اگر امتدنی ہیں تو اپنے فریق میں روک سکتے ہیں۔ مثلاً کچھوے کا گوشت کھانا حنفیہ کے نزدیک منکر ہے شوافع کے نزدیک منکر نہیں۔ (۲) تو حنفیوں کو روکنا اور منع کرنا درست ہے۔ شوافع کو ہم نہیں روک سکتے۔ زالہ، منکر کی وہ صورتیں جو ہماری استطاعت میں ہوں اختیار کرنی جائز ہیں۔ اور وہ زانی نصیحت و تبلیغ کبار کے لئے مقاطعہ معاشرتی کی صورت ہے۔ واللہ اعلم۔ محمد کفایت اللہ

کیا شریعت کے احکام تمام مسلمانوں پر یکساں ضروری ہیں؟

(السوال) شریعت کے احکام امیر و غریب دونوں پر یکساں ہیں یا اس میں کچھ تفادیت ہے؟  
(جواب ۳۸۴) بعض احکام میں فرق ہے۔ مثلاً فقیر پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ حج فرض نہیں۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔

کیا لفظ ”غفران پناہ“ غیر خدا پر بولا جاسکتا ہے؟

لفظ غفران پناہ غیر خدا پر بولا جاسکتا ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۰۷۵ سیٹھ عبدالستار صاحب (سورت) ۸ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ

مطابق ۲۸ جولائی ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۸۵) جب کہ غفران پناہ غیر خدا کے لئے استعمال کیا جائے مثلاً یوں کہیں زید غفران پناہ تو اس کے معنی یہ ہوں گے زید جس کی پناہ غفران ہے جتنی حضرت حق کی مغفرت اور بخشش اس کی پناہ گاہ ہے تو یہ معنی صحیح اور درست ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔ دہلی

(۱) شہداء کربلا کے مبالغہ آمیز حالات بیان کرنا جائز نہیں۔

(۲) یزید کو کافر کہنے کا حکم۔

(السوال) (۱) عاشورہ کے دس روز کے وعظ میں یہاں شہشتی مولوی نے وعظ کیا جس میں شہدائے کربلا کے حالات بہت مبالغہ آمیز اور نغمہ و اندودہ کے جذبات کو مشتعل کرانے والے الفاظ میں مرثیہ اور نوسے وغیرہ کے اشعار ملا کر بیان کئے۔ مذہب اہل سنت و جماعت کے مطابق ایسے طرز پر بیان کرنا جائز ہے یا نہیں (۲) یزید کو کافر کہہ سکتے ہیں یا نہیں اور اس پر حنت کر سکتے ہیں یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۱۶۵ عبدالرحمن و محمد حسین صاحبان (سادہ) ۶ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ

مطابق ۲۵ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۸۶) مبالغہ آمیز حالات بیان کرنا اور مولویوں کو عطف فہمی میں مبتلا کرنا کسی حالت میں بھی جائز نہیں۔

(۲) یزید کو کافر سنا احتیاط کے خلاف ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔ دہلی

کیا علامہ شبلی نے اپنے کفر یہ عقائد سے توبہ کی ہے؟

آج کل اکثر اخبارات و رسائل میں تکفیر کے جھگڑے دیکھے جاتے ہیں۔ علمائے حق میں سے اکثر لوگ مولانا شبلی اور مولانا حمید الدین فراہی کو کافر سمجھتے ہیں اور اکثر لوگ اس کے مخالف ہیں جیسے حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی۔ اس کی متعلق حضور کا کیا خیال ہے۔ کیا واقعی وہ لوگ قابل تکفیر ہیں۔

اس مضمون کے زیر عنوان حضور نے جواب عنایت فرمایا ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ حضرت کے فتویٰ سے مولانا حمید الدین فراہی اور دیگر کارکنان مدرسہ الاصلاح کی بریت تو عیامت ہوتی ہے۔

مگر مولانا شبلی صاحب کی بریت ثابت نہیں ہوتی۔ بعض لوگ مولانا کے فتویٰ سے تاویل کرتے ہیں کہ مولانا نے مولانا سید الدین صاحب فرہی اور مدرسہ اصرار کے دیگر کارکنوں کی تکفیر کے لئے میری نظر میں شرعی وجہ نہیں ہیں لکھا ہے تو اس جلد پر لفظ دیگر مولانا شبلی

کو کسی طرح شامل ہی نہیں ہو سکتا اور لفظ کارکنان بھی اسی طرح مولانا شبلی کو شامل نہیں۔ اب دریافت طلب یہ ہے کہ مولانا شبلی کے متعلق آپ کی فرہت ہیں۔ و حاضر ہے کہ مولانا شبلی صاحب بارہ کو غیر حادث اور نبوت کو اکتسالی، نئے تھے جیسے کہ ان کی کتابوں میں مصرح ہے۔ پس ایسے شخص کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔

المستفتی نمبر ۱۱۷۹ حافظ محمد رفیق صاحب (شہر ماٹھے برما) ۲۲ جمادی الثانی

۱۳۵۵ھ مطابق ۱۰ ستمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۸۷) مولانا شبلی مرحوم کی ایک تحریر مولانا سید سلیمان صاحب ندوی نے شائع کی ہے جس میں یہ تصریح ہے کہ مولانا شبلی نے ۱۰۷۰ کے قدیم ہونے اور نبوت کے اکتسالی ہونے کے عقیدے سے تبری کی ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ اس تحریر کو نظر انداز کر دیا جائے۔ اس لئے مولانا شبلی کی تکفیر نہ کرنی چاہئے۔

علامہ شبلی کے بارے میں فتویٰ کے متعلق وضاحت۔

(السوال) گزارش یہ ہے کہ آپ کا ارسال کردہ فتویٰ موصول ہوا جس کو پڑھ کر مضمون مافیہا سے آگاہ ہوا۔ آنجناب نے جو تحریر فرمایا ہے کہ مولانا شبلی کی ایک تحریر مولانا سید سلیمان صاحب ندوی نے شائع کی ہے جس میں یہ تصریح ہے کہ مولانا شبلی نے ۱۰۷۰ کے قدیم ہونے اور نبوت کے اکتسالی ہونے کے عقیدے سے تبری کی ہے۔ کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس تحریر کو نظر انداز کر دیا جائے۔ اس لئے مولانا شبلی صاحب کی تکفیر نہ کرنی چاہئے۔ خیر یہ تو معلوم ہوا اگر اب چند شہرت و پوش ہیں۔ امید کہ آپ ان کا ازالہ فرمائیں گے۔ اور اتویہ کہ آپ نے اس سے پہلے فتویٰ میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ کفر کا معاملہ بہت سخت اور واجب

الاتیاط ہے۔ بے شک یہ کہنہ آپ کا بہت ہی درست ہے اور کتب فقہ اس مسئلہ سے پر ہیں تا وقتیکہ کوئی تاویل موجود ہو کسی مسلمان کو کافر نہیں کہنا چاہئے۔ اب اس میں یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ حکم عام ہے یا خاص۔ اگر عام ہے تو حضرت داؤد سے دریافت ہے کہ جس زمانے میں آپ نے مولانا شبلی صاحب پر کفر کا فتویٰ دیا تھا وہ کس دلیل سے و اس وقت یہ مولانا سید سلیمان صاحب ندوی کہاں تھے جو اس تصریح کو شائع نہیں فرمایا۔ نیز آپ نے ان سے تبادلہ خیال کیوں نہیں کیا اور بغیر تحقیق کئے ہوئے ایک مسلمان کی تکفیر کردی مسلمان ہی نہیں بلکہ حاکم زمانہ جس کو آج تک کافر ہی سمجھتی ہے اور ایک مسلمان کو کافر نہ کہنے بڑے ظلم کی بات ہے۔ حاکم وہ کافر نہیں اور حاکم سید سلیمان ندوی نے جو کچھ اخبار المجموعہ اور مدینہ میں شائع کیا ہے اونی تو اخباری چیزیں صدق اور کذب دونوں کا احتمال رکھتی ہیں۔ عامہ مسلمین اس تحریر سے مطمئن نہیں اس لئے کہ آپ کا وہ فتویٰ بھی نظروں کے سامنے ہے۔ اس کو کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اس لئے آپ پر یہ واجب اور لازم ہے کہ اپنے سابق فتویٰ کی تردید شائع کر دیں تاکہ عامہ مسلمین اس

گناہ سے بری ہو جائیں یعنی ان کو کافریہ سمجھیں۔

المستفتی نمبر ۱۲۰۲ حافظ محمد رفیق صاحب (شہرمانڈے) ۹ ربیع الثانی ۱۴۰۵ھ مطابق ۲۶ ستمبر ۱۹۸۶ء (جواب ۳۸۸) میرا پہلا کون سا فتویٰ تکفیر کا ہے جس کا آپ حوالہ دیتے ہیں۔ اگر ۳۳۲ھ کا مطبوعہ فتویٰ مراد ہے تو اسے غور سے پڑھ لیں اور یہ بھی غلط رکھیں کہ اس کے بعد عرصہ تک علامہ شبلی زندہ رہے اور توفیق الہی ایک آن میں ملے کو نائب کر سکتی ہے۔ میں اب بھی کہتا ہوں کہ جو شخص ۷۰۰ کو قدیم مانے اور خدا کو فاعل بلاضطرار جانے نبوت کو اکتسابی سمجھے وہ ملحد ہے (۱) ۳۳۲ھ کا فتویٰ الزامی طور پر مرحوم کی تحریرات سے عائد کیا گیا تھا۔ لیکن اگر اس کے بعد انہوں نے تبری کی ہو جیسا کہ مولانا سید سلیمان صاحب ندوی نے شائع کی ہے تو اسے نظر انداز نہ کرنا چاہئے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

علامہ شبلی کی عدم تکفیر کا مسئلہ .

(السوال) (۱) آپ نے دریافت فرمایا ہے کہ میرا پہلا کونسا فتویٰ تکفیر کا ہے جس کا آپ حوالہ دیتے ہیں۔ اگر ۳۳۲ھ کا مطبوعہ فتویٰ مراد ہے تو اسے غور سے پڑھ لیں اور یہ بھی غلط رکھیں کہ اس کے بعد عرصہ تک علامہ شبلی زندہ رہے اور توفیق الہی ایک آن میں ملے کو نائب کر سکتی ہے۔ بے شک یہ لکھنا آپ کا بہت ہی درست ہے۔ مگر اب یہ دیکھنا ہے کہ ان کو بھی توفیق الہی ہوئی یا نہیں اور انہوں نے توبہ بھی کی یا نہیں اگر یہ کہا جائے کہ وہ نائب ہو گئے تھے تو اس کا کیا ثبوت ہے اور انہوں نے اپنی کس تصنیف اور کس کتاب اور کس صفحہ پر اپنے سابق عقائد کی تبری کی ہے۔ براہ کرم اس کا حوالہ دیں۔ جس تصریح کا آپ بار بار حوالہ دیتے ہیں اس تصریح کو تو آپ خود رد کر چکے ہیں اور وہی تصریح ہے جس کے سائل سید عبدالسلام صاحب ملک مطبع فاروقی دہلی ہیں اور عجیب علامہ شبلی فقط فرق یہ ہے کہ اس وقت اس کو شائع نہ کرنے والے علامہ سید سلیمان صاحب ندوی ہیں۔ نیز آپ نے اس تحریر کو اپنے مطبوعہ فتویٰ کے شروع میں نقل کر کے اس کی مکاتبت تردید کر دی ہے۔ اب اس کے بار بار حوالہ دینے کا کیا معنی۔ اور فتویٰ سے وہی فتویٰ مراد ہے جس کو آنجناب نے ۳۳۲ھ میں مرتب فرمایا تھا تو انہوں نے اس کی کسی مقام پر تبری کی ہے براہ کرام اس کا حوالہ دیجئے مگر کتاب اور صفحہ کے اور حوالہ بھی اس تحریر کے علاوہ ہو۔ کیونکہ یہ تحریر تو خود آپ کے نزدیک غیر مسلم ہے تو دوسروں کے لئے آپ کے نزدیک کیونکر مفید ہونے لگی۔

(۲) اگر یہ صحیح ہے کہ انہوں نے اپنی سابق تحریرات سے رجوع نہیں کیا پس ایسے شخص کے متعلق آپ کا کیا فتویٰ ہے جو نبوت کو اکتسابی اور مادہ کو غیر حادث اور غیر مخلوق اور خدا کو فاعل بلاضطرار جانتا تھا۔ المستفتی نمبر ۱۲۵۵ حافظ محمد رفیق صاحب (شہرمانڈے) ۲۸ رمضان ۱۴۰۵ھ مطابق ۱۳ ستمبر

۱۹۸۶ء

(جواب ۳۸۹) جناب محترم دام ظلہ بعد سلام مسنون میں جس قدر کچھ چکا ہوں وہی کافی ہے۔ تکفیر مسلم میں انتہائی احتیاط کرنی چاہئے۔ (میں نے ان کے جواب پر جو کچھ لکھ تھا وہ الزام تھا اور خود اپنی طرف سے تکفیر نہیں کی تھی۔ اور اگر عامہ شیعہ ان عقائد سے تبری کرتے ہیں تو ان کی طرف ان عقائد کی نسبت کر کے ان کی تکفیر کا اپنی طرف سے حکم لگایا۔ احتیاط کے خلاف ہے اور وہ بھی اب کہ ان کے انتقال کو سالہا سال گزر چکے ہیں یہ صحیح ہے کہ نبوت کو انسانی ماننا اور مادہ کو غیر حادث کہنہ اور خدا کو فاعل بالا خطر اربابانہ یہ عقائد کفریہ ہیں اور ان کے عقائد کفریہ ہونے کو عامہ شیعہ بھی تسلیم کرتے ہیں تو ضرور ہے کہ وہ اپنی پہلی عبارتوں کو باطل یا منقول یا منسوخ قرار دیتے ہیں۔ تو عدم تکفیر کے لئے اتنی کافی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔ دہلی

کیا درج ذیل عبارت لکھنے والا کافر ہے؟

(السوال) کیا فرماتے ہیں علماء دین سے مضمون ذیل مطبوعہ کے متعلق جو جملہ رائے عامی کے لئے پیش کیا جاتا ہے کیا ایک سیکنڈ بھی خدا ہونا خدا کی کال اپنی تین سمجھنا شرک و کفر نہیں ہے۔ اور یہ الفاظ کہ ”چالیس روز تک یہ بوجھ اٹھا سکتا ہوں۔ ہاں مجھ میں اس بار کے تحمل کی ہمت ہے۔ تو دیکھے گا کہ میری چالیس روز کی خدا کی کیسی آن بان کی ہوتی ہے۔“

المسنفتی نمبر ۱۲۰۳ سید فدا حسین صاحب (جامع مسجد دہلی) ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ

مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۹۰) میں نے خود حسن نظامی کا سفر نامہ نہیں پڑھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ محولہ بالا عبارت اس میں ہے یا نہیں۔ اور ہے تو اس کا اسلوب و محل بیان کیا ہے۔ منقولہ عبارت جتنی اس میں موجود ہے۔ یہ ایک شاعرانہ تخیل کا انداز رکھتی ہے۔ اور خود اس عبارت کے آخر میں اس کی حیثیت ایک مجذوبانہ گفتگو کی ظاہر کی گئی ہے اور اس کے متکلم کو حد سے گزرنے والا ہندو سما ہے۔ اس نے اس پر کفر یا ارتداد کا حکم نہیں کیا جاسکتا ہاں یہ ضرور ہے کہ یہ انداز تحریر ایک غیر مجذوب کے لئے حالت اختیار میں شیان اسلام نہیں کہ عوام کے لئے موجب گمراہی ہو سکتا ہے۔ فقط۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔ دہلی

(۱) قبر والے سے مدد مانگنا جائز نہیں۔

(۲) گیارہویں دینے کا حکم۔

(۳) مسلمان کے عقائد کس قسم کے ہونے چاہیں؟

(السوال) (۱) کسی قبر پر جا کر قبر والے سے کہنا۔ اے فلاں۔ اللہ سے میرا فدا کام کر اود۔ کیا جائز ہے یا ناجائز۔

(۲) گیا حویں دینا جائز ہے یا ناجائز۔ (۳) انسان مسلم کے عقائد صحیح کیا ہونے چاہئے۔

المستفتی نمبر ۱۵۷۲ عبد المجید صاحب (اگرہ) ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ مطابق ۶ جولائی ۱۹۳۷ء  
(جواب ۳۹۱) (۱) قبر پر جا کر صاحب قبر سے یہ کہنا کہ اللہ سے میرا خدا کا کام کر دو جائز نہیں کیونکہ کسی کو اللہ سے کام کرادینے کی قدرت نہیں۔ (۲) اور اگر یہ مطلب ہو کہ اللہ سے دعا کرو کہ وہ اپنی رحمت سے میرا کام کر دے۔ یہ بھی مفید نہیں۔ کیونکہ اصحاب قبور کا معائنات نہیں (۳) پس ہر حاجت مند کو اللہ تعالیٰ سے ہی سوال اور دعا کرنا چاہئے۔ یہی ہمارے سید و مولیٰ خاتم الانبیاء ﷺ کی ہمیں تعلیم ہے۔ (۴) گیارہویں دینے کا شریعت مقدسہ میں کوئی حکم اور کوئی ثبوت نہیں۔ حضور ﷺ اور خلفائے راشدین اور صحابہ کرام سے یہ امر ثابت نہیں اور نہ ان میں سے کسی کی تاریخ ہائے وفات پر کوئی عمل منقول و معمول ہے۔ (۵) ایک مسلمان کا عقیدہ یہ ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق و رازق اور تمام حاجتیں پوری کرنے والا، ہر شخص کی دعا سننے والا اور رحمت سے قبول کرنے والا ہے انبیاء کرام اس کے پیغامبر اس کی ہدایت اور وحی کو مخلوق تک پہنچانے کے لئے آئے تھے۔ انبیاء سب معصوم تھے۔ اور لویاء کرام خدا کے مقبول بندے ہیں مگر خدا کی مرضی کے بغیر نہ کچھ کر سکتے ہیں نہ کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔ اتباع سنت میں نجات ہے۔ اور ہر بدعت سیئہ گمراہی ہے۔ محمدؐ خاتم اللہ کاں اللہ۔ دلی

(۱) خواجہ باقی باللہ کے مزار میں قدم شریف کی حقیقت۔

(۲) گیارہویں شریف کی حقیقت کیا ہے؟

(۳) مزارات پر پھول، چراغ اور چادر چڑھانا ناجائز ہے۔

(السوال) (۱) قبرستان نبی کریم (خواجہ باقی باللہ) میں جو قدم شریف ہے اس کی سند کے بارے میں جناب والا کیا خیال ہے۔ (۲) گیا حویں شریف کی کیا حقیقت ہے۔ (۳) مزارات پر پھول چڑھانا چراغ جلا نا چادر چڑھنا کیسا ہے۔

المستفتی نمبر ۱۶۳۱ شیر احمد صاحب۔ مالک فیض عالم دواخانہ۔ پہاڑ گنج نئی دہلی۔ ۱۸ جمادی

الاول ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۷ جولائی ۱۹۳۷ء

(جواب ۱) یہ قدم شریف جو مزار شریف میں لگا ہوا ہے، مجھے اس کی سند کے متعلق کوئی معلومات نہیں۔ اللہ کو علم ہے کہ اس کی کوئی قابل وثوق سند ہے یا نہیں۔ مگر دہلی میں بعض ہزرگوں کے کشف سے اس کے بعض آثار درست منقول ہیں۔ کشف اصول شریعت میں صاحب کشف کے سوا دوسروں کے لئے حجت نہیں۔ (۲)

۱۔ "من قال لا یشفع عنہ الا باذنہ۔" (البقرہ، آیت النہی پارہ ۳، رکوع ۲)

۲۔ "انک لا تسمع الموتی ولا تسمع الصم الدعاء" (الارومہ ۵۳)

۳۔ "مقرر کردن روز سوم و غیرہ و با تحصیل و با ضرورتی اگر سخن در شریعت محمدیہ حجت نیست۔" (مجموعۃ الفتاویٰ حل حاشیہ خلاصہ اختلاوی: ۱۹۵۱ محمد اکبری)

۴۔ "والہام الاولیاء حجة فی حق انفسہم ان وافق الشریعة ولم یصد الی غیرہم الا اذا اخذنا بقولہم بطریق الادب۔" (نور الانوار، محنت العمال، النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۳۰۵ و ۳۰۶)

(۲) گیر ہویں کاسترام اور اس تاریخی کی تخصیص اصول شریعت کے خلاف ہے۔ (۱) (۳) مزارات پر پھول چڑھانا۔ (۴) چراغ جلا کر (۵) چادر چڑھانا (۶) ناچنا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دلی۔

شیخ عبد القادر جیلانی کے بارے میں مشرکانہ حکایت بیان کرنے والے امام کا حکم .  
(السوال) امام نے خطبہ بولی جمعہ عربی میں پڑھنے کے بعد اردو میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ محی الدین جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے خدا کو دیکھا۔ خدا نے پوچھا اے محی الدین کیا چاہتے ہو فرمایا کہ تیرے پاس رکھا ہی کیا ہے جو تو دے گا۔ نبوت، رسالت شہادت سب ختم ہی ہو چکا ہے۔ تب خدا نے فرمایا کہ اپنی قادریت میں سے تجھے کوئی۔ س لئے عبد القادر ان کا نام ہوا۔ کیا از روئے شرع محمدی درست ہے۔ اور ایت امام کے پیچھے نماز درست ہے۔

المستفتی نمبر ۱۵۶۷ حکیم عبدالغفور صاحب (ضلع بہاولپور) ۸ رجب ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۳ ستمبر

۱۹۳۷ء

(جواب ۳۹۳) یہ روایت غلط اور مشرکانہ منہج پر مشتمل ہے۔ ایسے امام کی امامت بھی مکرہ ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دلی

یک سو تمہیں فرائض پر استقامت رکھنے والا گناہ گار ہے .

(السوال) بعض الناس يقول ان مائة وثلاثين مسئلة من عظام فرائضه ومن لم يعقد هاکان من

الأثمین . وتلك المسائل هذه :-

- (۱) ستون فرضی صوم رمضان (۲) سبعة عشر فرضی عد درکعات الصلوة الخمس (۳) ثلثة عشر فرضی شرائط الصلوة وارکنها (۴) ثلثة فی العسل (۵) وثلثة فی التیمم (۶) اربعة فی الوضوء (۷) وخمسة فی معرفة اوقات الصلوة (۸) وخمسة فی نية الصلوة الخمس (۹) سبعة فی اركان الايمان (۱۰) خمسة فی اركان الاسلام (۱۱) اربعة فی معرفة مذاهب الاربعة (۱۲) اربعة فی معرفة رسول الله صلى الله عليه وسلم
- (ترجمہ) ایک شخص کہتا ہے کہ ایک سو تیس مسائل بہت اہم ہیں۔ جو شخص ان پر اعتقاد نہ رکھے وہ

گنہگار ہوگا۔ وہ یہ ہیں :-

۱. "مقرر کردہ روزہ وغیرہ بالتحصیل اور ضروری انکشاف در شریعت مجملہ ثلاث بیست" (تیمم۔ انتہائی طبعی خاصیت۔ انتہائی ۱۹۵۵ء) (۱۹۵۵ء)
۲. دیکھئے ص ۳۴۵ تا ۳۴۶
۳. "واعلم ان النذر الذی يقع للاموات من اکثر العوام وما یوحل من الدرہم والشمع والزیت ونحوها الی صرائح الاولیاء الکرام تقربا الیہم فهو لا حرام باطل وحرام" (رد المحتار ۲۰ ۳۳۹ ص ۳۴۰)
۴. "وفي الاحکام عن الحجۃ . نکرہ السور علی القورۃ (رد المحتار ۲۰ ۳۳۸ ص ۳۳۹)



(۱) رمضان کے روزوں میں ساٹھ فرض ہیں۔ (۲) بیخوفۃ نماز کی رکعات میں سترہ فرض ہیں۔ (۳) شرائط نماز اور ارکان نماز میں تیرہ فرض (۴) تین فرض غسل میں۔ (۵) تین فرض تیمم میں۔ (۶) چار فرض وضو میں۔ (۷) پانچ فرض اوقات نماز کا جائنا۔ (۸) پانچ فرض پانچ نمازوں کی نیتیں۔ (۹) سات ارکان ایمان میں (۱۰) پانچ ارکان اسلام میں (۱۱) چار فرض چار مذاہب کا جائنا (۱۲) چار فرض رسول اللہ ﷺ کی معرفت ہیں۔

المستفتی نمبر ۷۶۵ محمد عبدالملک صاحب (بریل) ۱۳ ار جب ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۹ ستمبر ۱۹۳۷ء (جواب ۳۹۴) عہدات کے فرائض واجبہ اور سنن کا علم تو بے شک چاہئے۔ لیکن فرائض کی یہ تفصیل جو سوال میں مذکور ہے فضول تطویل ہے۔ رمضان میں ساٹھ فرض اس کا مطلب وہ فرض کہہ کر بھی ادا ہو سکتا ہے۔ ایک نیت دوسرے رمضان کے روزے۔ اسی طرح دوسرے فرائض کو سمجھئے۔ اور چار مذاہب کا علم ہوئے۔ اس کو فرائض میں داخل کرنے کا مطلب بھی سمجھ میں نہیں آیا۔ اسی طرح دوسرے نمبروں میں بھی غیر معروف اور غیر مقبول باتیں ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

کیا اولیاء اپنی قبور میں زندہ ہیں؟

اولیاء اللہ قبر میں زندہ ہیں یا نہیں۔

المستفتی نمبر ۲۳۱۸ اے۔ سی۔ منصور علی (بمبئی) ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۵ جون ۱۹۳۸ء (جواب شہیدوں کی حیات تو ملت ہے۔) اولیاء اللہ کی حیات شہیدوں کی حیات کی طرح نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی۔

(۱) مشرکانہ افعال کرنے والے سے کس طرح کابر تاؤ کیا جائے؟

(۲) علی الاعلان زمان کار سے بایکٹ ضروری ہے۔

(السوال) ایک شخص مسلمان سمجی زید ہندوؤں کے دیوتاؤں کے تھان پر جا کر حسب رسم اہل جنو سام وغیرہ کرے اور منت وغیرہ لے اور چڑھاؤ وغیرہ چڑھاوے عند اللہ مذہب حنفیہ کی رو سے مع حوالہ کتب جواب باصواب سے آگاہ فرمائیں کہ آیا یہ شخص زید مشرک قرار دیا گیا یا نہیں۔ اور زید کے ساتھ دوسرے مسلمان کس طرح برتاؤ رکھیں۔

(۲) مسکی بزرگ عورت کا خسر مساکہ ہندہ کے ساتھ جو کہ ایک نہایت بچہ قوم سے ہے، علی الامان زنا کرتا ہے۔ اور اس کے ہمراہ خورد و نوش بھی کرتا ہے۔ عند اللہ مذہب حنفیہ کی رو سے مع حوالہ کتب آگاہ فرمائیں کہ اس کے ساتھ شرعاً مسلمان کیسا برتاؤ رکھیں۔

المستفتی نمبر ۲۳۵۸ قاری حکیم شفیق احمد صاحب مارواڑ، ۶ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ

مطابق ۵ جولائی ۱۹۳۸ء

(جواب ۳۹۶) (۱) کو نو تاؤں کے تھان پر جا کر سلام کرنا۔ منت ماننا اور چڑھاؤ چڑھانا یہ سب مشرکانہ افعال ہیں۔ اس سے توبہ کرانی چاہئے اور جب تک توبہ نہ کرے اس سے اسلامی تعلقات منقطع کر لئے جائیں۔

(۲) اس زنا کار سے مسلمان اسلامی تعلقات سلام کام اکل و شرب منقطع کر دیں تا وقتیکہ وہ اس فعل سے تائب نہ ہو۔ : محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

(۱) قرآن پاک سمجھ کر پڑھنا چاہئے۔

(۲) اہل مقابر سے مدد مانگنا ناجائز ہے۔

(۳) معراج کی رات نبی علیہ السلام کہاں تک گئے تھے؟

(السوال) (۱) قرآن شریف کے سمجھنے کا کیا مقصد ہے۔ بعض لوگ اسے پڑھ لیتے ہیں۔ اور اس سے افسوس کا کام لیتے ہیں۔ چند آدمیوں سے میں نے کہا کہ قرآن شریف کو یاد کرنے کی جگہ اس کا ترجمہ کرو اور عمل بھی کرو تو یہ اچھا ہو گا۔ وہ جھگڑنے لگے۔ کیا قرآن شریف کو بغیر ترجمہ کے پڑھا جائے اور نہ تو سمجھے نہ عمل کرے اس کو ایک حرف کے بدلے دس نیکیاں مل سکتی ہیں۔ اور بے ترجمہ اچھا ہے یا کہ با ترجمہ؟

(۲) لوگ دیوں اور بزرگوں کے مقبروں پر جاتے ہیں اور ان سے مدد مانگتے ہیں۔ اور مختلف قسم کی تکالیف کو رفع کرنے کے لئے انہوں نے ایک ایک زیارت پکڑی ہوئی ہوتی ہے۔ اور اکثر تو اپنے گھر سے نکل کر میلوں دور جاتے ہیں۔ اور راستہ میں فرض نماز بھی ان سے فوت ہو جاتی ہے۔ یہ کہاں تک درست ہے۔ کیا کوئی بیلابیلوی حالت مرگ کسی کی مدد کر سکتا ہے۔

(۳) رسول اللہ ﷺ جب معراج کی رات کو اوپر گئے تو آپ کہاں تک گئے تھے۔ جس رات تو آپ معراج گئے وہ رات انھارہ برس کی تھی؟

المستفتی نمبر ۲۳۷ جناب کا مران صاحب منگورہ (پشاور) ۸ صفر ۱۳۵۸ھ مطابق ۳۰ مارچ ۱۹۳۹ء (جواب ۳۹۷) (۱) قرآن مجید کے نزول کی اصل غرض ہدایت اور ارشاد ہے۔ اس کو سمجھ کر پڑھنا اور اس کی ہدایتوں پر عمل کرنا ہر مسلمان کو لازم ہے۔ اس کے ساتھ بے ترجمہ پڑھنے کا بھی ثواب ہے۔ صرف تلاوت بھی مفید ہے اور ترجمہ کے ساتھ پڑھنا اس سے زیادہ مفید ہے۔

(۲) دیوں کی قبروں پر زیارت کے لئے جانا ناجائز ہے۔ مگر زیارت کا مقصد یہ ہے کہ زیارت کرنے والے کو اپنی موت اور آخرت یاد آجائے۔ اور میت کے لئے دوائے مغفرت کرے۔ مر لوں مانگنا نذریں چڑھانا اور سفر میں فرض نمازوں کی ادائیگی سے غفلت نہ تھکے یہ سب باتیں ناجائز ہیں۔ (۱)

(۳) معراج میں آنحضرت ﷺ کو مقام قرب حضرت اہدیت میں جو مرتبہ عیا عطا فرمایا گیا وہ تمام مخلوق کے عطا شدہ مراتب سے اونچا تھا۔ بس اتنا ہی کہہ سکتے ہیں۔ بمقامے کے رسیدی نہ رسیدی نبی۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی : ابو جہتہ صحت۔ فقیر محمد یوسف دہلوی۔ مدرسہ امینیہ۔ دہلی

ایک عبارت سے شتم صحابہ کا پہلو نکلنے کی تحقیق .

(السوال) حسب الذیل الفاظ کہنے والے شخص شاتم صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہوتا ہے یا نہیں۔ اور اگر شاتم ہونا ثابت ہو شرعی نقطہ نگاہ سے تو وہ شتم کو کسی جزا کا مستحق ہوتا ہے۔ الفاظ شخص مذکور کے یہ ہیں۔

کبھی آپ نے غور فرمایا کہ جب ملوکیت پرستی و فوجی ملکیت اور خاندانی امارت نے اسلامی معاشرہ میں گھر کر لیا ہو تو ایک خاص قسم کی بے دینی پھیلنے لگی جس کے آثار پچھلے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے بزرگوں میں اور اسی کے بعد خورج کی مرتب تحریک میں نظر آئے۔

المستفتی نمبر ۷۷۷۷ محمد امین صاحب (بمبئی) ۱۹ صفر ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۰ اپریل ۱۹۳۹ء

(جواب ۳۹۸) اس عبارت میں یہ لفظ ہیں ایک خاص قسم کی بے دینی لہذا اس کے قائل کے کام سے خاص اس قسم کی بے دینی کی تشریح کوئی شرعی حکم بتانے کے لئے ضروری ہے۔ جس عبارت سے یہ اقتباس آپ نے لیا ہے براہ کرم اس کے سیاق و سباق سے اگر اس خاص قسم کی بے دینی کی کوئی تشریح نکل سکتی ہو تو اسے بھی نقل فرما کر بھیجئے تاکہ غور کے بعد اس کا حکم بتایا جاسکے۔ ممکن ہے کہ یہ فقرہ ایسا ہو جیسے کہ حضرات امام شافعی کا یہ قول مشہور ہے: فلیشهد الفلان انی رافض محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

(۱) مسلمان فاسق و فاجر کے لئے مرحوم کے لفظ کا استعمال .

(۲) کیا یزید کے لئے مرحوم کا لفظ استعمال کیا جاسکتا ہے ؟

(السوال) (۱) الف۔ زید کہتا ہے کہ مسلمان فاسق و فاجر کے لئے بھی لفظ مرحوم کا استعمال کرنا چاہئے۔ آیا جائز ہے یا ناجائز۔ (ب) اور اہل سنن کے نزدیک یزید فاسق و فاجر مسلمان تھا۔ اس لئے اس کو بھی مرحوم کہنا جائز ہے۔ کیا زید کے ہر دو قول (اوب) صحیح ہیں۔

(۲) ہندو کے ساتھ ایک برتن میں کھانا شاید دودھ، جلیبی وغیرہ مسلمان کے لئے جائز ہے یا ناجائز اور

حرام ؟

المستفتی نمبر ۲۵۰۱ محمد اشرف علی صاحب ضلع ہرودتی ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۳ جون ۱۹۳۹ء

(جواب ۳۹۹) کسی میت کے حق میں مرحوم کا لفظ احتراماً بولا جاتا ہے۔ اس لئے جو میت احرام سے پاک کئے جانے کا مستحق ہے اس کے نام کے ساتھ لفظ مرحوم بولنا درست ہے۔ البتہ اگر مرحوم کا لفظ اس حیثیت سے بول جائے کہ وہ عائنہ رحمت کے قائم مقام ہے تو پھر ہر مسلمان کے نام کے ساتھ بولا جائز اور درست ہو گا خواہ وہ فاسق ہو یا صالح ہو۔ (۲) غیر مسلم کے ساتھ جب کہ اس کے ساتھ پاک ہوں اور کھانا بھی حلال اور پاک ہو ایک برتن میں مسلمان کے لئے کھانا فی حد ذاتہ مباح ہے۔ (۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی الجواب صحیح۔ فقیر محمد یوسف دیوبی۔ مدرسہ امینیہ دہلی۔

(۱) کافر و مشرک کے ساتھ کھانا پینا کیسا ہے؟

(۲) علامہ مشرقی کیوں کافر ہے؟

(السوال) کیا مسلمانوں کو ایسے لوگوں کے ہاتھ کا کھانا جائز ہے جو خدا اور رسول۔ قرآن۔ حشر و نشر۔ منکر کے منکر ہوں۔ اور ہر طریقہ سے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے اور ہر پاؤں کرنے کے درپے ہوں۔ اور جب کہ انہیں اشیاء کے فروخت کرنے والے مسلمان ہر جگہ موجود ہوں۔ کھانے کی اشیاء سے مراد پانی و دودھ۔ مٹھائی۔ پان ڈبل روٹی تھن وغیرہ۔ مسلمان فروخت کرنے والوں کے ہوتے ہوئے نہ کورۃ العصور نوٹوں سے نہ کورہا اشیاء کے خریدنے کا شرع شریف سے جواز کس طرح پر ہے۔ اور منکرین خدا اور رسول کے علاوہ شیعہ حضرات کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے یا ناجائز؟

(۲) علامہ مشرقی کے خلاف کفر کا فتویٰ کن عقائد کی بنا پر دیا گیا ہے۔

المستفتی نمبر ۲۵۱۳ مستری غلام حسین صاحب۔ دہلی۔ ۹ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ

مطابق ۲۸ جون ۱۹۳۹ء

(جواب ۴۰۰) اسلام ایک فطری اور اصول دین ہے۔ اس کے اصول و ضوابط مستحکم اور عقل صحیح کے موافق ہیں اسلام نے انسان کے بدن کو (جب کہ وہ خارجی نجاست سے ملوث نہ ہو) پاک قرار دیا ہے۔ اور اس میں مسلم و کافر کی تمیز نہیں رکھی۔ پس اصول شرعیہ کے ماتحت انسان کا بدن (خواہ وہ کافر و مشرک ہی ہو) پاک ہے اور اس کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا سب پاک ہیں۔ (یہ دوسری بات ہے کہ مسلمان کے لئے قومی ہمدردی۔ مذہبی غیرت بلکہ انسانی حمیت کا تقاضا یہ ہے کہ جب تک اس کو مسلمانوں سے یہ اشیاء بہم پہنچ سکیں اس وقت تک ایسے لوگوں سے نہ خریدے جو اس کو ناپاک سمجھتے اور کتے سے زیادہ ذلیل قرار دیتے ہیں۔ نیز خارجی نجاستوں سے انہیں کوئی احتیاط اور پرہیز نہیں ہے۔ مسلمان سے خریدنے میں قومی ہمدردی بھی ہے۔ اور اپنے مسلمان بھائی کو فائدہ پہنچانے کے آپ کو فائدہ پہنچانا ہے۔ بھائی کا نقصان اپنا نقصان ہے۔ شیعہ حضرات کا کوئی حکم جہ انہیں ہے۔ وہ بھی انسان اور اسلامی فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے۔ ان کا بدن ان کے ہاتھ بھی پاک ہیں اور کسی عارضی وجہ سے ان کے یہاں کا کھانا وغیرہ نہ کھایا جائے، تو دوسری بات ہے۔

(۲) مشرقی کی کتاب ”تذکرہ“ اصول اسلام اور ایمانیات کی مخالفت سے بھرا ہوا ہے۔ وہ ذرا خونِ تھیروری کے معتقد اور عہداتِ شریعہ کی ایسی تلاویں کرنے والے ہیں جو بد لہذا باطل اور نکار قطعیت پر مبنی ہیں۔ اس لئے علمائے اسلام نے ان کی تکفیر کی ہے۔ اور ان کی تحریک کو قادیانی تحریک سے زیدہ مضمر اور خطرناک قرار دیا ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ ولی

مذکورہ چند علماء و بزرگان دین کی اقتداء میں نماز درست تھی یا نہیں؟

(السوال) سیدی و مولائی مرشد و آقا فی حضرت راس ال تقی فخر اللہ تقی حاجی امداد اللہ صاحب طاب ثواب و جعل الجنة عطاء حضرت شیخ ابو الخیر صاحب مولانا کرامت اللہ صاحب۔ نیز مولانا محمد عمر صاحب المعروف باخوند صاحب رحمۃ اللہ عظیم جمیع اعتقاد و اعمال کے اعتبار سے کیسے تھے۔ ان کے پیچھے نماز صحیح تھی یا جن لوگوں نے ان کے پیچھے نماز پڑھی واجب الاعداء ہے۔ اور ان کی اقتداء کرنے والے لوگ عند اللہ گنہگار ہیں ایک عالم جن کی عمر کا کٹر حصہ کتب حدیث و فقہ و تفسیر کی تدوین میں گزرا۔ عزیز زندگی پند و نصائح میں گزری اور یہ عالم موصوف راس الاولیاء تاج ال تقی سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے روح پر فتوح پر قرآن خوانی اور اطعام غربا سے بلا تعین ایام جب انہیں توفیق ہوئی اور کچھ پاس موجود ہو۔ ایصال ثواب کرتے رہے۔ و اب بھی ان کا یہی معمول ہے۔ اولیاء اللہ سے خاص لگاؤ اور باخدا استیوں سے نہیں خاص تعلق ہو۔ کبھی کسی موقع پر کسی بزرگ کے عرس میں شرکت کا موقع بھی ملا ہو اور ہر لحاظ اور ہر حیثیت سے عام موصوف متقی و پرہیزگار ہو۔ اسی حالت میں ان کا وعظ اور ان کی امامت شرعاً مستحسن اور مقبول ہیں اور علماء کرام عرس کے عامل اپنی تمام ظاہری زندگی میں رہے ہوں اور یہ عالم ایک مرتبہ عرس میں شریک ہوئے ہوں تو ایسی صورت میں موصوف عالم کی اقتداء عند الشرع جائز نہیں تو ان بزرگان دین کی اقتداء کرنے والوں کا عند الشرع کیا حکم ہے؟

المستفتی نمبر ۲۵۳۸ جناب حمایت علی شاہ ۲۴ رمضان ۱۳۵۸ھ مطابق ۷ نومبر ۱۹۳۹ء (جواب ۴۰۱) یہ تمام حضرات عالم صاحب ارشاد و متقین بزرگ تھے۔ ان میں سے بعض کے لئے اعمال ایسے تھے کہ ان پر سنت نبویہ کے قانون کے لحاظ سے تنقید کی جاسکتی تھی۔ مگر پھر بھی ان کی شان میں تنقیص کے الفاظ نہیں کہے جاسکتے۔

بلا تعین اور بلا شرط ایصال ثواب کرنے میں مضائقہ نہیں ہے۔ اسی طرح عرس میں اتھاقی غیر ازلی شرعاً بھی قابل گرفت و اعتراض نہیں ہے۔ فقط۔ محمد کفایت اللہ کانا اللہ۔ دہلی

(۱) بے نمازی کے باقی اعمال خیر قابل قبول ہیں۔

(السوال) (الف) زید خاندانی مسلمان ہے مگر نماز نہیں پڑھتا اور کبھی کبھی جمعہ کے دن یا عید بقر عید شرعاً حضوری سے پڑھ بھی لیتا ہے۔ تو ایسی صورت میں آیا اس کے دیگر نیک اعمال مثلاً قربانی و صدقات یا خیرات وغیرہ عند اللہ مقبول ہوں گے یا نہیں۔

(۲) عمر و کتا ہے کہ غیر بیوقوف نماز پڑھے کوئی دیگر نیک اعمال عند اللہ مقبول نہیں ہوتے۔ کیا یہ بات صحیح ہے۔ عمر و کتا ثبوت ذیل میں درج ہے۔

(۱) ثبوت از قرآن مجید و اہل علیہم بآیہی ادم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احدہما ولم یقبل من الاخر قال لا قبلک قال انما یقبل اللہ من المتقین۔ (ترجمہ اور ابی محمد رحمۃ اللہ علیہ)

سے حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں ہابیل و قابیل کا سچا واقعہ بیان فرمائیے جب ان دونوں نے قربانی کی تو ہابیل کی مقبول ہوئی اور قابیل کی مقبول نہیں ہوئی تو قابیل بولا کہ میں تجھ کو مار ڈالوں گا۔ ہابیل نے کہا کہ خدا فیض متقی لوگوں کے نیک اعمال قبول فرماتا ہے۔ عمرو کہتا ہے کہ ایک بے نمازی مسلمان چونکہ اہل تقویٰ سے نہیں ہے لہذا اس کے دیگر نیک اعمال عند اللہ مقبول نہیں ہوتے۔

(۲) ثبوت، زحدیث۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن اعاص سے روایت ہے کہ ایک دن آنحضرت ﷺ نماز کا تذکرہ فرما رہے تھے تو فرمایا کہ جو نماز کی پابندی کرے گا اس کو قیامت کے روز ایک نور عطا ہوگا۔ اور نماز اس کے پاس اہل ایمان میں سے ہونے کا ثبوت ہوگی اور وہ نجات پائے گا۔ اور جو نماز کی پابندی نہ کرے گا وہ بے نور رہے گا۔ اس کے اہل ایمان میں سے ہونے کا ثبوت نہ ہو گا اور نہ اس کی نجات ہوگی۔ اور ایسا شخص قیامت کے دن قارون اور فرعون اور ہامان اور اہل بن خف کے ہمراہ ہوگا۔ (۱) بیہقی فی شعب الایمان عمرو کہتا ہے کہ ایک بے نمازی مسلمان کے دیگر نیک اعمال اگر عند اللہ مقبول ہوتے تو وہ قیامت کے روز قارون و فرعون وغیرہ کے ہمراہ کیوں ہوتا۔

المستفتی نمبر ۲۵۶۳ عنایت اللہ خاں صاحب۔ لکھنؤ ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۵۸ھ ۲۸ جنوری ۱۹۴۰ء (جواب ۴۰۲) قرآن مجید کی متعدد آیات ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی کا نیک عمل ضائع نہیں ہوتا۔ فمن بعمل مثقال ذرة خیراً یؤتہ (۲) یعنی جو شخص ارادہ کرے گا اسے دیکھے گا یعنی پائے گا۔ دوسری آیت لا ینکم من اعمالکم شیاً (۳) حتی خدا تعالیٰ تمہارے اعمال میں سے کچھ کم نہیں کرے گا۔ تیسری آیت ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین (۴) بے شبہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ چوتھی آیت ان اللہ لا یظلم مثقال ذرة وان تک حسنة یصفہا (۵) یعنی بے شبہ اللہ تعالیٰ ذرہ بھر ظلم نہیں کرتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے بڑھاتا ہے۔ ان آیات کے علاوہ قرآن مجید میں اور بھی آیات ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نیک عمل کتنا ہی چھوٹا ہو ضائع نہیں ہوتا۔ اور آیت انما یقبل اللہ من المتقین (۶) میں متقین سے مرد و مونین ہیں۔ یعنی شرک سے بچنے والے۔ اور قابیل چونکہ مومن نہیں رہا تھا کافر ہو گیا تھا اس لئے ہابیل کے قول کا مطلب یہ ہوا کہ خدا مومنین کی قربانی یا طاعت قبول فرماتا ہے۔

یہاں قبول سے مراد قبول رضا ہے نہ اعطاء اجر یعنی گناہوں کے اعمال حسنة کا اجر ضرور عطا فرمائے گا۔ (موجب آیات منقولہ سے) مگر ان اعمال حسنة کو قبول نہ کرے گا یعنی ان لوگوں سے راضی اور خوش نہ ہوگا۔

۱۔ منہاجہ ۲: ۳۵۵ دارالمدینۃ للتراث العربیۃ۔

۲۔ الزکوال ۷۰

۳۔ الحجرات ۱۳

۴۔ مومنون ۱۱۵

۵۔ النجم ۳۰

۶۔ المائدہ ۲۷

حدیثوں میں عدم قبول اعمال کا جو ذکر آیا ہے۔ اس سے مراد بھی یہی قبول رضا ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ بعض گناہ اپنی شدت سے اس درجہ پر پہنچ جاتے ہیں کہ ان کا وزن طاعت کے وزن سے بڑھ جاتا ہے تو اگرچہ طاعت کے اجور اور ثواب بھی ملیں مگر ان کا مجموعی وزن اس شدید گناہ کے وزن سے کم رہ کر بے اثر اور بے فائدہ اور بے حقیقت ہو جاتا ہے۔ اس کو قبول نہ ہونے سے تعبیر کر دیا گیا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

کرشن جی کے پیغام کے پرچار کو باعث برکت کہنے والے کا حکم۔

(السوال) ایک مسلمان اگر مندرجہ ذیل بیانِ اخبار میں شائع کراوے تو اس کی یہ حرکت جائز ہے یا ناجائز۔ اس پر کفرِ عائد ہوتا ہے یا نہیں ”شری کرشن جی کے مقدس پیغام کا سالانہ پرچار اخبار کے لئے یقیناً باعث برکت اور پڑھنے والوں کے لئے دگر رحمت ہے۔ انسانی زندگی کی تاریکیوں کے لئے اس شمعِ سرمدی کی روشنی لازماً بے انتہا مفید ہے۔ میں اس سلسلہ کے جاری کرنے والوں کو اور اس کے قائم رکھنے والوں کو ملک کا واقعی بھائی خواہ سمجھتا ہوں کیونکہ شری کرشن جی کا پیغام اس ملک کی موجودہ کشمکشوں میں ایک نایاب نفع رساں چیز ہے۔“

المستفتی نمبر ۱۷۵۷ دوست محمد ولد مدار بخش صاحب دہلی۔ ۳ محرم ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۰ مارچ

۱۹۴۰ء

(جواب ۱۷۵۷) اس عبارت میں کرشن جی کے پیغام کا مضمون درج نہیں۔ یہ معلوم نہیں ہوا کہ ان کے کس پیغام کے متعلق یہ بات کہی گئی ہے۔ اگر پیغام کا مضمون صحیح اور اسلام کے خلاف نہ ہو۔ اور مخلوقِ خدا کے لئے نفع رساں ہو تو اس کے حق میں تائیدِ بیان دیا جاسکتا ہے۔ کسی شخص کے لئے تقدس اور شمعِ سرمدی ہونے کا حکم لگانے کے لئے دلیل درکار ہے۔ مگر یہ بات کہ ہندوستان میں بھی خدا کی طرف سے مخلوق کو ہدایت کرنے والے انسان آئے ہوں گے یقینی ہے۔ لکل قومِ ہند۔ (۱) بہر حال اس بات پر کفرِ عائد ہونے کا حکم نہیں کیا جاسکتا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

کیا حجرِ اسود عام پتھروں کی طرح ایک پتھر ہے؟

(السوال) زید و بحر میں تکرار ہوئی دربارہ حجرِ اسود یعنی بحرِ کتا ہے کہ پتھر پتھر ہے مثلاً ایک بت ہے۔ وہ بھی پتھر ہے۔ ایک قبر ہے وہ بھی پتھر ہے جس سے مہتدینِ بوسہ قبور کا جواز بھی لینے ہیں۔ بحرِ کتا ہے پتھر دوسری اقوام پر اسلام کیوں معترض ہے۔ زید کتا ہے لہذا کانِ اسلام یعنی رکنِ حج میں شامل ہے۔ لیکن مسلمان۔ جس کو پتھر ہی مانتے ہیں۔ اس کو حاجتِ روا مشکل کشا نہیں مانتے۔ زید خود حاجی ہے۔ بالکل موحد راسخ الاعتقاد لیکن کچھ شبہات ضرور پیدا ہو گئے ہیں ان کا رفع کرنا ضروری و لازمی ہے۔

(۱) قرآن شریف میں اس کے متعلق کیا ذکر ہے۔ (۲) رسول اللہ ﷺ نے چھ اسمیت بیان کی ہیں؟  
 (۳) از روئے قرآن پاک و حدیث شریف و تاج اسمیت کیا ہے۔ اور کب سے ہے۔ (۴) اس پتھر کو یہ نام  
 فضیلت کیوں حاصل ہے۔ جن انبیاء سابقین و خصوصاً آنحضرت ﷺ نے پوسہ دیا ہے؟  
 فقط المستفتی نمبر ۷۷۷۷ عبد الرحمن صاحب (بعبنی) ۴ صفر ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۲ مارچ ۱۹۴۰ء  
 (جواب ۴۰۴) حجر اسود ایک پتھر ہے۔ حضرت عمرؓ نے اسے پوسہ دیتے وقت یہ غلط فرماتے تھے۔ اعلیٰ  
 انک حجرو لا تضرو ولا تنفع ولولا انی رايت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک ما قبلتک (۱) جن  
 میں جانتے ہوں کہ تو پتھر ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع پہنچا سکتا ہے۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے پوسہ  
 دیتے نہ دیکھا ہو تا تو میں تجھے پوسہ نہ دیتا۔  
 آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حجر اسود جنت سے نازل ہوا (۲) اور آخرت میں بھی وہ محبوب ہو گا اور پوسہ  
 دینے والوں کے حق میں شہادت دے گا۔ (۳)

پوسہ دینا صرف محبت کی وجہ سے ہے نہ کہ اس کی تعظیم یا عبادت کی بنا پر۔ (۴) محبت کی وجہ سے اس کا  
 جنت کی نشانی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہوتا ہے۔ محمد کفایت اللہ کا لفظ اللہ۔ وہی

ایک محاکمہ نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب آثار کا حکم۔

(السوال) یہاں شگور میں چند مساجد اور کئی گھروں میں آثار شریف کی عام نمائش کی جاتی ہے اور ان  
 آثاروں کو آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب سمجھ کر ان کی بیت چھ عزت و تکریم اور احترام کیا جاتا ہے جس  
 کی صورت یہ ہوتی ہے کہ آثار جو عموماً ایک بال ہوتا ہے چاندی وغیرہ کی نگلی میں رکھ کر اس پر ناف در  
 خاف چڑھا کر ایک صندوق میں رکھا جاتا ہے۔ یہ آثار چند مساجد اور کئی گھروں میں رکھے ہوئے ہیں ریت  
 اول میں ان مساجد اور گھروں کو خوب آراستہ کیا جاتا ہے اور پھر ان آثاروں کو تخت اور قضاوندیہ پر پشت  
 ہوئے بعد احترام کھول دیا جاتا ہے۔ مساجد میں عموماً مردوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ اور گھروں میں عموماً بوقت  
 شب مستورات کا اجتماع ہوتا ہے۔ اور ساری رات مستورات قضاوندیہ وغیرہ پڑھتی ہیں۔ نیز مستورات سے  
 نذرانے بھی لئے جاتے ہیں۔ (یہ اعد و دیگر زین کمر بستہ ہوئے ادب و احترام کے ساتھ آثار ان آثار کو پوسہ  
 دیتے ہیں اور آنکھوں سے لگا دیتے ہیں۔ اور بعض لوگ آثار کی طرف دست برد کھڑے ہو کر یا ہاتھ اٹھا کر  
 دعا بھی مانگتے ہیں۔

پس آنجناب سے التماس ہے کہ زید و عمرو کے مندرجہ ذیل دل کل پر تحقید و تبصرہ فرماتے ہوئے واضح

۱۔ سنن ابی داؤد، ترمذی، ۲۰۰۳ء، ص ۳۰۰

۲۔ "نزل الحجر لاصود من الجنة" ترمذی باب ما جاء فی فضل حجر الاسود۔ (۳) (طوسی)

۳۔ "انفس هذا الحجر يوم القيمة وله عان بصر بهما" لسان يطق بها يشهد على من يسلمه حق۔ (۴) (ابو داؤد، ابواب  
 المناقب باب احترام الحجر ص ۲۱۱ و ۲۱۲)

۴۔ "فالمقصود استماع الحاضرين لعلسوان العرض الاتماع لا تعظيم الحجر الخ۔" (۵) (شیرازی، سنن ابی داؤد ترمذی ص ۲۰۰)



دل نکل کر شریعہ سے جواب تحریر فرمائیں کہ ان آثاروں کی زیارت و عزت کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ کیونکہ یہاں مسلمانوں میں دو متضاد خیالات کے دو گم موجود ہیں۔ ایک زید کے ہم خیال جو ان آثاروں کے حامی ہیں ورنہ ان آثاروں کے مخالفوں پر تو بین رسول اکرم ﷺ کا الزام لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان میں محبت رسول اکرم ہی نہیں۔ دوسری طرف عمرو کے ہم خیال ہیں جو آثار پرستوں کو بدعتی اور گمراہی تصور کرتے ہیں اور ان آثار کی زیارت اور نمائش کرنا ناجائز سمجھتے ہیں۔

زید کے خیالات درود اہل زید کہتا ہے آثار مبارک کی زیارت و عزت کرنا نہ صرف جائز بلکہ موجب ثواب عظیم ہے۔ اور جو شخص ان آثار کی عزت اور زیارت نہیں کرتا وہ دائرہ حب نبی ﷺ سے خارج ہے جس کے دلائل یہ ہیں۔

دلیل اول۔ یہ آنحضرت ﷺ کے آثار ہیں جن کی نسبت حدیث شریف میں ہے کہ جس نے میری یا میرے جزو کی زیارت کی تو مجھ پر اس کی شفاعت واجب ہوئی۔

دلیل دوم۔ تاریخ اور میر سے پتہ چلتا ہے کہ حض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاس آنحضرت ﷺ کے تاخن وغیرہ ہوتے تھے جن کو وہ بعد احترام اپنے پاس رکھتے تھے۔ پس جس کام کو صحابہ کرام نے کیا ہو اس سے ہمیں کیوں روکا جائے۔

دلیل سوم۔ قرآن شریف اور تفاسیر میں ہے کہ بنی اسرائیل کے پاس ایک سموت ہوتا تھا جس میں انبیاء سابقین علیہم السلام علیہم السلام کے آثار ہوتے تھے، اس تابیوت سے بنی اسرائیل کی تسکین اور تسلی ہوتی تھی یہاں تک کہ بنی اسرائیل اس سموت کو جنگوں میں بھی ساتھ رکھتے تھے اور اس کی برکت سے کامیاب ہوتے تھے۔ اس لئے ہم بھی اپنی نبی اقدس ﷺ کے آثار مقدس اپنے پاس رکھتے ہیں۔ ورنہ ان کی زیارت و تکریم کرتے ہیں اور شرعاً اس کی کوئی ممانعت بھی نہیں۔

عمرو کے خیالات اور دلیل۔ عمرو کہتا ہے کہ ان آثار کی زیارت کرنا اور عزت و تعظیم حلال ناشرہ عامہ اور بدعت ہے۔ کیونکہ باقاعدہ ثبوت ہی نہیں کہ یہ آثار آنحضرت ﷺ کے ہیں۔ اور جب باقاعدہ ثبوت نہیں تو ایسے آثار کو آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب کرنا گناہ عظیم ہے جیسا کہ صحیح احادیث میں ہے کہ من کذب علی محمد اقلبتوا مقعدہ من النار (۱) او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متحن جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹا دعویٰ کیا اس نے اپنا عہد کا جہنم بنالیا۔ بغیر تحقیق کے کسی آثار کی صرف اس لئے عزت کرنا کہ وہ آنحضرت کے نام سے منسوب ہے یہ بھی اس حدیث کی وعید کا مستحق بننا ہے۔ بلکہ اگر اس قاعدہ کو مان لیا جائے تو اسلام کا سارا عہد درہم برہم ہو جائے گا کہ حضور علیہ السلام کے نام سے کئی ناجائز احکام کی اتباع اور غلط چیزوں کی تعظیم کرانی جائے گی۔ حضور علیہ السلام کی ذات پر اس سے بڑھ کر اور کیا بہتان عظیم ہو گا۔ خدا معلوم کس کے بال میں جن کو آنحضرت ﷺ کی مقدس ہستی کی طرف منسوب کر کے ان کی عزت و تکریم کی جاتی ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ مفروضہ بخیر تو ان کی ناپاک کسی دو یا تین یا بیس یا پانچ یا

جاتا ہے تو اس ہال کو آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب کر کے اس کی نمائش اور عزت و تکریم کی جاتی ہے۔ نعوذ باللہ اگر آنحضرت ﷺ کے موئے مبارک صحابہ کرام بطور آثار رکھتے تو آج وہ موئے مبارک مدہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں موجود ہوتے۔ حالانکہ وہاں موئے مبارک کا نام و نشان تک نہیں اور نہ مملکت اسلامیہ میں یہ آثار اس کثرت سے ہیں جیسا کہ ہنگوڑ میں ہیں۔ پنجاب و سند کے پورے دو صوبوں میں صرف لاڑھی (سندھ) میں ایک موئے مبارک بتایا جاتا ہے اور پوٹی سی پٹی دہلی وغیرہ میں صرف ایک مقام یعنی دہلی کی جامع میں چھ آثار موجود ہیں اور سماجاً تاجہ کے شہاب اسلام نے بصرہ ذر کثیر اور بے انتہا کوشش سے ان کو حاصل کیا تھا۔ پھر بھی محققین علمائے اہل سنت و اجماعہ کو شبہ ہے کہ کیا وہ آثار آنحضرت ﷺ کے ہیں یا نہیں۔ ہنگوڑ میں ان ہالوں کی بہتات اور کثرت ہی صاف شہادت دے رہی ہے کہ یہ ہال جھوٹے اور جعلی ہیں اور صرف گھرانے کی شہرت اور چیٹ پالنے کے ذرائع ہیں۔

زید کے دواخل کی تردید۔ (۱) دلیس لول کی تردید۔ زید نے جو حدیث پیش کی ہے کہ جس نے میری یا میرے جز کی زیارت کی تو اس کی شفاعت مجھ پر واجب ہوگئی۔ اس مضمون کی تمام حدیثیں ضعیف بلکہ من گھڑت ہیں۔ صحیح احادیث میں اس کا کوئی ثبوت ہی نہیں۔

(۲) دلیس دوم کی تردید۔ بے شک بعض روایات اور تواریخ سے ظہور ہوتا ہے کہ بعض صحابہ کرام کے پاس آنحضرت ﷺ کے ناخن اور موئے مبارک وغیرہ ہوتے مگر ان روایات میں یہ بھی ہے کہ ان آثاروں کو انہی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی وصیت کے مطابق ان کے کفنوں سے باندھ کر ان کے ساتھ دفن کر دیا جاتا تھا۔ سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ اس کا ہرگز بزرگوار ثبوت نہیں ملتا کہ صحابہ کرام ان آثاروں کی نمائش کیا کرتے یا ان آثار کی زیارت کے لئے مسلمانوں کا کوئی اجتماع ہوتا تھا۔ پس نمائش اور اجتماع کا موجودہ طریقہ نہ نبی اقدس ﷺ کے زمانہ میں تھا نہ صحابہ کرام کے زمانہ میں۔ حالانکہ صحابہ کرام کے پاک دلوں میں آنحضرت ﷺ کی پاک محبت اس حد تک تھی کہ صحابہ کرام اپنا جان و مال تک آپ پر قربان کر دیتے تھے۔ پس جس طریقہ کو صحابہ کرام نے نہ کیا ہو اس کو کرنا بدعت اور گمراہی نہیں تو اور کیا ہے۔ خصوصاً جعلی اور جھوٹے ہالوں کی نمائش اور عزت۔ خدا مسلمانوں کو اس سے بچائے۔ کون مسلمان برداشت کر سکتا ہے کہ کسی اور کے ہالوں کو آنحضرت ﷺ کی مقدس ہستی کی طرف منسوب کیا جائے۔

(۳) دلیس سوم کی تردید۔ قرآن مجید اور تفاسیر میں بے شک ایک جگہ کا ذکر ہے جو بنی اسرائیل کے پاس تھا اور راثہ انبیاء بنی اسرائیل اور سرداران بنی اسرائیل کو دیا جاتا تھا۔ اور بے شک بنی اسرائیل میں آثار پرستی تھی۔ اور اسی آثار پرستی کا نتیجہ ہے کہ بنی اسرائیل نے انبیاء اور اپنے سرداروں کی تصویریں اور بت تک عطا دیئے ہیں۔ اس لئے اس پر خدا کی عنت اور غضب بھی ہے، مگر آنحضرت ﷺ کو نہ تو اس قسم کا انبیاء سابقین سے کوئی ثبوت دیا گیا ہے اور نہ ہی آنحضرت ﷺ نے اپنے آثار کا کوئی ثبوت اپنے مقدس جانشینوں یعنی صحابہ کرام کے حوالے کیا ہے۔ البتہ وقت وصال الی اللہ آنحضرت ﷺ نے قرآن مجید ہی کو مضبوط پڑنے کی وصیت فرمائی ہے اور جس اور خدا کے تعالیٰ نے بھی مسلمانوں کے لئے قرآن مجید ہی کو شفا اور رحمت قرار دیا ہے۔

غرض مسلمان اگر تسکین اور شفا، برکت اور راحت حاصل کر سکتے ہیں تو وہ صرف قرآن مجید ہی سے حاصل کر سکتے ہیں۔ مسلمانوں کے پاس قرآن مجید ہی ایک سچا اور واقعی آثارِ مبارک ہے جو آنحضرت ﷺ سے ہم تک پہنچتا ہے اور اسی اصلی اور سچے آثار سے ہی مسلمان یہود و نصاریٰ پر غالب بھی آئے ہیں۔ پس مسلمان اس قرآن مجید کی عزت و تکریم جتنی کریں اتنی کم ہے۔ اس کے سوا مشکوک اور جعلی آثار کی عزت و توقیر کرنا یہود و نصاریٰ اور مشرکین سے تشبہ ہو گا نہ کہ صحابہ کرام کے ساتھ۔

برہنہ کرم تحریر فرمائیں کہ ان آثاروں کی اصیت اور واقعیت کی تحقیق اس زمانہ میں کس طرح کی جائے۔

المستفتی نمبر ۸۷۷۸ نامہ بدستگیر (منظور) ۱۱ صفر ۱۳۵۹ھ مطابق ۲۱ مارچ ۱۹۴۰ء (جواب ۴۰۵) اگر یہ ثابت ہو جائے کہ آنحضرت ﷺ کا موعے مبارک یا اور کوئی چیز کسی کے پاس موجود ہے تو اس اصلی چیز کو محبت کے طور پر احترام سے رکھنا اور اس سے استغنا جائز ہے۔ مگر چونکہ عام طور پر جو آثار حضور کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں ان کا ثبوت اور سند نہیں اس لئے ان کی تکریم اور احترام کرنا بے اصل اور بے سند ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔

کسی چیز کو بے ثبوت اور بے پختہ سند کے حضور کی طرف منسوب کرنا حرام ہے۔ نیز اصلی آثار کے ساتھ بھی اس قدر غلو کا معاملہ کرنا جیسے کہ سوال میں مذکور ہے ناجائز اور بدعت ہے۔ بے ثبوت ہونے کی بنا پر اگر کوئی شخص ان آثار کی تعظیم و احترام سے منع کرے تو اس کو آنحضرت ﷺ کی توہین کا الزام لگانا ظلم اور جہالت ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔ دہلی

(۱) امت کا ۳۷ فرقوں میں بٹنے والی حدیث میں امت سے کیا مراد ہے؟

(۲) ”ماانا علیہ واصحابی“ سے کیا مراد ہے؟

(السوال) (۱) حدیث میں جو وارد ہوا ہے کہ میری امت تتر گروہ میں تقسیم ہو جائے گی۔ اس لفظ امت سے کیا مراد ہے۔ ساری دنیا کے انسان عام اس سے کہ مسلمان ہوں یا کافر؟ یا صرف مسلمان مراد ہیں۔ مسلمان اور کافر مل کر تتر گروہ ہو جائیں گے۔ یا مسلمانوں میں تتر گروہ ہوں گے۔ یا امت میں مسلمان و کافر دونوں ہی داخل ہیں۔ یہ حدیث کس قسم کی ہے؟

(۲) ناجی کون گروہ ہے۔ کل مسلمان یا ان میں کوئی خاص گروہ مراد ہے۔ ماانا علیہ واصحابی کا کیا مطلب ہے۔

المستفتی نمبر ۲۶۱۲۱۲ ابیم حسین صاحب (منظور) ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ مطابق یکم جون ۱۹۴۰ء (جواب ۴۰۶) اس حدیث میں امت سے مراد امت و دعوت بھی لی گئی ہے اور امت اجہت بھی مرقات ثریا مشکوٰۃ میں ہے۔ ثم قبل یحتمل امة الدعوة فیندرج سائر الملل الذین لیسوا علی قبلتنا فی عدد الثلاث والسبعین ویحتمل امة الاجابة فیکون الملل الثلاث والسبعون محصورة فی اهل قبلتنا والثانی

ہر الا طہر و نقل الا بہر، ان المواد بالا مة الامة الاحیاء عدد الا کثیر انتهى۔ دانش علماء کا قول یہ ہے کہ امت اجابت مراد ہے۔ یہ حدیث ترمذی اور مسند امام احمد اور بود و د میں ہے۔ ترمذی نے اس کو حسن کہا ہے۔ (۲) ”ما انا علیہ واصحابی“ سے وہ طریقہ مراد ہے جو آنحضرت ﷺ کا اور خلفاء راشدین اور صحابہ کرام کا طریقہ تھا یعنی جو آجکل اہل السنۃ والجماعہ کا طریقہ ہے۔ اس میں حنفی شافعی، مکی حنبلی اہل حدیث سب داخل ہیں۔ البتہ متہد فرقة بائعہ ضالہ جیسے معتزلی خارجی۔ مرجئہ مثبہہ روافض وغیرہ اس سے خارج ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان ثلثہ۔ دہلی

کسی ولی کے بارے میں حد سے زیادہ تعریف میں مبالغہ آرائی جائز نہیں۔

(السوال) مع عریضہ بذالیک اشتہار بعد ان ”انہ ان خوش بیان“ ارسال خدمت ہے۔ اشتہار میں مرثیہ قوسین سے گھرے ہوئے الفاظ یعنی امام الصدیقین، قدوة الاولین، صاحب مقام وراء لوری حاکم علی القدر والقضاء حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں۔ حالانکہ ”امام الصدیقین“ حضرت ابو جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی ہو سکتے ہیں۔ ”قدوة الاولین“ تو آنحضرت ﷺ کا ہی درجہ ہے۔ نیز واقعہ ”مرحج کی نسبت سے بھی آنحضرت ﷺ کو صاحب مقام وراء لوری کہا جاسکتا ہے اگرچہ حقیقتاً صاحب مقام وراء لوری خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ اور حاکم علی القدر والقضاء تو خدا کے وحدہ الاشریک کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا مگر المعلن صاحب یہ الفاظ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے متعلق استعمال کئے ہیں۔ کیا اس سے خود حضرت شیخ موصوف کی توہین لازم نہیں آتی کہ آپ کی طرف دودرہجے منسوب لئے گئے ہیں جو فی الواقع آپ میں نہیں ہیں۔ نیز کیا اس سے المعلن نے حضرت ابو جعفر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کا ارتکاب نہیں کیا۔ اور کیا آنحضرت ﷺ کی شان میں اس سے بڑھ کر اور کوئی گستاخی اور بے ادبی ہو سکتی ہے کہ خود باندہ من ذلک آپ کے مٹی کو آپ پر فوقیت دی جائے۔ کیونکہ قدوة الاولین کے معنی پہلے سب سے بہتر ہونے والے لوگوں کا سردار۔ ان پہلوں میں تمام پیغمبر اور صحابہ کرام اور خود آنحضرت ﷺ کی ذات ہے۔ اب شیخ عبدالقادر جیلانی کو قدوة الاولین جتنی پہلوں کا سردار کہنا گویا شیخ موصوف کو خود باندہ من ذلک (نقل ہر کفر نباشد) تمام پیغمبروں تمام صحابہ کرام اور آنحضرت ﷺ کا سردار بنانا ہے۔ الامان۔

نیز جب حاکم علی القدر والقضاء تعالیٰ ہی ہے تو خدا کی حقوق کو حاکم علی القدر والقضاء ناشد اور

کفر نہ ہوگا؟

اس لئے یہ نور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق الفاظ مندرجہ اشتہار منسلک عریضہ

بذلک استعمال سے شرعاً جو نتائج پیدا ہوتے ہیں ان نتائج کو تحریر فرمائیے۔ اور ان پر روشنی ڈالنے کا کوئی ایسی

تاریخ تحریر فرمائیے جس سے ایسے الفاظ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے متعلق شرعاً استعمال نہ کیے جاسکیں۔

المستفتی نمبر ۲۶۲۵ ر ۲۶۲۵ عبد الواحد صاحب نیاز۔ منکوریٹ۔ ۲۷ جمادی الاول ۱۳۵۹ھ

مطابق ۳ جولائی ۱۹۳۰ء

(جواب ۴۰۷) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی طاب ثراہ کی رفعت منزلت میں کلام نہیں۔ وہ ایک بڑے درجہ کے بزرگ اور ولی کامل تھے۔ مگر ان کی ثناء و منقبت میں اس قدر مبالغہ کرنا جو حد اطرانک پہنچے مذموم ہے سید المرسلین اور حنا فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو خود حضور کی مدح و ثناء میں اصرار کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رشود ہوتا ہے۔ لا تطرونی کما اطرت النصارى عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) (۱) یعنی میری ثناء میں اطرا نہ کرنا جیسا کہ نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بارے میں اطرا سے کام لیا۔

حضرت غوث الاعظم کے لئے لام الصدیقین اور قدوة الاولین کے الفاظ استعمال کرنا بھی فی الجملہ اطرا میں داخل ہے مگر اس میں تو یہ تاویل ممکن ہے کہ الصدیقین اور قدوة الاولین میں الف لام استعراق کا نہ لیا جائے یعنی الصدیقین اور اولین سے تمام صدیق اور تمام پسے لوگ مراد نہ ہوں لیکن صاحب مقام وراء الوری اور حاکم علی القدر والقصاء میں کوئی مقبول تاویل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ان الفاظ کا استعمال حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے قطعاً جائز ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

الجواب صحیح حبیب المرسلین عفی عنہ۔ نائب مفتی مدرہ امینیہ دہلی

(۱) صرف گناہ کے ارادے سے گناہ نہیں لکھا جاتا۔

(۲) نیکی کے ارادے سے نیکی لکھی جاتی ہے۔

(السوال) (۱) ایک شخص چھ روپیہ لے کر زنا کرنے کی نیت سے چلا۔ اور کسی وجہ سے راستہ سے پلٹ آتا ہے۔ ایسے موقع میں وہ گناہ کا مرتکب ہو گیا نہیں؟

(۲) ایک شخص حج کرنے کی نیت سے چلا اور اثناء میں وہ مر گیا۔ مرحوم کو حج کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۶۷۰ یم عبدالرحمن صاحب (ہی) ۷ جمادی الاول ۱۳۶۰ھ مطابق ۳ جون ۱۹۴۱ء

(جواب ۴۰۸) بدی اور گنہ و گناہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جس وقت تک نہیں لکھا جاتا جب تک عمل میں نہ آجائے۔ اور نیکی اور لودہ کرنے پر کھلی جاتی ہے۔ اور عمل میں آنے کے بعد جس کا حقیق بدلہ لکھا جاتا ہے پس زنا کرنے کے ارادے سے چلا تو اس کا گناہ نہیں لکھا جائے گا۔ (۲) اور جب زنا واقع ہونے سے پہلے لوٹ آیا اور نادم ہوا تو یہ جنا کا لحد ملے گا۔ اور حج کا ارادہ کر کے چلا تو اسی وقت سے اس کے نامہ اعمال میں نیکی (ارادہ حج) لکھی جائے

۱۔ بخاری، کتاب النبی و باب الذکر فی الکتاب مریم ۱۰ ۳۹۰ قدیمی۔

۲۔ "اذا هم بعدی سئلوا لکسوا علیہ فان عملوا لکسوا ہا حسنة و اذا هم بحسنة فلم یعمہا لکسوا ہا حسنة۔ فان عملوا لکسوا ہا عشرًا" (مسلم باب بیان تہجد اللہ تعالیٰ عن حدیث انس: ۱۰ ۷۸۱ قدیمی)

گئی۔ اگر حج و جود میں کیا تو حج کا حقیقی کام بدلہ اس کیلئے نکھ گیا اور اگر حج کرنے سے پہلے مر گیا تو وہ حج کی نیکی نامہ اعمال میں لکھی رہی اور اس کو حسی حج کا بھی ثواب مل جائے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

(السرال) کیا درج ذیل شعر حضور ﷺ کی شان میں ہے اولیٰ ہے ؟

اگر حقیقت یہ معنی ہو کفر اور اسلام کی روئے انور دیکھ لیسوئے محمد دیکھ کر

مذکورہ بالا شعر میں شاعر نے حضور کی زلف مبارک کی سیاہی سے کفر کی ظلمت کو تشبیہ دی ہے شاعر کا یہ خیال شرعی نقطہ نظر سے سوء اولیٰ لئے ہوئے ہے یا کیا۔ مدلل جواب شرعی مرحمت فرمایا جائے۔

المستفتی نمبر ۲۶۷۱ احمد خاں۔ نوم (راجپوتانہ) ۸ جمادی الاول ۱۳۶۰ھ مطابق ۵ جون ۱۹۴۱ء (جواب ۶۰۹) یہ تعبیر نامن سب ضرور ہے۔ مشہد اور مشہدہ میں وجہ تشبیہ کے لحاظ سے یکسانیت نہیں ہے۔ اس نے یہ مضمون بھی کوئی تمسین اور بہتر نہیں ہے۔ کفر و اسلام کے نور و ظلمت میں اجتماع غیر متصور ہے۔ اور ظلمت کفر جائے خود مذموم اور قابلِ تحو ہے۔ اور زلف و روئے انور کی سیاہی اور نور مجتمع ہیں۔ اور ان کا اجتماع مستحسن اور مطلوب ہے۔ اور زلف کی سیاہی جائے خود محمود اور قابلِ حفاظت ہے محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

افعال میں عقل دل کے تابع ہے .

(السوال) در حادی ہے عقل پر یا عقل حادی ہے دل پر؟ یعنی کسی کام کی بات یا کسی فعل کے کرنے میں دل عقل کی متابعت میں چلتا ہے یا عقل دل کی؟ آپ اپنی رائے کا اظہار فرما کر صرف مجھے ہی نہیں بلکہ تقریباً ایک ہزار دیگر سیاسی قیدیوں کو بھی جو اس بحث میں بڑی شدت سے حصہ لے رہے ہیں، شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں

المستفتی نمبر ۲۶۷۳ تاج محمد میر۔ سیاسی قیدی۔ سینٹرل جیل۔ ڈیرہ اسماعیل خان ۷۷ رنج

الاول ۱۳۶۲ھ مطابق ۱۳ اپریل ۱۹۴۳ء

(جواب ۶۱۰) تمام رجحانات و تحریکات نفسانیہ کا مبنی قلب ہے۔ وہی فطرتی تحریک ہوتا ہے۔ پھر عقل اس کی رہبری کرتی ہے۔ اگر قلب نے عقل کی رہبری قبول کر لی تو اپنے اعمال میں رشد و استقامت پیدا کر لیتا ہے۔ اور اگر اس سے تحریف یہ توضیحت و ضلال کی دلدل میں گھٹس جاتا ہے۔ بہارے سید و موبق قائمہ دار

ﷺ نے فرمایا۔ الا ان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کله واذا فسدت فسد الجسد کله الا وہی القلب۔ (۱) یعنی جسم میں ایک مضغہ لحم ہے وہ درست رہے تو سارا جسم درست رہتا ہے اور وہ بگڑ جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ ہاں اوہ دل ہے۔ ”اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسم انسانی اور حرکات نفسانی اور صالح و فساد کی ذمہ داری دل پر ہے۔ قرآن پاک میں ہے کہ دوڑ میں دوڑ خن نہیں لے لو کما نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر (۲) یعنی اگر ہم سماعت سے کام لیتے یا عقل سے کام لیتے تو آج دوڑ خن میں نہ

ہوتے۔ ”معلوم ہوا کہ ان کے تمام اعمال کی ذمہ داری دل پر تھی۔ عقل سے تو انہوں نے کام ہی نہیں لیا۔ ساری زندگی مل کی خواہشات اور تحریکات پوری کرنے میں گذاری لہذا دل ہی تمام اعمال کا ذمہ دار ہے۔ محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لا۔ ذیل

کیا مندرجہ ذیل عقائد اہلسنت کے عقائد ہیں؟

(السوال) زید جو مفتی بھی ہیں اہل سنت و اجماعت کے عقائد مندرجہ ذیل قرار دیتے ہیں اور یہ فرماتے ہیں کہ جس کے عقائد یہ نہ ہوں وہ اہل سنت و اجماعت سے خارج ہے اور ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں کیا یہ شخص اس قابل ہے کہ مسلمانوں کا مفتی بن سکے۔ اور کیا ان عقائد کو نہ رکھنے والا اہل سنت سے خارج ہے۔ مفتی صاحب مذکور اہل سنت و اجماعت کے مندرجہ ذیل عقائد بتاتے ہیں :-

(۱) مجلس میاد شریف میں قیام تعظیسی مستحسن ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا تھا۔ (۳) فاتح کھانہ پر جائز ہے۔ (۴) عرس گیارہویں شریف جائز ہے۔ (۵) لولیاء اہل قبور سے استمداد جائز ہے۔ (۶) یہ کناسکی دلی سے جو انتقال فرما چکے ہیں کہ آپ مد فرمائیے یا خدا سے دعا کیجئے جائز ہے۔ (۷) تمام مردے قبروں میں سنتے ہیں۔ (۸) یا غوث اور ید رسول اللہ کہنا جائز ہے۔ (۹) عبداللہ بن عبدالمصطفیٰ غلام نبی غلام رسول نام رکھنا جائز ہے۔ (۱۰) تقویۃ ایمان مصنفہ مولانا اسماعیل شہید دہلوی کے عقائد و مسائل خلاف مذہب اہل سنت و اجماعت ہیں۔ بیوا بالادلة الواضحة۔

المستفتی نمبر ۸۸۷ ۱۲ افضل المناظرین جہانگیر خاں (اگرہ) ۷ ذی قعدہ ۱۳۶۳ھ (جواب ۶۱۱) اہل سنت و اجماعت کی یہ تعریف من گھڑت ہے جو کسی معتبر کتاب میں نہیں ہے۔ جو شخص اہل سنت و اجماعت کی یہ تعریف بتاتا ہے اس سے دریافت کیا جائے کہ یہ تعریف کس کتاب میں لکھی ہے؟ جو عقائد وہ اہل سنت و اجماعت کی طرف منسوب کرتا ہے ان میں سے بعض تو قرآن مجید کی صریح آیات اور حدیث صحیحہ کے خلاف ہیں۔ اور بعض وہ ہیں جن کو وہ خود مستحسن کا درجہ دیتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ کسی چیز کے مستحسن ہونے کو نہ ماننے والا اہل سنت و اجماعت سے خارج نہیں ہو سکتا۔ اس کے بیان کردہ عقائد کی مختصر تفصیل یہ ہے۔

(۱) ”مجلس میاد شریف میں قیام تعظیسی مستحسن ہے۔“ اس سے پوچھا جائے کہ اہل سنت و اجماعت کا یہ عقیدہ کس کتاب میں لکھا ہے کہ اہل سنت و اجماعت وہ ہے جو مجلس میاد میں قیام تعظیسی کو مستحسن سمجھتے ہو۔ پھر یہ بھی دریافت کیا جائے کہ قیام تعظیسی صرف مجلس میاد میں مستحسن ہونے کی وجہ کیا ہے۔ اگر حضور انور ﷺ کی سیرۂ مطہرہ اور وادع طیبہ کا مجلس وعظ میں ذکر کیا جائے تو اس میں قیام کیوں نہیں کیا جاتا؟ اور اس میں قیام نہ کرنے والے اہل سنت و اجماعت سے خارج کیوں نہیں ہوتے۔ یہ بات بھی غور کے قابل ہے کہ مجلس میاد معروف و مروج کی ابتدا لایا بیحد ساتویں صدی ہجری کے شروع میں ہوئی ہے۔ حضور رسول کریم ﷺ کے مبارک زمانے سے چھ سو سال تک مجلس میاد کا وجود نہ تھا۔ سب سے پہلے یہ مجلس اربل کے بادشاہ ملک مظفر ابو سعید نے ایجاد کی۔ اول من احدث فعل ذلک صاحب اربل الملک المظفر ابو سعید کو کوری ابن

زین الدین علی (الحاوی) ۱۱ ملک مظفر نے مودوں ابتدا اثنانہ طریق پر کی۔ مجلس مولود پر ہر سال تین اھ اشرفین خرچ کرتا۔ یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ مصارف بیت المرس سے کئے جاتے تھے یا ذی قلیعت سے۔ اگر نیت امال سے ہوتے تھے تو ان کا حق نہ تھا۔ اور اگر ذاتی ہوتے تھے تو پھر بھی اس سے زیادہ ضروری اور مفید صیغوں میں مثلاً تبلیغ اسلام و تعظیم میں یہ رقم خفیہ خرچ کرنا مناسب تھا سبط ابن الجوزی نے مرآۃ الزمان میں ملک مظفر کی مجلس مودوں کے بعض شرکاء سے نقل کیا ہے کہ جس مجلس میں وہ شریک تھا اس میں پانچ ہزار بحر کی بیہنی ہوئی سریاں اور دس ہزار بیہنی ہوئی مرغیاں اور ایک سو کھوڑے اور ایک کھ کھانے کی رکابیاں اور تیس ہزار حصوں کی قاتین شہر کی تھیں۔ ملک مظفر ایک تو مجلس مودوں اس شان و شوکت سے کرتا۔ دوسرے یہ کہ نظم کے بعد سے نماز فجر تک مجلس کوئی گرم رہتی۔ اس میں خود شریک ہوتا اور حال کھیت اور رقص کرتا تھا۔ اور جو حماء و صوفی آتے ان کو خلعتیں دیتا اور خزانے ان کے لئے کھول دیتا۔ وقال سبط ابن الجوزی فی مرآۃ الزمان حکى بعض من حضر سماء مظفر فی بعض المودانہ عدنی ذلك السماط خمسہ الاف رأس غنم مشوی وعشرة لاف دجاجة ومانۃ فرس ومانۃ الف زبدية وثلثین الف صحن حلوی۔ قال وکان يحضر عنده فی المولد اعیان العلماء والصوفیۃ فیخلع علیہم ویطلق لہم ویعمل للصوفیۃ سماعاً من الظہر الی المجر ویرقص بنفسہ معہم وکان یصرف عنی المولد فی کل سنة ثلث مائة الف دینار (الحاوی للسلطوی) ۱۲ جب کہ مجلس مودوں کا وجود چھ صدیوں تک نہ تھا تو چھ صدی تک مسلمان جو نہ مجلس مولود منعقد کرتے تھے نہ قیام کرتے تھے وہ اہل سنت و اجماعت تھے یا نہیں۔ اور نہ کا ایمان و اسلام کامل تھا یا ناقص؟ اگر تمام صحیحہ کرام و تابعین عظام اور مجتہدین و جبہ الاحرام مجلس مولود کے اور قیام کے بغیر سچے اور یکے مومن و مسلم اور اہل سنت و اجماعت تھے تو آج بھی وہی سلام مومن و مسلم اور اہل سنت و اجماعت بننے کے لئے کافی ہے۔ ملک مظفر کی اپجیو سے اسلام و ایمان کی حقیقت نہیں بدل سکتی۔ ورنہ اہل سنت و اجماعت میں شہر کئے جانے کی شہادت ہو سکتی ہے۔ ورنہ تو قوی و در حال کینین اور رقص کرنا بھی اسلام و ایمان میں داخل اور اہل سنت و اجماعت کی امامت قرار دیا جائے گا۔ وحاشا عن ذلك۔

(۲) ”اللہ تعالیٰ سے حضور ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا۔“ ہاں اللہ تعالیٰ نے پیشمار مغیبات کا علم حضور ﷺ کو عطا فرمایا تھا۔ ہر ایمان اس پر ہے کہ آنحضرت ﷺ کا علم اللہ تعالیٰ کے بعد تمام خلق سے زیادہ تھا۔ مگر جب مغیبات کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے حضور کو حاصل ہوا تو حضور عالم الغیب نہیں ہوئے۔ کسی غیب کی بات کا علم جو بتائے سے حاصل ہو وہ علم غیب اس شخص کے حق میں نہیں رہتا اور اس لئے اس پر علم غیب کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ قرآن پاک میں حضور کو حکم دیا گیا کہ امت سے ”کہ دو کہ میں علم غیب نہیں ہوں“ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعم الغیب ولا اقول لکم انی ملک (۳) تمام امت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ علم

۱۔ الحاوی للسلطوی جلد ۱۱ ص ۱۸۹، حسن الخضر فی علم المولد ۹۰، ۱۸۹ مکتبہ انوار بیادر ضویہ فیض آباد۔



غیب خاص حق تعالیٰ شہد کی صفت ہے۔

(۳۳) ”کھانے پر فاتحہ دینا اور عرس اور گیارہویں۔“ ان میں دو باتیں ہیں۔ اول ایصالِ ثواب یعنی صدقہ کر کے (خواہ کھانا دیا جائے یا نقد یا اور کوئی چیز) اس کا ثواب کسی میت کو بخش دیا جائے۔ یا کوئی عبادت سب یہ نافذ ہو آئی جائے (جیسے نماز پڑھے یا روزہ رکھے یا تلاوت قرآن پاک کرے) اور اس کا ثواب کسی کو بخش دے۔ تو یہ بالافتاحی جائز ہے۔ (۱) دوم ان رسومات کی تخصیص اور تعین یام (۲) بشمول منکرات۔ جیسے کھانا سامنے رکھنا۔ فاتحہ کی جگہ کو لپیٹا پوتا۔ کھانے کے سامنے پن کی گھوری عطر کی پھیری حتیٰ کہ اگر میت افیون کھاتا تھا تو افیون۔ اور حقہ پیتا تھا تو بھر اہو حقہ بھی سامنے رکھ کر فاتحہ دینا۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ میت کو دیا یہ تمام چیزیں پہنچتی ہیں۔ جو صریح جماعت ہے۔ پھر اس کو لازم و ضروری سمجھنا (۲) گیارہویں تاریخ کو اہتمام سے گیارہویں کرنا۔ عرس میں دور دور از مسافت سے شہرِ حال کر کے جانا۔ عورتوں کے ساتھ اجتماع و اختلاط کرنا۔ غیر محرم عورتوں کا گانا جانا۔ یہ تمام باتیں بدعت ہیں۔ ان بدعات کے مرتکب تو اہل سنت و جماعت قرار دیئے جائیں اور جو ان بدعات و منکرات سے بچیں اور امت مرحومہ کو بچائیں وہ اہل سنت و جماعت سے خارج ہوں۔ یہ بات ایک ادنیٰ سمجھ والا بھی سمجھ سکتا ہے۔

(۵، ۶، ۷) اہل قبور سے مدد مانگنا تو اس نے ناجائز ہے کہ وہ ظاہری زندگی کے لوازم اور سبب اعانت سے علیحدہ ہو چکے ہیں۔ در روحانی اور باطنی امداد دینے کی قرآن وحدیث وفقہ میں کوئی دلیل نہیں۔ ان کے مزارات کی زیارت مسنون و مستحب ہے۔ طرزیات کی غرض تذکرِ آخرت و تذکرِ موت اور صاحبِ قبر کے لئے دعائے مغفرت ہے۔ اور ان کے قرب سے برکت و سعادت حاصل ہوتی ہے جو ان سے مانگنے پر موقوف نہیں ہے۔ اور مردوں کا سننہ سنتا صحابہ کرام کے زمانے سے مختلف فیہ ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور بہت سے صحابہ کرام، موات کا انکار فرماتے تھے اور قرآن کریم کی آیت سے استدلال فرماتے تھے۔ پس منکر سال کو اہل سنت و جماعت سے خارج کرنے والا گویا حضرات صحابہ کو بھی اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج کرتا ہے۔ معاذ اللہ

(۸) یا رسول اللہ صلوٰۃ و سلام کے ساتھ مثلاً الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اس نیت سے کہ نہ کہ ہماری کام فرشتے حضور کو پہنچا دیں گے جائز ہے۔ (۱) اور اس اعتقاد سے کہنا کہ خود حضور سنتے ہیں ناجائز اور مفقعی الی الشریک ہے۔ اور یا غوث کمین اور غوث سے مراد حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ہوتا اور یہ سمجھنا کہ حضرت شیخ قدس سرہ ہر شخص کی نہ اہر مقام سے سن لیتے ہیں شرک ہے۔

۱. ”ان الانسان له ان يجعل ثواب عمده لغیره صلوٰۃ او صوما او صدقة او غیرها عند اهل السنة والجماعة“ (ہدایہ، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر ۱، ۲۹۶ ط شریکۃ علمیہ)

۲. ”ومنها وضع الحدود والقرام لکلیات والہیات المعینۃ والقرام العبادات المعینۃ لم یوجد لها ذلك التعین فی الشریعة“ (الاعتصام، الباب الاول فی تعریف البدع ج ۱ ص ۳۹ ط دار الفکر بیروت)

۳. ”وفیه من اصر علی امر مذکور وجعله عروما ولم یعمل بالحصة فقد اصاب منه الشیطان من الاضلال لکیف یصر اصر علی بدعة او مسکر“ (مرقاۃ ۳/ ۳۹ ط المکتبۃ الحبیبۃ کونہ)

۴. ”ان لله ملائکۃ ساجدین فی الارض یبلغون من امی السلام“ (نسائی، کتاب صلوٰۃ باب التسلم علی النبی ۱، ۳۳ ط سعید)

(۹) عبداللہ بن عبدالمصطفیٰ نام نبی، غامہ رسول اور اس قسم کے نام رکھنے کو اس غرض سے منع کیا جاتا ہے کہ اس میں ایہام و اشتباہ ہو سکتا ہے۔ (۱) اور غوام اس لفظی اور بد عقیدگی میں جتا، جو سکتے ہیں کہ ہم جیسے مد کے بندے ہیں جیسے بنی اور رسول کے بندے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ اس بات کو اہل سنت و انبیاء کی پہچان قرار دینا کسی ذی قسم آدمی کا کام نہیں ہو سکتا۔ صحابہ کرام باوجود فدائے شمع رسالت ہونے کے عبداللہ بن عبدالمصطفیٰ عبداللہ بنی نام نہیں رکھتے تھے۔

(۱۰) تقویۃ الایمان حضرت مولانا اسماعیل شامیہ دہلوی کے مسائل قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے موافق اور مذہب اہل السنۃ والجماعۃ کا آئینہ ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ لفظی تعبیر میں کسی کو شامل ہو۔ لیکن مسائل میں کسی حنفی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ محمد کفایت اللہ کا اللہ نہ دہلی۔

علمائے دیوبند کو گمراہ کہنا غلط ہے۔

(السوال) حضرات علمائے دیوبند کو گمراہ جتنا اور ان کے وعظ کو بند کرنا اور ان کو دہائی کہنا کیسا ہے؟  
(جواب ۶۱۲) علمائے دیوبند کے حنفی اہل السنۃ والجماعۃ ہیں۔ ان کو گمراہ جانا یا دہائی کہنا غلط ہے۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ۔ مدرسہ امینیہ، دہلی

ملحدانہ کلام کے خلاف کوشش کرنا باعث اجر ہے۔

(السوال) ایک شاعر مندرجہ ذیل قسم کے شعرا اردو زبان میں سہ ماہی ہفت روزہ اور شائع کرتا ہے۔ اور خود رسول کے خلاف ایسا لٹریچر پیدا کرتا ہے جو آئندہ نسول کے لئے خطرناک ہے۔

اشعار

افق سے سحر مسکرانے لگی	موذن کی آواز آنے لگی
یہ آواز ہر چند فرسودہ ہے	جہاں سوز صدیوں سے آلودہ ہے
مگر اس کی ہر سانس میں متص	دھڑکتا ہے اب تک محمد کا دل

رباعیاب

حق کا جو عروج ہر دلی چاہتا ہے	باطل مٹ جائے ہر نبی چاہتا ہے
لیکن ان بزرگوروں سے کوئی پوچھے	کیا قادر مطلق بھی یہی چاہتا ہے
آج نہیں جن کو اور دھندے ساقی	اوپام کے پتے ہیں وہ پھندے ساقی
جس سے کو چھڑا سکا نہ اللہ اب تک	اس سے کو چھڑا رہے ہیں بندے ساقی

ایسے شاعروں اور ایسے اشعار کے خلاف آواز بلند کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ اور احترام مذہب کا خیال رکھتے ہوئے حکومت کو ایسے شاعر کے خلاف قانونی کارروائی کرنی چاہئے یا نہیں؟

(جواب ۴۱۳) ایک فتویٰ اس سے پہلے شاعر مذکور کے کام کے متعلق میں لکھ چکا ہوں۔ وہی اس کا جواب بھی سمجھ لیا جائے۔ یہ کام ملحدانہ ہے۔ اس سے چنا اور اس کو نقل کرنے سے احتراز کرنا لازم ہے۔ حکومت موجودہ کوئی اسلامی حکومت تو ہے نہیں کہ وہ ملحدانہ کام پر کوئی گرفت کرے۔ ہاں مسلمان اپنے طرزِ عمل سے شاعر کو اس قسم کی شرعی سے روک سکیں تو ان پر لازم ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کے خاندان کے دیگر علماء اور ان کی تصانیف کا حکم۔

(السوال) زید کہتا ہے کہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور شاہ رفیع الدین اور ان کے والد ماجد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، اور ان کے والد شاہ عبدالرحیم صاحب اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی یہ تمام کوئی بڑے پایہ کے علما تھے۔ جس طرح میاں نظیر حسین محدث دہلوی بڑے عالم تھے۔ ان اعمانے حدیث اور دین کی کوئی نمایاں خدمت نہیں کی۔ بلکہ ہندوستان میں تقصید کی بدعت پھیلانے کے یہی لوگ سبب ہوئے۔ عمر و کتابت ہے کہ مذکور بالا علماء بڑے پایہ کے عالم تھے۔ ہندوستان میں آج علم حدیث کا وجود انہیں حضرات کا فضل ہے۔ حدیث کی اور دین کی بڑی خدمتیں کیں۔ اور ان کے بعد کے علماء ان کو اپنا نام مقتدا اور پیشوا سمجھتے ہیں۔ دیکھو حضرت شاہ عبدالحق محدث رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ شرح اشعۃ المباحات تحریر فرمائی اور عقائد میں تکمیل ا۔ یمین تحریر فرمائی۔ حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے رد شیعہ میں تحفہ شتا عشریہ تحریر فرمائی اور تفسیر عزیزی فتاویٰ عزیزیہ وغیرہ لکھی۔ وغیرہ۔

سوال یہ ہے کہ دونوں میں سے کس کا قول صحیح ہے؟ المستفتی فتیٰ رحیم بخش (جہانس)

(جواب ۴۱۴) عمر و کا قول صحیح ہے۔ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی اور حضرت شاہ ولی اللہ و شاہ عبدالعزیز رحمہم اللہ تعالیٰ اور اسی خاندان کے دوسرے بزرگ بڑے مقدس اور تبرہ علماء تھے۔ تمام ہندوستان ان کے علمی فیوض سے مستمتع ہے۔ میاں نظیر حسین صاحب محدث دہلوی بھی اسی خاندان کے خوش چمن اور حضرت شاہ محمد الحق رحمہ اللہ کے شاگرد تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہ اور حضرت شاہ عبدالعزیز کے احساناتِ رحیمہ سے ہندوستان کے مسلمان بکدوش نہیں ہو سکتے۔ ان کی تعظیمات معتبر اور الیق استفادہ ہیں۔ اسی طرح حضرت شاہ اہل اللہ، شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالقدور، شاہ محمد الحق، شاہ محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہم اجمعین یہ سب مقدس بزرگ ہیں۔ اور ان کی تعظیمات معتبر اور مقبول ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

دہلی

(از اخبار روزہ جمعہ دہلی مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۲۸ء مطابق ۲۲ ستمبر ۱۳۴۶ھ)

گزارش ہے کہ ایک مطبوعہ اشتہار عریضہ ہند کے ساتھ ارسال خدمت ہے۔ ہر با اس قسم کے اشتہارات ہر دو تین سال بعد دیکھنے میں آتے ہیں۔ مگر اشتہار ہذا میں یہ نئی بات ہے کہ بقید سنین پیش گوئی درج

ہے لہذا استدعا ہے کہ اس کے متعلق رائے مالی سے مطلع فرمائیں۔ اشتہار۔

### فرمان مصطفوی

ہم مسلمان مدد مانگتے ہیں اور درود و سلام بھیجتے ہیں دونوں جہان کے سرور و سرور عالم ﷺ اور ان کے آل و اصحاب پر اس وصیت سے سب مسلمان بھائیوں کو اطلاع کرتا ہوں۔ مدینہ منورہ سے شیخ احمد خاں مدظلہ مہرک کی طرف سے کہتے ہیں کہ جمعرات کو میں قرآن مجید کی تلاوت کے بعد اللہ پاک کے نام کا ورد کرنے بیٹھا تھا کہ تیند کا غلبہ ہوا۔ تو میں وہیں سو گیا اور خدائے پاک کی مرہانی سے حضرت رسول خدا ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضور نے پکار کر فرمایا اے شیخ! میں نے عرض کیا لیلیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ میری امت میں نہایت بڑے کام ہو رہے ہیں اور میں شرمندہ ہو رہا ہوں۔ اور پروردگار کو اور اس کے مالک کو مت نہیں دکھا سکتا۔ اس سبب سے آپ کے اس بیٹے سے آتے جمعہ تک ایک لکھ آٹھ ہزار اسلام کے سوائے دوسرے مذہب پر چل رہے ہیں۔ میں خدا کے آگے پناہ مانگتا ہوں حال میں ایسا ہو رہا ہے۔ مال دار لوگ غریبوں پر رحم نہیں کرتے۔ صبح اٹھتے ہی بڑے کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ ہر ایک شخص کن ہوں کی طرف رجوع ہو رہا ہے۔ کوئی شراب دار دیتا ہے۔ کوئی ناپ تول کم کر دیتا ہے۔ بیاج کھ رہا ہے۔ زکوٰۃ نہیں دیتے اے شیخ احمد اس میری وصیت کو لوگوں تک پہنچا دے کہ غفست میں نہ رہیں۔ میں ان کی حالت دیکھ کر حیران و پریشان ہوں۔ کیونکہ ان کے اوپر عذاب نازل ہونے والا ہے۔ اور خدائے پاک ان کا رزق بند کرنے والا ہے۔ اس لئے ان کو خبر کرو کہ میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں۔ اس زمانے کے لوگ نیک کاموں سے دور اور بڑے کاموں کے نزدیک ہو رہے ہیں۔ دین اسلام سے دور بھاگ رہے ہیں۔ آخرت کا دن قریب آ رہا ہے۔ اور ۱۳۴۰ھ میں عورت اپنے خاوند کی سبے اہانت گھر سے باہر جا بے گی۔ اور ۱۳۵۰ھ میں ایک انسانی مرغی کے انڈے کے مانند دکھائی دے گی۔ اور ۱۳۶۰ھ میں تین دن اور تین رات آفتاب غروب رہے گا۔ اس کے بعد مغرب سے طلوع ہو گا۔ اس وقت توبہ کے دروازے بند ہو جائیں گے۔ اور ۱۳۸۰ھ میں حافظوں کے سینے سے قرآن شریف نکل جائے گا یا دواشت کمزور ہو جائے گی۔ اور مسکت اور دواں خاں ہوں گے۔ اور آخری زمانے کے حالات دیکھ کر میں بہت پریشان ہوں گا۔ شیخ یہ ہماری نصیحت لوگوں پر پہنچا دے اور ان کو خبر کر دے کہ اس وصیت کو جو کوئی نقل کر کے ایک شہر سے دوسرے شہر پہنچا دے گا تو خداوند کریم اس کے لئے ایک محل جنت میں تیار کرے گا۔ جو کوئی اس طرح نہ کرے گا تو قیامت کے دن اس کو میری شفاعت نصیب نہ ہو گی۔ اور جس کسی کو کھنڈن آتا ہو تو تین درود دے کر نکھائے اور جو کوئی مفت لکھ دے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں محل دے گا۔ اور قرض دار لکھو اگر اپنے پاس رکھے تو خداوند کریم اس کا قرض ادا کرے گا۔ اس لئے اور اس کے مال باپ کے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور جو کچھ کرنے دے اس کا منہ دنیا میں اور آخرت میں کالا ہو گا۔

شیخ احمد کہتے ہیں خدا کی قسم خدا کی قسم یہ لوہر لکھی ہوئی حقیقت سب سچ ہے۔ اور میں

جھوٹ نہتا ہوں تو دنیا میں اسلام کے سوائے غیر مذہب کے لو پر میری موت ہو۔ اور جو شخص اس حقیقت کو غلط سمجھے اور ایمان نہ لائے تو وہ کافر ہے۔ اور ایمان لانے کا تو دوزخ کی آگ سے نجات پانے کا۔ میں درود بھیجتا ہوں دونوں جہان کے سردار پر اور سلام بھیجتا ہوں نبی کریم ﷺ پر اور ان کے آل و اصحاب پر۔ خداوند کریم یہ وصیت ظاہر کرنے والے پر جو عظیم اور جنت خیم ظہر فرما۔ نماز پڑھو اور عذاب سے بچو۔ اور نیک چینی اختیار کرو۔ امین ثم امین

(جواب ۴۱۵) یہ وصیت نامہ اور اسی قسم کے وصیت نامے جو مدت سے شائع کئے جا رہے ہیں، ہرگز اعتبار کے قابل نہیں ہیں۔ شیخ احمد ایک فرضی نام ہے۔ اور تمام واقعہ محض، یوں اور گھڑا ہوا ہے۔ یا تو یہ کارروائی دشمنان اسلام کی ہے کہ وہ مسلمانوں کے عقیدے بگاڑنے کے لئے اس قسم کے بے سرو پا باتیں شائع کرتے ہیں۔ یا ان واقعات اور جاہل مسلمانوں کا کام جو اسوٰل اسلام سے واقف اور بے خبر ہیں بہر حال یہ اشتہار بالکل باقابل اعتماد ہیں کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ وہ انہیں چھپوائے یا شائع کر کے یا اسے پڑھ کر دوسروں کو سنائے۔ بلکہ لازم ہے کہ جسے ملے وہ فوراً ضائع کر دے۔

(جواب ۴۱۶) جواب دیگر۔ یہ اشتہار جس کا عنوان ”فرمان مصطفوی“ ہے عرصہ دراز سے ہندوستان میں پھیلتا اور شائع ہوتا ہے۔ تقریباً بیسٹالیس برس سے تو میں دیور باہوں۔ ابتدائے میں اس کی اشاعت غالباً کسی دشمن اسلام نے کی ہوگی۔ پھر بھوے بھاسے مسلمان اپنی ناواقفیت کے باعث پھنس گئے۔ اور کوئی نہ کوئی مسلمان اس کو چھپوا کر شائع کر دیتا ہے۔ اس کا مضمون شریعت کے اصول کے خلاف ہے۔ اور اس پر یقین کرنا جہالت اور گناہ ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

کسی دینی کتاب میں قیامت کی تعیین کا ذکر موجود نہیں ہے۔

(از اخبار روزہ، ۲۴ جون ۱۹۳۴ء)

(السوال) کسی دینی کتاب میں قیامت کے آنے سے کوئی وقت یا صدی معین کی گئی ہے یا نہیں؟ ہم پر اغیراعتراض کرتے ہیں کہ تمہاری کتابوں میں لکھا ہے کہ چودھویں صدی میں قیامت ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

(جواب ۴۱۷) قیامت کا کوئی وقت معین طور پر نہیں بتلایا گیا۔ نہ کوئی صدی معین کی گئی ہے۔ اس کا صحیح وقت خدا نے تعین کے سوائے و معصوم نہیں ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ و اہل

اشعار ذیل کا شرعی حکم۔

(لڑا خبدرہ روزہ الحجیۃ و ملی مورخہ ۲۰ جولائی سن ۱۹۳۷ء)

(السوال) ہندوستان کے مشہور شاعر سیما صاحب کے لئے چند شاعروں نے قصیدے لکھے ہیں جن میں سے ایک نے لکھا ہے۔

اے ضیا سیمت وہ پیغمبرِ اسرار ہے رہنما ہے راہبر ہے قافلہ سار ہے  
اس کے علاوہ مضطرؔ اہوری نے بھی سیما صاحب کے لئے مندرجہ ذیل اشعار کہے ہیں:-

مشق کا پیغمبر جذبات نقاش بیدر	ناطقِ رومانیت تمذیب کا پروردگار
رہبرِ راہ طریقت برہم نغمہ فروش	عارفِ کعبہ بدلائل ساقی کوثر بدوش
ہم زماں روح القدس کا ہموالے سازِ غیب	عشق کے بھیدوں کا محرم آشنائے رازِ غیب
غنیہ گل کو سکھانے والا طرزِ گفتگو	بھرنے والا چشمِ مینا میں مذاقِ جستجو
جوڑنے والا لبِ کشف سے سازِ جود	توڑنے والا مت پندار کا باطلِ جمود
جس کے لبِ الہام زد جس کی نظرِ جبریل ساز	جس کی پستی میں ہزاروں آسمانوں کا فرز
جس کی ہر ہر سانس میں پنہاں حدیثِ راز ہے	آسمان تو کیا فرشتوں کا بھی جس پر ناز ہے
خارِ صحرا کو کیا جس نے چمن سے آشنا	بے زبانوں کو کیا جس نے سخن سے آشنا

کیا کسی شاعر کو پیغمبرِ اسرار کہا جاتا ہے؟ مضطرؔ اہوری کے مندرجہ بالا اشعار شریعتِ متبرکہ کی رو سے کیسے ہیں؟

(جواب ۱۹۱۸ء) شعراء کے کلام میں اس قسم کی باتیں بے ثمرت ہوتی ہیں اور یہ مبالغہ میں ہمیشہ حدودِ اعتدال سے گزر جاتی ہیں۔

در شعر بیخ و زور فن او چونکہ اکذب لوست احسن او

پیغمبرِ اسرار ہونے سے کفرِ خدا نہیں کیا جائے گا کیونکہ اسرار سے اسرارِ الہیہ مراد نہیں ہیں بلکہ اسرارِ کلام یا اسرارِ عشق و محبت یا اسرارِ فصاحت و بلاغت مراد ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح تمذیب کا پروردگار یعنی رب التہذیب بالاضافہ ایسا ہے جیسے رب الغنم رب المل و غیرہ۔ ساقی کوثر بدوش ان تمام الفاظ میں زیادہ سخت ہے مگر شاعر کے لئے و الشعراء يتبعهم الغاؤون۔ ألم تر انهم لم یکن وادیہیمون و انہم یقولون مالا یفعلون (۱) کے تحت رکھنے کے بعد یہ باتیں صحیحہ نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ

بغیر دلیل کسی پر زنا کی تہمت لگانا اور قرآن کی بے ادنیٰ کرنے کا حکم ۔

(اخبار الخمیۃ مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۳۱ء)

(السوال) چند اشخاص بمذہب مشرب تھے۔ یکایک فروعی مسائل میں اختلاف ہو گیا اور ذاتی عدلوں میں شروع ہوئیں۔ زید نے بحر کو زنا کی تہمت لگا کر نماز سے نکال دیا۔ بحر نے ہر چند کما کہ میں بری ہوں۔ قرآن شریف اٹھا سکتا ہوں اگر تم سچے ہو تو گواہ لاؤ۔ بحر نے قرآن شریف کے حق میں بے ادنیٰ کے الفاظ کہے۔ وغیرہ۔

(جواب ۴۱۹) فروعی اختلاف میں تو یہ طرز عمل مناسب نہیں ہے۔ لیکن فروعی اختلاف کو صاف صاف ذکر کرنا چاہئے کہ کس مسئلہ کی بناء پر اختلاف ہوا ہے اور زنا کی تہمت تو بہر حال سخت چیز ہے۔ بغیر حجت شرعیہ کسی کو متہم ہارنا کرنا سخت گناہ ہے۔ قرآن مجید کے بارے میں تو جین کے الفاظ کم نہ موجب فسق ہے اور بعض صورتیں کفر تک پہنچا دیتی ہیں (۱)۔ علمائے کرام اور محدثین عظام کی شان میں بے ادنیٰ کرنا موجب فسق ہے (۲)۔ اور اگر بے ادنیٰ محض کسی شرعی مسئلے کے یا علم کی تو جین پر مبنی ہو تو موجب کفر ہو سکتی ہے۔

محمد کفایت اللہ عفا عنہ ربہ

۱. "لو انکرم یۃ من القرآن او سحر بأیۃ منہ کفر۔" (جامع الفصولین الفصل الثامن والستون ۳۰۴/۲ ط اسلامی کتب

حاجہ)

۳ "یخاف علیہ الکفرۃ اذا شہد عالما او فقیہا من غیر سب۔" (المحرر الرائق، باب احکام المرتد : ۵ / ۱۳۲ ط بیروت)

## فرہنگ اصطلاحات

### الف

احوط۔ قریب باحتیاط، جو زنی دورہ اور کی صورتوں میں سے وہ صورت جو تقویٰ کے قریب تر ہو۔  
استخفاف۔ حقیر سمجھنا۔

احتضار۔ نزاع کا وقت، موت کے فرشتوں کا قبض روح کے لئے حاضر ہونا۔

اطراء۔ کسی کی تعریف میں حد سے زیادہ مبالغہ کرنا۔

اضطرار۔ ایسے حالات کا پیدا ہونا کہ جان کے ہلاک ہو جائے گا یا کسی عضو کے ٹوٹ جانے کا یقین

ہو جائے۔

اجماعی مسئلہ۔ وہ عقیدہ یا حکم جس پر صحابہ و ائمہ مجتہدین متفق ہوں۔

اسہام۔ خدا کے نیک بندوں کے دل میں خدا کی طرف سے جو کوئی بات ذیلی جاتی ہے اسے اسہام کہتے ہیں۔ یہ وحی کے بعد کا درجہ ہے۔ ”عظم اسم فاعل۔ عظم اسم مفعول۔“

ادبہ اربعہ شریعہ۔ چار شرعی وسیلیں جن پر احکام شریعہ کا مدار ہے۔ اول قرآن مجید، دوم حدیث

شریف۔ سوم اجماع امت، چارم قیاس (اجتہاد)

احناف۔ حق کی جمع۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے مقصدین۔

اتفاق۔ متفقہ طور سے اتفاق۔

استدلال۔ دلیل پلڑنا، جتنی کسی مسئلہ مطلوبہ کو چلت کرنے کے لئے کوئی اصول پیش کرنا۔

احتجاج۔ حجت چرنا۔ یعنی کسی مسئلہ کو ثابت کرنے کے لئے ایسی صاف اور واضح دلیل پیش کرنا جو

مقابل کی دلیلوں کو کاٹ دے اور اس کو مغلوب کر دے۔

اسرائیلیات۔ زمانہ قبل اسلام کے پیغمبروں، متوں، ملکوں اور سلطنتوں سے تعلق رکھنے والی وہ روایات

و حکایات جو اہل کتاب کی مذہبی کتابوں سے منقول ہیں۔

الخاصہ بدینی، ملحدان کا اسم فاعل ہے۔

### ب

برزخ۔ موت کے بعد قیامت تک کا زمانہ

### ت

تقریر۔ سزا دینا، کسی جرم کی وہ سزا جو حکام اسلام اپنی صولبدیدہ اور رائے سے تجویز کرے اور شرعاً اس کی

کوئی خاص سزا مقرر نہ کی گئی ہو۔

تکفیر۔ کفر کا حکم لگانا۔



تاویل۔ لفظ مشترک کے چند معانی مجملہ میں سے ہر اثن ایک معنی کو ترجیح دینا۔ (مگر وہ ترجیح اصول شرعیہ کے خلاف نہ ہو تو تاویل مقبول ہے ورنہ تاویل باطل)۔  
تعبیر۔ کسی مفہوم و معنی کو بیان کرنے کے لئے چند ساریب بیان میں سے ایک اسلوب بیان کو یا چند مرادف الفاظ میں سے ایک کو اختیار کرنا۔

تحریف۔ الفاظ یا مفہوم میں اصل مقصد کے خلاف اپنی مرضی سے مضائقہ اول بدل کر دینا۔  
تواتر۔ کسی بات کا اتنے کثیر روایوں کے ذریعے سے تسلسل کے ساتھ ہم تک پہنچنا جن کے متعلق جھوٹ کا گمان نہ ہو سکے جیسے قرآن مجید کہ ہم تک بطریق تواتر پہنچا ہے۔  
تشریح۔ کسی بات کو دین قرودینا، مذہب قائم کرنا۔  
تحدی۔ قوت مضبوطی اور دعوے کے ساتھ کسی بات کو دوسروں کے سامنے پیش کرنا، چیلنج کرنا۔  
تلمیح۔ جھوٹ جی کو مادیات، صحیح بات کو مشتبہ کر دینا۔  
توجہ۔ کام کے عمل کو بیان کرنا اور وجہ و علت کو ظاہر کرنا تاکہ اس کا اتفاق و ایہم دور ہو جائے اور دوسرے کام سے اس کا تعلق رفع ہو جائے۔

تھیوری۔ (انگریزی) نظریہ  
تثلیث۔ تین خدا ماننا (عیسائیوں کا عقیدہ)

### ج

جمہور۔ (جمہور کی جمع) مراد اسلام کے علماء اور صاحب الرائے لوگ۔  
جاہلیت۔ (عمد جاہلیت) حضرت رسوں ﷺ کی بعثت سے پہلے کا زمانہ۔

### ح

حزبی۔ دارا عرب کے غیر مسلم باشندے یا رعایا۔  
حنفیہ (حنفی کی جمع) حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مقلدین۔  
حنبلیہ۔ (حنبل کی جمع) حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مقلدین۔  
حجت۔ (دربان) ایسی صاف اور واضح دلیل جو مقابل کی ویلوں کو کاٹ دے اور اس کو مغلوب کر دے۔  
حمد۔ اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنا۔  
حد۔ جرم کی وہ سزا جو دلیل قطعی کی رو سے شرعاً ثابت اور مقرر ہو۔

### خ

خارق عادت۔ کوئی ایسا کام یا واقعہ جو فطرت کے عام دستور و معمول کے خلاف کسی آدمی سے بغیر اسباب و آلات کے ظاہر ہو۔ (تجفیر سے ظاہر ہو تو اس کو معجزہ اور ولی سے ظاہر ہو تو اس کو کرامت اور غیر مسلم سے ظاہر ہو تو اس کو استہراج کہتے ہیں۔ لیکن ان تینوں میں اور بھی بہت سے باریک فرق ہیں)۔

دارالاسلام۔ وہ ملک جس میں مسلمانوں کی خود مختار حکومت ہو اور اسلامی احکام و قوانین جاری کرنے پر قادر ہو۔

دارالحرب۔ وہ ملک جس میں اقتدار اعلیٰ غیر مسلموں کے ہاتھ میں ہو۔

دیانت۔ وہ معاملہ جو بندے اور خدا کے درمیان ہو۔

ویل۔ کوئی اصول جس سے مسائل خلعت نکلے جائیں۔

ویل قطعی۔ وہ دلیل جو صاف و صریح و واضح طور پر کتب و سنت میں موجود ہو اس میں تو بیہودہ تاویل کی گنجائش نہ ہو۔

ڈ

ڈارون تھیوری۔ ڈارون کا نظریہ۔ (ڈارون یورپ کا ایک فلاسفر تھا۔ اس نے اسلامی عقیدے کے خلاف یہ نظریہ پیش کیا تھا کہ انسان کی تفریش حضرت آدم علیہ السلام کی صورت میں نہیں ہوئی ہے بلکہ پہلے ایک کیز تھا، پھر اس نے گڑے وغیرہ کی شکل اختیار کی پھر تدریجی بہت سی مختلف صورتیں اختیار کرتا ہوا ہندوئی صورت میں آیا اور ہندو سے ترقی کر کے انسان بنا۔)

ر

ریول ربل۔ سود میناچ

ردق ارتدا، مرتد ہونا، اسلام سے پھر جانا۔

ز

زجر۔ تنبیہ، اضمحلتِ غفلت کے طور پر۔

زندیق۔ جو شخص آخرت کو نہ مانے اور خالق کے وجود کا قائل نہ ہو۔ زنادقہ جمع۔

زندق۔ آخرت کو نہ مانے اور خالق کے وجود سے انکار کرنا۔

زمانہ جاہلیت۔ عہد جاہلیت، حضور انور رسول خدا ﷺ کی بعثت سے پہلے کا زمانہ۔

س

سیر۔ (سیرت جمع) سیر کے معنی کسی شخص کی سوانح عمری۔ مگر اصحاب رسول ﷺ کے حالات زندگی مراد لئے جاتے ہیں۔ سیر کے دوسرے معنی مغازی۔

سنت۔ حدیث شریف یعنی رسول اللہ ﷺ نے دین کی حیثیت سے جو کام کئے یا کرنے کا حکم دیا۔ (آپ کا طریقہ اور نمونہ عمل)

سماع موقتی۔ مردوں کا سننا۔ (یعنی یہ مسئلہ کہ آیا قبروں میں مردے باہر کی آواز سنتے ہیں یا نہیں؟)

سیاست۔ کسی جرم کی مز جو حاکم ائمہ مانتی رہے اسے جاری کرے۔

ش

شہود۔ (شاہد کی جمع) گواہ۔

شہادتیں۔ دو شہادتیں جو کلمہ شہادت میں ہیں۔ ائمہ کی وحدانیت کی شہادت اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی رسالت کی شہادت۔

شان نزول۔ جن حالات کی وجہ سے یا جن اسباب کی بناء پر کوئی آیت نازل ہو۔ (سبب نزول یا موقعہ نزول)

شوافع۔ (شافعی کی جمع) حضرت امام شافعی رحمہ اللہ علیہ کے مقلدین۔

ص

صراحت۔ صاف، واضح، غیر مشتبہ طور پر۔

ع

عقود ریویہ۔ سودی معاملات۔

غ

غالی۔ کٹر، تشدد

غلو۔ کٹر پن، شدت

غیر موجود۔ وہ کام جس میں توجہ نہ کی گئی ہو۔

ف

فروعی مسائل۔ جزوی مسائل۔ ایسے مسائل جو بطریق اجتہاد اخذ کئے گئے ہوں۔

ق

قاضی۔ وہ اختیار مسلح جو سلطان اسلام کی طرف سے مقرر کیا گیا ہو اور شریعت کے مطابق فیصلے کرے۔

قضا۔ وہ حکم یا فیصلہ جو قاضی کی عدالت سے جاری ہو۔

قرون ثلاثہ مشہود لہا بالخیر یا قرون اولیٰ مشہود لہا بالخیر۔ وہ تین زمانے جن کے افضل و

علی اور خیر ہونے کی شہادت بخیر صادق ﷺ نے دی۔ آپ نے فرمایا خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم

لذین یلونہم۔ یعنی بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے۔ پھر ان لوگوں کا زمانہ جو میرے زمانے کے لوگوں کے بعد آئیں

گے۔ پھر ان کا زمانہ جو ان کے بعد آئیں گے۔

م

مہارب۔ واراخریب کے غیر مسلم باشندے جو دسری جنگ ہوں۔

معنہ۔ ناقص العقل۔ بالجو یا زود آدمی۔

مقاطعہ۔ قطع تعین بایز کاٹ۔

منہج بصر۔ کفر تک پہنچانے والا۔ یعنی کوئی ناجائز کام جو کفر کے قریب قریب ہو۔

مجتہد فیہ۔ وہ مسئلہ جس کا حکم قرآن وحدیث میں صاف اور واضح طور پر موجود نہ ہو اور بطریق اجتہاد اخذ

یا گیا ہو۔

متفق مایہ۔ وہ مسئلہ جس میں ائمہ مجتہدین کا اتفاق رائے ہو۔  
مختلف۔ وہ شخص جو مذاہن کی حالت میں ہو۔

خبر صادق۔ سچی خبر دینے والا۔ یعنی حضرت رسول خدا ﷺ۔  
معوود۔ یہاں کام چلو پر سے ہوتا چلا آتا ہو۔

مندوب۔ مستحب۔

مختلف فی۔ وہ مسئلہ جس میں مختلف رائیں ہوں۔ ضد متفق مایہ۔

محدث۔ نئی ایسی چیز۔ اس کا مصدر احداث اور اسم فعل محدث ہے۔

محدث۔ حدیث شریف کا جدید عالم۔

ماہیہ۔ مائلی کی جمع۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مقلدین۔

ملہم۔ وہ شخص جس کو اسامہ ہو۔ اس کا مصدر الہام اور اسم فعل ملہم ہے۔

مالکہ سیاحین۔ وہ فرشتے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس خدمت پر مقرر ہیں کہ دنیا میں ہر جگہ چلتے پھرتے رہیں اور جہاں لیس لوگ عبادت اور وعظ و تذکیر و تلاوت وغیرہ میں مشغول ہوں وہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کی گواہی دیں۔ درود و سلام رسول اللہ ﷺ تک وہی مالکہ سیاحین پہنچاتے ہیں۔

منقبت۔ صحابہ و اہل بیت و صلوات اللہ علیہم کے اوصاف اور کارنامے۔

مجد۔ بے دین۔ وہ شخص جو کسی دین کا قائل نہ ہو۔

مختلف۔ وعدہ خلافی کرنے والا۔ اس کا مصدر تختلف ہے۔

منکر۔ وہ چیزیں یا وہ کام جن سے شریعت نے منع کیا ہے۔

منکر۔ انکار کرنے والا۔ انکار کا اسم فاعل۔

مضطرب۔ وہ شخص جو حالت اضطراب میں ہو (و یجوز اضطراب)۔

متواتر۔ بطریق تواتر پہنچنے والی چیز۔ (و یجوز تواتر)۔

مباشرة۔ مملکہ آمد کرنا، عمل میں لانا، دوس و نثار کرنا، اردو کے محاورہ میں مباشرت کے معنی تدریج اور طوی کرنا ہیں لیکن عربی میں صرف دوس و نثار کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

ن

نہیں۔ حلت و حرمت کا وہ واضح اور صاف حکم جو کتب و سنت سے ثابت ہو۔ اس میں کسی قسم کا ایہام نہ ہو۔

نظم قرآن۔ مراد قرآن شریف کی عبارت۔

نعت۔ رسول اللہ ﷺ کے اوصاف بیان کرنا۔ (خاص کر اشعار میں)۔

و

واجب الہم۔ وہ احادیث کے لائق۔ جس کا ختم کرونا ضروری ہو۔

وضیفہ۔ فرش دیوٹی۔

## واردات دل

خدا کا ہے یہ مجھ پر خاص انعام  
کہاں یہ ایک علمی کارنامہ  
خدا نائے تصرف ہے یہ کس کا  
بڑی محنت بڑی کاوش ہوئی ہے  
موانع سیکڑوں پیش نظر تھے  
رفیقوں کی نگاہیں ! اللہ اللہ !  
دل مظلوم کو معزور سمجھو !  
ادھر دن رات اک ذہن تھی لگن تھی  
یہاں دل میں کڑھن لب پر دعا تھی  
بڑے ہمت شکن تھے اپنے حالات  
معاذ اللہ غضب کا ابتلا تھا  
یہ حامی تھا نہ کوئی تھا مددگار  
اسی غم میں یہ سولہ سال گزرے  
مگر اس کام کی ایسی لگن تھی  
بائیں بیچاریگی ، الحمد للہ  
سواہ منزل مقصود آیا  
ادائے شکر گو ممکن نہیں ہے  
اگر فردوس کی جانب گزر ہوں  
کہ اے فخر وطن صدر افاضل  
فقیہ امت و نباض ملت  
نہ ہونے سے ترے سونی ہے محفل  
نہیں تجھ سا کوئی اب صاحب فیض  
ترے واصف نے روئے ہیں یہ موتی  
جواہر پارے جو کھڑے ہوئے تھے  
تری یہ باقیات جاودانی  
مگر تیرے نہ ہونے کا قلق ہے

ہوا رحمت سے اس کی اک اہم کام  
کہاں یہ واصف بے علم و بدنام  
کہ بہتر ہوگئی تجویب احکام  
بہت ہی سخت گزرے ہیں یہ ایام  
مقابل یاس آتی تھی بہر گام  
خدا کے ہاتھ میں ہے عز و اکرام  
چھلک جاتا ہے جب لبریز ہو جام  
ادھر تھیمت و استخفاف و ابرام  
وہاں ایذا، حسد ، توہین و الزام  
مسلط دل پہ تھے افکار و آلام  
دعا قاصر تھی اور تدبیر ناکام  
نہ دل جمعی میسر تھی نہ آرام  
کہ تھا خطرے میں بروم حسن انجام  
رہا جاری بایں آفات و آلام  
کہ مسودہ فتاوی کا ہوا تام  
بتوفیق خدائے پاک علام  
مگر بندوں کے لائق ہے یہی کام  
تولے جانا صبا میرا یہ پیغام  
امام اتقیا ، سرخیل اسلام  
نجت سیرت و پاکیزہ انجام  
زبانیں لگت ہیں عاجز ہیں اقسام  
مبارک طلعت و فرخندہ اقدام  
بامعان نگاہ و محنت تام  
دیا ہے ان کو یکجا زیب ارقام  
رہے گی مرجع اخبار و اعلام  
عجب ہے یہ سرور و غم کا اقسام

کہے جو آفریں کوئی نہیں ہے  
نہیں کوئی جو دے داد مشقت  
کروں اب اس سے عرض دعا کیا  
یہ مسودہ تو بیشک ہے مکمل  
مگر اب فکریہ ہے دل پٹاری  
تمنا ہے کہ شائع جلد ہو جائے  
جگر سوزی ہے رہن بے نوائی  
قلندر بھی ہے قدرت کی نشانی  
یہ ہے کس کام کی طبع درخشاں  
ادیباں را بکیہ چوں درم نیست  
کہاں عادت ہے عرض دعا کی  
عجب خوف ورجا میں مبتلا ہوں  
بھروسہ خالق اسباب پر ہے  
وہی ہے کارساز ہر دو عالم  
پے تاریخ جب دل کو ہوا فکر  
منہارک نسخہ رشد و اطاعت

۱۳۸۹ھ

سخن کیا اور کیا واصف کی پوچھی

۱۹۶۹ء

بجز حرف دعا واللہ منعم

پریشان خاطر شاد صابری انبھوی از بمبئی

## مردے از غیب بروں آمد

جب کفایت المفقی کا مسودہ مکمل ہوا تو دل و دماغ پر اس کی طباعت کا فکر مسلط تھا اور اکثر زبان حال پر نوح ناروی کا یہ شعری جاری ہوتا تھا

سواو منزل مقصد نظر آنے لگا مجھ کو  
کسی صورت سے طے اتنی مسافت اور ہو جاتی  
مسودہ کی تکمیل کا اعلان اخبار الجمعیت میں بھی کر دیا گیا تھا۔ ملاقات کے وقت احباب سے، اور متفرق محفلوں میں فکر طباعت کے تذکرے بھی رہتے تھے۔ اسی حالت میں انتظار میں کافی عرصہ گزر گیا

شاید کہ ملاقت ہو کوئی شہسوار ناز  
کس آرزو سے ہم سر منزل کھڑے رہے (دہصف)  
ناگاہ کار ساز حقیقی کی رحمت متوجہ ہوئی اور ایک صاحب دل جو اس ہمت، رجال الغیب کی طرح پردہ غیب سے خود بخود نمودار ہوا۔ قربان جائے رب العزۃ کی کار سازی پر!

وہ چراغ جو دہلی میں جھلٹلا رہا تھا اس کی روشنی کہاں جا کر چمکی! یہ سعادت کس خوش نصیب کے لئے مقدر تھی؟ وہ کون صاحب دل عالی حوصلہ بندہ صالح ہے جس کی مبارک آنکھوں نے اس روشنی کو محسوس کیا؟

اپنے گمرو و پیش کے کرم فرماؤں سے معذرت چاہتے ہوئے بسمیم قلب شکر یہ ادا کرتا ہوں جناب حاجی ابراہیم محمد ذلیا (ثران سوال) کا، اور دعا کرتا ہوں کہ رب العزۃ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور تمام دینی و دنیاوی نعمتوں سے نوازے! انہیں کی بھرپور اعانت سے یہ علمی ذخیرہ اشاعت پذیر نور باہے

فدائے ہمت آں اہل خیرم  
خوشش پڑا نسیم صبح گاہی  
کہ کار خیر بے روی و ریا کرد  
کہ درد شب نچیناں رادوا کرد

## المدال علی الخیر کفاعله

اس اعانت کا وسیلہ اور واسطہ وہ سعید انفس و مبارک نفس بزرگ ہیں جو احقر کے محسن قدیم ہیں اور رشتہ تیج کی طرح اپنے اسم گرامی کو گہرے تیج کے اندر پنہاں رکھنا چاہتے ہیں۔

اگرچہ حضرات محرمین و معاونین کا خلوص و ایثار احقر کے اظہار تشکر سے بے نیاز ہے لیکن ٹھوٹے من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ نعمت خداوندی کو یاد کرنا نیز اس کے محرکات و بواعت کا ممنون احسان ہونا ایک انسانی فریضہ ہے۔ وان اجروہم لا علی اللہ۔

## اولین معاونین

مسودہ کی تحریر کے سلسلے میں مندرجہ ذیل اہل خیر حضرات نے مالی تعاون فرمایا۔ ان کے جذبات بھی ٹھوٹے

الاتقدم غالا فقدم در مورد تحسین ہیں۔ احقر ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہے کہ ان کی ابتدائی اعانت و ہمت افزائی سے قلم کا نر جاری رہا۔

(۱) جناب مولانا صالح ابن محمد منگیر (جو بانسہرگ)، (۲) جناب حاجی ابراہیم ابن حاجی یوسف اہر

(جو بانسہرگ)، (۳) جناب مولانا حاجی محمد بن موسیٰ میاں (جو بانسہرگ)، (۴) از طرف مجلس علمی

جو بانسہرگ، (۵) جناب حاجی ابراہیم توتلا (اسانگر)، (۶) از وقف حاجی محمد میاں ٹیل (جو بانسہرگ)، (۷) جناب

حافظ احمد علی صاحب (متھرا)، (۸) جناب ایچ آئی نقارچی صاحب (ضلع ہیلگام)، (۹) جناب محمد اوریس صاحب

(بمبئی)، (۱۰) جناب محمد یوسف ابن شیخ علی صاحب (بمبئی)، (۱۱) جناب محمد عمر صاحب (ضلع ریوا)

رب العزۃ تمام معاونین کی اس اہم و بڑی خدمت کو قبول فرمائے۔ امین

احقر حفیظ الرحمان واصف عفی عنہ

۱۳۹۱ھ